مُردہ را زندہ میکند دمِ صبح — ہمچنین خوش ہواست کوہِ شریف

کوہِ شریف

محلِ وقوع بلدہ حیدرآباد دکن سے کوئی آٹھ یا نو میل کے فاصلہ پر سطح سمندر سے (۲۰۱۷) فٹ بلندی پر واقع ہے۔ یہاں آمد و رفت کے لئے سرکاری بسیں بھی چلتی ہیں اور ریل بھی۔ ریل سے سفر کرنے والے [illegible] اسٹیشن پر اتر جاتے ہیں جہاں سے مستقر کوہ شریف دو یا ڈھائی میل دور واقع ہے۔

تاریخِ تعمیر "تزکِ قطبیہ" میں لکھا ہے کہ سلطان ابراہیم قطب شاہ رابع کے زمانہ میں یاقوت خواجہ سرا بطور تبدیلِ آب و ہوا اس گوڑہ میں مقیم تھا کہ اس نے ۱۷ رجب کو خواب دیکھا کہ ایک شخص عربی طرز کے لباس میں ملبوس اس سے کہہ رہا ہے کہ اس کو جناب امیر علیہ السلام نے یاد فرمایا ہے۔ یاقوت عالمِ خواب ہی میں اس مرد اعرابی کے ساتھ ہولیا اور حضرت کو اسی پہاڑ پر تشریف فرما پایا جہاں اس وقت آستانہ بنا ہے۔ یاقوت نے سلام کیا لیکن جناب امیر نے یاقوت کو شرفِ تکلم سے سرفراز نہیں فرمایا۔ دوسرے دن یاقوت اسی پہاڑ پر جہاں حضرت کو خواب میں دیکھا تھا آپ خواب کی تعبیر لینے گیا وہاں حضرت امیر کے دستِ مبارک اور پہلوئے اقدس کے نشانات مرتسم پائے۔ یاقوت نے اسی وقت ایک رواق تعمیر کروا کے نقوشِ مقدس کو محفوظ کر دیا اور [illegible] بھی کروائی۔

شہرت یاقوت کے خواب کی اطلاع سلطان ابراہیم قطب شاہ کو ملی تو وہ بھی زیارت کے لئے آئے اور یاقوت کے تعمیر کردہ رواق سے متصل ہی مسجد تعمیر کروائی جو آج بھی رواق سے ملحق ہے۔ یہ واقعہ جیسا کہ صاحب "مآثرِ دکن" نے لکھا ہے سنہ ۹۸۹ھ مطابق سنہ ۱۵۸۱ء کا ہے۔ اس واقعہ کی شہرت سارے دکن میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ دور دور سے لوگ زیارت کو آنے لگے یہاں تک کہ ہر سال ۱۷ رجب کو اچھی خاصی خلقت مجتمع ہو کر عرس کی رسم ادا کرنے لگی جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ چنانچہ ہر سال کوہ شریف پر [illegible] میلہ لگتا ہے۔

... جلوس کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کے علاوہ دوہرا صندل حضور پر نور کی سلامتی کا پنجہ شاہ مبارک سے بھی کوہ شریف پر جایا کرتا ہے۔

خسروِ دکن و برار کوہ شریف پر چونکہ کوہ شریف کے معجزات کی شہرت گھر گھر ہے اور اکثر حاجت مند آیا جایا کرتے ہیں اس لئے شدہ شدہ اعلیحضرت شہریارِ دکن کو بھی کوہ شریف سے متعلق اطلاعات ملتی رہیں۔ چنانچہ حضور پر نور بھی سنہ ۱۳۲۶ھ سے برابر کوہ شریف جایا کرتے ہیں۔ مگر عرس کے دوران میں کثیر مجمع رہا کرتا ہے اس لئے اعلیحضرت بندگانعالی ۱۴ رجب ہی کو زیارت فرما لیا کرتے ہیں۔ آپ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود کوہ شریف پر پاپیادہ چڑھتے اور واپس تشریف فرما ہو کر چائے نوش فرمایا کرتے ہیں جس کے بعد مراجعت عمل میں آتی ہے۔ کوہ شریف کے موجودہ سنگ سیلو کے وسیع و خوشنما زینے اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی کے حکم ہی سے تعمیر ہوئے ہیں۔ حضور پر نور نے کوہ شریف جانے کے واقعہ کو منظوم بھی فرمایا ہے جو اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔

دیگر قابلِ ذکر امور اب کوہ شریف پر ہر پہلے پنجشنبہ کو مجلس بھی ہوا کرتی ہے جس میں سیکڑوں مومنین شریک ہوتے ہیں۔ ان مجالس کا انتظام مولوی سید زین العابدین صاحب قبلہ فرمایا کرتے تھے مگر موصوف کے انتقال کے بعد "ادارہ یداللہی" نے مجالس کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے۔ ادارہ کی مساعی جمیلہ لائقِ تحسین ہیں۔ علاوہ ازیں ۵ ربیع الاول کو مرثیہ خوانی کا دنگل بھی ہوا کرتا ہے جس میں کثرت سے مومنین و عامۃ المسلمین شریک رہا کرتے ہیں۔

ہر سال ۱۳ رجب کو بہ مسرت ولادت باسعادت مولائے متقیان کوہ شریف پر محفل جشن منعقد کی جاتی ہے جس میں کثرت سے مومنین شریک ہوتے ہیں۔ امید کہ ہر مومن شرکت سے جشن کی رونق [illegible] کرے۔

کلامِ فصاحت التیام اعلیحضرت سلطان العلوم تاجدارِ دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

منقبت عیدِ امیر ۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۶ھ[ف۱]

در شانِ ولادتِ باسعادت امام دو جہاں علیہ الاف الصلوٰۃ والسلام من الانس والجان

صبا سے پوچھ تو کس کا ہے یہ جوہر گلِ تر کا — تو شانہ سے بھی سلجھو لخلخہ زلفِ معنبر کا
عروسانِ چمن گویا تھے آمد دیکھکر جس کی — کوئی دیکھے لٹکنا آج شمشاد و صنوبر کا
یہ حالت دیکھکر مستی بھی جس پہ آج قرباں ہے — عجب تھا رنگ ساغر میں چھلکنا بادۂ تر کا
حطیم و آبِ زمزم بھی اُدھر رکنِ یمانی بھی — یہ سب محوِ عبادت شور تھا اللہ اکبر کا

لرزتا تھا ہر اک مثلِ قضا اپنی جگہ عثماںؔ
وہ تھا ایسا ہی کرّ و فرّ بنا شمشیرِ حیدر کا

ف۱ — انشاء اللہ امسال مطابق منت ہر سال بر آستانۂ حیدری حاضری دادہ سعادتِ دارین حاصل نمیم گو
بالائے کوہ رفتن کارِ آسان نیست مگر بہ مددِ مشکلکشا

اداریہ — وہ جو نہیں پہچانا گیا!!

کیا دنیا کسی ایسے بندہ کو پہچانتی ہے جس کو خدا اور اس کے حبیب کے سوائے کسی نے نہیں پہچانا؟ برا ہیں ہم اس کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ نہ صرف مسلمان بلکہ دنیا کی دیگر اقوام بھی جنہوں نے تاریخ اسلام کا غائر مطالعہ کیا ہے بجا طور پر اس بات کے معترف ہیں کہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں بانئ اسلام کے بعد ایک ہی ایسی شخصیت ملتی ہے جو تاریخ اسلام کے طالب علم کی توجہ کا مرکز بن سکتی ہے۔ مگر دنیا کی تو ہمیشہ ہی یہ عادت رہی ہے کہ اگر وہ صبح میں کسی کی دوست بن جاتی ہے تو شام میں اسی سے دشمنی کرنے لگتی ہے ـــــ اور اللہ کے رسول کی زندگی میں جس کے لیے آنکھیں بچھاتی ہے' موقع پاکر اسی کے راستہ میں کانٹے بھی بچھاتی ہے!

لیکن کانٹے بچھانے والوں کو گردش ایام کی طوفانی ہواؤں نے خزاں رسیدہ پتوں کی طرح بکھیر دیا اور وہ جس کو زمانے کی چکی کے گھونسے ملے اور عصری ڈھیلی قمیص نے پیچھے ڈھکیل دینے کی کوشش کی' اتنا آگے بڑھا کہ نہ پہچانے جانے کے باوجود سب سے زیادہ متعارف ہوا اور دنیا مان ہی گئی کہ وہی مفکر اول ہے اور آخر بھی' جس کے ارشادات چوتھی صدی ہجری میں علامہ سید رضی نے جمع کیے اور علامہ عبدالحمید ابن ابی الحدید معتزلی نے چار ضخیم جلدوں میں شرح کی۔

آج شاید ہی کوئی یہ دعویٰ کرسکے کہ وہ "باب علم" تک رسائی پاچکا ہے ـــــ اور "مدینہ علم" کی دیواروں کے سایہ میں حقیقت کے خواب کی تعبیر بھی پائی ہے! پھر بھی یہ تو سب ہی مانتے ہیں کہ ایسے زمانہ میں جب یونان' روم' اور ایران بازیگاہ عالم سے اپنی تہذیب اور تمدن کے ساتھ غائب ہو چکے تھے اور عیسائی تہذیب' خود ناشناس پادریوں کی منافرت کی وجہ سے معدوم ہو چکی تھی' مدینہ کی گلیوں میں' کوفہ کی مسجد میں اور وقت کے پیشواؤں کے درباروں میں اللہ کے نام کا بلند کرنے والا ایک ایسا انسان بھی تھا جو آج تک نہیں پہچانا گیا اور شاید آئندہ بھی نہ پہچانا جاسکے گا ـــــ مگر یہی وہ بندہ ہے جس کے افکار کے صدقہ میں حسن بصری کی فکر' ابن رشد کا نظام فلسفہ اور ابن سینا کی حکمت پروان چڑھ سکے ـــــ اور جس نے حکومت کی مسند پاکر اکڑنے والوں سے پوچھا تھا۔

"کیا تم ان لوگوں کے مکانوں میں نہیں رہتے جنہوں نے بڑی بڑی عمریں پائیں' جنہوں نے زیادہ دیرپا نقوش چھوڑے' جن کے مقاصد بھی اعلیٰ تھے' جن کی تعداد تم سے بھی زیادہ تھی' جن کے پاس تم سے بھی زیادہ افواج تھیں ـــــ مگر آخر کار انہیں بھی یہاں سے کوچ کرنا پڑا۔ وہ بھی اس طرح زمین پر پچھاڑ دیئے گئے کہ ان پر سے اونٹ دوڑتے تھے اور ان کے نتھنے گرد آلود ہوگئے تھے۔ ان کی قبریں اب پتھروں کے ڈھیر ہیں۔ گندی بدبودار ہڈیاں ان کی رفیق ہیں" ـــــ

لیکن کوئی نہ سمجھا کہ متقی کی بات کی کیا قیمت ہوتی ہے؟

زمانہ گذرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹ رمضان ۴۰ھ کی رات نے اپنے سیاہ گیسو بکھیر دیئے۔ دنیا محو خواب ہوگئی لیکن اس رات کے واقعہ کو دنیا کی تاریخ نے یوں محفوظ کرلیا کہ مشہور مورخ اوکلے (Ockley) نے بڑے ہی دردانگیز الفاظ میں اقرار کیا' ۱۹ رمضان کی رات کی سوتی ہوئی دنیا کے سینہ پر ایک ایسا انسان بھی تھا جو رات بھر اللہ کی حمد سے فارغ ہوکر ترتیب سے یہی کہتا تھا۔

"I desire him to live and he desires to murder me. O Ali! thy grave is to

be accomplished at the hands of thy Moradi friend!"

یہ نہ معلوم ہوسکا کہ جانتے ہوئے بھی اپنے قاتل کو دوست سمجھنا فکر و عمل کی کونسی منزل ہے اور کس نے گوارا ـــــ؟

ان واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ماننا پڑتا ہے کہ ہر ایک کو پہچاننا سب کے بس کی بات نہیں اور اللہ کے ایسے بندوں کے بارے میں جنہوں نے سب کو پہچانا اور خود نہ پہچانے گئے جو سنا کہنا' سعادت' نہ کہا جائے تو پھر کیا کہا جائے!!

پھر خصوصاً ایک ایسے زمانے میں جب کہ زندگی کی نامرادیاں اور محرومیاں انسان کو مجبور کرچکی ہیں کیا یہ مناسب نہیں کہ ایک نہ پہچانے ہوئے کو اس کے اعمال کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جائے کہ قنبر کو قیمتی کرتا پہنانے میں کیا لذت ہے؟ رات بھر مصروف عبادت رہنے سے کیا حاصل ہوتا ہے اور عبادات میں شہر کے غریبوں میں روٹیاں تقسیم کرنیکا فرض کیوں عاید ہوتا ہے ـــــ؟

اگر بن پڑے تو اقرار کرنا چاہئے کہ انسانی مجبوری و مجبوری صرف اس لیے شدید ہوگئی ہے کہ اب قنبر کو قیمتی کرتا پہنانے اور غریبوں میں روٹیاں تقسیم کرنے والا کوئی عالم انسانیت میں موجود نہیں ہے۔ اور ہم کو ایک ایسے ہی انسان کی سخت ضرورت ہے جو یقیناً ہم میں آنے والا ہے!

حضرت علی علیہ السلام
کی مختصر سوانح

نسب آپ کا نام علی کنیت ابو الحسن اور لقب حیدر و ابو تراب تھا۔ والد ماجد کا نام حضرت ابو طالب بن عبد المطلب تھا اور والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔ آپ ۱۳ رجب کو بیت اللہ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ پوری عمر [illegible] اسلام میں رسول کے ساتھ بسر کی اور [illegible] مسجد کوفہ میں نماز صبح [illegible] ابن ملجم کی تلوار سے زخمی ہوئے۔ اور ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ کو جام شہادت نوش کیا۔

خاندان آپ اس خاندان کی ایک فرد تھے جس میں رسول مقبول پیدا ہوئے تھے اور آپ سرور عالم کے چچا زاد بھائی تھے۔

ابتدائی حالات جب آپ کا وقت ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ حضرت فاطمہ خانہ کعبہ میں تشریف لائیں آپ کو ایک غیبی آواز [illegible] دی کہ اندر چلی آؤ۔ اس کے بعد فوراً دیوار کعبہ شق ہوئی۔ جب آپ اندر چلی گئیں تو دیوار پھر برابر ہو گئی وہیں حضرت علی کی ولادت واقع ہوئی۔ جس وقت سرور عالم کو معلوم ہوا تو آپ اپنے قوت بازو کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے حضرت علی ولادت کے وقت سے آنکھیں بند کئے ہوئے تھے لیکن سرور عالم نے جس وقت گود میں لیا تو فوراً آپ نے آنکھیں کھول کر جمال رسالت کا مشاہدہ کیا۔ رسول نے اپنی زبان مبارک حضرت علی کو چوسائی۔ اس کے بعد حضرت علی نے تمام آسمانی کتابیں اور قرآن مجید جو ابھی نازل بھی نہیں ہوا تھا پڑھا اس لئے کہ جس طرح رسول کو روز ازل تمام علوم تعلیم کر دئے گئے تھے اسی طرح وصی رسول کو بھی۔

حضرت علی کی محبت رسول رسول نے اپنی غیر معمولی محبت کی وجہ سے حضرت علی کی پرورش کا بار اپنے اوپر لے لیا تھا۔ حضرت علی بھی ہر وقت رسول کے ساتھ ساتھ رہتے اور ہر رنج و مصیبت میں برابر [illegible]

بچپنے میں جب حضرت علی دس برس کے تھے تو رسول کو اعلان رسالت کا حکم ملا۔ حضرت علی شروع ہی سے آپ پر ایمان لائے ہوئے تھے اسی لئے انہوں نے ہر موقع پر رسول کا ساتھ دیا خاندانی دعوت

حضرت علی کی شادی ہجرت کے دوسرے سال آپ کی شادی رسول کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ سے ہوئی۔

حضرت علی کے کارنامے رسول نے جتنی دفاعی لڑائیاں لڑیں وہ سب حضرت علی کی خداداد قوت سے فتح ہوئیں آپ نے جنگ بدر میں مسلمانوں کی عزت رکھی، احد میں شمع رسالت کو گل ہونے سے بچایا فرشتے سے "لافتی"

منقبت عید امیری ع

۱۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۷ھ

از افکار جلالت الملک سلطان العلوم حضور نظام تاجدار دکن و برار خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

سفرۂ باب نجف[1] بین کہ چہ او را شان است
پُر ز الوان و نعم بین چہ نہادہ خوان است
بہر مرغان چمن گفت ریاحین و سمن
نکہت خوشبوئے گل روح روان جان است
گوید این دُرِ ثمین نیز ذہب ہم فضہ
لعل و یاقوت و زمرد کہ ہمیں از کان است
شکل مقصود نہان گشتہ ز چشمان گفتہ
ہر چہ آید بہ نظر منظرے از ایقان است
من چہ دانم کہ کدام ہست نشستہ اینجا
نعرہ زد مسند دیں بین کہ عجب سلطان است
منبع جود و سخا ذات علی را گوید
ہر چہ بینم ز کمالات کہ مالک آن است
مشرب صدق و صفا داد ز منبر عثمان[2]
ہر چہ فتوائے تو بد ان شعبہ از ایمان است

[1] اشارہ بہ سفرۂ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام [2] یعنی واقعہ غدیر ۱۸ ذی الحجہ

کے موقع پر جب رسول کی مدد اور نصرت کرنے کے لئے کوئی تیار نہ ہوا تو حضرت علی ہی نے آپ کی مدد اور نصرت کا وعدہ کیا اور رسول نے آپ کو اپنا خلیفہ و جانشین بنایا۔ ہجرت کے موقع پر حضرت علی ہی نے رسول کے فرش پر تلواروں کی چھاؤں میں آرام کر کے رسول کی جان بچائی

کا خطاب پایا۔ خندق میں عمرو بن عبدود کو مارا خیبر میں مرحب و عنتر کو قتل کیا حنین و تبوک میں فتح کا پرچم لہرایا مباہلہ میں نفس رسول کا درجہ پایا۔ غدیر خم کے موقع پر رسول نے ایک لاکھ مسلمانوں کے مجمع میں آپ کو اپنا وصی اور خلیفہ بنایا۔

رسول کی وفات اور حضرت علی کی حق تلفی حضرت علی

بنی ہاشم اور بعض مخصوص اصحاب تو رسول کے دفن و کفن میں مصروف تھے دوسری طرف دنیا کے لالچی مسلمان دنیا کی فکر میں سقیفۂ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور خلافت کا قضیہ جس کو رسول غدیر خم کے عظیم الشان مجمع میں طے فرما چکے تھے چکانے لگے افسوس تو اس کا ہے کہ مسلمان رسول کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک ہوئے مہاجرین و انصار میں خوب بحث و مباحثہ ہوا آخر کار حضرت عمر نے مصلحتاً حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر بیعت کی [illegible] چند ساتھیوں نے بیعت کر لی اس طرح رسول کی وصیت ٹھکرا کر ابو بکر خلیفہ بنائے گئے اور حضرت علی کا حق غصب کیا گیا۔

خلافت کے تین دور اور حضرت علی

رسول کی وفات کے بعد سنہ ۱۱ھ میں حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے انہوں نے حضرت عمر کے واسطے وصیت کی اس طرح سنہ ۱۳ھ میں حضرت عمر خلیفہ ہوئے سنہ ۲۳ھ میں حضرت عمر کو ابو لولو نامی ایک شخص نے خنجر سے زخمی کر دیا تو انہوں نے مندرجہ ذیل چھ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دی۔

عثمان۔ عبد الرحمان بن عوف (عثمان کے بہنوئی) سعد وقاص (عثمان کے چچا زاد بھائی) طلحہ۔ زبیر اور حضرت علی علیہ السلام۔ اس کمیٹی کا لائحہ عمل بھی خود ہی مرتب کر دیا وہ یہ تھا۔

(۱) یہ کمیٹی اپنے ہی ممبروں میں سے خلیفہ کا انتخاب کرے گی۔

(۲) اگر ووٹ برابر ہوں گے تو عبد الرحمن والی پارٹی کو ترجیح ہوگی۔

(۳) اگر ایک طرف پانچ ہو جائیں گے تو دوسری طرف کے ایک یا دو آدمیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

ظاہر ہے کہ عثمان۔ عبد الرحمن۔ سعد وقاص رشتہ دار ہونے کی وجہ سے ایک ہی سمت ہوتے اور یہی پارٹی ترجیح پاتی اگر طلحہ و زبیر کا کوئی ادھر شامل ہو جاتا تو حضرت علی قتل کر دئے جاتے اس لئے کہ وہ کبھی حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔

یہ پالیسی تو حضرت عمر کی تھی۔

کمیٹی کی کاروائی عبد الرحمن مستقلاً حق خلافت سے دست بردار ہو گئے طلحہ نے عثمان کو ووٹ

دیا زبیر نے حضرت علیؑ کو سعد وقاص نے عبدالرحمٰن کو لیکن یہ پہلے ہی دستبردار ہو چکے تھے لہٰذا معاملہ عثمان اور حضرت علیؑ کے درمیان رہا عبدالرحمٰن فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں [illegible] فیصلہ کروں گا۔ حضرت عثمان [illegible] کر لیا۔ [illegible] چونکہ حضرت علیؑ مخالف ہی رہے عبدالرحمٰن نے دوسرے دن فیصلہ سنایا کہ ان دونوں میں سے جو کتاب خدا سنت رسولؐ اور سیرت شیخین پر عمل کرنا قبول کرلے وہ خلیفہ ہوگا حضرت علیؑ نے جواب دیا اگر کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے مطابق سیرت شیخین ہے تو اس شرط کی کیا ضرورت اور اگر مخالف ہے تو میں ایسی چیز کو قبول نہیں کر سکتا جو کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے مخالف ہو لیکن حضرت عثمانؓ نے اس شرط کو منظور کر لیا یہ ہے خلافت کی سرگذشت غور کے قابل بات یہ ہے کہ مسلمان کسی ایک اصول پر قائم نہ رہے اصل مقصد یہ تھا کہ اہلبیت رسولؐ کو ان کے حق سے محروم کر کے شریعت اسلامی سے اپنے حسب منشاء احکام صادر کئے جائیں اور جیسی چاہے وہ ہو نہ قرآن کی قدر رہے نہ اہلبیت کی۔

حضرت علیؑ کی گوشہ نشینی اور حکومتوں کا ظلم

ان تینوں دوروں میں علیؑ اور دوستداران علیؑ پر انتہائی مظالم ہوئے۔ حضرت علیؑ کو بیعت کے لئے طرح طرح سے مجبور کیا گیا لیکن آپ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ خلافت میرا حق ہے مختصر یہ کہ آپ کو ہر طرح کی تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائی گئیں کبھی آپ کے گلے میں رسی باندھی گئی۔ کبھی جناب سیدہؑ کے پہلوئے اقدس پر دروازہ آگ لگا کر گرا دیا گیا۔

حضرت علیؑ کی خلافت ظاہری

حضرت عثمان کے قتل کے بعد حضرت علیؑ کو خلافت سپرد کی گئی آپ کا طرز حکومت رسولؐ کی طرح تھا گزشتہ دوروں کی طرح نہ تھا جس کی [illegible] کوئی آرام نہ تھا [illegible]

میں معاویہ نے جو خود خلافت کا [illegible] بن بیٹھا تھا حضرت علیؑ سے مقابلہ کیا لیکن جس وقت شکست ہونے کو تھی معاویہ کے وزیر عمرو عاص قرآن بلند کر کے بعض غداروں کے ذریعہ حضرت کے

نے ساتھ چھوڑ دیا وہ خارجی کہلائے انھوں نے جنگ نہروان میں [illegible] سے شکست کھائی۔

شہادت

بنی امیہ اور معاویہ نے خفیہ طور پر سازش کر کے ابن ملجم

نغمہ مستانہ

از عالیجناب مولانا نجم آفندی صاحب

آج گھٹا کیا جھوم کے اوٹھی
مے جھومی پیمانہ جھوما
ہر میکش آفاقی جھوما
ہر بط جھومے مطرب جھومے
مست آنکھوں کے آہو جھومے
شب کے راگ سہانے جھومے
ساری بلندی پستی جھومی
چرخ بریں کے تارے جھومے
مذہب کے دیوانے جھومے
درد کی منزل والے جھومے
رحمت حق کا بادل جھوما

کعبہ کا پردہ جھوم کے اوٹھی
میخانہ کا سینہ نہ جھوما
محفل جھومی ساقی جھوما
فرد گنہ کے کاتب جھومے
شانے جھومے گیسو جھومے
شعلوں میں پروانے جھومے
ذرہ ذرہ ہستی جھومی
جنت کے شہ پارے جھومے
پہلوؤں میں دانے جھومے
دل جھومے دل والے جھومے
عرش پہ عقل اول جھوما

آج گھٹا کس شان سے اوٹھی
کس دل کس ارمان سے اوٹھی

اوٹھی اور فضا میں پھیلی
دشت میں پہونچی کوہ میں پہونچی
خندق کے میدان کو تاکا
بدر و احد کا نقشا سمجھا
دل میں دل کی تمنا مچلی
غار حرا کا گوشہ دیکھا
دنیا سے منہ موڑ کے ٹھہری
قدرت کا انعام بنایا
چادر دوش پہ ڈالی اوٹھا
راہِ طلب لے رستے مانگے
ناز سے بزم راز میں آیا
بنت اسد کے لال کو دیکھا
سجدہ میں اصنام کو پایا

خوب آغوش صبا میں کھیلی
خلوت میں انبوہ میں پہونچی
خیبر کے سامان کو تاکا
دم بھر دیکھا اجالا سمجھا
منزل ختم پہ کیا کیا مچلی
نور خدا کو تنہا دیکھا
دست ادب کو جوڑ کے ٹھہری
جھوم گیا جب نام بتایا
کعبہ کا رکھو آج اوٹھا
پائے طلب کے بوسے مانگے
حق کے حریم ناز میں آیا
کعبہ کے اقبال کو دیکھا
گودی میں اسلام کو پایا

جان میں گویا جان سی آئی
اپنا دعوی اور اپنا بھائی

[illegible]

تاریخ کا اسی برس کی عمر میں [illegible] برس کی عمر میں آپ کی شہادت واقع ہوئی نجف اشرف میں دفن ہوئے۔

اولاد

آپ کی اولاد کی تعداد ۲۸ یا ۳۶ ہے جن میں جناب امام حسن و حسین اور جناب زینب و جناب ام کلثوم جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بطن سے تھے [illegible]

آپکے علوم عقلی و نقلی

آپ وہ عالم تھے [illegible] خلاق عالم نے تعلیم دی تھی ساری دنیا کو کون الگ ہی آپ کے علم و کمال کو پہنچ سکتا ہے آپ کے علمی صفات سے متاثر ہو کر مسٹر اوکلے اپنی تاریخ عرب کے صفحہ ۳ [illegible] پر لکھتے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں بالاتفاق حضرت علیؑ کی عقل و دانائی کی شہرت ہے جس سب تسلیم کرتے ہیں آپ کے چند کلمات ابھی تک محفوظ ہیں مسٹر واشنگٹن ارونگ اپنی کتاب "خلفائے رسول" کے صفحہ ۱۸۷ پر لکھتے ہیں کہ آپکا بہت عزت و احترام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ ہی پہلے وہ خلیفہ ہیں جنھوں نے علوم و فنون کی بڑی حمایت اور حفاظت کی آپ کو خود بھی شعر گوئی کا پورا مذاق تھا اور آپ کے بہت سے حکیمانہ مقولے اور ضرب الامثلیں اس وقت تک ہر ایک کو زبان زد ہیں۔

آپکے عادات و اخلاق

آپکے عادات ایسے تھے کہ جن کا ادنی سا یہ تھی پر بیتی وہ داستان کامل ہو جاتا تھا دنیا کا کوئی ایسا اچھا وصف نہ تھا جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو ہمارا فرض ہے کہ حضرت علیؑ کی پاکیزہ اور سبق آموز زندگی کو مشعل راہ بنا کر دنیا و آخرت کی منزلوں میں کامیابی کے ساتھ گذر جائیں۔

آپکے پرحکمت نصیحت اقوال

(۱) جہالت سے بدتر کوئی بیماری نہیں
(۲) مرض سے پہلے صحت کو غنیمت جانو [illegible]
(۳) [illegible]

[illegible]

حضرت امیرؑ کی پیدائش اور بچپن

نسب - جناب عبدالمطلب تک حضرتؑ کا نسب وہی ہے جو حضرت رسولخدا صلعم کا ہے۔ جناب عبدالمطلب کے دو بیٹے (ایک ہی بیوی سے) جناب عبداللہ اور جناب ابوطالبؑ ہوئے۔ جناب عبداللہ کے صاحبزادے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم اور جناب ابوطالبؑ کے فرزند حضرت علیؑ ہیں۔ آپکی مادر گرامی جناب فاطمہؑ بنت اسد تھیں۔

آپکا نور کب خلق ہوا۔ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ کنت انا و علی نوراً بین یدی اللہ تعالےٰ قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق آدم قسم ذالک النور جزئین فجزوانا و جزء علی۔ جب خدا نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اس سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علیؑ خدا کے حضور ایک نور کی صورت میں تھے۔ پھر جب خدا نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کے دو ٹکڑے کردیئے۔ ایک حصہ میں ہوں اور دوسرا حصہ علیؑ ہیں (ریاض نضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

تاریخ ولادت - ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل (دفاتر) میں جبکہ حضرت رسولخدا کی عمر تیس برس کی تھی ۱۳ رجب جمعہ کے دن حضرتؑ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرتؑ کے والد یا والدہ نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ اور حضرتؑ نے بھی کبھی بت کو نہیں مانا۔ اسی وجہ سے جب حضرت علیؑ کا نام آتا ہے تو کرم اللہ وجہہ (خدا نے انکے منہ کو ہمیشہ بتوں کے سجدے سے پاک رکھا) کہتے ہیں (نور الابصار صفحہ ۷۶) اور علامہ ابن حجر مکی وغیرہ نے لکھا ہے فاخرج ابن سعد عن الحسن بن زید قال لم یعبد الاوثان قط لصغرہ ای ومن ثم یقال فیہ کرم اللہ وجہہ۔ حضرت علیؑ نے کبھی بھی کسی بت کو نہیں پوجا اسی وجہ سے آپ کا نام لیکر لوگ کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں (صواعق محرقہ صفحہ ۷۶)

جائے ولادت - یہ حضرت علیؑ کی عظیم الشان اور مخصوص فضیلت ہے کہ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے (مروج الذہب جلد ۲ صفحہ ۲۰ ازالۃ الخفا مقصد ۲ صفحہ ۲۵۱ و مطالب السؤل صفحہ ۳ وغیرہ)

نام نامی - آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام حیدر و اسد جناب ابوطالبؑ نے زید و خدا نے علیؑ رکھا۔ آپ کی کنیتیں متعدد ہیں۔ مثلاً ابوالحسن، ابوالحسینؑ، ابوالسبطین، ابوالریحانتین۔

کنیت - ابوتراب۔ ابومحمد۔

القاب - بھی بہت ہیں مثلاً صدیق اکبر۔ فاروق اعظم۔ امیرالمومنین۔ امام المتقین۔ یعسوب المسلمین۔ قائد الغر المحجلین۔ المرتضیٰ۔ اسداللہ۔ ولی اللہ۔ بیضۃ البلد۔ الوصی۔ سید الوصیین۔ قسیم النار والجنۃ۔ حیدر کرار۔ خاتم الوصیین۔ امام البررۃ۔ قاتل الفجرۃ۔ حجۃ اللہ۔ وارث رسول اللہ۔ خلیفہ رسول اللہ۔ صالح المومنین۔ مولی المومنین۔ قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین۔ الصفی۔ نفس الرسول۔ سیف اللہ۔ خیرالبشر۔ الساقی۔ ساقی کوثر۔ ید اللہ۔ احب الخلق الی اللہ وغیرہ

پرورش - علامہ زمخشری نے خصائص عشرہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خداؐ ہی نے حضرت علیؑ کا یہ نام رکھا۔ اور آپ ہی اپنے لعاب دہن سے حضرت علیؑ کو بہت دنوں تک غذا دیتے رہے۔ چنانچہ علیؑ کی ماں جناب فاطمہؑ بنت اسد بیان کرتی تھیں کہ جب علیؑ پیدا ہوئے تو حضرت رسولخدا صلعم نے ان کو لیا ان کا نام علیؑ رکھا ان کے منہ میں دہن مبارک کا لعاب دیا۔ پھر آپ نے منہ میں اپنی زبان مبارک دیدی جس کو حضرت علیؑ چوستے چوستے سو گئے۔ جب دوسرا دن ہوا تو ہم لوگوں نے علیؑ کے لئے دایہ کی تلاش کی مگر علیؑ نے کسی عورت کا پستان منہ میں نہیں لیا۔ تب پھر ہم لوگوں نے حضرت محمدؐ کو بلالیا آپ نے پھر اپنی زبان مبارک علیؑ کے منہ میں دی جس کو چوستے چوستے علیؑ سو گئے اسی طرح بہت دنوں تک ہوتا رہا۔ (سیرۃ حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۸ وغیرہ) اس طرح حضرت علیؑ کی پرورش بھی جناب رسولخدا صلعم ہی کے نور سے ہوتی رہی۔

بچپن کا زمانہ حضرتؑ کے بچپن کا زمانہ بھی حضرت رسولخدا صلعم کے ساتھ ہی گزرا جس کا واقعہ مورخین و محدثین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ حضرت علیؑ پر خدا کی جو نعمتیں تھیں اور اس نے آپ کو جو فضیلتیں مرحمت فرمائیں ان میں یہ بھی تھی کہ جب آپ بالکل بچے تھے قریش میں سخت قحط پڑا۔ جناب ابوطالبؑ کے عیال ماشاءاللہ کثرت سے تھے یہ خیال کرکے حضرت رسولخداؐ نے اپنے چچا جناب عباسؓ سے جو اس وقت خاندان بنی ہاشم میں سب سے زیادہ خوشحال اور فارغ البال تھے فرمایا کہ آپ کے بھائی ابوطالبؑ کے عیال بہت ہیں اور اس وقت لوگوں پر قحط کی جو مصیبت پڑی ہے آپ دیکھتے ہیں اس سبب سے میری رائے ہے کہ میں اور آپ ان کے پاس چلیں اور ان کے عیال کا بوجھ ان سے کچھ ہلکا کردیں اس طرح کہ ان کے بیٹوں میں سے ایک کو میں اپنے ذمہ لے لوں اور ایک کو آپ لے لیں اور ان دونوں کے بارے ہم لوگ ان کو ہلکا کردیں۔ جناب عباسؓ نے کہا تمہاری رائے بہت مناسب ہے۔ غرض دونوں بزرگ گئے۔ اور جناب ابوطالبؑ کے پاس پہونچکر کہا کہ جب تک لوگوں میں قحط کی مصیبت رہے ہم چاہتے ہیں آپ کے بوجھ کو کچھ تقسیم کرلیں۔ جناب ابوطالبؑ نے کہا اچھا میرے پاس عقیل کو چھوڑ دو اور جس کو چاہو تم لے جاؤ۔ حضرت رسولخدا صلعم نے حضرت علیؑ کو لے کر اپنے سے ملالیا اور جناب عباسؓ نے جناب جعفر طیار کو لیا اور اپنے ساتھ رکھا۔ اس وقت سے حضرت علیؑ برابر حضرت رسولخدا صلعم کے ساتھ رہے یہاں تک کہ خدا نے حضرتؐ کو پیغمبر بنایا تو حضرت علیؑ فوراً حضرتؐ پر ایمان لائے۔

قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ

نتیجہ فکر وحید الکلام نواب فتح علی مرزا خاں نعیم مچھلی بندر حال مقیم حیدرآباد

جدار کعبہ بنکر یہ صدا دیتی ہے رندانہ ⁂ ادھر بھی اک نظر ہو لطف کی اے پیر میخانہ

اے کعبہ تیری قسمت کا تارا اوج پر چمکا ⁂ کہے گا اب نہ تجھکو تا قیامت کوئی بتخانہ

علیؑ کی نقد الفت کا خزانہ دل ہمارا ہے ⁂ ہے صورت گو فقیرانہ مگر دل ہے امیرانہ

انھیں گے یا علیؑ کہتے ہوئے انگڑائیاں لیکر ⁂ ملائک سے رہیگی قبر میں صحبت بھی یارانہ

نجف کہتے ہیں تم جس کو وہ ہم رندوں کی بستی ہے ⁂ وہاں ہے اپنا ساقی اور وہی ہے اپنا میخانہ

خدا کا گھر وہی کعبہ وہی اسلام کا قبلہ ⁂ وہی کعبہ وہی قبلہ علیؑ کا ہے زچہ خانہ

زمانے کو منور جیسے سورج دن کو کرتا ہے ⁂ چراغ بارگہ کا رات کو بنکر وہ پروانہ

سنا ہے جب سے بارہا ہی جلایا ہی نصیری کو ⁂ علیؑ اللہ کا نعرہ ہے اپنا بانگ مستانہ

بہائے حسن یوسفؑ کو زلیخا نے گراں سمجھا ⁂ علیؑ کے حسن کی قیمت کا ہے وہ صرف بیعانہ

ہماری جان صدقے ای بنا والے کعبے کے ⁂ تری الفت سے کر آباد اپنے دل کا ویرانہ

بہار آئی ہے اے ساقی سجی ہے نور کی محفل ⁂ چلے ساغر پہ ساغر اور پیمانے پہ پیمانے

بنا ملے ہے مجھے باغ نجف میں آشیاں اپنا ⁂ چہکتا ہوں گلستان ولا میں عندلیبانہ

نعیم مدح خواں زاہد جسے محشر سمجھتے ہیں
ہمارے ساقی کوثر کی ہے وہ بزم رندانہ

خطبۂ امیر المومنینؑ

(مع ترجمۂ اردو)

معالم السؤول فی مناقب آل رسولؐ [illegible] البلاغہ میں ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک [illegible] میں [illegible] حرف تہجی سے کلام میں سب سے زیادہ کون حرف استعمال ہوتا ہے سب متفق ہو کر کہا کہ الف کلام عرب میں زیادہ استعمال ہوتا ہے [illegible] کلام کرنا دشوار ہے یہ سنکر حضرت امیرؑ نے فی البدیہہ یہ خطبہ ارشاد فرمایا جو بالکل الف سے خالی ہے۔

نوٹ۔ گذشتہ سال یہ خطبہ مبارک اصحاب رجب نمبر میں شائع ہوا تھا لیکن اکثر [illegible] عربی سے ناواقف [illegible] اصرار تھا کہ اردو ترجمہ کیا جائے تو شائع کیا جائے لہذا [illegible] ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

حَمِدْتُ مَنْ عَظُمَتْ مِنَّتُهُ۔ وَسَبَغَتْ نِعْمَتُهُ۔ وَسَبَقَتْ غَضَبَهُ رَحْمَتُهُ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ۔ وَنَفَذَتْ مَشِيَّتُهُ۔ وَبَلَغَتْ حُجَّتُهُ وَعَدَلَتْ قَضِيَّتُهُ۔

حَمِدْتُهُ حَمْدَ مُقِرٍّ بِرُبُوبِيَّتِهِ۔ مُتَخَضِّعٍ لِعُبُودِيَّتِهِ۔ مُتَنَصِّلٍ مِنْ خَطِيئَتِهِ۔ مُعْتَرِفٍ بِتَوْحِيدِهِ۔ مُسْتَعِيذٍ مِنْ وَعِيدِهِ

مُؤَمِّلٍ مِنْهُ مَغْفِرَةً تُنْجِيهِ يَوْمَ يُشْغَلُ كُلٌّ عَنْ فَصِيلَتِهِ وَبَنِيهِ۔ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَرْشِدُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ۔ وَشَهِدْتُ لَهُ شُهُودَ عَبْدٍ مُخْلِصٍ مُوقِنٍ وَفَرَّدْتُهُ تَفْرِيدَ مُؤْمِنٍ مُتَيَقِّنٍ وَوَحَّدْتُهُ تَوْحِيدَ عَبْدٍ مُذْعِنٍ۔

لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَهِيرٌ (وَلِيٌّ) فِي صُنْعِهِ جَلَّ عَنْ مُشِيرٍ وَوَزِيرٍ وَعَنْ عَوْنٍ وَمُعِينٍ وَنَصِيرٍ وَنَظِيرٍ۔ عَلِمَ فَسَتَرَ وَبَطَنَ فَخَبَرَ وَمَلَكَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ فَغَفَرَ وَحَكَمَ فَعَدَلَ۔ وَتَكَرَّمَ وَتَفَضَّلَ لَمْ يَزَلْ وَلَنْ يَزُولَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

وَهُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ رَبٌّ مُتَعَزِّزٌ بِعِزَّتِهِ (مُتَفَرِّدٌ) وَمُتَمَكِّنٌ بِقُوَّتِهِ۔ مُتَقَدِّسٌ بِعُلُوِّهِ مُتَكَبِّرٌ بِسُمُوِّهِ لَيْسَ يُدْرِكُهُ بَصَرٌ وَلَمْ يُحِطْ بِهِ نَظَرٌ قَوِيٌّ مَنِيعٌ بَصِيرٌ سَمِيعٌ رَؤُفٌ رَحِيمٌ

عَجَزَ عَنْ وَصْفِهِ مَنْ وَصَفَهُ (يَصِفُهُ) وَضَلَّ عَنْ نَعْتِهِ مَنْ عَرَفَهُ قَرُبَ فَبَعُدَ وَبَعُدَ فَقَرُبَ يُجِيبُ دَعْوَةَ مَنْ يَدْعُوهُ وَيَرْزُقُهُ وَيَحْبُوهُ - ذُو لُطْفٍ خَفِيٍّ وَبَطْشٍ قَوِيٍّ وَرَحْمَةٍ مُوسِعَةٍ وَعُقُوبَةٍ مُوجِعَةٍ رَحْمَتُهُ جَنَّةٌ عَرِيضَةٌ مُونِقَةٌ وَعُقُوبَتُهُ جَحِيمٌ مَمْدُودَةٌ مُوبِقَةٌ۔

وَشَهِدْتُ بِبَعْثِ مُحَمَّدٍ رَسُولِهِ وَعَبْدِهِ وَصَفِيِّهِ وَنَبِيِّهِ وَنَجِيِّهِ (وَحَبِيبِهِ) وَحَبِيبِهِ وَخَلِيلِهِ بَعَثَهُ فِي خَيْرِ عَصْرٍ وَحِينِ فَتْرَةٍ وَكُفْرٍ رَحْمَةً لِعَبِيدِهِ وَمِنَّةً لِمَزِيدِهِ خَتَمَ بِهِ نُبُوَّتَهُ وَشَيَّدَ بِهِ حُجَّتَهُ

فَوَعَظَ وَنَصَحَ وَبَلَّغَ وَكَدَحَ رَؤُفٌ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَحِيمٌ سَخِيٌّ رَضِيٌّ وَلِيٌّ [illegible]

حمد کرتا ہوں میں اوس کی جسکا احسان عظیم ہے اور اسکی نعمت وسیع اور کامل ہے۔ اور اسکی رحمت اوس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے اور اسکا کلمہ تمام ہے۔ اور اوسکی مشیت جاری ہے۔ اور اوسکی حجت پہنچ چکی ہے۔ اور اوس کا فیصلہ بھی بر عدل و انصاف، خدا کی حمد اسطرح کرتا ہوں جسطرح اوسکی ربوبیت کا اقرار کرنے والا اوسکی عبودیت میں فروتنی کرنے والا اوسکی نافرمانی سے پرہیز کرنے والا اوسکی توحید کا اعتراف کرنے والا حمد کرتا ہے اور اوس کے قہر و غضب سے پناہ مانگنے والا حمد کرتا ہے۔

اسی طرح سے میں خدا کی حمد کرتا ہوں جس طرح ایک امیدوار مغفرت اور نجات کا حمد قیامت کریگا جس روز ہر شخص اپنے عزیزوں اور قرابت داروں اور اپنی اولاد سے بیچھا اور اپنی ہی حالت میں مبتلا ہوگا۔ ہم اوس سے مدد اور ہدایت چاہتے ہیں اوسی پر ایمان لائے ہیں اور اوسکی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں مثل اوس بندۂ مخلص کے جو اوس کے وجود کا یقین رکھتا ہے اور مثل اوس [illegible] کے جو خدا کو واحد [illegible] یقین رکھتا ہو اور اوسکی وحدانیت کا یقین رکھتا ہو جس طرح سے وہ مومن رکھتا ہے۔ اوس خدا کی سلطنت اور خالقیت میں نہ کوئی شریک اور سہیم ہے اور نہ کوئی اوسکا مشیر و وزیر ہے اوسکی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ کوئی اوسکا مددگار و معین و ناصر و نظیر ہو۔ وہ سب کا حال جانتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ باطن کی حالت سے واقف ہے اور اوس سے آگاہ ہے۔ اوسکی بادشاہت سب پر غالب ہے گناہ اور نافرمانی اوسکی کیجاتی ہے تو معاف کر دیتا ہے اوس کا حکم عدالت کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ کریم ہے تفضل و کرم کرتا ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا (بے زوال ہے) اور کوئی اوسکا مثل نہیں ہے۔ اور وہ ہر چیز سے پہلے ہے پروردگار ہے اپنی ہی عزت و بزرگی سے غالب ہے اپنی بڑی قدرت سے ہر شئے پر قادر ہے بسبب اپنی عظمت اور بڑائی کے وہ پاک و مقدس ہے اور بسبب اپنی رفعت و شان کے وہ ہر شئے سے ارفع ہے نہ آنکھ اوسکو دیکھ سکتی ہے نہ عقل اوسکو سمجھ سکتی ہے وہ قوی ہے بزرگ ہے ہر چیز کو دیکھتا ہے اور ہر بات کو سنتا ہے مہربان اور رحیم ہے۔ جس شخص نے اسکی حمد و ثنا کی وہ عاجز ہو گیا (نہ کر سکا) اور جس نے اوسکو پہچانا اوسکی تعریف سے رہ ہو گیا متحیر ہو گیا باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور دور ہونے پر نزدیک ہے (یعنی باعتبار رحمت و تدبیر وہ قریب ہے اور اس لحاظ سے دور ہے کہ ہم حواس ظاہری سے اسکو محسوس نہیں کر سکتے) جو کوئی اس سے دعا کرتا وہ قبول فرماتا ہے روزی عطا کرتا ہے اور بخشش کرتا ہے وہ صاحب لطف خفی ہے عنایت اوسکی بہت بڑی ہے گرفت اسکی قوی ہے رحمت اوسکی وسیع ہے عذاب اوس کا دردناک ہے اوسکی رحمت جنت ہے ایسی جنت جو نہایت وسیع و عریض [illegible] ہے اوسکا عذاب دوزخ ہے جو ہلاک اور پیدا ہوا ہے۔ اور اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ اوسکے رسول۔ بندہ۔ منتخب۔ نبی۔ محبوب۔ دوست اور برگزیدہ ہیں اور ایسے زمانہ اور ایسے وقت میں انکو مبعوث برسالت کیا کہ جب زمانہ نبی سے خالی اور کفر کا دور دورہ تھا اور انکو اسلئے مبعوث کیا کہ اپنے بندوں پر رحمت اور احسان کرے مزید برآں اپنی نبوت کو انپر ختم اور اپنی حجت کو مضبوط کر دیا۔

پس انہوں نے [illegible] ... حکم [illegible] کو پہنچایا اور ہر طرح سے اوس کا [illegible]

غفور رحیم قریب مجیب -

وصیتکم معشر من حضرنی بوصیة ربکم وذکرتکم بسنة نبیکم فعلیکم برهبة تسکن قلوبکم وخشیة تذری دموعکم وتقیة تنجیکم قبل یوم تبلیکم وتذهلکم یوم یفوز فیه من ثقل وزن حسنته وخف وزن سیئته ولتکن مسئلتکم وتملقکم مسئلة ذل وخضوع وشکر وخشوع بتوبة ونزوع وندم ورجوع - ولیغتنم کل مغتنم منکم صحته قبل سقمه وشبیبته قبل هرمه وسعته قبل فقره وفرغته قبل شغله وحضره قبل سفره وقوته قبل تکبر وتهرم وتمرض وتسقم یمله طبیبه ویعرض عنه حبیبه وینقطع عمره ویتغیر عقله - ثم قیل موعوك وجسمه منهوك ثم جد فی نزع شدید وحضره کل قریب وبعید فشخص بصره وطمح نظره ورشح جبینه وعطف عرنینه وسکن حنینه وجذبت نفسه وبکته عرسه وحفر رمسه ویتم ولده -

وتفرق عنه عدده وقسم جمعه وذهب بصره وسمعه ومدد وجرد وعری وغسل ونشف وسجی وبسط له وهیئ ونشر علیه کفنه وشد منه ذقنه وقمص وعمم وودع وسلم وحمل فوق سریر وصلی علیه بتکبیر بغیر سجود وتعفیر ونقل من دور مزخرفة وقصور مشیدة وحجر منجدة وجعل فی ضریح ملحود وضیق مرصود بلبن منضود ومسقف بجلمود - وهیل علیه عفره وحثی علیه مدره وتحقق حذره ونسی خبره ورجع عنه ولیه وصفیه وندیمه ونسیبه وحمیمه وتبدل به قرینه وحبیبه فهو حشو قبر ورهین قفر یسعی بجسمه دود قبره ویسیل صدیده من منخره یسحق تربته لحمه وینشف دمه بجنبیه ویرم عظمه حتی یوم حشره فینشر من قبره -

حین ینفخ فی صور ویدعی بحشر ونشور فثم بعثرت قبور وحصلت سریرة صدور وجیء بکل نبی وصدیق وشهید فوحد (وتوحد) للفصل قدیر بعبیده خبیر بصیر -

فکم من زفرة تضنیه وحسرة تنضیه فی موقف مهیل ومشهد جلیل بین یدی ملك عظیم وبکل صغیر وکبیر علیم فحینئذ یلجمه عرقه ویحفزه قلقه عبرته غیر مرحومة وصرخته غیر مسموعة وحجته غیر مقبولة وتبینت جریرته ونشرت صحیفته فنظر فی سوء عمله وشهدت علیه عینه بنظره

اولی بتصرف تھے پاکیزہ تھے اور پھر خدا کی طرف سے رحمت سلام عظمت برکت اور اکرام ہو جو بخشنے والا قریب اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

اے حاضرین مجلس میں تمکو تمہارے پروردگار کا حکم سناتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں اور تمکو تمہارے پیغمبر کے طرز عمل کو یاد دلاتا ہوں تم پر لازم ہے کہ خدا سے ڈرو تاکہ تمہارا دل مطمئن رہے اور خدا کا ایسا خوف کرو کہ تمہاری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور ایسی پرہیزگاری کرو جو تم کو نجات دلوائے قبل اسکے کہ آزمایش کا دن آئے اور تم غافل ہو جاو (یعنے تم کو سوا اپنے کسی کا خیال نہ رہے اور اپنے اپنے عالم میں گرفتار ہو) اوس روز وہی شخص رستگار ہوگا جس کے ثواب کا پلہ بھاری اور گناہوں کا پلہ ہلکا ہوگا تم کو چاہئے کہ جب (خدا سے) دعا کرو تو بہت عاجزی اور گڑگڑا کر توبہ اور خوشامد و ذلت کیساتھ کرو اور دل سے گناہوں کا خیال دور کر کے ندامت کیساتھ خدا کی طرف رجوع کرو۔ تم کو چاہئے کہ بیماری سے قبل صحت کو اور بڑھاپے سے پہلے جوانی کو فقر سے آگے فراغ بالی کو اور سفر سے پیشتر حضر (وطن) کو اور کاموں میں مشغول ہونے سے پہلے فراغت کو غنیمت جانو ایسا نہو کہ پیری آجائے اور تم سب کی نظروں میں خوار و ذلیل ہو جاؤ یا مرض آدبائے اور حکیم طبیب اوسکو تعب و رنج میں ڈالے اور دوست احباب روگردانی کریں عمر منقطع ہو جائے اور عقل میں فتور آجائے ۔ پھر لوگ یہ کہتے ہیں کہ بخار کی شدت سے حالت خراب ہوگئی ہے جسم لاغر ہو جاتا ہے جانکنی کی سختی ہوتی ہے اور قریب و بعید کا ہر شخص اسکے پاس آتا ہے اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں پتلیاں پھر جاتی ہیں پیشانی پر (موت کا) پسینا آتا ہے ناک ٹیڑھی ہو جاتی ہے آواز بند ہو جاتی ہے روح قبض ہو جاتی ہے اوسکی زوجہ رونے پیٹنے لگتی ہے اور قبر کھودی جاتی ہے اس کے بچے یتیم ہو جاتے ہیں

اس کے عدد یعنے ساتھی متفرق ہو جاتے ہیں اعضا شکستہ ہو جاتے ہیں بینائی اور سماعت جاتی رہتی ہے پھر اوسکو سیدھا کر کے لٹا دیتے ہیں لباس اتار لیا جاتا ہے غسل دیا جاتا ہے ایک کپڑے سے جسم پونچا جاتا ہے اور خشک کر کے اسپر ایک چادر ڈالدیجاتی ہے اور ایک بچھا دیجاتی ہے اور کفن لایا جاتا ہے اس کی ٹھڈی باندھی جاتی ہے قمیص پہنایا جاتا ہے عمامہ باندھا جاتا ہے اور رخصت کر دیا جاتا ہے اور جنازہ اٹھانے والوں کو سپرد کر دیا جاتا ہے پھر اس کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے بغیر سجود اور تعفیر کے یعنی پیشانی خاک پر نہیں رکھی جاتی ہے صرف تکبیر کے ساتھ اسپر نماز پڑھی جاتی ہے اور آراستہ و طلا کار اور مضبوط و محکم محلوں سے اور نفیس فرش و فروش والے کمروں سے لاکر اوسکو لحد تنگ میں ڈالدیتے ہیں قبر پختہ اینٹوں سے چنکر اور پر پتھر رکھکے پاٹ دیجاتی ہے ۔ قبر پر مٹی ڈالدیجاتی ہے اور ڈھیلوں سے پر کر دیجاتی ہے اسپر (میت پر) خوف چھا جاتا ہے اوسکی خبر نہیں معلوم ہوتی ہے عزیز و دوست (سب) اوسکو چھوڑ کر پلٹ جاتے ہیں اسکے دوست احباب سب بدل جاتے ہیں وہ (مردہ) قبر میں گرو پڑا ہوتا ہے اور مٹی ہونے لگتا ہے اس کے بدن پر کیڑے دوڑتے پھرتے ہیں اوسکی ناک سے پیپ بہتی ہے اس کا گوشت خاک ہو جاتا ہے اس کا خون دونوں پہلوؤں میں خشک ہو جاتا ہے اس کے ہڈیاں بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جاتی ہیں اور روز قیامت تک اسیطرح سے رہتا ہے تااینکہ خدا پھر اوسکو زندہ کرے اور قبر سے اٹھائے -

جب صور پھونکا جائیگا تو وہ قبر سے اٹھیگا اور موقف حشر و نشر میں بلایا جائیگا اور اوسوقت اہل قبور زندہ ہونگے اور قبر سے نکالے جائیں گے اور ان کے دلوں کے بھید ظاہر کئے جائیں گے اور ہر ایک پیغمبر اور صدیق اور شہید حاضر کیا جائیگا اور فیصلہ کیلئے خداوند قدیر جو اپنے بندوں کے حالات سے واقف و آگاہ ہے جدا جدا کھڑا کرے گا -

پھر بہت سی (وحشت ناک) صدائیں اسکو پریشانی میں ڈالدینگی اور مقام خوف و حسرت سے وہ لاغر ہو جائیگا اور اوس بادشاہ جلیل کے سامنے جو ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جانتا ہے ڈرتا ہوا حاضر ہوگا ۔ اوسوقت گناہوں کی شرم سے اسقدر پسینہ بہے گا کہ منہ تک آجائیگا اور اسکو نہایت قلق ہوگا وہ بہت کچھ روئے پیٹے گا فریاد کرے گا مگر کچھ شنوائی نہوگی نہ کوئی عذر قبول ہوگا اور سب خطائیں اور گناہ ظاہر کر دئے جائیں گے اوسکا نامہ اعمال پیش کیا جائیگا وہ اپنے اعمال بد کو دیکھے گا آنکھ اوسکی بدنظری کی ... [illegible] ... اور زنا کاری کہ

اطلاع ضروری - چونکہ پاکستان کو وی پی بند ہے پاکستان کے خریدار جن کی خریداری آخر جمادی الثانی کو ختم ہوئی جلد زرچندہ ذریعہ منی آرڈر روانہ کریں ورنہ یکم شعبان سے قطعاً پرچہ بند کر دیا جائیگا - جدید خریدار بھی چندہ ذریعہ منی آرڈر روانہ کریں-

...یده بغلته ورجله بخطوه وفرجه بمسه وجلده بلمسه
فسلسل جيده وغلت يده -
فيلق فيسحب (فيسحب) وجهه في ورد جهنم بكرب وشدة
فظل يعذب في جحيم ويسقى شربة من حميم وتشوي
وجهه وتسلخ جلده وتضربه زبانيته بمقمع من حديد
ويعود جلده بعد نضجه كجلد جديد -
يستغيث فتعرض عنه خزنة جهنم ويستصرخ فيلبث حقبة
يندم فنعوذ برب قدير من شر كل مصير ونسئله عفو من
رضي عنه ومغفرة من قبله -
فهو ولي مسئلتي ومنجح طلبتي فمن زحزح عن تعذيب ربه
جعل في جنته بقربه وخلد في قصور مشيدة وملك
بحور عين وحفدة وطيف عليه بكؤس وسكن حظيرة قدس
وتقلب في نعيم وسقي من تسنيم وشرب من عين سلسبيل
ومزج له بزنجبيل مختم بمسك وعبير مستديم للملك
مستشعر للسرور ويشرب من خمور في روض مغدق ليس
يصدع من شربه وليس ينزف لبه هذه منزلة من خشي
ربه وحذر نفسه معصيته وتلك عقوبة من جحد مشيته
وسولت له نفسه معصيته فهو قول فصل وحكم عدل و
خير قصص قص ووعظ به نص تنزيل من حكيم حميد
نزل به روح قدس مبين على قلب نبي مهتد رشيد صلت عليه
رسل سفرة مكرمون بررة عذت برب عليم رحيم كريم من
شر كل عدو لعين رجيم فليتضرع متضرعكم و
ليبتهل مبتهلكم وليستغفر كل مربوب منكم لي ولكم
وحسبي ربي وحده[۱]

اور جلد مس کرنے کی گواہی دیں گے پس اسکی گردن میں زنجیریں ڈالدیجائینگی اور ہتکڑیں باندھ دیجائینگی -

پھر کھینچکر جہنم میں ڈالدیا جائیگا اور روتا پیٹتا واصل جہنم ہوگا اور وہاں اوسپر بہت سخت عذاب کیا جائیگا جہنم کا تپتا ہوا پانی اوسکو پینے کو دیا جائیگا جس سے اس کا منہ جھلس جائیگا کھال اُتر جائیگی فرشتے گرز آہنی اوسکو مارینگے اور کھال اُتر جانیکے بعد پھر نئی کھال پیدا ہوگی - وہ شخص (بہت کچھ) فریاد کریگا مگر فرشتے خزانہ جہنم کے اوس کی طرف سے منہ پھیر لینگے (ایک نہ سنیں گے) اسی طرح ایک مدت دراز تک وہ عذاب میں مبتلا اور نادم توبہ تلا کرتا رہے گا - میں پروردگار قدیر سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھکو ہر مضر شئی سے محفوظ رکھے اور اوس سے میں ایسی معافی کا خواستگار ہوں جیسے اوس نے کسی شخص کو اوس سے خوشنود ہوکر عطا کی ہو اور ایسی مغفرت چاہتا ہوں جو اس نے قبول فرمائی ہے -

پس وہی (خدا) میری خواہشیں پوری کرنے والا ہے اور میرے مطلب کو برلانے والا ہے جو شخص مستحق عذاب نہیں ہے وہ بہشت کے مضبوط محلوں میں عزت کیساتھ ہمیشہ کیلئے رہے گا حورعیں اور خادم (غلمان) اسکی ملک ہونگے جام ہائے کوثر کا دور چلیگا حظیرۂ قدس میں مقیم ہوگا نعمت ہائے بہشت میں متصرف اور پھرتا رہیگا نہر تسنیم کا پانی پیے گا - اور چشمۂ سلسبیل سے جسمیں زنجبیل ملی ہوئی ہے اور مشک و عنبر کی مہر لگی ہوئی ہے سیراب ہوگا وہاں کا دوامی مالک ہوگا معطر اور خوشگوار شراب پیئے گا جس سے نہ درد سر (خمار) ہوگا نہ بیہوشی اور نہ حواس میں فتور ہوگا یہ منزلت اور یہ مرتبہ اوس شخص کا ہے جو خدا سے ڈرا ہے اور گناہوں سے بچا ہے اور عذاب اوس شخص کیلئے ہے جو اپنے خالق کی نافرمانی کرتا ہے اور خواہشات نفسانی سے معصیت کا مرتکب ہوتا ہے پس حق و باطل میں اس بات سے فرق معلوم ہوتا ہے اور یہی عادلانہ فیصلہ ہے اور بہترین قصہ اور نصیحت ہے جسکی صراحت خداوند حکیم وحمید نے اس کتاب میں فرمائی ہے جو روح القدس نے ہدایت یافتہ راستباز پیغمبر کے قلب پر نازل کیا - میں پروردگار علیم ورحیم وکریم سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھکو ہر دشمن لعین ورجیم کے شر سے بچائے پس اس کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والوں کو چاہئے کہ عاجزی کریں اور دعا کرنے والے دعا کریں اور تم میں سے ہر شخص میرے لئے اور اپنے لئے استغفار کرے - میرا پروردگار تنہا میرے لئے بس ہے -

[۱] اعاظم

در مدح حضرت علی از لسان نبی از کتاب اساس الایمان والہ مدراسی (قلمی)

گفت خیر المرسلین مستطاب — حب حیدر انقدر دارد ثواب
کہ نہ بیند باوجود آن ضرر — ہیچکس از ہیچ عصیان دگر
بغض او چرا بود روی سیاه — کہ نہ بیند باوجود آن گناه
ہیچ لفظی گر کند چندین ثواب — نیست غیر از حب او راه ثواب
حب حیدر میخورد یکسر ذنوب — ہمچنان کہ آتش سوزنده چوب
حب حیدر میدہد آزادی برات — یعنی از دوزخ ہمی بخشد نجات
ہم برادر ہم وزیر و ہم بہترین — زان کہ ان کہ از ازل خود بہر دین
میگذارم حیدر صفدر علی ست — اے برادر چشمہ دانش علی ست
این حدیث دلنشین قول نبی ست — کہ علی با حق بود حق با علی ست
می نگردند این دو از فضل خدا — تا لب کوثر ز ہم دیگر جدا
گفت ہر ... حیدر والا مقام — در میان مردم ... تمام
ہست مثل ... — ... حمد

ہست یعنی چون درآن سوره جدا — ذکر وحدانیت ذات خدا
ہمچنان اشرف ز دیگر سوره است — ہمچنین او اشرف از خلق خداست
ہر کہ رنجاند علی مرتضی را — پس مرآن ایذا رسان را در جزا
حق برانگیزد نصارا با جہود — یعنی ایمانش نہ بخشد ہیچ سود
جمع گشتندی اگر مردم تمام — بر ولای حیدر والا مقام
نا خریدی آتش دوزخ خدا — راست فرموده رسول مقتدا
دوزخ از بہر منافق ہای اوست — ہر کہ حبش داشت جنت جای اوست
بعد من خیر البشر حیدر بود — یعنی او از جملہ کس برتر بود
زین حقیقت ہر کہ در دل منکر است — پس بتحقیق آن منافق کافر است
گر نکردی خلق حق چون حیدری — فاطمہ را پس نبودی ہمسری -

ذکر حیدر نیز اطاعت میشود.

باقی آئندہ

فتح سندھ ۳۹ھ

مولانا عینی شاہ صاحب قبلہ (نظامی)

فتح سندھ ۳۹ھ امام مشارق و مغارب امیرالمومنین علیؑ علیہ السلام کے دور خلافت کا درخشاں کارنامہ "فتح سندھ" ہے جس نے ہندوستان کو حضرت امیرالمومنینؑ اور خاندان اہلبیت سے وابستہ کردیا۔ امام فن تاریخ علامہ احمد بن یحییٰ بلاذری معاصر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنی کتاب فتوح البلدان مطبوعۂ مصر باب فتوح السندھ ص۴۲۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ امیرالمومنینؑ کے فرمان پر آپ کے مشہور جرنل حارث بن مرّہ عبدی بیس ہزار مجاہدین کے ساتھ ساحل سندھ پر لنگرزن ہوئے اور ساحل سے اندرون میں فوجیں بڑھاتے ہوئے سندھ کا مغربی حصہ فتح کرلیا اور جناب امیرؑ کو اس کی خبر دی۔ یہ مجاہد سندھ ۴۲ھ کے آخر تک سندھی راجاؤں سے کئی لڑائیاں لڑیں اور فتح یاب ہوتے گئے۔ قیقان کی لڑائی میں یہ اور ان کے ساتھی شہید ہوئے اور قیقان میں ہی مدفون ہوئے۔ چنانچہ ابن اثیر اپنی تاریخ کامل میں رقم طراز ہیں و توجہ الحارث بن مرۃ العبدی الی بلاد السندھ غازیا متطوعا بامر امیرالمومنین علی فغنم واصاب الفتح بعد الفتح وغنائم وسبایا کثیر جدا حتی قسم الف راس فی یوم واحد وبقی غازیا مجاھدا فی سبیل اللہ منذ سنۃ الیٰ ان استشہد ھو ومن معہ بارض القیقان و دفن فیہا رحمۃ اللہ علیہم۔ اس کی تصدیق ابوجعفر محمد بن جریر الطبری کی تاریخ رسل وملوک سے اور تاریخ تمدن اسلامی مولفہ علامہ جرجی زیدان سے اور نیز اسلام کی پہلی صدی کی سندھی تاریخ "چچ نامہ" سے ہوتی ہے۔ کتاب چچ نامہ سندھ کے راجہ داہر کے وقت کی لکھی ہوئی ہے۔ مولف نے اس میں جناب امیرالمومنینؑ کے حملۂ ہندوستان کے واقعات فرا تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کا ایک نسخہ مدراس میوزیم لائبریری میں موجود ہے اور اس کا دوسرا نسخہ سنا جاتا ہے فرانس میں ہے۔ اس کتاب کے بعض اجزا کا انگریزی ترجمہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کے مجلۂ علمیہ کی مختلف اشاعتوں میں شایع ہوا جن کے پڑھنے کا مجھے بھی اتفاق ہوا۔ چچ برہمن حکمران سندھ تھا۔ یہ شاہ سی فرمانروائے سندھ کا ملازم تھا شاہ سی کے مرنے کے بعد اس کی بی بی سے شادی کرلی اور ۲ھ میں سندھ کا حکمران ہوگیا۔

مملکت غور یا شنشب ۳۸ھ اور ۳۹ھ ہجری کے درمیان میں ال شنشب جو موالیان جناب امیرؑ و محبان اہلبیت تھے ہندوستان کے شمالی مغربی سرحدات پر قابض و متصرف رہے اور یہاں اپنی سلطنت کی بنا ڈالی۔ اس خاندان کا بانی شنشب نامی حکمران تھا۔ یہ اور اس کے لوگ "بودھ مت" کے پیرو تھے۔ یہ شخص جناب امیرالمومنینؑ کی شہرت تجار سے سن کر کوفہ روانہ ہوا اور وہاں پر جناب امیرؑ سے بیعت کی اور تعلیم پائی۔ واپسی پر اس نے اپنی سلطنت کی بنیاد اسلامی اصولوں پر قائم کی۔ مشہور مورخ علامہ ابوعمر منہاج الدین جوزجانی شنشب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "او در عہد ولایت مہد جناب امیرالمومنین علیؑ بکوفہ آمد بر دست حق پرست وے ایمان آورد و چندے رشد و ہدایت یافت و از امیرالمومنینؑ عہدے نوشتہ ولوائے از دست او گرفتہ بہ ہندوستان آمد۔ اکنون ہم ہر کہ از دودمان و خاندانش بر تخت حکومت نشستے آن عہدنامہ را کہ امیرالمومنینؑ بدست خود نوشتہ دادہ از خزانۂ شاہی بیرون آوردہ بہ بادشاہ دادندے واو قبول کردے و لوائے امیرالمومنینؑ را در دست خود گرفتہ بلند کردے و بعد انجام این رسوم وے بادشاہ شدے۔ ہمہ ال شنشب از جملۂ موالیان امیرؑ و محبان اہلبیت وے اند و اعتقاد ایشان بسیار راسخ و مستحکم بودے۔ رحمہم اللہ (طبقات ناصری طبقہ بعدہم باب السلاطین الشنشانیہ وملوک الغور مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۴ء)

سب اہلبیت اور سلطنت شنشبانیہ کرنل ٹاڈ نے اپنی کتاب راجستان میں لکھا ہے کہ خلافت علیؑ میں مسلمانوں کا سلسلہ فتوحات سندھ میں بھروچ۔ کوہ پایہ۔ قیقان تک پہونچا بنا و لھواں یعنی لاہور تک بھی مسلمان پہونچ گئے تھے لیکن شہادت علیؑ اس وقت وقوع میں آئی اور چند مہینوں بعد حارث بن مرّہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ قیقان کی مہم میں شہید ہوگئے۔ اس کے بعد امیر معاویہ کا دور شروع ہوا۔ انھوں نے ۴۴ھ میں مہلب کو سندھ پر روانہ کیا یہ بھی بنا اور لھواں تک پہونچے مگر یہ قتل ہوگئے (بلاذری) دور معاویہ بن ابی سفیان کی سب سے بڑی بدعت یعنی سب علیؑ و آل محمدؐ کی زور و شور سے ابتدا کی گئی اور یہ وبا سارے بلاد اسلامیہ پر چھا گئی۔ مگر ملک غور یعنی سلطنت شنشبانیہ اس لعنت سے بالکلیہ محفوظ رہی مورخ فرشتہ کا بیان ہے کہ در عہد بنی امیۃ در تمام ممالک اسلام حرف بیجا و سب و شتم بر خاندان رسالت جاری و ساری بود الا در مملکت غور کہ ہیچ وجہ مرتکب این کبیرہ نہ شدند باین معنی این مملکت را بر جمیع ممالک فخر و مباہات است (تاریخ فرشتہ جلد اول مقالۂ اولیٰ ص۳۷ مطبوعہ نولکشور)۔

آل محمدؐ اور ہندوستان اہلبیت سے ہندوستان کا قلبی لگاؤ اور روحانی تعلق ۳۸ھ سے شروع ہوچکا تھا جبکہ شنشب نے جناب امیرؑ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور لوائے جناب امیرؑ لئے ہوئے ہندوستان واپس ہوا۔ اور یہ تعلق رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتا گیا۔ چنانچہ شاہ محمد نذیر احمد ہاشمی حنفی اپنی کتاب "شہادت عظمیٰ" میں ایک تاریخی انکشاف فرماتے ہیں کہ چند برہمنان

عجب کرّم اللہ وجہہ علیؑ ہے

مولانا عینی شاہ صاحب قبلہ (نظامی)

وہ نورؐ علیؑ نور نورِ علیؑ ہے   کہ جس نور سے شمع جان منجلی ہے
غلامی ملی بھی تو اس کی ملی ہے   ملک جس کا دربان اور اردلی ہے
علیؑ کو کہوں کیا خدا کو کہوں کیا   کہ وہ بھی علیؑ ہے اور یہ بھی علیؑ ہے
وہ باب ولایت ہے باب علیؑ بھی   کہ دربان بھی جس کے در کا ولی ہے
علوم و فنون و معارف کی دنیا   علیؑ کے ہی دم سے وہ پھولی پھلی ہے
علیؑ مع الحق مکان القرآن   برابر کا یعنی قرآن و علیؑ ہے
خدا کو جو ڈھونڈا محمدؐ کو پایا   محمدؐ کو دیکھا تو دیکھا علیؑ ہے
نظیر پیمبرؐ بھی نفس نبی بھی   وہ شان علیؑ ہے یہ آن علیؑ ہے
امیر امامت رئیس ولایت   امام مشارق مغارب علیؑ ہے
قسیم جنان و جہنم ہے یعنی   علیٰ کل شئی قدیرا علیؑ ہے
فضیلت کی دنیا لیے نام علیؑ میں   علیؑ کا سراپا سراپا علیؑ ہے
علیؑ و محمدؐ ہیں ایک جان و قالب   علیؑ ہے محمدؐ محمد علیؑ ہے
عیاں لافتا سے ہی ہو رہا ہے   کہ اس شان کا ایک بندہ علیؑ ہے
سمایا ہے نظروں میں جلوہ علیؑ کا   جدھر دیکھتا ہوں علیؑ ہی علیؑ ہے
نہ ہوتے علیؑ تو ولایت نہ ہوتی   اسی ناخدا سے یہ کشتی چلی ہے
عیاں نور حق بھی ہے نور نبیؐ بھی   عجب کرّم اللہ وجہہ علیؑ ہے
وجود تمسک ہے جن دو کا ہم پر   بقول پیمبرؐ قرآن و علیؑ ہے
سب اسمائے حسنیٰ ہیں اسمائے احسن   مگر ان میں ایک اسم اعظم علیؑ ہے
ویؤتوا الزکوٰۃ وھم راکعون   علیؑ کی ولایت کی نص جلی ہے
فرشتہ کی صورت فرشتہ کی سیرت   فرشتوں کی صف میں بھی اول علیؑ ہے
وصایت امامت شہادت ولایت   علیؑ سے چلی ہے علیؑ میں چلی ہے

غلام علیؑ میں بھی ایسا ہوں عینی
سراپا ہے عینی غلام علیؑ ہے

قوم وقت سندھ سے حجاز پہنچ گئے تھے اور جب امام حسینؑ بعزم کوفہ روانہ ہوئے یہ ہمرکاب رہے اور روز عاشورا ان کے نوجوان شہید ہوئے بعض زخمی اور بوڑھے بچے جو بچ رہے وہ جوں توں کر کے سندھ واپس آئے ۔ یہ لوگ محرم کے محرم اپنے چشم دید حالات اپنے بال بچوں میں بیان کرتے اور روتے رلاتے تھے ۔ ان کی نسل سارے ہندوستان میں پھیلی جو حسینی برہمن کے نام سے مشہور ہے ۔ جناب شاہ صاحب نے گجرات کی رپورٹ بند وبست کی تیار کردہ "حسینین پوتھی" اور رزمیہ نظم (حسینی برہمن کی کبتہ) کے اقتباسات بھی اس اپنی کتاب میں دیئے ہیں ۔

آل محمدؐ کا ہندوستان سے نسبی رشتہ

حضرت امام زین العابدینؑ کی ولادت ۳۸ھ کے بعد آپ کی والدہ معظمہ شاہزادی جنابہ شہربانو بحالت نفساء واصل بحق ہوئیں حضرت امیرالمومنینؑ کے ارشاد پر جناب امام حسینؑ نے اپنے نومولود شہزادہ کی حضانت و رضاعت کے فرائض اپنی سندھی کنیز سلافہ سندھی کے سپرد فرمائے چونکہ اس معظمہ نے امام زین العابدینؑ کی حضانت فرمائی تھیں حضرت ان کو امّی اور یا امّ کہہ کر یاد فرماتے اور بڑا احترام فرماتے تھے یہاں تک آپ ان کے لئے قیام فرماتے ان سے آگے ہو کر چلتے نہ تھے اور کھانے میں ان پر سبقت نہ فرماتے تھے ۔ یہ عفیفہ کربلا میں حضرت امام کی تیمارداری میں ہمہ تن مصروف تھیں اور مدینہ واپس آنے تک خدمت گذاری کرتی آئیں ۔ بروایت عثمان بن عثمان مدینہ میں آپ نے اس عفیفہ کا عقد اپنے آزاد غلام سے کر دیا اس عفیفہ کا ایک لڑکا عبداللہ تولد ہوا جس کے بعد یہ سندھی معظمہ انتقال کیں حضرت امام نے ان کی نماز پڑھی اور جنت البقیع میں انھیں اپنے ہاتھوں سے دفن فرمایا ۔ سندھ والوں سے اہلبیت رسالت کا یہ پہلا رشتہ نہیں بلکہ جناب امیرالمومنینؑ نے بنی حنفیہ کے خاندان کی آزاد سندھی لونڈی سے عقد فرمایا جو آپ کے حصہ میں جنگ یمامہ کی غنیمت میں آپ کو ملیں اس معظمہ کا نام خولہ تھا یہ سانولے رنگ کی تھیں اور ان سے جناب امیرؑ کے ایک صاحبزادہ تولد ہوئے جن کا نام محمد حنفیہ ہے ۔

سندھیوں سے حضرات اہلبیت کا ایک اور رشتہ یہ ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ کے ازواج میں ایک سندھی مخدرہ جیدان بھی ہیں جن سے حضرت زید شہیدؒ تولد ہوئے (معارف ابن قتیبہ صفحہ ۳۰۶، وکتاب زید شہیدؒ ص ۵ مطبوعہ نجف اشرف از عبدالرزاق

مزید براں حضرات اہلبیت کے وہ افراد جو دور معاویہ بن ابی سفیان اور دور مروانیہ کے مظالم سے بچ بچا کر نکل جانے میں کامیاب ہوئے وہ سب بلاد سندھ کی طرف ہجرت کر گئے ۔ ان کی فہرست بلاذری اور طبری نے دی ہے اور ان کے سرگروہ حضرت محمد نفس ذکیہ کے فرزندان رہے ۔

ہندوستان کو آل محمدؐ سے شرف تلمذ

ہندوستان کو جناب امیرالمومنینؑ ۔ جناب سیدالشہداءؑ ۔ جناب امام زین العابدینؑ ۔ جناب امام محمد الباقر علیہ السلام سے شرف تلمذ حاصل رہا اور یہ شرف حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام کے دور امامت میں نہایت وسیع اور راسخ ہو گیا حضرت صادق آل محمدؐ کی درسگاہ سے جہاں اہل عراق فیضیاب ہو رہے تھے وہاں اہل ہند اور اہل سندھ بھی رشد و رشاد کی تعلیم حاصل کر کے مشہور آفاق ہوتے رہے ۔ جہاں اوزاعی ۔ ابوحنیفہ ۔ مالک اور سفیان و داؤد کو حضرت امام سے شرف تلمذ رہا وہاں فرج سندھی ۔ خلاد سندھی ۔ بزاز سندھی ۔ ابان سندھی ۔ طلحہ بن زید سندھی ۔ ابا فرج سندھی وغیرہم بھی آفتاب امامت کے شعشان سے منور ہو کر ہندوستان واپس آئے یہی نہیں خود حضرت رسالتمآبؐ کی بارگاہ عرش پائگاہ میں رتن ہندی وغیرہم کا حاضر ہونا دست حق پرست پر توبہ کرنا اور تعلیمات اسلام سے بہرہ اندوز ہونا اور صحبت قدسی میں باریاب رہ کر درجۂ صحابیت سے مشرف ہو کر ہندوستان واپس آنا جاری تاریخ و حدیث کی کتابوں سے ثابت ہے چنانچہ حضرت رتن ہندی بن ساہوک ہندی ابوالرضا المتوفی ۶۱۲ھ ثقہ تذکرے تاریخ ابراہیم جزری ۔ تذکرہ علامہ صلاح الدین صفدی ۔ تذکرہ علاؤالدین وداعی ۔ تاریخ یمینی مجاد الجندی ۔ اصابہ علامہ ابن حجر عسقلانی ۔ لواقح الانوار عبدالوہاب شعرانی میں مذکور ہیں اور علامہ شیخ محمد بن ابی بکر بن اسمعیل بن علی الفارسی نے حضرت رتن الہندی کی ان احادیث کی مسند بنائی ہے جو حضرت رتن نے آنحضرت علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سنی ہیں اور اس کا نام "مسند رتن الہندی" رکھا ہے ۔

علیؑ کی شخصیت غیروں کی نظر میں

از حکیم مولوی قمرالزماں صاحب قبلہ

الفضل ما شہدت بہ الاعداء ۔ فضیلت وہی ہے جس کی غیر گواہی دے ۔ بنی نوع انسان کی وہ تمام افراد جن کا عقل و شعور سے تھوڑا سا بھی تعلق ہے ۔ ان ممتاز ہستیوں کے مشہور کرنے اور فضائل کی شہرت دینے میں جن سے رشتہ داری یا عقیدت مندی کا ربط ہے ۔ بے انتہا حصہ لیتی ہیں ۔ لیکن جس مدح میں اپنا پن اور خود غرضی کا شائبہ نہ ہو ۔ وہ حقیقتاً تعریف کی حدود سے باہر ہے اس لئے اگر شیعہ یا عام مسلمان علیؑ کو دنیا کی کامل ترین ہستی سمجھتے ہیں ۔ تو ان کی مدح و ثنا سچائی اور صداقت کے اعلیٰ مراتب پر ہونے کے باوجود بعض اسلام سے رشتہ کی وجہ سے وہ قیمت نہیں رکھتی جو دیگر مذاہب کے سپوتوں کی عقیدت مندی اور مدح و ثنا کی قیمت ہے ۔ صحیفۂ عالم کے سنہری ورقوں میں جن میں دنیا کے بہادر شجاع عالم، موجد، ریفارمر، اور دیگر ماہرین کی مکمل فہرست ہے رسولؐ کے بعد علیؑ کا دوسرا نمبر ہے جن کے سامنے اسلام اور غیر اسلامی مورخین متفقہ طور پر سر نیاز خم کئے ہوئے ہیں گو علیؑ کو زمانہ کی کشمکش نے جسموں اور مملکتوں پر حکومت کرنے کا نسبتہً بہت کم موقع دیا ۔ تاہم وہ غیر معمولی کمالات کی وجہ سے دلوں کے مالک بن گئے ۔ میرے خیال ناقص میں جسم پر حکومت آسان ہے لیکن دل پر حکومت مشکل ہے ۔ کیونکہ دل جسم کی طرح پابند طوق و سلاسل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے ۔ کہ عیسائی مورخ بھی اسلام کے اس اعلیٰ ہیرو کے نہ صرف حقوق کی تسلیم کرتے ہیں ۔ بلکہ ان کو اعلیٰ ترین انسان سمجھتے ہیں ۔

مسٹر اوکلی کی رائے تمام مسلمانوں میں بالاتفاق علیؑ کی عقل و دانائی کی شہرت ہے جس کو سب تسلیم کرتے ہیں آپ کے صد کلمات ابھی تک محفوظ ہیں جن کا عربی سے ترکی اور فارسی میں ترجمہ ہو گیا ہے ۔ ماسوا اس کے آپ کے اشعار کا دیوان بھی ہے ۔ جن کا نام النوادر الاقوال ہے ۔ اور بوڈلین لائبریری (کتب خانہ) میں آپ کے اقوال کی ایک بڑی کتاب موجود ہے جس کا نمونہ اس تاریخ میں شامل ہے ۔ لیکن آپ کی مشہور تصنیف جفر جامع ہے) جو ایک وصلی پر ایک بعید الفہم خط میں جس کے ساتھ اعداد و ہندسے بھی شامل ہیں لکھی ہوئی ہے ۔ یہ ہندسے ان تمام عظیم الشان واقعات کو جو ابتدائے اسلام سے رہتی دنیا تک ہونے والے ہیں ۔ بتلاتے ہیں ۔ یا ان پر دلالت کرتے ہیں یہ وصلی جو آپ ہی کے خاندان میں بطور امانت رہا کی ہے اس وقت تک پڑھی نہیں جا سکتی ہے البتہ (حضرت امام) جعفر صادقؑ اس کے کچھ حصہ کی تشریح و تفسیر کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں ۔ لیکن اس کے مطالب کا مکمل حل بارہویں امام کے لئے مخصوص ہے ۔ جن کا لقب آپ کے فضل و کمال کے باعث (مہدی) بڑے ہدایت کرنے والے) ہے ۔ علاوہ ان کتابوں کے جن کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں ۔ متعدد مصنفین کی کتابوں میں ہم کو بہت جملے اور کلمات حکمت علیؑ کے نام ملتے ہیں ۔ اوکلی کی تاریخ عرب صفحہ ۳۳۳ و ۳۳۴ ۔)

(۲) مسٹر ایرونگ کی رائے محمدؐ کی خلافت کے سب سے زیادہ اہل اور مستحق امیدوار علیؑ تھے جن کا سب سے زیادہ مضبوط اور مستحکم اور جن کا حق سب سے زیادہ فطری تھا ۔ کیونکہ یہ محمدؐ کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے اور فاطمہؑ سے جو ان کی اولاد تھی ۔ صرف وہی رسولؐ کی یادگار رہ گئی تھی ۔ (تاریخ خلفائے محمدؐ از ایرونگ صفحہ ۲۲۹ ۔

(۳) ... سنکا کی رائے رسولؐ کے بعد اسلام کی افسری کا

دعویٰ علیؑ سب سے زیادہ مناسب معلوم ہوتا تھا (انسائکلوپیڈیا بری ٹانیکا منقول از تاریخ اسلام ماسٹر ذاکر حسین صاحب دہلوی جلد ۳ صفحہ ۲۶)

(۴) مسٹر گبن کی رائے مسٹر گبن لکھتے ہیں کہ اگرچہ قاتل دروازہ پہ نگہبانی کر رہے تھے۔ مگر وہ دھوکہ میں آکر علیؑ کو محمدؐ سمجھے ہوئے تھے جو رسولؐ کے بستر پہ ان کی سبز چادر اوڑھے ہو رہے تھے ... صرف خاندان قریش ہی کے لوگوں نے اس نوجوان ہیرو (علیؑ) کے اس اعلیٰ درجہ کے کام کو جس سے ثابت ہوگیا۔ کہ اس کے دل میں اپنے چچازاد بھائی کی کس درجہ قدر و منزلت ہے۔ قابل قدر خیال نہیں کیا۔ بلکہ خود اس کے چند اشعار جواب تک مشہور ہیں اس قوی یقین کی جو اس کو اپنے مذہب پر تھا اور نیز اس فکر و تردد کی جو اس کو اپنے مذہب پر تھا اور نیز اس فکر و تردد کی جو اس کو اپنے چچازاد بھائی کے باب میں تھا۔ ایک دلچسپ تصویر ہیں۔ (منقول از اعجاز التنزیل صفحہ ۵۸)

خیبیدہ۔ اشجار و احجار دامن کوہ میں بعالم سکوت ناگاہ مشرق کی جانب سے کچھ آواز کان میں آئی۔ آنکھ جو اٹھائی تو عجیب کیفیت نظر آئی۔ صبح کا طالع آتش فیض و غضب کے انگارے نے افق مشرق سے نکل کر نعرۂ مہیب مارا۔ میں سمجھا بیابان میں شیر دھاڑا تیوری چڑھا۔ اور مکار و ستمگارہ آرا نزال

ہو اگر خاکی ہوا تو نہ لوں گا خلاق عالم نے دعاء رسولؐ قبول فرمائی اگر عالم رسولؐ کے گھر پیدا ہوتے تو رسولؐ کے لئے کسر شان تھا۔ اس لئے عرض کی تھی اے اللہ اپنے پاس سے دے تیرہ کی صبح ہوئی۔ رسولؐ منتظر تھے۔ فاطمہ بنت اسد قریب کعبہ گود میں گوہر نایاب نور امامت کی چھوٹ مصر سے شام پہونچی

نے کہا۔ قاضی آیا طریقت نے کہا کہ میرا مرشد آیا عصمت نے کہا میرا افتخار آیا چھپے رہے ناظرین سنیئے اور سوچیئے کہ علیؑ کیا تھے اور کون تھے۔

رسولؐ نے ہاتھ پھیلائے ید اللہ کے گود میں وجہ اللہ منصوص من اللہ کی گود میں معصوم من اللہ آیا۔ علیؑ کے نور نے دنیا کو منور فرمایا اچھا فاطمہؑ بولیں نام میں رکھوں گی اس لئے کہ لائی میں ہوں ابوطالب بولے نام میں رکھوں گا۔ محمدؐ بولے نام میں رکھوں گا اس لئے کہ میں نے مانگا ہے خدا نے کہا اے محمدؐ اس کا نام میں رکھوں گا تو محمدؐ ہے۔ اور میں محمود ہوں میں اعلیٰ ہوں یہ علیؑ ہے تیری ایک لخت جگر فاطمہؑ ہے میں فاطر السماوات والارض ہوں۔ اور ان دونوں دریاؤں سے دو آبدار موتی نکلیں گے میں محسن ہوں ایک حسنؑ ہوگا میں قدیم الاحسان ہوں وہ حسینؑ ہوگا اے رسولؐ کہدو دنیا والوں سے۔ اے حبیب اگر کافر تم سے انکار کریں اور شہادت کی ضرورت ہو تو۔ کہدو کفیٰ باللہ شہیداً بینی وبینکم ومن عندہٗ علم الکتاب

رباعی و قصیدہ در مدح حضرت امیر المومنین علیہ السلام

از جناب نواب میر عباس حسین خاں بزم وظیفہ یاب ناظم عدالت ضلع نبیرۂ نواب شجاعت جنگ شریف الدولہ مرحوم

رباعی

ایمان ہے علیؑ سابق الاسلام علیؑ — واللہ کہ ہے صاحب اکرام علیؑ
جن ہوں کہ بشر ہوں انبیاء ہوں کہ ملک — ان سب سے تھے اعلیٰ تو ہوا نام علیؑ

قصیدہ

ہمنام حق ہے نام ذی عزوشان علیؑ کا — شہرہ ہے اس زمیں سے تا آسمان علیؑ کا
یہ نام پاک وہ ہے آفت کی جو سپر ہے — دم کیوں بھریں نہ ہردم پیر و جوان علیؑ کا
اللہ رے مراتب۔ اللہ کے مکاں میں — تھی پشت کس کی اور تھا پاؤں کہاں علیؑ کا
سب کانپتے تھے نام تیغ دو سرے کا فر — مانے ہوئے تھا لوہا ہر پہلوان علیؑ کا
خالق نے ان کو شاہی کونین کی عطا کی — یہ بھی جہاں علیؑ کا وہ بھی جہاں علیؑ کا
وارث نہ ہو تو وارث بس خانہ زاد ہوگا — اللہ کا مکاں ہے بیشک مکاں علیؑ کا
کیا کوئی جانتا ہے یا تو نبیؐ ہیں واقف — یا خود خدائے عالم ہے رتبہ داں علیؑ کا
وہ بھی یہ جانتے ہیں یہ ذکر ہے عبادت — کرتے ہیں وصف ہردم کروبیاں علیؑ کا
اک شجر کے ہیں دو دو اک باغ کے ہیں دو گل — جو خانداں نبیؐ کا وہ خانداں علیؑ کا

شکر خدا کہ مجھ کو یہ بھی شرف ملا ہے
ہوں بزم میں بھی ادنیٰ اک مدح خواں علیؑ کا

بانیٔ تسلیم اور انوار امامت کی جھلک

از ابوالقلم خطیب اصغر نجم الواعظین مولانا مولوی غلام رسول صاحب قبلہ

باد نسیم بحکم رب کریم۔ اٹکھیلیاں کرتی ہوئی کلیوں کو کھلا گئی۔ برگ و باد کو گدگدا گئی خوابیدہ لوگوں کو جگا گئی۔ شب کا آخری گھنٹہ ختم ہونے والا تھا۔ کہ میں بیدار ہوا۔ دیکھا ماہتاب بآب و تاب فلک اطلس پر جلوہ افروز ہے۔ گرد و پیش سیاہ انجم کرغم دست بستہ صف کشیدہ۔ سر تسلیم زانوئے پر خم کئے ہوئے۔ حلقہ بگوش موجود۔ اور لیلائے شب بارعب و جلال و شان و شوکت اپنی سیاہ مشکی زلفیں پھیلائی ہوئی حکمرانی کر رہی ہے۔ رعب و جلال کی یہ کیفیت کہ صفحۂ عالم پر سناٹا چھایا ہوا۔ وحوش و طیور اپنے آشیانوں میں خاموش ابنائے عالم گہوارۂ ارضی میں

دنیا کا سب ... کے حکم رانی کے اندر نور علیؑ کو چمکایا۔ یہی وجہ تھی بروز میثاق جس وقت خلاق عالم نے اپنے حبیب سے فرمایا۔ اے حبیب۔ اگر تم کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مانگ لے۔ رسولؐ نے عینک رسالت کو سامنے لایا۔ اس میں ابھی بڑے بڑے کافر ابوجہل ابولہب جیسے نظر آئے عرض کی پالنے والے زر و جواہر کی خواہش نہیں مال و دولت کی تمنا۔ اے اللہ مجھے اپنے چشمۂ رسالت سے معلوم ہوا ہے مجھے ہجرت کرنی ہے۔ پالنے والے مجھے ایک وزیر اپنے پاس سے عطا کر۔ پالنے والے ایک شرط ہے۔ میری طرح حلیم ہو۔ میری طرح کریم ہو۔ اور ساتھ ساتھ ایک اور بات ہے نوری

یوسفؑ نے کہا یہ تو وہی محسن ہے جس نے میری قید چھڑائی تھی۔ یعقوبؑ بولے یہ تو وہی نوجوان ہے جس نے مجھے یوسفؑ سے ملایا تھا۔ نوحؑ سرنگوں ہیں کہ یہ تو میرے کشتی کا ناخدا معلوم ہوتا ہے۔ یونسؑ پکارے یہ تو وہی نوجوان ہے جس نے مجھے شکم ماہی سے بچایا تھا۔ اشارہ ہزار عالم میں صدا آئی کہ کائنات کا مشکل کشا آیا خضرؑ نے کہا کہ میرا رہنما آیا۔ خیبر میں تزلزل آیا کہ خیبر کشا آیا۔ کعبے نے کہا میرا گوہر آیا۔ امامت نے کہا میرا جوہر آیا فاطمہؑ نے کہا میرا شوہر آیا مسجد بولی کہ نمازی آیا۔ تلوار نے کہا کہ صاحب ذوالفقار آیا۔ کوثر نے کہا کہ ساقی آیا۔ شریعت

فرمان جناب امیر علی ابن ابی طالب علیہ السلام

از عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب ناظم تعلیمات ولیعہد بہادر

جناب امیر علیہ السلام نے اپنی خلافت ظاہری کے زمانہ میں محمد بن ابوبکر کو مصر کا والی (گورنر) مقرر کرکے مصر روانہ فرمایا اور ان کے وہاں پہونچ جانے کے بعد آپ نے ان کے اور اہل مصر کے نام ایک فرمان جاری فرمایا اس فرمان کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

یہ فرمان علامہ ابن ابی الحدید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ میں درج کیا ہے (دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶)

علامہ تحریر فرماتے ہیں :۔

ابراہیم نے کہا کہ بیان کیا انھیں یحیٰی بن صالح نے اور انھیں مالک بن خالد نے انھیں حسن بن ابراہیم نے انھیں حسن بن حسن نے کہ علی علیہ السلام نے تحریر فرمایا محمد بن ابوبکر اور اہل مصر کو بعد اما بعد میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم تقوی اختیار کرو اور عمل نیک بجالاؤ اس لئے کہ تمہارے اعمال کا تم سے سوال کیا جائے گا ۔ تم اللہ عزوجل کے پاس اپنے اعمال کے ذمہ دار قرار دئے جاؤگے اور تمہارا ویسا ہی انجام ہوگا جیسے تمہارے اعمال ہوں ۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ”ہر نفس اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے“ اور فرماتا ہے کہ ”ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنے متعلق اور اللہ کی طرف ہی تمہارا انجام ہوگا“ اور فرماتا ہے ”قسم ہے تیرے رب کی ان سب سے ان کے اعمال کے متعلق ہم سوال کریں گے“ پس آگاہ ہو جاؤ اے بندگان خدا کہ اللہ عزوجل تم سے سوال کرنے والا ہے تمہارے چھوٹے اور بڑے اعمال کے متعلق پس اگر وہ عذاب کرے تو ہم ہی پہلے ظالم ہیں اور اگر بخش دے اور رحم کرے تو وہ ارحم الراحمین ہے ۔

جانو کہ بندہ خدا کی رحمت اور اس کی مغفرت سے قریب تر اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا اور اس کی درگاہ میں خلوص کے ساتھ توبہ کرتا ہے پس تمہارے لئے ضروری اور لازمی ہے کہ تم تقوی اختیار کرو اس سے وہ نیکی حاصل ہوتی ہے جو کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتی اور اسی کی وجہ اللہ تعالے بندہ کو دنیا اور آخرت میں ایسا معاوضہ دیتا ہے جو دوسرا کوئی نہیں دے سکتا ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ۔ ”ان لوگوں سے جنہوں نے تقوی اختیار کیا جب کہا گیا کہ تم پر اللہ نے جو نازل کیا ہے اس سے ڈرتے ہو تو وہ لوگ کہتے کہ نیکی ہے ان لوگوں کے لئے جو اس دنیا میں نیک اعمال بجالائے اور دار آخرت تو نیک ہی نیک ہے اور کیا ہی اچھا ہے متقین کا مقام“

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ متقین دنیا اور آخرت کی نیکیاں لے کر چلے گئے دنیا والے ان کی دنیا میں تو ان کے شریک ہوئے لیکن ان کی آخرت میں انھیں شرکت نصیب نہیں ہوئی ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”کہدو اے رسولؐ ان سے کہ کون حرام کرسکتا ہے اللہ کی زینت کو جو بندوں کے لئے مقرر کی گئی اور طیبات رزق کو“ اور کہدو اے رسولؐ کہ ”وہ (یعنی طیبات رزق) قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے ہیں جو (دنیا میں) نیک نیتی سے ایمان لائے قیامت کے دن پر“ متقین نے دنیا میں بہترین زندگی بسر کی ۔ بہترین غذائیں کھائیں دنیا والے ان کی دنیا میں ان کے شریک ہوئے اور ان کے ساتھ اچھا کھایا ۔ اچھا پیا ۔ اچھا پہنے اور اچھی زندگی بسر کی ۔ یہ متقین باوجودیکہ یہ اہل دنیا کی لذتوں سے فائدہ اٹھا چکے ہیں وہ کل کے روز اللہ کے ہمسایہ ہوں گے ۔ یہ لوگ جب اپنے رب سے دعائیں مانگتے ہیں تو وہ رد نہیں کی جاتیں اور نہ ان کی لذتوں میں کمی کی جاتی ہے ۔ آگاہ ہو کہ یہ امور عقلمند کے لئے باعث تشویق ہوتے ہیں ۔

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ اگر تم نے تقوی اختیار کیا اور تمہارے نبی کی ان کے اہل بیت کے بارے میں حفاظت کی تو تم نے خدا کی بہترین عبادت کی اس کا بہترین ذکر کیا اس کا بہترین شکر بجالایا ۔ اسکی راہ میں بہترین صبر اختیار کیا اور اس کی راہ میں بہترین جہاد کیا ۔ اگر کوئی شخص ان چیزوں کی بغیر یعنی بغیر تقوی اور محبت اہل بیت رسولؐ اللہ کے نمازیں پڑھے اور بے حساب روزے رکھے تو یہ اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچائیں گے

اے بندگان خدا موت اور اس کے نزول سے ڈرتے رہو اور اس کو ہمیشہ یاد کرتے رہو اس لئے کہ وہ ایک امر عظیم ساتھ لاتی ہے ۔ یا تو وہ ایسی نیکی لاتی ہے جس میں کوئی برائی نہیں ہوتی یا ایسی برائی لاتی ہے جس میں کوئی نیکی نہیں ہوتی ۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس وقت اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کرتی ہے تو اس وقت جان نہ لے کہ دو منزلوں میں سے کس منزل کی طرف وہ جارہا ہے جنت کو یا جہنم میں ۔ وہ خدا کا دشمن ہے یا دوست ۔ اب اگر یہ خدا کا دوست ہو تو جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور جنت کا راستہ اس کو بتادیا جاتا ہے اور وہ ان تمام چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جو اللہ عزوجل نے اپنے اولیاء کے لئے مقرر کر دیئے ہیں اور اس میں (یعنی جنت میں) ہر کام سے فراغت ہے اور کسی قسم کا بار نہ ہوگا ۔ اور اگر مرنے والا دشمن خدا ہو تو اس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کو جہنم کا راستہ بتادیا جاتا ہے ۔ وہ ان سب چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جو اہل جہنم کے لئے مقرر کردئے گئے ہیں وہ ہر مکروہ اور بری چیز کا وہاں استقبال کرتا ہے اور فرحت اور عیش کے لمحے [illegible] جدا ہوجاتے ہیں ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”مار ڈالیں گے ملائکہ ان لوگوں کو جو اپنے نفوس پر ظلم کرتے ہیں اور پوچھیں گے ان سے کہ تم کیا کرتے تھے تو وہ لوگ کہیں گے کہ ہم تو اعمال بد نہیں کرتے تھے ۔ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے ان چیزوں کو جو وہ کیا کرتے تھے پس داخل ہوجاؤ ہمیشہ کے لئے جہنم کے دروازوں میں اور کیا ہی برا انجام ہے تکبر کرنے والوں کا“

آگاہ ہو بندگان خدا کہ موت سے کسی کو چھٹکارا نہیں پس اس سے ڈرتے رہو اور اس کے لئے سامان خوب تیار کرلو ۔ موت تمہیں آلیگی چاہے تم اس کو قبول کرو یا اس سے دور بھاگو ۔ وہ تمہارے ساتھ ساتھ اس طرح ہے جیسا کہ تمہارا سایہ ۔ اور وہ تمہاری پیشانیوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور تمہاری زندگی روز بہ روز گھٹتی جارہی ہے پس یاد کرتے رہو موت کو اور خوب یاد کرتے رہو خصوصاً اس وقت جب کہ تمہارے نفوس پر خواہشات اور شہوات کا غلبہ ہو اس لئے کہ موت سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی واعظ یا ناصح نہیں ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ”کہ موت کو اکثر یاد کرتے رہو اس لئے کہ وہ خواہشات اور لذات نفس کو [illegible]“

آگاہ ہو بندگان خدا موت کے بعد کی حالت موت سے شدید تر ہے اس شخص کے لئے جس کو خدا نہ بخشے اور رحم نہ کرے ۔ اور ڈرتے رہو قبر سے اس کے پہلو سے ۔ اس کی تنگی سے اس کی تاریکی سے ۔ تحقیق کہ قبر ہر روز پکار رہی ہے کہ میں مٹی کا گھر ہوں ۔ میں غربت کا گھر ہوں ۔ میں کیڑوں کا گھر ہوں ۔ اور جان لو کہ قبر جنت کا ایک باغ بھی ہوسکتا ہے اور جہنم کا ایک گڑھا ۔ مومن جب قبر میں آتا ہے تو زمین اس سے کہتی ہے کہ خوش آمدید جب تو مجھ پر چلتا تھا تو میں خوش ہوتی تھی اب تو میرے اندر آگیا تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں اور اسکی قبر وسیع [illegible] جب کافر دفن کیا جاتا ہے تو زمین اس کو کہتی ہے کہ دور ہو

جب تو مجھ پر چلتا تھا تو میں تجھ سے نفرت کرتی تھی اب جب کہ تو میرے پاس آگیا تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں اور پھر وہ اس کو دبانا شروع کرتی ہے کہ اسکی پسلیاں دب کر ٹوٹ جاتی ہیں - جان لو تنگ زندگی وہی ہے جس کے متعلق اللہ سبحانہ نے فرمایا - "در تحقیق کہ اس کے لئے تنگ زندگی ہے" اور وہ بھی قبر کی تنگی اور عذاب ہے - اللہ تعالے لا کا ذریعہ اسکی قبر میں سانپوں کو مسلط کرتا ہے جو اس کے پیر اٹھائے جانے تک اس کے گوشت کو کاٹتے رہتے ہیں - اور ان کی پھنکار ایسی ہے کہ اگر ان میں سے ایک اژدہا پھونک دے تو زمین میں زراعت نہ ہو -

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ تمہارے نفوس اور اجسام رقیق اور نازک ہیں جن کے لئے تھوڑا عذاب بھی کافی ہے اس کو بھی برداشت نہیں کر سکتے - اگر تم چاہتے ہو کہ تم اپنے نفوس اور اجسام پر رحم کرو اور ان کو بچاؤ اس عذاب سے جس کی برداشت کرنے کی ان میں طاقت نہیں تو ایسے اعمال بجا لاؤ جن سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو اور باز آؤ ان کاموں سے جو اللہ کے پاس مکروہ ہوں - ہاں ضرور ایسا کرو - اور نہیں ہے طاقت اور قوت کسی کو سوائے اللہ کے -

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ قبر کے بعد کی حالت جو ہے وہ قبر کی حالت سے سخت تر ہے ایسی کہ بچے کو جوان کر دیگی اور بوڑھوں کو مست - ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو دودھ پلانا چھوڑ دے گی پس ڈرو اس دن سے جو بہت ہی مکروہ ہوگا اور جس کی برائی عام ہوگی - خبردار ہو جاؤ کہ اس دن کی برائی - خوف اور دہشت عام ہوگی یہاں تک کہ اس فرشتے تک جو گناہ نہیں کرتے کانپیں گے ساتوں آسمان مستحکم پہاڑ - بچھے ہوئے زمین لرز جائیں گے اور آسمان شق ہو جائیں گے - اس دن زمین کمزور ہو جائے گی اس میں تغیر ہو جائے گا سخت اور مضبوط پہاڑ مثل سراب کے ہو جائیں گے - اللہ سبحانہ فرماتا ہے "جب صور پھونکا جائے گا

تو جو مخلوق آسمانوں پر اور زمینوں میں ہیں سب منہ کے بل گر جائیں گے سوائے ان لوگوں کے کہ جن کے متعلق اللہ چاہے" پس کیا حال ہوگا اس روز اس شخص کا جس نے گناہ کئے ہوں کانوں کے ذریعہ - آنکھوں کے ذریعہ - زبان کے ذریعہ - ہاتھ پاؤں کے ذریعہ اور فرج اور پیٹ کے ذریعہ اور خدا اس کو نہ بخشا ہو اور نہ رحم کیا ہو - آگاہ ہو اے بندگان خدا اس کے بعد (یعنی روز قیامت کے بعد) جو ہوگا وہ اس سے زیادہ شدید تر اور سخت تر ہے (یعنی جہنم) اس کا گڑھا بہت عمیق ہوگا - اس کی حرارت شدید ہوگی اور اسکا عذاب لوہے سے ہوگا - اس میں لوہے کی ہتکڑیاں اور بیڑیاں ہوں گی وہاں پینے کو پیپ

ملے گی وہاں کا عذاب کم نہ ہوگا وہاں کے رہنے والے کو موت نہ آئے گی وہ ایسا مقام ہے کہ وہاں رحمت الٰہی نہیں ہے اور وہاں کسی کی دعا سنی نہیں جاتی اور باوجود ان سب کے "خدا کی رحمت ایسی ہے کہ وہ سب چیزوں پر وسعت رکھتی ہے اور وہ بندوں کے معاملہ میں عاجز نہیں" (آیت) اور جنت ایسا مقام ہے کہ اس کی وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے وہاں خیر ہی خیر ہے اور کبھی کوئی شر نہ ہوگا - وہاں ایسی خواہش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی - ایسی لذت ہے جو کبھی فنا نہ ہوگی - اور وہاں ایسا مجمع ہوگا جو کبھی متفرق نہ ہوگا

اگر ہم نے جن چیزوں سے تم کو ڈرایا ہے اس کے کچھ حصے سے بھی ڈرائیں تو ہم اس بات کے سزاوار ہیں کہ ہمارے ڈرانے کے تم مستحق نہ ہوگے اور اس پر تم صبر نہ کر سکو گے اور تمہارا اشتیاق ہماری طرف بہت زیادہ ہوگا جس سے تم مستغنی نہ ہوگے - اور ضرور ایسا ہی ہوگا - اے خدا کے بندو اگر تم سے ممکن ہے کہ تمہارا خوف تمہارے رب سے شدید ہو تو ضرور ایسا ہی کرو کیونکہ بندہ کی اطاعت اس کے خوف کی مناسبت سے ہوتی ہے -

اے اہل مصر جہاں تک ہو سکے کوشش کرو کہ تمہارے اقوال کی تصدیق تمہارے اعمال سے ہو جائے اور تمہارا ظاہر و

وہ لوگ (یعنی اہل بہشت) رحمن کا ہمسایہ ہوں گے ان کے سامنے غلمان سونے کے رکابیوں میں میوہ اور خوشبودار چیزیں لئے ہوئے کھڑے ہوں گے اور اہل جنت ہر جمعہ کو جبار سبحانہ کی زیارت کریں گے جو اس سے قریب تر ہوں گے وہ نور کے منبروں پر ہونگے ان کے بعد کے درجہ والے یاقوت کے منبروں پر بیٹھیں گے اور ان کے بعد والے مشک کے منبروں پر ہوں گے اور یہ سب اللہ جل جلالہ کے نور کا مشاہدہ کریں گے اور اللہ ان کو دیکھتا ہوگا - جب ان کے سامنے کوئی ابر آئے گا تو وہ ان پر نعمت - لذت و سرور و بہجت کی ایسی بارش برسائیگا کہ جس کی حقیقت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے - لیکن اس سے بڑھ کر جو ہے وہ خدا کی خوشنودی کا حاصل کرنا ہے - خبردار

باطن ایک ہو - تمہارے قلوب کی تمہاری زبانیں مخالفت نہ کریں - ہاں ایسا ہی کرو خدا تم پر رحم کرے اور ہم کو اور تم کو معصیت سے بچائے اور ہم کو اور تم کو روشن راستہ پر لگا دے - خبردار رہو ابن ہند (معاویہ) کے ارشادات سے - سوچو اور سمجھو کہ امام الہدیٰ یعنی ہدایت کرنے والا امام اور امام الردیٰ یعنی ہلاکت میں ڈالنے والا امام دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور وصی نبی اور عدو نبی برابر نہیں ہو سکتے - خدا ہم کو اور تم کو ان لوگوں میں شامل کرے جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور جن سے وہ راضی ہے -

اور تم اے محمد بن ابوبکرؓ جان لو کہ اگر تم خود کو دنیا کا محتاج پاتے ہو تو تمہاری محتاجی آخرت کے معاملات میں زیادہ تر ہے پس اگر تمہارے سامنے دو امور پیش ہوں جن میں سے ایک دنیا سے متعلق اور دوسرا آخرت سے ہو تو تم آخرت کو اختیار کرو - اور اپنے دلی رغبت کو عمل خیر کے لئے بڑھاتے رہو تا کہ تمہاری نیت نیک ہو جائے اس لئے کہ اللہ تعالی بندہ کو اس کی نیت کے مطابق عطا کرتا ہے - اور اگر کوئی شخص نیک کام کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو کسی مجبوری کی وجہ نہیں کر سکتا تو اس کی نیت کی وجہ وہ کرنے ہی کے برابر ہوگا -

آگاہ ہو اے محمد کہ میں نے تم کو والی بنایا ہے میرے عظیم تر لشکروں کا یعنی اہل مصر کا اور میں نے تم کو ان لوگوں کے امور کا والی بنایا ہے پس تمہارا فرض ہے کہ ان کے معاملات میں اپنے نفس سے ڈرتے رہو اور دین کے بارے میں خائف رہو - اگرچہ کہ تھوڑے ہی دیر کے لئے کیوں نہ ہو - اگر ممکن ہو تو کسی مخلوق کی خوشی کے لئے تمہارے رب کی رضا اور خوشنودی کو نہ کھو دو اس لئے کہ اللہ سے جو چیز جو معاوضہ تم کو ملے گا وہ مخلوق سے نہ ملے گا - ظالم پر سختی کرو - نیک لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ - انہیں اپنے قریب کرو اور انھیں اپنا رازدار بناؤ -

اے محمد نماز کا خیال رکھو اور دیکھو کہ تمہاری نماز کیسی ہوتی ہے - چونکہ تم نماز کی امامت کرتے ہو اس لئے تمہاری نماز

از خواجہ معین الدین چشتی

جن کا مزار اجمیر شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے اور جن کے لاکھوں معتقد ہیں جو ہر سال عرس میں مزار شریف کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں

دعوائے خلافت بسند می باید | من کنت حیدر دمی باید
این جائے نفاق و مکر و فن نیست | این مسند شیر است اسد می باید

نوٹ یہ رباعی گذشتہ سال رجب نمبر میں شایع ہوئی تھی لیکن غلط چھپنے کی وجہ سے مکرر شایع کی جاتی ہے

رست ہونی چاہیئے۔ اس کے ارکان برآ
ہوں۔ اور ہر وقت پر نماز پڑھنی چاہیئے
تحقیق کہ اگر کوئی امام نماز پڑھائے لوگوں
کو اور خود غلط پڑھے اور لوگ بھی غلط
پڑھیں تو لوگوں کی غلطی کا گناہ امام کے
سر ہوگا اور اس کی نماز ناقص اور ان کی
درست ہوگی۔ یاد رکھو کہ ہر عمل نماز کے
بعد ہے پس جو شخص نماز کو ضائع کیا تو اس کے
دوسرے اعمال بھی ضائع ہو جائیں گے۔
وضو کرنا نماز کے لئے ضروری ہے پس اس کو
جس طرح کرنا چاہیئے برابر کرو کیونکہ وضو
نصف نماز ہے۔ اور جان لو اے محمد
کہ بہترین فقہ اور ورع دین خدا اور اطاعت
خدا میں عمل کرنا ہے پس تم پر لازم
ہے کہ ظاہر و باطن میں تقوی اختیار
کرو۔ میں تم کو ست چیزوں کی
وصیت کرتا ہوں جو جوامع اسلام
میں وہ یہ ہیں کہ اللہ سے ڈرو
اور مخلوق سے نہ ڈرو۔ بہترین
قول وہ ہے جس کی تصدیق عمل سے
ہو جائے کسی معاملہ میں دو مختلف
فیصلے صادر نہ کرو۔ اپنی رعایا
سے اسی طرح محبت کرو جیسا کہ تم
اپنے نفس کو محبوب رکھتے ہو۔ جو
چیز اپنے لئے مکروہ سمجھتے ہو اس کو
اپنی رعایا کے لئے بھی مکروہ سمجھو۔
رعیت کے احوال کی اصلاح
کرتے رہو اور حق کی تلاش میں
اپنے نفس کو مصائب میں ڈال دو
اور کسی ملامت کرنے والے کی
ملامت سے مت ڈرو۔ جو تم سے
مشورہ کرے اس کو بہترین مشورہ دو۔
میں اس خدا سے جو دیکھتا ہے
اور دیکھا نہیں جاتا اور جو منظر اعلیٰ پر ہے
دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم کو اور تم کو ان لوگوں
میں شامل کرے جن کو وہ دوست
رکھتا ہے اور جن سے وہ راضی ہے اور
ہم کو دنیا سے اٹھائے ایسی حالت میں کہ
ہم اسی کے شکرگزار ہیں۔ عبادت گزار
ہیں اور ہم کو متقین میں گردانے ایسے کہ
جنہیں نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ وہ
محزون ہوتے ہیں۔
زمانہ ختم ہوا۔ فرمان میں جناب
امیر علیہ السلام نے ذکر [illegible] پر تمام کیا۔

سے کام لیا ہے۔ اس فرمان اور دیگر
فرامین کے متعلق جو آپ نے محمد بن
ابوبکرؓ کے نام جاری فرمائے علامہ ابی
الحدید تحریر فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعید
الثقفی نے کہا کہ ان سے محمد بن عبداللہ
بن عثمان بن علی بن محمد بن ابی سیف
نے بیان کیا کہ ان سے ان کے بعض
اصحاب نے بیان کیا کہ علی علیہ السلام نے
جو تحریرات محمد بن ابوبکرؓ کو روانہ کیں ان
پر محمد غور کرتے تھے اور ان سے سبق
حاصل کرتے تھے۔ جب عمرو بن العاص
نے انھیں قتل کیا تو ان کے پاس کے سب
فرامین اس کے ہاتھ لگے اور اس نے

مجھ کو علم نہیں ہے سنا جو ان فرامین اور مکتوبات
میں لکھا ہے۔ ولید نے یہ سنکر کہا کہ جب آپ
علیؑ کے علم و قضاوت سے اس قدر
متعجب اور متاثر ہیں تو پھر ان سے لڑتے
کیوں ہیں۔ امیر معاویہ نے جواب دیا
اس لئے کہ ابو ترابؑ نے عثمانؓ کو قتل کیا
اور ہم خود کو اس کا انتقام لینے پر مجبور پاتے
ہیں کہکر امیر معاویہ تھوڑی دیر سر نیچا کئے
کچھ سوچتے رہے پھر انھوں نے سر اٹھایا
اور حاضرین محفل کی طرف دیکھا اور کہا کہ
ہم یہہ کر سکتے ہیں کہ ہم ان فرامین اور تحریرات
کے متعلق یہ نہ کہیں گے کہ یہہ علی ابن ابی طالب
کی لکھی ہوئی ہیں بلکہ ہم یہہ مشہور کر دینگے

گذرے ہیں ان کے علوم کو مٹانے کی کوششیں کیں یہہ
ایک مثال کافی ہے جس سے اندازہ لگایا جا
سکتا ہے کہ مسلمانوں نے ان بزرگواروں کے ساتھ
کس طرح ناانصافی بلکہ جفاکارانہ سلوک کیا۔
جناب امیر علیہ السلام کے اس فرمان کو مطالعہ
کے بعد وہ حضرات جو دنیوی سیاست کے
دلدادہ ہیں اور جو حصول اقتدار دنیوی کا
ہی کو اپنی دین و دنیا سمجھتے ہیں یقیناً
مایوس ہوں گے انھیں اس فرمان میں سوائے
دینی امور کے ذکر کے اور کسی قسم کی تخویف اور
تہدید یا انعام و اکرام کے ذکر کا پتہ نہ ملیگا
یہہ حضرات سیاسی حیثیت سے اس فرمان کو
اہمیت نہ دیں گے۔ اگر یہہ لوگ ایسا کریں تو
ہم کو تعجب نہ ہوگا اس لئے کہ ہر زمانہ
میں ایسے لوگ گذرے اور آج بھی
ہیں جنہوں نے دین کو دنیا حاصل
کرنے کا ذریعہ بنایا اور دین کی آڑ میں
دنیا حاصل کی اور خوب حاصل کی
ایسے لوگ کیا خاک سمجھ سکتے ہیں کہ
سیاست علوی کیا تھی سیاست
علوی کو لوگ نہ جب سمجھے اور نہ
اب سمجھ سکتے ہیں سیاست
علویہ دراصل سیاست الٰہیہ تھی۔
خلافت علویہ خلافت الٰہیہ تھی
جبر و اقتدار و اختیار کا آمرانہ
مظاہرہ تھا اور نہ دنیوی تعزیرات
کے ذریعہ تخویف و تہدید تھی۔ نہ
زر و سیم کے وعدے تھے۔ معاملہ
اللہ اور اس کے بندوں کا تھا۔
پس اس فرمان میں بھی علی علیہ السلام
نے یہی چیز مصر والوں کو بتادی کہ
دیکھو دنیا کی کوئی حقیقت نہیں۔ دنیا
کی زندگی ایک مختصر سا خواب ہے۔ موت
آنے والی ہے۔ موت کے بعد سزا و جزا ہے۔
اب اگر تم تقوی اختیار کرکے اس کے احکام
کی پابندی کرتے ہوئے زندگی بسر کروگے
تو تم اچھی رعایا ہوگے۔ تمہارے لئے
کسی قانون تعزیرات کی ترتیب و
تدوین اور قیام مجالس کی ضرورت نہ ہوگی
اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں اچھے
ہوں گے اور اگر تم خدا کو بھول کر اس کے
احکام کو پس پشت ڈال کر دنیوی اقتدار
مال و متاع دنیا کے حاصل کرنے کی فکر میں پڑ جاؤ گے
تو اندیشہ ہے کہ تمہارا دین اور تمہاری دنیا دونوں
خسر الدنیا والآخرۃ۔

ذکر رفتہ جام

ذابر فتح پوری

(حسن سدا بہار نامی قصیدہ کے چند اشعار جو ایک دوست کی عنایت اور عدم توجہی کا شکار ہوگیا)

عقل و دل و دماغ کو علم نے آئینے دکھائے
فطرت حسن پاک کی حد سے بڑھی ہوئی خوشی
بنت اسد کی گود میں حسن کا شاہکار ہے
نقش و نگار مرتضیٰؑ جلوہ نواز و دل نواز
مژدہ دیدہ حسن پر رو گئیں اداسیاں
ہونٹوں پہ ہے ہنسی کی موج شکوہ جور کیا کروں؟
تیری ہنسی ہے موج برق۔ دیدۂ تازگی صبح
برق نظر کے واسطے قلب و جگر قبول ہوں
حسن سدا بہار کی نذر ہے شاعری کا کھیت

جرأت و صدق و یقین او فکر نے راستے سجھائے
قدرت عشق پاک ہے دشمنی آنکھوں کو بھائے
فطرت دین دیر سے دیکھ رہی ہے سر جھکائے
جلوۂ حسن دوست دیکھ عشق کی آنکھ بھر آئے
جیسے کہ دوست عشق سے دامن بحر چھوٹ جائے
جلوۂ رنگ رنگ میں جیسے فضا مسکرائے
حسن ترا سدا بہار۔ ایسا نہ ہو کہ بھول جائے
ایسا نہ ہو کہ زندگی عشق کی خون تھوک جائے
تیرا کرم کہ لفظ لفظ نور سے تیرے جگمگائے

ذابر دل حزیں کی بات یاد رہے مرحبا
بھولوں اگر کبھی تجھے تو نہ کبھی مجھے بھلائے

وہ سب امیر معاویہ کے پاس بھیج دئے۔
امیر معاویہ ان تحریرات اور فرامین کو دیکھا
کرتے اور تعجب کیا کرتے تھے۔ ولید بن
عتبہ نے ایک دفعہ معاویہ سے کہا کہ
حکم دیجئے کہ یہہ سب جلا دئے جائیں۔
امیر معاویہ نے کہا "چپ رہ تو بیوقوف
ہے" تو ولید نے کہا کہ پھر کیا آپ کی رائے
ہے کہ لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں
کہ آپ کے پاس ابو ترابؑ کی احادیث
ہیں اور آپ ان کا سبق لیتے ہیں؟ امیر
معاویہ نے جواب دیا "وائے ہو تجھ پر
کیا تو مجھے کہتا ہے کہ ایسا علم کو جلا دوں
خدا کی قسم میں نے کبھی ایسا جامع اور

کہ یہہ ابوبکرؓ کی تحریر کردہ ہیں اور محمد بن
ابوبکرؓ کے قتل کے بعد ہم کو ان کے پاس سے
دستیاب ہوئے۔ اس طرح ہم ان تحریرات
کو رکھیں گے ان سے اخذ کریں گے اور فائدہ
اٹھائیں گے۔ یہہ تحریرات بنی امیہ کے
خزانہ میں رہے۔ جب عمر بن عبدالعزیز
خلیفہ ہوئے تو انھوں نے ظاہر کر دیا اور
بتادیا کہ یہہ علی ابن ابی طالب کی احادیث
میں اور آپ کا کلام ہے
اس بات کے سمجھنے اور غور کرنے
کیلئے کہ کن کن تدابیر سے مسلمانوں نے
جناب امیر علیہ السلام کا علم آپ کا کلام
اور آپ کو [illegible] سے جو مقام [illegible]

یتیم کی عید

شاعر ملت عالیجناب حکیم حلمی افندی صاحب

ایک بیوہ کی یہہ کہانی ہے　　درس عبرت کی ترجمانی ہے
اُس کی برباد زندگانی ہے　　جس کی اُجڑی ہوئی جوانی ہے
حیف صد حیف بدنصیب تھی وہ
آہ غربت زدہ غریب تھی وہ

ہو چکا تھا سہاگ اُس کا خاک　　کیسے رہتی نہ وہ گریباں چاک
دل شکستہ بدیدۂ غمناک　　دیکھتی تھی کبھی سوئے افلاک
ساتھ اُس کے جو ایک تارا تھا
اُس کی قسمت کا وہ سہارا تھا

خانۂ دل تھا غمکدہ اُس کا　　جز بسر کوئی بھی نہ تھا اُس کا
دشت ویران تھا جھونپڑا اُسکا　　باغباں تھا نہ باغ تھا اُس کا
گل سا چہرہ تھا اُس کا پژمردہ
اُس کے پہلو میں تھا دلِ مردہ

لے کے اپنے یتیم کو ہمراہ　　سر جھکائے کھڑی تھی وہ سرِ راہ
چرخ پر پڑ گئی جو اُسکی نگاہ　　یک بیک نکلی اُس کے منہ سے آہ
تھا فلک پر عیاں ہلال عید
آگیا اُس کو بھی خیال عید

یاد آئے جو عید کے ساماں　　اور بدبخت ہو گئی حیراں
بڑھ کے یہ پوچھنے لگا ناداں　　چاند ماموں کو دیکھتی ہو ماں؟
جان کیوں اپنی کھو رہی ہو تم
لوگ ہنستے ہیں رو رہی ہو تم

بھوک لگتی ہے گھر چلو امّی　　اچھی امی مری اُٹھو امی
عید کے سامنے منہ رو امی　　کچھ تو کہنا مرا سنو امی
چاند کو اپنے لے کے آخر کار
آئی گھر وہ خزاں رسیدہ بہار

گھر جو پہونچی وہ پیکر حسرت　　اور کچھ اُس کی بڑھ گئی وحشت
لے کے بیٹھی وہ کشتۂ قسمت　　جو کہ رکھی تھی طاق پر نعمت
ٹکڑے وہ روٹیوں کے تھے سوکھے
شام کو کھائے صبح کے بھوکے

خشک روٹی پہ اشک کے قطرے　　کھانے والوں کے حلق سے گزرے
زخم دل جن کے رات دن ہو ہرے　　ایسے قسمت زدہ جئیں کہ مرے
کتنے ہوں گے نہ ایسی قسمت کے
کاٹتے ہیں جو دن مصیبت کے

جو نہیں جانتے خوشی کیا ہے؟　　کیا وہ بتلائیں گے ہنسی کیا ہے؟
دیکھئے اُن کی زندگی کیا ہے؟　　قبر ہے قبر جھونپڑی کیا ہے؟
بے نظر تو ملاحظہ کیجیے
فرض انسانیت ادا کیجیے

ان کا ہے ٹاٹ بوریا۔ قالیں　　ان کا تخت ۔ مردیں ہے زمیں
گودڑی جو پھٹی پڑی ہے قریں　　اس میں سوتا ہے ان کا ماہ جبیں
بچہ جب اُٹھ کر بلبلاتا ہے
ماں کا دل ہے کہ تلملاتا ہے

کیا ہوا واں وہاں یہ آئے نظر　　کہ جہاں پر نہ ہو ہوا کا گذر
ہاں دو مٹی کے ہانڈیاں تو مگر　　بھر سکیں دہری ہیں چھپکے پر
نہ فقط شب کی ہے غذا اس میں
صبح کا بھی ہے ناشتہ اس میں

کیسی وحشت برستی ہے گھر پر　　ہے یہ کیسا ڈراؤنا منظر
خاک بستر ہے گرد ہے چادر　　بدلے تکیہ کے ہے دھرا پتھر
یہہ فرشتے نہیں ہیں انساں ہیں
جن کی یہہ زندگی کے ساماں ہیں

گھر تو ہے گھر میں پر اساس نہیں　　زیست شاید کہ اُن کو راس نہیں
ایسے بے آس ہیں کہ آس نہیں　　ایک سے دوسرا لباس نہیں
کیوں نہ افلاس سے ہو دربدری
جب جوئیں کر رہی ہیں بخیہ گری

اُف بھی کرتے نہیں یہ بیچارے　　دل کو پکڑے ہیں درد کے مارے
تن بدن میں لگے ہیں انگارے　　کیسے پُر سوز ہیں یہ نظارے
ان کے گھر میں چراغ جلتے ہیں
جی نہیں دل کے داغ جلتے ہیں

ساتھ انکے ہے گردش ایام　　ان کی تقدیر میں کہاں آرام
ان کی ہر ایک آرزو ناکام　　زندہ در گور ان کا رکھیئے نام
گو بظاہر یہ لوگ زندہ ہیں
لیکن ان کے قلوب مردہ ہیں

خشک دل ہے کہ آبگینہ ہے　　بے لہو ان کا یا پسینہ ہے
بدلے پانی کے خون پیتا ہے　　یہ بھی جینے میں کوئی جینا ہے
جب نہیں چلیں بدنصیبوں کو
حق ہے جینے کا کیا غریبوں کو

غیر کیا جانے کیا مصیبت ہے　　اُن سے پوچھو جو اُن کی حالت ہے
لب پہ شکوہ ہے نہ شکایت ہے　　کیسی خاموش شام غربت ہے
دنیا والے ادہر نہیں آتے
یا اُنھیں یہ نظر نہیں آتے

خاک پر سو رہا تھا اُس کا یتیم　　نشتر غم سے اُس کا دل تھا دو نیم
کر رہی تھی دعا بہ قلب صمیم　　رحم کر رحم اے کریم و رحیم
آگ کی اور اُس قدر بوچھار
وقنا ربنا عذاب النار

کیوں نہ ہو جائے اُس کا گھر ویراں　　جس کا ہو جائے باغ نذر خزاں
اس کو تڑپا رہا تھا درد نہاں　　تھی پریشاں وہ بے سر و ساماں
ساری دنیا میں گو سویرا تھا
اُس کے گھر میں مگر اندھیرا تھا

اُس کی تقدیر ہے یہ اُس کا نصیب　　جس کا دنیا میں ہو نہ کوئی حبیب
نہ دوا پاس تھی نہ کوئی طبیب　　کیفیت اُس کی تھی عجیب و غریب
یہہ غریبوں کی زندگانی ہے
خون جن کا نہیں ہے پانی ہے

بیکسی اُس سے جو چھپتی تھی مزاج خاک میں مل گیا تھا اُسکا راج
نالۂ الموت کر رہے تھے علاج جاں بلب تھی فلاکت و محتاج
ایک پائی بھی اُس کے پاس نہ تھی
اُس کے جینے کی کوئی آس نہ تھی

دن جو دن رات تھی درد آرام صبح اُن کی ہے اور نہ اُن کی شام
دام میں اور ہے سنہ وہ بے آرام مظہرِ ذوالجلال والاکرام
روح نکلی کہ حال غیر ہوا
یا کہوں خاتمہ بخیر ہوا

تھی زمانے میں عید کی خوشیاں شادماں شادماں تھے خورد وکلاں
دل دھڑکتا تھا دیکھ کر وہ سماں ایک میت تھی بے سروساماں
صبح دم آہ کر رہی تھی نسیم
ہائے ماں کہہ رہا تھا ایک یتیم

جس کی قسمت میں ہو شبِ دیجور اُس کے گھر میں ہو اور مطلع نور
کانپ جائے نہ عرش ربِ غفور کچھ سنا آپ نے ہے اس کو حضور
کہتے ہیں جب یتیم روتا ہے
عرشِ اعظم کو لرزہ ہوتا ہے

سرکار کی یتیم نوازی

وہ بھی کیا عید تھی خدا کی قسم کان دھر کر سنیں سب اہلِ کرم
جس قدر سنگدل بنے ہیں ہم اُس قدر تھے رحیم شاہ امم
نکلے جس دم یتیم کے آنسو
خود بھی رونے لگے شہ خوشخو

عید کے روز اک یتیم و اسیر دل کو پکڑے کھڑا تھا وہ دلگیر
دل شکستہ تھا کشتۂ تقدیر تھا سراپا وہ درد کی تصویر
آئے نزدیک جب رسولِ کریم
ہچکیاں لے کے رو رہا تھا یتیم

پھیر کر اُس کے سر پہ ہاتھ اپنا سرورِ کائنات نے پوچھا
اس قدر رو رہے ہو کیوں بیٹا کچھ تو بتلاؤ مجھ کو بہر خدا
تو جو بے چین ہوتا ہے دلبر
دل محمد کا روتا ہے دلبر

پھر وہ کہنے لگا بحالت زار میں یتیم و اسیر ہوں بیکار
تیرِ غم سے ہے میرے جگر کے پار اور کیا دردِ دل کروں اظہار
کس کو یہ حالِ زار دکھلاؤں
کیسے میں عیدگاہ کو جاؤں

آپ ہی کہئے یا شہ لولاک لاکے پہنوں کہاں سے میں پوشاک
کمسنی میں ہیں دل جگر ہیں چاک میرا گھر بار ہوگیا تہ خاک
چرخ پر عید کا ہلال آیا
مجھ کو ماں باپ کا خیال آیا

نئی پوشاک پہن کر شاداں جا رہے ہیں گھروں سے خورد وکلاں
ہائے رہتے جو میرے بابا جاں مجھ کو اس طرح دیکھتے نالاں
اشکِ غم کشت دل میں بوتا ہوں
اس لئے یا نبی میں روتا ہوں

پونچھکر اُس کے دونو دیدۂ تر شاہ دیں لائے اُسکو اپنے گھر
پھر یہ فرمایا تم ہو میرے پسر عائشہ ماں تمہاری میں ہوں پدر

شاہ نے پہلے اُس کو نہلایا
پھر نیا سا لباس پہنایا

سُن کے بیکس یتیم کی فریاد ہوئے بیتاب شاہ نیک نہاد
آئی آخر نہ اُس کو غم کی یاد ہوا ایسا یتیم کا دل شاد
اپنے ماں باپ کو وہ بھول گیا
یعنی مارے خوشی کے پھول گیا

دربدر کی نہ خاک تم چھانو دردِ دل کی صدا کو پہنچانو
ماننے کی جو بات ہے مانو سُنتے ہو یا نہیں مسلمانو
جیسے تھے سرپرست شاہ حجاز
ویسے تم بھی بنو یتیم نواز

قصیدہ در مدح امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

یوں مسلسل آج کے دن ہے نزولِ قدسیاں صحنِ کعبہ سے فلک تک بن گئی ہے کہکشاں
لے تعالی اللہ فیضِ جشنِ مولودِ حرم گھر خدا کا بن گیا ہے رشکِ گلزارِ جناں
شاد ہیں بنت اسد یہ نے آنکھیں کھولیں لو دیکھتے ہی چہرۂ محبوبِ ربِ دوجہاں
سلسبیل و نہرِ کوثر ماں نے بخشیں لو دیکھ لو ہے لسانُ اللہ کے منہ میں پیمبر کی زباں
مہد ہی میں کلۂ اژدر کے دو ٹکڑے کئے کس غضب کی ہیں خدا کے شیر کی انگڑائیاں
جانشیں اپنا بنانے کیوں نہ حیدر کو نبی حکمِ خالق بھی تھا اور تحسین ہیں یدی بھی زباں
بس خدا ہی جانے کیا ہوگا عبادت کا صلا جس کی اک ضربت دو عالم کی عبادت پر گراں
آج مزدوری میں اور سرمایہ داری میں ہے جنگ ق روز بڑھتی جارہی ہیں گتھیوں پر گتھیاں
اللہ اللہ جب غریبوں کا لہو گارا بنے تب کہیں تعمیر ہوں سرمایہ دار دیکھے مکاں
امن ہو قائم کوئی صورت نظر آتی نہیں اتنو جبتک ایک مرکز پر نہ آجائے جہاں
دیکھ اے مزدور دیکھ اور دیکھ لے سرمایہ دار ہم دکھائیں تجھ کو شان بادشاہِ دوجہاں
بر میں بوسیدہ قبا تختِ حکومت بوریا اور شاہانہ غذا ہے جو کی سوکھی روٹیاں
اُس پہ قانع تو تِ بازو سے جو پیدا کیا سلطنت کے ایک پیسہ سے نہیں اقفِ زباں
تھا جو اندیشہ کہیں بھوکا نہ ہو کوئی غریب کرتا تھا فاقوں پہ فاقے چارہ سازِ بیکساں
اللہ اللہ جو دیا جس کو وہ جیسے بسر دیا غیر میں جز عبدِ خاصِ حق یہ بے نفسی کہاں
دم بخود دنیا ہے اللہ رے بلندی نفس کی ہے کوئی ایسا زمین و آسماں کے درمیاں
مالکِ دنیا و دیں آقا ہے اور میں ہوں غلام عمر بھر قنبر کو ہونے بھی نہ پایا یہ گماں
اُس پہ یہ تاکید اے قنبر جو بہتر ہے لباس اس کو تم زیبِ بدن کرلو ابھی تم ہو جواں
تھی ضرورت ایسے ہی سلطان کی اسلام کو زندگی مزدور کی سی اور شاہِ دوجہاں
ہو کے بھائی بھی وصی بھی نفس بھی داماد بھی اللہ اللہ ٹانکنے بیٹھا نبی کی جوتیاں
جسم آنچ آئی پسر اپنے کو تو نے کر دیا تو نبی کا پاسباں دینِ نبی کا پاسباں
ہے یہی جو کام آیا ہے فلک والوں کے بھی
میرا مولا ہے وصی مشکلکشائے دوجہاں

رباعی

جبریل کا پَر اور درِ خیبر دیکھیں گہوارہ میں یا کلۂ اژدر دیکھیں
یہ کیا ہے کہ خود اپنے عصا سے ڈرتا موسیٰ سے کہو ہمتِ حیدر دیکھیں

رباعی

کوشش سے ہر اک شے کا پتا ملتا ہے کس کو نہیں محنت کا صلا ملتا ہے
تھی جسکی نصیری کو تلاش آج ملا مشہور ہے ڈھونڈھے سے خدا ملتا ہے

مرزا وصی حیدر وصی فیض آبادی

حضرت امیرؑ کی دعا سے یوسف بن کعب کا زندہ ہونا

مصابیح القلوب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز مشرکان عرب میں سے تین شخصوں نے آکر کہا۔ اے محمدؐ تو دعویٰ کرتا ہے کہ میں ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ اور عیسیٰؑ سے افضل ہوں حالانکہ ابراہیمؑ خلیل اللہ تھے۔ اور موسیٰؑ کلیم اللہ اور عیسیٰؑ روح اللہ۔ اور تو نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ابراہیمؑ خلیل اللہ تھے۔ تو میں حبیب اللہ ہوں۔ اور حبیب خلیل سے بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر موسیٰؑ سے کوہ طور پر حق تعالیٰ نے کلام کیا۔ تو میں نے شب معراج عرش اعظم پر حق تعالیٰ سے باتیں کیں۔ اور شریعت طریقت اور حقیقت کے اسرار سے نوّے ہزار باتیں سیکھیں بعد ازاں ہاتھ پر ہاتھ مار کر زبان معجز بیان سے فرمایا۔ یا علیؑ میری خبر لو۔ امیرالمومنینؑ فوراً حاضر ہوئے آنحضرتؐ نے نہایت بشاشت اور کمال سرور سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور پوچھا اے بھائی تم کہاں تھے۔ عرض کی فلاں نخلستان میں۔ فرمایا۔ میرا پیراہن پہنکر ان تین شخصوں کے ہمراہ یوسف بن کعب کی قبر پر جاؤ دعا کرو۔ تاکہ تمہاری دعا کی برکت سے حق تعالیٰ اُس کو زندہ کرے۔ امیرالمومنینؑ جناب سید المرسلینؐ کا پیراہن زیب تن فرما کر ان تینوں شخصوں کے ہمراہ باہر تشریف لے گئے۔ ام سلمہ کہتی ہیں۔ کہ میں بھی آنحضرتؐ کی اجازت سے وہاں گئی دیکھا کہ امیرالمومنینؑ ابن کعب کی ٹوٹی پھوٹی قبر پر جا کر کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے قبر والے! اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُٹھ۔ قبر حرکت میں آکر پھٹ گئی۔ اور اس میں سے ایک بوڑھے نے اُٹھ کر کہا۔ السلام علیک یا وصی خیر المرسلین امیرؑ نے فرمایا۔ تو کون ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں یوسف بن کعب صاحب الاخدود ہوں۔ تین سو سال ہوئے۔ کہ میں نے دنیا سے رحلت کی ہے۔ اس وقت ایک آواز میرے کان میں آئی۔ کہ کوئی شخص کہتا ہے۔ اے یوسف! خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کے لیے اُٹھ وہ مشرک ایک دوسرے کو دیکھ کر کہنے لگے۔ [illegible] ہو گو قریش کو معلوم ہوتے [illegible] حواس [illegible] کے سبب تجھ سے ایسا معجزہ ظاہر ہوا ہے پھر کہا۔ یا علیؑ اس شخص سے کہدیجئے کہ اپنے مقام پر واپس چلا جائے امیرؑ نے فرمایا۔ اے یوسف سو رہو۔ کہ قیامت قریب ہے۔ وہ قبر میں چلا گیا۔ اور قبر خود بخود برابر ہوئی۔

سچی قسمیں

باقر رضوی امانت خانی

یا علیؑ قاتل مرحب ہے تو ہمت کی قسم
قاسم نار و جناں حق کی مشیت کی قسم
قابل دید ہے معراج تری کعبہ میں
خشک روٹی بندی مشکل سے توڑی تو نے
دیکھنا روئے مبارک کو عبادت حق کی
کارنامہ ہے ترا بعد نبیؐ صبر جمیل
مہر و مہتاب ملتا ہے تری خاطر سے
فرش احمدؐ پہ تری نیند جہاد اکبر
بستر خواب سے معراج نبیؐ کی دیکھی
علم کا در ہے تو اور شہر نبیؐ مختار
مرد مومن تری صورت کو تو دیکھیگا فرو
آن واحد کیلئے پیش بتاں سر نہ جھکا
تیرے در سے کوئی سائل نہ گیا خالی ہاتھ
نوحؑ و موسیٰؑ و خلیلؑ و ابن مریمؑ۔ آدمؑ
خشک لکڑی کی طرح جلتے ہیں تو من کے گنہ
جس کے مولا ہیں نبیؐ تو بھی ہے اس کا مولا
مالک مرضیٔ حق ساقیؑ کوثر تو ہے
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے سوا کعبہ میں

لافتا کا ہوا مصداق شجاعت کی قسم
قہر و رحمت کی قسم دوزخ و جنت کی قسم
دوش احمدؐ کی قسم مہر نبوت کی قسم
بدر و خیبر کی قسم ہمت و طاقت کی قسم
قول احمدؐ کی قسم اور تری صورت کی قسم
ترے بازو کی قسم حکم رسالت کی قسم
قدرت رب کی قسم تیری عبادت کی قسم
تیغ کے سایہ کی اور خواب کی لذت کی قسم
حسن فطرت کی قسم اوج بصارت کی قسم
تیرے سینہ کی قسم علم نبوت کی قسم
وقت آخر کی قسم قبر کی وحشت کی قسم
ترے ایماں کی قسم اور تری عصمت کی قسم
تیرے فاقوں کی قسم تیری سخاوت کی قسم
سب کے [illegible] تجھ میں تری صورت کی قسم
تیری الفت کی قسم تیری محبت کی قسم
خم کے میدان میں آقا تری بیعت کی قسم
شام ہجرت کی قسم صبح قیامت کی قسم
شان قدرت کی قسم حسن ولادت کی قسم

الفت آل نبیؐ ہے ترے دل میں قائم
تیری خلقت کی قسم فاضل طینت کی قسم

جناب امیرؑ کے فضائل

(جلد ۲ نمبر ۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی شخص نے علیؑ کی مثل فضل کا اکتساب نہیں کیا وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے پھیرتا ہے۔

مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہیں میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہوں گے ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار تو کیا تیس ہزار کے قریب ہوں گے پھر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بنجائیں اور سمندر سیاہی ہوجائیں اور انسان لکھنے والے اور جن حساب کرنے والے ہوں تو بھی علیؑ کے فضائل کو احصیٰ نہیں کرسکیں گے

جناب زین العابدینؑ اپنے والد ماجد جناب امام حسینؑ سے اور وہ اُن کے جد امجد امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میرے بھائی علیؑ کے فضائل اس قدر بتائے ہیں جن کی کثرت کا احصے نہیں ہوسکتا پس جو شخص اس کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہو کر لکھے اللہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدے گا اور جو شخص ان کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھتا رہتا ہے فرشتے اُس کے گناہو کے لئے خدا سے مغفرت مانگتے رہتے ہیں اور جو شخص کہ اُس کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو سنتا ہے خدا تعالیٰ اسکے وہ گناہ جو کہ اُس نے اپنے کانوں سے بذریعہ ناجائز کلام سننے لیے گئے ہیں بخشدیتا ہے اور جو شخص کہ اُس کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کی طرف نگاہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کے وہ گناہ جو اُس نے اپنی [illegible] بذریعہ نگاہ [illegible] کے کئے ہیں بخشدیتا ہے پھر ارشاد کیا کہ علیؑ بن ابیطالبؑ [illegible] دیکھنا عبادت ہے اور اُس کا ذکر خدائی بندگی ہے خدا تعالیٰ کسی مومن سے ایمان کو [illegible] [illegible] [illegible]

قند پارسی

ذکر امامت و خلافت امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوات الله علیه

امیرالمومنین علی بن ابیطالب امام اولست از ائمه اثنی عشر سلام الله علیهم الی یوم المحشر مادر آنحضرت فاطمه بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف است و ولادت با سعادتش در حرم کعبه واقع شده بیت گوهر چه پاک بود و صدف نیز پاک بود آمد میانه حرم و کعبه در وجود بیعت آنحضرت بحسب ظاهر در آخر ذی حجه ثلاثین واقع شد و دبیر امام المتقین سعید بن مروان همدانی بود و حاجبش قنبر و نقش خاتم آنسرور الملک لله الواحد القهار بود گفته اند که این کلمه بود که نعم القادر الله ذکر بعضی از مفاخر و مناقب اسد الله الغالب به اتفاق مفسران آیه کریمه انما ولیکم الله و رسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة و یوتون الزکوٰة وهم راکعون در شان عالیشان شاه مردان نازل گشته و سبب نزول آنکه روزی سید عالم نماز گذارد از اصحاب باداء نوافل اشتغال داشتند و سائلی در میان صفوف میگشت و سوال مینمود و هیچکس چیزی باو نداد چون نزدیک امام المتقین رسید آنحضرت در رکوع بود انگشتری نقره که در دست مبارک او بود آنرا بیرون کرده نزد سائل انداخت دیگر آنکه آورده اند که چون حضرت رسالت پناه از حجة الوداع باز گردیده بمنزل غدیر خم رسید این آیه نازل شد که یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الی آخره رسول الله در آن موضع بنماز پیشین گذارده روی باصحاب کرد و فرمود مرا بعالم بقا استدعا نموده اند من اجابت کرده ام معلوم شما باد که در میان شما دو امر عظیم میگذارم که یکی از دیگر اعظمست و آن قرآنست و اهل بیت منند که بعد از من با این دو امر عظیم چگونه سلوک میکنید و رعایت این دو کیفیت بجای خواهید آورد و آن دو امر از هم متفرق نخواهند شد تا بر لب حوض کوثر بمن رسند شما مادام که دست در دامن دو امر زنید گمراه نگردید انگاه فرمود که بدرستیکه خدا تعالی مولای منست و من مولای جمیع مومنانم انگاه دست علی مرتضی را گرفته چنان برداشت که قدمهای امیرالمومنین بزانوی سید المرسلین رسید فرمود مَن کُنتُ مَولاهُ فَهذا عَلِیٌّ مَولاهُ اَللّهُمَّ والِ مَن والاهُ وَعادِ مَن عاداهُ وَانصُر مَن نَصَرَهُ وَاخذُل مَن خَذَلَهُ و بروایت صاحب ربیع الابرار و اعلام الوری چون سید عالم بغدیر خم رسید فرود آمد فرمود تا زیر درختان آنموضع را صفائی دادند و پالانهای شتر را جمع آورده بر زبر یکدیگر نهادند انگاه باشارت آنسرور موذن ندا کرد که الصلوٰة الجامعه و بروایتی حی علی الصلوٰة حی علی خیر العمل خلق مجتمع شدند و رسول بر بالای پالانها بر آمده علی مرتضی بفرموده آنحضرت بر آن موضع بر آمده در پهلوی راست آنحضرت علیه ... ما بینا شد و حضرت ختمی پناه زبان خجسته بشکر و سپاس الهی گشوده خلایق را نصیحت فرمود ایشانرا از موت خود خبر داد و فرمود مرا بدار بقا میخوانند و زود باشد که اجابت کنم و از میان شما بیرون روم و در میان شما دو چیز میگذارم که اگر دست در آن زنید گمراه نگردید و آن دو چیز کتاب خدا است و اهل بیت من و این هر دو از هم جدا نگردند تا در لب حوض کوثر بمن رسند پس آنگاه فرمود ایگروه مردم اَلَستُ اَولیٰ بِکُم وَبِالمُؤمِنینَ مِن اَنفُسِهِم آیا من نیستم اولی از مومنان بنفسهای ایشان همه گفتند بلی یا رسول الله فرمود من کنت مولاه فهذا علی مولاه بار خدایا دوست دار هر که علی را دوست دارد و دشمن دار هر که علی را دشمن دارد و فرو گذار هر که علی را فرو گذارد و یاری ده هر که علی را یاری دهد پس فرود آمده در خیمه خاص تنشست و فرمود تا علی مرتضی در خیمه دیگر بنشیند بعد از آن طبقات خلایق را فرمود تا بر در خیمه علی روند و زبان به تهنیت شاد ولایت پناه بگشایند و چون مردان از این امر فارغ گشتند امهات مومنین بفرموده خاتم النبیین نزد امام المتقین رفته تهنیت گفتند و از جمله اصحاب عمر بن خطاب گفت بخٍ بخٍ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنة دیگر آن که چون حضرت رسالت پناه میان اصحاب عقد اخوت می بست میان ابوبکر و عمر برادری داد و عبد الرحمن بن عوف را با عثمان و همچنین هر دو نفر را از مهاجر با هم برادر ساخت و امیرالمومنین علی سر در پیش انداخته انگاه برخاست تا برود رسول الله سوال نمود که کجا میروی گفت یا رسول الله هر یک از مهاجر را برادری تعیین فرمودی و مرا ذکر نکردی آنحضرت بر زبان معجز بیان خود گذرانید که ترا از برای خود خواستم تا میان من و تو عقد اخوت منعقد گردد و جبرئیل مرا باین معنی امر فرموده تا با تو عقد مواخات کنیم تا در حقیقت و طریقت برادر باشیم و همچنین سید المرسلین با امام المتقین فرمود یا علی انت منی بمنزلة هرون من موسی الا انه لا نبی بعدی یعنی ای علی نسبت تو بمن چون نسبت هرون است با موسی الا آنکه بعد از من پیغمبری نخواهد بود اگر بعد از من پیغمبری مبعوث شدی تو بودی

ذکر بعضی از آیات قرآنی که در شان شاه مردان نازل شد

یُوفُونَ بِالنَّذرِ وَیَخافُونَ یَوماً کانَ شَرُّهُ مُستَطِیراً اَاَشفَقتُم اَن تُقَدِّمُوا بَینَ یَدَی نَجواکُم صَدَقاتٍ یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم از جابر بن زید الجعفی مرویست که گفت از جابر بن عبد الله انصاری شنیدم که چون این آیه نازل شد گفتم یا رسول الله با صحاب امر کنید که خدای تعالی اطاعت ایشانرا با طاعت خویش و اطاعت رسول خویش مقرون ساخته فرمود هم خلفائی من بعدی یا جابر و ائمة الهدی اولهم علی بن ابیطالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی بن الحسین

باقی آینده

در مدح امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیه السلام

از:- زهرا بیگم صاحبه — مخلص نجفی

عرش باشد در تجلی این شعاع از روی کیست
رونق اندر مهر شد افزون و نور او دو چند
محو شد از دفتر عالم بکلی نام کفر
شد معطر سر بسر آفاق چون بوی بهشت
خالی از رونق بود قوس قزح در آسمان
خیره گشته چشمهٔ خورشید بر طاق حرم
شاد و خرم قدسیان اندر تماشای زمین
هر زمان روح الامین دارد صعود و هم هبوط
هاتف غیبی بگفت ای عاشق دیدار دوست
باشد این نور جمال حضرت مشکل کشا
ترشح اختر شد مصفی قوت بازوی کیست
این ضیا و روشنی از طلعت نیکوئی کیست
اهرمن در چاه ویل افتاد از نیروی کیست
این نسیم عطر بیز جان فزا از بوی کیست
در حرم قوس قزح پیدا شده ابروی کیست
اندر آن کعبه یا رب صورت نیکوئی کیست
محو دیدار که هستند و نظرشان سوی کیست
این تردد یا الهی در هوای کوی کیست
این تلاش و آرزوی تو به جستجوی کیست
جز جمال لافتی دیگر ز نور روی کیست

آنکه باشد نفس پیغمبر بفرمان اله
جان خیر المرسلین جز مرتضی قا[ب]وی کیست

احوال امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام

نام نامی	علی علیه السلام	کنیت کاملش	ابوالحسن ابوتراب
لقب	مرتضی علیه السلام	مکان ولادت	درون خانه کعبه معظمه
روز ولادت	جمعه وقت چاشت	تاریخ ولادت	سیزدهم شهر رجب المرجب
سال ولادت	ده سال پیش از بعثت	پادشاه وقت	شهریار [illegible] پادشاه عجم
نام پدر	ابوطالب و معروف عمران	نام مادر	فاطمه بنت اسد
[illegible]	[illegible] اسد الله [illegible]	ازواج اطهر	دوازده از آنجمله حضرت فاطمه علیها السلام
عدد اولاد	[illegible] پسر و [illegible] دختر	مدت عمر	شصت و سه سال مدت امامتش سی سال
روز وفات	یکشنبه بعد از ثلث از شب	تاریخ وفات	بیست و یکم ماه رمضان المبارک
سال وفات	سنه چهل از هجرت نبوی	مکان وفات	بیت الشرف خانه آنحضرت در کوفه
سبب وفات	ضربت ابن ملجم مرادی ملعون	حاکم وقت	معاویة ابن ابی سفیان
مکان مدفن	نجف اشرف	[illegible]	حضرت امام حسن علیه السلام

منم ز نور خدا و ملکی ز نور منند
علی ز من و آز و نور وی هویدا شد
صدای بخ بخ برای تهنیتش
ز جن و انس و از آسمان و از زمین هویدا شد
بجار فیض الهی وجود ماست ببین
کز این بحار چه دُرّ ثمین هویدا شد
شموس برج رسالت جهانتاب نور زند
از این شموس شهرا ر ... نگین هویدا شد
زمانه بر سر جنگ است یا علی مددی
جفا به بنده ات از کینه کین هویدا شد
کمک بغیر تو ننگ است یا علی مددی
بیا که کینه خصم لعین هویدا شد
علی ... دیده حق بین نظر بحالم کن
که حیف و جور ابر عبد کمین هویدا شد
خلاص کن ز بلا این کلیم حیران را
که جور و ظلم بر او از کمین هویدا شد

از فاضل جلیل آقا سید عباس شاه منصوری خراسانی الحال مقیم کاراچی

یارب امشب چه شب است این مژده امشب چه شب است
که فلک غرق نشاط است و زمین در طرب است
شد مگر چشم مه امشب به جمال روشن
تا چنین خرم و خوش حالت پرخنده لب است
آری از منظره ماه و کواکب پیداست
که شب سیزده ماه شریف رجب است
گوش دل باز کن ای بیخبر از عالم غیب
تا شنوی ز بهجت مژده که امشب چه شب است
مژده جبرئیل امین میدهد از عرش برین
که مبارک شب میلاد امیر عرب است
شاه اقلیم ولایت که همایون ذاتش
مطلع نور حق و آینه ذات رب است
مه و خورشید زمین فلک و لیل و نهار
بوجود علی و آل علی منتسب است
علی عالی اعلی اسد الله که او
گردش دائره کون و مکان را سبب است
در صف رزم پی کشتن رده صفشکنان
همچو شیریست که در حالت خشم و غضب است
با چنین جلوه که از پرده برون آمده ای
گر کنم جان بفدایی تو بجای عجب است
هر که با خط ولای تو رود در دل خاک
فارغ از محنت و آسوده ز رنج و تعب است
ز ثری تا بثریا همه ذرات جهان
روشن از پرتو این گوهر عالی نسب است
خلق را دوستی شاه ولایت ز حی است
که روان در تن شریان رگ و عصب است
دم فرو بند به مدح شه تا منصور
عرض اندام نمودن به طریق ادب است

دیگر

خمار دوش ز سر میکند فرار امروز
گر رسیده بجان نکهت بهار امروز
بگوش هوش نیوشد نوای راز سروش
نوای بلبل بیدل ز شاخسار امروز
مگر که خضر طریقت قدم نهاده بشهر
که گشته طرف چمن رشک لاله زار امروز
اگرچه باد خزان شد ز هر کنار وزان
بهر مزاج خزان است سازگار امروز
هزار شکر بپایان رسید شام فراق
دمید صبح وصالم بکوی یار امروز
چو روز سیزده اکنون بود زماه رجب
تولد شه دین ساخت نور بار امروز
دمید مژده که میلاد شاه مردان است
ولی حضرت خلاق کردگار امروز
بروز عید سعید ولادت حیدر
طلوع کرد خدا وند ذوالفقار امروز
میان کعبه تجلی نمود نور خدای
چو تافت شمس حقیقی بصد وقار امروز
چو روز اول ماه آمدی ز ماه رجب
طلوع یافت جوان بخت تاجدار امروز
حذیو مهند چو عثمان علی شه خوش خوی
برای خلق [illegible] رکنی مستعار امروز
خدایگان کرامت سپهر حشمت و جاه
که باشد او ز نیاکان بیادگار امروز
همین بزرگ ولی نعمتی که دشمن و دوست
ز خوان نعمت او بند ریزه خوار امروز
زمین ز همتش آباد و حیدرآباد است
چه خلق جمله از و بند سپاسگزار امروز
ای آسمان بناکشت بفضل وجود کمال
که صد هزار گرند و وظیفه خوار امروز
مر آسمان را تا بر دوازده است برج
بقای عمر تو خواهم ز هشت یار [illegible]
بوجه و سید عباس ... منصور
ز آل یاسین ... باشد با افتخار امروز
که از همه خلق کرده قطع رجا
بجد بلطف جنابت امید وار امروز

در تهنیت ولادت باسعادت مولای متقیان حضرت امیرالمومنین علیه الصلوة والسلام

اثر طبع

مرحوم سیدالعارفین مولانا سید شهسوار علی شاه منصور المتولی آستانه رضوی نور الله مرقده

رسید مژده که سلطان دین هویدا شد
تجلی حق بشکوه مبین هویدا شد
شهی که محرم کوی حریم تو ز ازل
بطون کعبه حق دیقین هویدا شد
بنات کعبه کز آهوی گلشن عمران
شمیم عنبر و در ثمین هویدا شد
ز بطن بنت اسد شیر کردگار آمد
همای عرش نشین بر زمین هویدا شد
تمام گشت کلام خدا بعصر تن و صفا
وصی بادشه مرسلین هویدا شد
بامر حضرت حق بهر هادی منذر
امام اول و هادی دین هویدا شد
برای پاکی بیت خدا ز رجس بتان
ولی بت شکن و شاه دین هویدا شد
شهی که روز ازل هادی ملائک بود
بزرگ مرشد روح الامین هویدا شد
سکندرا متردد بگرد در ظلمات
بیا که کوثر ماء معین هویدا شد
ز بهر رجعت خورشید بر فلک سما
امام خلق بروی زمین هویدا شد
شهی که روی فرسش کرد ختم قران را
در علوم نبی پشت زین هویدا شد
شب فراش بجای پادشاه رسل
ظهیر و جان نثار امین هویدا شد
ایا نبی ز توهم دال مر جلی گردد
علی منتقی کرسی مشیر برین هویدا شد
ز بهر شوکت اسلام روز بدر و حنین
لوای نصرت و فتح مبین هویدا شد
شب عروج نبی مهر خاتم انگشت
ز دست حق به پیمبر نگین هویدا شد
امام مشرق و مغرب امیر جن و بشر
قسیم نار و جنان شاه دین هویدا شد
ولی ایزد منان وصی شاه امم
ابوالائمه و ضرغام دین هویدا شد
کلام ناطق حق اسم اعظم یزدان
علی عالی و شاه یقین هویدا شد
بدست پاک پیمبر در خم غدیر
پی هدایت ما شمع دین هویدا شد
گرفت دست خدا را نبی و فاش گفت
از این علیست که دین مبین هویدا شد
همین علیست که مولای جمله عالم گشت
همین علیست که وصی امین هویدا شد
همین علیست که لاسیف و لافتی ز حق
برای مدحت او روح الامین هویدا شد
منم ولی کسی کو علیست مولایش
ز نور ماست که عرش برین هویدا شد
ز نور ماست که ملک و ملک پیدا آمد
ز نور ماست که بنیاد دین هویدا شد
ز نور ماست که انسان و جن و حور و ملک
سما و ارض و زمان و زمین هویدا شد
ز نور ماست منو مهر و کوکب [illegible]
تمام خلق از این مه جبین هویدا شد

علیؑ اور اسلام

(از جناب مولانا سید عالم علی صاحب رضوی۔ عالم لکھنوی)

میرا قلم آج ایک ایسے فرشتہ صفت انسان اور بزرگ ترین عالم و معلم سیاست کو علم مجسمہ شجاعت کے ذکر پر آمادہ ہوا ہے جس کی شان میں خود سرورِ کائنات فخر موجودات رسول خدا صلعم نے انا مدینۃ العلم و علی بابھا اور انا و علی من نور واحد فرمایا بلکہ مزید تشریح کی بنا پر علیؑ کی حیثیت جتانے کے لئے یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر تمام عالم کے اشجار قلم ہو جائیں اور دنیا بھر کے سمندروں سے سیاہی کا کام لیا جائے اور جن وانس لکھیں اور حساب کریں پھر بھی علیؑ کی حمد و ثنا ممکن نہیں تو بھلا میری کیا حیثیت ہے کہ ولی خدا وصی مصطفےٰ ممدوح ملائکہ کی ذرہ برابر بھی سپاس داری کر سکوں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

سوآدِ اعظم میں علیؑ کو اسلام سے ایسی مناسبت ہے جیسے مرکز کو محیط سے اور ضیائے عالم کو خورشید سے علیؑ کی ذات والا صفات حلقۂ اسلام بلکہ بزم عالم میں مانند شمع روشن کے ہے اور ایک ایسی شخصیت تسلیم کی جا چکی ہے جس کی مزید تشریح کی چنداں ضرورت نہیں دنیا کے بڑے بڑے روشن خیال علما مایہ ناز حکما، قابل ادبا و مشہور فضلاء، شہرۂ آفاق فصحا، قادر الکلام شعراء بلا تخصیص مذہب علیؑ کا لوہا بہر نوع مانے ہوئے ہیں اور عالم کے بہادروں پر اس کی تیغ آبدار کا سکہ بیٹھا ہوا ہے آخر اس علم و بردباری کے پہاڑ کا رایت الفت الفلاف پسند قلوب پر کیوں لہراتا ہے۔ ہاں اس لئے اور محض اس واسطے کہ یہی وہ محسن اسلام بلکہ محسن عالم ہے جس نے اپنا گھر بار، عزت آبرو جان و مال سب اسلام پر ایک ادنیٰ شے سمجھ کر قربان و نثار کر دیا ہیں جو حضرت علیؑ کو بعد انتقال رسولؐ پیش آئے اور تمام حادثات زمانہ کے تیر دو کا مقابلہ صبر و تحمل کی سپر نیام سے باہر نکال لیتا تو ممکن تھا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو فتحیاب ہونے سے باز رکھتی جب کہ

اور کسی چیز کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی۔ یہی وہ رہرو جادۂ حق ہے جس نے محض اسلام کا نام برقرار رکھنے کے لئے اپنے جائز حقوق کا برسوں خون کیا اور منہ سے اف تک نہ کی یہ وہ واقعات

سے کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس موقع پر علیؑ نے تلوار نہ اٹھا کر اور صبر و تحمل کر کے بچا کر دنیائے اسلام [illegible] کیا۔ یا [illegible] شجاعت ذو [illegible]

علیؑ نے انھیں ہاتھوں سے اپنے ایسے جوہر دکھائے تھے جس سے بہادرانِ عالم حیرت زدہ دم بخود ہو گئے تھے لیکن محض اسلام نے اپنے حقوق کے فنا ہوتے ہوئے اسلام کی بقا کو ترجیح دی علیؑ نے حمایت اسلام اور محض نصرت اسلام میں بہت سی لڑائیوں میں رسول اللہ صلعم کا پورے طور پر ساتھ دیا اور دیگر اصحاب کی طرح نصرت حق سے کبھی روگردانی نہ کی اور اپنی جان کو ایک ادنےٰ شے سمجھ کر ہمیشہ شمع اسلام کے گرد پروانہ وار پھرتا رہا۔ اور ہر حیثیت سے حمایت اسلام میں سرگرم رہا۔ کہیں علم و بردباری کا پہاڑ ہو کر۔ تو کہیں بہادری و شجاعت کا مجسمہ بن کر۔ علم و بردباری کی مختصر مثال مذکور ہو چکی ہے بہادری و شجاعت کی شاہد وہ معرکۃ الآرا لڑائیاں (مثل خیبر و خندق بدر واحد ہیں) جن میں سے ہر ایک کی فتح آج تک بزبان بے زبانی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں ید اللہ کے ہاتھوں کی مرہون منت و ممنون احسان ہوں تاریخ اعثم کوفی بتاتی ہے کہ علیؑ نے اس موقع پر بھی اسلام کی حمایت کی جب کہ خلیفۂ ثالث کا عہد تھا اور رعایا بعض وجوہ سے اس حد تک خلاف ہو گئی تھی کہ ان پر پانی تک بند کر دیا تھا اس وقت خلیفہ صاحب نے امیر المومنین حضرت علیؑ سے پانی منگوا بھیجا علیؑ کا اخلاق نے باوجود اختلافات شدید (جو تواریخ میں مذکور ہیں) حاجت براری کی اور خلیفہ صاحب کے ایسے نازک وقت میں کام آئے جب کہ ایک زمانہ ان سے برگشتہ تھا اس واقعہ سے پورے طور پر علیؑ کے صفائے باطن اور اسلام نوازی پر روشنی پڑتی ہے کہ فرشتہ خصلت انسان اسلام کا کس قدر حامی و مددگار رہا ہے۔ کہ باوجود شدید مخالفت کے بھی سوال آب پر کسی کو نفی کے جواب سے محروم و شرمسار نہیں کیا بلکہ ان لوگوں کو سیراب کر کے علیؑ نے اسلام کی عزت رکھی اور اسلام کو ایک بدنما داغ سے بچا لیا۔ لیکن علیؑ کے

روزِ سعید

جناب مولوی عاشق حسین صاحب ناطق اعظمی۔ جوائنٹ سکریٹری انجمن سجادیہ کرنیل گنج کانپور

آج ہیں کعبہ میں خوشیاں آج ہے جنت میں عید ۔۔۔ ہو مبارک مومنو یہ آج کا روزِ سعید
آج دوزخ سرد ہے اور باب جنت ہے کھلا ۔۔۔ دامن ایمان بھر لو باب رحمت ہے کھلا
آج کعبہ کے خداؤں پر تباہی آگئی ۔۔۔ مٹ گیا اب دورِ آن کا حق کی شاہی آگئی
آج سے کعبہ کو طرز حق پرستی آگئی ۔۔۔ جس سے کعبہ کعبہ ہو گا اس کی ہستی آگئی
آگیا وہ زینت محراب و منبر آگیا ۔۔۔ آگیا وہ مالک تسنیم و کوثر آگیا
آگیا اسلام کا وہ ناز پرور آگیا ۔۔۔ قوت بازو نبیؐ کا شیر داور آگیا
آگیا دوش نبیؐ پر چڑھنے والا آگیا ۔۔۔ آگیا باطل سے حق پر لڑنے والا آگیا

دیکھو وہ کعبے کا منظر حق کے جلووں کا نزول
ہے منور نور سے دیکھو وہ آغوش رسولؐ

دیکھو جو بت میں خداؤں کے نصیری کا خدا ۔۔۔ تاجدار انما وہ بادشاہ لافتیٰ
جس کی ضرب تیغ ہے لاریب لا سیف الا علیؑ ۔۔۔ جس کی منزل اعلیٰ علیین جس کو کہتے ہیں علیؑ
مشعل راہ ہدایت جس کی ہستی وہ علیؑ ۔۔۔ مظہر انوار قدرت جس کی ہستی وہ علیؑ
جو شب ہجرت رہا بستر کی زینت وہ علیؑ ۔۔۔ ناز جس پر کر رہی ہے خود نبوت وہ علیؑ
وہ علیؑ جس کے قدم نے پاک کعبہ کر دیا ۔۔۔ مرضئ حق جس نے اپنا نفس دے کر لے لیا

اے نبیؐ کی جان و دل اسلام کے روح رواں
ہیں شریک بزم تیری آج سب پیر و جواں

آئے ہیں سب تیری الفت کا رجز پڑھتے ہوئے ۔۔۔ نام پر جھکتے ہوئے صل علیٰ کہتے ہوئے
نقل کچھ بھی ان کے اس جوش عقیدت میں نہیں ۔۔۔ نام کو رنگ وفا اس نقش الفت میں نہیں
ڈھونگ ان کی واہ واہ ہے کہہ رہا ہوں برملا ۔۔۔ ہے نمائش کے لئے یہ نعرۂ صل علیٰ
درس زریں کو ترے دانستہ ہیں بھولے ہوئے ۔۔۔ دعوئ الفت تو ہے دامن مگر چھوڑے ہوئے
ایسے یہ پژمردہ گل ہیں جس میں کچھ خوشبو نہیں ۔۔۔ تیرے بنتے ہیں مگر کچھ ان میں تیری خو نہیں
کھو چکے ہیں اپنے ہاتھوں سے یہ خود راز حیات ۔۔۔ صرف دنیا ہی تک ہے محدود ان کی کائنات
مٹ گیا ذوق عبادت مسجدیں ویران ہیں ۔۔۔ طاق نسیاں کی نذر ہر گھر میں اب قرآن ہے
مٹ گیا رنگ اخوت خود نمائی رہ گئی ۔۔۔ شیعہ کہلانے کو بس اک بے حیائی رہ گئی
اب نہ وہ جوش عمل ہے اور نہ وہ تنظیم ہے ۔۔۔ باہمی بغض و حسد میں قوم یہ تقسیم ہے
زندگی کی دوڑ میں بھی ہو چکے ہیں سست گام ۔۔۔ ہو چکا ہے منزل ادبار میں ان کا مقام
سیاہ ناکامی سے ہے ان کی کتاب زندگی ۔۔۔ اور بے عملی سے ہے تاریک باب زندگی
بے خبر ہیں کچھ نہیں ہے دل میں احساس بقا ۔۔۔ اپنی ہی غفلت سے ہیں گم کردہ راہ ارتقا
قعر ہستی میں یہ خود برباد ہونے کے باب ہیں ۔۔۔ موت کی وادی میں ڈیرہ ڈالے محو خواب ہیں

شور طوفانوں کا ہے اور ان کو ہوش آتا نہیں
المدد اے شیر حق اعلیٰ علیین کے مکین

اعجاز علی

از جناب اعجاز حسین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

عرب کا وہ پرآشوب زمانہ جبکہ ہر جانب کفر و ضلالت کا دور دورہ تھا
اور لوگ ویسی جہالت میں مبتلا تھے۔ تاریخ میں حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے
ضرورت تھی کہ کوئی اس منتشر شیرازہ کو متحد کر دے اور رشتہ اتحاد و محبت میں
منسلک فرما دے۔ دو درخشندہ ستارے خلاق عالم نے پیدا کئے جو اپنی ناہی
جدوجہد۔ سعی و کوشش ایثار و
قربانی۔ جان فروشی و جاں
نثاری اور محبت و شفقت سے
عرب کو بام عروج پر پہونچانے
کے باعث ہوئے جو شخص
غلط راستہ پر چل رہی تھی
اوس کو انہوں نے راہ راست
پر ڈالا اور جادہ مستقیم پر
چلایا۔ تاریخ عالم کی ورق
گردانی فرمایئے۔ آپ کو
معلوم ہوگا کہ جو کام ان دو
عظیم الشان شخصیتوں نے
کیا ہے وہ تمام مذاہب کے
پیشوا اور سردار کرنے سے قاصر
رہے ہیں۔ ان دو شخصیتوں
رشتہ کیا تھا۔ ایک استاد
محترم۔ تو دوسرا شاگرد
رشید ایک خسر تھا تو دوسرا
داماد۔ ایک ابو طالب کا
قابل بھتیجہ تو دوسرا لائق
بیٹا۔ ایک شہر علم تو دوسرا
باب علم۔ ایک داعی اسلام
تو دوسرا ساعی اسلام۔
ان دو بزرگوں کا آپس
زبردست تعلق تھا کہ کسی
دوسرے کو نصیب نہیں
ہوا ان دونوں بزرگوں
نے متحد و متفق ہوکر گلشن
اسلام کی آبیاری کی اور
اس درجہ تم ہے ایسے تو دو ان
نے نشو ونما پایا کہ گلشن اسلام سرسبز و شاداب ہوا۔ ان دونوں ارفع و اعلی
شخصیتوں سے قبل عرب کی جس قدر ناگفتہ بہ اور ردی حالت تھی کہ
اظہر من الشمس ہے۔ لوگ ہر قسم کے توہمات میں گرفتار تھے۔ بت پرستی ان کے
خمیر میں داخل ہوگئی تھی۔ لوگ درختوں۔ پتھروں۔ پہاڑوں۔ ہواؤں ستاروں
غرض ہر چیز کی پرستش کرتے تھے [illegible] اصنام تھا۔

ایسے "پرآشوب" زمانہ میں اس قوم کا ایک صدر اعظم۔ اور دوسرا اوس کا
پرائیوٹ سکریٹری پیدا ہوا۔ اصلاح انسانی میں جو حصہ اس "قائد اعظم" اور
اوس کے جنرل نے لیا ہے وہ بے نظیر اور تعجب خیز ہے اور دوسری اقوام کے
لوگ اس امر کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ جو کام ان دو شخصوں نے کیا ہے وہ سب
رہبران دین اور بانیان ملت کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب ہے انگریزی
کتاب انسائیکلوپیڈیا میں درج ہے کہ "دنیا کے تمام انبیا میں سب سے
زیادہ کامیاب حضرت محمدؐ ہیں۔ غیر مسلم بھی اس امر کے معترف ہیں کہ جو کام
رسول اکرمؐ اور حضرت علیؑ سے انجام پذیر ہوئے ہیں۔ اون کے ادراک کرنے
سے عقول انسانی قاصر ہیں سر ولیم میور نے اپنی انگریزی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ
"حضرت محمدؐ سے پہلے
عرب کی فضا مذہبی اصلاح
کے لئے ایسی ہی اصلاح کیلئے
ایسی ہی ناموافق تھی جیسی کہ
کسی سیاسی اتحاد یا قومی
احیا کے مخالف تھی۔ عرب کے
مذہب کی بنیاد گہری بت
پرستی پر تھی۔ جس میں زوال
پذیر ہونے کا شائبہ تک نہ تھا۔
ایک دوسرا انگریز مورخ
ان دو شخصیتوں کے کارنامے
سے متاثر ہوکر لکھتا
ہے کہ "دنیا میں ایسی پراگندہ
اور منتشر قوم کوئی نہ تھی کہ
یکایک ایک معجزہ ظاہر ہوا
ان میں ایک شخص ایسا پیدا
ہوا جس نے اپنی شخصیت
اور دعوی نبوت سے ناممکن
کو ممکن کر دکھایا"
جس وقت رسول اکرمؐ
مبعوث ہوئے ہیں اوس وقت
حضرت علیؑ کی عمر صرف دس
سال کچھ ماہ کی تھی جب
اہل عرب کے جور و ظلم جبر و
تشدد اور مصائب و تکالیف
کے پیہم بادل جاری رہے تو
حضرتؐ نے ایک مجمع کو مخاطب
ہوکر فرمایا "ایسے اہم اور
دشوار وقت میں میرا کون
ساتھ دیگا" یہ سن کر لوگوں
پر خاموشی طاری ہوگئی۔ اور رسول اکرمؐ نے تین مرتبہ یہی الفاظ فرمائے اور تینوں
مرتبہ یہی دہ سالہ بچہ اپنی جگہ سے اوٹھ کر فرماتا ہے "میں جب تک جان میں جان
ہے آپ کا ساتھ دوں گا" کس کو خبر تھی کہ یہ مضمحل و کمزور بچہ اسلام کی اتنی زبردست
خدمت کریگا کہ اس کا نام زرین حروف میں ابد الآباد دیکھا جائیگا جوان ہوکر
حضرت علیؑ نے شجاعت و بہادر[illegible] کہ عقل انسانی متحیر ہے۔

قصیدہ در تہنیت ولادت با سعادت جناب امیر المومنین علیہ السلام

از جناب سید معجز حسین صاحب معجز سنبھل ضلع مراد آباد (یو۔ پی)

خدا جانے نقاب اوٹھیگی کس دن روئے انور سے ÷ بھلا دن رات شوق دید میں کب تک کوئی ترسے
نہیں اوٹھتا یا نہیں اٹھتا یہ صدمہ قلب مضطر کے ÷ ملا رکھا ہے کیوں فرقت کی حد کو حد محشر سے
نکل بھی آ گئی دل کی بجھا دے آتش ترسنے ÷ میرے ساقی یہ موقع ہاتھ آیا ہے مقدر سے
گھٹائیں آسماں پر فصل گل برسات کا موسم ÷ چمن سرسبز ہے فیض بہار روح پرور سے
ہوائے مست کھا کھا کر شگوفہ کھلتے جاتے ہیں ÷ سجی جاتی ہے ہر شاخ شجر پھولوں کے زیور سے
زمیں تازگی میں دلکشی میں بن گیا بالکل ÷ نمونہ باغ جنت کا چمن اندر سے باہر سے
سنا سن کر موتی بجا مہ سے باہر نکل کھلا اٹھے ÷ نہ جانے کیا عنادل نے کہا پر اک گل تر سے
چمن کا رنگ بدلا یا زمانہ کی ہوا بدلی ÷ زمیں کیا آسماں کی بھی فضا بدلی نئے سر سے
رہے ایسے میں میخوار دل کو تاب ضبط کیا معنی ÷ یہ دن ملتے ہیں قسمت سے یہ کیفیت مقدر سے
ہری للچا کی نظریں لڑ رہی ہیں دیکھ لے ساقی ÷ صراحی سے سبو سے خم سے پیمانہ سے ساغر سے
پلا دے آج مجھکو وہ شراب ناب اے ساقی ÷ خدا نے جو غدیر خم میں پلوائی پیمبر سے
وہی مے جس کا پینا معصیت کے داغ دھوتا ہے ÷ وہی مے جو بنے جا کر حکم حق حکم پیمبر سے
وہ مے حلت پہ جس کی آیۂ تطہیر شاہد ہے ÷ کھینچی ہے جو خدا کے گھر میں اور دست پیمبر سے
اسی خم کی ہے یہ ٹھہر گیا جس پر مودت کی ÷ اسی خم کی کیا ہو پاک جس کو آب کوثر سے
پلا جلدی پلا اک مطلع پر نور کہنا ہے ÷ وہ مطلع جو نہ تابش میں ہو کم خورشید محشر سے
چلو بادہ کشو چل کر ذرا پوچھیں پیمبر سے ÷ مطلع صدائے تہنیت آتی ہے کیوں اللہ کے گھر سے
فرشتے کس کو خوش ہو کر مبارکباد دیتے ہیں ÷ منور آج کعبہ ہو گیا کس ماہ انور سے
اسی حیرت میں تھا معجز فلک سے اک صدا آئی ÷ خدا کے گھر علیؑ تشریف لائے بطن مادر سے
نبیؐ خوش ہیں نبوت کا شریک کار آ پہنچا ÷ علیؑ سا قوت بازو ملا اللہ کے گھر سے
خدا جانے ہوا کیا عہد باہم خانۂ حق میں ÷ زباں دیدی پیمبر کو زباں لے لی پیمبر سے
یہی وہ طفل ہے کعبہ کو جو کعبہ بنا دیگا ÷ اٹھا دیگا بتوں کا دخل ہی اللہ کے گھر سے
زبان حال سے معصوم کے تیور یہ کہتے ہیں ÷ خطاب لافتا لے کر رہے گا رب اکبر سے
یہ موقع ہے ذرا چرخ چہارم سے اتر آئیں ÷ چلانا سیکھ لیں مرحب کو عیسیٰ آج ٹھوکر سے
کبھی آغوش عصمت میں کبھی آغوش رحمت میں ÷ امامت آ رہی ہے دیکھئے اللہ کے گھر سے
یقیں ہے روز محشر بات بن جائیگی اے معجز ÷ اگر یہ دیکھ بھی لیں گے نگاہ بندہ پرور سے

حضرت علیؑ رسول اسلام کے ساتھ ہر کام میں پرشور رماو رہبر رائے میں برابر کے شریک رہے۔ رسول اکرمؐ فرمایا کرتے تھے۔ انت منی وانا منک (تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں)

معرکہ بدر کے واقعات سے کون واقف نہیں ہے۔ رسول اکرمؐ کا "لواء" حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہے اور تن تنہا لوگوں پر غالب آ رہے ہیں جنگ احد میں آپ نے جس قدر دلیری اور مردانگی کے جوہر دکھائے ہیں اوس کی ندائیہ لا فتی الا علی ثنا ہے۔

خندق کی لڑائی میں آپ کے مقابلہ کے لئے عرب کا مشہور و معروف پہلوان آیا۔ آپ نے اوس کو شکست دی۔ حضرت علیؑ کے جنگی کارناموں میں سب سے زبردست اور ارفع کارنامہ قلعہ خیبر کی تسخیر ہے جس کے سر کرنے کے واسطے اسلام کی بہت سی مشہور ہستیاں ناکامیاب رہیں۔ لیکن حضرت علیؑ نے باوجودیکہ علیل تھے قلعہ خیبر کو فتح فرمایا حنین کے معرکہ میں حضرت علیؑ نے جس قدر استقلال بہادری کے نمونہ پیش کئے ہیں وہ جب تک تاریخ اسلام زندہ ہے کسی کے مٹانے سے نہیں مٹ سکتے۔ غرض یہ کہ متعدد جنگی کارنامے ایسے ہیں کہ فراموش نہیں ہو سکتے جس قدر حضرت سے رسول اکرمؐ کو محبت تھی وہ رسولؐ کے ان الفاظ سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی میں جس کا آقا ہوں علیؑ بھی اس کے آقا ہیں۔ اگر ایک طرف حضرت علیؑ کم زبردست کمانڈر [illegible] ہیں تو زبردست [illegible] عالم۔ اسی لئے کہ آپکی پرورش و پرداخت اوس عظیم الشان ہستی کے سپرد تھی جو اگر ایک طرف صاحب خلق عظیم تھا تو دوسری جانب اوس کی ذات سے نور علم بھی تمام عالم میں پھیلا تھا۔ حضرت علیؑ نہ صرف قرآن کے کاتب تھے بلکہ حافظ ہونے کے علاوہ بلند پایہ مفسر تھے۔ آپکے ان تمام صفات کے باعث رسول اکرمؐ نے دوسرے تمام لوگوں پر فوقیت دی ہے۔ حضرت علیؑ کی زندگی نے جو اسباق دنیا والوں کے سامنے پیش کئے ہیں وہ انسانی حیات کے لئے چراغ ہدایت ہیں۔ عبادت و پرہیزگاری زہد و اتقا، شفقت و محنت، بہادری و مردانگی، صبر و استقلال، خلق و مروت، علم و فہم اور مصائب اٹھانے میں حضرت علیؑ بہترین شخصیت تھے۔

حضرت علی علیہ السلام

(از کتب معتبرہ)

منقبت – حبیب السیر جلد دوم میں امام ناطق امام جعفر صادق رضوان علیہ سے مروی ہے کہ ایک روز امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے منبر کوفہ میں بر سر منبر فرمایا۔ اے لوگو! مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس عطیے عطا ہوئے ہیں کہ وہ فضائل میرے نزدیک ان تمام اشیا سے زیادہ تر محبوب ہیں جن پر آفتاب چمکتا ہے۔ اول یہ کہ رسول خدا نے فرمایا یا علیؑ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ دوسرے فرمایا۔ اے علیؑ تم قیامت کے دن تمام مخلوقات کی نسبت مجھ سے زیادہ تر نزدیک ہونگے تیسرے فرمایا۔ تمہاری منزل بہشت میں میری منزل کے برابر ہوگی جس طرح بھائیوں کی منزلیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوا کرتی ہیں۔ چوتھے ارشاد فرمایا تم میرے اہل بیت اور خواص و دیگر دوست ہو۔ پانچویں فرمایا۔ تم روز قیامت کہ میرے اصحاب اور میرے اہل بیت پر میرے قائم مقام اور امام ہو۔ چھٹے فرمایا۔ تم میرے سامنے اور میرے پیچھے میرے اہل بیت کے محافظ اور رکھوالے ہو۔ ساتویں ارشاد فرمایا۔ اے علیؑ۔ تم میری رعیت میں عدل کو قائم کرنے والے ہو۔ آٹھویں فرمایا تم میرے ولیعہد ہو اور میرا ولی خدا کا ولی ہے۔ نویں ارشاد فرمایا۔ یا علیؑ تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ دسویں فرمایا۔ تمام امتوں پر بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو۔

منقبت – حبیب السیر جلد دوم میں مرقوم ہے کہ احادیث صحیحہ میں متواتر وارد ہوا ہے کہ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے کبھی تین دن پے در پے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔ اور اکثر اوقات جو کی روٹی کے ساتھ سالن کی طرف بھی رغبت نہ فرماتے۔ جب آپ کے اہل بیت کھانا تناول فرمانے کو کہتے۔ تو آپ جواب میں ارشاد فرماتے۔ یحسبنی الطعام مایقیم ظهری۔ یعنی میرے لئے اتنا ہی کھانا کافی ہے جو میرا پیٹ کو قائم رکھے۔ اور مجھ کو میرے پروردگار کی عبادت کرنے سے نہ روکے۔

"تاثیر دعا"

(ایک قصیدہ کا کچھ حصہ)

جناب میر محمد باقر رضا رضوی باقر جاگیردار امانت خانی

خاک کے پتلے کی دراصل حقیقت ہی نہ تھی ؛ دست معبود نے پہنا یا لباس بشر نما
دل بنایا تو دیا درد کی لذت اوس کو ؛ درد کے ساتھ دوا بھی تو مہیا کر دی
عقل کے ہاتھ میں آیا ہے عصائے تدبیر ؛ نفس انجام پہ تقدیر کی منزل آئی
قابل ضبط جو پہلو میں نہ تھی دل کی تڑپ ؛ صفت صبر و رضا سے اسے تسکین بخشی
طلب صدق کے آغاز کو دی شکل دعا ؛ رحمت خاص کو تنویر اجابت دیدی
اسی ایقان نے بس گھر سے نکالا ہے انھیں ؛ فاطمہؑ بنت اسد کا تھا یہ ایمان دلی
حالت کرب میں کعبہ کے قریں وہ پہنچیں ؛ عرض کی رب سے کہ اے واقف حالات خفی
نار نمرود کو گلزار کیا ہے تو نے ؛ کشتی نوح تیرے فضل سے طوفاں سے بچی
بطن ماہی بنا ادریسؑ کی خاطر مامن ؛ تو نے ایوبؑ کو بھی صبر کی طاقت بخشی
میری مشکل بھی کرم سے ترے آساں ہو جائے ؛ رحمت خاص کی مشتاق ہیں نظریں میری
ختم ہونے بھی نہ پائی تھی ابھی ان کی دعا ؛ شق ہوئی کعبہ کی دیوار یہ ہے شان علیؑ
داخل خانۂ معبود ہوئیں بنت اسد ؛ جس طرح شق ہوئی دیوار اسی طرح ملی
تیسرے دن نبیؐ پاک گئے کعبہ میں ؛ گود میں بھائی کو لے کر نکل آیا بھائی
بت شکن آج ہی آیا ہے جہاں میں باقر
آج ہی پہلے پہل کعبہ کی قسمت چمکی

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم عرب

فلسطین پر روسی حملہ کی تیاریاں

قاہرہ - ۱۲ رمئی - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کو ایسی دستاویز ملی ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ روسی فلسطین پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

شہزادی ایلزبیتھ کے خلاف ایک خطرناک سازش

پیرس ۱۳ رمئی - فرانسیسی پولس ایک ایسے شخص کی سختی کے ساتھ تلاش کر رہی ہے جو بعض غیر مصدقہ اطلاعوں کے مطابق اسٹرن گیانگ کا رکن ہے اور جس کی نسبت باور کیا جاتا ہے کہ وہ اس ہفتہ میں جب شہزادی ایلزبیتھ پیرس آئیں گی۔ اس وقت موصوفہ پر قاتلانہ حملہ کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ تقریباً ساٹھ ستر آدمیوں کو گرفتار کیا جا کر ان سے استفسارات کئے گئے ہیں تاکہ اصلی سازشی شخص کا پتہ چلایا جائے۔ جب فرانسیسی ذریعہ سے اس مہلک سازش کا علم شہزادی کو ہوا تو وہ ذرہ برابر بھی خوف زدہ نہیں ہوئیں۔

امریکہ میں ۱۹ و ۲۶ سالہ اشخاص کی فوج میں بھرتی

واشنگٹن - ۱۲ رمئی - امریکی سنات کی مسلح سروسوں کی کمیٹی نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ (۱۹) اور (۲۶) سال کے درمیان تمام اشخاص کو لازمی طور پر بھرتی کر لیا جائے۔

روسی ایرانی تجارتی معاہدہ کی تجدید

طہران - ۱۳ رمئی - یہاں کے سیاسی حلقوں نے بتلایا ہے ان کے خیال میں روسی ایرانی تجارتی معاہدہ کی تجدید کے لئے گفت و شنید جاری ہے۔

اسلام

فلسطین میں داخل ہونیوالی باقاعدہ عرب افواج کی تعداد

قاہرہ - ۱۶ رمئی - فلسطین میں داخل ہونیوالی باقاعدہ عرب افواج کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔ شرق اردن پچیس ہزار، عراق پچاس ہزار، شام اور لبنان دس ہزار، مصر پچاس ہزار اور عرب افواج حریت کی تعداد سات ہزار ہے۔

دس ہزار مصری فوج کا داخلہ

فلسطین کی جنوبی سرحد پر موجود مصری فوج کی تعداد کے متعلق خبریں کافی مختلف ہیں بعض برائے نام تعداد کا ذکر کرتی ہیں لیکن رائیٹر کا نامہ نگار تل ابیب سے لکھتا ہے کہ کم از کم دس ہزار مصری فوج جس میں چھوٹا سا مکتر بند موٹر سوار ڈویژن شامل ہے سرحد پر موجود ہے۔ کل رات قاہرہ میں کئی شاہی فرمان یکے بعد دیگرے جاری ہوئے ہیں پورا ملک محاصرہ کی حالت میں ہے مارشل لا نافذ ہے اور نقراشی پاشا فوجی گورنر بنا دیئے گئے ہیں۔ ان کے تحت قاہرہ اسکندریہ اور نہر سویز علاقہ کیلئے تین گورنر مقرر ہوئے۔

غازہ فتح ہو گیا

قاہرہ - ۱۵ رمئی - باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مصری فوجوں کا غازہ پر قبضہ ہو گیا۔

بیرونی جہازوں کو حکومت مصر کا انتباہ

قاہرہ - ۱۸ رمئی - مصری حکومت نے عظیم دول کو آگاہ کر دیا ہے کہ یہودیوں کے لئے اسلحہ بھیجے جانیوالے اسلحہ کے جہازوں کو ضبط کر لیا جائیگا۔ حکومت مذکور نے یہ بھی بتلایا ہے کہ فلسطینی علاقہ کے سمندر کو بیرونی جہازوں کیلئے خطرناک تصور کیا ہے۔

پاکستان

سندھ کے خانگی مدارس پر حکومت کا قبضہ

نئی دھلی ۱۱ رمئی - آل انڈیا ریڈیو کا بیان ہے کہ حکومت سندھ نے بعض ایسے تعلیمی اداروں پر قبضہ کر لیا ہے جس کو پہلے ہندو چلایا کرتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ ان مدارس کو اب حکومت چلائے گی۔

پاکستان میں شہنشاہ دکن کی سالگرہ مبارک

کراچی - ۱۲ رمئی - قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کل شام ایجنٹ جنرل حیدرآباد مسٹر مشتاق احمد خان کی جانب سے اعلیحضرت حضور نظام کی سالگرہ مبارک کے سلسلے میں ترتیب دئے ہوئے ایک عصرانہ میں شرکت کی تقریباً ایک ہزار مہمان اس ضیافت میں شریک تھے جن میں حکومت پاکستان کے مرکزی اور صوبائی وزرا بھی شامل تھے۔

سندھ میں جمعہ کو شراب کی دکانیں بند رکھنے کا حکم

کراچی ۱۵ رمئی - حکومت سندھ نے یہ حکم دیا ہے کہ جمعوں اور بعض تعطیلات کے دنوں میں تاڑی دیسی بدیسی شراب کی تمام دکانیں بند رکھی جائیں اس حکم کے اطلاق کا کلبوں ہوٹلوں اور کینٹوں پر نہیں ہوتا ہے۔

پاکستان نیشنل گارڈ کے ۴ بٹالین تیار ہیں

کراچی ۱۴ رمئی - مسٹر لیاقت علیخان وزیر اعظم و وزیر دفاع نے آج پاکستانی پارلیمنٹ کو مطلع کیا کہ اس وقت پاکستانی نیشنل گارڈ ۴ بٹالین پر مشتمل ہے اور آیندہ تین ماہ میں ایک سو ایک سو بٹالین ہو جائیں گے۔

غضنفر علی خاں سفیر ایران ہو گئے

کراچی - ۱۷ رمئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستانی وزیر مہاجرین مسٹر غضنفر علی خاں کو پاکستان کا سفیر مقیم ایران مقرر کیا گیا ہے۔

ہندوستان

گاندھی جی کے قتل کے مقدمہ کی سماعت

نئی دھلی ۱۰ رمئی - مہاتما گاندھی کے مبینہ قاتل ناتھو رام ونایک گوڈسے اور دیگر آٹھ اشخاص کے مقدمہ (جن میں مسٹر ونایک دامودر ساورکر بھی شامل ہیں اور جن پر اس جرم میں حصہ لینے کا الزام عاید کیا گیا ہے) ۱۰ مئی کے تیسرے ہفتہ کے اختتام پر شروع ہوگا اس مقدمہ کی سماعت دھلی کے لال قلعہ میں ہوگی۔

ریل پٹری سے اتر گئی (۱۵) آدمیوں کی ہلاکت

کلکتہ - ۱۶ رمئی - یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پندرہ اشخاص اس وقت ہلاک اور مزید اسی زخمی ہوئے جب کہ ایسٹ انڈین ریلوے کی ڈیرہ دون اکسپریس کل دھنباد سے تقریباً (۹) میل دور دن کے ڈیڑھ بجے پٹری سے اتر گئی۔

بمبئی سے عربوں کو واپس کر دیا گیا

بمبئی ۱۸ رمئی - ۲۲ عربوں کو جو بروز پنجشنبہ جہاز موسومہ ایس - ایس بارپیٹا کے ذریعہ خلیج فارس سے یہاں پہنچے اور حیدرآباد دکن جانا چاہتے تھے۔ جہاز ہی پر گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا لہٰذا ان کو واپس کر دیا گیا۔

دکن

سنیما گھروں میں ڈائنمنٹ بازی کی ایک وسیع سازش کا انکشاف۔

حیدرآباد ۔ ۱۴ رمئی "دکن نیوز" بعض قابل اعتماد اطلاعات کی بموجب اس انکشاف کے موقف میں جب کہ بلدۂ حیدرآباد اور سکندرآباد کے تمام سنیما گھروں میں ڈائنمنٹ اندازی کی ایک وسیع سازش کی منصوبہ بندی کا سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے۔ چنانچہ گذشتہ رات پیالیس ٹاکیز، سلکٹ ٹاکیز اور تاج محل میں دیسی بموں کے دھماکے اسی زنجیرے کی اہم ترین کڑیاں ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ منصوبہ بندی صرف مملکت کے ایک فرقہ کے افراد کی ہلاکت اور ضرر رسانی کی غرض سے کی گئی ہے چنانچہ کل رات تجربہ کے طور پر بم اندازی کی کوشش کی گئی۔

خطرات میں شدت فوری امکان

ان ناپاک عزائم کے پیش نظر یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آئندہ خطرناک اور فوجی ساخت کے مہلک ترین ڈائنمنٹ استعمال کئے جانے والے ہیں جن سے جانی نقصانات کی شدت کا قوی ترین امکان ہے۔

انتقال

۱۹ رجب کو والدہ صاحبہ ڈاکٹر سید مصطفےٰ علی زیدی کا انتقال ہوا۔ خدا مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے۔

ہندوستانی یونین سے آنے والے حملہ آوروں اور پولیس کے درمیان تصادم۔ حیدرآباد ۱۲ رمئی ہندوستانی یونین سے آنے والے حملہ آوروں اور اس مملکت کی پولیس اور رضاکاروں کے مابین آتشباری کا مقابلہ موضع کنر تعلقہ جنگاؤں میں ۹ رمئی کو ساڑھے تین گھنٹوں تک ہوا۔ اس کے نتیجہ میں حملہ آور اسلحہ اور گولہ بارود کی کچھ مقدار چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ان ہتھیاروں میں چند بندوقیں بھی شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی علاقہ کے کوئی سو افراد سے زائد حملہ آوروں نے موضع کنر پر دھاوا کیا۔ اکثر حملہ آور

دکن کا ایک ہفتہ

ہندوستان یونین کی پولس اور فوج کا یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ ان کے دھاوے کی اطلاع ملتے ہی مسٹر اقبال قریشی دوم تعلقدار خصوصی پولس اور رضاکاروں کے ساتھ مقام واردات پہنچے اور ان حملہ آوروں کو مار بھگایا۔

بدامنی پیدا کرنے کی کوشش

حیدرآباد ۱۴ رمئی۔ مستقر جنور اور اس کے اطراف کے مواضعات میں اشرار بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اشرار اکثر راتوں کو سرچ لائٹ لیے ہوئے جنگل کے راستوں سے آبادی میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجلس کے رضاکار راتوں کو گشت لگا کر گاؤں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

دوسو کانگریسیوں کا حملہ دو مسلم نوجوانوں کا قتل

حیدرآباد ۱۵ رمئی۔ اطلاع ملی ہے کہ تقریباً دوسو کانگریسیوں نے بھادر راؤ پٹیل ساکن جھون پلی کی سرکردگی میں ، رمئی کو کھانڈگاؤں (بیدر) پر حملہ کر کے دو مسلم نوجوانوں کو قتل کر دیا۔ بقیہ مسلمانوں نے دوسرے مواضعات میں پناہ لے لی۔ مہتمم صاحب کوتوالی پولیس کی جمیعت کے ساتھ مقام واقعہ پر فوراً پہنچ گئے مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

انسپکٹر کروڑگیری پر حملہ۔ حیدرآباد ۱۵ رمئی۔ کسی شب میں سولہ مسلح کانگریسی موضع ہواگرہ (تحت پولیس اسٹیشن مناساگر ضلع رائچور) میں داخل ہوئے اور انسپکٹر کروڑگیری پر جو کروڑگیری کے دوسرے عہدہ داروں اور جوانوں کے ساتھ چوڑی میں قیام کئے ہوئے تھے آتشباری شروع کی۔ ایک جوان اور ایک دوسرا شخص بھی زخمی ہوا۔ جوابی آتشباری کے آغاز کے ساتھ ہی حملہ آور فرار ہوگئے۔

ایک مسلمان کو ہلاک کر دیا گیا۔

حیدرآباد ۱۵ رمئی کی شب میں محمد حسین ساکن کلیانی جاگیر ضلع گلبرگہ کو ایک نامعلوم شخص نے موضع پرتاب (تحت پولیس اسٹیشن راجپور ضلع عثمان آباد کے قریب۔ جو کلیانی سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

حیدرآبادی باشندوں پر مظالم ڈھانے کے مزید واقعات حیدرآباد ۱۹ رمئی ہندوستانی علاقوں میں حیدرآبادی باشندوں پر مظالم ڈھانے کے مزید واقعات کی اطلاع ملی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریلوے اسٹیشن منماڑ پر حیدرآباد آنے والے مسافروں کی سخت تلاشی لی جاتی ہے اور جن لوگوں کے قبضہ میں اشیاء فروخت پائی جائیں انھیں آگے بڑھنے سے روک دیا جاتا ہے۔ موضع واڈاپلی ضلع نلگنڈہ کے تین مسلمان چند ہندو مزدوروں کے ساتھ ۶ رمئی کو کپاس کے گٹھے لئے ہوئے علاقہ مدراس کے موضع بندگل گئے تھے۔ ایک مسلمان کے پاس جنبیہ ہونے کی وجہ سے مدراس پولیس نے پوری جماعت کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں ہندوؤں کو تو چھوڑ دیا گیا۔ لیکن مسلمانوں کو تعلقہ گرجال لے جا کر سپرد جیل کر دیا گیا۔ کلمنوری ضلع پربھنی کا ایک باغبان مسمی ہیراجی ۹ رمئی کو کچھ سامان فروخت کرنے کے لئے موضع گردیا کی طرف گیا تھا۔ چار کانگریسیوں نے جو رائفلوں سے مسلح تھے۔ اسے پکڑ لیا اور دہ اسے جوالے گئے جو تعلقہ پوسد ضلع یوت محل (برار) میں واقع ہے۔

بردا پولیس اسٹیشن ہوز پر بم اندازی اور فائرنگ۔ حیدرآباد ۱۹ رمئی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ پولیس اسٹیشن ہوز بردا پور پر کمیونسٹ غنڈوں کی ایک مسلح جماعت ۱۴ رمئی کو رات کے دو بجے حملہ آور ہوئی حملہ سے قبل اسٹیشن ہوز پر بم ڈالے گئے گولیاں برسائی گئیں اور آگ لگادی گئی۔ عمارت کا ایک حصہ بالکل تباہ کر دیا گیا لیکن شبیہ ہمایونی عمارت کے اس تباہ شدہ حصہ میں محفوظ حالت میں پائی گئی شبیہ ہمایونی کے سوا باقی تمام حصہ جل کر خاکستر ہوگیا۔ اس حملہ کے تیرہ گھنٹے بعد ایک جمعدار کوتوالی اور دو کانسٹبل بُری طرح مجروح ہوئے کانسٹبل کو تین گولیاں لگی ہیں اور اس کی حالت بھی نازک بتائی جاتی ہے۔ ہر دو کانسٹبلوں کو ایک ایک گولی لگی ہے۔ سرحد ... رضاکاروں کی ایک جمیعت لاری ... بردا پور پہنچ چکی ہے۔ جو انسداد ... میں مصروف ہے۔

حیدرآباد اسٹیٹ بنک کی شاخ۔

حیدرآباد ۱۹ رمئی معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ بنک کی شاخ کراچی میں بھی قائم کی جارہی ہے جس کا افتتاح پاکستان کے وزیر مالیہ مسٹر غلام محمد کریں گے۔

ٹینک کے ویگین تک روک لئے گئے۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ منماڑ پر بمبئی پولیس کے حکم سے حیدرآباد آنے والے ٹینک کے (۱۴۰) واگن جو روک لیے گئے ہیں حکومت سرکارعالی نے اس کے خلاف حکومت ہندوستان سے سخت احتجاج کیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ حکومت سرکارعالی نے اپنے احتجاج میں یہ واضح کر دیا ہے کہ ٹینک کے واگن کا اس طرح سے روک لیا جانا نہ صرف معاہدہ انتظام جاریہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ ایک ایسی شئے کی رسد پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ جو باشندگان حیدرآباد کی ضروریات زندگی میں شامل ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بمبئی سے یہ احکام بھی جاری ہوئے ہیں کہ سرکارعالی کے چھوٹی بڑی پٹری ریلوے اسٹیشنوں کے لئے بمقام منماڑ ٹکٹوں کی اجرائی موقوف کردی جائے۔

آتشباری اور لوٹ مار کے واقعات

حیدرآباد ۱۹ رمئی۔ ایک سرحدی موضع مری ماتکم تعلقہ مریال گوڑہ کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایک سو کمیونسٹ غنڈوں نے اس موضع کا گذشتہ ہفتہ محاصرہ کر لیا۔ یہ غنڈے رضاکاروں کی وردیوں میں ملبوس تھے موضع کا محاصرہ کر لینے کے بعد ان غنڈوں نے ایک ایسے مکان پر فائرنگ شروع کر دی جس میں چوکیدار جنگلات اور کروڑگیری مقیم تھے۔ چوکیدار بھی ایک گھنٹہ تک جوابی فائرنگ کی اس اثناء میں ایک مقامی ساہوکار نے محض مغالطہ دینے کی خاطر یہ اعلان کیا کہ غلط فہمی کی بناء پر پولیس اور کروڑگیری کے دستوں میں آتشبازی ہو رہی ہے

رجسٹرڈ انڈیا ۸۱ ۶ سنہ ۱

ہزار جان گرامی فدای نام علی

علی امام منست و منم غلام علی

مملکت دکن میں انتخاب آپ کا
قومی و مذہبی ... سمجھ کر
... مالی و قلمی امداد فرمانا
توسیع اشاعت میں حصہ لینا
اپنے احباب کو خریدار بنانا
آپ کا قومی و مذہبی فرض ہے

ہفتہ وار آفتاب

محلہ حصہ بازار حیدرآباد دکن

مہتمم محمد حسین

مدیر شیخ ابوالقاسم عسکر

چندہ سالانہ ۱۳۶۷ھ
فی پرچہ ۸
چندہ ۵ ...

جلد (۲) ۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۳۶۷ھ ۲۴ تیر سنہ ۱۳۵۷ف ۲۴ مئی سنہ ۱۹۴۸ء یوم دوشنبہ نمبر (۲)

نظم امیری

ازنتیجہ فکر گہر بار جلالت الملک سلطان العلوم شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہ

در ہوا ئے کبوتر است امروز
در خرامے صنوبر است امروز

شاخ طوبیٰ بگفت این قصہ
مرغ سدرہ کہ باپر است امروز

نغمۂ چنگ ہر طرف برپا
در خُمے بادہ تر است امروز

از عوارض منزہ و شفاف
صاف و پاکیزہ جوہر است امروز

دین و دنیا بگفت خوردہ قسم
بہر او جائے برتر است امروز

دیدہ طفلیکہ آمدہ بہ وجود
شاد در دل پیمبر است امروز

گفت عثمان چہ آیۂ تطہیر
ذات حیدر مطہر است امروز

ترتیب

فہرست تصاویر
صندل کوہ شریف
مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ
مولانا سید غلام حسین صاحب ہمدم العلما
مولانا سید آقا صاحب قبلہ
مولانا سید آقا مجتبیٰ صاحب قبلہ



جلوس صندل مبارک ۱۶؍رجب ۱۳۶۷ھ

ہر سال ۲۹؍جمادی الثانی کو متولی کوہ شریف ہوادار میں بیٹھ کر مع جلوس و نقارہ کوہ شریف پر جاتے اور ۱۶؍رجب کو متولی صاحب گھوڑے پر مع جلوس تکیہ رنگ علی شاہ سے صندل لے کر جاتے ہیں اور صبح کو صندل درگاہ پر چڑھایا جاتا ہے یہ تصویر اسی جلوس کی ہے جو مہاراجہ مدار المہام السلطنۃ کی ڈیوڑھی واقع کوہ شریف کے قریب لی گئی ہے

امید کہ مومنین ہر دو جلوس کے ساتھ شرکت فرما کر ثواب حاصل کریں

کوہ شریف

مردہ را زندہ میکند دم صبح اینچنین خوش ہواست کوہ شریف

محل وقوع بلدہ حیدرآباد دکن سے کوئی آٹھ یا نو میل کے فاصلہ پر سطح سمندر سے (۲۰۱۷) فٹ بلندی پر واقع ہے۔ یہاں آمد و رفت کے لئے سرکاری بسیں بھی چلتی ہیں اور ریل بھی۔ ریل سے سفر کرنے والے ملکاجگیری یا شفیع گوڑہ اسٹیشن پر اتر جاتے ہیں جہاں سے مستقر کوہ شریف دو یا ڈھائی میل دور واقع ہے۔

تاریخ تعمیر "تزک قطبیہ" میں لکھا ہے کہ سلطان ابراہیم قطب شاہ رابع کے زمانہ میں یاقوت خواجہ سرا بطور تبدیل آب و ہوا مولا گوڑہ میں مقیم تھا کہ اس نے ۱۷ رجب کو خواب دیکھا کہ ایک شخص عربی طرز کے لباس میں ملبوس اس سے کہہ رہا ہے کہ اس کو جناب امیر علیہ السلام نے یاد فرمایا ہے۔ یاقوت عالم خواب ہی میں اس مرد اعرابی کے ساتھ ہو لیا اور حضرت کو اسی پہاڑ پر تشریف فرما پایا جہاں اس وقت آستانہ بنا ہے۔ یاقوت نے سلام کیا لیکن جناب امیرؑ نے یاقوت کو شرف تکلم سے سرفراز نہیں فرمایا۔ دوسرے دن یاقوت اسی پہاڑ پر جہاں حضرت کو خواب میں دیکھ چکا تھا اپنے خواب کی تعبیر لینے گیا وہاں حضرت امیرؑ کے دست مبارک اور پہلوئے اقدس کے نشانات مرتسم پائے۔ یاقوت نے اسی وقت ایک رواق تعمیر کروا کے نقش مقدس کو محفوظ کر دیا اور مسجد بھی کروائی۔

شہرت یاقوت کے خواب کی اطلاع سلطان ابراہیم قطب شاہ کو ملی تو وہ بھی زیارت کے لئے آئے اور یاقوت کے تعمیر کردہ رواق سے متصل ہی مسجد تعمیر کروائی جو آج بھی رواق سے ملحق ہے۔ یہ واقعہ جیسا کہ صاحب "ماثر دکن" نے لکھا ہے ۹۸۱ھ مطابق ۱۵۷۳ء کا ہے۔ اس واقعہ کی شہرت ہندوستان دکن میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ دور دور سے لوگ زیارت کو آنے لگے یہاں تک کہ ہر سال ۱۷ رجب کو انبوہ خلائق مجتمع ہو کر عرس کی رسم ادا کرنے لگے جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ چنانچہ ہر سال کوہ شریف کا صندل تکیہ ننگے علی شاہ سے جلوس کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کے علاوہ دوسرا صندل حضور پرنور کی سلامتی کا پنجہ شاہ مبارک سے بھی کوہ شریف پر جایا کرتا ہے۔

خسرو دکن اور کوہ شریف چونکہ کوہ شریف کے معجزات کی شہرت ہمہ گیر ہے اور اکثر حاجت مند آیا جایا کرتے ہیں اس لئے شدہ شدہ اعلیحضرت شہریار دکن کو بھی کوہ شریف سے متعلق اطلاعات ملتی رہیں۔ چنانچہ حضور پرنور بھی ۱۳۳۵ھ سے برابر کوہ شریف جایا کرتے ہیں۔ مگر عرس کے دوران میں کثیر مجمع رہا کرتا ہے اس لئے اعلیحضرت بندگانعالی ۱۲ رجب ہی کو زیارت فرما لیا کرتے ہیں۔ آپ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود کوہ شریف پر پاپیادہ چڑھتے اور واپس تشریف فرما ہو کر چائے نوش فرمایا کرتے ہیں جس کے بعد مراجعت عمل میں آتی ہے۔ کوہ شریف کے موجودہ سنگ سیاہ کے وسیع و خوشنما زینے اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی کے حکم ہی سے تعمیر ہوئے ہیں۔ حضور پرنور نے کوہ شریف جانے کے واقعہ کو منظوم بھی فرمایا ہے جو اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔

کلام فصاحت التیام اعلیحضرت سلطان العلوم تاجدار دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

منقبت عید امیرؑ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ ف

در شان ولادت باسعادت امام دو جہان علیہ آلاف الصلوٰۃ والسلام من الانس والجان

صبا سے پوچھ تو کس کا ہے یہ جوہر گل تر کا — تو شانہ سے بھی سونگھو لخلخہ زلف معنبر کا

عروسان چمن گویا تھے آمد دیکھکر جس کی — کوئی دیکھے اکڑنا آج شمشاد و صنوبر کا

یہ حالت دیکھکر مستی بھی جن کی آج قرباں ہے — عجب تھا رنگ ساغر میں چھلکنا بادۂ تر کا

حطیم و آب زمزم بھی اُدھر رکن یمانی بھی — یہ سب محو عبادت شور تھا اللہ اکبر کا

لرزتا تھا ہر اک مثل فضا اپنی جگہ ثابت تھا

وہ تھا ایسا ہی کرّ و فر بنا شمشیر حیدر کا

ف۔ انشاء اللہ ازامسال مطابق منت ہر سال برآستانہ حیدری حاضری دادہ سعادت دارین حاصل نمیم گو

بالائے کوہ رفتن کار آسان نیست مگر بہ مدد مشکلکشا

دیگر قابل ذکر امور اب کوہ شریف پر ہر پہلے پنجشنبہ کو مجلس ہوا کرتی ہے جس میں سیکڑوں مومنین شریک ہوتے ہیں۔ ان مجالس کا انتظام مولوی سید زین العابدین صاحب قبلہ فرمایا کرتے تھے مگر موصوف کے انتقال کے بعد "ادارہ ید اللہی" نے مجالس کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے۔ ادارہ کی مساعی جمیلہ لائق تحسین ہیں۔ علاوہ ازیں ۲۵ ربیع الاول کو مرثیہ خوانی کا دنگل بھی ہوا کرتا ہے جس میں کثرت سے مومنین و عامۃ المسلمین شریک رہا کرتے ہیں۔

ہر سال ۱۳ رجب کو مسرت ولادت باسعادت مولائے متقیان کوہ شریف پر محفل جشن منعقد ہوتی ہے جس میں کثرت سے مومنین شریک ہوتے ہیں اخبار ... ہر موسیٰ شرکت سے جشن کو بارونق کرے۔

اداریہ: وہ جو نہیں پہچانا گیا!

کیا دنیا کسی ایسے بندہ کو پہچانتی ہے جس کو خدا اور اس کے حبیب کے سوائے کسی نے نہیں پہچانا؟ برایں ہم اس کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ نہ صرف مسلمان بلکہ دنیا کی دیگر اقوام بھی جنھوں نے تاریخ اسلام کا غائر مطالعہ کیا ہے' بجا طور پر اس بات کے معترف ہیں کہ اسلام کے ابتدائی زمانے میں بانیٔ اسلام کے بعد ایک ہی ایسی شخصیت ملتی ہے جو تاریخ اسلام کے طالب علم کی توجہ کا مرکز بن سکتی ہے۔ مگر دنیا کی تو ہمیشہ ہی یہ عادت رہی ہے کہ اگر وہ صبح میں کسی کی دوست بن جاتی ہے تو شام میں اسی سے دشمنی کرنے لگتی ہے ——— اور اللہ کے رسولؐ کی زندگی میں جس کے لئے آنکھیں بچھاتی ہے' موقع پاکر اسی کے راستہ میں کانٹے بھی بچھاتی ہے!

لیکن کانٹے بچھانے والوں کو گردش ایام کی طوفانی ہواؤں نے خزاں رسیدہ پتوں کی طرح بکھیر دیا اور وہ جس کو زمانے کی چکی کے ٹکڑے ٹکڑے اور عصر کی ڈھیلی تمیص نے پیچھے ڈھکیل دینے کی کوشش کی' اتنا آگے بڑھا کہ نہ پہچانے جانے کے باوجود سب سے زیادہ متعارف ہوا اور دنیا مان ہی گئی کہ وہی مفکر اول ہے اور آخر بھی' جس کے ارشادات چوتھی صدی ہجری میں علامہ سید رضی نے جمع کئے اور علامہ عبدالحمید ابن ابی الحدید معتزلی نے چار ضخیم جلدوں میں شرح کی۔

آج شاید ہی کوئی یہ دعویٰ کرسکے کہ وہ "باب علم" تک رسائی پاچکا ہے ——— اور "مدینہ علم" کی دیواروں کے سایہ میں حقیقت کے خواب کی تعبیر بھی پائی ہے! پھر بھی یہ تو سب ہی مانتے ہیں کہ ایسے زمانہ میں جب یونان' روم اور ایران بازیگاہ عالم سے اپنی تہذیب اور تمدن کے ساتھ غائب ہوچکے تھے اور عیسائی تہذیب' خود ناشناس پادریوں کی منافرت کی وجہ سے معدوم ہوچکی تھی' مدینہ کی گلیوں میں' کوفہ کی مسجد میں اور وقت کے پیشواؤں کے درباروں میں اللہ کے نام کا بلند کرنے والا ایک ایسا انسان بھی تھا جو آج تک نہیں پہچانا گیا اور شاید آئندہ بھی نہ پہچانا جاسکے گا ——— مگر یہی وہ بندہ ہے جس کے افکار کے صدقہ میں حسن بصری کی فکر' ابن رشد کا نظام فلسفہ اور ابن سینا کی حکمت پروان چڑھ سکے ——— اور جس نے حکومت کی مسند پاکر اکڑنے والوں سے پوچھا تھا:

"کیا تم ان لوگوں کے مکانوں میں نہیں رہتے جنھوں نے بڑی بڑی عمریں پائیں' جنھوں نے زیادہ دیرپا نقوش چھوڑے۔ جن کے مقاصد بھی اعلیٰ تھے۔ جن کی تعداد تم سے بھی زیادہ تھی۔ جن کے پاس تم سے بھی زیادہ افواج تھیں ——— مگر آخرکار انھیں بھی یہاں سے کوچ کرنا پڑا۔ وہ بھی اس طرح زمین پر پچھاڑ دیئے گئے کہ ان پر سے اونٹ دوڑتے تھے اور ان کے نتھنے گرد آلود ہوگئے تھے۔ ان کی قبریں اب پتھروں کے ڈھیر ہیں۔ گندی بدبودار ہڈیاں ان کی رفیق ہیں" ———

لیکن کوئی نہ سمجھا کہ حق کی بات کی کیا قیمت ہوتی ہے؟

زمانہ گذرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ۱۹ رمضان سنہ ۴۰ھ کی رات نے اپنے سیاہ گیسو بکھیر دیئے۔ دنیا محو خواب ہوگئی لیکن اس رات کے واقعہ کو دنیا کی تاریخ نے یوں محفوظ کیا کہ مشہور مورخ اوکلے (Ockley) نے بڑے ہی دردانگیز الفاظ میں اقرار کیا' ۱۹ رمضان کی رات کی سوتی ہوئی دھرتی کے سینہ پر ایک ایسا انسان بھی تھا جو رات بھر اللہ کی حمد سے فارغ ہوکر زیر لب یہ کہتا تھا۔

"I desire him to live and he desires to murder me. O Ali! thy grave is to be accomplished at the hands of thy Moradi friend!"

یہ نہ معلوم ہوسکا کہ جانتے ہوئے بھی اپنے قاتل کو دوست سمجھنا فکر و عمل کی کونسی منزل ہے اور کس نے گوارا ———؟

ان واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ماننا پڑتا ہے کہ ہر ایک کو پہچاننا ہر ایک کے بس کی بات نہیں اور اللہ کے ایسے بندوں کے بارے میں جنھوں نے سب کو پہچانا اور خود نہ پہچانے گئے کچھ سننا کہنا سعادت نہ کہا جائے تو پھر کیا کہا جائے!!

پھر خصوصاً ایک ایسے زمانے میں جب کہ زندگی کی نامرادیاں اور محرومیاں انسان کو مجبور کرچکی ہیں کیا یہ مناسب نہیں کہ ایک نہ پہچانے ہوئے کو اس کے اعمال کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جائے کہ قنبر کو قیمتی کرتا پہنانے میں کیا لذت ہے؟ رات بھر مصروف عبادت رہنے سے کیا حاصل ہوتا ہے اور عبادات میں شہر کے غریبوں میں روٹیاں تقسیم کرنیکا فرض کیوں عاید ہوتا ہے ———؟

اگر ہن پڑے تو اقرار کرنا چاہئے کہ انسانی رنجوری و مجبوری صرف اس لئے شدید ہوگئی ہے کہ اب قنبر کو قیمتی کرتا پہنانے اور غریبوں میں روٹیاں تقسیم کرنے والا کوئی عالم انسانیت میں موجود نہیں ہے۔ اور ہم کو ایک ایسے ہی انسان کی سخت ضرورت ہے جو یقیناً ہم میں آنے والا ہے!

حضرت علی علیہ السلام

کی مختصر سوانح

خلاصۂ حیات آپ کا نام علی کنیت ابوالحسن لقب امیرالمومنین تھا۔ والد ماجد حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں آپ ۱۳ رجب سنہ ۳۰ عام الفیل بمقام خانۂ کعبہ پیدا ہوئے۔ بعد اعلان تبلیغ اسلام میں رسول کے ساتھ رہے۔ ۱۹ رمضان کو مسجد کوفہ میں بحالت نماز صبح ابن ملجم کی تلوار سے زخمی ہوئے۔ اور ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ ہجری کو جام شہادت نوش کیا

لیتے تھے جب حضرت علی دس برس کے ہوچکے تو رسول کو اعلان رسالت کا حکم ملا۔ حضرت علی شروع ہی سے آپ پر ایمان لائے ہوئے تھے اسی لئے انھوں نے ہر موقعہ پر رسول کا ساتھ دیا خاندانی دعوت

خاندان آپ اسی خاندان کے ایک فرد تھے جس میں رسول مقبول پیدا ہوئے تھے اور آپ سرور عالم کے سگے چچا زاد بھائی تھے

ابتدائی حالات ولادت جب آپ کا وقت ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ بغرض دعا خانہ کعبہ میں تشریف لائیں آپ کو ایک غیبی آواز سنائی دی کہ اندر چلی آؤ۔ اس کے بعد فوراً دیوار کعبہ شق ہوئی۔ جب آپ اندر چلی گئیں تو دیوار پھر برابر ہوگئی وہیں حضرت علی کی ولادت واقع ہوئی۔ جس وقت سرور عالم کو معلوم ہوا تو آپ اپنے قوت بازو کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے حضرت علی ولادت کے وقت سے آنکھیں بند کئے ہوئے تھے لیکن سرور عالم نے جس وقت گود میں لیا تو فوراً آپ نے آنکھیں کھول کر جمال رسالت کا مشاہدہ کیا۔ رسول نے اپنی زبان مبارک حضرت علی کو چوسائی۔ اس کے بعد حضرت علی نے تمام آسمانی کتابیں اور قرآن مجید جو ابھی نازل بھی نہیں ہوا تھا پڑھا اس لئے کہ جس طرح رسول کو روز ازل تمام علوم تعلیم کر دئے گئے تھے اسی طرح وصی رسول کو بھی۔

حضرت علی کی محبت رسول سے رسول نے اپنی فیر معمولی محبت کی وجہ سے حضرت علی کی پرورش کا بار اپنے اوپر لیا تھا حضرت علی بھی ہر وقت رسول کے ساتھ ساتھ رہتے اور ہر رنج و مصیبت میں برابر حصہ

کے موقعہ پر جب رسول کی مدد اور نصرت کرنے کے لئے کوئی تیار نہ ہوا تو حضرت علی ہی نے آپ کی مدد اور نصرت کا وعدہ کیا اور رسول نے آپ کو اپنا خلیفہ و جانشین بنایا۔ ہجرت کے موقعہ پر حضرت علی ہی نے رسول کے فرش پر تلواروں کی چھاؤں میں آرام کرکے رسول کی جان بچائی۔

حضرت علی کی شادی ہجرت کے دوسرے سال آپ کی شادی رسول کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ سے ہوئی۔

حضرت علی کے کارنامے رسول نے جتنی دفاعی لڑائیاں لڑیں وہ سب حضرت علی کی خداداد قوت سے فتح ہوئیں آپ نے جنگ بدر میں مسلمانوں کی عزت رکھی، احد میں شمع رسالت کو گل ہونے سے بچایا فرشتہ سے "لافتی" کا خطاب پایا، خندق میں عمرو بن عبدود مارا خیبر میں مرحب و عنتر کو قتل کیا حنین و تبوک میں فتح کا پرچم لہرایا مباہلہ میں نفس رسول کا درجہ پایا۔ غدیر خم کے موقعہ پر رسول نے ایک لاکھ مسلمانوں کے مجمع میں آپ [illegible] اور خلیفہ بنایا۔ رسول کی وفات اور حضرت [illegible] حضرت علی

منقبت عید امیری

۱۳ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ

از افکار جلالت الملک سلطان العلوم حضور نظام تاجدار دکن برازخلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

سفرۂ باب نجف[1] بین کہ چہ الوان است
پر ز الوان و نعم بین چہ نہادہ خوان است
بہر مرغان چمن گفت ریاحین و سمن
نکہت موسم گل روح روان جان است
گوید ایں در ثمین نیز ذہب ہم فضہ
لعل و یاقوت و زمرد کہ ہمیں از کان است
شکل مقصود نہاں گشتہ ز چشمان گفتہ
ہرچہ آید بہ نظر منظرے از ایقان است
من چہ دانم کہ کدام ہست نشستہ اینجا
نعرہ زد مسند دیں این کہ عجب سلطان است
منبع جود و سخاوات علی را گوید
ہرچہ بینم ز کمالات کہ بلک آن است
مشرب صدق و صفا داد ز منبر عثمان
ہرچہ فتوائے تو بدان شعبہ از ایمان است

[1] اشارہ بہ سوئے امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام [2] یعنی واقعہ غدیر ۱۸ ذی الحجہ

بنی ہاشم اور بعض مخصوص اصحاب تو رسول کے دفن و کفن میں مصروف تھے دوسری طرف دنیا کے لالچی مسلمان دنیا کی فکر میں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور خلافت کا قضیہ جس کو رسول غدیر خم کے عظیم الشان مجمع میں طے فرما چکے تھے چکانے لگے افسوس تو اس کا ہے کہ مسلمان رسول کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک نہ ہوئے۔ مہاجرین و انصار میں خوب بحث و مباحثہ ہوا آخر کار حضرت عمر نے مصلحتاً حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر مع اپنے چند ساتھیوں کے بیعت کر لی اس طرح رسول کی وصیت ٹھکرا کر ابوبکر خلیفہ بنائے گئے اور حضرت علی کا حق غصب کیا گیا۔

خلافت کے تین دور اور حضرت علی

رسول کی وفات کے بعد سنہ ۱۱ ہجری میں ابوبکر خلیفہ ہوئے انھوں نے حضرت عمر کے واسطے وصیت کی اس طرح سنہ ۱۳ ہجری میں عمر خلیفہ ہوئے سنہ ۲۳ ہجری میں عمر کو ابولولو نامی ایک شخص نے خنجر سے زخمی کر دیا تو انھوں نے مندرجہ ذیل چھ آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا دی۔ عثمان۔ عبدالرحمان بن عوف (عثمان کے بہنوئی) سعد وقاص (عثمان کے چچازاد بھائی) طلحہ۔ زبیر اور حضرت علی علیہ السلام۔ اس کمیٹی کا لائحہ عمل بھی خود ہی مرتب کر دیا وہ یہ تھا۔

(۱) یہ کمیٹی اپنے ہی ممبروں میں سے خلیفہ کا انتخاب کرے گی۔
(۲) اگر ووٹ برابر ہوں گے تو عبدالرحمن والی پارٹی کو ترجیح ہوگی۔
(۳) اگر ایک طرف پانچ ہو جائیں گے تو دوسری طرف کے ایک یا دو آدمیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔

ظاہر ہے کہ عثمان۔ عبدالرحمن۔ سعد وقاص رشتہ دار ہونے کی وجہ سے ایک ہی سمت ہوتے اور یہی پارٹی ترجیح پاتی اگر طلحہ و زبیر کا کوئی ادھر شامل ہو جاتا تو حضرت علی قتل کر دئے جاتے اس لئے کہ وہ کبھی حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ یہ پالیسی تو حضرت عمر کی تھی۔

کمیٹی کی کاروائی عبدالرحمن مصلحتاً حق خلافت سے دست بردار ہو گئے طلحہ نے عثمان کو [illegible]

دیا زبیرؓ نے حضرت علیؑ کو سعد وقاص نے عبدالرحمٰن کو لیکن یہ پہلے ہی دست بردار ہو چکے تھے لہذا معاملہ عثمانؓ اور حضرت علیؑ کے درمیان رہا عبدالرحمٰن فوراً جج بن گئے اور کہا کہ میں بے لاگ فیصلہ کر دوں گا۔ حضرت عثمانؓ نے قبول کر لیا۔ اگرچہ اس چیز کے حضرت علیؑ مخالف ہی رہے عبدالرحمٰن نے دوسرے دن فیصلہ سنایا کہ ان دونوں میں سے جو کتاب خدا سنت رسولؐ اور سیرت شیخین پر عمل کرنا قبول کر لئے وہ خلیفہ ہوگا حضرت علیؑ نے جواب دیا اگر کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے مطابق سیرت شیخین ہے تو اس شرط کی کیا ضرورت اور اگر مخالف ہے تو میں ایسی چیز کو قبول نہیں کر سکتا جو کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے مخالف ہو لیکن حضرت عثمانؓ نے اس شرط کو منظور کر لیا یہ ہے خلافت کی سرگذشت غور کے قابل بات یہ ہے کہ مسلمان کسی ایک اصول پر قائم نہ رہے اصل مقصد یہ تھا کہ اہلبیت رسولؐ کو ان کے حق سے محروم کر کے شریعت اسلامی سے اپنے حسب منشاء احکام صادر کئے جائیں اور جو بھی چاہے وہ ہو نہ قرآن کی قدر ہو اور نہ اہلبیت کی۔

حضرت علیؑ کی گوشہ نشینی اور حکومتوں کا ظلم

ان تینوں دوروں میں علیؑ اور دوستداران علیؑ پر انتہائی مظالم ہوئے۔ حضرت علیؑ کو بیعت کے لئے طرح طرح سے مجبور کیا گیا لیکن آپ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ خلافت میرا حق ہے مختصر یہ کہ آپ کو ہر طرح کی تکلیفیں اور اذیتیں پہونچائی گئیں کبھی آپ کے گلے میں رسی باندھی گئی۔ کبھی جناب سیدہؑ کے پہلوئے اقدس پر دروازہ آگ لگا کر گرا دیا گیا۔

حضرت علیؑ کی خلافت ظاہری حضرت عثمانؓ کے

قتل کے بعد حضرت علیؑ کو خلافت سپرد کی گئی آپ کا طرز حکومت رسولؐ کی طرح تھا گذشتہ دوروں کی طرح نہ تھا جس کی وجہ سے بڑے لوگوں کو کوئی آرام نہ تھا بنی امیہ اور دیگر لوگوں نے بغاوتیں شروع کیں حضرت عثمانؓ کے خون کا الزام لگا کر حضرت عائشہؓ نے جمل کی لڑائی لڑیں اور صفین

میں معاویہ نے جو خود خلافت کا دعویٰ لئے بیٹھا تھا حضرت علیؑ سے مقابلہ کیا لیکن جس وقت فتح ہونے کو تھی معاویہ کے وزیر عمرو عاص قرآن بلند کر کے بعض فسادوں کے ذریعہ حضرت کے

ح ساتھ چھوڑ دیا وہ خارجی کہلائے انھوں نے جنگ نہروان میں حضرت سے شکست کھائی۔

شہادت

بنی امیہ اور خارجیوں نے بعضیہ طور پر سازش کر کے ابن ملجم

نغمہ مستانہ

از عالیجناب مولانا نجم آفندی صاحب

آج گھٹا کیا جھوم کے اوٹھی — کعبہ کا پردہ چوم کے اوٹھی
مے جھومی پیمانہ جھوما — میخانہ کا میخانہ جھوما
ہر میکش آفاقی جھوما — محفل جھومی ساقی جھوما
بربط جھومے مطرب جھومے — فرد گنبد کے کانٹے جھومے
مست آنکھوں کے آہو جھومے — شانے جھومے گیسو جھومے
شب کے راگ سہانے جھومے — شعلوں میں پروانے جھومے
ساری بلندی پستی جھومی — ذرہ ذرہ ہستی جھومی
چرخ بریں کے تارے جھومے — جنت کے شہ پارے جھومے
مذہب کے دیوانے جھومے — تسبیحوں میں دانے جھومے
درد کی منزل والے جھومے — دل جھومے دل والے جھومے
رحمت حق کا بادل جھوما — عرش پہ عقل اول جھوما

آج گھٹا کس شان سے اوٹھی
کس دل کس ارمان سے اوٹھی

اوٹھی اور فضا میں پھیلی — خوب آغوش صبا میں پھیلی
دشت میں پہونچی کوہ میں پہونچی — خلوت میں انبوہ میں پہونچی
خندق کے میدان کو تاکا — خیبر کے سامان کو تاکا
بدر و احد کا نقشا سمجھا — دم بھر دیکھا بھالا سمجھا
دل میں دل کی تمنا مچلی — منزل خم پر کیا کیا مچلی
غار حرا کا گوشا دیکھا — نور خدا کو تنہا دیکھا
دنیا سے منہ موڑ کے ٹھہری — دست ادب کو جوڑ کے ٹھہری
قدرت کا انعام بتایا — جھوم گیا جب نام بتایا
چادر دوش پہ ڈالی اوٹھا — کعبہ کا رکھوالی اوٹھا
راہ طلب نے رتبے مانگے — پائے طلب کے بوسے مانگے
ناز سے بزم راز میں آیا — حق کے حریم ناز میں آیا
بنت اسد کے لال کو دیکھا — کعبہ کے اقبال کو دیکھا
سجدہ میں اصنام کو پایا — گودی میں اسلام کو پایا

جان میں گویا جان سی آئی
اپنا وصی اور اپنا بھائی

لشکریوں کو ورغلا دیا ان کی وجہ سے حضرت کو لڑائی بند کرنا پڑی کچھ لوگ اس واقعہ پر جو آپ کو خلیفہ چہارم کی حیثیت سے مانتے تھے حضرت کے مخالف ہو گئے اور انھوں

کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ موقع پا کر حضرت کو قتل کر دے چنانچہ وہ کوفہ آیا اور ایک روز متوقعہ پا کر ۱۹ رمضان کو نماز صبح میں حضرت پر زہر آلود تلوار کا

وار کیا اسی زخم کی وجہ سے ۶۳ برس کی عمر میں آپ کی شہادت واقع ہوئی نجف اشرف میں دفن ہوئے۔

اولاد آپ کی اولاد کی تعداد ۲۸ یا ۳۶ تھی ان میں جناب حسنین علیہم السلام اور جناب زینب و جناب ام کلثوم۔ جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ کے بطن مطہر سے تھیں

آپ کے علوم غیروں کی نظر میں آپ وہ عالم تھے جن کو خود خالق عالم نے منتخب و تیار کیا تھا دنیا کا کون انسان ہے جو آپ کے علم و کمال کو سمجھ سکتا ہے آپ کے علمی خدمات سے متاثر ہو کر مسٹر اوکلے اپنی تاریخ عرب کے صفحہ ۳۲۳ پر فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں میں بالاتفاق حضرت علیؑ کی عقل و دانائی کی شہرت ہے جس کو سب تسلیم کرتے ہیں آپ کے چند کلمات ابھی تک محفوظ ہیں مسٹر واشنگٹن ارونگ اپنی کتاب "خلفائے رسولؐ" کے صفحہ ۱۸۰ پر لکھتے ہیں "آپ کا بہت عزت و احترام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ ہی پہلے وہ خلیفہ ہیں جنھوں نے علوم و فنون کی بڑی حمایت اور حفاظت کی آپ کو خود بھی شعر گوئی کا پورا مذاق تھا اور آپ کے بہت سے حکیمانہ مقولے اور ضرب المثلیں اس وقت تک لوگوں کو زبان زد ہیں"۔

آپ کے عادات و اخلاق آپ کے عادات ایسے تھے کہ جن کی ادنیٰ سا یہ جس پر پڑ جاتی وہ انسان کامل ہو جاتا تھا دنیا کا کوئی ایسا اچھا وصف نہ تھا جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو ہمارا فرض ہے کہ حضرت علیؑ کی پاکیزہ اور سبق آموز زندگی کو مشعل راہ بنا کر دنیا و آخرت کی منزلوں میں کامیابی کیساتھ گذر جائیں۔

آپ کے پر حکمت مختصر اقوال

(۱) جہالت سے بدتر کوئی بیماری نہیں
(۲) فرصت کے وقت کا ضائع کرنا ملال کا باعث ہے۔
(۳) جو کام کرنے میں سستی کرتا ہے وہ ضرور رنج میں مبتلا ہوتا ہے۔
(۴) مست سو گیا وہ ہے جس کو ضعیف جانتا ہو۔
(۵) خوشامد عقل کو دور کر دیتی ہے۔

حضرت امیرؑ کی پیدائش اور بچپن

نسب - جناب عبدالمطلب تک حضرتؑ کا نسب وہی ہے جو حضرت رسولخدا صلعم کا ہے - جناب عبدالمطلبؑ کے دو بیٹے (ایک ہی بیوی سے) جناب عبداللہؑ اور جناب ابو طالبؑ ہوئے - جناب عبداللہؑ کے صاحبزادے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم اور جناب ابو طالبؑ کے فرزند حضرت علیؑ ہیں - آپکی مادر گرامی جناب فاطمہؑ بنت اسد تھیں -

آپ کا نور کب خلق ہوا - حضرت رسولخداؐ نے فرمایا ہے کہ کنت انا و علی نورا بین یدی اللہ تعالٰی قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق آدم قسم ذالک النور جزئین فجزء انا وجزء علی - جب خدا نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اس سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علیؑ خدا کے سامنے ایک نور میں تھے - پھر جب خدا نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کے دو حصے کردئے - ایک حصہ میں ہوں اور دوسرا حصہ علیؑ ہیں (ریاض نضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

تاریخ ولادت - ۳۰ عام الفیل (فالکبا) میں جبکہ حضرت رسولخدا کی عمر ساڑھے ۲۹ برس کی تھی ۱۳ رجب کو جمعہ کے دن حضرت کی ولادت باسعادت ہوئی - حضرت کے والد یا والدہ نے کبھی بت پرستی نہیں کی - اور حضرت نے بھی کبھی بت کو نہیں مانا - اسی وجہ سے جب حضرت علیؑ کا نام آتا ہے تو کرم اللہ وجہہ (خدا نے انکے منہ کو ہمیشہ بتوں کے سجدے سے پاک رکھا) کہتے ہیں (نورالابصار صفحہ ۷۶) اور علامہ ابن حجر مکی وغیرہ نے لکھا ہے واخرج ابن سعد عن الحسن بن زید قال لم یعبد الاوثان قط لصغرہ ای ومن ثم یقال فیہ کرم اللہ وجہہ حضرت علیؑ نے کبھی بھی کسی بت کو نہیں پوجا اسی وجہ سے آپ کا نام لیکر لوگ کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں (صواعق محرقہ صفحہ ۷۲)

جائے ولادت - یہ حضرت علیؑ کی عظیم الشان اور مخصوص فضیلت ہے کہ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے (مروج الذہب جلد ۲ صفحہ ۱۵ ازالۃ الخفا مقصد ۲ صفحہ ۲۵۱ ومطالب السؤل صفحہ ۳۲ وغیرہ

نام نامی - آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام حیدر و اسد جناب ابو طالبؑ نے زید و خدا نے علیؑ رکھا - آپ کی کنیتیں متعدد ہیں - مثلاً ابو الحسن - ابو الحسینؑ ابو السبطین - ابو الریحانتین -

کنیت - ابو تراب - ابو محمد -

القاب - بھی بہت ہیں مثلاً صدیق اکبر - فاروق اعظم - امیرالمومنین - امام المتقین - یعسوب المسلمین - قائد الغر المحجلین - المرتضیٰ - اسد اللہ - ولی اللہ - بیضۃ البلد - الوصی - سید الوصیین - قسیم النار والجنۃ - حیدر کرار - خاتم الوصیین - امام البررۃ - قاتل الفجرۃ - حجۃ اللہ - وارث رسول اللہ - خلیفہ رسول اللہ - صالح المومنین - مولے المومنین - قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین - الصفی - نفس الرسول - سیف اللہ - خیر البشر - الساقی - ساقی کوثر - ید اللہ - احب الخلق الی اللہ وغیرہ

پرورش - علامہ زمخشری نے خصائص عشرہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول خداؐ ہی نے حضرت علیؑ کا یہ نام رکھا - اور آپ ہی اپنے لعاب دہن سے حضرت علیؑ کو بہت دنوں تک غذا دیتے رہے - چنانچہ علیؑ کی ماں جناب فاطمہؑ بنت اسد بیان کرتی تھیں کہ جب علیؑ پیدا ہوئے تو حضرت رسولخدا صلعم نے ان کو لیا ان کا نام علیؑ رکھا ان کے منہ میں دہن مبارک کا لعاب دیا - پھر آپ کے منہ میں اپنی زبان مبارک دیدی جس کو حضرت علیؑ چوستے چوستے سو گئے - جب دوسرا دن ہوا تو ہم لوگوں نے علیؑ کے لئے دایہ کی تلاش کی مگر علیؑ نے کسی عورت کا پستان منہ میں نہیں لیا - تب پھر ہم لوگوں نے حضرت محمدؐ کو بلایا آپ نے پھر اپنی زبان مبارک علیؑ کے منہ میں دی جس کو چوستے چوستے علیؑ سو گئے اسی طرح بہت دنوں تک ہوتا رہا (سیرۃ حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۸ وغیرہ) اس طرح حضرت علیؑ کی پرورش بھی جناب رسولخدا صلعم ہی کے نور سے ہوتی رہی -

بچپن کا زمانہ حضرت کے بچپن کا زمانہ بھی حضرت رسولخدا صلعم کے ساتھ ہی گزرا جس کا واقعہ مورخین و محدثین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ حضرت علیؑ پر خدا کی جو نعمتیں تھیں اور اس نے آپ کو جو فضیلتیں مرحمت فرمائیں ان میں یہ بھی تھی کہ جب آپ بالکل بچے تھے قریش میں سخت قحط پڑا - جناب ابو طالبؑ کے عیال ماشاء اللہ کثرت سے تھے یہ خیال کر کے حضرت رسولخداؐ نے اپنے چچا جناب عباس سے جو اس وقت خاندان بنی ہاشم میں سب سے زیادہ خوشحال اور فارغ البال تھے فرمایا کہ آپ کے بھائی ابو طالبؑ کے عیال بہت ہیں اور اس وقت لوگوں پر قحط کی جو مصیبت پڑی ہے آپ دیکھتے ہیں اس سبب سے میری رائے ہے کہ میں اور آپ ان کے پاس چلیں اور ان کے عیال کا بوجھ ان سے کچھ ہلکا کردیں اس طرح کہ ان کے بیٹوں میں سے ایک کو میں اپنے ذمہ لے لوں اور ایک کو آپ لے لیں اور ان دونوں کے بارے ہم لوگ ان کو ہلکا کردیں - جناب عباس نے کہا تمہاری رائے بہت مناسب ہے - غرض دونوں بزرگ گئے - اور جناب ابو طالبؑ کے پاس پہونچکر کہا کہ جب تک لوگوں میں قحط کی مصیبت رہے ہم چاہتے ہیں آپ کے بوجھ کو کچھ تقسیم کرلیں : جناب ابو طالبؑ نے کہا اچھا میرے پاس عقیل کو چھوڑ دو اور جس کو چاہو تم لے جاؤ حضرت رسول خدا صلعم نے حضرت علیؑ کو لے کر اپنے سے ملا لیا اور جناب عباس نے جناب جعفر طیار کو لیا اور اپنے ساتھ رکھا - اس وقت سے حضرت علیؑ برابر حضرت رسولخدا صلعم کے ساتھ رہے یہاں تک کہ خدا نے حضرتؐ کو پیغمبر بنایا تو حضرت علیؑ نور احضرت

قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ

نتیجۂ فکر دبیر الکلام نواب فتح علی مرزا خاں نعیم بھوپالی ہندر حال مقیم حیدرآباد

جدار کعبہ بنکر یہ صدا دیتی ہے رندانہ ٭ ادھر بھی اک نظر ہو لطف کی اے پیر میخانہ
ارے کعبہ تیری قسمت کا تارا اوج پر چمکا ٭ کہے گا اب نہ تجھکو تا قیامت کوئی بت خانہ
علیؑ کی نقد الفت کا خزانہ دل ہمارا ہے ٭ بظاہر صورت گو فقیرانہ مگر دل ہے امیرانہ
اٹھیں گے یا علیؑ کہتے ہوئے انگڑائیاں لیکر ٭ ملائک سے رہیگی قبر میں صحبت بھی یارانہ
نجف کہتے ہیں تم جس کو وہ ہم رندوں کی بستی ہے ٭ وہاں ہے اپنا ساقی اور وہی ہے اپنا میخانہ
خدا کا گھر وہی کعبہ وہی اسلام کا قبلہ ٭ وہی کعبہ وہی قبلہ علیؑ کا ہے زچہ خانہ
زمانے کو منور بنکے سورج دن کو کرتا ہے ٭ چراغ بارگہ کا رات کو بنکر وہ پروانہ
سنا ہے جب سے ہم نے جلایا بھی نصیری کو ٭ علی اللہ کا نعرہ ہے اپنا بانگ مستانہ
بہائے حسن یوسف کو زلیخا نے گراں سمجھا ٭ علیؑ کے حسن کی قیمت کا ہے وہ صرف بیعانہ
ہماری جان صدقے ای بسانے والے کعبے کے ٭ تری الفت سے کر آباد اپنے دل کا ویرانہ
بہار آئی ہے اے ساقی سجی ہے نور کی محفل ٭ چلے ساغر پہ ساغر اور پیمانے پہ پیمانے
بنا ملے مجھے باغ نجف میں آشیاں اپنا ٭ چھٹکتا ہوں گلستان ولا میں عندلیبانہ

نعیم مدح خواں زاہد جسے محشر سمجھتے ہیں
ہمارے ساقیٔ کوثر کی ہے وہ بزم رندانہ

ہو گئے ... آپ پہلا ایمان ظاہر کردیا اور آپ کی پوری تصدیق کی اور جناب جعفر برابر جناب عباس کے پاس رہے یہاں تک کہ مسلمان ہوئے اور اپنا انتظام خود اٹھا لیا

خطبۂ جناب امیر بے الف

(مع ترجمۂ اردو)

مطالب السئول فی مناقب آل رسول اور شرح نہج البلاغہ میں ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز اصحاب رسول خدا جمع تھے اثنائی گفتگو میں ذکر ہوا کہ حروف تہجی سے کلام میں سب سے زیادہ کون حرف استعمال ہوتا ہے سب نے متفق ہو کر کہا کہ الف کلام عرب میں زیادہ استعمال ہوتا ہے اور بغیر الف کے کلام کرنا دشوار ہے۔ یہ سنکر حضرت امیر نے فی البدیہہ یہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں الف نہیں ہے۔

نوٹ۔ گذشتہ سال یہ خطبہ مبارک انقلاب رجب نمبر میں شائع ہوا تھا لیکن اکثر ناظرین جو عربی سے نا واقف ہیں انکا اصرار تھا کہ اردو ترجمہ کیا جائے تو شائع کیا جائے لہذا امسال مع ترجمہ کے شائع

حَمِدْتُ مَنْ عَظُمَتْ مِنَّتُهُ ۔ وَسَبَغَتْ نِعْمَتُهُ ۔ وَسَبَقَتْ غَضَبَهُ رَحْمَتُهُ ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ ۔ وَنَفَذَتْ مَشِيَّتُهُ ۔ وَبَلَغَتْ حُجَّتُهُ وَعَدَلَتْ قَضِيَّتُهُ ۔
حَمِدْتُهُ حَمْدَ مُقِرٍّ بِرُبُوبِيَّتِهِ ۔ مُتَخَضِّعٍ لِعُبُودِيَّتِهِ ۔ مُتَنَصِّلٍ مِنْ خَطِيئَتِهِ ۔ مُعْتَرِفٍ بِتَوْحِيدِهِ ۔ مُسْتَعِيذٍ مِنْ وَعِيدِهِ ۔

مُؤَمِّلٍ مِنْهُ مَغْفِرَةً تُنْجِيهِ يَوْمَ يُشْغَلُ كُلٌّ عَنْ فَصِيلَتِهِ وَبَنِيهِ ۔ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَرْشِدُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ۔ وَشَهِدْتُ لَهُ شُهُودَ عَبْدٍ مُخْلِصٍ مُوقِنٍ وَفَرَّدْتُهُ تَفْرِيدَ مُؤْمِنٍ مُتَيَقِّنٍ وَوَحَّدْتُهُ تَوْحِيدَ عَبْدٍ مُذْعِنٍ ۔

لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ سَهِيمٌ (وَلِيٌّ) فِي صُنْعِهِ جَلَّ عَنْ مُشِيرٍ وَوَزِيرٍ وَعَنْ عَوْنٍ وَمُعِينٍ وَنَصِيرٍ وَنَظِيرٍ ۔ عَلِمَ فَسَتَرَ وَبَطَنَ فَخَبَرَ وَمَلَكَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ فَغَفَرَ وَحَكَمَ فَعَدَلَ ۔ وَتَكَرَّمَ وَتَفَضَّلَ لَمْ يَزَلْ وَلَنْ يَزُولَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

وَهُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ رَبٌّ مُتَعَزِّزٌ بِعِزَّتِهِ (مُتَفَرِّدٌ) وَمُتَمَكِّنٌ بِقُوَّتِهِ ۔ مُتَقَدِّسٌ بِعُلُوِّهِ مُتَكَبِّرٌ بِسُمُوِّهِ لَيْسَ يُدْرِكُهُ بَصَرٌ وَلَمْ يُحِطْ بِهِ نَظَرٌ قَوِيٌّ مَنِيعٌ بَصِيرٌ سَمِيعٌ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ

عَجَزَ عَنْ وَصْفِهِ مَنْ وَصَفَهُ (يَصِفُهُ) وَضَلَّ عَنْ نَعْتِهِ مَنْ عَرَفَهُ قَرُبَ فَبَعُدَ وَبَعُدَ فَقَرُبَ يُجِيبُ دَعْوَةَ مَنْ يَدْعُوهُ وَيَرْزُقُهُ وَيَحْبُوهُ ۔ ذُو لُطْفٍ خَفِيٍّ وَبَطْشٍ قَوِيٍّ وَرَحْمَةٍ مُوسِعَةٍ وَعُقُوبَةٍ مُوجِعَةٍ رَحْمَتُهُ جَنَّةٌ عَرِيضَةٌ مُونِقَةٌ وَعُقُوبَتُهُ جَحِيمٌ مَمْدُودَةٌ مُوبِقَةٌ ۔

وَشَهِدْتُ بِبَعْثِ مُحَمَّدٍ رَسُولِهِ وَعَبْدِهِ وَصَفِيِّهِ وَنَبِيِّهِ وَنَجِيِّهِ وَحَبِيبِهِ وَخَلِيلِهِ بَعَثَهُ فِي خَيْرِ عَصْرٍ وَحِينِ فَتْرَةٍ وَكُفْرٍ رَحْمَةً لِعَبِيدِهِ وَمِنَّةً لِمَزِيدِهِ خَتَمَ بِهِ نُبُوَّتَهُ وَشَيَّدَ بِهِ حُجَّتَهُ
فَوَعَظَ وَنَصَحَ وَبَلَّغَ وَكَدَحَ رَؤُوفٌ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَحِيمٌ سَخِيٌّ رَضِيٌّ وَلِيٌّ زَكِيٌّ عَلَيْهِ رَحْمَةٌ وَتَسْلِيمٌ وَبَرَكَةٌ وَتَعْظِيمٌ وَتَكْرِيمٌ مِنْ رَبٍّ

حمد کرتا ہوں میں اوسکی جسکا احسان عظیم ہے اور اسکی نعمت وسیع اور کامل ہے۔ اور اسکی رحمت اوس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے اور اسکا کلمہ تمام ہے۔ اور اوسکی مشیت جاری ہے۔ اور اسکی حجت پہنچ چکی ہے۔ اور اوس کا فیصلہ مبنی بر عدل و انصاف ہے۔ حمد اوس کی حمد اسطرح کرتا ہوں جسطرح اوسکی ربوبیت کا اقرار کرنے والا اوسکی عبودیت میں فروتنی کرنے والا اوسکی نافرمانی سے پرہیز کرنے والا اوسکی توحید کا اعتراف کرنے والا حمد کرتا ہے اور اوس کے قہر و غضب سے پناہ مانگنے والا حمد کرتا ہے۔

اسی طرح سے میں خدا کی حمد کرتا ہوں جس طرح ایک امیدوار مغفرت اور نجات کا خواہاں قیامت کریگا جس روز ہر شخص اپنے عزیزوں اور قرابت داروں اور اپنی اولاد سے بے پرواہ اور اپنی ہی حالت میں مبتلا ہوگا۔ ہم اوس سے مدد اور ہدایت چاہتے ہیں اور اوس پر ایمان لاتے ہیں اور اوسکی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں مثل اوس بندۂ خالص کے جو اوس کے وجود کا یقین رکھتا ہے اور مثل اوس مومن کے جو خدا کو واحد اور یگانہ یقین جانتا ہو اور اوسکی وحدانیت کا یقین رکھتا ہو جس طرح سے وہ مومن مطیع کرتا ہے۔ اوس خدا کی سلطنت اور خالقیت میں نہ کوئی شریک اور سہیم ہے اور نہ کوئی اوسکا مشیر و وزیر ہے اوسکی شان اس سے ارفع و اعلی ہے کہ کوئی اوسکا مددگار و معین و ناصر و نظیر ہو۔ وہ سب کا حال جانتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ باطن کی حالت سے واقف ہے اور اوس سے آگاہ ہے۔ اوسکی بادشاہت سب پر غالب ہے گناہ اور نافرمانی اوسکی کیجاتی ہے تو معاف کر دیتا ہے اوس کا حکم عدالت کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ کریم ہے تفضل و کرم کرتا ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا (بے زوال ہے) اور کوئی اوسکا مثل نہیں ہے۔ اور وہ ہر چیز سے پہلے سے پروردگار ہے اپنی ہی عزت و بزرگی سے غالب ہے اپنی ہی قدرت سے ہر شئے پر قادر ہے بسبب اپنی عظمت اور بڑائی کے وہ پاک و مقدس ہے اور بسبب اپنی رفعت و شان کے وہ سب سے ارفع ہے نہ آنکھ اوسکو دیکھ سکتی ہے نہ عقل اوسکو سمجھ سکتی ہے وہ قوی ہے برتر ہے ہر چیز کو دیکھتا ہے اور ہر بات کو سنتا ہے مہربان اور رحیم ہے۔ جس شخص نے اسکی حمد و ثنا کی وہ عاجز ہو گیا (نہ کر سکا) اور جس نے اوسکو پہچانا اوسکی تعریف سے دور ہوگیا۔ متحیر ہو گیا باوجود نزدیک ہونیکے وہ دور ہے اور دور ہونے پر نزدیک ہے (یعنی باعتبار رحمت و تدبیر وہ قریب ہے اور اس لحاظ سے دور ہے کہ ہم حواس ظاہری سے اوسکو محسوس نہیں کر سکتے) جو کوئی اس سے دعا کرتا وہ قبول فرماتا ہے روزی دیتا ہے اور بخشش کرتا ہے وہ صاحب لطف خفی ہے عنایت اوسکی بہت بڑی ہے۔ گرفت اسکی قوی ہے رحمت اسکی وسیع ہے عذاب اوس کا دردناک ہے اوسکی رحمت جنت ہے ایسی جنت جو نہایت وسیع و حیرت انگیز ہے اوسکا عذاب دوزخ ہے جو مہلک اور مبتلا ہوا ہے۔ اور اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفی اوسکے رسول۔ بندہ۔ صفی۔ نبی۔ محبوب۔ دوست اور برگزیدہ ہیں اور ایسے زمانہ اور ایسے وقت میں انکو مبعوث برسالت کیا کہ جب دنیا نبی سے خالی اور کفر کا دور دورہ تھا اور انکو اسلئے مبعوث کیا کہ اپنے بندوں پر رحمت اور احسان کرے مزید برآں اپنی نبوت کو انپر ختم اور اپنی حجت کو مضبوط کر دیا۔

پس اس پیغمبر (محمد) نے وعظ و پند فرمایا خدا کا حکم بندوں کو پہنچایا اور ہر طرح سے اوسکا حکم پہنچانے میں کوشش کی وہ ہر مومن پر مہربان تھے رحم کرتے تھے سخی تھے پسندیدہ تھے

غفورٍ رحيمٍ قريبٍ مجيبٍ -

ووصّيتكم معشرَ من حضرني بوصيّة ربّكم وذكّرتكم بسنّة نبيّكم فعليكم برهبةٍ تسكن قلوبكم وخشيةٍ تذري دموعكم وتقيّةٍ تنجيكم قبل يومٍ تبليكم وتذهلكم يومٌ يفوز فيه من ثقل وزنُ حسنته وخفّ وزنُ سيّئته ولتكن مسئلتكم وتملّقكم مسئلةَ ذلٍّ وخضوعٍ وشكرٍ وخشوعٍ بتوبةٍ ونزوعٍ وندمٍ ورجوعٍ - وليغتنم كلُّ مغتنمٍ منكم صحّته قبل سقمه و شيبته قبل هرمه وسعته قبل فقره وفرغته قبل شغله وحضره قبل سفره وحيوته قبل تكبّره وتهرّمه ويمرض ويملّه طبيبه ويعرض عنه حبيبه وينقطع عمره ويتغيّر عقله - ثمّ قيل موعوكٌ وجسمه منهوكٌ ثمّ جدّ في نزعٍ شديدٍ وحضره كلُّ قريبٍ وبعيدٍ فشخص بصره وطمح نظره ورشح جبينه وعطفت عرنينه وسكن حنينه وجذبت نفسه وبكته عرسه وحفر رمسه ويتم ولده -

وتفرّق عنه عدده وقسّم جمعه وذهب بصره وسمعه ومدّد وجرّد وعرّي وغسّل ونشّف وسجّي وبسط له وهيّئ ونشر عليه كفنه وشدّ منه ذقنه وقمّص وعمّم وودّع وسلّم وحمل فوق سريرٍ وصلّي عليه بتكبيرٍ بغير سجودٍ وتعفيرٍ ونقل من دورٍ مزخرفةٍ وقصورٍ مشيّدةٍ وحجرٍ منجّدةٍ وجعل في ضريحٍ ملحودٍ ضيّقٍ مرصودٍ بلبنٍ منضودٍ ومسقّفٍ بجلمودٍ - وهيل عليه عفره وحثي عليه مدره وتحقّق حذره ونسي خبره ورجع عنه وليّه وصفيّه ونديمه ونسيبه وحميمه وتبدّل به قرينه وحبيبه فهو حشو قبرٍ ورهين قفرٍ يسعى بجسمه دود قبره ويسيل صديده من منخره يسحق تربته لحمه وينشف دمه بجنبيه ويرمّ عظمه حتّى يوم حشره فينشر من قبره -

حين ينفخ في صورٍ ويدعى بحشرٍ ونشورٍ فثمّ بعثرت قبورٌ وحصّلت سريرة صدورٍ وجيء بكلّ نبيٍّ وصدّيقٍ وشهيدٍ وتوحّد (وتوحّد) للفصل قديرٌ بعبده خبيرٌ بصيرٌ - فكم من زفرةٍ تضنيه وحسرةٍ تضنيه في موقفٍ مهولٍ و مشهدٍ جليلٍ بين يدي ملكٍ عظيمٍ وبكلّ صغيرٍ وكبيرٍ عليمٍ فحينئذٍ يلجمه عرقه ويحصره قلقه عبرته غير مرحومةٍ وصرخته غير مسموعةٍ وحجّته غير مقبولةٍ وتبيّن جريرته ونشر صحيفته فنظر في سوء عمله وشهدت عليه عينه بنظره

الٰہی بخشنے والا، پاکیزہ ہے اور ہر نعمت اوسی کی طرف سے رحمت اور سلام عظمت برکت اور اکرام ہو ہر بخشنے والا قریب اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

اے حاضرین مجلس میں تمکو تمہارے پروردگار کا حکم سناتا ہوا تمہیں وصیت کرتا ہوں اور تمکو تمہارے پیغمبر کے طرز عمل کو یاد دلاتا ہوں تم پر لازم ہے کہ خدا سے ڈرو تاکہ تمہارا دل مطمئن رہے اور خدا کا ایسا خوف کرو کہ تمہاری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور ایسی پرہیزگاری کرو جو تم کو نجات دلوائے قبل اسکے کہ آزمایش کا دن آئے اور تم غافل ہو جاؤ (یعنے تم کو سوا اپنے کسی کا خیال نہ رہے اور اپنے عالم میں گرفتار رہو) اوس روز وہی شخص رستگار ہوگا جس کے ثواب کا پلہ بھاری اور گناہوں کا پلہ ہلکا ہوگا تم کو چاہیے کہ جب (خدا سے) دعا کرو تو بہت عاجزی اور گڑگڑا کر توبہ اور خوشامد و ذلت کیساتھ کرو اور دل سے گناہوں کا خیال دور کرکے ندامت کیساتھ خدا کی طرف رجوع کرو۔ تم کو چاہیے کہ بیماری سے قبل صحت کو اور بڑھاپے سے پہلے جوانی کو فقر سے آگے فراغ بالی کو اور سفر سے پیشتر حضر (وطن) کو اور کاموں میں مشغول ہونے سے پہلے فراغت کو غنیمت جانو ایسا نہو کہ پیری آجائے اور تم سب کی نظروں میں خوار و ذلیل ہو جاؤ یا مرض آدبائے اور حکیم طبیب اوسکو تعب و رنج میں ڈالے اور دوست احباب روگردانی کریں عمر منقطع ہو جائے اور عقل میں فتور آجائے۔ پھر لوگ یہ کہتے ہیں کہ بخار کی شدت سے حالت خراب ہوگئی ہے جسم لاغر ہو جاتا ہے جانکنی کی سختی ہوتی ہے اور قریب و بعید کا ہر شخص اسکے پاس آتا ہے اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں پتلیاں پھر جاتی ہیں پیشانی پر (موت کا) پسینا آتا ہے ناک ٹیڑھی ہو جاتی ہے آواز بند ہو جاتی ہے روح قبض ہو جاتی ہے اوسکی زوجہ رونے پیٹنے لگتی ہے اور قبر کھودی جاتی ہے اُس کے بچے یتیم ہو جاتے ہیں

اس کے مددینے ساتھی متفرق ہو جاتے ہیں اعضا شکستہ ہو جاتے ہیں بینائی اور سماعت جاتی رہتی ہے پھر اوس کو سیدھا کرکے لٹا دیتے ہیں لباس اتار لیا جاتا ہے غسل دیا جاتا ہے ایک کپڑے سے جسم پونچا جاتا ہے اور خشک کرکے اسپر ایک چادر ڈالدیجاتی ہے اور ایک بچھا دیجاتی ہے اور کفن لایا جاتا ہے اس کی ٹھڈی باندھی جاتی ہے قمیص پہنایا جاتا ہے عمامہ باندھا جاتا ہے اور رخصت کردیا جاتا ہے اور جنازہ اٹھانے والوں کو سپرد کردیا جاتا ہے پھر اس کا جنازہ اُٹھایا جاتا ہے بغیر سجود اور تعفیر کے یعنی پیشانی خاک پر نہیں رکھی جاتی ہے صرف تکبیر کے ساتھ اسپر نماز پڑھی جاتی ہے اور آراستہ و طلائی کار اور مضبوط و مستحکم محلوں سے اور نفیس فرش و فروش والے کمروں سے لاکر اوسکو لحد تنگ میں ڈالدیتے ہیں قبر تہ بتہ اینٹوں سے چنکر اوپر پتھر رکھکے پاٹ دیجاتی ہے۔ قبر پر مٹی ڈالدیجاتی ہے اور ڈھیلوں سے پر کردیجاتی ہے اسپر (میت پر) خوف چھا جاتا ہے اوسکی خبر نہیں معلوم ہوتی ہے عزیز و دوست (سب) اوسکو چھوڑ کر پلٹ جاتے ہیں اسکے دوست احباب سب بدل جاتے ہیں وہ (مردہ) قبر میں گرو پڑا ہوتا ہے اور مٹی ہونے لگتا ہے اس کے بدن پر کیڑے دوڑتے پھرتے ہیں اوسکی ناک سے پیپ بہتی ہے اس کا گوشت خاک ہو جاتا ہے اس کا خون دونوں پہلوؤں میں خشک ہو جاتا ہے اس کے ہڈیاں بوسیدہ ہوکر مٹی ہو جاتی ہیں اور روز قیامت تک اسیطرح سے رہتا ہے تاوقتیکہ خدا پھر اوسکو زندہ کرے اور قبر سے اٹھائے -

جب صور پھونکا جائیگا تو وہ قبر سے اٹھیگا اور موقف حشر و نشر میں بلایا جائیگا اور اوسوقت اہل قبور زندہ ہونگے اور قبر سے نکالے جائیں گے اور اُن کے دلوں کے بھید ظاہر کئے جائیں گے اور ہر ایک پیغمبر اور صدیق اور شہید حاضر کیا جائیگا اور فیصلہ کیلئے خداوند قدیر جو اپنے بندوں کے حالات سے واقف و آگاہ ہے جدا جدا کھڑا کرے گا -

پھر بہت سی (وحشت ناک) صدائیں اسکو پریشانی میں ڈالدینگی اور مقام خوف و حسرت سے وہ لاغر ہو جائیگا اور اوس بادشاہ جلیل کے سامنے جو ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جانتا ہے ڈرتا ہوا حاضر ہوگا۔ اسوقت گناہوں کی شرم سے اسقدر پسینہ بہے گا کہ منہ تک آجائیگا اور اسکو نہایت قلق ہوگا۔ وہ بہت کچھ روئے پیٹے گا فریاد کرے گا مگر کچھ شنوائی نہوگی نہ کوئی عذر قبول ہوگا اور نہ کسی خطا کی بخشش ہوگی اور گناہ ظاہر کردئے جائیں گے اور اوسکا نامہ اعمال پیش کیا جائیگا وہ اپنے اعمال بد کو دیکھے گا آنکھ اوسکی بدنظری کی شاہد (گواہ) ہوگی - پاؤں برے کام کے واسطے (چلنے کی) اور شرمگاہ زناکاری کی

...یٰلہ بطلسہ ورجلہ بخطوہ وفرحہ بمسیہ وحبلہ بمسیہ
تسلسل حبلہ وغلتعایۃ -

سیق فلیتعب (فسحب) وحملۃ نور دجہنم بکرب وشدۃ
فضل یعذب فی حجیم ویسقی شربۃ من حمیم وتشوی
وجہہ وتسلخ جلدہ وتضربہ زبنیتہ بمقمع من حدید
ویعود جلدہ بعد نضجہ کجلد جدید -
یستغیث فتعرض عنہ خزنۃ جہنم ویستصرخ فیلبث حقبۃ
یندم مستعیذ برب قادر من شر کل مصیر فنسئلہ عفو من
رضی عنہ ومغفرۃ من قبلہ -
فہو ولی مسئلتی ومنجح طلبتی فمن زحزح عن تعذیب ربہ
جعل فی جنتہ بعزتہ وخلد فی قصور مشیدۃ وملک
بحور عین وحفدۃ وطیف علیہ بکئوس وسکن حظیرۃ قدس
وتقلب فی نعیم وسقی من تسنیم وشرب من عین سلسبیل
ومزج لہ بزنجبیل مختم بمسک وعنبر مستدیم للملک
مستشعر للسرور یشرب من خمور فی روض مغدق لیس
یصدع من شربہ ولیس ینزف لبہ هذہ منزلۃ من خشی
ربہ وحذر نفسہ معصیتہ وتلک عقوبۃ من جحد مشیتہ
وسولت لہ نفسہ معصیتہ ہو قول فصل وحکم عدل و
خیر قصص قص ووعظ بہ نص تنزیل من حکیم حمید
نزل بہ روح قدس مبین علی قلب نبی مہتد رشید صلت علیہ
رسل سفرۃ مکرمون بررۃ عذت برب علیم رحیم کریم من
شر کل عدو لعین رجیم فلیتضرع متضرعکم و
لیبتہل مبتہلکم ولیستغفر کل مربوب منکم لی ولکم
وحسبی ربی وحدہ

اور چند مس کرنے کی گواہی دیں گے پس اسکی گردن میں زنجیر ڈالدیجائیگی
اور مشکیں باندھ دیجائینگی -

پھر کھینچکر جہنم میں ڈالدیا جائیگا اور وہ تلپٹیا داخل جہنم ہوگا اور وہاں اوسپر
بہت سخت عذاب کیا جائیگا جہنم کا تپتا ہوا پانی اوسکو پینے کو دیا جائیگا جس سے
اس کا منہ جلس جائیگا کھال اُڑ جائیگی فرشتے گرز آہنی اوسکو ماریںگے اور کھال
اُڑ جانیکے بعد پھر نئی کھال پیدا ہوگی - وہ شخص (بہت کچھ) فریاد کریگا مگر فرشتے
خزانہ جہنم کے اوس کی طرف سے منہ پھیر لینگے (ایک نہ سنیں گے) اسی طرح ایک مدت
دراز تک وہ عذاب میں مبتلا اور نادم توبہ تلا کرتا رہے گا - میں پروردگار قدیر سے
پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھکو ہر مفر شئی سے محفوظ رکھے اور اوس سے میں ایسی
معافی کا خواستگار ہوں جیسے اوس نے کسی شخص کو اوس سے خوشنود ہوکر عطا
کی ہو اور ایسی مغفرت چاہتا ہوں جو اس نے قبول فرمائی ہے -
پس وہی (خدا) میری خواہشیں پوری کرنے والا ہے اور میرے مطلب کو
برلانے والا ہے جو شخص مستحق عذاب نہیں ہے وہ بہشت کے مضبوط محلوں میں
عزت کیساتھ ہمیشہ کیلئے رہے گا حور عین اور خادم (غلمان) اسکی ملک ہونگے
جام ہا کوثر کا دور چلیگا حظیرہ قدس میں مقیم ہوگا نعمت ہا بہشت میں متصرف
اور پھرتا رہیگا نہر تسنیم کا پانی پئے گا - اور چشمہ سلسبیل سے جسمیں زنجبیل ملی
ہوئی ہے اور مشک و عنبر کی مہر لگی ہوئی ہے سیراب ہوگا وہاں کا دوامی مالک ہوگا معطر
اور خوشگوار شراب پئے گا جس سے نہ دردسر (خمار) ہوگا نہ بیہوشی اور نہ حواس میں فتور
ہوگا یہ منزلت اور یہ مرتبہ اوس شخص کا ہے جو خدا سے ڈرا ہے اور گناہوں سے بچا ہے
اور عذاب اوس شخص کیلئے ہے جو اپنے خالق کی نافرمانی کرتا ہے اور خواہشات نفسانی
سے معصیت کا مرتکب ہوتا ہے پس حق و باطل میں اس بات سے فرق معلوم ہوتا ہے
اور یہی عادلانہ فیصلہ ہے اور بہترین قصہ اور نصیحت ہے جسکی صراحت خداوند حکیم
و حمید نے اس کتاب میں فرمائی ہے جو روح القدس نے ہدایت یافتہ راستباز پیغمبر
کے قلب پر نازل کیا - میں پروردگار علیم رحیم و کریم سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھکو
ہر دشمن لعین و رجیم کے شر سے بچائے پس اس کی بارگاہ میں عاجزی
کرنے والوں کو چاہئے کہ عاجزی کریں اور دعا کرنے والے دعا کریں اور تم میں
سے ہر شخص میرے لئے اور اپنے لئے استغفار کرے - میرا پروردگار تنہا
میرے لئے بس ہے -

[1] احاطہ

دیگر مدائح مختصر بعضے علی از لسان نبی از کتاب اساس الایمان والہ مدارسی (قلمی)

گفت خیر المرسلین مستطاب	حب حیدر آنقدر دارد ثواب
کز نہ بیند باوجود آن ضرر	ہیچکس از ہیچ عصیان دگر
بغض او جری بود و ویش سیاہ	کہ نہ بیند باوجود آن گناہ
ہیچ نفعی بر کند چندین ثواب	نیست غیر از حب او راہ ثواب
حب حیدر میخورد گیسو ذنوب	ہمچنان کہ آتش سوزندہ چوب
حب حیدر ہست نیلزادی برات	یعنی از دوزخ ہمی بخشد نجات
ہم برادر ہم وزیر ہم جانشین	زان کسان کہ از پس خود بہر دین
میگذارم جانشین صفدر علی ست	اے برادر چشم دانش منجلی ست
این حدیث دلنشین قول نبی ست	کہ علی با حق بود حق با علی ست
می نگردد این دو از ہم تا خدا	تا لب کوثر زیکدیگر جدا
گفت سرور حیدر والا مقام	در میان مردم عالم تمام
ہست مثل قل ہو اللہ احد	در کتاب پاک معبود صمد

ہست یعنی چون دران سورہ جدا	ذکر وحدانیت ذات خدا
ہمچنان اشرف ز دیگر سورہ است	ہمچنین او اشرف از خلق خداست
ہر کہ رنجاند علی مرتضی را	پس مر آن ایذا رسان را در جزا
حق برانگیزد ز قبر آبا جہود	یعنی ایمانش نہ بخشد ہیچ سود
جمع گشتندی اگر مردم تمام	بر ولائے حیدر والا مقام
ناخریدی آتش دوزخ خدا	راست فرمودہ رسول مقتدا
دوزخ از بہر منافق ہای اوست	ہر کہ حبش داشت جنت جای اوست
بعد من خیر البشر حیدر بود	یعنی او از جملہ کس برتر بود
زین حقیقت ہر کہ در دل منکر است	پس بتحقیق آن منافق کافر است
گر نکردی خلق حق چون حیدری	فاطمہ را نیست نبودی ہمسری -

ذکر حیدر نیز اطاعت میشود
سوی او دیدن عبادت میشود

باقی آئندہ

فتح سندھ ۳۹ھ

مولانا عینی شاہ صاحب قبلہ (نظامی)

فتح سندھ ۳۹ھ امام مشارق و مغارب امیرالمومنین علیؑ علیہ السلام کے دور خلافت کا درخشاں کارنامہ "فتح سندھ" ہے جس نے ہندوستان کو حضرت امیرالمومنینؑ اور خاندان اہلبیت سے وابستہ کر دیا۔ امام فن تاریخ علامہ احمد بن یحییٰ بلاذری معاصر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنی کتاب فتوح البلدان مطبوعہ مصر باب "فتوح السندھ ص۴۳۲" پر تحریر کرتے ہیں کہ امیرالمومنینؑ کے فرمان پر آپ کے مشہور جنرل حارث بن مرۃ عبدی بیس ہزار مجاہدین کے ساتھ ساحل سندھ پر لنگر زن ہوئے اور ساحل سے اندرون میں فوجیں بڑھاتے ہوئے سندھ کا مغربی حصہ فتح کر لیا اور جناب امیرؑ کو اس کی خبر دی۔ یہ مجاہد سندھ ۴۲ھ کے آخر تک سندھی راجاؤں سے کئی لڑائیاں لڑیں اور فتح یاب ہوتے گئے۔ قیقان کی لڑائی میں یہ اور ان کے ساتھی شہید ہوئے اور قیقان میں ہی مدفون ہوئے۔ چنانچہ ابن اثیر اپنی تاریخ کامل میں رقم طراز ہیں وتوجہ الحارث مرۃ العبدی الی بلاد السندھ غازیا متطوعا بامر امیرالمومنین علی فغنم واصاب الفتح بعد الفتح وغنایم وسبایا کثیر جدا حتی قسم الف راس فی یوم واحد وبقی غازیا مجاھدا فی سبیل اللہ منذ سنۃ الی ان استشھد ھو ومن معہ بارض القیقان ودفن فیھا رحمۃ اللہ علیھم۔ اس کی تصدیق ابو جعفر محمد بن جریر الطبری کی تاریخ رسل وملوک سے اور تاریخ تمدن اسلامی مولفہ علامہ جرجی زیدان سے اور نیز اسلام کی پہلی صدی کی سندھی تاریخ "چچ نامہ" سے ہوتی ہے۔ کتاب چچ نامہ سندھ کے راجہ داہر کے وقت کی لکھی ہوئی ہے۔ مولف نے اس میں جناب امیرالمومنینؑ کے عہد میں ہندوستان کے واقعات ذرا تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کا ایک نسخہ مدراس میوزیم لائبریری میں موجود ہے اور اس کا دوسرا نسخہ سنا جاتا ہے فرانس میں ہے۔ اس کتاب کے بعض اجزا کا انگریزی ترجمہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ کے مجلہ علمیہ کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہوا جن کے پڑھنے کا مجھے بھی اتفاق ہوا۔ چچ برہمن حکمران سندھ تھا۔ یہ شاہ سہی فرمانروائے سندھ کا ملازم تھا شاہ سہی کے مرنے کے بعد اس کی بی بی سے شادی کر لی اور ۱۰ھ میں سندھ کا حکمران ہو گیا۔

مملکت غور یا شنشب ۳۸ھ اور ۳۹ھ ہجری کے درمیان میں ال شنشب جو موالیان جناب امیرؑ و محبان اہلبیت تھے ہندوستان کے شمالی مغربی سرحدات پر قابض و متصرف رہے اور یہاں اپنی سلطنت کی بنا ڈالی۔ اس خاندان کا بانی شنشب نامی حکمران تھا یہ اور اس کے لوگ "بودھ مت" کے پیرو تھے۔ یہ شخص جناب امیرالمومنینؑ کی شہرت تجاز سے سن کر کوفہ روانہ ہوا اور وہاں پہنچ جناب امیرؑ سے بیعت کی اور تعلیم پائی۔ واپسی پر اس نے اپنی سلطنت کی بنیاد اسلامی اصولوں پر قائم کی۔ مشہور مورخ علامہ ابو عمر منہاج الدین جوزجانی شنشب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں "او در عہد ولایت مہد جناب امیرالمومنین علیؑ بکوفہ آمد و بر دست حق پرست وے ایمان آورد و چندے رشد و ہدایت یافت و از امیرالمومنینؑ عہد نوشتہ و لوائے از دست او گرفتہ بہ ہندوستان آمد۔ اکنون ہم ہر کہ از دودمان و خاندانش بر تخت حکومت نشستے آن عہدنامہ را کہ امیرالمومنینؑ بدست خود نوشتہ دادہ از خزانہ شاہی بیرون آوردہ بادشاہ داد ندے و او قبول کردے و لوائے امیرالمومنینؑ را در دست خود گرفتہ بلند کردے و بعد انجام این رسوم وے بادشاہ شدے۔ ہمہ ال شنشب از جملہ موالیان امیرؑ و محبان اہلبیت وے اند و اعتقاد ایشان بسیار راسخ و مستحکم بودے۔ رحمہم اللہ (طبقات ناصری طبقہ ہفدہم باب السلاطین الشنشانیۃ وملوک الغور مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۶۴ء)۔

محب اہلبیت کرنل ٹاڈ نے اپنی کتاب راجستان میں لکھا ہے کہ

اور سلطنت شنشبانیہ خلافت علیؑ میں مسلمانوں کا سلسلہ فتوحات سندھ میں بھروچ۔ کوہ پایہ۔ قیقان تک پہونچا بنا و الصوان یعنی لاہور تک بھی مسلمان پہونچ گئے تھے لیکن شہادت علیؑ اس وقت وقوع میں آئی اور چند مہینوں بعد حارث بن مرہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ قیقان کی مہم میں شہید ہو گئے۔ اس کے بعد امیر معاویہ کا دور شروع ہوا۔ انھوں نے ۴۴ھ میں مہلب کو سندھ پر روانہ کیا یہ بھی بنا اور الصوان تک پہونچے مگر یہ قتل ہو گئے (بلاذری) دور معاویہ بن ابی سفیان کی سب سے بڑی بدعت یعنی سب علیؑ و آل محمدؐ کی زور و شور سے ابتدا کی گئی اور یہ وبا سارے بلاد اسلامیہ پر چھا گئی۔ مگر ملک غور یعنی سلطنت شنشبانیہ اس لعنت سے بالکلیہ محفوظ رہی مورخ فرشتہ کا بیان ہے کہ در عہد بنی امیہ در تمام ممالک اسلام حرف بیجا و سب و شتم بر خاندان رسالت جاری و ساری بود الا در مملکت غور کہ ہیچ و جد بر تکیب این کبیرہ نہ شد و بایں معنی این مملکت را بر جمیع ممالک فخر و مباہات است (تاریخ فرشتہ جلد اول مقالہ اولی ص۳۷ مطبوعہ نولکشور)۔

آل محمدؐ اور ہندوستان اہلبیت سے ہندوستان کا قلبی لگاؤ اور روحانی تعلق ۳۶ھ سے شروع ہو چکا تھا جبکہ شنشب نے جناب امیرؑ کے دست حق پرست پر بیعت لی اور لوائے جناب امیرؑ لیئے ہوئے ہندوستان واپس ہوا۔ اور یہ تعلق رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتے گیا۔ چنانچہ شاہ محمد نذیر احمد ہاشمی حنفی اپنی کتاب "شہادت عظمیٰ" میں ایک تاریخی انکشاف فرماتے ہیں کہ خیبر سے جمادی

عجب کرم اللہ وجہ علیؑ ہے

مولانا عینی شاہ صاحب قبلہ (نظامی)

وہ نورؐ علی نور نور علیؑ ہے — کہ جس نور سے شمع جان منجلی ہے
غلامی ملی بھی تو اس کی ملی ہے — ملک جس کا دربان اور اردلی ہے
علی کو کہوں کیا خدا کو کہوں کیا — کہ وہ بھی علی ہے اور یہ بھی علیؑ ہے
وہ باب ولایت ہے باب علیؑ بھی — کہ دربان بھی جس کے در کا ولی ہے
علوم و فنون و معارف کی دنیا — علیؑ کے ہی دم سے وہ پھولی پھلی ہے
علی مع الحق مکان القرآن — برابر کا یعنی قرآن و علیؑ ہے
خدا کو جو ڈھونڈا محمدؐ کو پایا — محمدؐ کو دیکھا تو دیکھا علیؑ ہے
نظیر پیمبرؐ بھی نفس نبی بھی — وہ شان علیؑ ہے یہ آن علیؑ ہے
امیر امامت رئیس ولایت — امام مشارق مغارب علیؑ ہے
قسیم جنان و جہنم ہے یعنی — علی کل شیٔ قدیرا علیؑ ہے
فضیلت کی دنیا ہے نام علیؑ میں — علیؑ کا سراپا سراپا علیؑ ہے
علیؑ و محمدؐ ہیں ایک جان و قالب — علیؑ ہے محمدؐ محمد علیؑ ہے
عیاں لافتا سے ہی ہو رہا ہے — کہ اس شان کا ایک بندہ علیؑ ہے
سمایا ہے نظروں میں جلوہ علیؑ کا — جدھر دیکھتا ہوں علیؑ ہی علیؑ ہے
نہ ہوتے علیؑ تو ولایت نہ ہوتی — اسی ناخدا سے یہ کشتی چلی ہے
عیاں نور حق بھی ہے نور نبیؐ بھی — عجب کرم اللہ وجہ علیؑ ہے
وجود تمسک ہے جن دو کا ہم پر — بقول پیمبرؐ قرآن و علیؑ ہے
سب اسمائے حسنیٰ ہیں اسمائے احسن — مگر ان میں ایک اسم اعظم علیؑ ہے
ولیوتو الزکوٰۃ و ھم راکعون — علیؑ کی ولایت کی نص جلی ہے
فرشتہ کی صورت فرشتہ کی سیرت — فرشتوں کی صف میں بھی اول علیؑ ہے
وصایت امامت شہادت ولایت — علیؑ سے چلی ہے علیؑ میں چلی ہے

غلام علیؑ میں بھی ایسا ہوں عینی
سراپا ہے عینی غلام علیؑ ہے

قوم دَرت سندہ سے حجاز پہنچ گئے تھے اور جب امام حسینؑ بلادہ کوفہ روانہ ہوئے یہ ہمرکاب رہے اور روز عاشوراان کے نوجوان شہید ہوئے بعض زخمی اور بوڑھے جو بچ رہے وہ جوں توں کرکے سندہ واپس آئے۔ یہ لوگ محرم کے محرم اپنے چشم دید حالات اپنے بال بچوں میں بیان کرتے اور روتے رلاتے تھے۔ ان کی نسل سارے ہندوستان میں پھیلی جو حسینی برہمن کے نام سے مشہور ہے۔ جناب شاہ صاحب نے گجرات کی رپورٹ بندوبست کی تیار کردہ "حسینی پوتھی" اور منظوم نظم (حسینی برہمن کی کبت) کے اقتباسات بھی اس اپنی کتاب میں دیئے ہیں۔

آل محمدؐ کا ہندوستان سے نسبتی رشتہ حضرت امام زین العابدینؑ کی ولادت ۳۸ھ کے بعد آپ کی والدہ معظمہ شاہزادی جنابہ شہربانو بحالت نفساء واصل بحق ہوئیں حضرت امیر المومنینؑ کے ارشاد پر جناب امام حسینؑ نے اپنے نومولود شہزادہ کی حضانت و رضاعت کے فرائض اپنی سندھی کنیز سلافہ سندھیہ کے سپرد فرمائے چونکہ اس معظمہ نے امام زین العابدینؑ کی حضانت فرمائی تھیں حضرت ان کو امّی اور یا امّ کہہ کر یاد فرماتے اور بڑا احترام فرماتے تھے یہاں تک آپ ان کے لئے قیام فرماتے ان سے آگے ہو کر چلتے نہ تھے اور کھانے میں ان پر سبقت نہ فرماتے تھے۔ یہ عفیفہ کربلا میں حضرت امام کی تیمارداری میں ہمہ تن معروف تھیں اور مدینہ واپس آنے تک خدمت گذاری کرتی آئیں۔ بروایت عثمان بن عثمان مدینہ میں آپ نے اس عفیفہ کا عقد اپنے آزاد غلام سے کردیا اس عفیفہ کا ایک لڑکا عبداللہ تولد ہوا جس کے بعد یہ سندھی معظمہ انتقال کیں حضرت امام نے ان کی نماز پڑھی اور جنت البقیع میں انھیں اپنے ہاتھوں سے دفن فرمایا۔ سندہ والوں سے اہلبیت رسالت کا یہ پہلا رشتہ نہیں بلکہ جناب امیر المومنینؑ نے بنی حنفیہ کے خاندان کی آزاد سندھی لونڈی سے عقد فرمایا جو آپ کے حصہ میں جنگ یمامہ کی غنیمت میں آپ کو ملیں اس معظمہ کا نام خولہ تھا یہ سانولے رنگ کی تھیں اور ان سے جناب امیرؑ کے ایک صاحبزادہ تولد ہوئے جن کا نام محمد حنفیہ ہے۔

سندھیوں سے حضرات اہلبیت کا ایک اور رشتہ یہ ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ کے ازواج میں ایک سندھی مخدومہ جیدان بھی ہیں جن سے حضرت زید شہیدؑ تولد ہوئے (معارف ابن قتیبہ صفحہ ۲۰۶ و کتاب زید شہیدؑ صفحہ ۵ مطبوعہ نجف اشرف از عبدالرزاق)

مزید براں حضرات اہلبیت کے وہ افراد جو دور معاویہ بن ابی سفیان اور دور مروانیہ کے مظالم سے بچ بچا کر نکل جانے میں کامیاب ہوئے وہ سب بلاد سندہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ ان کی فہرست بلاذری اور طبری نے دی ہے اور ان کے سرگروہ حضرت محمد نفس ذکیہ کے فرزندان رہے۔

ہندوستان کو آل محمدؐ سے شرف تلمذ ہندوستان کو جناب امیر المومنینؑ۔ جناب سید الشہداؑ۔ جناب امام زین العابدینؑ۔ جناب امام محمد الباقر علیہ السلام سے شرف تلمذ حاصل رہا اور یہ شرف حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام کے دور امامت میں نہایت وسیع اور راسخ ہوگیا حضرت صادق آل محمدؐ کی درسگاہ سے جہاں اہل عراق فیضیاب ہو رہے تھے وہاں اہل ہند اور اہل سندہ بھی رشد و رشاد کی تعلیم حاصل کرکے مشہور آفاق ہوتے رہے۔ جہاں اوزاعی۔ ابوحنیفہ۔ مالک اور سفیان و داؤد کو حضرت امام سے شرف تلمذ رہا وہاں فرج سندھی۔ خلاد سندھی۔ بزاز سندھی۔ آبان سندھی۔ طلحہ بن زید سندھی۔ ابافرج سندھی وغیرہم بھی آفتاب امامت کے شعشان سے منور ہو کر ہندوستان واپس آئے یہی نہیں خود حضرت رسالتمآب کی بارگاہ عرش پائگاہ میں رتن ہندی وغیرہم کا حاضر ہونا دست حق پرست پر توبہ کرنا اور تعلیمات اسلام سے بہرہ اندوز ہونا اور صحبت قدسی میں بار بار رہ کر درجہ صحابیت سے مشرف ہو کر ہندوستان واپس آنا ہماری تاریخ و حدیث کی کتابوں سے ثابت ہے چنانچہ حضرت رتن ہندی بن ساہوک ہندی ابوالرضا المتوفی ۶۱۲ھ کا ثقہ تذکرہ ہے تاریخ ابراہیم جذری۔ تذکرہ علامہ صلاح الدین صفدی۔ تذکرہ علاؤالدین وداعی۔ تاریخ یمنی بہاؤ الجندی۔ اصابہ علامہ ابن حجر عسقلانی۔ لواقح الانوار و الوفیاء شعرانی میں مذکور ہیں اور علامہ شیخ محمد بن ابی بکر بن اسمٰعیل بن علی الشافعی نے حضرت رتن الہندی کی ان احادیث کی مسند بنائی ہے جو حضرت رتن نے آنحضرت علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سنی ہیں اور اس کا نام "مسند رتن الہندی" رکھا ہے۔

علیؑ کی شخصیت غیروں کی نظر میں

از حکیم مولوی قمر الزماں صاحب قبلہ

الفضل ماشہدت بہ الاعداء۔ فضیلت وہی ہے جس کی غیر گواہی دے۔ بنی نوع انسان کی وہ تمام افراد جن کا عقل و شعور سے تھوڑا سا بھی تعلق ہے۔ ان ممتاز ہستیوں کے مشہور کرنے اور فضائل کی شہرت دینے میں جن سے رشتہ داری یا عقیدت مندی کا ربط ہے۔ بے انتہا حصہ لیتی ہیں۔ لیکن جس مدح میں اپنا ہٹ اور خود غرضی کا شائبہ نہ ہو۔ وہ حقیقتاً تعریف کی حدود سے باہر ہے اس لیے اگر شیعہ یا عام مسلمان علیؑ کو دنیا کی کامل ترین ہستی سمجھتے ہیں۔ تو ان کی مدح و ثنا سچائی اور صداقت کے اعلیٰ مراتب پر ہونے کے باوجود بعضہ اسلام سے رشتہ کی وجہ سے وہ قیمت نہیں رکھتی جو دیگر مذاہب کے سپوتوں کی عقیدت مندی اور مدح و ثنا کی قیمت ہے۔ صحیفۂ عالم کے سنہری ورقوں میں جن میں دنیا کے بہادر، شجاع، عالم، موجد، ریفارمر اور دیگر ماہرین کی مکمل فہرست ہے رسولؐ کے بعد علیؑ کا دوسرا نمبر ہے جن کے سامنے اسلام اور غیر اسلامی مورخین متفقہ طور پر سر نیاز خم کیے ہوئے ہیں گو علیؑ کو زمانہ کی کشمکش نے جسموں اور مملکتوں پر حکومت کرنے کا نسبتہً بہت کم موقع دیا۔ تاہم وہ غیر معمولی کمالات کی وجہ سے دلوں کے مالک بن گئے۔ میرے خیال ناقص میں جسم پر حکومت آسان ہے لیکن دل پر حکومت مشکل ہے۔ کیونکہ دل جسم کی طرح پابند طوق و سلاسل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائی مورخ بھی اسلام کے اس اعلیٰ ہیرو کے نہ صرف حقوق کی تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ ان کو اعلیٰ ترین انسان سمجھتے ہیں۔

مسٹر اوکلی کی رائے تمام مسلمانوں میں بالاتفاق علیؑ کی عقل و دانائی کی شہرت ہے جس کو سب تسلیم کرتے ہیں آپ کے صد کلمات' ابھی تک محفوظ ہیں جن کا عربی سے ترکی اور فارسی میں ترجمہ ہوگیا ہے۔ ماسوا اس کے آپ کے اشعار کا دیوان بھی ہے جن کا نام انوار الاقوال ہے۔ اور بوڈلین لائبریری (کتب خانہ) میں آپ کے اقوال کی ایک بڑی کتاب موجود ہے جس کا نمونہ اس تاریخ میں شامل ہے۔ لیکن آپ کی مشہور تصنیف جفر جامع ہے) جو ایک وصلی پر ایک بعید الفہم خط میں جس کے ساتھ اعداد و ہندسے بھی شامل ہیں لکھی ہوئی ہے۔ یہ ہندسے ان تمام عظیم الشان واقعات کو جو ابتدائے اسلام سے رہتی دنیا تک ہونے والے ہیں۔ بتلاتے ہیں۔ یا ان پر دلالت کرتے ہیں یہ وصلی جو آپ ہی کے خاندان میں بطور امانت رہا کی ہے۔ اس وقت تک پڑھی نہیں جاسکتی ہے البتہ (حضرت امام) جعفر صادقؑ اس کے کچھ حصہ کی تشریح و تفسیر کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے مطالب کا مکمل حل بارہویں امام کے لئے مخصوص ہے۔ جن کا لقب آپ کے فضل و کمال کے باعث (مہدی) بڑے ہدایت کرنے والے) ہے۔ علاوہ ان کتابوں کے جن کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں۔ متعدد مصنفین کی کتابوں میں ہم کو بہت جملے اور کلمات مملکت علیؑ کے نام ملتے ہیں۔ اوکلی کی تاریخ عرب صفحہ ۳۲۲ و ۳۲۴۔)

(۲) مسٹر ایرونگ کی رائے محمدؐ کی خلافت کے سب سے زیادہ اہل اور مستحق امیدوار علیؑ تھے جن کا سب سے زیادہ مضبوط اور مستحکم اور جن کا حق سب سے زیادہ فطری تھا۔ کیونکہ یہ محمدؐ کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے اور فاطمہؑ سے جو ان کی اولاد تھی۔ صرف وہی رسولؐ کی یادگار رہ گئی تھی۔ (تاریخ خلفائے محمدؐ از ایرونگ صفحہ ۲۲۶۔

(۳) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی رائے رسولؐ کے بعد اسلام کی افسری کا

دعوئی علیؑ کو سب سے زیادہ مناسب معلوم ہوتا تھا۔ (انسائکلوپیڈیا بری ٹانیکا منقول از تاریخ اسلام ماسٹر ذاکر حسین صاحب دہلوی جلد ۳ صفحہ ۲۶)

(۴) مسٹر گیبن کی رائے مسٹر گیبن لکھتے ہیں کہ اگرچہ قاتل دروازہ پر نگہبانی کر رہے تھے۔ مگر وہ دھوکہ میں آکر علیؑ کو محمدؐ سمجھے ہوئے تھے جو رسولؐ کے بستر پر ان کی سبز چادر اوڑھے سو رہے تھے..... صرف خاندان قریش ہی کے لوگوں نے اس نوجوان ہیرو (علیؑ) کے اس اعلیٰ درجہ کے کام کو جس سے ثابت ہوگیا۔ کہ اس کے دل میں اپنے چچا زاد بھائی کی کس درجہ قدر و منزلت ہے۔ قابل قدر خیال نہیں کیا۔ بلکہ خود اس کے چند اشعار جو اب تک مشہور ہیں اس قوی یقین کی جو اس کو اپنے مذہب پر تھا اور نیز اس فکر و تردد کی جو اس کو اپنے مذہب پر تھا اور نیز اس فکر و تردد کی جو اس کو اپنے چچا زاد بھائی کے بابت میں تھا۔ ایک دلچسپ تصویر ہیں۔ (منقول از اعجاز التنزیل صفحہ ۵۸)

خمیدہ۔ اشجار و احجار دامن کوہ میں بعالم سکوت ناگاہ مشرق کی جانب سے کچھ آواز کان میں آئی۔ آنکھ جو اٹھائی تو عجیب کیفیت نظر آئی۔ صبح کا دلالہ آتش غیض و غضب کے انگارے سے افق مشرق سے نکل کر نعرۂ مہیب مارا۔ میں سمجھا بیابان میں شیر دھاڑا۔ تیوری چڑھا۔ اور مکارۂ ستمگارہ آرا۔ زال

ہو اگر خاکی ہوا تو نہ لوں گا خلاق عالم نے دعاء رسولؐ قبول فرمائی اگر علیؑ رسولؐ کے گھر پیدا ہوتے تو رسولؐ کے لئے کسرِ شان تھا۔ اس لئے عرض کی تھی اے اللہ اپنے پاس سے دے تیرہ کی صبح ہوئی۔ رسولؐ منتظر تھے۔ فاطمہ بنت اسد قریب کعبہ گود میں گوہر نایاب نور امامت کی چھوٹ مصر سے شام پہونچی

نے کہا کہ قاضی آیا طریقت نے کہا کہ میرا مرشد آیا عصمت نے کہا میرا افتخار آیا پیارے ناظرین سنئے اور سوچئے کہ علیؑ کیا تھے اور کون تھے۔

رسولؐ نے ہاتھ پھیلائے ید اللہ کے گود میں وجہ اللہ منصوص من اللہ کے گود میں مظہر من اللہ آیا۔ علیؑ کے نور نے دنیا کو منور فرمایا اچھا فاطمہؑ بولیں نام میں رکھوں گی اس لئے کہ لائی میں ہوں ابوطالب بولے نام میں رکھوں گا۔ محمدؐ بولے نام میں رکھوں گا اس لئے کہ میں نے مانگا ہے خدا نے کہا اے محمدؐ اس کا نام میں رکھوں گا تو محمدؐ ہے۔ اور میں محمود ہوں میں اعلیٰ ہوں یہ علیؑ ہے تیری ایک لخت جگر فاطمہؑ ہے میں فاطر السماوات والارض ہوں۔ اور ان دونوں دریاؤں سے دو آب دار موتی نکلیں گے میں محسن ہوں ایک حسنؑ ہوگا میں قدیم الاحسان ہوں وہ حسینؑ ہوگا اے رسولؐ کہدو دنیا والوں سے۔ اے حبیب اگر کافر تم سے انکار کریں اور شہادت کی ضرورت ہو تو کہدو کفیٰ باللہ شہیداً بینی و بینکم ومن عندہٗ علم الکتاب۔

رباعی و قصیدہ در مدح حضرت امیر المومنین علیہ السلام

از جناب نواب میر عباس حسین خاں صاحب بزم وظیفہ یاب ناظم عدالت ضلع نبیرۂ نواب شجاعت جنگ شریف الدولہ مرحوم

رباعی

ایمان میں ہے علیؑ سابق الاسلام علیؑ ۔ واللہ کہ ہے صاحب اکرام علیؑ
جن ہوں کہ بشر ہوں انبیاء ہوں کہ ملک ۔ ان سب سے تھے اعلیٰ تو ہوا امام علیؑ

قصیدہ

ہمنام حق ہے نام ذی عزو شاں علیؑ کا ۔ شہرہ ہے اس زمیں سے تا آسماں علیؑ کا
یہ نام پاک وہ ہے آفت کی جو سپر ہے ۔ دم کیوں بھریں نہ ہر دم پیر و جواں علیؑ کا
اللہ رے مراتب اللہ کے مکاں میں ۔ تھی پشت کس کی اور تھا پاؤں کہاں علیؑ کا
سب کانپتے تھے نام تیغ دو سر سے کافر ۔ مانے ہوئے تھا لوہا ہر پہلواں علیؑ کا
خالق نے ان کو شاہی کونین کی عطا کی ۔ یہ بھی جہاں علیؑ کا وہ بھی جہاں علیؑ کا
وارث نہ ہو تو وارث بس خانہ زاد ہوگا ۔ اللہ کا مکاں ہے بیشک مکاں علیؑ کا
کیا کوئی جانتا ہے یا تو نبیؐ ہیں واقف ۔ یا خود خدائے عالم ہے رتبہ داں علیؑ کا
وہ بھی یہ جانتے ہیں یہ ذکر ہے عبادت ۔ کرتے ہیں وصف ہر دم کر و بیاں علیؑ کا
اک شجر کے ہیں دو در اک باغ کے ہیں دو گل ۔ جو خانداں نبیؐ کا وہ خانداں علیؑ کا
شکر خدا کہ مجھ کو یہ بھی شرف ملا ہے
ہوں بزم میں بھی ادنیٰ اک مدح خواں علیؑ کا

باد نسیم اور نور امامت کی جھلک

از ابوالقلم خطیب اصغر نجم الواعظین مولانا مولوی غلام رسول صاحب قبلہ

باد نسیم بحکم رب کریم۔ اٹکھیلیاں کرتی ہوئی غنچوں کو کھلا گئی۔ برگ و باد کو گدگدا گئی خوابیدہ لوگوں کو جگا گئی۔ شب کا آخری گھنٹہ ختم ہونے والا تھا۔ کہ میں بیدار ہوا۔ دیکھا ماہتاب باب و تاب فلک اطلس پہ جلوہ افروز ہے۔ گرد و پیش سیاہ انجم دست بستہ صف کشیدہ۔ سر تسلیم زانوئے غم پر خم کئے ہوئے۔ حلقہ بگوش موجود۔ اور لیلائے شب بارعب و جلال و شان و شوکت اپنی سیاہ مشکی زلفیں پھیلائی ہوئی حکمرانی کر رہی ہے۔ رعب و جلال کی یہ کیفیت کہ صفحہ عالم پر سناٹا چھایا ہوا۔ وحوش و طیور اپنے اپنے آشیانوں میں خاموش ابنائے عالم گہوارۂ ارضی میں دنیا کا سہارا۔ تو نے اپنے چند لمحوں کے حکمرانی کے اندر نور علیؑ کو چمکایا یہی وجہ تھی بروز میثاق جس وقت خلاق عالم نے اپنے حبیب سے فرمایا۔ اے حبیب۔ اگر تم کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مانگ لے۔ رسولؐ نے عینک رسالت کو سامنے لگایا اس میں ابھی بڑے بڑے کافر ابوجہل ابولہب جیسے نظر آئے عرض کی پالنے والے زر و جواہر کی خواہش نہیں مال و دولت کی تمنا۔ اے اللہ مجھے اپنے چشمۂ رسالت سے معلوم ہوا ہے مجھے ہجرت کرنی ہے۔ پالنے والے مجھے ایک وزیر اپنے پاس سے عطا کر۔ پالنے والے ایک شرط ہے۔ میری طرح حلیم ہو۔ میری طرح کریم ہو۔ اور ساتھ ساتھ ایک اور بات ہے نوری

یوسفؑ نے کہا یہ تو وہی حسن ہے جس نے میری قید چھڑائی تھی۔ یعقوبؑ بولے یہ تو وہی نوجوان ہے جس نے مجھے یوسفؑ سے ملایا تھا۔ نوحؑ سرنگوں ہیں کہ یہ تو میرے کشتی کا ناخدا معلوم ہوتا ہے۔ یونسؑ پکارے یہ تو وہی نوجوان ہے جس نے مجھے شکم ماہی سے بچایا تھا۔ اٹھارہ ہزار عالم صدا آئی کہ کائنات کا مشکل کشا آیا خضرؑ نے کہا کہ میرا رہنما آیا۔ خیبر میں تزلزل آیا کہ خیبر شکن آیا۔ کعبے نے کہا میرا گوہر آیا۔ امامت نے کہا میرا جوہر آیا فاطمہؑ نے کہا میرا شوہر آیا مسجد بولی کہ نمازی آیا۔ تلوار نے کہا کہ صاحب ذوالفقار آیا۔ کوثر نے کہا کہ ساقی آیا۔ شریعت

فرمان جناب امیر علی ابن ابی طالب علیہ السلام

از عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب ناظم تعلیمات وظیفہ یاب

جناب امیر علیہ السلام نے اپنی خلافت ظاہری کے زمانہ میں محمد بن ابوبکر کو مصر کا والی (گورنر) مقرر کر کے مصر روانہ فرمایا اور ان کے وہاں پہونچ جانے کے بعد آن کے اور اہل مصر کے نام ایک فرمان جاری فرمایا اس فرمان کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

یہ فرمان علامہ ابن ابی الحدید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شرح نہج البلاغہ میں درج کیا ہے (دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶)

علامہ تحریر فرماتے ہیں:-

ابراہیم نے کہا کہ بیان کیا انھیں یحیی بن صالح نے اور انھیں مالک بن خالد نے انھیں حسن بن ابراہیم نے انھیں حسن بن حسن نے کہ علی علیہ السلام نے تحریر فرمایا بسم اللہ [illegible] ابو عمرو اور اہل مصر کو پس اما بعد میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم تقوی اختیار کرو اور عمل نیک بجالاؤ اس لئے کہ تمہارے اعمال کا تم سے سوال کیا جائے گا۔ تم اللہ عزوجل کے پاس اپنے اعمال کے ذمہ دار قرار دئے جاؤگے اور تمہارا ویسا ہی انجام ہوگا جیسے تمہارے اعمال ہوں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ "ہر نفس اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے" اور فرماتا ہے کہ "ڈراتا ہے تم کو اللہ اپنے متعلق اور اللہ کی طرف ہی تمہارا انجام ہوگا" اور فرماتا ہے "قسم ہے تیرے رب کی ان سب سے ان کے اعمال کے متعلق ہم سوال کریں گے" پس آگاہ ہوجاوے بندگان خدا کہ اللہ عزوجل تم سے سوال کرنے والا ہے تمہارے چھوٹے اور بڑے اعمال کے متعلق پس اگر وہ عذاب کرے تو ہم ہی پہلے ظالم ہیں اور اگر بخش دے اور رحم کرے تو وہ ارحم الراحمین ہے۔

جان لو کہ بندہ خدا کی رحمت اور اس کی مغفرت سے قریب تر اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتا اور اس کی درگاہ میں خلوص کے ساتھ توبہ کرتا ہے پس تمہارے لئے ضروری اور لازمی ہے کہ تم تقوی اختیار کرو اس سے وہ نیکی حاصل ہوتی ہے جو کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتی اور اس کی بدولت اللہ تعالے بندہ کو دنیا اور آخرت میں ایسا معاوضہ دیتا ہے جو دوسرا کوئی نہیں دے سکتا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ "ان لوگوں سے جنہوں نے تقوی اختیار کیا جب کہا گیا کہ تم پر اللہ نے کیا نازل کیا ہے اس سے ڈرتے رہو تو وہ لوگ کہنے لگے نیکی ہے ان لوگوں کے لئے جو اس دنیا میں نیک اعمال بجالاتے اور دار آخرت تو نیک ہی نیک ہے اور کیا ہی اچھا ہے متقین کا مقام"

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ متقین دنیا اور آخرت کی نیکیاں لے کر چلے گئے دنیا والے ان کی دنیا میں تو ان کے شریک ہوئے لیکن ان کی آخرت میں انھیں شرکت نصیب نہیں ہوئی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے "کہدو اے رسول ان سے کہ کون حرام کرسکتا ہے اللہ کی زینت کو جو بندوں کے لئے مقرر کی گئی اور طیبات رزق کو" اور کہدو اے رسول کہ "وہ (یعنی طیبات رزق) قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے ہیں جو (دنیا میں) نیک نیتی سے ایمان لائے قیامت کے دن پر" متقین نے دنیا میں بہترین زندگی بسر کی۔ بہترین غذائیں کھائیں دنیا والے ان کی دنیا میں ان کے شریک ہوئے اور ان کے ساتھ اچھا کھائے۔ اچھا پیئے اچھا پہنے اور اچھی زندگی بسر کی۔ یہہ متقین باوجودیکہ یہہ اہل دنیا کی لذتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ کل کے روز اللہ کے ہمسایہ ہوں گے۔ یہہ لوگ جب اپنے رب سے دعائیں مانگتے ہیں تو وہ رد نہیں کی جاتیں اور نہ ان کی لذتوں میں کمی کی جاتی ہے۔ آگاہ ہو کہ یہہ امور عقلمند کے لئے باعث تشویق ہوتے ہیں۔

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ اگر تم نے تقوی اختیار کیا اور تمہارے نبی کی ان کے اہل بیت کے بارے میں حفاظت کی تو تم نے خدا کی بہترین عبادت کی اس کا بہترین ذکر کیا اس کا بہترین شکر بجالایا۔ اسکی راہ میں بہترین صبر اختیار کیا اور اس کی راہ میں بہترین جہاد کیا۔ اگر کوئی شخص ان چیزوں کی بغیر یعنی بغیر تقوی اور محبت اہل بیت رسول طولانی نمازیں پڑھے اور بے حساب روزے رکھے تو یہہ اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچائیں گے

اے بندگان خدا موت اور اس کے دردوں سے ڈرو اور اس کو ہمیشہ یاد کرتے رہو اس لئے کہ وہ ایک امر عظیم ساتھ لاتی ہے۔ یا تو وہ ایسی نیکی لاتی ہے جس میں کوئی برائی نہیں ہوتی یا ایسی برائی لاتی ہے جس میں کوئی نیکی نہیں ہوتی۔ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس وقت اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کرتی ہے تو اس وقت جان نہ لے کہ دو منزلوں میں سے کس منزل کی طرف وہ جارہا ہے جنت کو یا جہنم میں۔ وہ خدا کا دشمن ہے یا دوست۔ اب اگر یہہ خدا کا دوست ہو تو جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور جنت کا راستہ اس کو بتا دیا جاتا ہے اور وہ ان تمام چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جو اللہ عزوجل نے اپنے اولیاء کے لئے مقرر کر دیئے ہیں اور اس میں (یعنی جنت میں) ہر کام سے فراغت ہے اور کسی قسم کا بار نہ ہوگا۔ اور اگر مرنے والا دشمن خدا ہو تو اس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کو جہنم کا راستہ بتا دیا جاتا ہے۔ وہ ان سب چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جو اہل جہنم کے لئے مقرر کر دئے گئے ہیں وہ ہر مکروہ اور بری چیز کا وہاں استقبال کرتا ہے اور فرحت اور سرور ہمیشہ کے لئے اس سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ بار ڈالیں گے ملائکہ ان لوگوں کو جو اپنے نفوس پر ظلم کرتے ہیں اور پوچھیں گے ان سے کہ تم کیا کرتے تھے تو وہ لوگ کہیں گے کہ ہم تو اعمال بد نہیں کرتے تھے۔ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے ان چیزوں کو جو وہ کیا کرتے تھے۔ پس داخل ہوجاؤ ہمیشہ کے لئے جہنم کے دروازوں میں اور کیا ہی برا انجام ہے تکبر کرنے والوں کا"

آگاہ ہو بندگان خدا کہ موت سے کسی کو چھٹکارہ نہیں پس اس سے ڈرتے رہو اور اس کے لئے سامان خوب تیار کرلو۔ موت تمہیں آلیگی چاہے تم اس کو قبول کرو یا اس سے دور بھاگو۔ وہ تمہارے ساتھ ساتھ اس طرح ہے جیسا کہ تمہارا سایہ۔ اور وہ تمہاری پیشانیوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے اور تمہاری زندگی روز بروز گھٹتی جارہی ہے پس یاد کرتے رہو موت کو اور خوب یاد کرتے رہو خصوصا اس وقت جب کہ تمہارے نفوس میں خواہشات اور شہوات کا غلبہ ہو اس لئے کہ موت سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی واعظ یا ناصح نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ موت کو اکثر یاد کرتے رہو اس لئے کہ وہ خواہشات اور لذات نفس کو دور کرتی ہے۔

آگاہ ہو بندگان خدا موت کے بعد کی حالت موت سے شدید تر ہے اس شخص کے لئے جس کو خدا نہ بخشے اور رحم نہ کرے۔ اور ڈرتے رہو قبر سے اس کے پہلو سے۔ اس کی تنگی سے اس کی تاریکی سے۔ تحقیق کہ قبر ہر روز پکار رہی ہے کہ میں مٹی کا گھر ہوں۔ میں غربت کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ اور جان لو کہ قبر جنت کا ایک باغ بھی ہوسکتا ہے اور مٹی کا ایک گڑھا۔ مومن جب مرتا ہے تو زمین اس سے کہتی ہے کہ خوش آمدید جب تو مجھ پر چلتا تھا تو میں خوش ہوتی تھی اب تو میرے اندر آگیا تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں اور اس کی قبر وسیع ہوجائے گی۔ جب کافر دفن کیا جاتا ہے تو زمین اس کو کہتی ہے کہ دور ہو

جب تو مجھ پر چلتا تھا تو میں تجھ سے نفرت کرتی تھی اب جب کہ تو میرے پاس آگیا تو دیکھ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں اور پھر وہ اس کو دبانا شروع کرتی ہے کہ اسکی پسلیاں دب کر ٹوٹ جاتی ہیں - جان تو تنگ زندگی وہی ہے جس کے متعلق اللہ سبحانہ نے فرمایا - "تحقیق کہ اس کے لئے تنگ زندگی ہے" اور وہ یہی قبر کی تنگی اور عذاب ہے - اللہ تعالے کافر پر اسکی قبر میں سانپوں کو مسلط کرتا ہے جو اس کے پیر اٹھائے جانے تک اس کے گوشت کو کاٹتے رہتے ہیں - اور ان کی پھنکار ایسی ہے کہ اگر ان میں سے ایک اژدہا پھونک دے تو زمین میں زراعت نہ ہو -

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ تمہارے نفوس اور اجسام رقیق و نازک ہیں جن کے لئے تھوڑا عذاب بھی کافی ہے وہ اس کو بھی برداشت نہیں کر سکتے - اگر تم چاہتے ہو کہ تم اپنے نفوس اور اجسام کو محفوظ کرو اور ان کو بچاؤ اس عذاب سے جس کی برداشت کرنے کی ان میں طاقت نہیں تو ایسے اعمال بجالاؤ جن سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو اور باز آؤ ان اعمال سے جو اللہ کے پاس مکروہ ہوں - ہاں ضرور ایسا کرو - اور نہیں ہے طاقت اور قوت کسی کو سوائے اللہ کے -

آگاہ ہو اے بندگان خدا کہ قبر کے بعد کی حالت جو ہے وہ قبر کی حالت سے سخت تر ہے ایسی کہ بچے کو جوان کر دیگی اور بوڑھوں کو مست - ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو دودھ پلانا چھوڑ دے گی پس ڈرو اس دن سے جو بہت ہی مکروہ ہوگا اور جس کی برائی عام ہوگی - خبردار ہو جاؤ کہ اس دن کی برائی - خوف اور دہشت عام ہوگی یہاں تک کہ اس سے فرشتے تک جو گناہ نہیں کرتے کانپیں گے ساتوں آسمان مستحکم پہاڑ - بچھے ہوئے زمین لرز جائیں گے اور آسمان شق ہو جائیں گے - اس دن زمین کمزور ہو جائے گی آسمان میں تغیر ہو جائے گا سخت اور مضبوط پہاڑ مثل سراب کے ہو جائیں گے - اللہ سبحانہ فرماتا ہے "جب صور پھونکا جائے گا

تو جو مخلوق آسمانوں پر اور زمینوں میں ہیں سب منہ کے بل گر جائیں گے سوائے ان لوگوں کے کہ جن کے شاء اللہ نہ چاہے" پس کیا حال ہوگا اس روز اس شخص کا جس نے گناہ کئے ہوں کانوں کے ذریعہ - آنکھوں کے ذریعہ - زبان کے ذریعہ - ہاتھ پاؤں کے ذریعہ اور فرج اور پیٹ کے ذریعہ اور خدا اس کو نہ بخشتا ہو اور نہ رحم کیا ہو -

آگاہ ہو اے بندگان خدا اس کے بعد (یعنی روز قیامت کے بعد) جو ہوگا وہ اس سے زیادہ شدید تر اور سخت تر ہے (یعنی جہنم) اس کا گڑھا بہت عمیق ہوگا - اس کی حرارت شدید ہوگی اور اسکا عذاب نوبنو ہوگا - اس میں لوہے کے ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ہوں گی وہاں پینے کو پیپ ملے گی وہاں کا عذاب کم نہ ہوگا وہاں کے رہنے والے کو موت نہ آئے گی وہ ایسا مقام ہے کہ وہاں رحمت الہی نہیں ہے اور وہاں کسی کی دعا سنی نہیں جاتی اور باوجود ان سب کے "خدا کی رحمت ایسی ہے کہ وہ سب چیزوں پر وسعت رکھتی ہے اور وہ بندوں کے معاملہ میں عاجز نہیں" (آیت) اور جنت ایسا مقام ہے کہ اس کی وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے وہاں خیر ہی خیر ہے اور کبھی کوئی شر نہ ہوگا - وہاں ایسی خواہش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی - ایسی لذت ہے جو کبھی فنا نہ ہوگی - اور وہاں ایسا مجمع ہوگا جو کبھی متفرق نہ ہوگا

وہ لوگ (یعنی اہل بہشت) جس سامنے ہوں گے ان کے سامنے غلمان ہوں گے رکابیوں میں میوہ اور خوشبودار چیزیں لئے ہوئے کھڑے ہوں گے اور اہل جنت خدائے جبار سبحانہ کی زیارت کریں گے جو اس سے قریب تر ہوں گے وہ نور کے منبروں پر ہوں گے ان کے بعد کے درجہ والے یاقوت کے منبروں پر بیٹھیں گے اور ان کے بعد والے مشک کے منبروں پر ہوں گے اور یہ سب اللہ جل جلالہ کے نور کا مشاہدہ کریں گے اور اللہ ان کو دیکھتا ہوگا - جب ان کے سامنے کوئی ابر آئے گا تو وہ ان پر نعمت - لذت و سرور و بہجت کی ایسی بارش برسائیگا کہ جس کی حقیقت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ لیکن اس سے بڑھ کر جو ہے وہ خدا کی خوشنودی کا حاصل کرنا ہے - خبردار

اگر ہم نے جن چیزوں سے تم کو ڈرایا ہے اس کے کچھ حصے سے بھی ڈرائیں تو ہم اس بات کے سزاوار ہیں کہ ہمارے ڈرانے کے تم مستحق نہ ہوگے اور اس پر تم صبر نہ کر سکو گے اور تمہارا اشتیاق ہماری طرف بہت زیادہ ہوگا جس سے تم مستغنی نہ ہوگے - (اور ضرور ایسا ہی ہوگا - اے خدا کے بندو اگر تم سے ممکن ہے کہ تمہارا خوف تمہارے رب سے شدید ہو تو ضرور ایسا ہی کرو کیونکہ بندہ کی اطاعت اس کے خوف کی مناسبت سے ہوتی ہے -

اے اہل مصر جہاں تک ہو سکے کوشش کرو کہ تمہارے اقوال کی تصدیق تمہارے اعمال سے ہو جائے اور تمہارا ذاتی اور

باطن ایک ہو - تمہارے قلوب کی تمہاری زبانیں مخالفت نہ کریں - ہاں ایسا ہی کرو خدا تم پر رحم کرے اور ہم کو اور تم کو معصیت سے بچائے اور ہم کو اور تم کو روشن راستہ پر لگا دے - خبردار رہو ابن ہند (معاویہ) کے ورغلانے سے - سوچو اور سمجھو کہ امام الہدیٰ یعنی ہدایت کرنے والا امام اور امام الردیٰ یعنی ہلاکت میں ڈالنے والا امام دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور وصی نبی اور عدو نبی برابر نہیں ہو سکتے - خدا ہم کو اور تم کو ان لوگوں میں شامل کرے جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور جن سے وہ راضی ہے -

اور تم اے محمد بن ابوبکرؓ جان لو کہ اگر تم خود کو دنیا کا محتاج پاتے ہو تو تمہاری محتاجی آخرت کے معاملات میں زیادہ تر ہے پس اگر تمہارے سامنے دو امور پیش ہوں جن میں سے ایک دنیا سے متعلق اور دوسرا آخرت سے ہو تو امر آخرت کو اختیار کرو - اور اپنے دلی رغبت کو عمل خیر کے لئے بڑھاتے رہو تاکہ تمہاری نیت نیک ہو جائے اس لئے کہ اللہ تعالی بندہ کو اسکی نیت کے مطابق عطا فرماتا ہے - اور اگر کوئی شخص نیک کام کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو کسی مجبوری کی وجہ نہیں کر سکتا تو اسکی نیت کی وجہ وہ کرنے ہی کے برابر ہوگا -

آگاہ ہو اے محمد کہ میں نے تم کو والی بنایا ہے میرے عظیم تر لشکروں کا یعنی اہل مصر کا اور میں نے تم کو ان لوگوں کے امور کا والی بنایا ہے پس تمہارا فرض ہے کہ ان کے معاملات میں اپنے نفس سے ڈرتے رہو اور دین کے بارے میں خائف رہو - اگرچہ کہ تھوڑے ہی دیر کے لئے کیوں نہ ہو - اگر ممکن ہو تو کسی مخلوق کی خوشی کے لئے تمہارے رب کی رضا اور خوشنودی کو نہ کھو دو اس لئے کہ اللہ - جو چیز جو معاوضہ تم کو دے گا وہ مخلوق سے نہ ملے گا - ظالم پر سختی کرو - نیک لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اپنے قریب کرو اور انھیں اپنا راز دار بناؤ -

اے محمد نماز کا خیال رکھو اور دیکھو کہ تمہاری نماز کیسی ہوتی ہے - چونکہ تم مسلمانوں کی امامت کرتے ہو اس لئے اپنی نماز

از خواجہ معین الدین چشتی

جن کا مزار اجمیر شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے اور جن کے لاکھوں معتقد ہیں جو ہر سال عرس میں مزار شریف کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں

دعوائے خلافت بسند می باید ... من کنت بیت حیدر مدی باید
این جائے نفاق و مکر و فن نیست ... ابن ہند شیر بہت اسید می باید

نوٹ یہ رباعی گذشتہ سال رجب نمبر میں شایع ہوئی تھی لیکن غلط چھپنے کی وجہ سے مکرر شایع کیا جاتی

ت ہونی چاہیئے - اس کے ارکان برا
. اور ہر وقت پر نماز پڑھنی چاہیئے
ن کہ اگر کوئی امام نماز پڑھائے لوگوں
ور خود غلط پڑھے اور لوگ بھی غلط
یں تو لوگوں کی غلطی کا گناہ امام کے
ہوگا اور اس کی نماز ناقص اور ان کی
ت ہوگی - یاد رکھو کہ ہر عمل نماز کے
ہے پس جو شخص نماز کو ضائع کیا تو اس کے
سرے اعمال بھی ضائع ہو جائیں گے -
وکرنا نماز کے لئے ضروری ہے پس اس کو
طرح کرنا چاہیئے برابر کرو کیونکہ وضو
ت نماز ہے - اور جان لو اے محمد
بہترین فقہ اور ورع دین خدا اور اطاعت
نیا عمل کرنا ہے پس تم پر لازم ہے
نہ ظاہر و باطن میں تقویٰ اختیار
و - میں تم کو ست چیزوں کی
میت کرتا ہوں جو جوامع اسلام
ب وہ یہ ہیں کہ اللہ سے ڈرو
مخلوق سے نہ ڈرو - بہترین
ل وہ ہے جس کی تصدیق عمل سے
ہو جائے - کسی معاملہ میں دو مختلف
یصلے صادر نہ کرو - اپنی رعایا
ے اسی طرح محبت کرو جیسا کہ تم
پنے نفس کو محبوب رکھتے ہو - جو
یز اپنے لئے مکروہ سمجھتے ہو اس کو
پنی رعایا کے لئے بھی مکروہ سمجھو -
عیت کے احوال کی اصلاح
کرتے رہو اور حق کی تلاش میں
اپنے نفس کو مصائب میں ڈال دو
اور کسی ملامت کرنے والے کی
ملامت سے مت ڈرو - جو تم سے
مشورہ کرے اس کو بہترین مشورہ دو -
میں اس خدا سے جو دیکھتا ہے
اور دیکھا نہیں جاتا اور جو منظر اعلیٰ پر ہے
دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم کو اور تم کو ان لوگوں
میں شامل کرے جن کو وہ دوست
رکھتا ہے اور جن سے وہ راضی ہے اور
ہم کو دنیا سے اٹھائے ایسی حالت میں کہ
ہم اس کے شکر گذار ہیں - عبادت گذار
ہیں - اور ہم کو متقین میں گردانے ایسے کہ
جنہیں نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ وہ
محزون ہوتے ہیں -

وہ فرمان ختم ہوا - فرمان میں جناب
امیر علیہ السلام نے اکثر مقامات پر تماثیل
سے کام لیا ہے - اس فرمان اور دیگر
فرامین کے متعلق جو آپ نے محمد بن
ابوبکرؓ کے نام جاری فرمائے علامہ ابی
الحدید تحریر فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد
الثقفی نے کہا کہ ان سے محمد بن عبداللہ
بن عثمان بن علی بن محمد بن ابی سیف
نے بیان کیا کہ ان سے ان کے بعض
اصحاب نے بیان کیا کہ علی علیہ السلام نے
جو تحریرات محمد بن ابوبکر کو روانہ کیں ان
پر محمد غور کرتے تھے اور ان سے سبق
حاصل کرتے تھے - جب عمرو بن العاص
نے انھیں قتل کیا تو ان کے پاس کے سب
ذوالفرائین اس کے ہاتھ لگے اور اسی نے
وہ سب امیر معاویہ کے پاس بھیج دئے
امیر معاویہ ان تحریرات اور فرامین کو دیکھا
کرتے اور تعجب کیا کرتے تھے - ولید بن
عتبہ نے ایک دفعہ معاویہ سے کہا کہ
حکم دیجئے کہ یہ سب جلا دئے جائیں -
امیر معاویہ نے کہا "چپ رہ تو بیوقوف
ہے" تو ولید نے کہا کہ پھر کیا آپ کی رائے
ہے کہ لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں
کہ آپ کے پاس ابوترابؑ کی احادیث
ہیں اور آپ ان سے سبق لیتے ہیں؟ امیر
معاویہ نے جواب دیا "وائے ہو تجھ پر
کیا تو مجھے کہتا ہے کہ میں علم کو جلا دوں
قسم خدا کی میں نے کبھی ایسا جامع اور
محکم علم نہیں سنا جو ان فرامین اور تحریرات
میں ہے - ولید نے یہ سنکر کہا کہ جب آپ
علیؑ کے علم و قضاءت سے اس قدر
متعجب اور متاثر ہیں تو پھر ان سے لڑتے
کیوں رہیا - امیر معاویہ نے جواب دیا
اس لئے کہ ابوترابؑ نے عثمانؓ کو قتل کیا
اور ہم خود کو اس کا انتقام لینے پر مجبور پائے
یہ کہہ کر امیر معاویہ تھوڑی دیر سر نیچا کئے
کچھ سوچتے رہے پھر انھوں نے سر اٹھایا
اور حاضرین محفل کی طرف دیکھا اور کہا کہ
ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ہم ان فرامین اور تحریرات
کے متعلق یہ نہ کہیں گے کہ یہ علی ابن ابیطالب
کی لکھی ہوئی ہیں بلکہ ہم یہ مشہور کر دیں گے
کہ یہ ابوبکرؓ کی تحریر کردہ ہیں اور محمد بن
ابوبکرؓ کے قتل کے بعد ہم کو ان کے پاس سے
دستیاب ہوئے - اس طرح ہم ان تحریرات
کو رکھیں گے ان سے اخذ کریں گے اور فائدہ
اٹھائیں گے - یہ تحریرات بنی امیہ کے
خزانہ میں رہے - جب عمر بن عبدالعزیز
خلیفہ ہوئے تو انھوں نے ظاہر کر دیا اور
بتا دیا کہ یہ علی ابن ابی طالب کی احادیث
ہیں اور آپ کا کلام ہے -

اس بات کے سمجھنے اور غور کرنے
کیلئے کہ کن کن تدابیر سے مسلمانوں نے
جناب امیر علیہ السلام کا علم آپ کا کلام
اور آپ کی اولاد ہے جو مقدس ہستیاں
گذری ہیں ان کے علوم کو مٹانے کی کوششیں کیں یہ
ایک مثال کافی ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا
ہے کہ مسلمانوں نے ان بزرگواروں کے ساتھ
کس طرح ناانصافانہ بلکہ سفاکانہ سلوک کیا -

جناب امیر علیہ السلام کے اس فرمان کا مطالعہ
کے بعد وہ حضرات جو دنیوی سیاست کے
دلدادہ ہیں اور جو حصول اقتدار دنیوی
ہی کو اپنی دین و دنیا سمجھتے ہیں یقیناً
مایوس ہوں گے انھیں اس فرمان میں حصول
دنیوی امور کے ذکر کے اور کسی قسم کی تخویف اور
تہدید یا انعام واکرام کے ذکر کا پتہ نہ لگے گا
یہ حضرات سیاسی حیثیت سے اس فرمان کو
اہمیت نہ دیں گے - اگر یہ لوگ ایسا کریں تو
ہم کو تعجب نہ ہوگا اس لئے کہ ہر زمانہ
میں ایسے لوگ گذرے اور آج بھی
ہیں جنہوں نے دین کو دنیا حاصل
کرنے کا ذریعہ بنایا اور دین کی آڑ میں
دنیا حاصل کی اور خوب حاصل کی
ایسے لوگ کیا خاک سمجھ سکتے ہیں کہ
سیاست علوی کیا تھی - سیاست
علوی کو لوگ نہ جب سمجھے اور نہ
اب سمجھ سکتے ہیں - سیاست
علویہ دراصل سیاست الہیہ تھی -
خلافت علویہ خلافت الہیہ تھی
جس میں نہ اقتدار و اختیار کا آمرانہ
مظاہرہ تھا اور نہ دنیوی تعزیرات
کے ذریعہ تخویف و تہدید تھی - نہ
زر و سیم کے وعدے تھے - معاملہ
اللہ اور اس کے بندوں کا تھا -
پس اس فرمان میں بھی علی علیہ السلام
نے یہی چیز مصر والوں کو بتا دی کہ
دیکھو دنیا کی کوئی حقیقت نہیں - دنیا
کی زندگی ایک مختصر سا خواب ہے - موت
آنے والی ہے - موت کے بعد سزا و جزا ہے -
اب اگر تم تقویٰ اختیار کر کے اس کے احکام
کی پابندی کرتے ہوئے زندگی بسر کرو گے
تو تم اچھی رعایا ہو گے - تمہارے لئے
کسی قانون تعزیرات کی ترتیب و
تدوین اور قیام مجالس کی ضرورت نہ ہوگی
اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں اچھے
ہوں گے اور اگر تم خدا کو بھول کر اس کے
احکام کو پس پشت ڈال کر دنیوی اقتدار
مال و متاع دنیا کے حاصل کرنے کی فکر میں پڑ جاؤ گے
تو اندیشہ ہے کہ تمہارا دین اور تمہاری دنیا دونوں
ضائع ہو جائیں گے خسر الدنیا والآخرۃ -

دُردِ تہ جام

ذاکر فتح پوری

(حسن سدا بہار نامی قصیدہ کے چند اشعار جو ایک دوست کی عنایت اور عدم توجہی کا شکار ہو گیا)

عقل و دل و دماغ کو علم نے آئینے دکھائے
فطرتِ حسنِ پاک کی حد سے بڑھی ہوئی خوشی
بنتِ اللہ کی گود میں حسن کا شاہکار ہے
نقش و نگار مرتضیٰؑ بادہ نواز و دل نواز
مژدۂ دید حسن پر روٹھ گئیں اداسیاں
ہونٹوں پہ ہے ہنسی کی موج — شکوۂ جور کیا کروں؟
تیری ہنسی ہے موجِ برق - دیدہ تازگی صبح
برقِ نظر کے واسطے قلب و جگر قبول ہوں
حسنِ سدا بہار کی نذر ہے شاعری کا کیف

جرأت و صدق و عدل کو فکر نے راستے سجھائے
قدرتِ عشقِ پاک ہے رستے میں آنکھیں بچھائے
فطرتِ دین دیر تک دیکھ رہی ہے سر جھکائے
جلوۂ حسنِ دوست دیکھ عشق کی آنکھ بھر آئے
جیسے کہ دستِ عشق سے دامن صبر چھوٹ جائے
جلوۂ رنگ رنگ میں جیسے نشاط مسکرائے
حسن ترا سدا بہار - ایسا نہ ہو کہ بھول جائے
ایسا نہ ہو کہ زندگی عشق کی خون تھوک جائے
تیرا کرم کہ لفظ لفظ نور سے تیرے جگمگائے

ذاکر دل حزیں کی بات یاد رہے مرحبا
بھولوں اگر کبھی تجھے تو نہ کبھی مجھے بھلائے

ادب

یتیم کی عید

شاعر ملت عالیجناب حکیم حلمی افندی صاحب

ایک بیوہ کی یہہ کہانی ہے   درس عبرت کی ترجمانی ہے
اُس کی برباد زندگانی ہے   جس کی اُجڑی ہوئی جوانی ہے
حیف صد حیف بدنصیب تھی وہ
آہ غربت زدہ غریب تھی وہ

ہوچکا تھا سہاگ اُس کا خاک   کیسے رہتی نہ وہ گریباں چاک
دل شکستہ بدیدۂ غم ناک   دیکھتی تھی کبھی سوئے افلاک
ساتھ اُس کے جو ایک تارا تھا
اُس کی قسمت کا وہ سہارا تھا

خانۂ دل تھا غم کدہ اُس کا   جز بسر کوئی بھی نہ تھا اُس کا
دشت ویراں تھا جھونپڑا اُس کا   باغباں تھا نہ باغ تھا اُس کا
گل سا چہرہ تھا اُس کا پژمردہ
اُس کے پہلو میں تھا دل مردہ

لے کے اپنے یتیم کو ہمراہ   سر جھکائے کھڑی تھی وہ سرِ راہ
چرخ پر پڑگئی جو اُسکی نگاہ   یک بیک نکلی اُس کے منہ سے آہ
تھا فلک پر عیاں ہلال عید
آگیا اُس کو بھی خیال عید

یاد آئے جو عید کے ساماں   اور بدبخت ہوگئی حیراں
بڑھ کے یہ پوچھنے لگا ناداں   چاند ماموں کو دیکھتی ہو ماں؟
جان کیوں اپنی کھو رہی ہو تم
لوگ ہنستے ہیں رو رہی ہو تم

بھوک لگتی ہے گھر چلو امی   اچھی امی مری اُٹھو امی
عید کے سامنے منہ رو امی   کچھ تو کہنا مرا سنو امی
چاند کو اپنے لے کے آخر کار
آئی گھر وہ خزاں رسیدہ بہار

گھر جو پہونچی وہ پیکر حسرت   اور کچھ اُس کی بڑھ گئی وحشت
لے کے بیٹھی وہ کشتۂ قسمت   جو کہ رکھی تھی طاق پر نعمت
ٹکڑے وہ روٹیوں کے تھے سوکھے
شام کو کھائے صبح کے بھوکے

خشک روٹی پہ اشک کے قطرے   کھانے والوں کے حلق سے گزرے
زخم دل جن کے رات دن ہوہرے   ایسی قسمت زدہ جئیں کے مرے
کتنے ہوں گے نہ ایسی قسمت کے
کاٹتے ہیں جو دن مصیبت کے

جو نہیں جانتے خوشی کیا ہے؟   کیا وہ بتلائیں گے ہنسی کیا ہے؟
دیکھئے اُن کی زندگی کیا ہے؟   قبر ہے قبر جھونپڑی کیسا ہے؟
بے نظر تو ملاحظہ کیجے
فرض انسانیت ادا کیجے

ان کا ہے ٹاٹ بوریا نہ قالین   ان کا تخت زمردیں ہے زمیں
گودڑی جو پھٹی پڑی ہے قریں   اس میں سوتا ہے ان کا ماہ جبیں
بچہ جب اُٹھ کر بلبلاتا ہے
ماں کا دل ہے کہ تلملاتا ہے

کیا ہوا وان وہاں یہ آئے نظر   کہ جہاں پر نہ ہو ہوا کا گذر
ہاں دو مٹی کے ہانڈیاں تو مگر   بہر تسکین دہری ہیں چھیکے پر
نہ فقط شب کی ہے غذا اس میں
صبح کا بھی ہے ناشتہ اس میں

کیسی وحشت برستی ہے گھر پر   ہے یہ کیسا ڈراؤنا منظر
خاک بستر ہے گرد ہے چادر   بدلے تکیہ کے ہے دھرا پتھر
یہہ فرشتے نہیں ہیں انساں ہیں
جن کی یہہ زندگی کے ساماں ہیں

گھر تو ہے گھر میں پر اساس نہیں   زیست شاید کہ اُن کو راس نہیں
ایسے بے آس ہیں کہ آس نہیں   ایک سے دوسرا لباس نہیں
کیوں نہ افلاس سے ہو دربدری
جب جوئیں کر رہی ہیں بخیہ گری

اُف بھی کرتے نہیں یہ بیچارے   دل کو پکڑے ہیں درد کے مارے
تن بدن میں لگے ہیں انگارے   کیسے پُرسوز ہیں یہ نظارے
ان کے گھر میں چراغ جلتے ہیں
جی نہیں دل کے داغ جلتے ہیں

ساتھ انکے ہے گردش ایام   ان کی تقدیر میں کہاں آرام
ان کی ہر ایک آرزو ناکام   زندہ در گور ان کا رکھیئے نام
گو بظاہر یہ لوگ زندہ ہیں
لیکن ان کے قلوب مردہ ہیں

خشک دل ہے کہ آبگینہ ہے   ہے لہو ان کا یا پسینہ ہے
بدلے پانی کے خون پیتا ہے   یہ بھی جینے میں کوئی جینا ہے
جب نہیں چین بدنصیبوں کو
حق ہے جینے کا کیا غریبوں کو

غیر کیا جانے کیا مصیبت ہے   اُن سے پوچھو جو اُن کی حالت ہے
لب پہ شکوہ ہے نہ شکایت ہے   کیسی خاموش شام غربت ہے
دنیا والے ادہر نہیں آتے
یا اُنھیں یہ نظر نہیں آتے

خاک پر سو رہا تھا اُس کا یتیم   نشتر غم سے اُس کا دل تھا دو نیم
کر رہی تھی دعا بہ قلب صمیم   رحم کر رحم اے کریم و رحیم
آگ کی اور اس قدر بوچھار
وقنا ربنا عذاب النار

کیوں نہ ہوجائے اُس کا گھر ویراں   جس کا ہوجائے باغ نذر خزاں
اس کو تڑپا رہا تھا درد نہاں   تھی پریشاں وہ بے سروساماں
ساری دنیا میں گو سویرا تھا
اُس کے گھر میں مگر اندھیرا تھا

اُس کی تقدیر ہے یہ اُس کا نصیب   جس کا دنیا میں ہو نہ کوئی حبیب
نہ دوا پاس تھی نہ کوئی طبیب   کیفیت اُس کی تھی عجیب و غریب
یہہ غریبوں کی زندگانی ہے
خون جن کا نہیں ہے پانی ہے

نکلیں اس سے پہنچی تن مزاج — خاک میں مل گیا تھا احسن راج
ایک الموت کرتے تھے علاج — حال عجب تھی نہ امید فلاج

ایک بائی جو اس کے پاس تھی
اس کے جینے کی کوئی آس نہ تھی

ہوں ہوا ان رات ... آرام — صبح ان کی ہے اور نہ اُن کی شام
دام میں ... بے راہ — مظہر ذوالجلال والاکرام

روح نکلی تو جان غیب ہوا
یا کہوں خاتمہ بخیر ہوا

تھی زمانے میں عید کی خوشیاں — شادماں شادماں تھے خورد و کلاں
دل دہلتا تھا دیکھ کر وہ سماں — ایک میت تھی بے سروساماں

بیچ ... آہ کرتی ہی تھی نسیم
ہائے ماں کہہ رہا تھا ایک یتیم

جس کی قسمت میں ہو شب دیجور — اس کے گھر آئیں ہو اور طلع نور
کھا نہ جائے نہ عرش رب غفور — کچھ سنا آپ نے سبب اس کا حضور

کہتے ہیں جب یتیم روتا ہے
عرش اعظم کو لرزہ ہوتا ہے

سرکار کی یتیم نوازی

وہ بھی کیا عید تھی خدا کی قسم — کان دھر کر سنیں سب اہل کرم
جس قدر ... دل ... ہم — اس قدر تھے رحیم شاہ امم

نکلے جس دم یتیم کے آنسو
خود بھی رونے لگے شہ خوشخو

عید کے روز اک یتیم و صغیر — دل کو پکڑے کھڑا تھا وہ دلگیر
دل شکستہ تھا کشتہ تقدیر — تھا سراپا وہ درد کی تصویر

آئے نزدیک جب رسول کریم
ہچکیاں لے کے رو رہا تھا یتیم

پھیر کر اس کے سر پہ ہاتھ اپنا — سرور کائنات نے پوچھا
اس قدر رو رہے ہو کیوں بیٹا — کچھ تو بتلاؤ مجھ کو بہر خدا

تو جو بے چین ہوتا ہے دلبر
دل محمد کا روتا ہے دلبر

پھر وہ کہنے لگا بحالت زار — میں یتیم و صغیر ہوں بیکار
تیر غم ہے میرے جگر کے پار — اور کیا زار دل کروں اظہار

کس کو یہ حال زار دکھلاؤں
کیسے میں عیدگاہ کو جاؤں

آپ ہی کہئے یا نبی و لاک — لا کے پہنوں کہاں سے میں پوشاک
کمسنی میں ہیں دل جگر میں چاک — میرا گھر بار ہو گیا تہ خاک

چرخ پر عید کا ہلال آیا
مجھ کو ماں باپ کا خیال آیا

نئی پوشاک پہن کر شاداں — جا رہے ہیں گھروں سے خورد و کلاں
ہائے رہتے جو میرے باباجاں — مجھ کو اس طرح دیکھتے نالاں

اشک غم ... دل میں بوتا ہوں
اس لئے یا نبی میں روتا ہوں

پونچھ کر اشک دونوں دیدۂ تر — شاہ دیں لائے اس کو اپنے گھر
پھر یہ فرمایا تم ہو میرے پسر — عائشہ ماں تمہاری میں ہوں پدر

شاہ نے پہلے اس کو نہلایا
پھر نیا سا لباس پہنایا

سن کے بیکس یتیم کی فریاد — ہوئے بیتاب شاہ نیک نہاد
آئی آخر نہ اس کو غم کی یاد — ہوا ایسا یتیم کا دل شاد

اپنے ماں باپ کو وہ بھول گیا
یعنی مارے خوشی کے پھول گیا

در بدر کی نہ خاک تم چھانو — درد دل کی صدا کو پہنچانو
ماننے کی جو بات ہے مانو — سنتے ہو یا نہیں مسلمانو

جیسے تھے سرپرست شاہ حجاز
ویسے تم بھی بنو یتیم نواز

قصیدہ در مدح امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

وہ سلسلہ آج کے دن ہے نزول قدسیا
اے تعالی اللہ فیض حسن مولود حرم
شاد ہیں بنت اسد کہہ کے انتم لہ
سلسبیل و نہر کوثر مل گئیں لو دیکھ لو
مہد ہی میں کلہ اژدر کے دو ٹکڑے کئے
جانشیں اپنا بنانے کیوں نہ حیدر کو نبی
بس خدا ہی جانے کیا ہوگا عباد کا صلا
آج مزدوری ہیں اور سرمایہ داری میں ہے جنگ (ق)
اللہ اللہ جب غر ہو کا لہو گا رنگ اپنے
امن ہو قائم تو کوئی صورت نظر آتی نہیں
دیکھ اے مزدور دیکھ اور دیکھ اے سرمایہ دار
بر میں بوسیدہ قبا تخت حکومت بوریا
اشبہ قانع قوت بازو سے جو پیدا کیا
تھا جو اندیشہ کہیں بھوکا نہ ہو کوئی غریب
اللہ اللہ جود یا جس کو وہ ٹکیے سو دیا
دم بخود دنیا ہے اللہ رے بلندی نفس کی
مالک دنیا و دیں آقا ہے اور میں ہوں غلام
اشبہ یہ تاکید اے قنبر جو بہتر ہے لباس
تھی ضرورت ایسے ہی سلطان کی اسلام کو
ہو گئے بھائی بھی وصی بھی نفس بھی داماد بھی
جب یہ آئی آئی سر اپنے تو تو نے کر دیا

صحن کعبہ سے فلک تک بن گئی ہے کہکشاں
گھر خدا کا بن گیا ہے رشک گلزار جناں
دیکھتے ہی چہرۂ محبوب رب دو جہاں
ہے لسان اللہ کے منہ میں پیمبر کی زباں
کس غضب کی ہیں صدائے شیر کی اعجاز بیاں
حکم خالق بھی تھا اور تعیین پیمبر بھی تھی زباں
جس کی اک ضربت دو عالم کی عبادت سے ہے گراں
روز بڑھتی جا رہی ہیں گتھیوں پر گتھیاں
تب کہیں تعمیر ہوں سرمایہ داروں کے مکاں
انتہا حد تک ایک مرکز پر نہ آ جائے جہاں
ہم دکھائیں تجھ کو شان بادشاہ دو جہاں
اور شاہانہ غذا ہے جو کی سوکھی روٹیاں
سلطنت کے ایک پیسہ سے نہیں اقدام زماں
کرتا تھا فاقوں پہ فاقے چارہ ساز بیکساں
غیر میں دیں عید خاص ... ہے
ہے کوئی ایسا زمین و آسماں کے درمیاں
عمر بھر قنبر کو پہلے بھی نہ پایا یہ گماں
اس کو تم زیب بدن کر لو ابھی تم ہو جواں
زندگی مزدور کی سی اور شاہ دو جہاں
اللہ اللہ ٹانکنے بیٹھا نبی کی جوتیاں
تو نبی کا پاسباں دین نبی کا پاسباں

ہے یہی جو کام آیا ہے فلک والوں کے بھی
میرا مولا ہے وصی مشکلکشائے دو جہاں

رباعی

جبریل کا پر اور در خیبر دیکھیں — گہوارہ میں یا کلہ اژدر دیکھیں
یہ کیا ہے کہ خود اپنے عصا سے ڈرنا — موسی سے کہو ہمت حیدر دیکھیں

رباعی

کوشش سے ہر اک شئے کا پتا ملتا ہے — کس کو نہیں محنت کا صلہ ملتا ہے
یہ بھی کسی نصیری کو تلاش آج ملا — ... در سے ڈھونڈے سے خدا ملتا ہے

مرزا وصی حیدر وصی فیض آبادی

حضرت امیرؑ کی دعا سے یوسف بن کعب کا زندہ ہونا

مصابیح القلوب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز مشرکانِ عرب میں سے تین شخصوں نے آکر کہا۔ اے محمدؐ تو دعویٰ کرتا ہے کہ میں ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ اور عیسیٰ سے افضل ہوں حالانکہ ابراہیمؑ خلیل اللہ تھے۔ اور موسیٰؑ کلیم اللہ اور عیسیٰؑ روح اللہ۔ اور تو نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ابراہیم خلیل اللہ تھے تو میں حبیب اللہ ہوں۔ اور حبیب خلیل سے بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر موسیٰ سے کوہِ طور پر حق تعالیٰ نے کلام کیا۔ تو میں نے شبِ معراج عرشِ اعظم پر حق تعالیٰ سے باتیں کیں۔ اور شریعت طریقت۔ اور حقیقت کے اسرار سے نوے ہزار باتیں سنیں بعد ازاں ہاتھ پر ہاتھ مار کر زبان معجز بیان سے فرمایا۔ یا علیؑ میری خبر لو۔ امیر المومنینؑ فوراً حاضر ہوئے آنحضرتؐ نے نہایت بشاشت اور کمال سرور سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور پوچھا اے بھائی تم کہاں تھے۔ عرض کی فلاں نخلستان میں۔ فرمایا۔ میرا پیراہن پہن کر ان تین شخصوں کے ہمراہ یوسف بن کعب کی قبر پر جاؤ دعا کرو۔ تاکہ تمہاری دعا کی برکت سے حق تعالےٰ اس کو زندہ کرے۔ امیر المومنینؑ جناب سید المرسلینؐ کا پیراہن زیبِ تن فرما کر ان تینوں شخصوں کے ہمراہ باہر تشریف لے گئے۔ ام سلمہ کہتی ہیں۔ کہ میں بھی آنحضرتؐ کی اجازت سے وہاں گئی دیکھا کہ امیر المومنینؑ ابن کعب کی ٹوٹی پھوٹی قبر پر جا کر کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے قبر والے! اللہ تعالےٰ کے حکم سے اٹھ۔ قبر حرکت میں آکر پھٹ گئی اور اس میں سے ایک بوڑھے نے اٹھ کر کہا۔ السلام علیک یا وصی خیر المرسلین

امیرؑ نے فرمایا۔ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں یوسف بن کعب صاحب الاخدود ہوں۔ تین سو سال ہوئے۔ کہ میں نے دنیا سے رحلت کی ہے۔ اس وقت ایک آواز میرے کان میں آئی۔ کہ کوئی شخص کہتا ہے۔ اے یوسف! خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کے لئے اٹھ وہ مشرک ایک دوسرے کو دیکھ کر کہنے لگے۔ ایسا نہ ہو کہ قریش کو معلوم ہو کہ تمہاری خواہش کے سبب محمدؐ سے ایسا معجزہ ظاہر ہوا ہے پھر کہا۔ یا علیؑ اس شخص سے کہہ دیجئے کہ اپنے مقام پر واپس چلا جائے امیرؑ نے فرمایا۔ اے یوسف سو رہو۔ کہ قیامت قریب ہے۔ وہ قبر میں چلا گیا۔ اور قبر خود بخود برابر ہو گئی

سچی قسمیں

باقر رضوی امانت خانی

یا علیؑ قاتلِ مرحب ہے تو ہمت کی قسم
قاسمِ نار و جناں حق کی مشیت کی قسم
قابل دید ہے معراج تری کعبہ میں
خشک روٹی بڑی مشکل سے توڑی تو نے
دیکھنا روئے مبارک کو عبادت حق کی
کارنامہ ہے ترا یعنی صبر جمیل
مہر دو مرتبہ پلٹا ہے تری خاطر سے
فرش احمدؐ پہ تری نیند جہاد اکبر
بستر خواب سے معراج نبیؐ کی دیکھی
علم کا در ہے تو اور شہر نبیؐ مختار
مرد مومن تری صورت کو تو دیکھیگا مرو
آلِ واحد کیلئے پیش بتاں سر جھکا
تیرے در سے کوئی سائل نہ گیا خالی ہاتھ
نوحؑ و موسیٰؑ و خلیلؑ و ابن مریمؑ۔ آدمؑ
خشک لکڑی کی طرح جلتے ہیں مومن کے گنہ
جس کے مولا ہیں نبیؐ تو بھی ہے اس کا مولا
مالکِ مرضیٔ حق ساقیٔ کوثر تو ہے
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے سوا کعبہ میں

لافتا کا ہوا مصداق شجاعت کی قسم
قہر و رحمت کی قسم دوزخ و جنت کی قسم
وشکلِ احمدؐ کی قسم مہر نبوت کی قسم
بدر و خیبر کی قسم ہمت و طاقت کی قسم
قولِ احمدؐ کی قسم اور تری عورت کی قسم
ترے بازو کی قسم حکم رسالت کی قسم
قدرتِ رب کی قسم تیری عبادت کی قسم
تیغ کے سایہ کی اور خواب کی لذت کی قسم
حسنِ فطرت کی قسم اوجِ بصارت کی قسم
ترے سینہ کی قسم علم نبوت کی قسم
وقتِ آخر کی قسم قبر کی وحشت کی قسم
ترے ایماں کی قسم اور تری عصمت کی قسم
تیرے فاقوں کی قسم تیری سخاوت کی قسم
سب کے اوصاف ہیں تجھ میں تری صورت کی قسم
تیری الفت کی قسم تیری محبت کی قسم
قم کے میدان میں آقا تری بیعت کی قسم
شامِ ہجرت کی قسم صبحِ قیامت کی قسم
شانِ قدرت کی قسم حسنِ ولادت کی قسم

الفتِ آلِ نبیؐ سے ترے دل میں قیامہ
تیری خلقت کی قسم فاضلِ طینت کی قسم

جنابِ امیرؑ کے فضائل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جناب سرور انبیاء علیہ السلام نے فرمایا ہے کسی شخص نے علیؑ کا مثل فضل حاصل نہیں کیا وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے بچاتا ہے۔

مجاہد کہتے ہیں ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہیں میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہوں گے ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار تو کیا تیس ہزار کے قریب ہوں گے پھر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بنجائیں اور سمندر سیاہی ہوجائیں اور انسان لکھنے والے اور جن حساب کرنے والے ہوں تو بھی علیؑ کے فضائل کو احصی نہیں کر سکینگے

جناب زین العابدینؑ اپنے والد ماجد جناب امام حسینؑ سے اور وہ اُن کے جد امجد امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میرے بھائی علیؑ کے فضائل اس قدر بتائے ہیں جن کی کثرت کا احصے نہیں ہوسکتا پس جو شخص اس کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہو کر لکھے اللہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخشدے گا اور جو شخص ان کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھتا رہتا ہے فرشتے اس کے گناہوں کے لئے خدا سے مغفرت مانگتے رہتے ہیں اور جو شخص کہ اس کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو سنتا ہے خدا تعالیٰ اُس کے وہ گناہ جو کہ اس نے اپنے کانوں سے بذریعہ ناجائز کلام سننے کیلئے کئے ہیں بخشدیتا ہے اور جو شخص کہ اس کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کی طرف نگاہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کے وہ گناہ جو اس نے اپنی آنکھوں [illegible] ناجائز [illegible] ہے جو ارشاد کیا [illegible] عبادت [illegible] بندگی ہے خدا تعالیٰ [illegible] دل نہیں کرتا مگر [illegible] دشمنوں سے بیزار [illegible]

قند پارسی

ذکر امامت و خلافت امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات الله علیه

امیر المومنین علی بن ابیطالب امام
اول است از ائمه اثنی عشر سلام الله علیهم
الی یوم المحشر مادر آنحضرت فاطمه بنت
اسد بن هاشم بن عبد مناف است و ولادت
با سعادتش در حرم کعبه واقع شده بیت
گوهری پاک بود و صدف نیز پاک بود
آمد میانه حرم و کعبه در وجود بعثت
آنحضرت بحسب ظاهر در آخر ذی حجه
ثلاثین واقع شده وزیر امام المتقین
سعید بن مروان همدانی بود
و حاجبش قنبر و نقش خاتم آنسرور
الملک لله الواحد القهار بود
گفته اند که این کلمه بود که نعم
القادر الله ذکر بعضی از مفاخر
و مناقب اسد الله الغالب
باتفاق مفسران آیه کریمه انما ولیکم
الله و رسوله والذین آمنوا الذین
یقیمون الصلوة و یوتون الزکوة
و هم راکعون در شان عالیشان
شاه مردان نازل گشته و سبب نزول
آنکه روزی سید عالم نماز گذارد از
اصحاب باداء نوافل اشتغال
داشتند و سائلی در میان صفوف
میگشت و سوال میکرد هیچکس
چیزی باو نداد چون نزدیک
امام المتقین رسید آنحضرت
در رکوع بود انگشتری نقره که در دست
مبارک او بود آنرا بیرون کرده نیز د
سائل انداخت دیگر آنکه آورده اند
که چون حضرت رسالت پناه از حجة الوداع
بازگردیده بمنزل غدیر خم رسید این
آیه نازل شد که یا ایها الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک الی آخره و رسول الله
در الموضع نماز پیشین گذارده روی
باصحاب کرده فرمود مرا بعالم بقا استدعا
نموده اند اجابت کرده ام و معلوم
شما باشد که در میان شما دو امر عظیم میگذارم
که از دیگری بزرگتر است و آن کتاب الله است
بنگرید که بعد از من با این دو
چگونه سلوک میکنید و رعایت
بعد - فرمایا تم ہو

این بچه کیفیت بجای خواهید آورد و
آن دو امر از هم متفرق نخواهند شد
تا بر کنار حوض کوثر بمن رسند شما مادام
که دست در دامن دو امر زنید گمراه
نگردید آنگاه فرمود که بدرستیکه خدای تعالی
مولای منست و من مولای جمیع مومنانم
آنگاه دست علی مرتضی را گرفته چنان
برداشت که قدمهای امیر المومنین

ما بینا و حضرت ختمی پناه زبان
خجسته بشکر و سپاس الهی گشوده خلایق
را نصیحت فرمود اینها نرا از موت
خود خبر داده فرمود مرا بدار بقا میخوانند
و زود باشد که اجابت کنم و از میان
شما بیرون روم و در میان شما دو
چیز میگذارم که اگر دست بدان زنید
گمراه نگردید و آن دو چیز کتاب الله است
و اهل بیت من و این هر دو از هم
جدا نگردند تا در لب حوض کوثر بمن
رسند پس آنگاه فرمود اگر ویه مردم
الستُ اولیٰ بکم و بالمومنین من انفسهم

رفته تهنیت گفتند و از جمله اصحاب
عمر بن خطاب گفت بخٍ بخٍ لک
یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و
مولی کل مومن و مومنة دیگر آن که
چون حضرت رسالت پناه میان
اصحاب عقد اخوت می بست میان
ابوبکر و عمر برادری داد و عبد الرحمن
بن عوف را با عثمان و همچنین هر دو
نفر را از مهاجر با هم برادر ساخت
و امیر المومنین علی سرور پیش انداخته
آنگاه برخاست تا برود رسول الله
سوال نمود که کجا میروی گفت یا رسول الله
هر یک از مهاجر را برادری
تعیین فرمودی و مرا ذکر نکردی
آنحضرت بر زبان معجز بیان
خود گذرانید که ترا از برای خود
خواستم تا میان من و تو عقد
اخوت منعقد گردد و جبرئیل
مرا باینمعنی امر فرموده تا با تو
عقد مواخات کنیم تا در حقیقت
و طریقت برادر باشیم و همچنین
سید المرسلین با امام المتقین
فرمود یا علی انت منی بمنزله هرون
من موسی الا انه لانبی بعدی
یعنی ای علی نسبت تو بمن چون
نسبت هرون است با موسیٰ
الا آنکه بعد از من پیغمبری نخواهد
بود اگر بعد از من پیغمبری مبعوث
شدی تو بودی ذکر بعضی

از آیات قرآنی که در شان

شاه مردان نازل شد یوفون

بالنذر و یخافون یوماً کان شره مستطیرا
ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجویٰکم
صدقٰت یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله
و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم از
جابر بن زید الجعفی مرویست که گفت
از جابر بن عبد الله انصاری شنیدم
که چون این آیه نازل شد گفتم یا
رسول الله یا صحاب امر کنید که خدای
تعالی اطاعت ایشانرا با طاعت
خویش و اطاعت رسول خویش مقرون
ساخته فرمود هم خلفائی من بعدی یا جابر
و ائمة الهدیٰ اولهم علی بن ابیطالب
ثم الحسن ثم الحسین ثم علی بن الحسین
باقی آئنده

بزانوی سید المرسلین رسید فرمود مَن
کُنتُ مولاه فهذا علیٌ مولاه اللهم
وال من والاه و عاد من عاداه و انصر
من نصره و اخذل من خذله و بروایت
صاحب ربیع الابرار و اعلام الوری چون
سید عالم بغدیر خم رسید فرود آمده فرمود
تا زیر درختان الموضع را صفائی
دادند و پالانهای شتر را جمع آورده
بر زبر یکدیگر نهادند آنگاه باشارت
آنسرور موذن ندا کرد که الصلوة الجامعه
و بروایتی حی علی الصلوة حی علی خیر العمل
خلق مجتمع شدند و رسول بر بالای
پالانها برآمده علی مرتضی بفرموده آنحضرت
بر آن موضع برآمده در پهلوی راست آنحضرت ایستاد

آیا من نیستم اولی از مومنان بنفسهای
ایشان همه گفتند بلی یا رسول الله فرمود من
کنت مولاه فهذا علی مولاه بار خدایا
دوست دار هر که علی را دوست دارد
و دشمن دار هر که علی را دشمن دارد و
فرو گذار هر که علی را فرو گذارد و یاری
ده هر که علی را یاری دهد پس فرود آمده
در خیمه خاص بنشست و فرمود تا علی
مرتضیٰ در خیمه دیگر بنشیند بعد از آن
طبقات خلایق را فرمود تا بر در خیمه
علی روند و زبان به تهنیت شاه
ولایت پناه بگشایند و چون مردان
از این امر فارغ گشتند امهات مومنین
بفرموده خاتم النبیین نزد امام المتقین

در مدح امیر المومنین علی بن ابیطالب علیه السلام

از:- زہرا بیگم صاحبہ مخلص نجفی

عرش باشد در تجلی این شعاع از روی کیست
رونق اندر مهر شد افزون و نور او دو چند
محو شد از دفتر عالم بکلی نام کفر
شد معطر سر بسر آفاق چون بوی بهشت
خالی از رونق بود قوس قزح در آسمان
خیره گشته چشمه خورشید بر طاق حرم
شاد و خرم قدسیان اندر تماشای زمین
هر زمان روح الامین دارد صعود و هم هبوط
هاتف غیبی بگفت ای عاشق دیدار دوست
باشد این نور جمال حضرت مشکل کشا

تیغ احمد شد مصطفیٰ قوت بازوی کیست
این ضیاء و روشنی از طلعت نیکوی کیست
اهرمن در چاه ویل افتاد از نیروی کیست
این نسیم عطر بیز جان فزا از بوی کیست
در حرم قوس قزح پیدا شده ابروی کیست
اندرون کعبه یارب صورت دلجوی کیست
محو دیدار که هستند و نظرشان سوی کیست
این تردد یا الهی در هوای کوی کیست
این تلاش و آرزوی تو به جستجوی کیست
جز جمال لافتی دیگر ز نور روی کیست

آنکه باشد نفس پیغمبر بفرمان اله
جان خیر المرسلین جز مرتضیٰ قائلی کیست

احوال امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام

نام مبارک	علی علیه السلام	کنیت و لقب	ابوالحسن و ابوتراب
لقب مشهور	مرتضی علیه السلام	مکان ولادت	درون خانه کعبه معظمه
روز و وقت ولادت	جمعه وقت چاشت	تاریخ ولادت	سیزدهم شهر رجب المرجب
سال ولادت	[illegible] از بعثت	پادشاه وقت	شهریار بن پرویز پادشاه عجم
نام پدر	ابوطالب [illegible]	نام مادر	فاطمه بنت اسد
نقش نگین	الملک لله الواحد القهار	ازواج آنحضرت	دوازده از آنجمله حضرت فاطمه علیها السلام
تعداد اولاد	[illegible] پسر و [illegible] دختر	عمر شریف	شصت و سه سال [illegible]
روز وفات	یکشنبه بعد از ثلث از شب	تاریخ وفات	بیست و یکم ماه رمضان المبارک
سال وفات	سنه چهلم از هجرت نبوی	مکان وفات	بیت الشرف خانه آنحضرت [illegible]
سبب وفات	ضربت ابن ملجم مرادی ملعون	حاکم وقت	معاویه ابن ابی سفیان
مکان قبر	نجف اشرف	جانشین آنحضرت	حضرت امام حسن علیه السلام

در تهنیت ولادت با سعادت مولای متقیان حضرت امیرالمؤمنین علیه الصلوة والسلام

از طبع

مرحوم سید العارفین مولانا سید شهسوار علی شاه منصور تولیه آستانه رضوی نور الله مرقده

رسید مژده که سلطان دین هویدا شد
شهی که محرم کوی حریم توذ نه ازل
بناف کعبه ز آهوی گلشن عمران
ز بطن بنت اسد شیر کردگار آمد
تمام گشت کلام خدا بصدق و صفا
بامر حضرت حق بهر یاری منذر
برای پاکی بیت خدا ز رجس بتان
شهی که روز ازل هادی ملائک بود
سکندر را متردد دگرد در ظلمات
ز بهر رجعت خورشید بر علو سما
شهی که روی فرس کرد ختم قران را
شب فراش بیاری پادشاه رسل
آیا نبی ز تو هم و الم جلی گردد
بهر شوکت اسلام روز بدر و حنین
بشب عروج نبی بهر خاتم انگشت
امام مشرق و مغرب امیر جن و بشر
ولی ایزد منان وصی شاه امم
کلام ناطق حق اسم اعظم یزدان
بدست پاک پیمبر بروز خم غدیر
گرفت دست خدا آنچه بنام گفت
همین علیست که مولای جمله عالم گشت
همین علیست که لا سیف و لا فتی از حق
منم ولی کسی کو علیست مولایش
ز نور ماست که ملک و ملک بیدا آمد
ز نور ماست که انسان و جن و حور و ملک
ز نور ماست مه و مهر و کوکب [illegible]

نبی حق بشکوه مهین هویدا شد
بطوف کعبه حق بالیقین هویدا شد
شمیم عنبر و در [illegible] ثمین هویدا شد
همای عرش نشین بر زمین هویدا شد
وصی بادشه مرسلین هویدا شد
امام اول و هادی دین هویدا شد
ولی بت شکن و شاه دین هویدا شد
بزرگ مرشد روح الامین هویدا شد
بیا که کوثر با و معین هویدا شد
امام خلق بروی زمین هویدا شد
در علوم نبی پشت زین هویدا شد
ظهیر و جان نثار امین هویدا شد
علی بگوی که شیر عرین هویدا شد
لوا و نصرت و فتح مبین هویدا شد
ز دست حق به پیمبر نگین هویدا شد
قسیم نار و جنان شاه دین هویدا شد
ابو الائمه و ضرغام دین هویدا شد
علی عالی و شاه بطین هویدا شد
[illegible] هدایت مانند شمع دین هویدا شد
از این علیست که دین مبین هویدا شد
همین علیست که در صادقین هویدا شد
برادر اوست ز روح الامین هویدا شد
ز نور ماست که عرش برین هویدا شد
ز نور ماست که دنیا و دین هویدا شد
سما و ارض و زمان و زمین هویدا شد
تمام خلق از این هم چنین هویدا شد

منم ز نور خدا جملگی ز نور من اند
صدای بخ بخ برای تهنیتش
بجا رفیض الهی وجود ماست یقین
شموس برج رسالت چهار ده نورند
زمانه بر سر جنگ است یا علی مددی
کمک بغیر تو ننگ است یا علی مددی
علی به دیده حق بین نظر بحالم کن
خلاص کن ز بلا این کلیم حیران را

علی ز من و آز و نور دین هویدا شد
ز جن و انس و از آن از این هویدا شد
کزین بحار چه در ثمین هویدا شد
ازین شموس نهار انگبین هویدا شد
جفا به بنده ات از کید کین هویدا شد
بیا که کینه خصم لعین هویدا شد
که سیف و جور ز بر عدل کین هویدا شد
که جور و ظلم بر او از کمین هویدا شد

از فاضل جلیل آقا سید عباس شاه منصوری خراسانی فی الحال مقیم گلبرگه

یارب اینماه که امروز و امشب چه شب است
شد که چشم مه امشب به جمالی روشن
آری از منظر ماه و کواکب پیداست
گوش دل باز کن ای بیخبر از عالم غیب
مژده جبریل امین میدهد از عرش برین
شاه اقلیم ولایت که همایون ذاتش
مه و خورشید و زمین و فلک و لیل و نهار
علی عالی اعلی اسد الله که او
در صف رزم پی کشتن روبه صفتان
با چنین جلوه که از پرده برون آمده
هر که با خط ولای تو ز دود در دل خاک
ز شرری تابنده یا همه ذرات جهان
خلق را دوستی شاه ولایت ز حی است
دم فرو بند به مدح شه عالم منصور

که فلک غرق نشاط است و زمین در طرب است
کاین چنین خرم و خوش حالت پر خنده لب است
که شب سیزده ماه شریف رجب است
تا صدای ز هدف مژده که امشب چه شب است
که مبارک شب میلاد امیر عرب است
مطلع نور حق و آینه ذات رب است
بوجود علی و آل علی منتسب است
گردش دائره کون و مکان را سبب است
همچو شیری که در حلق ختم غضب است
گر کنم جان بفدائی تو نهای عجب است
فارغ از محنت و آسوده ز رنج و تعب است
روشن از پرتو این کوه برغالی نسب است
که روان در تن شریان همه ید و عصب است
عرض اندام نمودن به طریق ادب است

دیگر

خمار دوش ز سر میکند قرار امروز
بگوش هوش نیو شد داستان زخم خوش
مگر که خضر طریقت قدم نهاده بشهر
اگرچه باد خزان شد ز هر کنار وزان
هزار شکر بپایان رسید شام فراق
چو روز سیزده الحمد لله زماه رجب
دهید مژده که میلاد شاه مردان است
بروز عید سعید ولادت حیدر
میان کعبه تجلی نمود نور خدای
چو روز اول ماه آمدی ز ماه رجب
خدای یگان کرامت سپهر حشمت و جاه
همین بزرگ ولی نعمتی که دشمن و دوست
زمین ز همتش آباد حیدرآباد است
ای آسمان بناکت تفضل و بذل ان
مرا آسمان را تا بر دوازده است [illegible]
بو [illegible] سید عباس آل منصور

ثمر رسیده بجان نکهت بهار امروز
نوای بلبل بیدل ز شاخسار امروز
که گشته طرف چمن رشک لاله زار امروز
بهر مزاج خزان است سازگار امروز
دمید صبح وصال نکوی یار امروز
تولد شه دین ساخت نور بلد امروز
ولی حضرت خلاق کردگار امروز
طلوع کرد بخداوند ذوالفقار امروز
چو تافت شمس حقیقی بصد قرار امروز
طلوع یافت جوان بخت تاجدار امروز
برای خلق یکی رکن استوار امروز
که باشد او نه ز امکان بیادگار امروز
بخوان نعمت او [illegible] ریزه خوار امروز
چو خلق [illegible] کامگار امروز
که صد هزار بزرگ است و ظیفه خوار امروز
[illegible] عمر تو خواهم ز [illegible]
ز آل یاسین باشد [illegible]

[illegible] از همه خلق کرده قطع رجا
بود بلطف جناب [illegible] امروز

علیؑ اور اسلام

(از جناب مولانا سید عالم علی صاحب رضوی۔ عالم لکھنوی)

میرا قلم آج ایک ایسے فرشتہ صفت انسان اور بزرگ ترین عالم و معلم سیاست کو عالم مجسمہ شجاعت کے ذکر پر آمادہ ہوا ہے جس کی شان میں خود سرورکائنات فخر موجودات رسول خدا صلعم نے انا مدینۃ العلم وعلی بابھا اور انا و علی من نور واحد فرمایا بلکہ مزید تشریح کی بنا پر علیؑ کی حیثیت جتانے کے لیئے یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر تمام عالم کے اشجار قلم ہو جائیں اور دنیا بھر کے سمندروں سے سیاہی کا کام لیا جائے اور جن و انس لکھیں اور حساب کریں پھر بھی علیؑ کی حمد و ثنا ممکن نہیں تو بھلا میری کیا حیثیت ہے کہ ولی خدا وصی مصطفےٰ ممدوح ملائکہ کی ذرہ برابر بھی سپاس داری کر سکوں ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

سواد اعظم میں علیؑ کو اسلام سے ایسی مناسبت ہے جیسے مرکز کو محیط سے اور ضیائے عالم کو خورشید سے علیؑ کی ذات والاصفات حلقہ اسلام بلکہ بزم عالم میں مانند شمع روشن کے ہے اور ایک ایسی شخصیت تسلیم کی جا چکی ہے جس کی مزید تشریح کی چنداں ضرورت نہیں دنیا کے بڑے بڑے روشن خیال علما مایہ ناز حکما، قابل ادبا و مشہور فضلاء شہرہ آفاق فصحا، قادر الکلام شعرا و بلا تخصیص مذہب علیؑ کا لوہا بہر نوع مانے ہوئے ہیں اور عالم کے بہادروں پر اس کی تیغ آبدار کا سکہ بیٹھا ہوا ہے آخر اس علم و بردباری کے پہاڑ کا رایت الفت انصاف پسند قلوب پر کیوں لہراتا ہے۔ ہاں اس لئے اور محض اس واسطے کہ یہی وہ محسن اسلام بلکہ محسن عالم ہے جس نے اپنا گھر بار عزت آبرو جان و مال سب اسلام پر ایک ادنیٰ شے سمجھ کر قربان و نثار کر دیا اور کسی چیز کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی۔ یہی وہ رہرو جادۂ حق ہے جس نے صرف اسلام کا نام برقرار رکھنے کے لیئے اپنے جائز حقوق کا برسوں خون کیا اور منہ سے اف تک نہ کی یہ وہ واقعات ہیں جو حضرت علیؑ کو بعد انتقال رسولؐ پیش آئے اور تمام حادثات زمانہ کے تیروں کا مقابلہ صبر و تحمل کی سپر سے کیا حقیقت یہ ہے کہ اس موقع پر علیؑ نے تلوار نہ اٹھا کر اور خون جگر پی کر دنیائے اسلام پر بہت بڑا احسان کیا۔ بالفرض اگر اس موقع پر شیر بیشۂ شجاعت ذوالفقار دو پیکر کو نیام سے باہر نکال لیتا تو ممکن تھا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو فتحیاب ہونے سے باز رکھتی جب کہ علیؑ نے انہیں ہاتھوں سے ایسے ایسے کارنامے دکھائے تھے جس سے بہادران عالم حیرت زدہ و دنگ رہ گئے تھے لیکن محسن اسلام نے اپنے حقوق کے فنا ہونے پر اسلام کی بقا کو ترجیح دی علیؑ نے حمایت اسلام اور محض نصرت اسلام میں بہت سی لڑائیوں میں رسول اللہ صلعم کا پورے طور پر ساتھ دیا اور دیگر اصحاب کی طرح نصرت حق سے کبھی روگردانی نہ کی اور اپنی جان کو ایک ادنےٰ شے سمجھ کر ہمیشہ شمع اسلام کے گرد پروانہ وار پھرتا رہا۔ اور ہر حیثیت سے حمایت اسلام میں سرگرم رہا۔ کہیں حلم و بردباری کا پہاڑ ہو کر۔ تو کہیں بہادری و شجاعت کا مجسمہ بن کر۔ حلم و بردباری کی مختصر مثال مذکور ہو چکی ہے بہادری و شجاعت کی شاہد وہ معرکتہ الآرا لڑائیاں (مثل خیبر و خندق بدر و احد ہیں) جن میں سے ہر ایک کی فتح آج تک بزبان بے زبانی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں ید اللہ کے ہاتھوں کی مرہون منت و ممنون احسان ہوں تاریخ اعثم کوفی بتاتی ہے کہ علیؑ نے اس موقع پر بھی اسلام کی حمایت کی جب کہ خلیفہ ثالث کا عہد تھا اور رعایا بعض وجوہ سے اس حد تک خلاف ہو گئی تھی کہ ان پر پانی تک بند کر دیا تھا اس وقت خلیفہ صاحب نے امیر المومنین حضرت علیؑ سے پانی منگوا بھیجا مجسمہ خلق نے باوجود اختلافات شدید (جو تواریخ میں مذکور ہیں) حاجت براری کی اور خلیفہ صاحب کے ایسے نازک وقت میں کام آئے جب کہ ایک زمانہ ان سے برگشتہ تھا اس واقعہ سے پورے طور پر علیؑ کے صفائے باطن اور اسلام نوازی پر روشنی پڑتی ہے کہ فرشتہ خصلت انسان اسلام کا کس قدر حامی و مددگار رہا ہے۔ کہ باوجود شدید مخالفت کے بھی سوال آب پر کسی کو نفی کے جواب سے محروم و شرمسار نہیں کیا بلکہ ان لوگوں کو سیراب کر کے علیؑ نے اسلام کی عزت رکھی اور اسلام کو ایک بدنما داغ سے بچا لیا۔ لیکن علیؑ کے ۴۴

روزِ سعید

جناب مولوی کلماشق حسین صاحب ناطق اعظمی۔ جوائنٹ سکریٹری انجمن سجادیہ کرنیل گنج کانپور

آج ہیں کعبہ میں خوشیاں آج ہے جنت میں عید ہو مبارک مومنو یہ آج کا "روزِ سعید"
آج دوزخ سرد ہے اور باب جنت ہے کھلا دامنِ ایمان بھر لو باب رحمت ہے کھلا
آج کعبہ کے خداؤں پر تباہی آگئی مٹ گیا اب دوراں کا حق کی شاہی آگئی
آج سے کعبہ کو طرزِ حق پرستی آگئی جس سے کعبہ کعبہ ہوگا اس کی ہستی آگئی
آگیا وہ زینت محراب و منبر آگیا آگیا وہ مالک تسنیم و کوثر آگیا
آگیا اسلام کا وہ نازپرور آگیا قوت بازو نبیؐ کا شیر داور آگیا
آگیا دوشِ نبیؐ پر چڑھنے والا آگیا آگیا باطل سے حق پر لڑنے والا آگیا

دیکھو وہ کعبے کا منظر حق کے جلووں کا نزول
ہے مزین نور سے دیکھو وہ آغوشِ رسولؐ

دیکھو جو مٹ میں خداؤں کے نصیری کا خدا تاجدار انما وہ بادشاہِ لا فتیٰ
جس کی ضرب تیغ ہے لاریب لا سیف علیؑ جس کی منزل اعلیٰ علیین جس کو کہتے ہیں علیؑ
مشعلِ راہ ہدایت جس کی ہستی وہ علیؑ مظہر انوار قدرت جس کی ہستی وہ علیؑ
جو شب ہجرت رسالت کی زینت وہ علیؑ ناز جس پر کر رہی ہے خود نبوت وہ علیؑ
وہ علیؑ جس کے قدم نے پاک کعبہ کر دیا مرضیٔ حق جس نے اپنا نفس دے کر لیلیا

اے نبیؐ کی جان و دل اسلام کے روح رواں
ہیں شریک بزم تیری آج سب پیر و جواں

آئے ہیں سب تیری الفت کا رجز پڑھتے ہوئے نام پر جھکتے ہوئے صل علےٰ کہتے ہوئے
نقل کچھ بھی ان کے اس جوش عقیدت میں نہیں نام کو رنگ وفا اس نقش الفت میں نہیں
ڈھونگ ہے ان کی واہ وا ہے کہہ رہا ہوں برملا ہے نمائش کے لیئے یہ نعرۂ صل علےٰ
درس زریں کو ترے دانستہ ہیں بھولے ہوئے دعویٔ الفت تو ہے دامن مگر چھوڑے ہوئے
ایسے یہ پژمردہ گل ہیں جس میں کچھ خوشبو نہیں تیرے بنتے ہیں مگر کچھ ان میں تیری خو نہیں
کھو چکے ہیں اپنے ہاتھوں سے یہ خود راز حیات صرف دنیا ہی تک ہے محدود ان کی کائنات
مٹ گیا ذوقِ عبادت مسجدیں ویران ہیں طاقِ نسیاں کی نذر ہر گھر میں اب قرآن ہے
مٹ گیا رنگ اخوت خود نمائی رہ گئی "شیعہ" کہلانے کو بس اک بے حیائی رہ گئی
اب نہ وہ جوش عمل ہے اور نہ وہ تنظیم ہے باہمی بغض و حسد میں قوم یہ تقسیم ہے
زندگی کی دوڑ میں بھی ہو چکے ہیں سست گام ہو چکا ہے منزل ادبار میں ان کا مقام
سیاہ ناکامی سے ہے ان کی کتاب زندگی اور بے عملی سے ہے تاریک باب زندگی
بے خبر ہیں کچھ نہیں ہے دل میں احساس بقا اپنی ہی غفلت سے ہیں گم کردہ راہ ارتقا
قعر پستی میں پڑے بربادیوں کے باب ہیں موت کی وادی میں ڈیرہ ڈالے محو خواب ہیں

شور طوفانوں کا ہے اور ان کو ہوش آتا نہیں
المدد اے شیر حق اعلیٰ علیین کے مکین

۴۴۔ یہ یزیدی - [redacted] کے دامن پر ایسا بدنما دھبہ آگیا جو قیامت تک چھڑائے نہ چھوٹے گا۔

اعجاز علی

عالیجناب اعجاز [illegible] صاحب بی۔اے۔ بی۔ ٹی

عرب کا وہ پرآشوب زمانہ جبکہ ہر جانب کفر و ضلالت کا دور دورہ تھا اور لوگ ورطۂ جہالت میں مبتلا تھے: تاریخ ہیں حضرات سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ضرورت تھی کہ کوئی اس منتشر شیرازہ کو متحد کردے اور رشتۂ اتحاد و محبت میں منسلک فرما دے۔ وہ درخشندہ ستارے خلاق عالم نے پیدا کئے جو اپنی باہمی جدوجہد۔ سعی و کوشش ایثار و قربانی۔ جاں فروشی و جاں نثاری اور محنت و مشقت سے عرب کو بام عروج پر پہنچانے کے باعث ہوئے جو شخصیتیں غلط راستہ پر چل رہی تھیں۔ اوس کو انھوں نے راہ راست پر ڈالا اور جادۂ مستقیم پر چلایا۔ تاریخ عالم کی ورق گردانی فرمایئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ جو کام ان دو عظیم الشان شخصیتوں نے کیا ہے وہ تمام مذاہب کے پیشوا اور ہادی کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ ان دو شخصیتوں میں رشتہ کیا تھا؟ ایک استاد محترم۔ تو دوسرا شاگرد رشید ایک خسر تھا تو دوسرا داماد۔ ایک ابوطالب کا قابل بھتیجہ تو دوسرا لائق بیٹا۔ ایک شہر علم تو دوسرا باب علم۔ ایک داعی اسلام تو دوسرا ساعی اسلام۔ ان دو بزرگوں کا اتنا زبردست تعلق تھا کہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا ان دونوں بزرگوں نے متحد و متفق ہو کر گلشن اسلام کی آبیاری کی اور اس تخم سے ایسے پودے نے نشو و نما پایا کہ گلشن اسلام سرسبز و شاداب ہوا۔ ان دونوں ارفع و اعلیٰ شخصیتوں سے قبل عرب کی جس قدر ناگفتہ بہ اور مایوس کن حالت تھی وہ اظہر من الشمس ہے۔ لوگ ہر قسم کے توہمات میں گرفتار تھے بت پرستی انکے ضمیر میں داخل ہو گئی تھی۔ لوگ درختوں۔ پتھروں۔ پہاڑوں۔ ہواؤں ستاروں غرض ہر چیز کی پرستش کرتے تھے۔ روحانیت کا ان میں ذرہ برابر نام نہ تھا۔

ایسے "پرآشوب" زمانہ میں اس قوم کا ایک صدر اعظم۔ اور دوسرا اوس کا پرائیوٹ سکریٹری پیدا ہوا۔ اصلاح انسانی میں جو حصہ اس "قائد اعظم" اور اوس کے جنرل نے لیا ہے وہ بے نظیر اور تعجب خیز ہے اور دوسری اقوام کے لوگ اس امر کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ جو کام ان دو شخصوں نے کیا ہے وہ سب رہبران دین اور ہادیان ملت کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب ہے انگریزی کتاب انسائیکلوپیڈیا میں درج ہے کہ "دنیا کے تمام انبیا میں سب سے زیادہ کامیاب حضرت محمدؐ ہیں۔ غیر مسلم بھی اس امر کے معترف ہیں کہ جو کام رسول اکرمؐ اور حضرت علیؑ سے انجام پذیر ہوئے ہیں۔ اون کے ادراک کرنے سے عقول انسانی قاصر ہیں سر ولیم میور نے اپنی انگریزی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ "حضرت محمدؐ سے پہلے عرب کی فضا مذہبی اصلاح کے لئے ایسی ہی اصلاح کیلئے ایسی ہی ناموافق تھی جیسی کہ کسی سیاسی اتحاد یا قومی احیا کے مخالف تھی۔ عرب کے مذہب کی بنیاد گہری بت پرستی پر تھی جس میں زوال پذیر ہونے کا شائبہ تک نہ تھا۔ ایک دوسرا انگریز مسٹر کین ان دو شخصیتوں کے کارناموں سے منکر نہ ہو سکا وہ لکھتا ہے کہ "دنیا میں ایسی پراگندہ اور منتشر قوم کوئی نہ تھی کہ یکا یک ایک معجزہ ظاہر ہوا ان میں ایک شخص ایسا پیدا ہوا جس نے اپنی شخصیت اور دعویٰ نبوت سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا" جس وقت رسول اکرمؐ مبعوث ہوئے ہیں اوس وقت حضرت علیؑ کی عمر صرف دس سال کچھ ماہ کی تھی جب اہل عرب کے جور و ظلم جبر و تشدد اور مصائب و تکالیف کے پیہم بادل جاری رہے تو حضرتؐ نے ایک مجمع کو مخاطب ہو کر فرمایا "ایسے اہم اور دشوار وقت میں میرا کون ساتھ دیگا" یہ سن کر لوگوں پر خاموشی طاری ہو گئی۔ اور رسول اکرمؐ نے تین مرتبہ یہی الفاظ فرمائے اور تینوں مرتبہ یہی دس سالہ بچہ اپنی جگہ سے اوٹھ کر فرماتا ہے "میں جب تک جان میں جان ہے آپ کا ساتھ دوں گا" کس کو خبر تھی کہ یہ منحنی و کمزور بچہ اسلام کی اتنی زبردست خدمت کریگا کہ اس کا نام زرین حروف میں ابدالآباد تک لکھا جائیگا جوان ہو کر حضرت علیؑ نے شجاعت و بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ عقول انسانی متحیر ہیں۔

قصیدہ در تہنیت ولادت باسعادت جناب امیر المومنین علیہ السلام

از جناب سید محمد حسین صاحب معجز سنبھل ضلع مراد آباد (یو۔ پی)

خدا جانے نقاب اٹھیگی کس دن روئے انور سے ؎ بھلا دن رات شوق دید میں کب تک کوئی ترسے

نہیں اٹھتی نہیں اٹھتا یہ مدعائے قلب مضطر کی ؎ ملا رکھا ہے کیوں فرقت کی حد کو حد محشر سے

نکل بھی آنکھ کی دل کی بجھا دے آتش تر سے ؎ میرے ساقی یہ موقع ہاتھ آیا ہے مقدر سے

گھٹائیں آسماں پر فصل گل برسات کا موسم ؎ چمن سرسبز ہے فیض بہار روح پرور سے

ہوائے مست کھا کھا کر شگوفے کھلتے جاتے ہیں ؎ سجی جاتی ہے ہر شاخ شجر پھولوں کے زیور سے

نموئے تازگی میں دلکشی میں بن گیا بالکل ؎ نمونہ باغ جنت کا چمن اندر سے باہر سے

سماں سن کر ہوئی جامے سے باہر گل کھلا اٹھے ؎ نہ جانے کیا عنادل نے کہا ہر اک گل تر سے

چمن کا رنگ بدلا یا زمانہ کی ہوا بدلی ؎ زمیں کیا آسماں کی بھی فضا بدلی نئے سر سے

رہے ایسے میں میخواروں کو تاب ضبط کیا معنی ؎ یہ دن ملتے ہیں قسمت سے یہ کیفیت مقدر سے

ہری للچا کی نظریں لڑ رہی ہیں دیکھ لے ساقی ؎ صراحی سے سبو سے خم سے پیمانہ سے ساغر سے

پلا دے آج مجھکو وہ شراب ناب اے ساقی ؎ خدا نے جو غدیر خم میں پلوائی پیمبرؐ سے

وہی مے جس کا پینا معصیت کے داغ دھوتا ہے ؎ وہی مے جو ہے جائز حکم حق حکم پیمبرؐ سے

وہ مے حلت پہ جس کی آیۂ تطہیر شاہد ہے ؎ کھینچی ہے جو خدا کے گھر میں اور دست پیمبرؐ سے

اسی خم کی پیونگا مہر ہے جس پر مودت کی ؎ اسی خم کی کیا ہو پاک جس کو آب کوثر سے

پلا جلدی پلا اک مطلع پر نور کہنا ہے ؎ وہ مطلع جو نہ تابش میں ہو کم خورشید محشر سے

مطلع

چلو بادہ کشو چل کر ذرا پوچھیں پیمبرؐ سے ؎ صدائے تہنیت آتی ہے کیوں اللہ کے گھر سے

فرشتے کس کو خوش ہو کر مبارکباد دیتے ہیں ؎ منور آج کعبہ ہو گیا کس ماہ انور سے

اسی حیرت میں تھا معجز فلک سے اک صدا آئی ؎ خدا کے گھر علیؑ تشریف لائے بطن مادر سے

رہیں خوش ہیں نبوت کا شریک کار آپہنچا ؎ علیؑ سا قوت بازو ملا اللہ کے گھر سے

خدا جانے ہوا کیا عہد باہم خانہ حق میں ؎ زباں دیدی پیمبرؐ کو زباں لے لی پیمبرؐ سے

یہی وہ طفل ہے کعبہ کو جو کعبہ بنا دیگا ؎ اٹھا دیگا بتوں کا دخل ہی اللہ کے گھر سے

زبان حال سے معصوم کے تیور یہ کہتے ہیں ؎ خطاب لافتیٰ لے کر رہیگا رب اکبر سے

یہ موقع ہے ذرا چرخ چہارم سے اتر آئیں ؎ جلانا سیکھ لیں مردے کو عیسیٰ آج ٹھوکر سے

کبھی آغوش عصمت میں کبھی آغوش رحمت میں ؎ امامت آرہی ہے دیکھئے اللہ کے گھر سے

یقیں ہے روز محشر بات بن جائیگی اے معجز ؎ اگر یہ دیکھ بھی لیں گے نگاہ بندہ پرور سے

حضرت علیؑ رسول اسلام کے ساتھ ہر کام میں ہر مشورہ اور ہر رائے میں برابر کے شریک رہے۔ رسول اکرم فرمایا کرتے تھے: انت منی وانا منک (تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں)

معرکہ بدر کے واقعات سے کون واقف نہیں ہے۔ رسول اکرم کا "لواء" حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہے اور تن تنہا لوگوں پر غالب ہیں۔ جنگ احد میں آپ نے جس قدر دلیری اور مردانگی کے جوہر دکھائے ہیں اوس کی ندائے لا فتی الا علی شاہد ہے۔

خندق کی لڑائی میں آپ کے مقابلہ کے لئے عرب کا مشہور و معروف پہلوان آیا۔ آپ نے اوس کو شکست دی۔ حضرت علیؑ کے جنگی کارناموں میں سب سے زبردست اور ارفع کارنامہ قلعہ خیبر کی تسخیر ہے جس کے فتح کرنے کے واسطے اسلام کی بہت سی مشہور ہستیاں ناکامیاب رہیں۔ لیکن حضرت علیؑ نے باوجود یکہ علیل تھے قلعہ خیبر کو فتح فرمایا۔ حنین کے معرکہ میں حضرت علیؑ نے جس قدر استقلال و بہادری کے نمونے پیش کئے ہیں وہ جب تک تاریخ اسلام زندہ ہے کسی کے مٹانے سے نہیں مٹ سکتے۔

غرض یہ کہ متعدد جنگی کارنامے ایسے ہیں کہ فراموش نہیں ہوسکتے۔ جس قدر حضرت علیؑ سے رسول اکرم کو محبت تھی وہ رسول اکرم کے ان الفاظ سے بخوبی ظاہر ہوسکتی ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی میں جس کا آقا ہوں علیؑ بھی اوس کے آقا ہیں۔ اگر ایک طرف حضرت علیؑ زبردست کمانڈر اور جنگجو ہیں تو زبردست مدبر و عالم۔ اسلئے کہ آپکی پرورش و پرداخت اوس عظیم الشان ہستی کے سپرد تھی جو اگر ایک طرف صاحب خلق عظیم تھا تو دوسری جانب اوس کی ذات سے نور علم بھی تمام عالم میں پھیلا تھا۔ حضرت علیؑ نہ صرف قرآن کے کاتب تھے بلکہ حافظ ہونے کے علاوہ بلند پایہ مفسر تھے۔ آپکے ان تمام صفات کے باعث رسول اکرم نے دوسرے تمام لوگوں پر فوقیت دی ہے۔ حضرت علیؑ کی زندگی نے جو اسباق دنیا والوں کے سامنے پیش کئے ہیں وہ انسانی حیات کے لئے چراغ ہدایت ہیں۔ عبادت و پرہیزگاری، زہد و اتقا، شفقت و محنت، بہادری و مردانگی، صبر و استقلال، حلق و مروت، علم و فہم اور صائب الرائے ہونے میں حضرت علیؑ بہترین شخصیت تھے۔

حضرت علی علیہ السلام

(از کتب عامہ)

منقبت — حبیب السیر جلد دوم میں بامام ناطق امام جعفر صادق رضوان اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک روز امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے مسجد کوفہ میں برسر منبر فرمایا۔ اے لوگو! مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس خصلتیں عطا ہوئے ہیں کہ وہ خصائل میرے نزدیک ان تمام اشیاء سے زیادہ محبوب ہیں جن پر آفتاب چمکتا ہے۔ اول یہ کہ رسول خدا نے فرمایا۔ یا علیؑ۔ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ دوسرے فرمایا اے علیؑ۔ تم قیامت کے دن تمام مخلوقات کی نسبت مجھ سے زیادہ نزدیک ہونگے۔ تیسرے فرمایا۔ تمہاری منزل بہشت میں میری منزل کے برابر ہوگی جس طرح بھائیوں کی منزلیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوا کرتی ہیں۔ چوتھے ارشاد فرمایا تم میرے اہل بیت اور خواص اور میرے دوست ہو۔ پانچویں فرمایا۔ تم روز قیامت کو میرے اصحاب اور میرے اہل بیت پر میرے قائم مقام اور امام ہو۔ چھٹے فرمایا۔ تم میرے سامنے اور میرے پیچھے میرے اہل بیت کے محافظ اور رکھوالے ہو۔ ساتویں ارشاد فرمایا۔ اے علیؑ۔ تم میری رعیت میں عدل کو قائم کرنے والے ہو۔ آٹھویں فرمایا تم میرے ولیعہد ہو۔ اور میرا ولی خدا کا ولی ہے۔ نویں ارشاد فرمایا۔ یا علیؑ تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ دسویں فرمایا۔ تمام امتوں پر بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو۔

منقبت — حبیب السیر جلد دوم میں مرقوم ہے کہ احادیث صحیحہ میں متواتر وارد ہوا ہے کہ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے کبھی تین دن پے در پے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔ اور اکثر اوقات جو کی روٹی کے سوا سالن کی طرف بھی رغبت نہ فرماتے۔ جب آپ کے اہل بیت کھانا تناول فرمانے کو کہتے۔ تو آپ جواب میں ارشاد فرماتے۔ بحسبنہ اطعام مایقیم ظہوری۔ یعنی میرے لئے اسی قدر کھانا کافی ہے جو میری پیٹ کو قائم رکھے۔ اور مجھ کو میرے پروردگار کی عبادت کرنے سے نہ روکے۔

"تاثیر دعا"

(ایک قصیدہ کا کچھ حصہ)

جناب میر محمد باقر رضا رضوی صاحب باقر جاگیردار امانت خانی

خاک کے پتلے کی دراصل حقیقت ہی نہ تھی ÷ دست معبود نے پہنایا لباس بشری
دل بنایا تو دیا درد کی لذت اوس کو ÷ درد کے ساتھ دوا بھی تو مہیا کر دی
عقل کے ہاتھ میں آیا ہے عصائے تدبیر ÷ نفس انجام پہ تقدیر کی منزل آئی
قابل ضبط جو پہلو میں نہ تھی دل کی تڑپ ÷ صفت صبر و رضا سے اسے تسکین بخشی
طلب صدق کے آغاز کو دی شکل دعا ÷ رحمت خاص کو تنویر اجابت دیدی
اسی ایقان نے بس گھر سے نکالا ہے انھیں ÷ فاطمہ بنت اسد کا تھا یہ ایمان دلی
حالت کرب میں کعبہ کے قریں وہ پہنچیں ÷ عرض کی رب سے کہ اے واقف حالات خفی
نار نمرود کو گلزار کیا ہے تو نے ÷ کشتی نوح تیرے فضل سے طوفاں سے بچی
بطن ماہی بنا ادریس کی خاطر مامن ÷ تو نے ایوبؑ کو بھی صبر کی طاقت بخشی
میری مشکل بھی کرم سے ترے آساں ہوجائے ÷ رحمت خاص کی مشتاق ہیں نظریں میری
ختم ہونے بھی نہ پائی تھی ابھی ان کی دعا ÷ شق ہوئی کعبہ کی دیوار یہ ہے شان علیؑ
داخل خانہ معبود ہوئیں بنت اسد ÷ جس طرح شق ہوئی دیوار اسی طرح ملی
تیسرے دن ہوئے پاک گئے کعبہ میں ÷ گود میں بھائی کو لے کر نکل آیا بھائی
بت شکن آج ہی آیا ہے جہاں میں باقر
آج ہی پہلے پہل کعبہ کی قسمت چمکی

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

فلسطین پر روسی حملہ کی تیاریاں

قاہرہ ۱۲ رمئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کو ایسی دستاویز ملی ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ روسی فلسطین پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

شہزادی ایلزبتھ کے خلاف ایک خطرناک سازش۔ پیرس ۱۳ رمئی۔ فرانسیسی پولیس ایک ایسے شخص کی سختی کے ساتھ تلاش کر رہی ہے جو بعض غیر مصدقہ اطلاعوں کے مطابق اسٹرن گیانگ کا رکن ہے اور جس کی نسبت باور کیا جاتا ہے کہ وہ اسی ہفتہ جب شہزادی ایلزبتھ پیرس آئیں گی۔ اس وقت موصوفہ پر قاتلانہ حملہ کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ تقریباً ساٹھ ستر آدمیوں کو گرفتار کیا جا کر ان سے استفسارات کیئے گئے ہیں تا کہ اصلی سازشی شخص کا پتہ چلایا جائے جب فرانسیسی ذریعہ سے اس مہلک سازش کا علم شہزادی کو ہوا تو وہ ذرہ برابر بھی خوف زدہ نہیں ہوئیں۔

امریکہ میں ۱۹ و ۲۶ سالہ اشخاص کی فوج میں بھرتی۔ واشنگٹن ۱۲ رمئی۔ امریکی سنات کی مسلح سروسوں کی کمیٹی نے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ (۱۹) اور (۲۶) سال کے درمیان تمام اشخاص کو لازمی طور پر بھرتی کر لیا جائے۔

روسی ایرانی تجارتی معاہدہ کی تجدید۔ طہران ۱۳ رمئی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں نے بتلایا ہے ان کے خیال میں روسی ایرانی تجارتی معاہدہ کی تجدید کے لئے گفت و شنید جاری ہے۔

اعجاز حسینی فی تاریخ حسین ٹیکری شریف

حسین ٹیکری شریف موتوجہ جاؤرا اسٹیٹ سنٹرل انڈیا میں جو تجہیر معقول اور سستی خیز

معجزات ظاہر ہوئے جن [illegible] تمام حالات کا مجموعہ نہایت عام فہم اور دلچسپ اردو میں شائع ہوا ہے۔ مذہبی دنیا میں اس قسم کی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی مذہبی اور دینداری مومنین اس کے حاصل کرنے کیلئے جلدی کریں کتاب [illegible] قیمت فی جلد [illegible] المشتہر مکتبۂ حیدری [illegible]

اسلام

فلسطین میں داخل ہونیوالی باقاعدہ عرب افواج کی تعداد

قاہرہ ۱۲ رمئی۔ فلسطین میں داخل ہونیوالی باقاعدہ عرب افواج کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔ شرق اردن پچیس ہزار۔ عراق پچاس ہزار۔ شام اور لبنان دس ہزار۔ مصر پچاس ہزار اور عرب افواج حریت کی تعداد سات ہزار ہے۔

دس ہزار مصری فوج کا داخلہ

فلسطین کی جنوبی سرحد پر موجود مصری فوج کی تعداد کے متعلق خبریں کافی مختلف ہیں بعض برائے نام تعداد کا ذکر کرتی ہیں۔ لیکن رائیٹر کا نامہ نگار تل ابیب سے لکھتا ہے کہ کم از کم دس ہزار مصری فوج جس میں چھوٹا سا بکتر بند موٹر سوار ڈویژن شامل ہے سرحد پر موجود ہے۔ کل رات قاہرہ میں کئی شاہی فرمان یکے بعد دیگرے جاری ہوئے ہیں پورا ملک محاصرہ کی حالت میں ہے مارشل لا نافذ ہے اور نقراشی پاشا فوجی گورنر بنا دیئے گئے ہیں۔ ان کے تحت قاہرہ اسکندریہ اور نہر سویز علاقہ کیلئے تین گورنر مقرر ہوئے ہیں۔

غازہ فتح ہو گیا۔ قاہرہ ۱۴ رمئی۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مصری فوجوں کا غازہ پر قبضہ ہو گیا۔

بیرونی جہازوں کو حکومت مصر کا انتباہ۔ قاہرہ ۱۸ رمئی۔ مصری حکومت نے عظیم دول کو آگاہ کر دیا ہے کہ یہودیوں کے لئے اسلحہ بھیجے جانیوالا اسلحہ کے جہازوں کو ضبط کر لیا جائیگا حکومت مذکور نے یہ بھی بتلایا ہے کہ فلسطینی علاقہ کے سمندر کو بیرونی جہازوں کیلئے خطرناک تصور کیا ہے۔

پاکستان

سندھ کے خانگی مدارس پر حکومت کا قبضہ۔ نئی دہلی ۱۲ رمئی۔ آل انڈیا ریڈیو کا بیان ہے کہ حکومت سندھ نے بعض ایسے تعلیمی اداروں پر قبضہ کر لیا ہے جس کو پہلے ہندو چلایا کرتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ ان مدارس کو اب حکومت چلائے گی۔

پاکستان میں شہنشاہ دکن کی سالگرہ مبارک۔ کراچی ۱۲ رمئی۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کل شام ایجنٹ جنرل حیدرآباد مسٹر مشتاق احمد خاں کی جانب سے اعلیحضرت حضور نظام کی سالگرہ مبارک کے سلسلے میں ترتیب دئے ہوئے ایک عصرانہ میں شرکت کی۔ تقریباً ایک ہزار مہمان اس ضیافت میں شریک تھے جن میں حکومت پاکستان کے مرکزی اور صوبائی وزراء بھی شامل تھے۔

سندھ میں جمعہ کو شراب کی دکانیں بند رکھنے کا حکم۔ کراچی ۵ ارمئی۔ حکومت سندھ نے یہ حکم دیا ہے کہ جمعوں اور بعض تعطیلات کے دنوں میں تاڑی دیسی و بدیسی شراب کی تمام دکانیں بند رکھی جائیں اس حکم کے اطلاق کلبوں ہوٹلوں اور کینٹوں پر نہیں ہوتا ہے۔

پاکستان نیشنل گارڈ کے ۴۰ بٹالین تیار ہیں۔ کراچی ۱۴ رمئی۔ مسٹر لیاقت علیخاں وزیر اعظم و وزیر دفاع نے آج پاکستانی پارلیمنٹ کو مطلع کیا کہ اس وقت پاکستانی نیشنل گارڈ ۴۰ بٹالین پر مشتمل ہے اور آیندہ تین ماہ میں ایک سو ایک سو بٹالین ہو جائیں گے۔

غضنفر علی خاں سفیر ایران ہو گئے۔ کراچی ۱۷ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پاکستانی وزیر مہاجرین مسٹر غضنفر علی خاں کو پاکستان کا سفیر مقیم ایران مقرر کیا گیا ہے۔

ہندوستان

گاندھی جی کے قتل کے مقدمہ کی سماعت۔ نئی دہلی ۱۵ رمئی۔ مہاتما گاندھی کے مبینہ قاتل ناتھورام ونائک گوڈسے اور دیگر آٹھ اشخاص کا مقدمہ (جن میں مسٹر ونایک دامودر ساورکر بھی شامل ہیں اور جن پر اس جرم میں حصہ لینے کا الزام عاید کیا گیا ہے) ماہ مئی کے تیسرے ہفتہ کے اختتام پر شروع ہوگا۔ اس مقدمہ کی سماعت دہلی کے لال قلعہ میں ہوگی۔

ریل پٹری سے اتر گئی (۱۵) آدمیوں کی ہلاکت۔ کلکتہ ۱۶ رمئی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ پندرہ اشخاص اس وقت ہلاک اور مزید اسی زخمی ہوئے جب کہ ایسٹ انڈین ریلوے کی ڈیرہ دون اکسپریس کل دھنباد سے تقریباً (۶) میل دور دن کے دس بجے پٹری سے اتر گئی۔

بمبئی سے عربوں کو واپس کر دیا گیا۔ بمبئی ۱۸ رمئی۔ ۲۲ عربوں کو جو بروز پنجشنبہ جہاز موسومہ ایس۔ ایس بارپٹیا کے ذریعہ خلیج فارس سے یہاں پہنچے اور حیدرآباد دکن جانا چاہتے تھے۔ جہاز ہی پر گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا فوراً ان کو واپس کر دیا گیا۔

اخبار "پیام اسلام" لکھنؤ

یہ ہفت روزہ جریدہ ۱۹۴۶ء سے شایع ہو رہا ہے جو صوری و معنوی حیثیت سے اتنا بلند ہے کہ اتنے ہی قلیل عرصہ میں اس نے اپنے لئے عالم اسلامی میں ایک مخصوص جگہ پیدا کر لی ہے اور اپنی معیار کے اعتبار سے علمی طبقہ میں بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس میں پر مغز اداراتی مقالات کے علاوہ متعدد اہل قلم حضرات کی قلم سے بلند پایہ علمی تاریخی اور سیاسی مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں "پیام اسلام" کے سال رواں کا محرم نمبر جو نظم و نثر کے بیش بہا نمونوں کا حامل ہے اس کا اندازہ صرف مطالعہ ہی سے کیا جا سکتا ہے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے امید ہے کہ افراد ملت بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی۔ پی طلب فرما کر اس متبرک نمبر کا ضرور مطالعہ فرماویں گے چندہ سالانہ چھ روپیہ ششماہی تین روپیہ غیر آٹھ روپیہ سالانہ ہے اور نمونہ مفت طلب کیا جا سکتا ہے۔ المشتہر مہتمم اخبار "پیام اسلام" وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ

وی۔ پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی و قانونی جرم ہے

امید کہ آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہونگے

دکن

سنیما گھروں میں ڈائنمنٹ بازی کی ایک وسیع سازش کا انکشاف۔

حیدرآباد ۱۴ رمئی "دکن نیوز" بعض قابل اعتماد اطلاعات کی بموجب اس انکشاف نے دقف میں جب کہ بلدۂ حیدرآباد اور سکندرآباد کے تمام سنیما گھروں میں ڈائنمنٹ اندازی کی ایک وسیع سازش کی منصوبہ بندی کا سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے۔ چنانچہ گذشتہ رات پیالیس ٹاکیز، سلکٹ ٹاکیز اور ناچ محل میں دلیسی بموں کے دھماکے اسی زنجیرے کی اہم ترین کڑیاں ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ منصوبہ بندی صرف مملکت کے ایک فرقہ کے افراد کی ہلاکت اور ضرر رسانی کی غرض سے کی گئی ہے چنانچہ کل رات تجربہ کے طور پر بم اندازی کی کوشش کی گئی۔

خطرات میں شدت ان ناپاک عزائم کے پیش نظر یہ بھی فوری امکان

پتہ چلا ہے کہ آئندہ خطرات اور فوجی مدافعت کے مہلک ترین ڈائنمنٹ استعمال کیے جانے والے انجن سے جانی نقصانات کی شدت کا قوی ترین امکان ہے۔

انتقال

۱۱ رجب کو والدہ صاحبہ ڈاکٹر سید مصطفےٰ علی زیدی کا انتقال ہوا خدا مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے۔

ہندوستانی یونین سے آنے والے حملہ آوروں اور پولیس کے درمیان تصادم

حیدرآباد ۱۲ رمئی ہندوستانی یونین سے آنے والے حملہ آوروں اور اس مملکت کی پولیس اور رضاکاروں کے مابین آتشباری کا مقابلہ موضع کنر تعلقہ جنگاؤں میں ۹ رمئی کو ساڑھے تین گھنٹوں تک ہوا۔ اس کے نتیجہ میں حملہ آور اسلحہ اور گولہ بارود کی کچھ مقدار چھوڑ کر بھاگ گئے ان ہتھیاروں میں چند بندوقیں بھی شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی علاقہ کے کوئی ساڑھے تین سو حملہ آوروں نے موضع کنسر پر دھاوا کیا۔ اکثر حملہ آور ہندوستان یونین کی پولیس اور فوج کا یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔ اس کے وقوعہ کی اطلاع ملتے ہی مسٹر اقبال قریشی دوم تعلقدار خصوصی پولیس اور رضاکاروں کے ساتھ مقام واردات پر پہنچے اور ان حملہ آوروں کو مار بھگایا۔

دکن کا ایک ہفتہ

بدامنی پیدا کرنے کی کوشش

حیدرآباد ۱۴ رمئی۔ مستقر چندر اور اس کے اطراف کے مواضعات میں اشرار بدامنی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اشرار اکثر راتوں کو سرچ لائٹ لیئے ہوئے جنگل کے راستوں سے آبادی میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجلس کے رضاکار راتوں کو گشت لگا کر گاؤں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

دو سو کانگریسیوں کا حملہ دو مسلم نوجوانوں کا قتل

حیدرآباد ۱۵ رمئی۔ اطلاع ملی ہے کہ تقریباً دو سو کانگریسیوں نے بہادر راؤ پٹیل ساکن جلوں پلی کی سرکردگی میں ۷ رمئی کو کھانڈ گاؤں (بیدر) پر حملہ کر کے دو مسلم نوجوانوں کو قتل کر دیا۔ بقیہ مسلمانوں نے دوسرے مواضعات میں پناہ لے لی مہتمم صاحب کوتوالی پولیس کی جمعیت کے ساتھ مقام واقعہ پر فوراً پہنچ گئے مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

انسپکٹر کروڑ گیری پر حملہ۔

حیدرآباد ۱۵ رمئی کی شب میں سولہ مسلح کانگریسی موضع ہوا گرہ (تحت پولیس اسٹیشن ہنا ساگر ضلع رائچور) میں داخل ہوئے اور انسپکٹر کروڑ گیری پر جو کروڑ گیری کے دوسرے عہدہ داروں اور جوانوں کے ساتھ چوڑی میں قیام کئے ہوئے تھے آتشباری شروع کی۔ ایک جوان اور ایک دوسرا شخص بھی زخمی ہوا۔ جوابی آتشباری کے آغاز کے ساتھ ہی حملہ آور فرار ہو گئے۔

ایک مسلمان کو ہلاک کر دیا گیا۔

حیدرآباد ۱۵ رمئی کی شب میں محمد حسین ساکن کلیانی جاگیر (ضلع گلبرگہ) کو ایک نامعلوم شخص نے موضع پرتاب (تحت پولیس اسٹیشن راجپور ضلع عثمان آباد کے قریب جو کلیانی سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

حیدرآبادی باشندوں پر مظالم ڈھانے کے مزید واقعات

حیدرآباد ۱۹ رمئی ہندوستانی علاقوں میں حیدرآبادی باشندوں پر مظالم ڈھانے کے مزید واقعات کی اطلاع ملی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریلوے اسٹیشن منماڈ پر حیدرآباد آنے والے مسافروں کی سخت تلاشی لی جاتی ہے اور جن لوگوں کے قبضہ میں اشیا فروخت پائی جاتی ہیں انھیں آگے بڑھنے سے روک دیا جاتا ہے۔ موضع واڈاپلی ضلع نلگنڈہ کے تین مسلمان چند ہندو مزدوروں کے ساتھ ۶ رمئی کو کپاس کے گٹھے لیئے ہوئے علاقہ مدراس کے موضع بندگل پہنچے تھے۔ ایک مسلمان کے پاس جنبیہ ہونے کی وجہ سے مدراس پولیس نے پوری جماعت کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں ہندوؤں کو تو چھوڑ دیا گیا۔ لیکن مسلمانوں کو تعلقہ گرجال لے جا کر سپرد جیل کر دیا گیا۔ کلمنوری ضلع پربھنی کا ایک باغبان مسمی ہیراجی ۹ رمئی کو کچھ سامان فروخت کرنے کے لیئے موضع گروپیاکی طرف گیا تھا۔ چار کانگریسیوں نے جو رائفلوں سے مسلح تھے۔ اسے پکڑ لیا اور وہ اسے جوالے گئے جو تعلقہ پوسد ضلع یوت محل (برار) میں واقع ہے۔

بردا پولیس اسٹیشن ہوز پر بم اندازی اور فائرنگ۔

حیدرآباد ۱۹ رمئی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ پولیس اسٹیشن ہوز بردا پور پر کمیونسٹ غنڈوں کی ایک مسلح جماعت ۱۴ رمئی کو رات کے دو بجے حملہ آور ہوئی حملہ سے قبل اسٹیشن ہوز پر بم ڈالے گئے گولیاں برسائی گئیں اور آگ لگا دی گئی۔ عمارت کا ایک حصہ بالکل تباہ کر دیا گیا لیکن شیشہ ہمایونی عمارت کے اس تباہ شدہ حصہ میں محفوظ حالت میں پائی گئی شیشہ ہمایونی کے سوا باقی تمام حصہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ اس حملہ کے نتیجہ کے طور پر ایک جمعدار کوتوالی اور دو کانسٹیبل بری طرح مجروح ہو گئے کانسٹیبل کو تین گولیاں لگی ہیں اور اس کی حالت بھی نازک بتائی جاتی ہے۔ ہیڈ کانسٹیبلوں کو ایک ایک گولی لگی ہے۔ عثمان آباد سے رضاکاروں کی ایک جمعیت لاری کے ذریعہ بردا پور پہنچ چکی ہے۔ جو انتظامات میں مصروف ہے۔

حیدرآباد اسٹیٹ بنک کی شاخ

حیدرآباد ۱۹ رمئی معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ بنک کی شاخ کراچی میں بھی قائم کی جا رہی ہے جس کا افتتاح پاکستان کے وزیر مالیہ مسٹر غلام محمد کریں گے۔

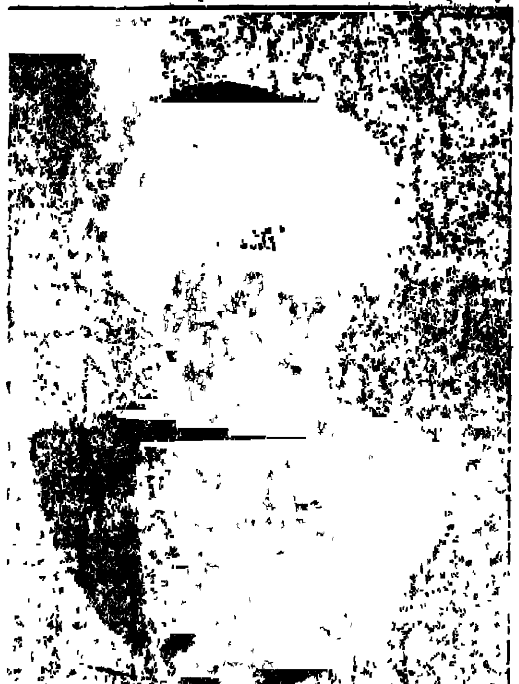
نمک کے واگین تک روک لئے گئے۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ منماڈ پر بمبئی پولیس کے حکم سے حیدرآباد آنے والے نمک کے (۱۴۰) واگن جو روک لیئے گئے ہیں حکومت سرکار عالی نے اس کے خلاف حکومت ہندوستان سے سخت احتجاج کیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے اپنے احتجاج میں یہ واضح کر دیا ہے کہ نمک کے واگن کا اس طرح سے روک لیا جانا نہ صرف معاہدہ انتظام جاریہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ ایک ایسی شئے کی بندش پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ جو باشندگان حیدرآباد کی ضروریات زندگی میں شامل ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بمبئی سے یہ احکام بھی جاری ہوئے ہیں کہ سرکار عالی کے علاوہ بڑی بڑی ریلوے اسٹیشنوں کے لئے براہ منماڈ ٹکٹوں کی اجرائی موقوف کر دی جائے۔

آتشباری اور لوٹ مار کے واقعات

حیدرآباد ۱۹ رمئی۔ ایک سرحدی موضع نذی ماتکم تعلقہ مریال گوڑہ کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایک سو کمیونسٹ غنڈوں نے اس موضع کا گذشتہ ہفتہ محاصرہ کر لیا۔ یہ غنڈے رضاکاروں کی وردیوں میں ملبوس تھے موضع کا محاصرہ کر لینے کے بعد ان غنڈوں نے ایک ایسے مکان پر فائرنگ شروع کر دی جس میں چوکیدار جنگلات اور کروڑ گیری مقیم تھے۔ چوکیدار بھی ایک گھنٹہ تک جوابی فائرنگ کی اس اثناء میں ایک مقامی ساہوکار نے محض مغالطہ دینے کی خاطر یہ اعلان کیا کہ غلط فہمی کی بنا پر پولیس اور کروڑ گیری کے عہدہ داروں میں آتشباری ...

[illegible]

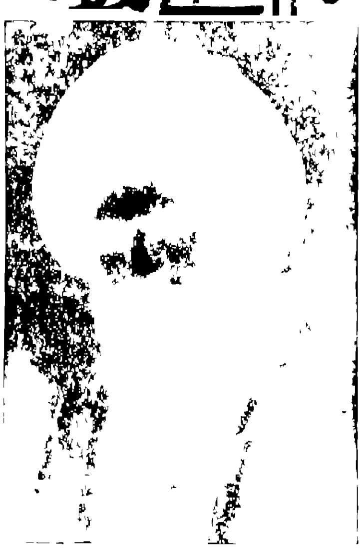


قبلۃ الانام مولانا مولوی سید علی نقی صاحب
قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی



مولانا [illegible] صاحب قبلہ [illegible]

حیدرآباد ۔۔ دو مشہور و معروف علماء اعلام اعلی اللہ مقامہم





حیدرآباد کے مشہور عالم و واعظ شریعتمدار مولانا سید نثار حسین صاحب سید آقا قبلہ

شہر کے شریعتمدار مولانا سید محمد شفیع میرآغا صاحب قبلہ جن کا گذشتہ سال کربلائے معلی میں انتقال ہوا

فرزندان صدر العلماء طاب ثراہ

عرضِ حال

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ "انتخاب" اپنی عمر کا پہلا سال ختم کرکے دوسرے سال میں قدم رکھ چکا ہے لیکن اس ایک سال کی مدت میں ہم کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا وہ بیان سے باہر ہیں کیونکہ کاغذ کے سرکاری منظورہ حصہ رسدی کا [illegible] کے غیر مکتفی ہونے کی بنا پر اور دوسرے ذرائع سے کاغذ فراہم و مہیا کرنا، کاتبوں کی عدم پابندی اوقات کو وقت کی پابندی نہ جاننا، سنگ سازوں اور پریس کے کارپردازوں کی غیر ذمہ داریوں کو کچھ کہے بغیر برداشت کرنا وہ مصائب ہیں جن سے عہدہ برآ ہونا گویا جوئے شیر ہی لانا ہے۔ پھر ان مشکلات کی جونے شیر کے مثل ہونے میں شدت اس وقت پیدا ہو جاتی ہے جب کہ ڈاک کے انتظامات کی شکایات خریداروں کی جانب سے مسلسل وصول ہوتی ہیں کہ

"اخبار نہیں ملا ـــــ مکرر ارسال کیا جائے؟"

اس مکرر کے استمرار کو "لطف خاص" سمجھ بھی لیا جائے تو پھر خریدار صاحبان بدل اشتراک کی ادائی کے سلسلہ میں اور اپنے چندوں کے ادا کرنے میں ہماری ہمت کی قوت کو آزمانے پر اتر آتے ہیں اور یہ آزمائش اکثر اتنی کٹھن ہوتی ہے کہ وی۔پی دو چار مرتبہ بھیجا جاتا ہے جو پلٹ آتا ہے یا پھر پلٹا دیا جاتا ہے۔ ـــ چندہ جمع کرنے والے ملازمین گھر گھر پھرتے ہیں اور اپنے ساتھ سڑکوں اور گلیوں کی خاک کے سوائے کچھ اور نہیں پاتے! ایسے میں مجبور ہو کر ہم اپنا ملازموں کی ہمت بڑھاتے ہیں تاکہ یہ قومی کام جاری رکھا جا سکے۔ ان حالات سے قطع نظر اس سال ایک اور نئی الجھن پاکستانی ڈاک کی بھی پیدا ہو گئی کہ وی۔پی بند ہے اور محصول ڈاک رجسٹری میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر ہم اس واقعہ کو "سنگ آمد و سخت آمد" کہہ کر خاموش سے ہو گئے اور اپنا کام جاری رکھا۔ لیکن ان مشکلات پر قابو پانے میں اب تک تخمیناً دو ہزار روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ "انتخاب" جاری رکھا جائے تاکہ مملکت حیدرآباد میں آپ کا یہ قومی و مذہبی اخبار آپ کے خیالات کی ترجمانی کرتا رہے اور آپ کبھی بھی اپنے ہی شہر میں "غریب شہر" بن کر نہ رہ جائیں! ہم نے سال گذشتہ کے ناموافق حالات میں بھی خاص نمبروں کا سلسلہ جاری رکھا چنانچہ رجب نمبر، شعبان نمبر، صاحب الزمان نمبر، آزادی نمبر، عید نمبر، غدیر نمبر، اربعین نمبر، رسول نمبر اور غالب نمبر جیسے خصوصی شمارے شائع کئے، جن میں اعلیحضرت شہریار دکن، سر مرزا اسمٰعیل، حجۃ الاسلام مولانا سید برکت علی صاحب قبلہ، مولانا رشید ترابی، شیخ ابو القاسم مدیر، چنگیز خاں کی تصاویر اور مدینہ منورہ، کربلا معلیٰ، جلد بی بی کے عکسی مناظر شائع کئے گئے ـــــ اور جہاں تک کہ مضامین کے تنوع اور معیار کا سوال ہے، ناظرین خود تصفیہ فرما سکتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے رجحانات کے ساتھ ساتھ مذہبی حدود سے متجاوز نہ ہوتے ہوئے جو کچھ بھی کہا جا سکتا تھا، وہ سب کہہ دیا گیا اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہیگا، خواہ اس سلسلہ میں بقول مرزا غالب ہاتھ قلم ہی کیوں نہ ہو جائیں! اسطرح ہم جو کچھ کرتے چلے آرہے ہیں وہ آپ کے پیش نظر ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ اس سال معزز ناظرین کس حد تک اخبار کی توسیع اشاعت میں حصہ لیتے ہیں اور کس قدر قلمی امداد فرماتے ہیں۔ خصوصاً صاحبان استطاعت و امرائے قوم دامے، درمے و سخنے کتنی امداد فرماتے ہیں تاکہ ہم اس قومی و مذہبی اخبار کے معیار کو بلند سے بلند تر کر سکیں۔ اگرچہ کہ ہمارا پہلا تجربہ ایک حد تک مایوس کن ہے لیکن ہم اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے اور صرف اس توقع پر کہ شاید کبھی کوئی مذہبی [illegible] کھینچنے والے [illegible] اس طرف متوجہ ہو جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ "انتخاب" [illegible] شیعیت کا نمونہ [illegible]

ہے لیکن [illegible] مضامین کے ساتھ ساتھ علمی، ادبی، اخلاقی اور تاریخی [illegible] جاتے ہیں۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ صرف فرقہ شیعہ [illegible] اس پرچہ کی توسیع اشاعت میں سعی و کوشش کرتے ہوئے کم از کم [illegible] کر دیے گا تاکہ ہم آئندہ "انتخاب" کو ہفتہ وار کی بجائے روزنامہ بنا سکیں جس کی مملکت حیدرآباد میں سخت ضرورت ہے۔ چنانچہ اپنے مقصد کو جلد حاصل کرنے کے [illegible] سے اور اپنے خریداروں کو مزید سہولت بہم پہنچانے کے لیے حسب ذیل رعایت کا اعلان بھی کیا جاتا ہے۔

(۱) ماہ رجب شعبان و رمضان جیسے متبرک مہینوں میں خریدار بننے والے حضرات کو محرم نمبر و رجب نمبر مفت دیئے جائیں گے۔ (۲) بوقت واحد یا ایک ماہ میں کتب خانہ حیدری سے سو روپیہ کی کتابیں خریدنے والے حضرات کے نام انتخاب ایک سال کے لیئے مفت جاری کیا جائے گا۔ (۳) مطبع حیدری سے بوقت واحد یا ایک ماہ کے عرصہ میں سو روپیہ کی چھپوائی کا کام لینے والے حضرات سے بھی حسب صراحت فقرہ (۲) کوئی چندہ نہیں لیا جائے گا اور "انتخاب" ایک سال کے لیئے جاری کر دیا جائے گا۔ (۴) آٹھ خریدار مہیا کرنے والے حضرات کو بھی ایک سال تک پرچہ مفت دیا جائے گا۔

بالآخر ہم اپنے سارے معاونین کی خدمت میں اظہار تشکر کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ وہ علم و ادب کا ذوق رکھنے والے حلقوں میں "انتخاب" کی توسیع اشاعت کی ممکنہ سعی فرمائیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا 5126 M

انتخاب

ہفت وار

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم
حسام

مہتمم
محمد حسین

مملکت دکن میں
انتخاب
آپ کا قومی و مذہبی واحد پرچہ ہے اس قومی پرچہ کی خریداری کے علاوہ مالی و قلمی امداد فرمانا اسکی توسیع اشاعت میں حصہ لینا اپنے احباب کو خریدار بنانا آپ کا قومی و مذہبی فرض ہے
اب دیکھنا یہ ہے کہ کہاں تک آپ اپنے فرض کو پورا فرمائیں گے

چندہ اخبار
سالانہ ۱۲ روپیہ فی پرچہ ۴ر
ممالک غیر سے دس روپیہ پرانا پرچہ ۸ر
ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا
خریداری کا حساب جنوری یا آذر سے شروع ہوگا
درمیانی خریداروں سے تا ماہ مہینوں کا چندہ فی ماہ ۱ر زائد لیا جائیگا

اجرت اشتہار
فی انچ کالم ایک روپیہ
بڑے اشتہار اور زیادہ مدت کیلئے خط و کتابت کیجئے
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہئے
تاریخ اشاعت یکم - ۸ - ۱۲ - ۲۲ - ۱۵ ماہ عربی

جلد (۲) ۲۲ رجب المرجب ۱۳۶۷ھ مطابق ۱ جون ۱۹۴۸ء مواقف ۱ خرداد ۱۳۵۷ف یوم سہ شنبہ نمبر (۳)

نئی دنیا

حضرت نجم آفندی

تجارت بڑھتی جاتی ہے محبت گھٹتی جاتی ہے
جہاں تک علم و حکمت کے مظاہر بڑھتے جاتے ہیں
مفاد عام انسانی ہے نعرہ ہر حکومت کا
نئے فرقوں کا دنیا میں اضافہ ہوتا جاتا ہے

خدا کے منتخب مرکز سے دنیا ہٹتی جاتی ہے
تجلائے فروغ آدمیت گھٹتی جاتی ہے
مگر انسانیت پہ پچھلے ہی قدم ہٹتی جاتی ہے
نئے افکار اقوام و ملل میں بٹتی جاتی ہے

ابھی مزدور کے چہرہ پہ سرخی تک نہیں آئی
سنا ہے شہ رگ سرمایہ داری کٹتی جاتی ہے

ترتیب

اداریہ

ارضِ مقدس میدانِ جنگ کیسے بنی؟

جب سنہ ۱۹۱۷ء میں اعلانِ بالفور جاری کیا گیا تھا تو فلسطین کی آبادی کوئی ساٹھ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی۔ ان میں (۹۳) فیصدی سے زیادہ تو مسلمان عرب ہی تھے اور صرف (۷) فیصدی یہودی تھے، لیکن یہ یہودی فلسطین میں "یہود نو آبادی" قائم کرنے کے حامی یعنی "صیہونی" نہ تھے۔ انکی بہت بڑی اکثریت دیسی یہودیوں کی تھی جو کافی عربیت اختیار کر چکے تھے اور ارضِ مقدس پر ایک مذہبی فرقہ کی طرح رہتے تھے۔ ان یہودی عربوں کے پیشِ نظر نہ کوئی سیاسی یا قومی عزائم تھے اور نہ ہی ان کو کسی خصوصی مرتبے کے حاصل کرنے کا ادعا تھا۔ ان کے اور مسلمان عربوں کے درمیان کسی قسم کے اختلافات بھی نہ تھے —— اسی لئے فلسطین میں امن تھا خوش حالی تھی اور انسانی خون کا احترام کیا جاتا تھا۔

مگر اعلانِ بالفور کے بعد ہی فلسطین میں سیاسی صیہونیت نمودار ہوئی اور یہ ادعا پیش کیا گیا کہ ساری دنیا کے یہودی فلسطین جانے اور وہاں کی مقامی آبادی کی خواہشات کا لحاظ کئے بغیر وہاں اپنا قومی وطن قائم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس دعوی کی مضحکہ خیز اساس فلسطین سے یہودیوں کے تاریخی ربط پر تھی اور یہ ربط ایسا تھا جس کو ختم ہو کر دو ہزار سال گذر چکے تھے۔ چنانچہ عربوں نے اس مہمل استدلال کو مسترد کر دیا —— اور یہودی اپنے نقطۂ خیال میں شدت پسند بنتے گئے۔ یہاں تک کہ سنہ ۱۹۱۹ء میں "امریکی کمیشن" نے عربوں کے نقطۂ نظر سے اتفاق کرتے ہوئے یہودیوں کے تاریخی ربط کو بڑی بے اعتنائی کے ساتھ خارج از بحث قرار دیا اور بتایا کہ "اسرائیلی حکومت" کا خاکہ خبط یا جنون سے کم نہیں امریکی کمیشن کی رائے جانتے ہوئے اور ارضِ مقدس کے باشندوں کی مرضی کے خلاف، برطانوی حکومت نے گذشتہ پچیس سال میں کوئی پانچ تا ستا لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں لا بسایا ——

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اب فلسطین میں جو اختلاف، جنگ کی صورت اختیار کر چکا ہے وہ ارضِ مقدس کے جائز مالکین اور غیر ملکیوں کے متضاد نقطۂ نگاہ کا ثمر نورس ہے جس کو برطانوی باغبانوں نے سینچا ہے، لیکن بعض حقیقت ناآشنا یہ سمجھتے ہیں کہ فلسطین یا "تقسیم فلسطین" کا مسئلہ ایک خود رو پودا ہے جو دو مساویانہ حقوق رکھنے والی اقوام کا سینچا ہوا ہے، حالانکہ فلسطینی عربوں کی جنگ آزادی غیر ملکی یہودیوں کے خلاف ہے جن کو سیاسی اغراض نے ارضِ مقدس پر جمع کیا ہے۔ ہمارے اس اندازِ فکر پر کسی کو اعتراض ہو تو ایسے معترضین کو فلسطین کے پچھلے اور موجودہ حادثات پر غور کرنا چاہیئے کہ یہودیوں کی صفوں میں فلسطینی یہودی کتنے ہیں اور بیرونی اشرار کتنے؟ آج بھی یہودی افواج کا نظم و ضبط باہر کے یہودیوں اور امریکی تائیدسے چلایا جا رہا ہے اور برطانوی حکومت اپنے مقاصد کے خلاف امریکہ کی مداخلت سے گھبرا کر کسی قدر عربوں کے موافق ہو گئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ صیہونیت ایک اقدامی اور بے باک سیاسی سازش کا نام ہے جیسا کہ عربوں نے ہمیشہ اعلان کیا ہے۔ صیہونی یہودی منقسم فلسطین پر مطمئن نہیں رہ سکتے کیونکہ اُن کے پیشِ نظر "اسرائیلی حکومت" کا ایسا خاکہ ہے جس میں دوسری اقوام پر عرصۂ حیات اسی طرح تنگ کر دیا جائے گا جس طرح خود یہودیوں پر نازی جرمنی کی زمین تنگ ہو گئی تھی۔ کیا خوب ہے کہ یہودیوں نے جرمنی کے تلخ تجربہ کے بعد اپنی صیہونی تحریک کی اجتماعی افادیت کو پوری طرح محسوس بھی کیا ہو اور اب اُن کو اپنی مملکت کے بغیر ساری زمین بھی تنگ نظر آ رہی ہو!

مگر فلسطین میں آزاد یہودی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں برطانوی حکومت کی غلط حکمت عملی اب اپنے کئے پر کفِ افسوس مل رہی ہے اور مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ بگڑ کر یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ برطانیہ "مارشل پلان" کے امدادی حصہ رسدی سے بھی دست بردار ہو کر عربوں کی تائید کرتا رہے گا۔ حالانکہ یہ بھی کہنے کی باتیں ہیں کیونکہ امریکہ کا معاشی مقاطعہ برطانوی حکومت کو سرنگوں کرنے کے لئے کافی ہے —— اور اب تو فلسطین کے باشندوں کو مشکل ہی سے پُر امن ماحول میں زندگی بسر کرنے کے مواقع مل سکیں گے جیسا کہ مفتی اعظم نے ایک بار کہا تھا کہ صیہونی تحریک نسلیت اور مجنونانہ قوم پرستی کا وہ غیر محدود جذبہ ہے جو اپنے ارتقائی منازل طے کر کے عربوں کے حقِ حیات کا گلا گھونٹ دینا چاہتا ہے۔ مفتی اعظم خوب جانتے ہیں کہ منقسم فلسطین کے امن کی ضمانت وہی انگریز اور امریکی دے رہے ہیں جنہوں نے سنہ ۱۹۱۹ء میں عربوں کے ساتھ ایک سنجیدہ معاہدہ کر کے فلسطین کے حقِ آزادی کو تسلیم کر لیا تھا۔ چنانچہ پریسیڈنٹ ولسن نے اپنے چودہ نکات میں اور معاہدۂ مجلس اقوام کے فقرہ (۲۲) میں اسے پہلے سے بھی زیادہ بلند سطح پر تسلیم کرتے ہوئے اس کی توثیق بھی کی تھی۔

لیکن جب وقت گذر گیا تو وہی فلسطینی عرب حقِ آزادی سے محروم کر کے یہودیوں سے ٹکرا دئے گئے۔ انگریزوں نے خصوصاً فلسطین کے مسئلہ کو جس قدر الجھایا ہے وہ کسی اور مسئلہ کو الجھا سکے۔ انھوں نے پہلے تو فلسطین کو شام سے جدا کر کے فلسطینی عربوں کو اپنے ہم وطن و ہم مذہب انسانی برادری سے علیحدہ کر دیا اور پھر اپنے مقاصد کے حصول کے لئے صیہونی تحریک کے فتنہ کو جگایا۔ یہ فتنہ ہو سکتا ہے کہ "لندن بنک" یا "مشرقی لندن" کے سرمایہ دار یہودیوں کے دماغ کی اختراع ہو، مگر برطانوی اربابِ اقتدار جہاں عربوں کو "بے مقام" دیکھنا چاہتے تھے، آج اسی سرزمین پر اُن کی اپنی بے سروسامانی دیکھنے کی چیز بن گئی ہے جس کا تھوڑا بہت اندازہ گذشتہ ہفتہ کے "اٹیلی چرچل گفتگو" سے ہو چکا ہے۔ مگر اب جب کہ پانی سر سے اونچا ہو چکا ہے اور امریکہ ایک طرف برطانیہ کو اور دوسری طرف عربی ممالک کو گھٹنوں کے بل جھک جانے پر مجبور کر رہا ہے، ہم کو فلسطین کے بعد دوسرے اسلامی ممالک کے لئے بھی خطرہ محسوس کر لینا چاہیئے جن میں سب سے زیادہ حجاز اور نجد کی سرزمین کو اہمیت حاصل ہے —— اور سلطان ابن سعود کی سرمایہ دارانہ ذہنیت حجاز اور نجد کی پاک سرزمین پر امریکی سرمایہ کے شیطان کو پھلنے پھولنے کے مواقع عطا کر رہی ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ نہ صرف فلسطین بلکہ ہندوستان و پاکستان مصر و سوڈان کے مسائلِ حیات محض اس لئے الجھ گئے ہیں کہ ان مسائل کی گتھیاں اب برطانیہ، امریکہ اور روس کی ایماء کے بغیر سلجھائی نہیں جا رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنے مفادات کی خیر منوانے والے دوسروں

کی صلاح وفلاح کو کب پوچھتے ہیں۔ پھر فلسطین کا مسئلہ تو امریکی ایما پیت کا ان دنوں بید ممنون ہے اور اسی سرمایہ دارانہ اشارے پر فلسطین کی قسمت کا فیصلہ بھی ہوگا ـــــ اور اگر امریکی فیصلہ کو ٹھکرانے کی کسی میں ہمت ہے تو وہ جزیرہ نمائے عرب کے فلاکت زدہ اور غذا ولباس کے محتاج ملکیوں میں ہے جن کی تباہ حال ہمت مردانہ اب سے پہلے خیبر کو مفتوح بنا چکی ہے اور جن کے جوہر قابل کی داد شاعر مشرق نے یوں دی ہے۔

اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہوا
قلندری سے ہوا ہے، تونگری سے نہیں

تبصرے

تشیعہ لاہور ـــــ سالانہ چندہ ۔ چھ روپے

صوبہ پنجاب تقسیم ہند سے پہلے بھی اپنے مشہور شہر لاہور ہی کی وجہ سے متعارف ہوا اور آج بھی پاکستانی پنجاب اسی عروس البلاد کی ہمہ گیر خوبیوں کا مرہون منت ہے شائد اسی لئے اب تک بھی ہم نہ سمجھ سکے کہ ہندوستانی پنجاب کو لاہور سے دستبردار ہونے کے بعد آخر ملا ہی کیا؟ ایک ایسا شہر جس کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں ادبی ہوذوق ہمیشہ شباب پر رہا اور ہے، یقیناً ترک کرنے کی چیز نہ تھی۔ اس اعتبار سے پاکستانی مسلمان خوش قسمت ہیں جن کو لاہور شہر کے ساتھ ساتھ "شیعہ" اخبار حصہ میں ملا جو سرزمین پنجاب کے آسمان صحافت پر ایک درخشندہ ستارے کی طرح جلوہ گر ہے۔

"شیعہ" تقریباً ربع صدی سے جاری ہے اور مسلسل قومی ہیت اجتماعی کی تشکیل میں حصہ لیتا رہا ہے۔ اس ہفت روزہ اخبار میں مذہبی، سیاسی ادبی مضامین کے علاوہ معیاری منظومات اور ہفتہ بھر کی اہم خبریں بھی شایع ہوتی ہیں۔ پھر معزز معاصر کا دلچسپ عنوان "چٹخارے" خاصہ کی چیز ہوتی ہے جس کے تحت قومی معاملات پر بڑے دلکش اور انوکھے انداز میں کوئے بتاں کے خاک نشینوں کو کعبہ کے سفر کی دعوت دیجاتی ہے۔ ہم محترم مدیر ملک صادق علی صاحب عرفانی کی خدمت میں مضامین ومنظومات کے انتخاب، ان کی ترتیب واشاعت پر دلی مبارکباد عرض کرتے اور اپنے ملک کے خوش مذاق علمی حلقوں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے اس اہم قومی اخبار کی رکنیت کو ضرور قبول کریں گے جس کا بدل اشتراک بھی بہت ہی قلیل ہے۔

"اردو ہندی رسم الخط"

مولوی الیاس برنی صاحب سابق پروفیسر جامعہ عثمانیہ نے بر وقت ایک ایسی تالیف پیش کی ہے جس کا اردو زبان سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں کو اپنی اولین فرصت میں مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس تالیف کا انگریزی ترجمہ "URDU HINDI SCRIPTS" عنقریب شایع ہوگا۔ اس تالیف کی افادیت کا اندازہ کچھ وہی لوگ کرسکتے ہیں جو ہندی، اردو اور فارسی صرف ونحو سے شغف رکھتے ہیں۔ پروفیسر الیاس برنی صاحب نے لسانی بنیادوں پر بعض تلخ حقایق کو پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوستانی قومی زندگی کی تشکیل کا مسئلہ حقیقۃً زبان کے مسئلہ کے بغیر حل نہ ہوسکے گا۔ اور ہندوستان کی قومی زبان اصولی حیثیت سے اردو ہی قرار پاسکتی ہے یہ تالیف بلاقیمت "بیت السلام" سیف آباد حیدرآباد دکن سے دست بدست حاصل کی جاسکتی ہے یا پھر محصول ڈاک (۳ر) ارسال کرکے طلب بھی کی جاسکتی ہے۔

فتح مبین کی بشارت

ساڑھے تیرہ سو سال قبل زبان رسالت پناہی سے فلسطین میں مسلمانوں اور یہودیوں کی موجودہ جنگ سے متعلق حسب ذیل ارشاد ہوا تھا۔

"قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمانوں اور یہودیوں میں ایک سخت خطرناک جنگ نہ ہو۔ اس جنگ میں مسلمان بے شمار یہودیوں کو قتل کردیں گے اور یہودی ہر جگہ چھپتے پھریں گے انہیں کوئی پناہ نہیں ملیگی یہاں تک کہ وہ درختوں اور پتھروں کے پیچھے بھی چھپیں گے تو پتھر اور درخت بھی مسلمان کو پکار پکار کر کہیں گے۔ کہ یہاں یہودی چھپا ہوا ہے"ـــــ

ترجمہ ومفہوم حدیث شریف

ساڑھے تیرہ سو سال بعد اس حدیث شریف کی صحت کے اسباب پیدا ہوئے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے اپنے عزم اور ارادہ کو مستحکم رکھا اور جس اتحاد واتفاق سے فلسطین کی حفاظت کا عہد انھوں نے کیا۔ اس پر قائم رہے تو انشاء اللہ امریکہ، روس اور دوسری دشمن اسلام حکومتوں کی یہود دوستی کے باوجود مسلمانوں کی کامیابی ـــــ یقینی ہے

مسلمانوں کی فتح اور یہودیوں کی بربادی

سولہ سال پہلے کی ایک پیشین گوئی

لاہور کے مشہور ومعروف منجم حاجی محمد صادق صاحب باغبانپوری کی ۱۹۳۲ء میں یعنی آج سے سولہ سال قبل بیان کی ہوئی پیشین گوئیوں میں سے جو انھوں نے ساری دنیا کے ممالک اور اقوام سے متعلق بیان کی تھیں، اور جو الاعظم کے ۲۴ ارادی بہشت کے خصوصی نمبر میں تفصیل سے شائع ہوچکی ہے۔ فلسطین کے مسلمانوں اور یہودیوں کی اس موجودہ جنگ سے متعلق حسب ذیل پیشین گوئی شائع کی جاتی ہے۔ـــــ

"۱۳۵۰ھ سے ۱۳۷۵ھ تک کا زمانہ خوفناک ہوگا۔ مذہبی جہادوں کا سلسلہ جاری رہیگا بیت المقدس میں دو قوموں کے درمیان شدید جنگ شروع ہوگی (یعنی) مسلمانوں اور یہودیوں میں جنگ ہوگی) مسلمان اور عیسائی ایک طرف ہوں گے (فلسطین کے عیسائی بھی مسلمانوں کے ساتھ یہودیوں سے لڑرہے ہیں) اور دو فرنگی ایک طرف ہوں گے (امریکہ اور برطانیہ یہودیوں کی تائید میں ہیں، امریکی علی الاعلان تائید کررہا ہے اور برطانیہ مخفی طور تائید کررہا ہے) دونوں کی طرف چھوٹی بڑی ہمدرد حکومتیں شرکت اور امداد کرتی رہیں گی لیکن اس سے جو حالات پیدا ہوں گے وہ یہودی قوم کی تباہی اور بربادی کا ہولناک منظر پیش کریں گے۔"

حاجی صاحب نے اسی سلسلہ میں یہ بھی پیشین گوئی کی تھی کہ:۔

"۱۹۳۹ء سے شروع ہونے والی عالمگیر جنگ میں اٹلی، جرمنی اور دیگر ممالک سے یہودیوں کو نکال دیا جائے گا"

اور یہ بالکل صحیح ہوئی اس لئے کہ اٹلی، جرمنی اور ان کے زیر اثر ملکوں سے یہودیوں کو بری طرح نکال دیا گیا۔ حاجی صاحب نے اسی پیشین گوئی میں یہ بھی کہا تھا کہ:۔

اس جنگ عالمگیر میں انگریز، فرانسیسی، روسی اور امریکی حکومتیں یہودیوں کو ملک سے نہیں نکالیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور چونکہ خدا کو اس نافرمان اور معتوب قوم (یہود) کی تباہی اور بربادی کا ہولناک منظر دنیا کو دکھانا تھا اور ہے، اسی لئے جرمنی اور اٹلی اور ان کے زیر اثر ممالک سے لاکھوں یہودی نکالے گئے۔ امریکہ وبرطانیہ کی تائید سے (۱۶) لاکھ یہودی فلسطین میں چوری سے بسائے گئے جن پر اب تمام ممالک عرب کی حکومتوں نے آسمانی عذاب الٰہی بن کر ...

پاکستان کے لئے وی پی بند ہے لہذا خریداران پاکستان چندہ ذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

صراطِ مستقیم

از

میر محمد علی رضوی

وہ انسان جو اپنی محرومیٔ قسمت کی شکایت کرنے کی طاقت رکھتا ہو
رنہ جس کو مرجانے کی تمنا کے برآنے کی کوئی صورت نظر آتی ہو' یقیناً
!) رحم ہے کیونکہ آدم کی اولاد کو جیتے جی بے گور وکفن میت بنا کے تماشہ
یکھنے والی دنیا ایسے ہر مایوس انسان پر مسکرا کر بڑے فخر سے کہتی ہے کہ جب
رخت اپنا پھل خود نہیں کھاتے اور ندی اپنا پانی خود استعمال نہیں کرتی
پھر غریبوں کو اپنی محنت کے ثمرات سے لطف اندوز ہونے کا کیا حق ہے؟
س مفکرانہ انداز استدلال کی نفی اب تک نہ تو غریبوں کی آہ وبکا سے ہو
سکی ہے اور نہ ہی ان کے صبر وقناعت کی تردیدی قوت سے! ——
برایں ہم سب مانتے ہیں کہ درخت ایثار کرتے ہیں' ندی صبر کرتی
ہے اور غریب آزمائش و ابتلا کی منزل میں رہتے ہیں —— اس لیئے صبر
قناعت اور ایثار وقربانی بڑے ہی شریفانہ اعمال ہیں اور امتحان بھی
ن کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہی ہے' مگر صابر وقانع کی زندگی کیوں حرفِ
لط کی طرح مٹا دی جاتی ہے' کوئی نہیں پوچھتا —— اور اس طرح محرومیٔ
سمت کی شکایت' مرجانے کی تمنا کی ناکامی اور بیکسی کی موت بہرحال دہر
یف ناقابل اعتناء وتوجہ بنے رہتے ہیں۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کی جاتی بلکہ خیر
ل پیروی کی وہ ساری شریفانہ پابندیاں غریبوں ہی پر عائد ہوتی رہتی ہیں
و دوسروں کے لیئے بلحاظ حالات "قابل ترمیم" بھی سمجھی جاتی ہیں اور یہ بھی
س طرح جیسے جھوٹ بولنا غریبوں کے لیئے ناصواب قرار پا چکا ہو اور کسی کی
دروغ مصلحت آمیز" صواب —— چوری کرنا غریبوں کے لیئے ممنوع بتایا
جارہا ہو اور غریبوں کی محنت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کے لیئے عزت وتوقیر کی
مسند بچھائی جارہی ہو ——

پھر یہ سب کچھ ایسے زمانے میں ہو رہا ہے جب کہ سارے انسان
تلاش حق" میں پورے انہماک کے ساتھ مشغول ہیں —— وہی تلاش حق
جو گنگا کے کنارے پر سورج کی طرف رخ کرکے عبادت' مکہ کی طرف منہ کرکے
سجدے اور آسمانی باپ کی بارگاہ میں اعتراف گناہ کرتے ہوئے جاری رکھی
گئی۔ لیکن عبادت' سجدہ اور اعتراف گناہ کے بھاری پردے کسی سے نہ
اٹھ سکے تاکہ حقیقت کا منور چہرہ دیکھ لیا جاتا اور حق کی تلاش کرنے والے
یہ جان لیتے کہ ——

(۱) "جو شخص پہلے پرماتما کے غریب بندوں کو آرام پہونچا کر خود آرام
لیتا ہے' وہ پرماتما تک رسائی بھی پاتا ہے —— جو مخلوق کی قدر
نہیں کرتا اس کو دنیا میں کبھی قلب کی یکسوئی نصیب نہیں ہوتی
اور عاقبت کا تو کہنا ہی کیا ہے!" (بھگوت گیتا۔ ادھیائے ۲
اشلوک ۳۱

(۲) "For I was an hungred, and ye gave me no meat: I was thirsty, and ye gave me no drink. I was a stranger, and ye took me not in: Naked, and ye clothed me not, sick and in prison, and ye visited me not.

Then shall they also answer Him, saying, Lord! when saw we thee an hungred or a thirst, or a stranger, or naked, or sick or in prison, and did not minister un to thee? Then shall he answer them, saying, Verily I say un to you, In as much as ye did it not to one of the least of these, ye did it not to me. And these shall go away in to ever lasting punishment: but the righteous in to life eternal." (Matthew. 25.)

"میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے نہ پلایا۔ میں
پردیسی تھا۔ تم نے مجھے گھر میں جگہ نہ دی۔ میں ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔
میں بیمار تھا اور قیدی بھی مگر تم نے خبر نہ لی۔ تب لوگ جواب دیں گے' معبودا!
ہم نے کب تجھے بھوکا پیاسا یا پردیسی لباس سے محتاج' بیمار اور قیدی دیکھ کر
روگردانی کی اور تیری کوئی خدمت نہ کی —— اس وقت جواب ملے گا' میں
تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم نے ایسے سارے غریب انسانوں میں سے کسی کے
ساتھ بھی تو اچھا سلوک نہ کیا۔ اسی لیئے اب غریبوں کی خبر نہ لینے والے سزا پائیں
گے لیکن نیک دل انسان دائمی زندگی حاصل کریں گے"۔ (انجیل متی ۲۵)

(۳) "وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں
خرچ نہیں کرتے ان کو بڑے دردناک سزا کی خبر سنادو جو اس روز واقع
ہوگی جب ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر ان سکوں سے ان
لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی پسلیوں اور ان کی پشتوں پر داغ دیا جائے گا
اور کہا جائے گا کہ یہی وہ چیز ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر رکھا تھا اور
اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔" (قرآن —— التوبہ)

ان کھلی حقیقتوں کی موجودگی میں بھی حق کی تلاش جاری رہی اور محض
اس لئے کہ —— "وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا"
یعنے تمام بنی نوع انسان ایک ہی امت تھے پھر انھوں نے ایک ہی اختلاف
پیدا کرلیا۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ اختلاف پیدا ہی کیوں ہوا' گو اختلاف کی وجہ غیر
ظاہر نہیں کہ اپنی محرومیٔ قسمت کی شکایت اور مرجانے کی تمنا کرنے والے غریبوں
کو بے گور وکفن میت بنا کے ہنسنے والوں نے اپنی ذمہ داریوں کو فراموش کردیا کہ ——

"He that hath two coats, let him impart to him that hath none, and he that hath meat, let him do like wise." (St. Luke.)

جس کے پاس دو کرتے ہوں وہ ان میں سے ایک کسی ایسے شخص کو دے جس کے
پاس کوئی کرتا نہ ہو —— اور وہ جس کے پاس کھانا ہو وہ بھی ایسا ہی کرے"
مگر ایسا "آج تک نہ ہوسکا" اسی لیئے اختلافات بھی باقی ہیں اور اپنی ساری
وسعت اور ہمہ گیری کے ساتھ تمام انسانوں پر اپنا عذاب نازل کررہے ہیں
اور دنیا چیخ رہی ہے —— خداوندا تیرے یہ سادہ دل بندے کہاں جائیں کہ درویشی
بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری! لیکن اب سادہ دل بندوں پر عیاروں
کی عیاری کھل چکی ہے اور انھیں معلوم ہوچکا ہے کہ ——

"إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ" ——
بے شک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ اسی کی عبادت کرو' یہی
سیدھا راستہ ہے!

حضرت امیر المومنین علیؑ کا خط امیر معاویہ کے نام

امیرالمومنین علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت۔ دانائی و حکمت ضرب المثل ہو چکی ہے۔ حضرت کے خطبات و مکاتیب اور حکم کا بڑا ذخیرہ کتاب "نہج البلاغہ" میں محفوظ ہے۔ اس کتاب میں امیر معاویہ بن ابوسفیان کے نام حضرت کا ایک نہایت ہی بلیغ مکتوب موجود ہے جو امیر معاویہ کے کسی خط کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ ذیل میں ہم اس کا ترجمہ پیش کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو حضرت کے طرز تحریر کا اندازہ ہو سکے۔

اما بعد تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے لکھا ہے کہ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح اپنے دین کی تبلیغ کے لئے منتخب کیا۔ اور کس طرح ان کے اصحاب کے ذریعہ آپ کی تائید کی۔ اے معاویہ زمانہ نے ہمارے لئے تمہارے بارے میں عجائبات چھپا رکھے تھے۔ تم خود ہم ہی کو بتلانے چلے کہ خدا نے کس طرح ہم پر ہمارے نبی کے ذریعہ احسان کیا ہے! تمہاری مثال تو ویسی ہی ہوئی جیسے کوئی کھجور ہجر میں لائے (ہجر کی کھجور مشہور ہے) یا اپنے ہی استاد کو مبارزت کی دعوت دے۔ تم نے دعویٰ کیا ہے کہ اسلام میں سب سے افضل فلاں فلاں لوگ ہیں۔ اگر تمہارا دعویٰ صحیح نکلے تو بھی تم اس فضیلت سے کوسوں دور ہو گے۔ اگر غلط نکلے تو بھی اس کی غلطی کا تم پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ بھلا تمہیں اس سے کیا مطلب کہ فضیلت میں کون زیادہ ہے اور کون کم؟ حاکم کون رہا ہے اور محکوم کون؟ کہاں آزاد کردہ قیدی اور ان کے بیٹے (ابوسفیان اور معاویہ قیدی تھے جو آزاد کر دیئے گئے تھے) اور کہاں مہاجرین اولین؟ بھلا انھیں اس کا کیا حق کہ ان مہاجروں کے مابین امتیاز پیدا کریں، انکے درجے ترتیب دیں۔ ان کے طبقے قائم کریں؟ ہیہات تیروں کے اندر ایک غیر تیر نے آواز دی ہے! اور وہ شخص فیصلہ کرنے آیا ہے خود جس کے خلاف فیصلہ ہو چکا ہے۔ اے شخص کیا تو اپنی حد پر نہیں ٹھہرے گا۔ اپنے ہیٹے پن کو نہیں جانے گا اور اس پچھلی جگہ نہیں ہٹ جائے گا جہاں قسمت تجھے پہنچا چکی ہے؟ تجھے غالب کے غلبہ اور فتحمند کی فتح سے کیا تعلق؟

اے معاویہ تو گمراہی میں تیز دوڑنے والا اور راہ ہدایت سے زیادہ بھٹکنے والا ہے۔ میں تجھے بتاتا نہیں ہوں لیکن نعمت الٰہی کا تذکرہ کرتا ہوں۔

مہاجرین میں سے بہتیرے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک کو فضیلت حاصل ہے لیکن جب ہمارا آدمی شہید ہوا۔ (یعنی حضرت حمزہ) تو اُسے "سید الشہدا" کہا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے یہ خصوصیت دی کہ اس کی نماز جنازہ ستر تکبیروں کے ساتھ پڑھی! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بہت لوگوں کے ہاتھ اللہ کی راہ میں قلم کئے گئے۔ ان میں سے ہر ایک کو فضیلت حاصل ہے لیکن جب ہمارے ایک آدمی کے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا تو اسے "طیار فی الجنۃ" (جنت میں اڑنے والا) اور ذوالجناحین (دو بازوؤں والا) کہا گیا۔ اور اگر خدا نے منع نہ کر دیا ہوتا کہ آدمی خود اپنی تعریف کرے تو بیان کرنے والا بکثرت فضائل بیان کر سکتا ہے جنھیں مومنوں کے دل جانتے ہیں اور جن سے سننے والوں کے کان نفرت نہیں کرتے!

پس اے معاویہ گمراہی سے باز آجاؤ ہم اللہ کے خاص احسان کے مورد ہیں اور بعد میں سب لوگوں پر ہمارا احسان ہے۔ ہماری عزت قدیم ہے اور تمہاری قوم پر ہماری برتری معلوم ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے تمہیں اپنے میں ملا لیا تم سے شادی بیاہ کا رشتہ جوڑا۔ بالکل برابر والوں کا برتاؤ کیا۔ حالانکہ تم اس برتاؤ کے مستحق نہ تھے اور کیونکر مستحق ہو سکتے تھے۔ جب کہ ہم میں نبی ہے اور تم میں جھٹلانے والا (ابوجہل)، ہم میں اسد اللہ ہے (حمزہؓ) اور تم میں بری قسموں کا شیر (ابوسفیان)، ہم میں نوجوانان جنت کے سردار ہیں (حسنینؑ) اور تم میں دوزخ کے بچے (مروان کی اولاد) ہم میں دنیا بھر کی بہترین خاتون ہے (فاطمہؑ) اور تم میں حمالۃ الحطب (ابولہب کی بیوی اور معاویہ کی چچی) غرض کہ بہت سی باتیں ہمارے حق میں ہیں اور تمہارے خلاف۔ ہمارے اسلام کا ڈنکا بج چکا ہے ہمارے شرف سے بھی انکار نہیں ہو سکتا اور جو کچھ ہم سے دور ہو گیا ہے اسے کتاب اللہ نے ہمارے لیے جمع کر دیا ہے۔ فرمایا واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ (اللہ کی کتاب میں رشتہ دار باہم ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں) اور فرمایا ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المومنین (ابراہیمؑ کے زیادہ حقدار وہ لوگ ہیں جنھوں نے انکی پیروی کی اور یہ نبی اور مومنین ہیں اور اللہ مومنوں کا حامی و مددگار ہے) ہم قرابت کے سبب بھی اولیت رکھتے ہیں اور طاعت کے سبب بھی۔ پھر سقیفہ کے دن انصار کے مقابلہ میں مہاجرین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی قرابت ہی کی بنا پر ترجیح حاصل ہوئی تھی اگر یہ ترجیح صحیح تھی تو تمہارے مقابلہ میں خلافت کا حق ہم ہی کو ہے اگر یہ ترجیح نہ تھی تو انصار کا دعوائے خلافت اپنی جگہ پر باقی ہے۔

تو نے دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام خلفاء پر حسد اور سرکشی کرتا رہا ہوں اگر یہ دعویٰ صحیح ہے تو یہ تیرے خلاف جرم نہیں ہوا ہے کہ تجھ سے معذرت کی جائے اس معاملہ کا تجھ سے دور نزدیک کا کچھ بھی تعلق نہیں! اور تو نے کہا ہے کہ خلفاء کی بیعت کے لئے مجھے اسی طرح کھینچا جاتا تھا جس طرح نکیل دالے اونٹ کو گھسیٹا جاتا ہے۔ قسم اللہ کی تو نے مذمت کرنا چاہی مگر تعریف کر گیا بے پردہ کرنا چاہا مگر خود بے پردہ ہو گیا مسلم کے لئے اس میں کیا عیب ہے کہ مظلوم ہو اگر اپنے دین میں نہ شک کرتا ہے نہ اپنے یقین میں متزلزل ہوا ہے میری یہ حجت تیرے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے ہے لیکن میں نے موقع کے لحاظ سے اس کا ذکر کر دیا ہے تو نے میرے اور عثمانؓ کے معاملے کا بھی ذکر کیا ہے بیشک رشتہ کی وجہ سے تو حق رکھتا ہے کہ میں تجھے جواب دوں۔ ذرا مجھے بتا کہ ہم دونوں میں عثمانؓ کا زیادہ دشمن اور انھیں قتل کرنیوالا کون تھا۔ وہ جس نے اپنی مدد پیش کی (یعنی خود امیرالمومنین) مگر انھوں نے

قطعات در تہنیت ولادت باسعادت جناب امیر المومنین علیہ السلام

از جناب سید معجز حسین صاحب معجز سنبھل ضلع مرادآباد (یو۔ پی)

بتو! کعبہ سے نکلو دین کا سردار آتا ہے ۔ وصی و جانشین احمد مختار آتا ہے
چلو معجز محمد کو مبارکباد دے آئیں ۔ خدا کے گھر رسالت کا شریک کار آتا ہے

عجب انداز سے آیا ہے اس آنے کا کیا کہنا ۔ برائے پیشوائی در کے بن جانے کا کیا کہنا
خدا کا گھر ہے معجز! ایک معصومہ ہیں پیچھے حوریں ۔ کسی معصوم کے ایسے زچہ خانے کا کیا کہنا

مبارکباد اے کعبہ تیری تقدیر کیا کہنا ۔ خلیل اللہ سے معمار کی تعمیر کیا کہنا
بجا ہے آج تجھ کو فخر ہو جو اپنی قسمت پر ۔ اتر آئی خدا کی بولتی تصویر کیا کہنا

اسے بٹھا دیا اور منع کر دیا۔ یا وہ جس سے مدد مانگی گئی (یعنی معاویہ اور انکے ہم قوم) مگر اس نے دیر کی ہونے کا انتظار کیا یہاں تک کہ عثمانؓ ختم ہو گئے؟ اسباب کی معذرت کیوں کروں کہ عثمانؓ کے بعض کاموں کو میں ناپسند کرتا تھا ...... اگر میرا گناہ یہی ہے کہ میں نے انہیں نصیحت کی اور راہ ہدایت دکھائی تو بارہا ایسا ہوا ہے کہ آدمی قصوروار سمجھا گیا ہے مگر اس کا کوئی قصور نہ تھا کبھی مخلص بھی ملزم بن جاتا ہے۔ میں نے حتی المقدور اصلاح ہی کا ارادہ کیا تھا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت۔

اور تو نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ میرے خلاف تیرے ساتھیوں کیلئے میرے پاس تلوار ہے میں کہتا ہوں کہ تو نے مجھے رلانے کے بعد ہنسا دیا تو نے کب دیکھا کہ عبدالمطلب کے فرزند دشمنوں سے بھاگے ہیں یا تلوار سے ڈرے ہیں؟

ذرا ٹھہر عنقریب مرد میدان میدان میں پہنچتا ہے تجھے ڈھونڈیگا جسے تو ڈھونڈ رہا ہے تجھ سے وہ قریب ہو جائے گا جسے تو دور سمجھ رہا ہے۔ میں تیری طرف مہاجرین وانصار اور تابعین لہم باحسان کے لشکر جرار کے ساتھ تیزی سے آ رہا ہوں۔ اس فوج میں سپاہ کی کثرت ہے اس کا غبار سر پر پھیلا ہوا ہے اور یہ لوگ موت کی وردیاں پہنے ہوئے ہیں۔ انکی نظر میں سب سے زیادہ محبوب یہ بات ہے کہ اپنے پروردگار سے جا ملیں۔ ان کے ساتھ اصحاب بدر کی اولاد ہے اور ہاشمی تلوار ہیں جن کی کاٹ سے تو اپنے بھائی اولاد اور خاندان میں واقف ہو چکا ہے۔ اور یہ تلوار ظالموں سے دور نہیں ہیں۔

نسوانی

زمانۂ جاہلیت میں عورتوں پر مظالم

(بسلسلہ انتخاب نمبر ایکم رجب صفحہ)

بتوں پر آدمیوں کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ باپ کے منکوحہ بیٹے کو وراثت میں ملتی تھی۔ دو حقیقی بہنوں سے ایک ساتھ شادی جائز تھی ازدواج کی کوئی حد نہ تھی۔ قمار بازی شراب خواری۔ زنا کاری کا عام رواج تھا۔ بے حیائی کی یہ حالت تھی کہ سب سے بڑا نامور شاعر امراء القیس جو شہزادہ بھی تھا قصیدہ میں اپنی پھوپھی زاد بہن کے ساتھ بدکاری کا قصہ مزہ لے لے کر بیان کرتا ہے اور یہ قصیدہ کعبہ پر لٹکایا جاتا ہے لڑائیوں میں لوگوں کو زندہ جلا دینا مستورات کے پیٹ چاک کر ڈالنا معصوم بچوں کو تہ تیغ کرنا عموماً جائز تھا (سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی جلد اول)

عرب کے لوگوں نے طلاق کا کھیل بنا رکھا تھا۔ طلاق دیتے پر طیار رہتے تو ایک دم سے سینکڑوں طلاقیں دیتے چلے جاتے یا طلاق دی اور رجوع کر لیا پھر طلاق دی اور رجوع کر لیا۔ پھر ان میں جاہلانہ حمیت کی کچھ انتہا نہ تھی اور مصالح خانہ داری پر نظر نہیں رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف نازل کر کے طلاق کے معاملہ کو ایسا سلجھا دیا کہ اس سے بہتر سلجھانا ممکن نہیں (پ ۲۔ البقرہ ع ۲۹۔ ترجمہ مولوی نذیر احمد صفحہ)۔

عرب کے لوگ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرتے۔ اگر یتیم لڑکی کسی کی سرپرستی میں ہوتی اور وہ اس کے مال یا جمال کی وجہ سے اس کے ساتھ نکاح تو کر لیتا لیکن نکاح کے بعد اس کے حقوق مہر وغیرہ کی چنداں پرواہ نہ کرتا کیونکہ اس بے چاری کا کوئی والی وارث نہ ہوتا کہ ٹھوک بجا کر اس کے حقوق لیتا۔ اللہ نے فرمایا کہ جب تم انصاف نہیں کر سکتے تم ان سے نکاح ہی مت کرو کسی اور عورت سے کر لو (پ ۴۔ النساء صفحہ ۱۲۰)۔

عرب کے لوگ اپنے ناقص مال سے یتیموں کا اچھا مال سے یتیموں کا اچھا مال بدل لیتے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا کہ تمہارا مال اگرچہ ناقص ہے لیکن حلال طیب ہے اور یتیموں کا مال اگرچہ اچھا ہے مگر تم پر حرام ہے (پ ۴۔ النساء۔ صفحہ ۱۲۱)

اسلام سے پہلے عرب کے لوگوں کا سلوک عورتوں کے ساتھ ظالمانہ تھا اور بعض صورتوں میں ظالمانہ ہونے کے علاوہ شرم وحیا کے بھی خلاف تھا

علیؑ ولی بھی ہے مولا بھی ہے امام بھی ہے

از حضرت رعدؔ مرحوم

علیؑ خلیفۂ برحق بھی ہے امام بھی ہے ؛ علیؑ ہے نام خدا بھی علیؑ کا نام بھی ہے

رسولؐ جس کا ہے مولا علیؑ بھی ہے مولا ؛ علیؑ وصی بلافصل ہے امام بھی ہے

ہوا نہ کعبہ میں پیدا کوئی علیؑ کے سوا ؛ خدا کے گھر میں ولادت بھی ہے قیام بھی ہے

ہر اک نبیؐ سے شہادت علیؑ کی ہے اعلیٰ ؛ نماز صبح ہے مسجد بھی ہے صیام بھی ہے

علیؑ ہے نفس نبیؐ ابن عم ہے اور داماد ؛ علیؑ ولی بھی ہے مولا بھی ہے امام بھی ہے

خدا کے دین کا ناصر نبیؐ کا ہے یاور ؛ علیؑ سے صبح ظفر کی ہے اور شام بھی ہے

نبیؐ ہے علم کا شہر اور اس کا در ہے علیؑ ؛ کمال حق سلونی بھی ہے کلام بھی ہے

علیؑ کی شان سے ہے اوج و فخر کافی ہے ؛ نبیؐ کا دوش بھی ہے فرش پر مقام بھی ہے

حدیث لحمک لحمی سے نور واحد ہے ؛ ذو ور دنا علیؑ پر بھی ہے سلام بھی ہے

علیؑ ہے نفس محمدؐ بھی نور واحد بھی ؛ یہ نص خالص بھی ہے اور حکم عام بھی ہے

کسی نبیؐ کا خلیفہ نہیں ہے بغیر کوئی ؛ علیؑ سے آل نبیؐ ہے نبیؐ کا نام بھی ہے

علیؑ کی مدح ہے آیات میں حدیثوں میں ؛ مباہلہ میں ہے آل عبا میں نام بھی ہے

جہاں میں ایسے محب ہیں عدو ہیں مذح میں ؛ گروہ خاص بھی ہے فرقہ عوام بھی ہے

عبادت اور سخاوت ہے انتہا سے عیاں ؛ رکوع حق بھی ہے سائل کا احترام بھی ہے

ہے اعتقاد یہی اور یاد ماذ سے علیؑ ؛ علیؑ کی دل میں ہے الفت زباں پہ نام بھی ہے

عطائے خاص ہے اشعار رعدؔ ہوں مقبول
کہ مدح خواں بھی ہے زائر بھی ہے غلام بھی ہے

مثلاً جب کوئی مرجاتا تو اس کی وراثت میں اس کی بی بی کی میراث میت سمجھ کر اس پر قبضہ کر لیتے۔ چاہتے بے مہر خود نکاح کرتے۔ چاہتے کسی اور سے نکاح پڑھا لیتے اور مہر آپ لے لیتے اور اگر چاہتے بٹھا رکھتے۔ وارثوں کے علاوہ میت کا کوئی دوست اس کی بی بی پر کپڑا ڈال دیتا تو وہی اس کا حق دار سمجھا جاتا اگر خوبصورت ہوتی تو اس کو نکاح کرنے سے روکے رہتا۔ یہاں تک کہ وہ کچھ تاوان بھرتی یا وہیں اس کے ہاں مرجاتی اور خود اس کا وارث بنتا۔ الغرض یہاں تک عورتوں پر بیجا حقوق [illegible] تھے کہ بیٹا بھی اپنے باپ کا وارث بنتا تو سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتا قرآن شریف نے نازل ہو کر ان حرکات سے منع فرمایا۔ عورتوں کے حقوق قائم کئے اور ان کو تکالیف سے چھڑایا اور حرام اور حلال عورتوں کو گن سنایا (پ ۴۔ النساء ۔ع ۲۔ ص ۱۲۷) حمائل نذیری

اسلام سے پہلے عرب میں ایک طرح کی طلاق کا رواج تھا جس کو ظہار کہتے ہیں وہ اس قسم کے الفاظ سے واقع ہوتی تھی کہ مرد نے عورت کو کہہ دیا کہ تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اتنا کہدینے سے عورت مرد سے چھوٹ جاتی تھی۔ مگر اسلام نے اس کو طلاق نہیں مانا۔ بلکہ اس کا کفارہ ٹھیرایا ہے (پ ۲۸۔ سورہ مجادلہ)

عرب میں ایک بدرسم نے جگہ پا لی تھی جواب بھی ہے کہ متبنے کو تمام باتوں میں اصلی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا تھا اس کو اسلام نے دور کیا اور اصلی بیٹے کے حقوق و محبت کو قائم رکھا۔ وما جعل ادعیاء کم ابناء کم۔ زید ابن حارثہ کلبی کو جسے جناب رسول خدا صلعم نے خرید کر آزاد کر دیا تھا عرب ابن محمد کہا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کردی کہ متبنے اصلی بیٹا ہرگز نہیں (پ ۲۱۔ الاحزاب شروع ص ۶۶۲ ترجمہ مقبول احمد)

لڑکے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے مجاز تھے۔ مگر باپ اپنے بیٹے یا متبنیٰ کی زوجہ کے ساتھ شادی کرنے کا مجاز نہ تھا۔ اس کے خلاف کرنا نہایت عیب و گناہ سمجھا جاتا تھا (خطبات احمدیہ ص ۲۱۲)

عورتیں متوفی شوہروں کا ماتم ایک سال کامل تک کیا کرتی تھیں۔ اور سال کے بعد بیوہ اونٹ کی چند خشک مینگنیاں یا کسی کتے پر یا کسی اور سے خود اپنی ہی پیٹھ پر پھینک دیتی تھی جس سے یہ مراد تھی کہ اب بیوہ کو اپنی متوفی شوہر کا کچھ بھی خیال نہیں رہا۔ (خطبات الاحمدیہ ص ۲۱۳) المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد چہارم

عورتوں کو اپنے گھر سے نکلنے اور عام مجمع میں بدون پردہ اور حجاب کے آنے کا دستور تھا اور اپنے جسم کے کسی حصہ کو کھلا رکھنے اور عوام الناس کو دکھلانے میں کوئی بے حیائی اور بے شرمی کی بات خیال نہیں کرتی تھیں (قرآن شریف۔ پ ۲۲۔ الاحزاب)

عورتیں مصنوعی بال سر پر لگایا کرتی تھیں اور اپنے جسم کو تیل سے گودا کرتی تھیں بعض خاندان کے تمام اشخاص مرد تمام قسم کی عورتوں کو چھونے سے جبکہ وہ اپنے ماہواری ایام میں ہوں پرہیز کرتے تھے اور ان عورتوں کو خاندان کے باقی اشخاص کے ملنے جلنے کی ممانعت تھی (خطبات احمدیہ ص ۲۱۲)

مجلس فاتحہ خوانی

۱۲ رجب کو مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگاؤں سادات ضلع مراد آباد کی طرف سے ایک مجلس فاتحہ خوانی جناب اسد اللہ آقا شیخ محمد کاظم شیرازی نجفی۔ خویش جناب ڈاکٹر سید راحت حسین صاحب شاہجہاں پوری اور اہلیہ جناب سید علی حسین صاحب نوگاؤں وکیل بھوکردن کی ارواح کو ایصال ثواب کے لئے بمقام کربلائے نوگاؤں منعقد ہوئی جس میں جناب تقدس مآب مولانا حکیم سید مظاہر حسین صاحب قبلہ دام ظلہ نے نہایت کامیاب ذاکری فرمائی۔ اللھم تقبل منا۔ مرسلہ سید احمد حسین سکرٹری مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگاؤں سادات۔

۷۸۶

نفسِ پیغمبرؐ

از جناب برق موسوی صاحب

السّلام اے نفسِ پیغمبرؐ امامِ اوّلین! ÷ جانشینِ مصطفےٰ تیرے سوا کوئی نہیں
السلام اے بت شکن آغوشِ احمدؐ کے سوار ÷ سجدۂ بت کا نشان رکھتی نہیں تیری جبیں
ذکر ہے تیرا عبادت، اے وصئ مصطفےٰؐ ÷ فرض ہے تیری محبت یا امیر المومنینؑ
جس کے مولا ہیں محمدؐ اس کا مولا تو بھی ہے ÷ سب سے افضل ذات تیری بعد ختم المرسلینؐ
شہسوار لافتیٰ اے تاجدارِ انما ÷ اے نشانِ ہل اتیٰ اے سرورِ دنیا و دیں
مسند آرائے سلونی فاتح بدر و حنین ÷ اے کہ بزم و رزم کا مختار ہے تو بالیقیں
تو ہے بابِ علم اور ختم رسل ہیں شہرِ علم ÷ شہر میں جاتا ہے دروازے سے ہر اک بالیقیں
تجھ کو دختر دی نبیؐ نے تیغ دی اللہ نے ÷ یہ شرف کس کو ملا اے نفسِ ختم المرسلیں
تیرے خادم ہیں فرشتے تو امام انس و جاں ÷ مہد جنبانِ تیرے بچوں کا ہے جبریل امیں
خود خدا مداح ہے تیرا بشر کی کیا مجال ÷ ہو ثنا کا حق ادا، انساں سے یہ ممکن نہیں

اپنے مداحوں میں برق موسوی کا ہو شمار
اس سے بڑھ کر اور کوئی آرزو دل میں نہیں

کوہ سوار خلیل شاہ پوری

عزم کر۔۔۔۔؟

اپنے مستقبل کی بنیاد تاسف کے بجائے عزم بالجزم پر رکھ گذشتہ لغزشوں کے تاریک سائے میں ہاتھ پاؤں نہ مار بلکہ تیری روح کی چمک اندھیرے کو منتشر کرکے تیری امید کی راہ کو منور کردے زمانۂ ماضی کے پراگندہ ذخیروں پر آنسو نہ بہا ــــ بلکہ ورق الٹ اور مسکرا ہاں۔۔۔۔ مسکرا کہ ابھی سفید اوراق تیرے لئے باقی پڑے رہیں۔۔۔۔۔۔۔ اپنی فروگذاشتوں کو یاد کرکے مغموم نہ ہو بلکہ دل سے مان کہ تجھ میں الوہیت کی کرن پنہاں ہے۔ جو تیری کمزور روح کو مضبوط کرنے میں اسی طرح ممد ہوگی جس طرح ــــ سورج کی روشنی ذرا سے بیج کو نشو و نما کرکے اس کو شاہ بلوط کا درخت بنادیتی ہے تو صرف "عزم کر۔۔۔۔؟"
"پھر دیکھ کر خدا کی زبردست قوت کس طرح تیری روح کو بلند کرتی ہے"

شیعیت و حسینیت

(۳)

سلسلۂ انتخاب نمبر (۱) مورخہ یکم رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

نوشتہ عالیجناب سرکار صدر الملۃ مولانا السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہ سرپرست دائرۃ المعارف و پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانواں سادات یوپی

میں محترم ناظرین کو خصوصیت سے اس طرف ملتفت کرنا چاہتا ہوں کہ میرا روئے سخن ذوات و اشخاص کی جانب نہیں بلکہ افعال و اوصاف سے بحث ہے غور فرمائیے کہ ایسے لوگ تو بہت ملیں گے جو اس بات پر فخر کریں گے کہ فلاں نواب صاحب سے ہماری ملاقات ہے یا فلاں سیٹھ صاحب پر ہمارا اثر ہے یا ہمیں ایک مجلس کے سو روپیہ ملے یا ہمیں فلاں جگہ سے عشرہ کے ایک ہزار ملے یا ہماری مجلسیں بڑی کامیاب ہوئیں۔ یا ہمارے بیان پر بڑی واہ واہ ہوئی۔ یا مومنین نے ہماری بہت کچھ دست بوسی کی لیکن سچ بتائیے ان حسینیوں میں ایسے کتنے ہوں گے جو ان آیت "انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم" کے ماتحت اس امر پر فخر کرتے ہوں گے کہ ہماری فلاں پرہیزگار مومن سے ملاقات ہے یا ہم سے فلاں فقیر شیعہ نے آیا تھا آج مفت بھی مجلس پڑھنے کے لئے حاضر ہیں۔ یا ہم نے فلاں غریب عزاخانہ میں ترغا عشرہ پڑھ دیا یا ہمارے بیان سے اتنا معنوی فائدہ پہنچا۔ یا ہم نے فلاں سنت کو جاری کیا۔ یا اتنے بے نمازوں کو نمازی بنا دیا اور تو فخر و مفاخرہ کا حسن و قبح خود ہی ظاہر ہے اور پھر ایسا فخر ایسی مفاخرہ۔ بس اب تو جناب وہی بڑا حسینی اور پکا شیعہ ہے جس کا اثر زیادہ ہے جو روپیہ زیادہ وصول کرتا ہے جس کی دست بوسی زیادہ کی جاتی ہے یہ ہیں "شیعیت و حسینیت" کے سطحی معنے شیعوں کی نظر میں اجرت پر نماز روزہ بجا لانا باعث عار قرآن خوانی کرنا باعث ذلت مستحق کے لئے بھی میت کا لباس لے لینا موجب توہین ایسا کرنے والے ہماری نگاہ میں بے انتہا ایک حد سے زیادہ ذلیل و خوار اسی لئے گداگری کر لیتے ہیں مگر ان کاموں کے پاس نہیں جاتے بھیک مانگ لیتے ہیں مگر ان امور کو گناہ سمجھتے ہیں اور جو کرتے ہیں وہ ڈرتے ہوئے لرزتے ہوئے پوشیدہ طور سے چھپ چھپ کر اور جب ہم تصویر کا دوسرا رخ دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز اور جو کام واقعاً حرام ہے اس سے کوئی پرہیز نہیں قطعاً اجتناب نہیں بڑی بہت بڑی جسارت بلکہ بڑے فخر و افتخار کے ساتھ اس پر اقدام کیا جاتا ہے حرام کی کسی کمائی کو حرام نہیں سمجھا جاتا وہی پہلی قسم کی محنت اور اجرت کو باعث عار سمجھنے والے چوری اور سود کے مرتکب نظر آتے ہیں وہی لباس میت کو ذلیل سمجھنے والے جب ترکۂ میت کو ناجائز طریقہ سے بھی وصول کرنے پر تلتے ہیں تو مقدمہ تک نوبت پہنچا دیتے ہیں اور وہی ان ملاکو پیسہ کو باعث توہین سمجھنے والے جب دیکھتے ہیں کہ کافی مدت گزر گئی ہے تو مواخذہ دار اور صاحب حق سے اس بے شرمی اور ڈیدہ دلیری کے ساتھ بیگانہ ہو جاتے ہیں کہ جیسے حسینی و شیعی تعلیمات سے کوئی ربط ہی نہیں اور کافی مدت گزرنے سے پہلے بڑے دیندار۔ بڑے خوش معاملہ بڑے نیک۔ بڑے حق شناس۔ اب تو شاید "حسینیت و شیعیت" کا دونوں ظاہر ہو گیا ہوگا۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ میرا مخاطبہ ذوات و اشخاص سے نہیں ہے لیکن پھر بھی مجھے اعتراف ہے کہ میری آواز کمزور ہے میرا اثر محدود ہے دنیا میں بڑے بڑے شہ زور حضرات اہل قلم۔ ارباب تحریر و تقریر مسند نشینان حوزات و جماعات، اخباروں کے مالک رسالوں کے رئیس التحریر اور گہرے اثرات رکھنے والے موجود ہیں جنہوں نے دھوم مچا رکھی ہے جن سے دنیا کے دل ہلتے ہیں جن کو اپنے اثرات پر بہت کچھ ناز ہے اگر انہوں نے کسی بات کو اپنے اوپر محمول کر لیا تو خدا خیر کرے لیکن ایسے موضوع پر قلم اٹھانا جس کا تعلق عام اصلاح سے ہو اس چیز سے درگزر کر جاتے کہ قلب منصف اجازت نہیں دیتا جو اس وقت دل میں آ گئی ہے اور جس سے درگزر ضروری سبب کے ماتحت ہو لینا عرض کرتا ہوں کہ جب الہ آباد جونپور اور شیعہ اخبار لاہور نے تقلید اعلم کی بحث شروع کی تو ایک طرف بہت سے مجتہدین خموش۔ دوسری طرف اخبارات چپ بلکہ وجوب تقلید اعلم کے حامیوں کے خلاف جبین پر چین اور تیور بدلے ہوئے۔ کیوں جناب اس کے کیا معنی کیا وجوب تقلید اعلم میں کوئی موقع بحث اور محل کلام ہے بلکہ یوں پوچھوں کہ کیا واقعی آپ حضرات تقلید غیر اعلم کے قائل تھے یا اس خموشی اور ناخوشی میں کوئی اور راز تھا۔ کیا درحقیقت یہ رفتار خود غرضی سے خالی تھی کیا واقعاً اپنی مسند کے بگڑ جانے کا خوف نہ تھا لکھنؤ کے ایک مرحوم و مغفور اخبار نے تو اپنے مدرسہ اور اپنے ادارہ کو چھوڑ کر تمام اداروں کو مدیروں کی خانقاہوں سے تعبیر کیا اور دنیا کو پکارا کہ چندے بند کر لئے جائیں مگر اس آواز اور اس بندش رزق کے نقارہ پر تمام جرائد و مجلات خاموش۔ کیا اس لئے کہ اداروں والے بے قلم و بے زبان ہیں یا اس لئے کہ ازراہ چشم پوشی کوئی اقدام نہیں کیا گیا ورنہ فیض آباد۔ جونپور۔ امروہہ۔ لاہور۔ گوپالپور۔ ملتان۔ غرض ہر مقام سے تمام اداروں کے اقدام کرنے والے کی آواز پر لبیک کہتے حقیقت کا آئینہ سامنے آ جاتا اور ہر وقت ممکن ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ معنی "شیعیت و حسینیت" پر نظر کرتے ہوئے پہلے ہی اصلیت و واقعیت پر نظر۔ قومی شان و شوکت کا تحفظ بھی وجاہت کا استحکام اور احکام شریعت کا ہر وقت رکھا و کر لیا جائے ورنہ آخر "حسینیت و شیعیت" بلکہ بہری کے یہ پرزور دعوے پرہیبت نعرے پرشوکت ہنگامے اور حق و حقانیت صداقت و راستی اور قدردانی و ہمت افزائی کے یہ ہیجان تقل عام مخلوق کے لئے کہاں تک قابل برداشت اور عند اللہ کس حد تک لائق علو ہو سکتا ہے۔

اب ذرا نسوانی شریعت کا بھی جائزہ لے لیجئے شریعت نسواں خطرۂ ایمان کا مصداق زمین ٹلے آسمان ٹلے حکم خدا بدل جائے ارشادات رسول خدا و ائمہ ہدیٰ بدل جائیں مگر ان کا مسئلہ ستر ہو جائے ناممکن محال غیر معقول کہا جاتا ہے کہ مذہب اور بالخصوص عزاداری کی رونق عورتوں سے ہے مگر ان خدا کی بات بھول جاتا ہے اور شیطانی حکم کو یاد رکھتا ہے اس کی بہترین تصویر بھی شریعت نسواں ہی ہے غور فرمائیے کہ احکام الٰہیہ منبروں پر مجلسوں میں خلوتوں میں جلوتوں میں کتابوں میں رسالوں میں شب و روز گوش و نظر سے گزرتے رہتے ہیں مگر یہ کبھی یاد نہیں رہتے بھول جاتے ہیں ضرورت کے وقت مولوی درکار بشرطیکہ ان سے ... ورنہ اب تو یہ خیال ہے کہ یہ مولوی لوگ ہیں کس کام کے بالکل مذ زائد گردن زدنی فضول مگر اس کا پر لطف فیصلہ ہمارے ایک سیاسی فضیلت مولانا نے ایک دفعہ خوب کیا تھا جب کہ غالباً بمبئی میں نوجوانوں کی اس جماعت سے جس میں سے ایسی آوازیں بلند ہوئی تھیں خطاب کر کے ایک بہت ہی مختصر مگر پرشور تقریر کی جس میں مولوی طبقہ کی عظمت و اہمیت کا کچھ اظہار تھا اور آخر میں کہا کہ اگر مولوی نہ ہوتے تو تم سب ..... ہوتے مولویوں کا یہی احسان کچھ کم ہے کہ تمہیں حلال زادہ بنا دیا اب لوگوں کے کان کھڑے ہوئے ہائے کسی نے کہا کیونکر کہنے لگے کہ اگر مولوی نہ ہوتے تو تمہارے ماں باپ کے نکاح کون پڑھتا تب ذرا مجمع پر اثر ہوا لیکن نئی روشنی بڑی مشکل سے ہی مدہم پڑتی ہے غرض ذکر یہ تھا کہ خدائی احکام باوجود اس تبلیغ و ترویج کے یاد نہیں رہتے اور احکام شریعت نسواں کسی تقریب دوست یا شادی میں دیکھئے نہ کوئی مبلغ نہ مقرر نہ ادارہ نہ مشن نہ کتاب مگر وقت پر تمام رسمیں سارے ٹوٹکے جلد تو اور بے تکلف بلا تکلف بے دھڑک خود بخود یاد آتے اور ادا ہوتے چلے جاتے ہیں اخروٹ [illegible] کونڈیاں تقسیم کرتے پھرا کرتے تھے اور ان کے یہاں رات کو چھوڑ دینا حرام اکبر یہاں معمول جہیز اور ضروری مہر اور ان کے اصرار کی وجہ سے شادی خانہ ویران

اور مہر انا کوعقدرت سے باجرا ثمہ کے یہاں شادیوں میں نوکر خدا اور ان کے یہاں ڈھولک واجب اگر برات دہند یا تکبیر کے نعروں کے ساتھ لے جائیے تو اس کو مثال میت سمجھتے ہیں اور اگر باجہ تماشہ ہوگا تو شادی صرف مکمل ہی نہیں بلکہ صحیح و درست ہوگی دولہا کے وقت عورت سے کہیے تو ہزار رکعت نماز سیکڑوں روزے حج زیارت نذر نیاز سب قبول کرینگی پیروں اور مولویوں کی پرستش وعزت افزائی کا وہی خاص وقت ہوتا ہے اور اور ہر بچہ پیدا ہوا وہر شادی لذہ اور باجہ جو کچھ قبول کیا تھا سب فراموش بلکہ واجب نماز اور نفاس وولادت کے تمام شرعی احکام بھی غائب۔ اگرچہ اس سلسلہ کی بہت سی باتوں میں مرد بھی شریک ہیں لیکن رجحان واصرار اور اکثریت کا تعلق عورتوں سے ہے اس لئے مطلب کو اس لفظ میں ادا کیا گیا بہرحال حسینی تعلیمات اور شیعی احکام کی قدر دانی ظاہر ہے ہاتف غیب پکار کر کہہ رہا ہے کہ اس "شیعیت وحسینیت" کی اصلاح لازم ہے۔

(باقی آئندہ)

(مقالہ اول)

دین بابی اور حاجی حسین قلی

ہمارے مقدس ملک دکن میں بہت تھوڑے ایسے افراد ہوں گے جو ایران کے ایک صدی پیشتر نکلے ہوئے نئے دین سے واقف ہوں۔ اس دین کا نام دین بابی ہے اگر کچھ لوگ اس کے بارے میں کچھ سن پائے ہیں تو ان کو یہ غلط فہمی ہے کہ بابی مذہب اسلام کی ایک شاخ ہے اور بابی اور بہائی اسلام ہی کے فرقے ہیں بابی مذہب کا ہر فرد مبلغ بھی ہے اور ان کو حکم ہے کہ مسلمانوں سے یہ کہیں کہ وہ بھی مسلمان ہیں ورنہ کوئی مسلمان ان کی تبلیغ کو نہیں سنیگا۔ حاجی حسین قلی ایک مسلمان ہے جو کہ برسوں بابیوں کے ساتھ رہا ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا' اور اپنی معلومات اور تحقیقات کو ایک کتاب "المنہاج الطالبین" میں شائع کیا جو فارسی زبان میں ہے یہ کتاب سنہ ۱۳۲۰ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں چھپی اور ایران و ہند وعراق میں شائع ہوگئی۔ حاجی حسین قلی قفقاز (روس) میں ارمنی والدین سے پیدا ہوا اور والدین کے عیسوی مذہب میں تعلیم وتربیت پائی۔ جوانی میں اس کو تحقیق ادیان کا شوق ہوا اور وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ مباحثات کرکے اسلام کو دین حق پاکر قبول کیا۔ عربی اور فارسی سیکھا اور زیادہ اسلامی تعلیم حاصل کرنے کی امید میں ہجرت کرکے بغداد میں جاکر بسا وطن ثانی میں اس کا ذریعہ معاش گیس کے تیل کی تجارت تھی۔ بابی لوگ شروع ہی میں ایران کی سیاست میں دخل دینے لگے اور انھوں نے ناصرالدین شاہ پر گولی بھی چلادی تھی جو کہ خطا کر گئی۔ شاہ نے بعضوں کو مارڈالا اور باقی کو ایران سے بغداد جلاوطن کردیا اور ترکی حکومت سے خواہش کی کہ وہ ان کو بغداد ہی میں نظربند رکھے۔ اس طور سے بغداد بابیوں کا پہلا مرکز بنا اور جب حسین قلی بغداد میں جا بسا تو بابی لوگ اس کے پاس پہونچے اور کہنے لگے کہ تو ایسے وقت پر مسلمان ہوگیا ہے جبکہ اسلام منسوخ ہوگیا ہے اور خدا نے ایک نیا دین بنام بابی اور بہائی بھیجا ہے تجھ کو منسوخ دین چھوڑ کر ہمارے دین کو ماننا چاہیئے۔ ان باتوں سے اس جدید الاسلام کو شوق ہوگیا کہ بابی مذہب میں تحقیقات کرے کہ اگر حق ہو تو قبول اور اگر باطل ہو تو رد کرے۔ بابیوں کے ساتھ معاشرت رکھا اور ان کی مذہبی کتب بیان' ایقان اقدس' اور دوسری سب کتابیں پڑھا اور زبانی مناظرات بھی کرکے ایک کتاب "منہاج الطالبین" لکھا تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے کہ بابی مذہب کے اصول و فروع کیا ہیں' اور مسلمان بھی واقف ہوجائیں اور جان لیں کہ بابی' ہندو' یہودی' نصرانی وغیرہ کے ویسے غیر مسلمان ہیں جو رات دن اسلام کی تباہی کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔

بابی مذہب کیا ہے

تیرھویں صدی کے وسط میں ایک شیرازی سید جس کا نام میرزا علی محمد ولد سید رضا بزاز تھا' دعویٰ کیا کہ وہ مہدی صاحب الزماں کا باب (دروازہ) ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ وہ خود مہدی ہے اور پھر کہا کہ مہدی پیغمبر بھی ہے اس نے ایک نئی شریعت لکھی اور اسلام کو منسوخ بتایا۔ ایران کے بادشاہ کے حکم سے وہ مارا گیا اور اس کا جانشین میرزا یحییٰ ہوگیا جو کہ مازندران کا باشندہ اور اس کا لقب ازل تھا۔ کچھ زمانہ بعد ازل کا بھائی حسین علی جو کہ اپنا لقب بہار رکھا تھا' اپنے کو علی محمد باب کا جانشین بتایا اور ازل کو کافر کہا' جس سے بابی دو فرقے ہوگئے۔ ازلی اور بہائی۔ یہ ایک دوسرے کے سخت دشمن بنے اور اس وقت بہائیوں کی تعداد ازلی سے زیادہ ہے۔ خاص کر ہند میں سب بہائی ہیں۔ بمبئی اور دہلی میں ان کی تبلیغی محفلیں بھی ہیں۔ حیدرآباد اور سکندرآباد میں بھی ان کی دو چھوٹی محفلیں ہیں۔ بہائیوں کی تنظیم قابل تعریف ہے کہ ان کی محفلوں کو ایک دوسرے سے ربط ہے اور سب کو مرکزی محفل سے جو کہ اس وقت سوئٹزرلینڈ میں ہے' ارتباط ہے۔ اس وقت بہا کا جانشین اس کے بیٹے کا نواسہ شوقی صاحب ہے۔ اس کو بہائی لوگ ولی امر اللہ کہتے ہیں اور وہ سوئٹزرلینڈ ہی میں مقیم ہے۔ بہائی لوگ اپنے لوگوں کو آپس میں احباب کہتے ہیں۔ مہدی کا آنا سب مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے' اس وجہ سے متعدد مسلمان مختلف زمانوں میں مہدویت کا دعویٰ کئے ہیں اور ان کے معتقدین بھی موجود ہیں۔ لیکن کسی نے اسلام کو منسوخ نہیں بتایا اور سب اسلام کے احکام پر عمل کرتے ہیں' سوائے علی محمد باب اور حسین علی بہاء کے جو اپنے نئے دین کے لئے اسلام کے احکام کے خلاف احکام بنا گئے ہیں باب و بہاء کے زمانہ کے قریب اور دو مسلمانوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔ ایک سوڈان میں اور دوسرا ہند میں۔ دونوں کے معتقد بہت ہیں اور وہ اسلام کی شریعت کو آخر احکام الٰہی جانتے ہیں۔ باب و بہاء کے نئے دین کے قبول کرنے والے آج ایک صدی کے بعد بھی تھوڑے ہی ہیں اور جو مسلمان ان میں شامل ہوئے ہیں' وہ سمجھتے ہیں کہ بابی اسلام کا ایک مشرب یا فرقہ ہے اور وہاں جاکر جب دیکھتے ہیں کہ اسلام منسوخ ہے تو پلٹ کر ان کے رد میں کتاب لکھتے ہیں' جیسے آقا عبدالحسین آیتی نے ان کے رد میں "کشف الحیل" چار جلدوں میں لکھی۔ آقا حسن نیکو نے "فلسفۂ نیکو" چار جلدوں میں شائع کی۔ اس کے علاوہ آقا حسین نے کتاب "ایقاظ" یا بیداری لکھی اور آقا صبحی نے کتاب صبحی شائع کی۔ اس وقت ہمارا مضمون حاجی حسین قلی اور ان کی کتاب "منہاج الطالبین" کے متعلق ہے۔ (آئندہ مقالات کا انتظار کیجئے)

بمبئی کی بندرگاہ سے زائرین کی روانگی

۲۶ مئی سنہ ۱۹۴۸ء شب پنجشنبہ بذریعہ جہاز ایم ایس دمرا نواب حسین علی خاں صاحب وزیر گنج لکھنؤ عنایت علی خاں صاحب (برادر زادہ نواب محمد سلطان صاحب لکھنؤ) مع اپنی والدہ وجعفر سلطان صاحب مع جملہ ہمراہیان اور شاہ صفدر حسین صاحب الہ آباد مع جملہ ہمراہیان کے عراق کے لئے روانہ ہوگئے یہ حضرات ساتویں روز بصرہ پہونچ جائیں گے۔ اب اس کے بعد ڈاک جہاز ایم ایس دوارکا ۸ جون سنہ ۱۹۴۸ء کو بمبئی سے بصرہ کے لئے روانہ ہوگا۔ خادم احقر محمد جعفر

معین الزائرین آفس نمبر ۶۵ - امین بلڈنگ نزدیک جے جے ہسپتال ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی نمبر ۳

ضروری اطلاع ادارہ نے تصفیہ کیا ہے کہ آئندہ سے خریداری اخبار انتخاب ہندوستان پاکستان وغیرہ کا حساب جنوری سے اور خریداران علاقہ سرکار عالی کا حساب آذر سے کیا جائے درمیان خریدار ہونے والوں سے جس قدر مہینے سال کے ختم کو رہ گئے ہوں حساب فی ماہ ۱۱ر لیا جائے گا تاکہ حساب جاری رہے۔

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

شاہ رومانیہ کی تمام املاک ضبط کرلی گئی

ماسکو ۲۳ مئی نشرگاہ ماسکو کے بیان کے بموجب رومانیہ کے سابق شاہ میکائیل کو رومانیہ کے حقوق شہریت سے محروم کردیا گیا ہے خبر ہے کہ حکومت رومانیہ نے سابق شاہ موصوف کی تمام املاک ضبط کرلی ہے جو مختلف اندازوں کی رو سے لکھوکھا پونڈ کی ہے۔

امریکہ کے بلا ہوا باز اڑنے والے جہاز

نیویارک ۲۵ مئی۔ واشنگٹن میں کل بحری افسران نے اس بات کا انکشاف کیا کہ امریکہ کے پاس پانچ سو میل فی گھنٹہ بغیر ہوا باز کے چلنے والے جہاز موجود ہیں۔ ان جہازوں کو آئندہ لڑائی میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ولندیزی جزائر شرق الہند اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان گفت و شنید

لندن ۲۷ مئی۔ آج اسٹوڈم سے یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو اطلاع ملی ہے کہ ولندیزی جزائر شرق الہند اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان ڈالر کے قرضہ کے لئے تازہ ترین گفت و شنید ہو رہی ہے۔

جنوبی افریقہ کے سیاہ فام شہری

نیویارک ۲۷ مئی۔ امریکہ کی صدارت کے لئے تیسری پارٹی کے امیدوار مسٹر ہنری والیس نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کے سیاہ فام شہریوں کو حق رائے دہندگی نہ دینا انسانیت اور عیسائیت کے خلاف ہے۔

(بقیہ ہندوستانی) مہاراجہ جے پور کی لڑکی کی شادی ہوگئی۔ جے پور ۲۹ مئی۔ مہاراجہ جے پور کی لڑکی پانچی راج کماری کی شادی بکرنڈ یوراج جالسیڈ ... سے ہندو مذہب کے رسوم کے مطابق بتاریخ ۲۴ مئی بہار ہوگی۔

اسلام

شمالی ایران کے علاقہ میں ۸ مئی کو مارشل لا کے نفاذ کا اعلان

ماسکو ۲۴ مئی۔ روسی اخبار "پرواد" لکھتا ہے کہ شمالی ایران کے علاقہ میں ۸ مئی کو مارشل لا کا اعلان کیا گیا اس وقت تک (۱۲۶) گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں روسی اخبار نے یہ الزام لگایا ہے کہ یہ گرفتاریاں عوامی جماعت کے سابقہ اراکین کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں کی گئی ہیں کیونکہ عوامی جماعت کے اراکین اس امر کے حامی تھے کہ بحیثیت ہمسایہ کے روس سے بہتر تعلقات قائم رکھے جائیں۔

امریکہ کی جانب سے ترکی کو مزید ایک ارب ڈالر کا سامان جنگ اور جدید ترین آلات کی فراہمی

نیویارک ۲۷ مئی۔ امریکہ نے ترکی کو مزید ایک ارب ڈالر کا سامان جنگ اور جدید ترین آلات مہیا کیا ہے اس امر کا انکشاف امریکی فوجی مشن کے صدر میجر جنرل میک برج مقیم ترکی نے کی۔ انھوں نے مزید کہا ہے کہ امریکی امداد کی دوسری قسط ستمبر میں ترکی پہنچ جائے گی۔

جنگ سے یروشلم کی تباہی

لندن ۲۷ مئی۔ یروشلم میں آج کل عربوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے یروشلم کا شہر دنیا کے تمام شہروں کی نسبت جنگ کی وجہ سے بہت زیادہ برباد ہوچکا ہے ۵۰ سال کے عرصہ میں یروشلم ۱۵ مرتبہ جنگ کی لپیٹ میں آچکا ہے۔

پاکستان

دھماکہ خیز اشیاء کا گودام ہاتھ آگیا

سکھر سندھ ۲۴ مئی۔ دھماکہ خیز اشیاء کا ایک بہت بڑا ذخیرہ یہاں ایک گودام میں ہاتھ آیا اس ذخیرہ میں بارود کے ایک سو تھیلے۔ پوٹاس کے (۴۰) ڈرم اور گندک کی بہت بڑی مقدار شامل تھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گودام کے گرد پولس کا پہرہ مقرر کردیا اور دھماکہ خیز اشیاء کو ہٹا دینے کا حکم دیا۔

جعلی دستخط سے ۳۵ ہزار روپے حاصل کرنے کے جرم میں تین اشخاص کی گرفتاری

کراچی ۲۷ مئی محکمہ خفیہ پولس سندھ نے تین اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کیا کہ انھوں نے حکومت پاکستان کو ۳۵ ہزار روپے کا دھوکہ دیا۔

ملزمین میں دفتر اطلاعات عامہ لاہور کا ایک اہلکار شامل ہے جس نے تین بلوں پر پاکستان کے نائب ناظم حسابات کے جعلی دستخط ثبت کئے اور امپیریل بنک سے روپیہ حاصل کرلیا ایک کو لاہور میں اور اس کے دو معاونین کو کراچی میں گرفتار کیا گیا۔

ہندوستانی طیاروں کی پاکستانی علاقہ پر بمباری

پشاور ۲۷ مئی صوبہ سرحد کے مقام گڑھی حبیب اللہ میں ہندوستانی طیاروں نے کل جو بمباری کی تھی اس کی مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ یہ طیارے کشمیر کی طرف سے پاکستان کی سرحد پار کرکے آئے تھے۔ ان کی بمباری سے (۲۱) آدمی ہلاک اور (۱۲) زخمی ہوئے۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے آج اس مقام کا معائنہ کیا جہاں بمباری ہوئی تھی۔

... خلاف مقدمہ تیار کرلیا ہے۔ ۲۲ جون کی صبح میں لال قلعہ میں

ہندوستان

ہندوستان کے ۲۸ شہروں میں پروازی اسٹامپ کا اجراء

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ بمبئی اور ہندوستان کے مابین ہوائی سروس کے افتتاح کی مسرت میں ہندوستان کے ۲۸ شہروں میں پروازی اسٹامپ جاری ہوں گے۔ اس اسٹامپ پر پرندوں کا ایک گروپ پرواز کرتا ہوا بتایا گیا ہے اس سلسلے کی پہلی پرواز ۸ جون کو ہوگی۔

حکومت مدراس نے کمیونسٹوں پر گولی چلانے کا قانون بنا دیا

مدراس ۲۴ مئی۔ حکومت مدراس نے ضلع کرشنا کے پانچ تعلقوں میں کمیونسٹوں کی بے آئینی کو ختم کرنے کے لئے قانون انسداد امن شکنی کو ان تعلقوں میں بھی نافذ کردیا ہے۔ اس قانون کے تحت قتل اقدام قتل عورتوں کو اٹھا لیجانا آتش زنی اور تباہ کرنے کا ارادہ رکھنا ہی موت کی سزا کے جرایم ہیں۔ اس قانون کے تحت کم سے کم سب انسپکٹر کے درجے کے عہدہ دار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پانچ یا پانچ سے زاید افراد کے مجمع کو یا ایسے لوگوں کو جو امن شکنی کے ارادے سے جمع ہوتے نظر آئیں منتشر ہو جانے کا حکم دے اور عدم تعمیل کی صورت میں گولی چلا دے۔

گوالیار کے جاگیرداروں کو دیوانی فوجداری اور مالگزاری کے اختیارات سے محروم کردیا گیا

گوالیار ۲۵ مئی۔ گوالیار کے جاگیرداروں کو اس مہینے کی پندرہویں تاریخ سے دیوانی فوجداری اور مالگزاری کے اختیارات سے محروم کردیا گیا ہے اس سلسلے میں ریاستی حکومت نے ایک عام حکم جاری کیا ہے۔

پولیس نے گاندھی جی کے قاتل کے خلاف مقدمہ تیار کرلیا

نئی دہلی ۲۵ مئی معلوم ہوا ہے کہ پولس نے اب گاندھی جی کے قاتل ناتھو رام ونایک گوڈسے اور دیگر اشخاص کے

خصوصی جج کے سامنے پولس اپنی مرتب کردہ فرد جرم پیش کرے گی۔

دکن کا ایک ہفتہ

دکن

(۱۷) تعطیلات کی تخفیف

حیدرآباد ۲۲ رمئی ذریعہ فرمان مبارک مترشحہ ۱۰ ررجب المرجب ۱۳۶۷ھ بارگاہ جہاں پناہی سے سرکاری تعطیلات کی تعداد میں تخفیف منظور فرمائی گئی ہے ابتدا تاریخ مذکورہ سے ممالک محروسہ سرکار عالی میں حسب ذیل (۱۷) تعطیلات نہیں ہوا کریں گی۔ (۱) آخری چہارشنبہ ایک یوم (۲) سالگرہ حضرت غفران مکاں ایک یوم (۳) یادگار واپسی رقبہ رزیڈنسی ایک یوم (۴) سالگرہ کوئن وکٹوریہ ایک یوم (۵) شب معراج ایک یوم (۶) شب برات ایک (۷) شب قدر تین (۸) عید الفطر دو (۹) عید الضحیٰ دو یوم (۱۰) تجدید معاہدہ برار ایک (۱۱) یادگار عقد مسعود شاہزادگان ایک (۱۲) ناگ پنچمی (۱۳) چاند گہن ایک۔ (اطلاعات)

سواری شاہانہ — حیدرآباد ۳۰ رمئی سواری شاہانہ آج صبح کوہ مولا علی پر رونق افروز ہوئی۔

انتقال — حیدرآباد ۲۳ رمئی یہ اطلاع نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محل مولانا سید بادشاہ حسینی صاحب نے گزشتہ رات کے پونے بارہ بجے طویل علالت کے بعد انتقال کیا آج صبح ۹½ بجے قادری چمن میں تدفین ہوئی۔ تدفین میں ملک کے علماء و مشائخین قائدین اور امرا و اعلیٰ عہدیدار بھی شریک تھے۔

ریلوں پر حملے اور آمد و رفت میں خلل

حیدرآباد ۲۳ رمئی مدراس اور رائچور وغیرہ سے آنے جانے والی گاڑیوں پر کمیونسٹوں اور کانگریسی فتنہ پردازوں کی غنڈہ گردی کی وجہ سے جو دہشت پیدا ہوچکی ہے اسکی وجہ سے آج ان مقامات کی گاڑیوں میں خلل پیدا ہوگیا ہے۔

۲۰ رمئی کی شام میں گلبرگہ سے آگے دوتی اسٹیشن پر ریل گاڑی سے اتار کر چار مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے بعد مزید چار مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے گئے جسکی وجہ سے متعدد علاقے کے مسلمانوں میں ایک اشتعال پیدا ہوگیا مسلمانوں نے جوابی کارروائی کے طور پر کمیونسٹ غنڈوں پر حملہ بول دیا۔ جہاں سے متعدد کمیونسٹوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے اس ہنگامہ کی وجہ سے گلبرگہ کے بعض علاقوں سے بھی بدامنی کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔

شولاپور کو ایک بڑے فوجی مرکز میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ۱۶ ہزار فوجیوں کی تعیناتی

حیدرآباد ۲۳ رمئی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شہر شولاپور کو ایک بڑے فوجی مرکز میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہاں ایریا ہیڈکوارٹر قائم کیا گیا ہے اور کوئی سولہ ہزار فوجیوں کو متعین کیا گیا ہے۔

یاد ہوگا کہ حال ہی میں ہندوستانی فوج کی کافی تعداد کو بنگلور میں بھی متعین کیا گیا ہے۔ اس طرح حیدرآباد کی سرحدوں کے اطراف جو فوجیں متعین کی گئی ہیں اندازہ ہے کہ ان کی مجموعی تعداد تیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔

فوجی حلقوں کے بیان کے بموجب ہندوستان یونین کی فوج کی تعداد کوئی تین لاکھ ہے جن میں سے پچاس ہزار سپاہی کشمیر میں آزاد کشمیری فوج کے مقابلہ میں مصروف ہیں۔

ریل کی پٹریاں اکھاڑ دی گئیں

حیدرآباد ۲۴ رمئی۔ کمیونسٹ غنڈوں کی دہشت انگیزی کا انکشاف اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ محبوب آباد اور ورنگل کے درمیانی راستہ میں کمیونسٹ دہشت پسندوں نے ریل کی پٹریاں اکھاڑ دی لیکن انجن ڈرائیور کی ہوشیاری کی وجہ سے کوئی جانی نقصان نہ ہوسکا۔

یہ حادثہ ۱۴ رمئی کو رات میں اس وقت پیش آیا جبکہ ورنگل ایکسپرس بجواڑہ کو جا رہی تھی۔

پانچ ہزار دولتمند ہندو نے حیدرآباد چھوڑ دیا

حیدرآباد ۳۱ رمئی۔ حیدرآباد سے ہندوؤں کی منتقلی سے متعلق مستند حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ گزشتہ ۱۵ راگست سے اب تک چار تا پانچ ہزار ہندو مملکت حیدرآباد کے باہر گئے ہیں جن میں اکثریت دولتمندوں کی ہے۔

ہندوستانی افواج اور آصفی افواج کے مابین جنگ کی خبر غلط ہے۔

حکومت کا اعلامیہ — اورینٹ پریس کے حوالہ سے بعض مقامی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ہندوستانی افواج اور افواج آصفی کے درمیان نلدرگ ضلع عثمان آباد کے قریب بڑے پیمانہ پر جنگ ہوئی جس کے نتیجہ کے طور پر جانبین کو کافی نقصانات برداشت کرنا پڑے۔

ناظم اطلاعات کو اس امر کی تردید کا مجاز گردانا گیا ہے جو قطعاً بے بنیاد ہے سرکار عالی کی افواج اور انڈین یونین کی فوجوں میں کسی قسم کی کوئی آویزش نہیں ہوئی ہے۔

دفتر جامعہ عثمانیہ — حیدرآباد ۲۴ رمئی جامعہ عثمانیہ کا دفتر جو اب تک دفتر معین امیر جامعہ سے موسوم تھا آئندہ سے دفتر جامعہ عثمانیہ کہلائے گا۔

باجرہ کی منتقلی کی اجازت — حیدرآباد ۲۴ رمئی اندرون ملک ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو باجرہ کی منتقلی پر جو تحدید عائد کی گئی تھی اسے برخواست کر دیا گیا ہے۔

شکر و اشیاء شکر پر امتناعی احکام

حیدرآباد ۲۴ رمئی شکر اور شکر سے بنی ہوئی اشیاء اور نیشکر کی بیرون ملک سرکار عالی برآمد ممنوع کر دی گئی ہے۔

حکم ہذا کی خلاف ورزی کرنے والے کو قید کی سزا دی جائے جس کی میعاد تین سال تک ہوسکتی یا جرمانہ کیا جائے گا یا دونوں سزائیں دیجائے گی۔

مسلمان عورتوں و بچیوں کا قتل لڑکیوں کا اغوا

حیدرآباد ۲۶ رمئی کو چند اشخاص نے جو خاکی وردیوں میں تھے موضع تیمر واڑہ ضلع بیڑ میں پٹھانوں کے مکان پر حملہ کر کے روہیلوں ان ہوئیوں اور چند بچوں کو قتل کر کے دو لڑکیوں کا اغوا کیا۔ تیمر واڑہ ہندوستانی سرحد کے قریب واقع ہے۔

کمیونسٹوں کا حملہ اور مسلمانوں کا قتل

حیدرآباد ۲۶ رمئی - ۱۷ رمئی کو کمیونسٹوں نے موضع کٹ کنڈلہ ضلع نلگنڈہ پر حملہ کیا۔ جس میں بارہ مسلمان جن میں ایک عورت بھی شامل ہے اور تین ہندو ہلاک اور بیس مسلمان اور تین ہندو زخمی ہوئے۔

کمیونسٹوں کی طرف سے اس انتباہ کے وصول ہونے پر کہ موضع پر دھاوا کیا جائے گا۔ موضع کے باشندے رات کے تین بجے تک جاگتے اور چوکسی کرتے رہے لیکن اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ یہ انتباہ غلط تھا وہ سو رہے۔

اس کے فوراً ہی بعد تقریباً پانچسو کمیونسٹوں نے موضع کو گھیر لیا۔ ایک جماعت نے مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگانا شروع کی اور دوسری جماعت نے ان چند مسلمانوں پر آتشباری کی جو مقاومت کرنا چاہتے تھے۔

مسلمانوں کے (۴۰) نومسلموں کے (۴۶) اور ہندوؤں کے (۲۲) مکانات جلا دیئے گئے۔

سات سو سیاسی قیدیوں کی رہائی

حیدرآباد ۲۸ رمئی ہز اکسلنسی میر لائق علی وزیر اعظم دولت آصفیہ نے سیاسی قیدیوں کی عام رہائی کا جو حکم دیا تھا۔ اس سلسلہ میں اورنگ آباد جیل سے کوئی سات سو قیدیوں کی رہائی اب تک عمل میں آئی ہے۔

حیدرآباد کا درجہ حرارت

حیدرآباد ۲۸ رمئی اس سے قبل حیدرآباد کا پارہ حرارت جو (۱۱۱) درجہ تک پہونچ چکا تھا پچھلے دو تین دن سے اس میں نمایاں کمی ہوگئی ہے آج کل (۱۱۰) درجہ حرارت ہوچکا ہے۔

وی پی — واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے۔ امید کہ آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہوں گے

[illegible]

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد

اس فہرست میں اکثر کتابیں کمیاب ہیں … فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر … [illegible]

رعایت … [illegible]

احادیث شدہ اردو

کتاب	روپیہ
اصلاح الرسوم … المعصوم	۵
مثنوی لوح محفوظ	۳
مثنوی باغ …	۴
مثنوی … معصوم	۴
ذاب … آخرت	۱۰
مراط المستقیم	۸
تحفۃ …	۳
عید …	۲
سبیل الهدی	۲
خیر الکلام فی معرفۃ النبی والامام	۲
گنج … ترجمہ حدیث مفضل	۱۸
مراۃ العرفان	۱۲
کشف الاسرار فی معرفۃ النبی	۵
… آلہ الاطہار	
… الشہادہ کشف الاسرار جلد اول در توحید	۵
ایضاً جلد سوم در امامت	۵
ایضاً جلد چہارم در اثبات امامت	۵
مصائب الابرار ترجمہ جلد عاشر بحار الانوار	۳۵
اربعین فی فضائل امیر المومنینؑ	۱۰

مناقب مدائح مقتل و مصائب

مذہب شیعہ عربی

کتاب	روپیہ
صحیفۃ الابرار	۲۰
روضۃ الواعظین	۱۵
ریاض المصائب	۱۲
مناقب حضرت علیؑ	۳
لوائح الاشجان و اصدق الاخبار والدر النضید	۸
خصائص الحسینیہ	۱۰
سمط جوہر …	۱
مقتل ابی مخنف	۳
کتاب الفضائل ابن شاذان	۵
ذخیرۃ الدارین فیما یتعلق بسید نا الحسین	۵
الانوار العلویہ والاسرار المرتضویہ	۱۵
مناقب ابن شہر آشوب	۲۵
خصائص الحسینؑ	
اسرار الشہادۃ آقای دربندی	۲۵
جنات … طبع … کاغذ قدیم	۱۵

یہ کتابیں اکثر … ایران اور … مجلد ہیں

کتاب	روپیہ
مقاتل الطالبین	۱۵
مطالب السؤل فی مناقب	۸
آل الرسولؐ	
ماتم الثقلین	۳

مناقب و مصائب فارسی

کتاب	روپیہ
تحفۃ الذاکرین بیدل	۲۰
تحفۃ الحسینیہ	۳۰
مخزن البکاء	۱۵
مشکوۃ الولایہ	۱۵
مجالس المتقین	۳۰
وسائل مظفری	۲۵
عمان البکاء	۲۵
طوفان البکا خط ٹائپ	۸
ایضاً طبع نجف	۱۵
ماتم کدہ بیدل قزوینی	۱۵
ماتم کدہ فرشتہ	۱۵
بیت الاحزان	۳۵
تحفۃ الملوک	۳۵
ریاض القدس و حدائق الانس	۳۰
کنز المصائب	۲۵
ریاض الشہادۃ کامل	۴۵
حزن المومنین	۱۰
کبریت احمر فی شرائط منبر	۱۵
تظلم الزہرا	۱۰
مہیج الاحزان	۱۰
مہیج المومنین	۸
ریاض البکاء	۶
انوار الشہادۃ	۸
حزن المتقین	۸
اکسیر التواریخ و سیر الائمہ	۸
ترجمہ کشف الغمہ	
طریق البکاء	۸
… ات الحسینیہ	۵
تحفۃ المجالس	۲۰
ترجمہ خصائص الحسینیہ	۸
توضیح … اردو	۱۲
… النجات	۴

کتاب	روپیہ
… انوار الشہادۃ	
…	۶
…	
مناقب امیر المومنین	
ریاض الشہادۃ جلد اول	۱۲
مواعظ المتقین	۳۰
کنز المصائب	۴۰
مجالس الواعظ و البکا …	۱۲
جعفر شوستری	
ایضاً خورد	۸
تحفۃ المجالس	۴۰

مناقب و مصائب اردو

کتاب	روپیہ
اخبار ماتم	۲۰
خلاصۃ المصائب	۵
بحور الغم جلد اول	۳۰
ایضاً جلد دوم	۲۵
ایضاً جلد سوم	۱۰
زبدۃ المصائب	۸
مخزن المصائب	۲۵
بحر المصائب جلد اول	۳
ایضاً جلد دوم	۱۰
ذائقہ ماتم معروف بہ چہل مجلس	۶
نہر المصائب کامل	۱۵
ایضاً حصہ اول تا چہارم	۱۲
ایضاً جلد اول	۳
ایضاً جلد دوم	۴
ایضاً جلد دوم حصہ سوم	۴
ایضاً حصہ چہارم	۳
شکوہ غم حصہ دوم	۲
مراثی وصال	۲
کربلا معلےٰ از …	۲
مدائح المعصومین	
ریاض الرثا	۲
جلا فزائے …	
محمد حسین …	
مالکان کتب خانہ	
حیدری چھتہ بازار	
حیدرآباد دکن	

کتاب	روپیہ
…	۱۲
مشارق الانوار	۳
ینابیع المصائب	۴
…	۴
مصائب الشہدا	۴
ضیاء العین فی تاریخ الحسین جلد اول	۴
نور العین ترجمہ ابصار العین	۲
شہید اعظم دو حصہ	۴۵
ذبح عظیم جلی	۸
مجالس الشیعہ	۸
عین البکا شط الفرا	۴
ذریعۃ النجات فی یوم العرصات	۶
مصائب الابرار ترجمہ اردو جلد دہم بحار الانوار در حال امام حسینؑ	۲۵
اسوف ترجمہ لہوف	۱
در المصائب ۵ حصہ	۸
لواعج الاحزان حصہ اول	۱۵
ایضاً حصہ دوم	
غلبہ حیدری معروف بہ سیف نامہ	۱
حیات سید الشہداؑ	۲
خصائص مرتضوی	۲
نور العین ترجمہ خصائص حسین	۶
مصائب الشہدا	۶
میلاد علی شیر خدا	۱
مجالس علویہ ملقب بہ مصیبت راتبہ	۱۵
مجالس علویہ	۶
عین البکا یعنی چہل مجلس	۳

کتاب	روپیہ
خاب انتخاب …	۱
ینابیع المصائب حصہ اول	۲
انتخاب المصائب	۱
کار آمد ذاکرین معروف بہ ماتم حسین	۳
نزہۃ المصائب	۳
تزئین المجالس حصہ اول	۸
سراج … سہ حصہ کامل	۴۰
…	۲۵
بحار … سیدہؑ	۱۵
شاہراہ …	
نہر المصائب …	۸
غلبہ حیدری سیف نامہ کامل	۲۵
تذکرۃ الطاہرین	۵
ثمرۃ النبوۃ الزہرا	۳
المجالس العشرہ فی خصائص العشرہ	۵
یا حسین از … شاہ	۱
خصائص نسائی فی مناقب علیؑ	۵

مراثی نوحہ جات عربی

کتاب	روپیہ
منتخب فی المراثی والخطب	۶
کتاب الایقاد فی المراثی	۴

مراثی و نوحہ جات فارسی

کتاب	روپیہ
مشکوۃ الزریہ فی المصائب والمراثی	۱۰
واقعات … و ملا محتشم …	۸
داستان غم از نواب … جنگ مرحوم	۳
کربلا نامہ	۲
مدائح المعصومین غافل	۴
شجاعت الحسینیہ	۵
کلیات دبیری	۵
کلیات جودتی	۴
مفتاح البکا ترکی	۴
مراثی خاکی	۱
انیس الذاکرین	۵
شکوہ غم دیوان مخلص	۲

۲۶۶ رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ — اخبار انقلاب حیدرآباد دکن — 5126 M رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا

مطبع … میں چھپ کر دفتر اخبار انقلاب چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا M 5226

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار انتخاب

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

جلد (۳) یکم شعبان ۱۳۶۷ھ م ۹ جون ۱۹۴۸ء موافق ۹ امرداد ۱۳۵۷ف یوم چہار شنبہ نمبر (۴)

ترتیب



آصفجاہ ثانی
نواب میر نظام علیخاں اسد جنگ شجاع الملک نظام الدولہ غفران مآب ۱۱۷۵ھ - ۱۲۱۸ھ

اداریہ

امن کیلئے جنگ

۱۹۳۹ء کی جنگ عظمیٰ کے بعد اب عالمی سیاست میں درجہ اول کے دول صرف روس اور امریکہ سمجھے جا رہے ہیں اور بظاہر یہی دو طاقتیں ایک دوسرے پر اظہار برتری بھی کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک طرف امریکہ کے سر پر اپنے حلقہ اثر کو پھیلانے کا بھوت سوار ہے اور دوسری طرف روس اپنے جدید انقلابی افکار کے ذریعہ اقوام عالم کو یوں متاثر کر رہا ہے جیسے کسی زمانے میں قاف کی پریاں عظیم تر مملکتوں کے شہزادوں کو متاثر کیا کرتی تھیں ــــ اور ان دونوں ممالک کے سیاسی گھوڑے عالمی سیاست کے میدان میں پوری قوت سے سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔ ایسے میں جو کوئی ان کے سامنے آتا ہے وہ روندا جاتا ہے۔ لیکن اطالیہ کے حالیہ انتخابات میں روسی گھوڑے نے اک ذرا جو سکندری کھائی تو امریکی گھوڑا کچھ آگے بڑھ نکلا۔ مگر روسی شہسوار۔ ہر قیمت پر فلسطینی نیزے کو حاصل کر کے اپنی پچھلی سہو کی تلافی پر تلا ہوا ہے۔

ان حالات میں اگر کوئی فلسطین کے مسئلہ کو روسی اور امریکی ہمنوائی کی بناء پر ان کی حکمت عملی کی یکسانیت پر محمول کرے تو یہ بڑی غلطی ہوگی کیونکہ روس کے پیش نظر تو فی الحال یہی مقصد ہے کہ کسی طرح بھی فلسطینی یہودیوں کے علاوہ کرۂ ارض کے سارے یہودیوں کی امریکہ سے بندھی ہوئی توقعات میں کچھ انتشار پیدا کر کے ان کی توجہ کو اپنی طرف بھی پھیر لے اور اس طرح عالمی سیاست میں فلسطین کے مسئلہ پر امریکہ کے ساتھ ساتھ روس کا نام بھی لیا جاتا رہے۔ اس مقصد میں روس کو کسی قدر کامیابی بھی ہوئی ہے، چنانچہ انگلستانی "لندن بنک" کے یہودی امریکہ کی حکمت عملی کو اب محض اس لئے مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں کہ روسی تائید سے ان کی اپنی جانی ہوئی بساط چوپٹ ہو کر رہ گئی ہے ــــ اور ان شکوک کا فائدہ عربوں کو اتفاقاً برطانوی حکومت کی تائید کی صورت میں پہونچ رہا ہے۔

اس مقابلہ و مسابقت کی ذہنیت کو دیکھتے ہوئے جو امن عالم کے لئے مستقبل خطرہ بن چکی ہے، امریکی صدارت کے امیدوار مسٹر ہنری ولیس نے مارشل اسٹالن کو حال ہی میں ایک خط لکھا تھا اور انھوں نے اپنے مکتوب میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ روس ایسے مسائل پر امریکہ کے ساتھ گفت و شنید کے لئے تیار ہو جائے جو باہمی شکوک و شبہات کی وجہ سے موجب اختلاف بنے ہوئے ہیں ــــ اور جس کے باعث اقوام عالم ایک تیسری جنگ عظمیٰ کی جانب بہت تیزی سے قدم بڑھا رہی ہیں۔ مارشل اسٹالن نے مسٹر ولیس کے خط کا جواب اپنے ایک بیان کے ذریعہ ادا کیا کہ وہ ہمیشہ اس امر پر اظہار آمادگی کرتے رہے ہیں کہ امن عالم کے قیام و بقا کے لئے ہر اچھی تجویز قبول کر لی جائے گی ــــ یہاں تک کہ اسلحہ کی تخفیف، جرمنی اور جاپان کے ساتھ معاہدات صلح کی تکمیل، چین اور کوریا سے روسی افواج کے تخلیہ اور جوہری ہتھیاروں کی تیاری پر امتناع عاید کرنے کے مسائل پھر سے نیک تمناؤں کے ساتھ آغاز کیئے جا سکتے اور موضوع گفتگو بنائے جا سکتے ہیں۔ مگر روسی آمر کے بیان کے بعد ہی امریکی وزیر خارجہ نے اپنے متعدد بیانات میں صاف صاف کہا کہ امریکہ کی معلنہ اور موجودہ حکمت عملی کے پیش نظر امریکہ کسی مسئلہ پر بھی روس سے گفتگو نہیں کر سکتا ــــ اور یہ مسائلی اختلافات روس ہی کی غیر منصفانہ روش کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ الزام اگر درست مان بھی لیا جائے تو یہ طلب امر رہ جاتا ہے کہ امریکہ کو آخر ترکی، یونان اور اطالیہ جیسے دور افتادہ ممالک سے دلچسپی لینے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر امریکہ اپنے ہی مصلح کی سخن گسترانہ بات پر متوجہ ہونے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے ــــ بہرحال غلطی کسی کی سہی، لیکن ان حالات اور روسی و امریکی آویزش کی وجہ سے ساری دنیا کا امن غارت ہو رہا ہے اور بد امنی کی ذمہ داری یہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے سر تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ یہ رقیبانہ کوشش کبھی سر پھٹول کا سبب بھی بن جائے۔ لیکن اہم سوال تو یہ ہے کہ آنیوالی یا کہ جانیوالی جنگ کے خطرہ سے دنیا کو محفوظ کیسے رکھا جا سکتا ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس سوال کا جواب اور امن کے مسئلہ کا حل ایک جنگ کے بعد ہی مل سکے گا ــــ اور درمیانی ساری صورتیں اور تجویزیں قیام امن میں ممد و معاون ثابت نہ ہو سکیں گی۔ اسی فیصلہ کو قطعی جانتے ہوئے ہمیں بھی آئندہ جنگ کے لئے تیار رہنا اور اپنی قومی زندگی کے مسائل کی طرف متوجہ ہونا چاہئے جس میں اہم مسئلہ غذائی صورت حال کو خود مکتفی بنانا اور پھر دوسرے وسائل زندگی کو وسعت دینا ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکا تو پھر اپنے وطن میں بھی انسانی زندگی بہت سستی ہو جائے گی اور بغیر کسی جنگ۔ یا قتال کے لاکھوں نفوس، بھوک اور فاقہ کا شکار ہو کر موت کی اتھاہ گہرائی میں ڈوب جائیں گے! ـ گو اوروں کی طرح ہم مانتے ہیں کہ عدل و انصاف اور حق و صداقت انسانیات کی بیش بہا متاع ہیں، لیکن زمانہ زندگی کے ہر مسئلہ کو جب جنگ کے ذریعہ ہی حل کرایا چاہتا ہے تو پھر ہمیں بھی جنگ جوتنا ہی پڑے گا اور اپنا حق حیات محفوظ کرانا لازم آئے گا ــــ تاکہ جنگ جو اقوام کی بہیمانہ اکثریت، ہماری سادہ و غریب اقلیت پر مسلط نہ ہو سکے ــــ اور یہ جنگ مدافعانہ ہوگی جس کا مقصد احترام حیات ہوگا۔

پنڈت نہرو کا (۲۵) ہزار سے زیادہ اجتماع سے تخاطب

حیدرآباد کا ذکر خیر۔ اوٹا کمنڈ۔

۳؍جون کل (۲۵) ہزار سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ ہندوستان بڑی سخت دشواریوں پر قابو پا چکا ہے ایک نئی حکومت کو ایسی سخت مشکلات سے شاید ہی سابقہ پڑا ہو۔ اب ہندوستان پورے اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ اپنے مستقبل پر نگاہ ڈال سکتا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ آزادی کا مرحلہ طے کیا جا چکا ہے۔ اور اب ملک کے آگے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ معاشی آزادی کس طرح حاصل کی جائے ہمیں لازمی طور پر پیداوار بڑھا کر ملک کی دولت میں اضافہ کرنا چاہیئے تاکہ کارخانوں اور کھیتوں کے مزدوروں کو سیاسی آزادی سے پوری طرح بہرہ اندوز ہونے کا موقع ملے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے حیدرآباد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس ریاست کا مسئلہ ایک عرصہ سے وبال جان بنا ہوا ہے انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی ہر ریاست میں ذمہ دارانہ حکومت کی کوئی نہ کوئی شکل پیدا ہو رہی ہے اور ایسے وقت میں جب کہ تمام ہندوستان میں انقلابی تبدیلیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں حیدرآباد غیر متاثر نہیں رہ سکتا۔ ریاست کا حاشیٰ موقف کچھ اس قسم کا ہے کہ حیدرآباد ہندوستان سے باہر نہیں رہ سکتا۔ حیدرآباد کو ایک مساوی شریک کی حیثیت سے ہندوستان میں شامل ہو جانا چاہئے۔ انھوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ حیدرآباد جیسی جاگیردارانہ ریاست کے لئے جدید ہندوستان میں زیادہ دنوں تک اس طرح زندہ اور باقی رہنا ناممکن ہے۔

آصفجاہ ثانی

تمہید

حکومت کی اہلیت اور حکمرانی کا ملکہ وہ نعمت ہے جو ہر بادشاہ کے گھر میں پیدا ہونے والے کی میراث نہیں۔ بلکہ یہ ایک خدا داد نعمت ہے جو کبھی بادشاہوں کو اور کبھی فقیروں کو بھی عطا ہوتی ہے لیکن آصفجاہ اول کے جو تھے صاحبزادے جن کا نام بعض مورخین نے حفیظ الدینخاں بھی لکھا ہے، ایک شاہی خانوادہ کی فرد ہونے کے ساتھ ساتھ ان ساری صلاحیتوں سے آراستہ تھے جو حاکموں کیلئے خداداد کہی جاسکتی ہیں۔ وہ فطرتاً بڑے بہادر، اولوالعزم، مدبر اور دور اندیش تھے۔ اگر آصف اول کی وفات پر سلطنت آصفیہ خانہ جنگی کی مصیبتوں میں مبتلا نہ ہوجاتی اور شروع ہی سے حضرت میر نظام علی خاں اورنگ نشین ہوتے تو انکی حکمرانی کا زمانہ نہایت شاندار ہوتا اور آج سلطنت آصفیہ کی تاریخ کی صورت بھی کچھ اور ہی ہوتی ——— لیکن مشیت ایزدی تھی کہ خانہ جنگی کا ابتلا ایک بار آصفجاہ ثانی کی صلاحیتوں کو ابنائے زمانہ پر پوری طرح واضح کردے تاکہ سلطنت آصفیہ کا قیام مستحکم ہوجائے اور اس عظیم المرتبت شخصیت سے ٹکرانے کی کسی کو ہمت ہی نہ ہو۔

حیات

نواب میر نظام علی خاں بہادر اسد جنگ، نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ ثانی ۱۱۴۷ھ میں ملکہ عمدہ بیگم کے بطن سے پیدا ہوئے امیر الممالک صلابت جنگ نے آپ کو ولیعہد بنایا اور آصفجاہ ثانی خطاب اختیار کرنے کی اجازت بھی دی۔ چنانچہ شاہ عالم ثانی کے فرمان کے ذریعہ آپ تخت دکن پر تمکن ہوئے۔ اور زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی رکن الدولہ لشکر خاں مدار المہام کو برطرف کرکے بٹھل داس برہمن کو مختار کل بنایا لیکن بعض مورخین نے نواب نظام علیخاں کی تاریخ پیدائش میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ مصنف "نظام علیخان" نے آپکی تاریخ ولادت غرہ شوال ۱۱۴۶ھ مطابق ۷ مارچ ۱۷۳۴ء لکھی ہے جس کی توثیق "حدیقۃ العالم" کے قطعہ تاریخ سے بھی ہوتی جو درج ذیل ہے۔

مورخ آں سخندان نکوفال
چو شد در بحر فکر ضبط ایں سال
بروں آورد از دریائے فکرت
درخشاں گوہرے با قدر و قیمت
رقم زد سال ایں تاریخ بہجت
طلوع آفتاب از صبح دولت

۱۱۴۷ – ۱ = ۱۱۴۶

دوسرے شعر میں دریائے فکر سے گوہر نکالنے کا جو ذکر ہوا ہے اس میں اس تخرجہ کی طرف ایہام ہے ———
(ماخوذ از تاریخ نظامی صفحہ ۴۴)

تعلیم و تربیت

حسب رسم معہودہ بسم اللہ خوانی کے بعد آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا اور اپنے والد کے زمانہ حیات تک آپ باقاعدہ تعلیم پاتے رہے۔ عربی اور فارسی کی تحصیل شیخ محمد جمیل سے کی اور ترکی زبان میں خوشحال بیگ ولد خدا تردی بیگ بدخشانی سے استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے خطاطی کا فن شیخ محمد جعفر سے حاصل کیا۔ بعض اسناد اور کاغذات میں حضرت آصفجاہ ثانی کی قلمی تحریریں کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو نستعلیق کے علاوہ شفیعہ لکھنے میں بھی کمال حاصل تھا لیکن آصفجاہ اول کے بعد آپ کو اتنا وقت نہیں ملا کہ فارغ التحصیل ہوتے اور اپنے علمی شغف کو جاری رکھتے بریں ہم زمانے کے دستور کے موافق آپنے علمی و ادبی تعلیم سے زیادہ فنون حرب کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ چنانچہ ۱۱۷۶ھ مطابق ۱۷۶۲ء میں جب آپکی عمر صرف چھ یا سات سال کی تھی، مرہٹوں کی سرکوبی پر مامور کیا گیا تھا جو ان دنوں علاقہ بھوپال میں گھس آئے تھے۔ اس پیش پا افتادہ مہم سے جلد فارغ ہونے کیلئے آپ نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا اور مرہٹہ فوجوں کو اپنی منتشر افواج کے گھیرے میں محصور کرلینے کی کوشش فرمائی۔ اس انداز جنگ سے مرہٹے گھبراگئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ مستند تواریخ سے ثابت ہے کہ فنون سپہ گری کی تعلیم آصفجاہ ثانی نے شیخ علی خاں سے حاصل کی تھی جو اپنے وقت کے صاحب کمال سپاہی اور کماندار تھے اور حضرت آصفجاہ اول کے زمانہ میں ناندیڑ کی صوبہداری پر مامور تھے۔

رموز مملکت

جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ آپ نے اپنی اورنگ نشینی کے بعد ہی رکن الدولہ کو عہدہ مدار المہامی سے برطرف کرکے بٹھل داس کو مختار کل بنایا اور پھر اس برہمن زادے کو راجہ پرتاپ ونت خطاب بھی سرفراز فرمایا۔ آپکے اس عمل سے ہندو طبقہ کی تشفی ہوگئی۔ مگر بٹھل داس مختار رگھناتھ راؤ کے ہاتھ سے مارا گیا اور آصفجاہ ثانی نے حالات کے مدنظر میر موسیٰ خاں کو عہدہ مدار المہامی کے ساتھ ساتھ احتشام جنگ کے خطاب سے سربلند کیا لیکن بدلتے ہوئے حالات کی بناء پر آپ نے ۱۱۷۷ھ میں حیدرآباد کو دار السلطنت قرار دیا اور اس تبدیلی کے ساتھ ہی اپنا لقب "بندگان عالی" تجویز فرماتے ہوئے اپنے ہی نام اور لقب کے سکہ رائج کرنے کے احکام بھی صادر فرمائے۔ اس عمل سے حیدرآباد کی سلطنت دہلی سے وابستگی کم ہوگئی مگر اس کے باوجود آپ نے خطبہ میں شاہ عالم کا نام پڑھنے کی اجازت کو جاری رہنے دیا۔ جب ۱۱۸۷ھ میں رگھناتھ راؤ نے بٹھل داس مختار کو قتل کرکے بھی کچھ نہ پایا تو اس نے حضرت آصفجاہ دوم سے چوتھ کا مطالبہ کیا اور کوئی جواب نہ پاکر چڑھائی کی۔ اس لڑائی میں انگریزوں نے آصفجاہ کی کوئی مدد نہیں کی تو آصفجاہ دوم نے حالات کی روشنی میں مرہٹوں سے بارہ لاکھ سالانہ آمدنی کے علاقہ جات مرہٹوں کے حوالہ کرکے صلح کرلی اور موافق حالات کے منتظر رہے جب وقت آیا تو آپ نے ایک بڑی فوج کے ساتھ پونا پر حملہ کردیا جس کے مقابلہ کے لئے ہلکر اور گائیکواڑ کی مجتمع فوجیں آئیں اور ناکام لوٹ گئیں۔ اب حالات آصفجاہ ثانی کے موافق ہوچکے تھے اس لئے مرہٹہ سرداروں نے صلح میں عافیت پائی اور بارہ لاکھ سالانہ محاصل کے علاقہ جات آصفجاہ کو واپس کرکے پیمان دوستی استوار کیا ——— اور اسی طرح فی الحقیقت حضرت آصفجاہ دوم ہی نے سلطنت آصفیہ کی بنیادیں مستحکم فرمادیں۔

آصفجاہ ثانی کا زمانہ

اب تک جس قدر کہا گیا ہے، اس کو پیش نظر رکھکر اگر آصفجاہ ثانی کے زمانے میں پیدا شدہ صورت حال پر مبصرانہ نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ جو کچھ حضرت آصفجاہ ثانی نے کیا وہ فن ریاست و سیاست کے نقطۂ نگاہ سے نہایت ضروری تھا بعض مورخین نے آپ پر صلابت جنگ کو مقید کرنے اور ہلاک کرنے کا الزام لگایا ہے جو بالکل بے سروپا بات ہے کیونکہ صلابت جنگ اور دوسرے حالات خصوصاً مظفر جنگ اور ناصر جنگ کے اختلافات سے متاثر ہوکر اور انتزاع سلطنت اور انقطاع تعلقات سے مجبور ہوکر آپ خود زہر کھاگئے تھے جس میں نواب آصفجاہ ثانی کی مرضی کو دخل نہ تھا اس کے باوجود "وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْغُیُوبِ" کے مصداق حقیقت ماضی کے آغوش میں مستور ہوچکی ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ نواب صلابت جنگ سے امرائے سلطنت آصفیہ کی بددلی عام تھی اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس واقعہ کے پیچھے امرا کا ہاتھ ہو مگر اس سازش سے حضرت آصفجاہ ثانی کو کسی قسم کا لگاؤ نہ تھا۔ پھر خود نواب صلابت جنگ فرانسیسوں کے

تل ہوتے پر فیروز جنگ۔ اور دوسرے زعمائے ملک کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ یہ سارے حالات کچھ اس انداز سے رونما اور ختم ہوئے کہ اب اُن کی حقیقت کما فیہ پانا کسی کے امکان میں نہیں۔ ان واقعات کے علاوہ حضرت آصف جاہ ثانی کے عہد کا اہم واقعہ حیدر علی والئی میسور کی وفات ہے جو ۱۱۹۶ھ میں واقع ہوئی اور جس کے بعد انگریزوں نے سلطنت میسور کو ختم کرنے کے لئے حضرت آصف جاہ سے امداد طلب کی۔ مگر آپ ٹیپو سلطان کے خلاف نبرد آزمائی نہیں چاہتے تھے۔ اس مخالفانہ رجحان کے باوجود کچھ تو انگریزوں کے اصرار اور کچھ میر عالم کے مشوروں سے متاثر ہو کر آپ نے جنگ میسور میں شرکت کا فیصلہ کیا ـــــ یہ جنگ شدید اور فیصلہ کن تھی۔ اسی میں ٹیپو سلطان شہید ہوئے اور میسور انگریزوں کے زیر نگین آگیا۔ حضرت آصف جاہ کے عہد تک انگریزی سرکار اور آصفی مملکت کے تعلقات بالکل مساویہ رہے چنانچہ سلطنت آصفیہ دکن کا سفیر کلکتہ متعین بھی ہوا کرتا تھا اور حیدرآباد میں انگریزوں کا رزیڈنٹ ـــــ جس کی نوعیت رفتہ رفتہ بدل کر کچھ سے کچھ ہوگئی تھی مگر اب تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور پھر سے مملکت آصفیہ اپنی آزاد حیثیت حاصل کر چکی ہے۔

خاتمہ

آصف جاہ ثانی نے ۱۷ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ کو ستر سال چھ ماہ کی عمر میں انتقال کیا اور حیدرآباد کی مشہور مکہ مسجد میں دفن ہوئے۔ وفات کے بعد آپ کا لقب "غفران مآب" قرار پایا۔ آپ کے آٹھ صاحبزادے اور سولہ صاحبزادیاں تھیں۔

خلفائے عباسیہ کی عبرتناک عیش

(از)

از مولانا عبدالحلیم صاحب شرر مرحوم: از دلگداز

دولت عباسیہ کے زمانہ وسطیٰ میں جب خلفاء کا زور کم ہوگیا تھا اور ظاہری شان و شوکت بڑھی ہوئی تھی ایک عدیم المثال مہ جبین تھی فریدہ عمرو بن بانہ نامی ایک شخص نے اُسے تمام فنون عیش کی اعلیٰ ترین تعلیم دے کے آفت روزگار بنا دیا تھا چنانچہ حسن و جمال کے علاوہ شاعری بذلہ سنجی رقص و سرود ذہانت و طباعی اور ادبی قابلیت میں وہ بے عدیل و نظیر تھی، اس کے کمالات کی شہرت یہاں تک ہوئی کہ خلیفہ واثق باللہ اس کے شمع رخسار کا پروانہ ہوگیا اور حریم خلافت میں داخل ہو کے وہ ملکۂ عالم بنی۔ واثق کو بغیر اُس کے کسی بات میں لطف نہ آتا تھا اور بے اس کے زندگی دشوار معلوم ہوتی تھی۔

اسی عہد کا ایک بذلہ سنج درباری محمد بن حارث جو اکثر خلفا کا ندیم صحبت رہا تھا اور واثق کو اس سے خاص انس تھا بیان کرتا ہے کہ میں جمعہ کو واثق کے دربار میں جا کے اس کی صحبت عیش میں شریک ہوا کرتا تھا۔ یہ بھی معمول تھا کہ جس کسی کا جو دن مقرر تھا اس کے سوا اور کسی دن وہ دربار میں ہرگز نہ جا سکتا تھا۔ میں جمعہ کے علاوہ ایک اور دن اپنے گھر میں بیٹھا تھا کہ ناگہاں شاہی چوبداروں نے آ کے گھیر لیا اور کہا "چلو امیر المومنین نے بلایا ہے" میں نے کہا "آج میرا دن نہیں ہے، جمعہ کے سوا اور کسی دن میں کبھی دربار میں نہیں گیا۔ تمہیں شائد کچھ دھوکا ہوگیا ہے۔ امیر المومنین نے مجھے ہرگز ..." چوبداروں نے بات کاٹ کے کہا "زیادہ فضول باتیں نہ کرو۔ ہمیں حکم ہے کہ جیسے تم بیٹھے ہو ویسا ہی لیجا کے حاضر کر دیں" اور مجھے بات کرنے کی بھی مہلت نہ دی۔ یہ سُن کے میرے حواس جاتے رہے۔ دل میں کہا۔ معلوم ہوتا ہے آج قضا آگئی۔ کسی نے کوئی بات لگا دی ہے یا خود امیر المومنین کے دل میں کوئی خیال پیدا ہوگیا ہے مگر کرتا کیا نہ کرتا؟ دل ہی دل میں دعائے توبہ پڑھتا چل کھڑا ہوا۔ ڈیوڑھی پر پہونچتے ہی میں اس دیوان خانے کی طرف چلا جہاں عموماً باریاب ہوا کرتا تھا مگر چوبدار مجھے دوسری طرف لے چلے۔ اور میرا لہو خشک ہوگیا۔

اب محل کے اندر نئے راستوں سے مجھے لئے جاتے تھے جن سے میں بالکل ناواقف تھا پہلے ایک مکان میں لے گئے جس میں زربفت کا فرش تھا اور دیواروں پر بھی زرکار اطلس منڈھی ہوئی تھی۔ اور اپنے تکلفات سے وہ ایک طلسمی مکان معلوم ہوتا تھا۔ وہاں سے آگے بڑھ کے وہ مجھے ایک ہال میں لے گئے یہاں اس سے زیادہ تکلف کا فرش تھا اور دیواروں کی پوششیں بھی زیادہ دلکش و نظر فریب تھیں۔ اس میں میں نے دیکھا کہ بیچوں بیچ میں ایک مرصع طلائی تخت پر واثق بیٹھا ہے اور اس کے پہلو میں ملکۂ عالم فریدہ ہے جس کے عالمتاب حسن کے آگے نگاہیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں دونوں زرکار ریشمی کپڑے پہنے ہیں اور فریدہ کی گود میں سرود ہے۔

میری آہٹ پاتے ہی واثق نے نگاہ اٹھا کے دیکھا اور کہا "بھئی خوب آئے! آؤ آؤ بیٹھو؟" میں زمین بوس ہو کے آداب بجا لایا اور عرض کیا "امیر المومنین خیریت تو ہے؟" بولا؟ "تم خیریت ہی پاؤ گے۔ دیکھتے نہیں کہ میں کس عیش و مسرت کے عالم میں ہوں؛ خدا کی قسم اس وقت دل کسی تیسرے شخص کو ڈھونڈھ رہا تھا جو شریک صحبت ہو کے ہمارا لطف بڑھائے ایسا شخص تمہارے سوا کون ہو سکتا تھا؟ اب کچھ کھاؤ پیو اور قریب آ کے بیٹھو؟" اس مرحمت و عنایت کے شکریہ میں میں پھر آداب بجا لایا اور عرض کیا "امیر المومنین کے اقبال کی قسم میں سیر ہو کے کھا چکا ہوں" کہا "اچھا تو پھر میرے پاس آ کے بیٹھو اور ساقیہ سے کہا "انھیں لا کے ایک رطل پلا دو"۔ میں شراب ارغوانی کا ایک جام پی چکا تو اس نے فریدہ سے کہا "اب تم اپنا نغمہ جاں بخش شروع کرو۔" حکم پاتے ہی اس نے سرود کے پردوں پر دو شعر گائے اور معلوم ہوا کہ ہم ہی نہیں گرد کی فضا اور سارے عالم پر جادو کر دیا۔ واثق کی یہ حالت تھی کہ بار بار اُسے پکڑ کے اپنی طرف کھینچتا تھا اور وہ دلفریب چشم و ابرو سے بتاتی اور دلکش لے میں گائے جاتی تھی اور اس طرح تانوں پر تانیں لگاتی تھی کہ معلوم ہوتا دل میں ناسور ڈالے دیتی ہے' درمیان درمیان میں وہ بار بار مجھے گانے کا اشارہ کرتا اور میں بھی کوئی ایک تان اڑا دیتا۔ غرض عجیب لطف کی صحبت تھی اور عجیب سماں بندھا ہوا تھا۔

ان لطفوں پر بنیا بیان ظاہر کرتے کرتے یکایک واثق نے اس زور سے ایک لات نازک بدن فریدہ کے سینہ پر ماری کہ سرود الگ گر کے ٹوٹ گیا۔ اور وہ تخت پر سے لڑھکیاں کھاتی ہوئی دور جا پڑی۔ یہ دیکھتے ہی میرا دم نکل گیا۔ میں نے بار بار آنکھوں سے فریدہ کے باغ حسن کی گل چینی کی تھی اور اس نے بھی مسکرا مسکرا کے میری طرف دیکھا تھا خیال ہوا کہ اسی پر بدگمان ہو کے واثق نے فریدہ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اور عنقریب میری گردن مارنے کا حکم دیگا اب واثق متفکر و سرنگوں تھا اور میں اپنے قتل کے حکم کا منتظر تھا کہ یکایک اس نے میری طرف نظر اٹھائی اور کہا "محمد!" میں نے دست بستہ ہو کے کہا "حضور؟" بولا "افسوس ہمارا عیش کیا منغص ہوگیا!" میں نے عرض کیا "حضور کیا کہوں خدا غارت کرے اس شخص کو جس نے ہمارے عیش کو نظر لگا دی۔ مگر امیر المومنین! میرا کچھ قصور بھی تو معلوم ہو؟" بولا "قصور کسی کا نہیں ہے۔ میرے دل میں اس وقت بیٹھے بیٹھے یہ خیال گزرا کہ اسی مکان اور اسی صحبت میں یونہی جعفر (اس کا بیٹا اور ولی عہد) بیٹھا ہوا ہے اور فریدہ اسی طرح اس کے پہلو میں بیٹھی گا رہی ہے۔ یہ خیال بڑھتے بڑھتے اس درجہ کو پہونچا کہ مجھ سے بے اختیار یہ حرکت سرزد ہوگئی۔" اسکی زبان سے جب یہ الفاظ سنے تو میری جان میں جان آئی اور ہاتھ جوڑ کے عرض کیا۔ "امیر المومنین! ایسا خیال نہ فرمائیں۔ خدا جعفر کو ہلاک کرے گا اور حضور کا یہ عہد صدہا سال تک قائم رہے گا"

پھر میں نے زمین بوس ہو کے کہا امیر المومنین اپنی اس محبوبہ کے حال پر رحم فرمائیں اور اب اسے پھر اپنے پہلو میں بٹھائیں۔ واثق نے بعض خدام کو اشارہ کیا جنھوں نے ایک آن کی آن میں اس کے کپڑے بدلوائے دوسرا سرود اسی کے حوالے کیا اور پھر اسے لا کے واثق کے پہلو میں بٹھا دیا۔ اب واثق کو اپنی حرکت پر بڑی ندامت تھی جس کے دور کرنے کے لئے فریدہ کو پکڑ کر کے اپنی طرف کھینچے اور بھینچ بھینچ کے گلے لگانے لگا۔ یہ دیکھ کے فریدہ کی نرگسین آنکھوں سے موتیوں کے قطرے گرد ہائے شاہوار کی طرح گلابی رخساروں پر سے ڈھلک ڈھلک کے گرنے لگے۔ اور اتنی روئی کہ واثق کو بھی رلا دیا۔ خلیفہ کو روتے دیکھ کر فریدہ نے ادب سے کہا امیر المومنین حضور روئیں نہیں بلکہ قسم دلاتی ہوں کہ اسی وقت لونڈی کو قتل کر کے اپنے دل سے یہ شبہ مٹا دیں اور اپنی یہ فکر دور کریں جس سے اس وقت عیش میں خلل پڑ گیا۔" مگر واثق نے اس کا خیال نہ کیا اور بڑی دیر تک دونوں مل مل کے روتے رہے۔ اس کے بعد آنکھوں سے آنسو پونچھے۔ اور اپنی جگہ قرار سے بیٹھے اور خدام نے خلیفہ کے اشارے پر روپیوں، اشرفیوں کے توڑے اور قیمتی کپڑوں کے تھانوں کی کشتیاں فریدہ کے سامنے لا کے رکھ دیں۔ پھر ایک خادم ایک صندوقچہ لایا۔ اور اسے کھولا تو ایک ایسا بے بہا موتیوں کا ہار نکلا کہ میں نے زندگی بھر نہیں دیکھا تھا۔ اس ہار کو واثق نے خود اپنے ہاتھ سے فریدہ کے گلے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد ایک خادم نے دس ہزار درہموں کے توڑے اور تھانوں کے پانچ خوان مجھے دیئے جس کے بعد ہم سب پھر عیش وطرب میں مصروف ہو گئے بلکہ پہلے سے زیادہ لطف صحبت اٹھایا یہاں تک کہ رات ختم ہو گئی صحبت ختم ہوئی اور وہ سب سامان و دولت لے کے میں اپنے گھر واپس آیا۔

اس کے تھوڑے زمانے کے بعد خلافت میں انقلاب ہو گیا اور ۲۳۲ھ میں واثق کا وہی بیٹا جعفر المتوکل علی اللہ کا لقب اختیار کر کے وارث سریر عباسی ہوا اور میں اسی طرح ہفتہ میں ایک بار اس کا ندیم صحبت ہونے لگا اور اس دور میں بھی ایک بار بعینہ وہی واقعہ پیش آیا کہ میری باری کا دن نہ تھا۔ اور میں گھر میں بے فکر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک شاہی چوبداروں نے آ کے پکڑ لیا اور کہا چلو۔ فوراً حاضری کا حکم ہے۔ ایک منٹ کی بھی تاخیر نہ ہونی چاہیئے۔" وہاں گیا تو سمجھا تھا کہ اسی دیوان میں لے جائیں گے مگر خلاف خیال وہ لوگ مجھے اسی قصر میں اسی راستہ سے خاص اسی کمرے میں لے گئے جہاں واثق اور فریدہ سے ملا تھا۔ اب سامنے جا کے کیا دیکھتا ہوں کہ اسی جگہ اور اسی تخت پر متوکل بیٹھا ہے اور اس کے پہلو میں فریدہ ہے جو رو رہی ہے اور گال پھلائے ہوئے ہے۔ میں خلیفہ سے آنکھیں دوچار ہوتے ہی آداب بجا لایا اور اس نے میری صورت دیکھتے ہی کہا "دیکھو اس ظالم نے میری کیا حالت کر رکھی ہے؟ کل سے خوشامد کر رہا ہوں کہ کچھ گاؤ مگر ایک نہیں سنتی تم کو خدا نے بہلانے پھسلانے کا اچھا سلیقہ دیا ہے تم ہی کچھ سمجھاؤ۔" یہ عبرتناک منظر دیکھتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ جیسے زمین میرے پاؤں کے نیچے سے نکل گئی۔ دل چاک چاک ہو گیا مگر کیا بس تھا؟ دکھانے کے لئے میں نے فریدہ سے کہا بیوی تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ امیر المومنین کہتے ہیں اور تم نہیں سنتیں؟ جانتی بھی ہو یہ کون ہیں؟ یہ میرے اور تمہارے اور تمام آدمیوں کی جان کے مالک ہیں میں تمہیں اپنی جان کی قسم دلاتا ہوں کہ ضرور گاؤ۔ میرے کہنے سے فریدہ نے سرود کو سنبھال کے وہ شعر گائے جن کا مضمون بے ثباتی عالم تھا اور ان سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ موت آج ہی کل میں صبح یا شام آنے کو ہے لہذا اس عیش کا کوئی اعتبار نہیں۔

لیکن اس عبرتناک شعر کے گانے ہی پر فریدہ نے بس نہیں کی ان اشعار کا اس کے دل پر کچھ ایسا حسرتناک اثر پڑا کہ لونڈیاں طرح جی کھول کے گانے بھی نہ پائی تھی کہ جوش میں آ کے بے اختیار سرود کو زمین پر پٹک دیا اور چلا چلا کے اور رو رو کے ہائے میرے آقا! ہائے میرے آقا! کہتی ہوئی اٹھ کے بھاگی۔ اس کی یہ حالت دیکھ کے متوکل ہکا بکا رہ گیا اور میری طرف دیکھ کے حیرت سے پوچھنے لگا یہ کیا آفت ہے؟ میں نے عرض کیا خدا کی قسم غلام نہیں جانتا کہ کیا بات ہے۔ بولا۔ تو بتاؤ میں کیا کروں؟ میں نے کہا غلام کی رائے تو یہ ہے کہ امیر المومنین مجھے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت دیں اور اسے اور صاحب جمال کنیزوں کے ساتھ بلوائیں۔ امید ہے کہ اس وقت یہ حضور کا حکم بجا لائے گی اور حضور کی صحبت عیش میں خلل نہ پڑے گا۔ "متوکل نے اس مشورے کے مطابق مجھے رخصت کر دیا۔ اور پھر مجھے نہیں معلوم کہ کیا واقعات پیش آئے۔

یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کے بعد فریدہ کب تک زندہ رہی اور کب اس نے اپنی بے مزہ اور حسرتناک زندگی ختم کی لیکن متوکل البتہ واثق کے دیکھنے بہت زمانے تک زندہ رہا۔ اس لئے کہ واثق ۲۲۷ھ میں اورنگ نشین خلافت ہو کے پانچ ہی سال بعد آخر ۲۳۲ھ میں مر گیا۔ اور متوکل اس کے بعد تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوا تو کچھ کم پندرہ سال سلطنت کر کے ۲۴۷ھ میں اپنے ترک سرداران فوج کے ہاتھ سے مارا گیا۔"

تاریخ عرب کے چند حکایات

(احمد حسن نوری)

نصر بن احمد سامانی کو معلوم ہوا کہ ایک سوداگر کے پاس بیش قیمت ہیرا ہے اور وہ اسے بیچنا چاہتا ہے۔ اس نے اسے دربار میں بلایا لیکن جب ہیرے کو دیکھا تو حیران رہ گیا کیونکہ یہ وہی ہیرا تھا جو اس کے خزانے سے چوری ہوا تھا۔ اس نے سوداگر سے پوچھا کہ یہ ہیرا کہاں سے لیا ہے۔ سوداگر نے ایک غلام کا نام بتایا۔ امیر نے حکم دیا کہ فوراً غلام کو میرے حضور میں پیش کرو۔ غلام حاضر ہوا تو تھر تھر کانپنے لگا امیر نے اسے دلاسا دیا اور سوداگر کو چودہ ہزار روپے دے کر ہیرا خزانے میں داخل کر دیا اور غلام اس سوداگر کو بخش دیا۔

ایک دمشقی شتربان نے امیر معاویہ کی عدالت میں ایک کوفی پر دعویٰ دائر کیا کہ اس نے میری اونٹنی چرالی ہے۔ امیر معاویہ نے اس کے نام سمن جاری کیا جب مدعا علیہ حاضر عدالت ہوا تو مدعی نے پچاس گواہ پیش کئے جنھوں نے یہ گواہی دی کہ واقعی یہ اونٹنی دمشقی کی ہے۔ امیر نے اونٹنی اس کے حوالہ کر دی۔ جب وہ چلدیا تو کوفی نے عرض کی۔ اے امیر یہ اونٹ تھا اونٹنی نہ تھی امیر معاویہ بے اختیار ہنس دیا۔ اور اسے اونٹ کی رقم خزانہ شاہی سے ادا کر دی۔

حجاج والئی بصرہ نے ایک دن پھرتے پھراتے ہوئے ایک دہقان کو کھیت میں ہل چلاتے ہوئے دیکھا وہ اس کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ حجاج کیسا آدمی ہے اس نے جواب دیا۔ فاسق و فاجر غدار و بدکردار۔ حجاج نے پوچھا کیا مجھے پہچانتا ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔ حجاج نے کہا میں ہوں حجاج۔ دہقان نے کہا کیا تم مجھے پہچانتے ہو۔ حجاج نے کہا نہیں۔ دہقان نے کہا میں عبداللہ ابن زبیر کا ایک ادنیٰ غلام ہوں۔ اور ہر سال میں تین دفعہ دیوانہ ہو جاتا ہوں آج ان ہی دنوں میں سے ایک دن ہے۔ حجاج نے ہنس کر قصور معاف کر دیا۔

ایک دن ہشام اپنے مصاحبوں سمیت اپنے باغ کی سیر کو گیا مصاحبوں نے پکے ہوئے پھل دیکھے تو ان کے منھ میں پانی بھر آیا انھوں نے ہشام سے اجازت حاصل کئے بغیر پھل توڑ توڑ کر کھانے شروع کر دیئے جب شکم سیر ہو گئے تو کہا خدا اس باغ کو ہشام تک سرسبز اور شاداب رکھے۔ اور مال میں برکت نصیب کرے۔ ہشام نے ہنس کر کہا جب پھل ہی کوئی نہیں رہا تو برکت کہاں سے آئے گی۔

(غنچہ)

قند پارسی

بسلسلہ گذشتہ رجب نمبر ۱۳۹۷ھ

ثم محمد بن علی المعروف فی التوریۃ باقر ... یا ... فاذا لقیتہ فاقرأ منی ... الصادق جعفر بن محمد ثم موسی بن جعفر ثم علی بن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم حسن بن علی ثم سمیی حجۃ اللہ فی ارضہ وبقیتہ من عبادہ محمد بن الحسن ذالک الذی یفتح اللہ علی یدیہ مشارق الارض ومغاربہا وذالک الذی یغیب عن شیعتہ واولیاء غیبۃ لا یثبت فیہا علی القول بامامتہ الا من امتحن اللہ قلبہ للایمان جابر گوید گفتم یا رسول اللہ آیا در ایام غیبت شیعہ از ان او انتفاع یابند فقال ای والذی بعثنی بالنبوۃ انہم یستضیئون بنورہ وینتفعون بولایتہ و غیبتہ کانتفاع الناس بالشمس

الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرا وعلانیۃ ... اولئک المقربون در کشف الغمہ از ابن عباس مرویست کہ بعد از نزول این آیہ از رسول اللہ سؤال نمودم کہ کیستند این جماعت کہ محبت ایشان بر ما واجبست آنحضرت فرمود کہ ... علی و فاطمہ و دو پسر ایشان و از ام سلمہ مرویست کہ گفت رسول اللہ در میان ما نشستہ بود ناگاہ فاطمہ کہ در انجا عصیدہ بود آمد فقال انتنی فاین علی وابناک قالت فی البیت قال ادعیہم ... علی و فاطمہ با ایشان گذشتہ با علی و حسن و حسین نزد آنحضرت آمدند و چون رسول اللہ ایشان را دید کسائی را کہ در وقت خواب بر خود می پوشید بر خویش و علی و فاطمہ و حسن و حسین پوشیدہ بعد از آن فرمود اللہم ہؤلاء اہل بیتی واحب الخلق الی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا فانزل اللہ تعالیٰ ہذہ الآیۃ انما یرید اللہ لیذہب

عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا و بروایتی چون ام سلمہ این دعا شنید گفت یا رسول اللہ من اہل بیت ... تو نیستم آنحضرت فرمود انک علی خیر ... ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضاۃ اللہ در شان شاہ مردان نازل

آنحضرت شکستہ بدرون رفتہ علی مرتضی از بیم جواب ... بکر محمد کسی رفت جواب داد کہ ... وانیدہ شب بطلب او بیرون آوردم آیہ و چون علی نفس خود را فدای رسول آنحضرت کردہ و این جوانمردی ازو صادر شد این آیہ در شان او نازل گشت آیہ دیگر افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لایستوون اہل تفسیر در سبب نزول این آیہ آوردہ کہ ...

فاتق اللہ ... کنایت ... اہل المسلمین است ... مقصد ... آقا ... انت منذر ... قوم ... اشارت ... علی مرتضی کردہ ... ابیت ... المہتدون ... کشف الغمہ باسناد متصل از عبد اللہ بن مسعود روایت کردہ کہ گفت ... رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس و از ابن عباس مرویست کہ نیست در قرآن آیتی کہ نازل شدہ باشد در شان مہاجر وانصار مگر آنکہ علی رأس و قاید آن زمرہ است وہم از وی منقول است کہ گفت نازل نشدہ است در شان ہیچ احدی آنچہ نازل شدہ است در شان علی مرتضی و از مجاہد مرویست کہ گفت ہفتاد آیہ در شان علی نزول یافتہ و حافظ ابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ روایت کردہ است بسند خود از امیر المومنین علی صلوات اللہ علیہ کہ گفت قرآن نازل شدہ است بر چہار ربع ربعی در شان ما و ربعی در شان دشمنان ما و یک ربع دیگر در سیر و امثال و ربعی در احکام و فرایض دیگر آنکہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ در آیت مباہلہ علی مرتضی را نفس رسول اللہ خواندہ آنجا کہ فرمود انفسنا وانفسکم ونسائنا ونسائکم وابنائنا وابنائکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

خوشتر سلامت می کند

اے وجہ رب العالمیں خوشتر سلامت میکند
چوں بر زمیں آمد قدم گیتی شدہ باغ ارم
اے خویش ختم المرسلیں خوشتر سلامت میکند
گیتی کند از تو بیاں احوال روز و شب ہمہ
اے باب شہر علم و دیں خوشتر سلامت میکند
گردوں کند شاہ نجف دائم طواف روضہ است
ورد زبان و حرز جاں نام تو ای جان جہاں
قنبر غلام کہترت غلماں و غلواں چاکرت
روشن کن نام نبی یعنی توی صہر و وصی
در اشتیاق جلوہ ات از چرخ می آید ملک
زینت دہ بزم نبی او واقف سر خفی
اے قاسم نار و جناں عقدہ کشا انس و جاں
با چشم زار او دل حزیں خوشتر سلامت میکند
اذن حضوری دہ مرا زودی طلب فرما شہا
ذکر تو کردم بر زباں در ظاہر و باطن ہر آن
از ذات تو وابستہ ام بس دامنت بگرفتہ ام
بت را شکستی بے خطر تطہیر کعبہ کردہ ای

اے مغز درج الامیں خوشتر سلامت میکند
عالم ہمہ شد عنبریں خوشتر سلامت میکند
اے باب سبطین حسنیں خوشتر سلامت میکند
اے حاکم روے زمیں خوشتر سلامت میکند
شاد ہر اجا نشیں خوشتر سلامت میکند
اے مرجع مہر مبیں خوشتر سلامت میکند
کام و دہانم شکریں خوشتر سلامت میکند
ادنیٰ کنیزت حور عیں خوشتر سلامت میکند
مہر نبوت را نگیں خوشتر سلامت میکند
ہموارہ می ساید جبیں خوشتر سلامت میکند
سلمان و بوذر خوشہ چیں خوشتر سلامت میکند
حیدر امام اولیں خوشتر سلامت میکند
شاہا بیا حالم ببیں خوشتر سلامت میکند
دائم بہ اخلاص و یقیں خوشتر سلامت میکند
یعنی کہ از دور و قریں خوشتر سلامت میکند
بیشک توئی حبل المتیں خوشتر سلامت میکند
دوش رسالت را نگیں خوشتر سلامت میکند

بنگر برائے کبریا احوال قوم خویش را
شاہا امیر المومنیںؑ خوشتر سلامت میکند

حکیم سید سبط حسین خوشتر جونپوری

گذشتہ و سبب نزول آنکہ چون کفار قصد رسول اللہ کردند آنحضرت از مکہ ہجرت فرمودند امیر المومنین علی را در جای خویش خوابانید تا کفار تصور نمایند کہ رسول اللہ مذکور منزلست و چون نصفی از شب گذشتہ سید عالم از مکہ بیرون رفتہ بغار ثور رسیدہ مخفی گشت ابوجہل و ابولہب و ابوسفیان وغیرہم در خانہ

بسبب میان علی مرتضیٰ و ولید بن عقبۃ بن ابی معیط نزاعی واقع شد ولید بآنحضرت گفت خاموش باش کہ زود اخر ... سنان من فصیح تر و تیز تر است شاہ مردان جواب داد کہ اسکت فانک فاسق و خداوند تعالیٰ جہت تصدیق علی مرتضیٰ این آیہ فرستاد ...

ابوتراب

جناب سید شہنشاہ حسن صاحب اناوی
مقیم حیدرآباد دکن

آج کعبہ میں وہ ایمان کامل پیدا ہوا جس کی ساری تربیت آغوش رسالت میں ہوئی تھی جس نے اپنے بلند کردار اور عمل صالح سے ملت ابراہیم کو اجاگر کر دیا اور یہ ناصر پیغمبر خدا اُس وقت سرزمین کعبہ میں پیدا ہوا جب کہ رسالتمآب کو قدم قدم پر سخت مشکلات پیش آنے والی تھیں توحید کے امتیاز میں جو غلطی صدیوں سے چلی آ رہی تھی اُس کا دور کرنا آسان نہیں تھا اُس وقت تھا کو بڑے ہمدرد اور جان نثار کی ضرورت تھی جو اپنی جان اور مال و اولاد کی قربانی کرنے میں کچھ پس و پیش نہ کرے محمد کے خیالات اور اسلام کی ترقی میں ابوتراب کا بہت بڑا حصہ رہا تھا جب کہ اسلام کی عمارت کھڑی ہو رہی تھی اور کفر کے ستون ذوالفقار حیدری سے گر رہے تھے اور علی ابن ابی طالب اسلام کو مضبوط بنا رہے تھے اور نظام اسلام کے آئین اور دستور العمل کو حقیقی معلم انسانیت اور صحیح رہنمائے اسلام حضرت علی ابن ابی طالب کا یہ اقدام آیندہ کے بہت سے شاندار کارناموں کا پیش خیمہ تھا جو کفار قریش کے بہت بڑے ہنگاموں میں بھی اپنی جگہ پر جرأت کے ساتھ قائم رہا جس کی تعریف حد و حصر کے نظرافروز نقوش دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ روشن رہینگے کفار مکہ کی توجہ توحید کی جانب مبذول کرانے میں کامیاب ہوئے اور بڑی بڑی سرمایہ پرست طاقتیں، وہ بڑے بڑے سورما پہلوان مرحب و عنتر جن پر فخر و ناز کیا جاتا تھا یہ علی مرتضیٰ کو مغلوب نہیں کر سکے علی نے اپنی طاقت سے محمدؐ کے مخالفین کو نیچا دکھا دیا اور اپنے عمل سے ایسا رجحان پیدا کیا کہ مخالفین اسلام محمدؐ کو فتح مکہ میں اپنا محافظ و نگہبان تصور کرنے لگے ابوتراب کا سب سے بڑا عمل کردار تھا اور ایسا کردار جس پر رسالت کو ناز و فخر تھا علی نے اپنی عمر کا سارا حصہ رسول اسلام کی خدمت میں بسر کیا تھا اور اپنے بلند [illegible] کرنے کا تمام غزوات میں موقعہ ملا تھا علی ابن ابی طالب کی بلند شخصیت کے بعض اہم ترین کارناموں پر رسالتمآب نے شاندار الفاظ میں اپنی امت سے ارشاد فرمایا تھا جیسا کہ کبھی یہ فرمایا انا مدینۃ العلم و علی بابہا اور کبھی ارشاد ہوا لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار علی حق کے ساتھ ہے اور حق علی کے ساتھ اور کبھی فرمایا علی کی ایک ضربت تمام جہان کی عبادت سے افضل ہے ابوطالب کے لال کی شاندار خدمات کا جو اعتراف رسالتمآب نے کیا وہ تمام اہل اسلام کے لئے یقیناً

بہت دوست [illegible] ابوجہل، ابولہب

اور ابوسفیان وغیرہ کے موجودہ انقلابی دور میں علی ابن ابی طالب آنحضرت سے متحد الخیال ہو کر ایک متحدہ محاذ پر مستحکم تھے حقیقت ہے تاجدار امامت کی موثر شخصیت نے ایسے روابط قائم کئے جو اسلام کی تقویت کا باعث تھے جو کام میدان جنگ بدر، خیبر، خندق اور احد وغیرہ میں انجام دیا اُس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی اسلام کے اعلیٰ مقصد کی تعمیر میں پوری طرح کامیاب کوشش کی اور یہ نکتہ چین لوگ یہ معلوم کر کے حیران رہینگے کہ علی سے زیادہ کسی نے بھی اسلام کے مفادات کی حفاظت کرنے کے لئے اپنی قوت صرف نہیں کی اور اسلام کے مفادات کی حفاظت میں بڑی گرانقدر خدمات انجام دیں یہ اسلام کی بڑی خوش نصیبی تھی کہ قدرت نے اسے ایسا انسان کامل عطا کیا کہ جس کی وسیع النظری و دوربینی اور اعلیٰ کردار نے اسلام کو روشن کر دیا جو شاندار تاریخی واقعات ہیں ابوتراب کے استقلال اور اعلیٰ کردار سے اسلام نے عروج حاصل کیا آپ میں مجاہدانہ جذبہ تھا وہ موت سے کبھی نہ ڈرے اور اسلام کو بچانے کے لئے مردانہ وار مقابلہ ہر غزوے میں کیا اگر اسد اللہ میدان جنگ میں نہ آتے تو اسلام بُری طرح تباہ ہو جاتا کفار قریش نے بے پناہ محمدؐ پر مظالم توڑے اور اُن کے زعماء محمدؐ کو ستانے کے عادی بن گئے تھے اور بنائے اسلام پر بہتان تراشی کو اپنا پیشہ بنا رکھا تھا اور طرح طرح سے زچ کرنے پر وہ عمل پیرا ہو چکے تھے کرار غیر فرار علی ابن ابی طالب نے رسول کریم کے مصائب کو دور کرنے کا ذریعہ فراہم کیا اور اسلام کو بچانے میں بڑی ہمت کی جس سے یہ ارکان ہوش میں آگئے اور اپنی کمزوری کو محسوس کر کے موجودہ حکمت عملی کو فتح مکہ میں ترک کرنے پر مجبور ہو گئے علی کی جان نثاری سے اسلام میں جان آ گئی کفار قریش پر علی کی انسانیت کا پُرسکوت شاہانہ دبدبہ چھایا ہوا تھا اگر کوئی علی مرتضیٰ کی زندگی کے کارناموں کو شمار کرنے بیٹھے تو وہ ایک لمحہ کے لئے ان حقایق کو نہیں بھول سکتا علی کی قوت اور انسانیت نے اسلام کے اُبھرنے اور محمدؐ کے برسراقتدار تحفظ کی صورت پیدا کر دی تھی اسلام کے نظام و آئین حکومت کے عملی تجربے آپ کی نگاہوں کے سامنے تھے آپ نے انتظام حکومت اور رعایا و عمال حکومت کے ہر ہر طبقہ کے بندوبست کے متعلق تفصیلی ہدایتیں دیں تھیں اور بتایا کہ اسلام کی تعلیم میں کوئی تنگ نظری نہیں جیسی کفار قریش میں تھی اس کی علی نے بیخ کنی کر کے اخلاق کی تعلیم دی اور اپنے عمل سے

رباعی و قطعہ

خوشتر

مجمع احباب ہے شور مبارکباد ہے　　شاہ کے یوم ولادت سے ہر اک دل شاد ہے
کیوں نہ رضوان ارم آئے زمیں پر دمبدم　　آج مولود حرم کی محفل میلاد ہے

مولود حرم صاحب الطاف و کرم ہے　　پروردۂ آغوش شہنشاہ امم ہے
بت خانۂ کعبہ سے نہ کیوں گر پڑیں نالے　　جب مہر نبوت پہ ید اللہ کا قدم ہے

کس کو رتبہ یہ دیا حق نے سوائے حیدر　　چرخ سے تیغ دو دم آئی برائے حیدر
معرفت نفس پیمبر کی ہے لازم خوشتر　　فرض ہے ہر متنفس پہ ولائے حیدر

جانشین مصطفےٰ ہیں مرتضےٰ　　واقف رمز خدا ہیں مرتضےٰ
اعتقاد اپنا ہے اے خوشتر یہی　　بندۂ خالق نما ہیں مرتضےٰ

خامۂ رب علیٰ صاحب اکرام علی　　قوت بازوئے پیغمبر اسلام علی
ذکر حیدر بھی تو ہے ذکر خدا اے خوشتر　　یعنی خلاق دو عالم کا ہے ہمنام علی

زوج زہرا۔ بوالحسن نفس پیمبر۔ بوتراب　　دست حق۔ شاہ جناں۔ ساقی کوثر۔ بوتراب
شیر یزداں و امیرالمومنین۔ مشکلکشا　　فاتح بدر و احد۔ احزاب و خیبر بوتراب

بنت اسد کا شیر ہے ضیغم کردگار ہے　　وارث مسند نبی صاحب ذوالفقار ہے
باب مدینۂ حکم مصحف ناطق خدا　　خویش حبیب کبریا دین کا تاجدار ہے

جناب حکیم سید سبط حسین صاحب خوشتر جونپوری

بتایا کہ انسان وہی ہے جس کے اخلاق پاکیزہ ہوں علی ابن ابی طالبؑ نے اپنی وسعت نظر سے اپنی روا داری سے اور اپنے اصول زندگی سے اخوت عامہ کو دنیا میں پیش کیا آن مکارم اخلاق سے علی ابن ابی طالبؑ آراستہ تھے جو تمام نوع انسانی کی ترقی کا باعث ہیں آپ نے امن و امان کا راستہ پیدا کر کے کفار قریش اور اُن کے سرمایہ داروں کو متنبہ کیا جو کہ ایک ایسے ناپاک نظام کے ماتحت جس کا وعدہ تھا مظلوموں کو نقصان پہنچا کر خوشحال رہیں ان کی خونخوار نفسیات بے نقاب تھی اس قوم نے آگ اور خون کی قوت کو اپنا ایمان بنا لیا تھا اور وہ انسانیت کے کسی اصول کا احترام نہیں کرتے تھے اور ان کی نظر میں حق و ناحق کا معیار فخر ایک ہی تھا وہ محمدؐ کا خون بہانا چاہتے تھے ابولہب و ابوجہل اور ابوسفیان نے شدید تعصبات اور منافقت کی صورت اختیار کر لی تھی اور ان کی آمریت جانسوز آگ کے شعلوں کی چادر میں کفار مکہ لپٹے ہوئے تھے ان کی بے پناہ ہوس اور تباہ کن دیوانگی کے حملے محمدؐ پر شدید ہو گئے تھے لیکن ہنوز غضبناک غصہ دھیما نہیں پڑا اور وہ اپنی پے در پے شکستوں کے بعد بھی راگ الاپتے جا رہے تھے اور یہ کفار قریش نبی عربی کے نظم و نسق سے منحرف ہو کر جامعہ انسانیت اور انسانی جماعت کو خراب کر رہے تھے اس کے باوجود محمدؐ کے جذبات کو اپنی قوت کے ذریعہ کچل نہیں سکے اور ان سامراجی کارروائیوں کی مدافعت کی غرض سے علی ابن ابی طالبؑ نے ذوالفقار اٹھائی حقیقت میں یہ ابوترابؑ کی جفاکشی کا عجیب و غریب کارنامہ تھا محمدؐ کی تہذیب سے متاثر ہو کر فتح مکہ میں اسلام کے اندر جذب ہونے لگے اور ان کے خیالات کی بنیادیں آہستہ آہستہ ذوالفقار حیدری سے ہل گئیں ابوترابؑ بڑی جرأت کیا تھ منزل مقصود کی طرف بڑھے جا رہے تھے اور اسلام کی دعوت جس انداز اور آسانی سے دی اس سے تمام افتراق و انتشار مٹ گئے اور اسلام کے ابھارنے میں بڑی مدد محمدؐ کو دی تھی آپ کے عمل میں عہد طفلی سے پیغمبرؐ کے رجحانات کی جھلک پائی جاتی تھی جو ابوترابؑ کو ورثے میں ملی تھی ایک اعلیٰ افلاطونی فے تاریخ بھری ہے۔ فقط

حیدرآباد میں طریقہ نکاح

جامع المسائل ترجمہ منتخب الرسائل حسب فتوائے آیۃ اللہ آقا سید ابوالحسن اصفہانی و آقا سید حسین قمی و ناصر الملۃ و نجم الملۃ اعلی اللہ مقامہم مطبوعہ مطبع حیدری (آ) حیدرآباد صفحہ (۱۴۸)

صیغہ میں ضرورت ہے کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول اور چونکہ امر نکاح نہایت سخت ہے اس لئے اس میں احتیاط لازم ہے اور بشرط امکان عربی زبان میں صیغے جاری کئے جائیں۔

لالی النفاد ترجمہ ذخیرۃ العباد حسب فتوائے آقا سید ابوالحسن اصفہانی اعلی اللہ مقامہ

سوال۔ اگر ایک شخص نکاح و متعہ میں دونوں طرف سے صیغہ جاری کرے تو کافی ہے یا نہیں۔

جواب۔ ہاں کافی ہے لیکن احوط یہ ہے کہ نکاح و متعہ میں ایک شخص ایجاب و قبول دونوں کو جاری نہ کرے بلکہ تا امکان دو شخص پڑھیں اور اگر دو شخص ممکن نہوں تو ایک کے پڑھنے میں حرج نہیں۔

روایع الاحکام ترجمہ شرایع الاسلام جلد ۲ صفحہ (۲۲۶)

امر نکاح میں ایسے ایجاب و قبول کی ضرورت ہے جو قصد تزویج پر صراحۃً دلالت کرتے ہوں۔

جمع المسائل میرزائی مرحوم طبع ایران صفحہ ۲۲۷

مسئلہ طرف ایجاب و قبول احوط تعدد موجب و قابل است و جواب باید فوری باشد

سنا گیا ہے کہ بعض علمائے حیدرآباد ایجاب (وکیل منکوحہ) و قبول (وکیل ناکح) ہو کر صیغہ نکاح جاری فرماتے ہیں اگرچہ آقا شیخ زین العابدین مرحوم ذخیرۃ المعاد میں جائز جانتے ہیں لیکن یہ قول واحد ہے اور دوسرے تمام علما احتیاط فرماتے ہیں چنانچہ چند علما کے فتوے صدر میں درج کئے گئے جب کہ حیدرآباد میں خدا کے فضل سے بہت سے علما موجود ہیں جو آسانی سے اس کام کو کر سکتے ہیں تو پھر کیا وجہ کے ایجاب و قبول خود ہی ہو جائیں نیز اگر یہ طریقہ مستحسن ہوتا تو کیوں ان علماء کے اسلاف اس پر عمل نہ فرماتے تھے امید کہ آیندہ علما اس امر میں احتیاط فرمائیں اور اپنے باپ دادا کی پیروی کریں چونکہ امر نکاح ایک امر عظیم ہے۔

کشمیر کے مسلمانوں پر ہندوستانی درندوں کے مظالم

قتل و غارت لوٹ مار آتشزنی و آبرو ریزی!

اور ہندوستانی فوجوں کا مسلمان لڑکیوں کو ہوس رانی کا شکار بنانا

ترارکھل۔ ہندوستانی فوجوں کی درندگی اور بربریت سے وادی کشمیر جہنم کا نمونہ بنی ہوئی ہے ہندوستانی فوجوں کے مظالم سے تنگ آکر مسلمان دشوار گذار پہاڑی راستوں سے آزاد کشمیر کے علاقے میں آرہے ہیں۔ اس وقت سیکڑوں کی تعداد میں یونچھ پہنچ چکے ہیں۔ ان میں ایک شخص جو ۱۶ اپریل کو سری نگر سے روانہ ہوا۔ اس نے حسب ذیل چشم دید حالات بیان کئے ہیں۔

سری نگر میں جس مسلمان کے متعلق یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ مسلم کانفرنس اور آزاد کشمیر حکومت کے ساتھ ہمدردی رکھتا ہے۔ اسے ہندوستانی فوج گولی کا نشانہ بنا دیتی ہے، ہندوستانی فوج میں مرہٹے، گورکھے، اور سکھ شامل ہیں۔ اور یہ دن دھاڑے مسلمانوں کے گھروں میں درندانہ وار داخل ہوتے ہیں۔ لوٹتے ہیں، قیمتی سامان اپنے ساتھ فوجی لاریوں میں بھر کر لے جاتے ہیں۔ اور باقی اشیاء کو جلا دیتے ہیں۔ جوان لڑکیوں کو دن دھاڑے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اور رات بھر کیمپوں میں اپنی شیطانی ہوس کاریوں کا شکار بناتے ہیں راہ چلتے بچوں، اور بوڑھوں کو گولی کا نشانہ بنانا ان کا روزمرہ کا معمول ہے۔

کشمیر کے مسلمان قیامت خیز دور سے گذر رہے ہیں اور اس دن کا بیتابی سے انتظار کر رہے ہیں جب آزاد فوجیں انہیں ہندوستانی فوجوں سے چھٹکارا دلائیں۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلم کانفرنس کے کارکن جیلوں میں محبوس ہیں۔ جو لوگ جان بچانے کے لئے وادی کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوئے ہیں ان کی جائدادیں ضبط کر لی گئی ہیں ایک اور شخص نے آکر بتایا کہ مسلم کانفرنس کا ایک کارکن حبیب جو ساکن نابنل اپنی جان بچا کر پونچھ بھاگ گیا۔ اس کے بھاگ جانے پر مقامی افسروں نے اس کے بھائی اور اس کے کنبہ کو پولیس کے ذریعہ، پکڑوا لیا حبیب کے بھائی کو زندہ نذر آتش کرنا چاہا لیکن ایک اور شخص کو رحم آگیا۔ اور اس نے اس کی جان بخشی کرائی۔ چنانچہ اب وہ جیل میں ہے۔ اور اس کی بہو بیٹیوں کی عصمت دری کی جاتی ہے انہیں روزانہ ملٹری کیمپوں میں بھیجا جاتا ہے رات وہیں رکھ کر صبح واپس کیا جاتا ہے۔

ایک اور دیہاتی مسلمان نے جو وادی کے گرد و نواح میں رہتا تھا آکر بتایا ہے کہ مسلمان ہزاروں کی تعداد میں سرحد عبور کر کے یہاں پہنچے ہیں انھوں نے بتایا ہے کہ ہندوستانی فوج مسلمانوں کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ہمارے عزیز و اقارب موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے ہیں دیہات کے دیہات جلائے گئے ہیں۔ دیہات اور پرامن گھنی آبادی پر بمباری کی جاتی ہے۔

آج کل

حضرت جگر مراد آبادی

فکر جمیل خواب پریشاں ہے آج کل ؎ شاعر نہیں ہے وہ جو غزلخواں ہے آجکل
ساز حیات سادہ شکستہ ہے ان دنوں ؎ بزم خیال جنت ویراں ہے آجکل
انسانیت کہ جس سے عبارت ہے زندگی ؎ انساں کے سائے سے بھی گریزاں ہے آجکل
آنکھیں تمام مشہد عشق وجمال ہیں ؎ سینہ تمام گنج شہیداں ہے آجکل
دل کی جراحتوں سے کھلے ہیں چمن چمن ؎ اور اس کا نام فصل بہاراں ہے آجکل
جس کا ہے نام زیست وہ مشکل ہے اندنوں ؎ کہتے ہیں جس کو موت وہ آساں ہے آجکل
دل ودماغ و دیدہ و دل کھالو ہو بسا ہوا ؎ انساں ہے اور نام انساں ہے آجکل
جمہوریت کا نام ہے جمہوریت کہاں ؎ فسطائیت حقیقت عریاں ہے آجکل
اخلاق ایک فن ہے جو عصر جدید میں ؎ انداز حسن فن کے نمایاں ہے آجکل
سوئی پڑی ہے روح صداقت کی انجمن ؎ چہرہ منافقت کا گلستاں ہے آجکل
کیسا خلوص ؟ کس کی محبت ؟ کہاں کا درد ؎ خود زندگی متاع گریزاں ہے آجکل
جو تھا زبان پردہ ہوا بن کے اڑ گیا ؎ جو دل میں تھا حقیقت عریاں ہے آجکل
کانٹے کسی کے حق میں کسی کو گل و ثمر ؎ کیا خوب اہتمام گلستاں ہے آجکل
بے روح کائنات جو ہندو ہے ان دنوں ؎ بے داغ زندگی جو مسلماں ہے آجکل
شائستگی کے بھیس میں روح درندگی ؎ انسان کے لباس میں شیطاں ہے آجکل
سرمایہ داریوں کی طرفداریاں ہیں سب ؎ لیکن مفاد عام کا عنواں ہے آجکل
کہتے ہیں جس کو صورت آزادی وطن ؎ دراصل ایک پیکر بے جاں ہے آجکل
ہونے کو یوں تو روز یہی ہیں عنایتیں ؎ اردو زباں پہ خاص کر احساں ہے آجکل
قوموں کی زندگی کیلئے ہیں جو لازمی ؎ محروم ان حقوق سے انساں ہے آجکل
تحصیل علم وکسب خطابت کے باوجود ؎ تہذیب نفس سر بہ گریباں ہے آجکل
محفوظ عصمتیں ہیں نہ ایمان جان و مال ؎ بے دست و پا ہے خود جو نگہباں ہے آجکل
کچھ رہبران خاص جو مخلص ہیں واقعی ؎ ان کا چراغ بھی تہ داماں ہے آجکل

اس سے تو خودکشی ہی غنیمت ہے اے جگر ‏ — مجاہد ڈیرہ
جو مصلحت کہ پیشۂ مرداں ہے آج کل ‏ — اسمعیل خاں

حسینی شاعر فضل کے قلم سے

قلب فنا فا عقیدہ میں لرزاں ہے آجکل ؎ ہر شعلہ شمع غم کا پریشاں ہے آجکل
عالم غلط خیال پہ نازاں ہے آج کل ؎ یعنے کہ علم جہل بہ داماں ہے آجکل
واعظ میں اور لفظ عمل میں ہے افتراق ؎ اب تو فقط زباں پہ قرآں ہے آجکل
یہ بھی ذرا ترقی معکوس دیکھئے ! ؎ کہتے ہیں وہ۔ امام بھی انساں ہے آجکل
جلوہ بھی ہیں زمین عقائد کے شاد فن ؎ تاریکیوں میں محفل عرفاں ہے آجکل
کیا بے وفائیوں میں چھپے ہیں ادب کدے ؎ خاموشیوں میں بزم سخنداں ہے آجکل
حیوانیت کے نام پہ کیونکر نہ ہو نثار ؎ انسانیت سے دور جو انساں ہے آجکل
تحریف رہ گئی ہے حدیثوں کے واسطے ؎ اور ذاتیات کیلئے قرآں ہے آجکل
اپنے خلف کی دیکھئے بدلی ہوئی نظر ؎ روح سلف جناں میں پریشاں ہے آجکل
ہے لغزشوں میں علم کی موجوں کا خلفشار ؎ جو عیب ہے کتاب کا عنواں ہے آجکل

پہلے تھی ”اجتہاد“ سے ایمان کی بقا
خطرہ میں ”اجتہاد“ کے ایمان ہے آجکل ‏ — نظارہ لکھنؤ

از سید عباس علی صاحب وفا نانک پوری

ہادی ہے کوئی اور نہ رہبر ہے آجکل ؎ برگشتہ اہل دیں کا مقدر ہے آجکل
عالم میں فرق عالم و جاہل نہیں رہا ؎ گویا کہ علم وجہل برابر ہے آج کل
تعمیر کا نہیں ہے کسی دل میں اب خیال ؎ تخریب قوم شغل مکرر ہے آج کل
دن رات خانہ جنگی ہے شام وسحر فساد ؎ حالت ہماری قوم کی ابتر ہے آجکل
ہیں بے نیاز صلح مضامین اہل علم ؎ نوک قلم ہر اک کا نشتر ہے آجکل
آمادۂ فساد ہیں خود مصلحان قوم ؎ یعنی ہر اک کا قلب مکدر ہے آجکل
طوفان ”انقلاب“ میں ہے کشتی حیات ؎ ساحل کہیں ہے اور نہ لنگر ہے آجکل
پنہاں ہیں ”ذاتیات کے“ پردے میں فتنے ؎ جس سے فضائے قوم مکدر ہی آجکل
لے دیکے رہ گیا ہے فقط لیڈری کا شوق ؎ ہر ایک اپنی قوم کا افسر ہے آج کل
ایثار نفس، زہد وورع، سب برائے نام ؎ جو ہے وہ خود نمائی کا مظہر ہے آجکل
نائب میں اجتہاد کی طاقت نہیں رہی ؎ اپنا امام پردہ کے اندر ہے آجکل
اے پاسبان عالم اسلام ! الغیاث ؎ برہم نظام دین پیمبر ہے آج کل
اب انتظار یوم قیامت ہے کس لئے ؎ مولا بپا جہان میں محشر ہے آجکل

کیونکر فروغ نیّر ایماں ہوا ے وفا
پردہ میں جبکہ مہر منور ہے آج کل ‏ — سالنامہ حیدری

از حکیم حلمی صاحب حیدرآبادی

برقعہ کا ہے لحاظ نہ چادر ہے آجکل ؎ ہر کوئی اپنے جامہ سے باہر ہے آجکل
خو میں مسز ہے اور نہ مسٹر ہے آجکل ؎ ہر اک گھر بنا ہوا تھیٹر ہے آج کل
صاحب ہیں گھر پہ اور نہ موجود صاحبہ ؎ مختار کاروبار کا بٹلر ہے آج کل
داڑھی کے ساتھ مونچھ کا بھی خاتمہ ہوا ؎ سر میں ہے تیل چہرہ پہ پوڈر ہے آجکل
کیونکہ ہر ایک بی بی نہ شوہر نما بنے ؎ بی بی نما ہر ایک جو شوہر ہے آجکل
فیشن پرستیاں ہیں کہ بد مستیاں نہ پوچھ ؎ حالت جو اپنی قوم کی ابتر ہے آجکل

حلمی بنا ہے بابِ حکومت کا خوشنویس
کہتا ہے اس کو کون سخنور ہے آج کل ‏ — سالنامہ حیات

حضرت جوش ملیح آبادی

محراب کی ہوس ہے نہ منبر کی آرزو ؎ ہم کو ہے طبل و پرچم و لشکر کی آرزو
یا مہ جدال دگر دارہ عزم کا ہے شوق ؎ اورنگ کی ہوس ہے نہ افسر کی آرزو
کانٹوں پہ حق پرست بدلتے ہیں کروٹیں ؎ بالش کا اشتیاق نہ بستر کی آرزو
تعویذ کیا کرو نگاہ کرو بازوؤں کو ہے ؎ اژدر شکار قوت حیدر کی آرزو
رکھتا ہے اپنی خون ہم اہم کو تشنہ لبی نہ ؎ تسنیم کی تڑپ ہے نہ کوثر کی آرزو
پاس آؤ تو سو میرے لہو میں ہے جزر و مد ؎ وحشت بجا پیش تھی جو بہتر کی آرزو
رقص پری وشان و خرام صبا خرام ؎ دل کو ہے ضرب فاتح خیبر کی آرزو
ہاں عمر جاوداں کی نہیں ہے بھی نوید ؎ اے موت اے جوانی اکبر کی آرزو

جوش ان سے سوچتے قلب یہ کون و مکاں نثار ‏ — رفـ
فلطان ہو جس میں ساقی کوثر کی آرزو ‏ — لا

شیعیت و حسینیت

(۴)

بسلسلہ انتخاب نمبر (۳) مورخہ ۲۲ رجب صفحہ ۸

نوشتہ عالیجناب سرکار صدر الملت مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہ سرپرست
دائرۃ الاشاعت و سرپرست رسالہ جعفریہ گانوہ مراد آباد (یوپی)

مضمون بہت طویل ہوا جارہا ہے اور موضوع ایسا ہے کہ اس پر سیر حاصل بحث کرنا تو بڑی بات تمام پہلوؤں کو بالاستیعاب اختصار کے ساتھ ذکر کردینا بھی ایک کتاب چاہتا ہے لہذا میں چند امور پر طائرانہ نظر ڈال کر آگے بڑھتا ہوں ہماری "شیعیت و حسینیت" کے یہ رخ بھی عبرتناک ہیں کہ قسم کھانے کے لیئے خدا۔ رسول۔ امام اور قرآن مگر پیروی کرنے کے لیئے شیطان۔ گالیاں دینے کی عادت اور دعائیں لینے کی امید۔ فحشیات بر زبان اور اپنی پاکبازی پر ایمان بول میں کذب و لغویت کی بہت زیادتی اور تول میں عموماً وزن کی کمی۔ جو کچھ مذہبی رسوم ہیں وہ بیشتر رسمی عادت و رواج نام و نمود کے ماتحت مثلاً جمعۃ الوداع اور عید کی نماز پڑھ لینا مجلس اور تعزیہ و علم میں شرکت کرلینا شادیوں میں ولیمہ کرنا وغیرہ وغیرہ یعنی اگر ترک ہوجائیں تو کوئی افسوس بھی نہیں اور جو شیطانی رسوم ہیں وہ مرکز توجہ۔ کمال عقیدت اور پابندی کے ساتھ مثلاً شادی میں آئیں۔ کنگنا وغیرہ وغیرہ یعنی اگر ان میں سے کوئی ترک ہو جائے تو شادی شادی ہی نہیں۔ معاذاللہ۔ مذہبی موضوع جبتک مذہبی حیثیت میں رہتا ہے اس وقت تک نام نہاد فرزندان مذہب میں جمود و خمول رہتا ہے اور جہاں اغراض نفسانیہ۔ جاہ و نمود۔ اور شان و نشان کی امید یعنی دولت اور منصب کی طمع درمیان میں آئی بس پھر کیا تھا مذہب کی آڑ سامنے لے کر بیٹھے ہر شخص مذہب کی رگ رگ پر سر دے دینے والا ہے۔ جیسے ہر فرد خالص دین پرست اور مذہب کی بارگاہ میں فدویت منش ہے۔ جو چیزیں مذہب میں سنت بلکہ واجب۔ وہ ہمارے نزدیک باعث ذلت اور موجب عار بسیار مثلاً اکثر مقامات پر خصوصیت سے لڑکی کا اپنی شادی کے مسئلہ میں کچھ بولنا۔ چاہے قرار داد بالکل بے جا ضرور ہی اور رشتہ بالکل غلط اور مضرت رساں ہو بلکہ وکیل جب اذن لینے جاتا ہے تو کتاب شریعت نسواں میں یہ قانون بمنزلۂ وحی ہوکر رہ گیا ہے کہ جب تک وکیل تین چار دفعہ مغز زنی نہ کرلے لڑکی اظہار اذن نہ کرے اور جب کہے تو ایک خفیف صدائے مہمل سے زیادہ نہ ہو جس سے اقرار یا انکار کا پتہ چلانا دشوار ہوجائے اور یہی نوعیت ترقی کرکے اس حد پر پہنچ گئی ہے کہ شادیاں لڑکا اور لڑکی کے مفاد و مصالح کو پیش نظر رکھ کر نہیں ہوتیں بلکہ ماں باپ اپنے تعلقات اپنے مصالح اور اپنی اغراض کے ماتحت کرتے ہیں جس کا نتیجہ ہمیشہ کا نزاع اور دائمی خانہ جنگی کی صورت میں قائم ہوجاتا ہے۔ یا مثلاً عقد بیوہ۔ جس کی نقلی اور قومی ہدایات ہی نہیں بلکہ خانوادہ اہلبیت کی طرف سے عملی تعلیمات بھی موجود ہیں مگر شیعوں اور حسینیوں کا اس کو جرم عظیم سمجھنا کتنی افسوسناک غلطی ہے بلکہ یہ باتیں تو ڈوب مرنے کے قابل سمجھی جاتی ہیں ان امور کا ارتکاب کرنا تو ناک کٹانے کے برابر ہے۔ شرعی قانون اور اس میں ننگ و عار۔ ناموس مذہب اور ڈوب مرنے کے قابل۔ حکم خدا و رسول اور ناک کٹنے کے مرادف۔ معاذاللہ پناہ بخدا۔ اور لطیفہ دیکھیئے ہم نے لطیفہ کہدیا۔ نہیں حضور ہمارا نوحہ۔ ہمارا مرثیہ۔ جناب سیدۂ عالم کو میراث رسول نہ ملی۔ ظلم و وقت نے فدک چھین لیا تو شیعہ اور حسینی آج تک دختر رسول کے حق کا دعویٰ دائر کررہے ہیں۔ مجلسوں میں۔ مجمعوں میں۔ تقریروں میں تحریروں میں۔ منبروں پر۔ کتابوں میں۔ میراث نہ دینے والوں پر بے شمار تعنتیں بھیجتے ہیں کیوں اس لیئے کہ بیٹی کو باپ کی میراث نہ ملی۔ بالکل حق بجانب قطعاً درست۔ اور میں یہ مانتا ہوں کہ دختر رسول کی نسبت کے سبب اس میراث میں ایک خاص غیر معمولی عظمت ہے مگر عام میراث بھی تو بجائے خود ایک اہم اور بالشان قانون ہے ہر میراث کا غاصب ہی مجرم اور ملعون ہے ہر بیٹی کے حق کا غصب ہی گناہ ہے پھر کیا وجہ ہے کہ دختر رسول کی میراث پر تو اس قدر ہنگامے ہوں اور لعنتوں کی بھرمار ہو اور وہی ہنگامے کرنے والے وہی بے شمار لعنتیں بھیجنے والے خود لڑکیوں کی میراث کے غاصب ہوں باپ کے ترکہ میں بیٹی کا کوئی حصہ نہ سمجھیں اور اس کو محروم کردیں وہ سو اور ہزار لعنتوں کے سزاوار قرار پائیں اور یہ بالکل بری قطعاً پاک بجائے لعنت کے رحمت و نعمت کے مستحق۔ کیوں؟ کیا انھوں نے بیٹی کا حق غصب نہیں کیا۔ ضرور کیا۔ کیا ظلم کے مرتکب نہیں ہوئے۔ ضرور ہوئے۔ لہذا اگر وہ سو اور ہزار لعنتوں کے مستحق تھے تو بقدر جرم و گناہ ان کو بھی حصہ ملنا چاہیئے۔ اس مقام پر یہ نکتہ بھی نظرانداز کرنے کے قابل نہیں ہے کہ کفار کے اتباع میں ہم نے لڑکیوں کے کچھ حقوق کیسے ہیں جو تقریبات کے موقعوں پر ان کو دیئے جاتے ہیں ان میں سے ایک کا نام ہمارے بیان کی اصطلاح میں "بہات" ہے یقیناً ان حقوق کے ذریعہ سے بیٹیوں کے پاس ... مال پہنچ جاتا ہے بلکہ بعض موارد میں حصہ میراث سے زیادہ۔ اور یہ حقوق قائم کرنا انھیں ... کا کام تھا جنھوں نے لڑکیوں کو میراث سے محروم کرنے کی پراسرار تجویز نکالی تھی اور اب میراث کا قانون بروئے کار نہیں لایا جاسکتا جب تک کہ یہ تجویز منسوخ نہ ہو اور یہ بھی ایک شیطانی پھٹکار بھی ہے کہ چاہے لڑکیوں کو دیدیں میراث سے زیادہ مگر بہ قاعدۂ میراث اور مطابق حکم شرع نہیں دیں گے بار بھی کم نہ ہوا اور مخالفت حکم خدا و رسول کا وبال بھی ... الایہ کہ بیٹیاں درحقیقت فی الواقع اپنے شرعی حق کی معافی کا آزادی اور خوشی سے اظہار کردیں۔ ورنہ ظاہر ہے کہ غصب و ظلم سے شیعیت حسینیت کو بڑا بعد ہے۔ اور سنئے۔ شیعوں اور حسینیوں کے لیئے طرۂ امتیاز اور باعث افتخار کیا ہونا چاہیئے تھا۔ یہ کہ وہ بڑھ بڑھ کر زیادہ سے زیادہ شعائر شیعیت کا مظاہرہ اور منظر عام پر میدان میں جم جم کر آثار حسینیت کو نمایاں کرتے۔ یقیناً اس عمل ... ان کے سر اونچے ہوتے اور غیروں کی گردنیں خم۔ مگر حال کیا ہے چوری ہمارے بائیں ہاتھ کا کھیل۔ اگر ہمارے خود ساختہ عرف میں چور ذلیل سمجھا جاتا ہے تو صرف وہ چور جو دیوار پھاندے اور نقب لگائے ورنہ خصوصیت سے سنئے دیہات کے شیعہ اور حسینی جانتے ہیں کہ کھیت اور زراعت کی چوری تو چوری ہی نہیں ہے۔ بلکہ قابل مدح کام ہے ماں باپ اس اولاد کو مرحبا کہتے ہیں جو اس فن میں کامیاب ہو جیسے کہ ان کی اولاد نے ایک پر منفعت پیشہ اختیار کرلیا۔ اور ہاتھ کی صفائی سے کسی کی چیز اڑا لیا تو دیہات میں بھی ایک قابل رشک کمال سمجھا جاتا ہے اور شہروں میں بھی۔ تجارت میں ملونی کرنا یعنی مثلاً دودھ میں پانی۔ یا گھی میں تیل یا کھرے مال میں کھوٹا ملا کر بیچنا ہمارے بازار حرفت کی رائج الوقت نقدی ہے۔ غیبت۔ ہمارے لیئے تفریح طبع اور زینت محفل۔ بدگمانی از برباد کیا ہوا سبق گمان میں جتنی بدی ہوگی اتنی ہی مسرت دل آزاری مومنین تختۂ مشق عمل اور اس پر خود پنداری۔ اپنے عیبوں سے سراسر غفلت اور دوسروں کی عیب جوئی میں اتنے طاق اور مشاق کہ اگر کسی کا کوئی پوشیدہ عیب ڈھونڈ نکالا اور اسے فاش کردیا تو گویا فتحمندی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ دھوکا دہی کمال ہنر۔ اگر کسی بندہ ہائے خدا کو دھوکا دے دیا تو ہم سے زیادہ مدبر اور سیاست کا ماہر کون۔ جتنا دھوکا پراسرار اتنا ہی بڑا ہوا ہمارا افتخار۔ ہم بڑے دانشمند۔ ہمارا دماغ لاجواب پھر یہ کہ اس دھوکہ میں اس اللہ کے بندہ کو جتنا زیادہ نقصان پہنچ جائے گا اتنا ہی ہمارا تدبر اور ہمارا دماغ قیمتی قرار پائے گا۔ ہمارے نزدیک تاش۔ شطرنج۔ چوسر۔ جوا ہمارے فنون لطیفہ اور فیشن کی چیزیں۔ سر بازار کھلم کھلا باعث فخر و مباہات۔ گراموفون جس کے پاس

نہیں گی وہ بالکل بے اختیار ہے حافظ الشان ہے جو اس کو بجا نہیں جانتا وہ ... کہاں سے ... ہے ... میں ... نہیں سنا وہ ... سے ... بالکل ... تھا اور ... تو ایک اعلیٰ ہنر تھا بھی مگر عورتوں کو بے پردہ سامنے ... جاتا ہے مثل تہذیب و تمدن ۔ پہلے زمانے میں وہ عورتیں صحیح ... عورتیں ... جاتی تھیں جن میں پردہ داری ۔ خانہ ... وقت ایسے ... مگر اب صرف وہ عورتیں ہی مکمل عورتیں ہیں جن میں نئے زمانے کے ایسے اوصاف ہوں جیسے در بدری کوچہ گردی پر تمک ... کا ہونا کا ذوق تماشا ... ہوگی ۔ وہ عورت اصل عورت ہے جو مس اور لیڈی کہلا سکے جو مردوں کی ... چلنا اور ... بجا سکے ۔ جو ادبی ایڈیٹر کا جوتا پہن کر کھٹ کھٹ چل سکتی ہو ۔ جس کا ایک جزو آرائش شوہر کی کم سے کم ایک ماہ کی آمدنی میں مہیا ہو ۔ اور ہم تو اپنی ہی توں کے شیعہ اور حسینی ۔ "شیعیت اور حسینیت" کے زعم میں کوئی تامل نہیں ۔ کیا ہمارے ان اطوار و اعمال پر خود "شیعیت و حسینیت" نہ شرماتی ہوگی ۔ بزرگداشت ہمارے نزدیک کمال قدامت پرستی ۔ ... بزرگوں کا احترام تو در کنار بوڑھے ماں باپ ہمارے سامنے طفل مکتب ... عقل سے ... ۔ یہ بھی ہماری ایک ... ہوشیاری ہے کہ ہم تجربہ کاری کو بے عقلی سمجھتے ہیں ۔ ہم مذہبیات کے تمسخر کے عادی ۔ احکام الٰہیہ کے استہزا کے خوگر ۔ ہمارے خیال میں نماز روزہ دقیانوسی چیزیں ۔ اللہ والوں کی ہیئت سے ان کے لباس سے ۔ ان کی رفتار و گفتار سے مزاح کرنا ہمارے لیئے آئے دلچسپی ۔ اللہ والا ہمارے نزدیک مولوی بہ معنی احمق ۔ طہارت و احتیاط پر پھبتیاں ۔ نوحہ ماتم پر فقرے ۔ مذہبی آثار و شعار کے نمایاں کرنے پر غمزہ و طعن ۔ لبوں اور ڈاڑھی سے ظریفانہ طبع آزمائی یہ ہیں ہمارے دن رات کے عام مشغلے ۔ حکم شریعت ہوا کہ لبیں کترواؤ تو شیعوں اور حسینیوں کی یہ ضد کہ انھوں نے مونچھیں اور ہرا دہرے کتروائیں اور لبیں باقی رکھیں یعنی حکم "کرزن" کے مقابل میں حکم شرع کا قتل عام ۔ حکم شریعت ہوا کہ نماز کبھی نہ چھوڑو اور ڈاڑھی چھوڑ دو تو انھوں نے نماز چھوڑ دی اور ڈاڑھی نہ چھوڑی ۔ بعض لوگوں سے ڈاڑھی منڈانے کا سبب یہ بھی سنا گیا کہ ڈاڑھی رکھنے سے خارش اٹھتی ہے کس قدر غلط فہمی اور کیا عجیب عذر خارش ہے وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ یہ خارش ڈاڑھی رکھنے سے نہیں اٹھتی بلکہ منڈانے کے بعد جب بال گھٹتے ہیں تو خارش اٹھتی ہے ذرا بڑھا کر دیکھئے کیسے خارش اٹھتی ہے کیا ڈاڑھی والے ہر وقت کھجاتے ہی پھرتے ہیں اور اگر یہ بات مان ہی لی جائے تو ان کی رب العزت کے احکام کی بجا آوری میں کتنی کاہلی ثابت ہوتی ہے کہ وہ خدا کے لیئے کھجانا ہی نہیں چاہتے ۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہماری بی بی ڈاڑھی کو پسند نہیں کرتی ۔ ان سے کوئی پوچھے کہ آپ خدا کے بندے ہیں یا زن کے ۔ آپ کو پسندیدہ خدا کا کام پسند ہے یا پسندیدہ زن ۔ کیسے دلیر بندے ۔ کیسے شیعہ اور حسینی جو حکم زن کے مقابلہ میں حکم خدا پر ... بولتے ہیں ۔ اچھا اب آگے بڑھیئے ۔ دنیوی منصب بلکہ مفت کی نوکری مثلاً چیمبر میں ۔ مجسٹریٹی کے لیئے درخواست گذار ۔ ... ہم اپنے وقت کے بڑے ... بلکہ قانونی رئیس و زمیندار ۔ اور جہاں قومی چندہ ۔ کسی دینی ادارہ کی اعانت اور کسی سائل کی امداد کا سوال آیا تو ہمارا بجٹ بالکل کوتاہ ۔ گرانی ۔ اتفاقی افتادوں اور اخراجات کی آفتوں کے ... ۔ جیسے ہم سے زیادہ مفلوک الحال اور مفلس کوئی نہیں ہے ۔ حکام کو دعوا اور ان کو ... پیش کرتے وقت ہم اپنی بستی کے سب سے بڑے نمودار و دولت مند ۔ اور غریب میہمان کے لیئے ہمارا در دولت بند ۔ لیکن ہمارے جامۂ "شیعیت و حسینیت" میں کوئی شکن نہیں ہم کھرے شیعہ اور نرے حسینی پناہ بہ خدا کیسا انقلاب ہے کیسی مبتذل ذہنیت ہے ہم بارہ اماموں کے قائل ۔ بارھویں امام کا غائبانہ وجود ہمارا جزو مذہب ۔ ہمارے مسلمات میں سے ایک یہ بھی کہ حضرت کے سامنے ہمارے اعمال روزانہ پیش ہوتے ہیں ۔ مگر ہم مقام انصاف میں بیٹھ کر کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہماری "شیعیت و حسینیت" کا یہ پہلا ... جب حضرت ملاحظہ فرماتے ہوں گے تو مزاج امامت کی کیا کیفیت ہوتی ہوگی ۔ طبع عصمت کس حد تک مکدر ہوتی ہوگی ۔ خدا ہمارے حال پر رحم فرمائے آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین ۔ (باقی آئندہ)

تبصرہ

"عطارد" حیدرآباد دکن

قیمت :۔ سالانہ سات روپیہ ، ششماہی چار روپیہ ، فی پرچہ دس آنے ۔

ماہنامہ "عطارد" عابد انصاری نظام آبادی کی ادارت اور نگرانی میں شائع ہو رہا ہے جس کا دوسرا شمارہ زیر نظر ہے ۔ پہلے "عطارد" ہفت روزہ تھا اور اب ماہنامہ بنایا گیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تبدیلی کسی خاص وجہ سے عمل میں آئی ہے کیوں کہ مقام اشاعت بھی بجائے معظم جاہی مارکٹ کے بیرون دبیر پورہ حیدرآباد منتقل ہو چکا ہے ۔ اور اب اسی پتہ سے مراسلت بھی کی جا سکتی ہے ۔

حیدرآباد کی علمی اور صحافتی دنیا میں معیاری ماہنامے ، ہفتہ وار اور روزنامے ابھی گنتے کو دو چار بھی نہیں جاری ہوئے ہیں مگر ابتدائی کوششوں سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ مستقبل مایوس کن نہیں ۔ "عطارد" بھی اسی صف میں ہے جس سے مستقبل کی اچھی توقعات وابستہ ہیں ۔ زیر نظر شمارہ میں حیدرآباد اور بیرون حیدرآباد کے بعض اچھے لکھنے والوں کے نام زیب فہرست ہیں جن میں قابل ذکر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور علی اختر ہیں ۔ اس ماہنامہ کی ترتیب بھی خاصی اچھی ہے اور سرورق بھی دیدہ زیب ہے ۔

"سازِ نو" حیدرآباد دکن چھتہ بازار

بدل اشتراک :۔ سالانہ (عہ) اور اضلاع سے (لے) ادارہ "انتخاب" پر "سازِ نو" کی دوسری جلد کا پانچواں شمارہ تبصرے کے لیئے وصول ہوا ہے جس کو دیکھتے ہی نہ جانے کیوں ایک قسم کے بازاری ادب کا خیال پیدا ہوتا ہے ۔ اسی قسم کے ادب کا نہ تو کوئی مقصد ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی منزل متعین ہوتی ہے ۔ البتہ چند شہرت پسند اشخاص ادب کی گردن پر خنجر آزمائی کرتے ہیں اور ایسے میں کوئی سفارش بھی نہیں بن سکتا ۔ بہرحال "سازِ نو" اپنی دوسری جلد کے پانچویں شمارے تک شائع ہونے کے باوجود ابھی گمنامی کے عالم میں ہے اور اس کی اس ظاہری حیثیت سے قطع نظر معیار کے اعتبار سے بھی ابھی کافی توجہ کی ضرورت ہے ۔ زیر نظر شمارہ میں ایک دو ناموں کے علاوہ سب کے سب نئے نام ہیں اور ان ناموں سے قطع نظر مضامین بھی کوئی معیاری فراہم نہیں ہوئے ہیں ۔ اس ماہنامہ کے مدیر کوئی "سید احمد علی حسینی فکر" ہیں جن کو اپنے نام کی قطع و برید کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے تاکہ ان کے ماہنامہ کے خریداروں کو رسالہ اور اس کے مدیر کو متعارف کرانے میں کچھ سہولت رہے ۔

اس ماہنامہ کا سرورق ایک ادبی رسالہ کے بجائے کسی "ہیر آئیل" کمپنی کے اشتہار کے لیئے زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے ۔ غرض کئی حیثیتوں سے اس ماہنامہ کو سدھرنا ہے ۔ اگر محترم مدیر کسی پڑھے لکھے حلقہ سے متعلق رہ کر مشورے لیتے رہیں تو ممکن ہے کہ "سازِ نو" کا مستقبل درخشاں ہو جائے ۔ ورنہ نتیجہ میں معاونین بعض گنگناتے رہ جائیں گے کہ ہائے کیا بتخانہ ویران ہو گیا ۔ لیکن ادب میں بت کے لیئے کوئی گنجائش نہیں ۔

تبصرے کے لیئے دو کتابوں کا وصول ہونا ضروری ہے اور تبصرہ بلحاظ وصول سلسلہ سے کیا جائے گا ۔

اسی کا نام دنیا ہے

خلافت عباسیہ کی شان و شوکت اور عدل و انصاف سے دنیا واقف ہے۔ کوئی حکومت اس کے ہم پایہ نہ تھی۔ خلیفہ ہارون رشید بہادر، متقل مزاج علم دوست حلیم، عدل و انصاف کا صحیح مجسمہ الغرض تمام ان اوصاف کا منبع تھا جو ایک مسلمان بادشاہ کے لئے لازمی ہیں۔

خاندان عباسیہ کے ساتھ ساتھ خاندان برامکہ بھی اپنی فیاضی، علمی لیاقت اور شجاعت میں شہرہ آفاق تھا۔ اس خاندان نے اپنے اوصاف حمیدہ کی بدولت بہت بڑا وقار حاصل کر لیا تھا۔ وزیر اعظم سے لے کر معمولی عہدیداروں تک اکثریت اسی قوم کی تھی۔ جب امیر یحییٰ برمکی جو خاندان کا سردار تھا۔ پیری کے باعث اپنے عہدہ وزارت سے دستبردار ہوا تو اس کی جگہ تمام حکومت میں سوائے اس کے دو بیٹوں جعفر بن یحییٰ اور فضل بن یحییٰ کے کوئی مقرر نہ ہوسکا اور نہ کوئی اس قابل تھا۔ یہ ہر دو وزیرزادے اسلام کے سچے بہی و ملک کے خیر خواہ، سید القوم خادم کے مصداق تھے جعفر بن یحییٰ وزیر اعظمی کے بلند مرتبہ پر سرفراز ہو چکا تھا۔ خلیفہ اس کی ہر رائے کو وقعت دیتے تھے جعفر کی ہر رائے اسلامی بہبودی حکومت و رعایا کی بہتری اور خلیفہ کی ہمدردی پر مبنی ہوتی تھی۔

ایک رات جبکہ تمام دنیا سنسان پڑی تھی خلیفہ گہری سوچ میں مبتلا بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ مغموم تھا۔ وہ کبھی اٹھتا تھا اور کبھی بیٹھ جاتا تھا۔ اس کے پاس کوئی مشیر موجود نہ تھا صرف ایک چوبدار تھا اور وہ بھی دروازہ پر سر نیچے کئے ہوئے کھڑا تھا گویا کہ معاملہ کی اصلیت معلوم کرنا چاہتا ہے تاگہاں خلیفہ کے منہ سے آواز دی۔ چوبدار دست بستہ کھڑا ہو کر بولا "جہاں پناہ! بندہ تعمیل حکم کے لئے تیار ہے۔" امیر المومنین نے فرمایا۔ امیر یحییٰ کو جس حال میں ہو دربار میں حاضر کرو۔" چوبدار نے تخت کو بوسہ دیا اور روانہ ہو گیا۔

تھوڑی دیر گذری کہ یحییٰ رات کے سونے کے لباس میں حاضر ہوا اور خلیفہ نے اس کو ایک تاریک کمرہ میں بند کر دیا اور چوبدار کو فضل کی طلبی کا حکم دیا۔ جب فضل دربار میں پہنچا تو اس کو بھی ایک دوسری کوٹھڑی میں بند کر دیا اور پھر یاقوت کوتوال کو طلب کیا اور جب وہ آیا تو امیر المومنین نے کہا "یاقوت! تم کو اس وقت ایک ضروری کام کے لئے بلایا ہے۔"

یاقوت :- "اے جانشین رسول! میرے لئے یہ بہت بڑا فخر ہے۔

امیر المومنین :- "مجھے اس وقت ایک ایسے سر کی ضرورت ہے جس کے بعد میرا جینا محال ہو جائے۔"

یاقوت :- (حالت حیرانگی میں) اللہ تعالیٰ ہمارے بادشاہ کو ملک و رعایا کی بہتری کے لئے زندہ رکھے۔"

امیر المومنین :- "یاقوت! جعفر بن یحییٰ کا سر کاٹ کر میرے سامنے حاضر کرو۔

اس حکم سے یاقوت کی حیرانگی و پریشانی کی کوئی حد نہ رہی اور وہ اس خیال سے کہ خلیفہ اعادہ فرمائیں خاموش دیکھنے لگا۔ امیر المومنین نے اس کی خواہش کو اس کے بشرہ سے محسوس کرتے ہوئے دوبارہ باآواز بلند کہا۔ "جاؤ وزیر اعظم برمکی جعفر بن یحییٰ کا سر۔" اب یاقوت کو یقین ہو گیا کہ واقعی وزیر اعظم کا سر مطلوب ہے اس نے عرض کی! بندہ ابھی حکم کی تعمیل کرتا ہے۔

جب یاقوت جعفر کے محل میں پہنچا تو رات نصف سے زیادہ گذر چکی تھی۔ جعفر اس وقت حکومت کے کسی ضروری کام میں مصروف تھے۔ یاقوت نے اس کو اطلاع دی کہ آپ کو شاہ عالم نے یاد فرمایا ہے۔ وہ اسی حالت میں یاقوت کے ہمراہ دربار میں پہنچا مگر یاقوت اس کو بجائے دربار کے ایک کوٹھری میں لے گیا جب اندر داخل ہوگئے تو یاقوت نے دروازہ بند کر دیا۔ اس وقت جعفر نے حیران ہو کر پوچھا۔

جعفر:- "اس حرکت سے تمہاری کیا خواہش ہے"

یاقوت:- (آنکھوں سے سیلاب بہا کر) امیر المومنین نے آپ کا سر طلب کیا!"

جعفر:- کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ جعفر ایسے وفادار خادم کا سر طلب کریں؟ یاقوت تم غلطی پر ہو۔"

یاقوت :- "حضور آپ یہ خیال کر سکتے ہیں یہ ناچیز غلام حکم شاہی کے بغیر اتنی بڑی گستاخی کر سکتا ہے کیا سارے ملک میں آپ جیسے فیاض اور عادل آقا کے سامنے کسی ظالم سے ظالم کو آنکھ اٹھانے کی جرأت ہو سکتی ہے آپ کے احسانات بے شمار ہیں۔"

جعفر :- "مجھے کسی صورت یقین نہیں آ سکتا کہ ہارون رشید جیسا منصف مزاج خلیفہ جعفر ایسے غلام کا سر مانگیں۔ جبکہ میرا قصور بھی کوئی نہیں۔ تو دوبارہ حکم لے۔ ایسا نہ ہو کہ کل تیرے سر پر کوئی مصیبت آ جائے۔

یاقوت :- میرے محترم سردار! آپ ہی خیال فرمائیں کہ مجھ ناچیز غلام میں اتنی جرأت کبھی ہو سکتی ہے کہ دوبارہ حکم لوں؟"

جعفر:- "میں نے ایک راہ نکالی ہے وہ یہ کہ تم جا کر عرض کرو کہ میں جعفر کو قتل کر آیا ہوں بعد میں جو حکم ملے تعمیل کرنا۔"

یاقوت :- "بہتر شاید آنا کر سکوں۔"

یاقوت دربار میں پہنچا تو پہلے ہی خلیفہ نے گرج کر کہا۔ "یاقوت! کہاں ہے جعفر کا سر" یاقوت نے عرض کی میں اس کو قتل کر آیا ہوں" خلیفہ نے کہا "اس کا سر میرے سامنے پیش کرو۔" ادھر وزیر اعظم نے کوتوال اور بادشاہ کی گفتگو اپنے کانوں سن لی اور یقین آ گیا کہ یاقوت سچا ہے جعفر نے اسی وقت وضو کر کے نماز نفل پڑھنا شروع کر دی ادھر جب یاقوت واپس کمرہ میں داخل ہوا تو جعفر سجدہ میں پڑا موت کا انتظار کر رہا تھا۔ یاقوت نے جب یہ کیفیت دیکھی تو بے اختیار دھاڑیں مار مار کر رونے لگا اور کہا ہائے اے ظالم مت کس قدر ذلیل ہے کاش میں آج کوتوال کی بجائے گداگر ہوتا۔ یا الٰہی! کیا خلیفہ کو یہ کام میرے ہی سپرد کرنا تھا افسوس میں آج کس کو قتل کروں گا۔ خاندان برامکہ کے سرتاج جعفر کو! کاش اس سے پہلے ہی میرا خاتمہ ہو جائے۔ اے جعفر! تیرے اور تیرے خاندان کے احسانات ایسے ہیں جو پشت با پشت کسی کو نہ بھولیں گے۔ اے موت یہ تیرا وقت ہے اگر خودکشی حرام نہ ہوتی تو خداوند کریم کی قسم! وزیر اعظم سے پہلے میں اپنا کام تمام کرتا۔ اسی فریاد میں یاقوت نے وزیر اعظم پر تلوار چلائی اور اس کا سر قلم کر کے بادشاہ کے سامنے لا رکھا۔

جب خلیفہ نے جعفر کا سر دیکھا تو زار زار رونے لگے۔ جعفر میں زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے اور خدا کرے بہت ہی جلد تیرا میرا ملاپ ہو۔ اے خدا اس سے یہ بہتر تھا کہ میں آج سلطنت کا ایک ادنیٰ رکن ہوتا۔ اے میرے دوست تو نے نعوذ قتل کیا گیا ہے اور مجھے تیرے جیسا ہمدرد اور وفادار کبھی نہ ملے گا۔ مگر افسوس کہ تیرے خاندان کی روز افزوں ترقی میں مجھے اسلامی حکومت کا بہت بڑا نقصان نظر آیا اور میرے دل میں خوف پیدا ہوا کہ اس سے حسد و رشک کی آگ ملک میں جا بجا پھیل جائے گی مسلمان کثرت سے ضائع ہوں گے اس لئے میں نے تم کو قتل کیا ہے تو خاندان کا تاج اور میرا دایاں بازو تھا۔ تیری قربانی نے میری زندگی کا لطف ختم کر دیا ہے یہ کہہ کر خلیفہ رونے لگے۔ جب صبح ہوئی تو خاندان برامکہ کے

تمام برامکہ خصوصاً جعفر کو قتل کر دیا گیا اور خلیفہ بھی ایسے پیاسے ہیں کہ چند ہی دنوں کے بعد چل بسے۔

جعفر کو قتل ہوئے اور خلیفہ ہارون الرشید کو دنیا سے گذرے عرصہ گذر چکا ہے خلیفہ کا نیک دل اور علم دوست فرزند مامون الرشید تخت خلافت پر بیٹھا ہے آج ہر ایک مسلمان کے چہرے سے خوشی ٹپکتی ہے بغداد میں ایک چہل پہل نظر آرہی ہے بازار سجے ہوئے ہیں دفاتر بند ہیں۔ اس لئے کہ آج عید الاضحی کا دن ہے۔ شاہی محل کے دروازے پر محتاجوں کا ہجوم ہے۔ مامون الرشید کا جوان بخت شاہزادہ محمد خاندان کی مستورات کے پاس محل میں موجود ہے اتنے میں ایک ضعیفہ لکڑی کے سہارے پھٹے پرانے کپڑے پہنے لڑکھڑاتی ہوئی محل کے اندر داخل ہوئی۔ اسکو دیکھتے ہی تمام شہزادیاں باادب کھڑی ہو کر اماں اماں پکارنے لگیں شہزادہ حیران تھا کہ یہ ضعیفہ کون ہے؟ اتنے میں شہزادے کی ماں نے کہا "بیٹا! یہ امیر یحییٰ کی بیوہ اور جعفر و فضل برمکی کی ماں ہے" جب شہزادے کو یہ معلوم ہوا تو اس کی خستہ حالی کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور کہنے لگا اماں! مجھے آپ سے اور آپکے خاندان سے ہمدردی ہے اور میں برمکیوں کی اسلامی خدمات کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں اور جو برمکیوں کا حشر ہوا۔ اس میں میرا اور میرے والد بزرگوار کا کوئی قصور نہیں خدا کیلئے ہمارے خاندان کے لئے بددعا نہ کرنا۔ آپ نے دنیا میں بڑا انقلاب دیکھا ہے میرے لئے چند نصیحت آمیز فقرے بیان فرمائیں۔

جعفر کی ماں نے کہا "اے بیٹا میں کیا نصیحت کر سکتی ہوں، صرف اتنا کہتی ہوں "یہ میرے خاندان کے محل ہیں اور ان کی قبریں"۔ اس چھوٹے سے فقرے میں خدا جانے کونسا جادو بھرا تھا کہ محل میں ایک سناٹا چھا گیا۔ تمام شہزادیاں رو رو کر بے خود ہوگئیں شاہزادہ کا دامن آنسوؤں سے تر ہوگیا آخر شہزادہ نے اماں کو قدم بوسی کر کے کہا "اماں! اس بہادر اضافہ فرمائیے" جعفر کی ماں نے عربی کے دو اشعار پڑھے۔

[illegible] محل کا نشان [illegible]
[illegible]
جن محلوں میں [illegible]
[illegible]

ان اشعار کے بعد محل میں سکوت ہی دیر کے لئے پھر ہو گیا طاری ہوگیا شاہزادے نے کہا اماں کچھ اور مولانا ؟ ضعیفہ بولی وہ زمانہ بھی تھا کہ عید کے دن اپنا یہ حال تھا کہ اس شان سے جاتی تھی کہ چالیس خوبصورت لونڈیاں میرے آگے اور چالیس میرے پیچھے چالیس دائیں اور چالیس بائیں ہوتی تھیں اور میں ہر ایک کے ہاتھ میں اشرفیوں کی تھیلی ہوتی کہ وہ غریبوں اور محتاجوں پر کھلے دل سے لٹاتی جائیں اور پھر بھی شکایت کرتی تھی کہ میرے بیٹے میرا پورا حق ادا نہیں کرتے۔ مگر آج یہ وقت ہے کہ میں قربانی کی دو کھالوں کے لئے جن کو رات کے وقت اوڑھ کے آرام کی نیند سو سکوں بغداد جیسے وسیع شہر میں پھر آئی ہوں۔ مگر کسی خدا کے بندے نے میری کمزوری، بڑھاپے اور ناتوانی پر رحم نہ کیا بیٹا یہ ہے دنیا کی بیوفائی اور یہ ہے اس کا انقلاب" "ایمان"

(از جاہد ڈیرہ اسمٰعیل خان)

جواہر ریزے

—— نہ جگر کی چوٹ چہرے سے معلوم ہوتی ہے۔ نہ دل کی دھڑکنیں سانس سے سنائی دے سکتی ہیں نہ اس درد ہی کا مطالعہ ممکن ہے جس کی ٹیس جگر سے دل تک اور دل سے دماغ تک اٹھ رہی ہو یا یہ ہمہ دل ہی تو ہے پتھر کا ٹکڑا تو نہیں جو کسی کی مظلومی کو دیکھے اور نہ پسیجے۔

—— حقیقت کو جھٹلا کر چلنا عقل و فراست کے منہ پر طمانچہ مارنے کے برابر ہے۔

—— محنت مرد کا زیور ہے اور محنتی شخص کامیاب رہتا ہے۔

—— توکل ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ بے پرواہ استاد کے شاگرد بدنصیب اور بداخلاق ہوتے ہیں۔

رم جھم

اگر کوئی پوچھے کہ ہندوستان میں صحافت کس طبقہ کی نمائندہ ہے تو بلاشبہ ہر اخبار کا مدیر اور مہتمم یہی جواب دیگا —— "صحافت عوامی خیالات کی نمائندہ ہے" —— مگر اصولی حیثیت سے جیسا کہ مسٹر سید حسین نے کہا تھا ہندوستانی صحافت کا معیار ابھی بہت پست ہے کیونکہ یہاں ایک صحافت ہی کیا زندگی کا ہر شعبہ چند سرمایہ داروں اور نوابوں کے خانساماؤں کے قبضہ و اختیار میں ہے جو مکاری سے غریبوں کی جیب پر بار بننے کے لئے اخبار پر اخبار اجرا کرتے اور اپنی نام نہاد عوامی نمائندگی اور قوم پرستی کی آڑ میں اپنے آقاؤں کے قصیدے چھاپتے ہیں۔ آج کل کے ایسے تمام اخبار جو "جنگ زرگری" میں مبتلا ہیں اپنی قوم کے بھولے بھالے عوام سے یہی کہتے پھرتے ہیں کہ اخبار قومی حقوق کی حفاظت کے لئے جاری کیا گیا ہے، اس لئے خود خریدار بن کر دوستوں کو بھی خریدار بنا ڈالئے! ورنہ قومی زندگی کی دوشیزہ کسی خطرناک کھائی کی آغوش میں اوندھے منہ گر پڑے گی —— لیکن ان مقاصد کو خریدار بنانے کے لئے پیش کیا جاتا ہے اور قومی مسائل تو مدیر اور ادارہ کے ذہن میں محفوظ رہتے ہیں۔ اگر یہ بات کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو وہ اپنی قومی صحافت کی ابتدا سے انتہا تک نظر ثانی کر کے دیکھ لے کہ اب تک ان کے قومی صحیفہ نگاروں نے کتنے قومی مسائل پیش کئے اور اجتماعی زندگی کی نشاط کے امکانات کو کس قدر آگے بڑھایا

—— چنانچہ حال ہی میں اجمیر شریف سے ایک ہفتہ وار اخبار نے "خواجہ نمبر" شائع کیا تھا اور اپنے قومی و مذہبی خصوصی نمبر میں ایک بڑے راجہ، ایک چھوٹے راجہ ایک بڑے [illegible] اور چھوٹے پاشا کی تصویریں بھی شائع کی ہیں مگر خواجہ کے مزار کے متولی کی تصویر ہی نافہ کردی گئی ہے۔ اس بے اعتنائی کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ بیچارے متولی کی جیب اتنی لمبی نہیں ہے کہ وہ اپنے قومی اخبار کی خالی جیب بھردے اور بھردے!

اسی انداز کی صحافت کا نام اپنے ملک میں بھی "قومی حقوق" کی حفاظت رکھا گیا ہے جو قوم کے چندوں سے کیجاتی ہے —— اور قوم اس فریب کو ابھی دور سے دیکھ رہی ہے اور خاموش بھی ہے مگر اس خاموش جنسری کیساتھ نئے گیت فضا میں آہستہ آہستہ مکمل ہوتے جارہے ہیں جن کے بول ہیں۔ "گیا دور سرمایہ داری گیا" لیکن قومی اخباروں کو اصرار ہے کہ وہ سرمایہ داروں ہی کو چھاپتے رہیں گے خواہ زمانہ جائے یا آئے —— "قومی اخبارات زندہ باد"

حیدرآباد کے بارے میں وزیر اعظم ہندوستان کے متعدد بیانات شائع ہونے پر ایک اشتراکی قائد نے کہا کہ وزارت عظمیٰ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہو کر پنڈت جی بہت باتونی ہوگئے ہیں —— اگر یہی بات صدر مجلس اتحاد المسلمین اپنی کسی تقریر میں کہہ جاتے اور حکومت حیدرآباد صدر مجلس کی تقریر کو قابل گرفت نہ ٹھہراتی تو پنڈت جی ایک اور بیان دیتے اور حکومت حیدرآباد کو "معاہدہ انتظام جاریہ" کی خلاف ورزی کا ملزم ثابت کرنے کی بھرپور سعی فرماتے —— اور پھر اپنے اشتراکی نقادوں سے پوچھتے —— "دوست! غمخواری میں میری سعی نہ فرمائیں گے کیا؟"

ایک ہفتہ

عالم

ایک اور جنگ ہونے والی ہے

برلن ۱۳ مئی تقریباً (۸۰) فیصد جرمنوں کو ... یاد کرتے ہیں کہ ایک اور جنگ ہونے والی ہے ... بڑی حد تک (۲۰۰) فی صد طلبا سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا تم یقین کرتے ہو کہ ایک اور جنگ ہونے والی ہے تو انھوں نے جواب میں "ہاں" کہا۔

امریکہ اور روس کا الزام ... ۱۳ مئی ... میں روس کے حکام نے جاپان سے ملحقہ سمندر میں ایک امریکی ہوائی جہاز کی سرگرمیوں کے خلاف احتجاج کیا تھا اور جہاز روسی حدود میں ... میں داخل ہوا ... مثالیں دی تھیں۔

امریکی حکام کا بیان ہے کہ ... کی تحقیقات کی گئی لیکن روسی الزامات کی صداقت کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔

... منزلہ عمارت میں آگ لگ گئی

... آدمی ہلاک ... زخمی ... ہو گئے (اس وقت ... اور ایک شخص شدید زخمی ہو گیا جب کہ ... میں واقع تین منزلہ عمارت میں آگ لگ گئی۔

امریکہ کے ایک شہر میں خوفناک طغیانی پورٹ

لینڈ ... (...) ... جون شہر وانیورٹ اس ... آبادی بالکل تباہ ہو گیا جو کولمبیا کی طغیانی ... دریا سے نکلا تھا اس سیلاب کی وجہ سے اس علاقہ کے (۱۸۰) ہزار ... باشندے غرق ہو گئے ... منزلہ لکڑی کے مکانات دیا سلائی کی ... ہو کر رہ گئے۔ اس سیلاب میں سب سے زیادہ ... غرق ہو گئے۔

برطانوی کولمبیا کی طغیانیوں میں (۵۰) ہزار سے زیادہ مکانات نذر آب ہو گئے

لندن ... جون ... برطانوی کولمبیا کی طغیانیوں میں (۵۰) ہزار سے زیادہ مکانات بہہ چکے ہیں برطانوی کولمبیا میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ہزاروں خاندان برباد ہو چکے ہیں اب تک نقصان کا اندازہ ڈیڑھ کروڑ ڈالر ہے کل امریکہ میں سیلاب کا پانی شہر پورٹ لینڈ تک پہنچ چکا ہے۔ دو بڑے بند طغیانی کے زور کو روک رہے ہیں۔

شہزادی الیزبتھ ماں بننے والی ہیں

لندن ... جون شہزادی الیزبتھ (۲۲) سالہ وارث تاج برطانیہ کو ماہ اکتوبر میں بچہ پیدا ہونے کی توقع کی گئی ہے۔ قصر بکنگھم سے پہلے سرکاری اعلان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ شہزادی ... جون کے بعد کسی قسم کی مصروفیات میں حصہ نہ لیں گی۔

شاہ فاروق کی جانب سے فارس الخوری کو اعزاز

قاہرہ ۳ جون۔ اخبار الاہرام نے اعلان کیا ہے کہ شاہ فاروق نے فارس الخوری بے کو ... آرڈر (درجہ اول) عطا کیا ہے۔

سعودی عرب کے امیر فیصل کا لندن میں ورود

لندن ۳ جون سعودی عرب کے ... امیر فیصل کل سہ پہر امریکہ سے لندن پہنچے جہاں وہ اقوام متحدہ کی تنظیم ... کے جلسوں میں شرکت کریں گے۔

امریکہ سے جنگی اسلحہ ترکی پہنچ گئے

انقرہ ۳ جون کل امریکی سامان کا ایک ... جہاز ترکی پہنچ گیا۔ اس سات ہزار ٹن وزنی جہاز سے استنبول کی بندرگاہ پر بمباری ... اور توپیں اتاری گئیں۔ گذشتہ ہفتہ بھی تین جہازوں کے ذریعہ کوئی دس ہزار ٹن سامان ترکی پہنچا۔

توقع کی جاتی ہے کہ عنقریب مزید سامان امریکہ سے ترکی آئے گا۔

ترکی اسرائیلی حکومت کو تسلیم نہیں کر سکتا

بیروت ۳۰ جون بیروت میں ترکی کے وزیر مختار نے کہا کہ ان کا ملک کبھی اسرائیل کو تسلیم نہیں کریگا۔

انقرہ میں اسرائیل کو ترکی کے لئے ایک خطرہ تصور کیا جا رہا ہے۔

عراقی ہوائی فوج کی یہودی اجتماع پر بمباری

بغداد ۵ جون ... کے ایک کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ عراقی ہوائی فوج نے یہودی نو آبادیات پر شدید بمباری کی جس کی وجہ سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔

... پر شدید قسم کی بمباری کی گئی ہے اور کئی مقامات پر ریلوے اسٹیشن کو بھی نشانہ بنایا گیا دشمن کے اجتماع پر بھی بمباری کی گئی۔

شامی ... کی ...

دمشق ... جون ... جنگی سرگرمیاں ... ماہ ... بر ... دے رہے ...

آپ ہرگز وی پی واپس نہ کیجئے وی پی واپس کرنا ایک مذموم فعل ہے اگر غلطی سے ایسا ہو تو فوراً اطلاع کیجئے

پاکستان

دہلی سے آئے ہوئے مہاجر غلط بیانی ...

... مغربی پنجاب کی حکومت نے ... دہلی سے آئے ہوئے مہاجرین کو تنبیہ کی ہے ... جو ... کے متعلق غلط بیانیاں ... ہیں۔ ... لاہور میں ایک ... جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اگر مہاجرین غلط بیانات دیں گے تو ان کے ... بند کر دیے جائیں گے۔ جو انھیں نادار مہاجر ہونے کی وجہ سے دیا جا رہا ہے۔

مملکت کی ... کے لیے پچاس ... کا قرضہ حکومت پاکستان جاری کریگی

کراچی ۳ جون۔ حکومت پاکستان نے مملکت کی ... کے فروغ کے لئے پچاس ہزار ... کے قرضے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حیدرآباد کے مسئلہ کے حل کے لئے ہندوستان نے گفت و شنید کے طریقہ کو ترجیح دی

دہلی کے ایک بڑے اجتماع میں پنڈت نہرو کی ...

نئی دہلی ... جون کل دہلی کے ایک بڑے اجتماع میں پنڈت نہرو نے حیدرآباد کا تذکرہ کیا۔ اپنی تقریر کے دوران میں انھوں نے کہا کہ حیدرآباد کا جغرافیائی موقف اور معاشی خصوصیات بالآخر حیدرآباد کو ہندوستان میں شامل ہو جانے پر مجبور کر دیں گی۔ ہندوستان اپنی حدود میں ایک آزاد ... برداشت نہیں کر سکتا کیونکہ ایسی آزاد ریاست ملک کی سیاست کے لئے خطرناک ہوگی۔

ہندوستان نے اس مسئلہ کے حل کے لئے گفت و شنید کے طریقہ کو ترجیح دی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ اس کے ساتھ ہی ہندوستان اگر ضرورت پڑی تو دوسرے طریقے سے بھی اس مسئلہ کو نپٹنے کے لئے تیار ہے جمہوریت کی تیز رو کے مقابلہ میں حیدرآباد کے اندر جاگیردارانہ نظام باقی نہیں رہ سکتا۔

ہندوستان و پاکستان کے باہمی مسائل کا ذکر ... کشمیر کے مسئلہ کی طرف اپنی تقریر کا رخ بدلتے ہوئے پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ کشمیر کے ... لوگوں کو ... ہندوستان وہاں کے ... کا مطلق ارادہ نہیں رکھتا ہندوستان و پاکستان کے باہمی مسائل پر ... کہا کہ دونوں ملک معاشی رشتوں میں مضبوطی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔ اگر رشتے منقطع ہو گئے تو دونوں ملکوں کی ... تباہی کا باعث ہونگے دونوں ملکوں ... ضروری ہے کہ دوستانہ تعلقات برقرار رہیں۔

ہندوستان

... ساحل ... پہنچ گئیں ہیں ... ان ... جنگ ... ان کے نام ... دی ڈسٹرائر ... اور ... اور یہ ... اور ... وغیرہ ... ساز و سامان ان میں ...

برما سے بیس ہزار ٹن چاول کی روانگی

مدراس ۳۰ مئی برما سے بیس ہزار ٹن چاول ساحل مدراس پہنچ گیا۔

بمبئی، کلکتہ اور مدراس کی بندرگاہوں سے ۱۲ کروڑ روپیہ کی برآمدات

نئی دہلی ۳ جون بمبئی کلکتہ اور مدراس کی بندرگاہوں سے گذشتہ ماہ ۱۲ کروڑ روپے کی برآمدات ہوئیں۔

جوتے کے تلوں میں سے ۱۲ تولہ سونا برآمد ہوا

کلکتہ ۱۳ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سنار ... سونا ان جوتوں کے تلوں کے اندر سے برآمد کیا جس کو ضبط کر لیا گیا جنہیں ایک ہندوستانی تاجر پہنے ہوئے تھا۔ یہ چوری اس وقت پکڑی گئی جب کہ تاجر ... کو جو برما سے آیا تھا ڈم ڈم کی طیران گاہ پر اترا۔

مدراس میں ملک معظم کی سالگرہ

مدراس ۸ جون، حکومت نے یہ حکم دیا ہے کہ ... جون کو ملک معظم کی سالگرہ کے دن سرکاری عمارتوں پر ہندوستان کے قومی جھنڈے کے ساتھ ساتھ ایک یلند برطانوی جھنڈا (یونین جیاک) بھی لہرایا جائے گا۔

حکومت ہند کی جانب سے ایک سو ریلوے انجنوں کا آرڈر

واشنگٹن ۷ جون ہندوستانی سپلائی مشن نے ڈلیفیا کی ایک فرم کو ایک سو ریلوے انجنوں کا آرڈر ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر میں دیا ہے۔

پاکستان کے لئے وی پی جو بند کر دیا گیا تھا

اب کھل گیا ہے نیز جو پوسٹیج میں اضافہ کیا گیا تھا وہ بھی منسوخ کر دیا گیا۔

اب پاکستان کو وہی محصول ڈاک لیا جائے گا جو ہندوستان میں لیا جاتا ہے۔

اب تک پاکستان کو وی پی بند ہونے کی وجہ اخبار ... وی پی روانہ نہیں کیا جا سکا نیز جن حضرات نے آرڈر بھیجے ہوئے ہیں ان کے جواب ذریعہ وی پی ارسال کئے جائیں گے۔

دکن

خدام و متوسلین درگاہ اجمیر شریف کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا شاہانہ عطیہ ۔ حیدرآباد ۳۰ مئی جلالۃ الملک اعلیٰحضرت بندگان عالی نے براہ خسروانہ خدام و متوسلین درگاہ اجمیر شریف کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی رقم منظور فرمائی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ حسب احکام اس رقم کی تقسیم کے لئے ناظم صاحب امور مذہبی اور محکمہ فینانس کے ایک عہدہ دار اجمیر شریف جائیں گے ۔

سینما ہال میں ڈائنامیٹ اندازی دھماکہ اور آتشزدگی ۔ حیدرآباد ۳۰ مئی اس سے قبل یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ سینماؤں میں بم اور ڈائنامیٹ لگانے کے لئے کانگریسی غنڈوں کی ایک خفیہ جماعت مکمل منصوبے تیار کر چکی ہے اور بہت جلد سینما ہال میں ڈائنامیٹ کے تازہ حادثہ کی تفصیلات آج موصول ہوئی ہے ۔ اس اطلاع میں یہ بتایا گیا ہے کہ ناندیڑ کے ایک سینما ہال حبیب ٹاکیز کے درجہ چہارم میں پرسوں رات کے (۸) بجے جب کہ فسٹ شو ختم ہو رہا تھا ایک ڈائنامیٹ لگایا گیا جس کی وجہ سے ایک مہیب آواز کے ساتھ شدید دھماکہ ہوا اور آگ بھڑک گئی پوری عمارت شعلہ پوش ہو جاتی اگر بر وقت آگ پر قابو نہیں پایا جاتا ۔ اس حادثہ کی وجہ سے کوئی جانی نقصان نہ ہو سکا ۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ ڈائنامیٹ مقامی کانگریسی غنڈوں کی ایک جماعت نے لگایا تھا اس سلسلہ میں مزید سنسنی خیز انکشافات کی توقع کی جا رہی ہے ۔

ریل کے ذریعہ حیدرآباد آنے والے مسلم مسافروں پر ایک اور شدید حملہ غنڈوں نے دو مسلمانوں کو چاقوؤں سے زخمی کیا ۔ حیدرآباد ۳۱ مئی ہندوستانی علاقے میں ریل کے ذریعہ حیدرآباد آنے والے مسلم مسافروں پر ایک اور شدید حملہ کا انکشاف ہوا ہے ۔ ۲۳ مئی کو گلبرگہ کا ایک ۔۔۔ محمد خواجہ پورہ سے بذریعہ ریل گلبرگہ واپس [illegible]

دکن کا ایک ہفتہ

[redacted] مسلمان تھے ۔ جب ریل گاڑی ریاست اکل کوٹ کے مقام کڑپ گاؤں ضلع شولاپور پہونچی تو تقریباً پچیس کانگریسی غنڈے ڈبہ میں داخل ہوئے اور جب انھیں یہ معلوم ہوا کہ یہ مسلمان گلبرگہ جا رہے ہیں تو انھوں نے ان پر فوراً حملہ کر دیا ۔ غنڈوں نے دو مسلمانوں کو چاقوؤں سے زخمی کیا ۔ پھر وہ ان چھ کے چھ مسلمانوں کو ریل گاڑی سے باہر کھینچ لائے اور ان کا سامان لوٹ لیا ۔ محمد خواجہ اور ایک دوسرا شخص ان کے ہاتھ سے کسی طرح بچ نکلنے اور موضع کولالی ضلع گلبرگہ پہونچ گئے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ باقی چار اشخاص کا کیا حشر ہوا ۔

بمب سازوں کی گرفتاری ۔ حیدرآباد یکم جون ۔ مومن آباد کی ایک اطلاع میں بتلایا گیا ہے کہ مقامی پولس نے شیوداس نامی بم ساز کو اس کے ایک ساتھی شنکر لال کے ساتھ گرفتار کر لیا تفتیش میں ملزمین کے پاس سے تیار شدہ بم اور اشیاء بم سازی برآمد ہوئے ۔ تلاشی میں پولس کو ایک غیر رجسٹر شدہ بندوق بھی ملی ۔ اطلاع میں کہا گیا ہے کہ مقامی وکیل نارائن گنپت کو پولس نے حکومت کے خلاف سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کر کے ریمانڈ کر دیا اس کے قبضہ سے ایک ممنوعہ اخبار اور کچھ کاغذات بھی برآمد ہوا جس کو پولس نے اپنی تحویل میں لے لیا ۔

مدرسہ جلا دیا گیا ۔ حیدرآباد یکم جون مومن آباد کی ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے موضع پان گاؤں کے سرکاری مدرسہ کو کانگریسی اشرار نے جلا دیا ۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی ۔ حیدرآباد ۔ ۳۱ مئی ۔ پریس ایکسچینج کی پیش قیاسی کے مطابق کل رات (۴۳) سیاسی قیدیوں کو جن میں مسٹر بردہی چند چودہری مسٹر سرجو پائی اور دیگر اصحاب شامل ہیں وزیر اعظم حیدرآباد کے حکم پر ممالک محروسہ کے مختلف جیلوں سے رہا کر دیا گیا ۔

مملکت آصفیہ کے لئے مزید دواخانے پچاس لاکھ روپیہ صرف کئے جائیں گے ۔

[redacted] سرکار عالی نے دواخانوں کی توسیع کا ایک پنج سالہ پروگرام مرتب کیا ہے جس پر تخمیناً پچاس لاکھ روپیہ کے مصارف عاید ہوں گے ۔ یہ اسکیم حکومت سرکار عالی کے زیر غور ہے ۔

اس اسکیم کے تحت بلدہ حیدرآباد کے دواخانوں میں مریضوں کے لئے مزید ۱۲۰۰ بستروں کا انتظام کیا جائے گا ۔ اس طرح شہر کے دواخانوں میں بستروں کی مجموعی تعداد ۲۷۵۶ ہو جائے گی ہر صوبہ میں ایک علاقہ واری ہسپتال تعمیر کیا جائے گا جس میں ۳۰۰ بستروں کی گنجائش ہوگی ۔ اضلاعی دواخانوں میں حسب ضرورت ۵۰ بستروں کا اضافہ کیا جائے گا ۔ بیس ہزار سے زائد آبادی رکھنے والے تمام مقامات پر نئے دواخانے تعمیر کئے جائیں گے جن میں ۵۰ بستروں کی گنجائش رہے گی ۔ ہر تعلقہ کے مستقر پہ ایک دواخانہ قائم کیا جائے گا جس میں ۲۰ بستر ہوں گے ۔ دیہی دواخانے بھی قائم کئے جائیں گے ۔ پانچ ہزار سے زائد آبادی والے قصبہ اور ان کے اطراف دس میل کے اندر بسنے والی آبادی کے لئے دواخانے میں مفاجاتی بستروں کا انتظام رہے گا ۔ آنکھ ، ناک ، حلق اور کان کے امراض اور دانتوں کے علاج کے لئے بھی ایک علٰحدہ دواخانہ قائم کیا جائے گا جس میں ۲۰۰ بستروں کی گنجائش رہے گی ۔

بسوں میں تخفیف ۔ حیدرآباد ۱۴ جون پٹرول اور تیل کی قلت کے باعث حیدرآباد میں ریلوے بس صبح کے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک اور دن کے تین بجے سے شام کے ۷ بجے تک چلائی جائے گی ۔

وزراء حکومت بائیسکل پر ۔ حیدرآباد ۴ جون پٹرول کی مسدودی کی وجہ سے عوامی وزراء نے بائیسکلوں پر بیٹھنے کا تہیہ کیا ہے چنانچہ وزیر مواصلات مولوی عبدالرحیم صاحب بائیسکل سواری شروع کر دی ہے موصوف آج صبح اپنے گھر سے بائیسکل پر دار السلام آئے ۔

قومی خبریں

مولوی محمد جعفر صاحب معین الزائرین فرزند ملا محمد باقر صاحب مرحوم کوکن کمپنی

جو زائرین عتبات عالیہ کو بمبئی میں سہولتیں فراہم کرنے کمپنی اپنے والد کے بعد خود کو وقف کئے ہوئے ہیں ادارہ "انتخاب" کو مطلع فرمایا ہے کہ صاحب موصوف کے چھوٹے فرزند محمد جواد صاحب ٹائیفائیڈ میں (۲۵) روز مبتلا رہ کر انتقال کر چکے ہیں ۔ محمد جواد کی عمر بوقت انتقال صرف اٹھارہ سال تھی اور یہ میٹرک کے طالب علم تھے ۔ اسی سال امتحان بھی دے چکے تھے ۔ اس سانحۂ ارتحال پر ہم محمد جعفر صاحب کی خدمت میں اظہار رنج و ملال کے ساتھ ساتھ بارگاہ خداوندی میں مرحوم کے لئے اپنی رحمت زیادہ نازل کرنے کی دعا کرتے ہیں اور مومنین سے استدعا کرتے ہیں کہ مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ سے شاد فرمائیں گے ۔

مولوی افتخار علی صاحب ساکن بازار حسینی محلہ جو عرصہ تک کرانہ کی سرکاری ایجنسی حاصل کر کے ابنائے قوم کی خدمت کیا کرتے تھے اور رکشا کمپنی کے مالک بھی تھے بتاریخ ۲۵ رجب ۱۳۶۷ھ کو اچانک انتقال کر گئے ۔ خداوند عالم سے التجا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماتے ہوئے مرحوم کے متعلقین کو صبر جمیل کی طاقت عطا فرمائے امید ہے کہ مومنین مرحوم کی روح کے لئے فاتحہ خوانی کی زحمت فرمائیں گے ۔

فہرست

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہو جاوے

رعایت: پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

مراثی و نوحہ جات

اردو

روپے

گلزار غم مراثی میر عشق جلد اول	۵
بریان غم ایضاً جلد دوم	۵
مجموعہ سلام دولہا صاحب	۵
درۃ النجوم مراثی نوحہ جات	۳

تاجی ٹی فلم

گلدستۂ گلستان ارم نوحہ جات روشن	۳
گلشن لیاقت	۳
مفتاح الکمال	۳
دفتر ماتم مختلف حصے	۵
بحساب فی حصہ	
نشتر غم رباعیات	۱
ذخیرہ ذاکر ہر حصہ	۲
فغان زہرا نوحہ جات سرور	۳
براہین غم مراثی نفیس جلد اول	۱۲
اشعار مرثیہ	۳
مراثی مرزا دبیر جلد اول	۳
〃 جلد دوم	۳
〃 جلد سوم	۳
رزم و بزم	۲
مراثی نگار	۲
وفور غم نوحہ جات دلفتہ	۱
خزانہ عرفان نوحہ جات رفیع	۲
دفتر فصاحت عنوان مجموعہ سلام میر مونس	۲
شمع تعزیت مجموعہ سلام	۱۰
مراثی اویس بلگرامی	۴
مجموعہ سلام و مراثی فصیح	۳
معارج الفضائل در معجزات ائمہ	۸
مراثی میر انیس جلد پنجم و ششم	۱۵
ریحان غم مراثی میر انیس	
وحید ذی سوز جلد اول	۱۰
ایضاً جلد دوم	۱۰
براہین غم جلد اول دوم	۶
نوحہ جات حسین حصہ اول	۵
ایضاً حصہ دوم	۲
بحر ماتم دفتر غم مراثی نفیس	۵
فغان طاہرہ	۱
بیاض نوحہ جات شوکت تین حصے فی حصہ	۲
[illegible] نوحہ جات [illegible] تین حصے	۳

فقہ مذہب سنت و الجماعۃ

عربی

ظفر اللاضی بما یجب فی القضا علی القاضی	۵
عمدۃ السالک مذہبنا	۴
فقہ اکبر عن اہل بیت الاطہر از مولوی حسن زماں صاحب حصہ اول	۶
ایضاً کتاب دوم از حصہ اول	۲
حسامی طبع قدیم	۴
تحفۃ المحتاج جلد رابع	۴
نور الانوار و قمر الاقمار	۶
سراجی مع ضیاء السراج و شرح تہذیب	۴
الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی طبع کاغذ ولایتی	۱۰
نصاب الجنایات و شرح سلم	۴
شرح وقایہ طبع کاغذ قدیم	۴
شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایہ	۴
شرح السیر الکبیر	۱۲
کتاب الامالی	۱
ہدایہ طبع قدیم	۸
ہدایہ معہ ترجمہ فارسی	۱۵
ایضاً اولین یا آخرین فی حصہ	۸
[illegible] نقض الوضو	۴
فتاوے در مختار	۶
شرح الثلاثی لابن الملک	۸
نوادر الوصول فی شرح الاصول	۴
مستخلص الحقائق یعنی شرح کنز الدقائق	۳
فتاوی عالمگیر و فتاوی بزازی جلد ششم	۶
ضروریات الامامت بیان المقبول	۴
جواب المقبول [illegible] البیان	
و مجموعہ خطب	
فرائض شریفیہ	
منیۃ المصلی طبع قدیم	
شرح [illegible] التہذیب	۴
شرح عقاید النسفی و معیار العلوم و حاشیۃ الخیالی	۳
کنز الدقائق	۲
[illegible] شرح وقایہ	۶
و حاشیہ [illegible] ترجمہ شرح وقایہ	
شفاء ناظمی نعمان و شرح	۲
[illegible] خورد	
مسائل [illegible] رسالہ جات	
و خلاصۃ الحساب	
شرح [illegible]	۸
متن المنہج	۵
طریق الوضو	۴
تعلیق الفاضل فی [illegible]	۱۰
العلامہ و شرح وقایہ [illegible] قدیم کرم خوردہ	
شرح مجمع البحرین کتاب الطلاق	۳
فتح الغریب المجیب علی الکتاب التقریب و شرح کاشف الشجاع	۴
فتاوی ہندیہ ترجمہ فتاوی عالمگیری جلد اول	۶
بیت مقاصد النکاح	۲
ہدایہ مکمل	۱۵
در مختار	۶
میزان المعارف شعرانی	۴
صحیح بخاری	۱۵
شرح وقایہ چلپی	۴
الاشباہ والنظائر حلہ ناشب	۴
فتاوی حامدیہ جلد اول و دوم	۱۰
بدیعہ رشیدیہ و سراجی	۴
فتاوی المختار	۶
ہدایہ و کفایہ	۶
فتاوی خیریہ کامل طبع مصر	۲۵

فقہ مذہب سنۃ والجماعۃ

فارسی

کتاب الجنایات از فتاوی عالمگیری	۴
مفتاح الصلوٰۃ	۲
حدود و جنایات	۳
مالا بدمنہ و خیر المبین ترجمہ حصن حصین	۴
فتاوی عزیزی و دیگر مختلف رسائل	۶
[illegible] جلد اول	۲
[illegible]	۲
[illegible] الواعظین	۳
[illegible] حدود و جنایات	۳

فقہ مذہب سنۃ والجماعۃ

اردو

شرح وقایہ جلد اول و دوم	۴
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ کامل	۱۲
ایضاً جلد دوم	۳
اثبات الالہام و حقائق الاسلام و خلاصۃ العقاید	۳
برہان الاحکام فی آداب الاسلام	۳
نوزن تحقیق ملقب بہ تحفہ حنیفہ جلد ۳ وغیرہ	۳
علم الفقہ جلد اول تا ۶ و تراجم الفقہا	۸
[illegible]	۴
اردو شرح [illegible]	۸
سوہ بہت [illegible]	
احمدی و قبول [illegible]	
و ظہور الحیات و [illegible] قبل شرع شریف	
زواجر ہندی	۱
مجموعہ مصباح الحیات	۱
روح الاسلام و الایمان	۲
و خلاصۃ الفقہ و [illegible]	
وسیلۃ النجات فی احکام الصلوٰۃ	۴
کلید باب الحج	۱
حقیقۃ الصلوٰۃ و تحفۃ الہند	۲
بدر انمال فقہ منظوم	۲
تحفۃ الہند و کشف الحجاب	۲
ارشاد المبتدی و اجابۃ الداعی	۳
نسیم جنت ترجمہ [illegible]	۸
ظہور الحق فی قصص الجنات	۳
وقار الاسلام فی تبیان الاحکام	۳
ترجمہ مناسک الایضاح و تحفہ	۵
زبدۃ المناسک انیس الحج	۲
الفواید الصحاح فی مسائل النکاح	۱
[illegible] الابرار من فقہ الحنفی المختار جلد دوم	۲
قدوری طبع مجتبائی و قیومی	۳
ایضاً مترجم	۳
صحیفہ عثمانیہ	۱
کلید اوقات	۱
فتاوی المیراث	۱
احسن المسائل شرح کنز الدقائق	۴
فوائد قادریہ	۴
شرح محمدی	۸

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا ۵۱۲۰

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار ارشاد

مہتمم محمد حسین

مدیر شیخ ابوالقاسم حسنی

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفی (۲۶)

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۲ آنہ
ممالک غیر دس روپیہ ہالی سکہ
ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہیں ہوگا

اجرت اشتہار

فی انچ ...... ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہار پیشگی
وصول ہونی چاہئیے
اخبار نہ پہنچے تو فوری اطلاع دیجئے

جلد (۲) ۹ شعبان ۱۳۶۷ھ م ۱۷ جون ۱۹۴۸ء موافق ۱۷ امرداد ۱۳۵۷ف یوم پنجشنبہ نمبر (۵)

ترتیب

دعا

ذاکر فتحپوری

جو دل میں آئے تو حاجت مری روا کر دے
مری شراب کہن مجھ کو پھر عطا کر دے

ہر اک جواں کو عطا کر جمالِ مرتضوی
زنانِ دہر کو تصویرِ فاطمہؑ کر دے

ہزار بت کدے رقصاں ہیں قلبِ مسلم میں
صنم کدہ کو حرم کر دے - کربلا کر دے

قدم قدم پہ ہے سیلِ گراں مصیبت کا
کرم ترا کہ مجھے - صبر آشنا کر دے

جو درد آج چمکتا ہے قلبِ دوراں میں
اسی کو ملتِ بیضا کا رہنما کر دے

میں چاہتا ہوں مقاماتِ قدس کی تفریح
اگر تو جوہرِ ہستی کو آئینہ کر دے

جہازِ بحرِ محبت کا ناخدا ہے تو
میں تیرے صدقے مجھے درد کا خدا کر دے

بہ یک نگاہ جو کھا جائے حسنِ باطل کو
وہ نورِ شمعِ حقیقت مجھے عطا کر دے

خفی نہیں ہے کوئی بات دل کی جب ذاکر
تو کھول کر میں کہوں اس سے کیوں کہ کیا کر دے؟

اداریہ

موسیٰؑ و فرعون — وشبیرؑ و یزید!

یہ دنیائے آب و گل جس کی رونق اور یہ زندگی جس کی چہل پہل ایک انسان کے اٹھنے اٹھنے گرنے اور گر گر کر سنبھلنے سے عبارت ہے، اپنے اندر چشم بینا کے لئے مکمل درس عبرت لئے ہوئے ہے کیونکہ یہاں انسانی تہذیب و تمدن کی اچھوائی برائی پہ چھائیاں اور اقتدار کی دھوپ چھاؤں کی سبق آموزیاں بہت بے نظیر ہیں۔ اور ان ہی کے عناصر اربعہ کے ڈھیر میں آدم اور ابلیس کا امتیاز، ہابیل و قابیل کا فرق، صبح آفرینش سے اب تک بدستور ظاہر و نمایاں ہے۔ اسی خاندان کی مٹی سے نوحؑ کے دشمنوں کا بغض متعدد کھلونے گھڑ چکا ہے، اسی آتشکدہ میں براہیمؑ سے نمرود کا ہنگامہ دور دور تک فضا کو گرما چکا ہے، اسی کی سیل رواں میں موسیٰؑ نے فرعون کی معرکہ آرائی کو غرقاب کیا ہے اور اسی دنیائے گرد و باد کے طوفانوں میں حسینؑ نے یزیدی گمراہی کو ٹوکا ہے —— اور اس طرح نکوکاری و بدکاری، نور و ظلمت اور محاسن و ذمائم کی پیکار سے انسانیت کی تاریخ مالا مال ہوکر ایک دنیائے درس و عبرت بن گئی ہے۔ مگر ان عظیم واقعات کے پیچھے بھی نیکی و بدی کی قوتوں کی کارفرمائی کتنی ہمہ گیر تھی، اس کا اندازہ یزدان و اہرمن کے اختلاف، کنس اور کرشن کی نبرد آزمائی، کورو اور پانڈو، راون اور رامچندر کی رزم آرائی سے ہوسکتا ہے۔ آج کون ہے جو نمرود، فرعون، کنس اور راون کو برا نہیں سمجھتا —— اور کون ہے جو ابراہیمؑ، موسیٰؑ، کرشن اور رامچندر کو لائق احترام و ثنا نہیں جانتا؟ فی الحقیقت یہی تو وہ فرق ہے جس کی ابتدا ہابیل و قابیل سے ہوئی جس کو شاعر مشرق نے اپنی پوری شاعرانہ اور حکیمانہ قوت سے ظاہر بھی فرمایا ہے کہ ——

موسیٰؑ و فرعون و شبیرؑ و یزید

ایں دو قوت از حیات آید پدید!

یہ ایک ایسی سچائی ہے جس سے انکار ممکن نہیں اور ہم بھی شاعر مشرق کے اس حکیمانہ نقطۂ نظر سے متفق ہیں کہ خیر و شر کی پیکار اور خوب و زشت کی کشمکش ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی اور جس کے مظاہر موسیٰؑ و فرعون ہیں۔ مگر معترضین کے لئے "خیر و شر" سے ہٹ کر ایک اور مقام "ماوراء خیر و شر" کا بھی ہے جس کی کارفرمائی نہ صرف عالم فکر بلکہ میدان عمل میں جاری و ساری ہے اور جہاں پہونچ کر انسان پچھلے سارے "نیک و بد" سے بلند ہوجاتا ہے اور ایسے انسان کے پیش نظر کوئی فلسفیانہ فکری سانچہ یا عملی نمونہ باقی نہیں رہتا بلکہ وہ اگلے وقتوں کے مقررہ علمی، اخلاقی، مذہبی اور معاشی و معاشرتی قیمتیات (Values) کو بدلنے کے لئے "خیر و شر" کے نئے تصورات کی تخلیق کرتا ہے اور اپنے مخصوص مکتب خیال کی ترویج کا عزم کرکے آگے بڑھتا ہے ——

حسینؑ بھی خیر و شر کی تفہیم سے زیادہ زندگی کے لئے اسلامی قیمتیات کی ترویج کا عزم رکھتے تھے، اسی لئے امام مظلوم کو صرف "خیر و شر" کی بندھی تکی تصوریت کے سانچوں میں سمجھنے کی کوشش کرنا، اگر تجاہل نہیں تو تغافل ضرور ہے جس کا نتیجہ حسینی مسلک سے دور جا پڑنے کے مترادف بھی کہا جاسکتا ہے ——

کیونکہ حقیقت تو یہ ہے کہ حسینؑ اور حسینیت اگلے پچھلے فلسفیانہ پیمانوں میں ناپ کر جاننے اور سمجھنے کی کوئی جنس نہیں بلکہ ایک ارفع مسلک حیات ہے جس کا اعتراف خود شاعر مشرق نے یوں کیا ہے ——

زندہ حق از قوت شبیری است

باطل آخر داغ حسرت میری است!

گویا شاعر مشرق کو ماننا ہی پڑا کہ شبیری نام ہے اس قوت کا جس سے حق نے زندگی پائی —— اور شبیرؑ وہ قوت تخلیق ہے جس نے حق و صداقت کو ایک نئے انداز میں دیکھا، دکھایا اور یوں دنیا حق سے متعارف ہوئی کہ بالآخر ماننا ہی پڑی —— "حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسینؑ" ——

اس طرح گفتگو کو ختم کرنے سے پہلے ہم اس امر کو کھلے طور پر ظاہر کردینا چاہتے ہیں کہ حسینؑ کوئی "خیر و شر" کی اصطلاحی لڑائیاں برپا کرنے والوں میں نہیں بلکہ زندگی کی زندہ قیمتیات تخلیق کرنے والے انسانوں میں ہیں۔ اور وہ حیات جو خیر و شر کی دو قوتوں کو معرض اظہار میں لے آتی ہے، ایسے انسانوں پر اپنا جبر نہیں چلاسکتی —— کیونکہ خالق ہی حیات کا فاتح ہوتا ہے اور حسینؑ بھی فاتح ہے اور اسی لئے ماورائے خیر و شر بھی۔

لیکن اس مہ و ستارہ کی پابند اور خیر و شر کی عادی دنیا میں رشک انسانیت وہ انسان ہیں جو بازاروں میں کوڑا بلند کرسکیں اور کھلے میدانوں میں تلوار —— کوڑے سے امن عامہ غارت نہیں ہوتا اور تلوار سے نیکی کی رسی نہیں کٹتی! —— اور یہ کوڑا اور تلوار بھی خیر کہے گئے ہیں اگر حسینؑ نے نہ تو کبھی کوڑا بلند کیا اور نہ تلوار، پھر کیوں نہ ایسے انسانوں کو خیر سے بلند کہا جائے جن کی تلوار نے شیر کی تلوار کو کاٹ کر "ذوالفقار" نام پایا اور اسی لئے بھی حسینؑ ماورائے خیر و شر ہیں گویا شاعر مشرق کے نقطۂ نظر سے —— "حقیقت ابدی"۔

قصیدہ در ولادت حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام

—— از ——

وحید الحسن تابش رائے پوری

جہاں کے عقدہ کشا دیں کے رہنما آئے — دعا پکار اٹھی جان مدعا آئے
رسول پاک کے ہاتھوں پہ مرتضےٰ آئے — کہ دیں کی گود میں ایمان و حق نما آئے
وہ دیکھ کعبے کی دیوار مسکرا اٹھی — خدا کے گھر میں نصیری ترے خدا آئے
جہان کفر کی گم ہو رہی ہے تاریکی — تجلیوں کی قسم دین کی ضیا آئے
علیؑ جو کعبے سے نکلے خدا سمجھ بیٹھے — نصیری اور بھی بھٹکے جو رہنما آئے
تمام بت پئے سجدہ ہیں آج کعبے میں — پڑا ہے وقت نہ کیوں یاد پھر خدا آئے
فرشتو موجوں سے وحشت کی ہم نہیں ڈرتے — جہاز پر ششِ مرقد کے ناخدا آئے

قطار اونٹوں کی بخشی ہے جس نے اے تابش
اسی کے در پہ ہیں ہم لے کے التجا آئے

قطعہ

علیؑ کو ہم عقدہ کشا کہہ رہے ہیں — کچھ ایسے بھی ہیں جو خدا کہہ رہے ہیں
میں حیراں ہوں قول نصیری پہ تابش — خدا ان کو سمجھے یہ کیا کہہ رہے ہیں

وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے اگر آپ آئندہ وی پی واپس کریں گے تو آپ کا نام انتخاب میں شائع کیا جائے گا

معاویہؓ و حسینؑ کے کردار کا فرق

(از)
مولانا نیاز فتحپوری

افراد:-

حسینؑ	ابن علی مرتضیٰؑ	ارینب	عبداللہ بن سلام کی بیوی اور اپنے عہد کی بے مثل جمیل عورت
معاویہ	ابن ابی سفیان (امیرِ وقت)	ابوہریرہ	صحابیٔ رسولؐ
یزید	معاویہ کا بیٹا اور ولی عہد	ابوالدرداء	صحابیٔ رسولؐ
رفیق	معاویہ کا معتمد علیہ نوجوان۔		معاویہ کی ایک جوان لڑکی
عبداللہ بن سلام	والیٔ عراق		

(رات کا وقت۔ یزید اپنے کمرہ میں مسند زرکار پر مغموم سا بیٹھا ہوا ہے، عود و عنبر کا دھواں فضا کو معطر کئے ہوئے ہے سامنے اسباب بادہ خواری مہیا ہے، اور رفیق (معاویہ کا غلام) سامنے خاموش حکم کا منتظر ہے)

یزید (جام شراب ہاتھ میں لے کر) "اے رفیق! میں نے تجھے اس لئے یاد کیا کہ آج ترک نشاط کا تہیہ کرنے والا ہوں اور شاید تجھ سے بہتر شاید اس کا اور کوئی نہ ہوسکتا (جام رفیق کی طرف بڑھا کر) لے اس کو باہر جا کر کہیں اور پھینک آ اور یہ سارا سامان چور چور کر ڈال، رفیق، جلدی کر، یہ خون کے گھونٹ کب تک پیتا رہوں گا، اور دل کی آگ کو کب تک اس طرح اور بھڑکاتا رہوں گا۔"

رفیق (دوزانو ہوکر یزید کے ہاتھ سے جام لیتے ہوئے) "اے خاندان امیہ کے چشم و چراغ تعمیل حکم مجھ پر فرض ہے، لیکن اگر کبھی کبھی غلام کی گستاخیاں معاف کی جاسکتی ہیں، تو مجھے پوچھنے دیجئے کہ اس وقت سرزمین عرب کی وہ کونسی دولت ولذت ہے جو آپ کے قدموں تک پہونچنے کی آرزومند نہیں اور وہ کیا آزار ہوسکتا ہے جس نے عرب کے ایسے حسین و جمیل شاہزادہ کو اس درجہ ملول بنا رکھا ہے؟

یزید۔ (منھ پھیر کر) "رفیق، جا، اصرار نہ کر، دل کا چھالا پھوٹتا ہے تو زہر آب بنجاتا ہے، بہتر یہی ہے کہ میرا راز، راز ہی رہے، ورنہ ممکن ہے کہ اس کا اظہار خود میرے لئے اور زیادہ باعث تکلیف ثابت ہو۔"

رفیق۔ (کمر سے پیش قبض نکال کر یزید کے سامنے رکھتے ہوئے سر جھکا کر) "لاعلمی کی حالت میں اصرار کئے جانا اور ہلاک ہوجانا اس سے بہتر ہے کہ زندہ رہوں اور اس علم کے ساتھ کہ آپ نے مجھے رازداری کا اہل نہ سمجھا۔ اگر آپ کو اخفا پر اصرار ہے تو مجھے اس بے اعتباری کی زندگی بسر کرنے سے انکار۔ رفیق اپنا سر لے کر یہاں سے واپس نہیں جاسکتا۔ اس لئے میں ادھر جام پھینکتا ہوں ادھر آپ اس پیش قبض کو میری گردن پر پھیر دیجئے۔"

یزید۔ (پیش قبض کو لے کر دور فرش پر پھینکتے ہوئے) "رفیق، کیوں مجھے مجبور کرتا ہے کہ اپنے غم میں تجھے بھی شریک کروں جب کہ اس کا مداوا دنیا میں کوئی نہیں، امیرالمومنین (امیر معاویہ) کی پدرانہ شفقت، امیرانہ مرحمت کونسی ایسی ہے جو مجھے حاصل نہیں، لیکن یہ میری بدقسمتی کی انتہا ہے کہ باوجود ان تمام الطاف خسروانہ کے میری بے نوائی کا وہی عالم ہے اور میری مجبوریاں علیٰ حالہٖ قائم ہیں۔"

"اگر زندگی کی حقیقی راحت و مسرت، اگر حیات کی سچی لذت و غذوبت کا تعلق کبھی قلب و روح سے بھی ہوسکتا ہے تو مجھ سے زیادہ ماتم گسیادا اور کون ہوسکتا ہے کہ ٹھیک اسی وقت جب کہ میرا جسم ملبوس زرکار سے آراستہ نظر آتا ہے، میری روح ایک گدا کی طرح محتاج ہے اور جس وقت دنیا حشم و خدم کے ساتھ مجھے دیکھتی ہے تو میرا قلب ایک ویرانہ کی طرح سنسان ہوتا ہے۔"

"میری یہ امیرانہ زندگی، یہ شاہانہ سطوت، یہ ملوکانہ اقتدار، یہ خسروانہ جاہ و جلال، حقیقتاً یہ سب ایسے پردہ کے نقش و نگار ہیں جس کے اٹھ جانے کے بعد سوائے سوگ اور ماتم کے کچھ نظر نہیں آسکتا۔ جسم سے نہیں میرے قلب سے پوچھ کہ اس نرم مسند سے زیادہ سنگ خارا کوئی اور ہوسکتا ہے، کام و دہن سے نہیں روح سے دریافت کر کہ ان نعائم و لذائذ سے زیادہ گرسنگی کوئی اور ہوسکتی ہے۔ دنیا جس وقت مجھے نشۂ شراب میں بدمست دیکھتی ہے۔ اس وقت مجھ پر خود اپنا ہی خون پینے کا جنون ہوتا ہے اور زمانہ جب مجھ کو محو نغمہ و موسیقی دیکھتا ہے، تو اس وقت میری ہستی یکسر فریاد و آہ ہوتی ہے لیکن کس سے کہوں کہ کوئی رازداں نہیں، اور کیوں کہوں جب میرے درد کا کوئی درماں نہیں۔"

رفیق۔ "یہ سچ ہے، مجھ میں نہ رازداں بننے کی اہلیت اور نہ تلاش درماں کا سلیقہ، لیکن یہ تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ آپ کے ساتھ اپنا دل دکھانے اور آپ کے قدموں پر اپنی جان دیدینے کی تمیز مجھ میں ضرور ہے، اس لئے مجھے اس کا موقعہ دیجئے، اس کی اجازت دیجئے، حیران ہوں کہ معاویہ کا بیٹا سفیان کا پوتا، جس کا مردانہ عزم سنگین سے سنگین قلعہ فتح کرسکتا ہے، وہ ایک عورت کے نرم و نازک دل کی طرف سے اس درجہ خائف ہو، ذرا میں بھی تو سنوں کہ حرم کی کنیزوں، امراء کی بیٹیوں میں وہ کون ایسی بدنصیب ہے جو آپ کی پرجوش محبت کی قدر کرنا نہیں جانتی۔ حسن و شباب ہر چند نہایت بیش بہا دولت ہے، لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس سے زیادہ ارزاں سودا بھی کسی اور چیز کا نہیں ہوتا۔ کچھ کہئے تو سہی کیا یہ عتاب حبابہ و عذرا اور رباب دستانیہ پر ہے، یا کوئی اور سرزمین نجد کی لڑکی ہے جس نے آپ کو اس قدر دیوانۂ محبت بنا رکھا ہے۔"

یزید۔ (ایک آہ سرد کے ساتھ) "وہ میری کنیزان حرم میں سے حبابہ و عذرا نہ نجد کی کوئی لیلیٰ بلکہ وہ عراق کی تاکستان کی شراب ہے، وہاں کے باغ کی بہار ہے، وہ ارینب ہے اور خوش نصیب عبداللہ بن سلام، والی عراق کی بیوی، جس کے حصول کے لئے میں صرف وہ ایک لمحہ چھوڑ کر جس میں اس کے لب میرے لب سے متصل ہوں، اپنی ساری زندگی دیدینے کے لئے آمادہ ہوں اے رفیق تو نے اسے نہیں دیکھا اس لئے شاید مجھ پر ہنسے لیکن باور کر کہ صحرائے عرب آج تک کوئی ایسا غزال رعنا پیدا نہیں کرسکا، اور نہ سرزمین شام نے ایسی سیہ چشم نازنین آج تک کبھی دیکھی۔ اس کی رعنائی ایک ایسا تیر ہے جو ایک بار دل میں پیوست ہوجانے کے بعد نکالا نہیں جاسکتا اس کی چشم شہلا کی ہر نگاہ غلط انداز ایک ایسا کرشمہ ہے جس میں بیک وقت سحر بھی ہے اور شراب بھی جو مسحور بھی کر دیتا ہے اور مخمور بھی۔ اس کی لانبی سیاہ پلکیں جن کی ہر جنبش بہ حالت التفات رگ جاں ہے اور بہ صورت عتاب نوک سناں، اس حریر سے بنائی گئی ہیں، جیسے نازنینان روما کی نرم و لچیلی انگلیاں طیار کرتی ہیں۔ وہ اس کے نازک لب جن کے دیکھنے کے بعد ہی گلاب کی ملفوف پنکھڑی کا مفہوم ذہن میں آسکتا ہے، ایک ایسا سرچشمۂ حیات ہیں جس سے سیراب ہونے کے لئے جان کی قربانی حد درجہ ناقص تعبیر شوق ہے۔ وہ اس کا صبیح رنگ، جس سے آفتاب طلوعِ صباح کا استعارہ کرتا ہے، وہ اس کے سیاہ بال، جن سے برسات اپنی بھیگی ہوئی خنک رات طلب کرتی ہے، وہ خوبصورت دانت جس سے الماس اپنے سرمایۂ ضیا کی آرزومند ہے، وہ رخسار جن سے شمع محفل کسب نور کرتی ہے، اور اسی طرح اس کے جسم کا ہر ہر حصہ، اس کی خوشش اداؤں کا

ایک کرشمہ، اس کی عشوہ طرازیوں کا ایک ایک رمز، اک مستقل دنیائے لذت و نشاط ہے، جس کے اظہار کے لئے عالم و نقش شعر میں اس وقت تک کوئی نقاش و شاعر پیدا ہی نہیں ہوا۔ میں بتاؤں کہ میں نے کب اور کس عالم میں اول اول اسے دیکھا تھا۔ آہ کیا پوچھتی ہو جاناں چاہتا ہے۔ وہ ابھی دوشیزہ تھی، اس کی شراب حسن ناچشیدہ تھی اور کیف دستی رمیدہ۔ ایک رات، وہ ایک ظالم رات جب میں نے اسے دیکھا، تو اپنے تمام ملکوتی جمال کے ساتھ، وہ زینت و آرایش کا بھی مجسمہ تھی اور ایک لوریب میں اپنی بہت سی حسین لڑکیوں کیساتھ مصروف نشاط تھی میں نے پوشیدہ طور پر ساری رات اس کو محو لہو ولعب دیکھا اور نہیں کہہ سکتا کہ کھیلتے ہی کھیلتے اس نے کتنی بار اور کس کس طرح میری روح اور میری حیات کا سودا کر لیا، اس عمر میں خدا معلوم کتنی حسین لڑکیاں میری نگاہ سے گزر چکی ہیں جن کے حسن و جمال جن کے شاعرانہ ذوق اور نغمہ و موسیقی نے مجھے مالوف کیا اور میں ان کی قدر کرنے پر مجبور ہو گیا، لیکن میرا ذروں کے سامنے جھک جانا اس وقت تک تھا جب تک آرینب کے آفتاب حسن نے میرے سامنے طلوع نہ کیا تھا لیکن جس وقت اس نے طلوع کیا تو میں اس کے سامنے جھک گیا، اس کو پوجنے لگا اور عہد کر لیا کہ ساری عمر اس کی پرستش میں صرف کر دوں گا۔

اس رات اس نے جن کمالات نسائی کو پیش کیا ان کا اظہار بالکل محال ہے وہ اس کا بلند ذوق شعری وہ برجستہ و برمحل فصیح و بلیغ فقروں کا استعمال، وہ اس کا جاں نواز لحن، وہ اس کا رعشہ بر اندام کرنے والا رقص، الغرض آئی وہ تمام دلربائیاں، جنھیں مشکل سے ایک تصور انسانی ایک جگہ فراہم کر سکتا ہے، حقیقی صورت میں میرے سامنے تھیں اور میں زندہ تھا۔

رفیق تو یقین کر کہ اس واقعہ کے بعد ایک ہفتہ تک مجھ پر مدہوشی کی سی کیفیت طاری رہی اور اس کے بعد جب میں نے دریافت حال کیا تو معلوم ہوا کہ اس درمیان میں عبد اللہ بن سلام سے اس کا عقد ہو چکا ہے۔ تو اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ خبر سن کر مجھ پر کیا گزری ہوگی اور اب میں کیونکر دنیا میں مسرور زندگی بسر کر سکتا ہوں۔ اے رفیق اگر تیری کوئی تدبیر اس باب میں کامیاب ہو گئی تو میرے اور تیرے درمیان خدا ہے کہ مجھ سے زائد انعامات کی بارش کرنے والا تجھے کوئی نہ ملے گا۔

رفیق۔ "آپ پر میری جان فدا ہو۔ کیا مجھے اس سے زیادہ کسی انعام کی خواہش ہو سکتی ہے کہ آپ نے مجھے اپنا رازدار بنایا اور کیا میں حصول تمنا کے لئے کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھا رکھوں گا"

(یزید سر پکڑ کر رہ جاتا ہے اور رفیق پردہ کھول کر باہر نکل جاتا ہے)

(۲)

(صبح کا وقت معاویہ کی خلوت گاہ، معاویہ ٹہل رہا ہے اور رفیق اُن سے باتیں کر رہا ہے)

معاویہ۔ "یقیناً میں نے یزید کو اپنا جانشین نامزد کرنے میں غلطی کی، اور جو دن گزرتا ہے مجھے اپنی اس غلطی کا احساس زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ غضب خدا کا شب و روز میخواری، رات دن فسق و فجور اور ہر لمحہ ایک نئی معصیت کی جستجو میں نہیں سمجھتا کہ اگر یہ میرے بعد خلیفہ ہو بھی گیا تو کون اس کی عزت کرے گا اور عباس و علی کا خاندان کب اس کو حکومت کی مہلت دے گا"

رفیق۔ "امیر المومنین کا ارشاد بجا و درست ہے، لیکن غلام کا خیال یہی ہے کہ یزید کی موجودہ زندگی کی ذمہ داری بڑی حد تک ان لوگوں پر بھی ہے جو اپنے آپ کو اس کا بزرگ سمجھتے ہیں"

معاویہ۔ (غصہ کی حالت میں کھڑے ہو کر) "رفیق یہ تو نے کیا کہا، کیا تیرا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس کو معصیت میں مبتلا کیا، میں نے اس کو شراب کا عادی بنایا، میں نے اس کے بیوقوف دماغ میں گناہ کا خیال پیدا کیا؟"

رفیق۔ (ہاتھ جوڑ کر) "نہیں اے امیر المومنین، نہیں۔ یہ کون کہہ سکتا ہے اس خلاف حقیقت بات کو کون مان سکتا ہے، لیکن میرا مطلب یہ ہے کہ بعض اوقات انسان حالات سے مجبور ہونے کے بعد بھی بعض گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ اسباب نہ پیدا ہوتے تو شاید وہ گمراہ نہ ہوتا۔ اور مجھے یقین ہے کہ یزید کی میخواری اس کی فطرت نہیں بلکہ مجبوری ہے"

معاویہ۔ "مجبوری! مجبوری کیا ہو سکتی ہے۔ میں کبھی اس کے ماننے کے لئے طیار نہیں"

رفیق۔ "امیر المومنین، جب انسان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے تو وہ اپنی جانبری کی ہر ممکن تدبیر کرتا ہے۔ اگر یزید، ارینب کی طرف سے مایوس ہو کر ان مشاغل تفریح سے اپنے نفس کو دھوکا نہ دیتا تو وہ غریب کب کا ہلاک ہو گیا ہوتا اور اسکا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اگر آج ارینب حاصل ہو جائے تو کل یزید سے زیادہ متقی، کوئی ہو نہیں سکتا"

(معاویہ خاموش سر کو پکڑ کر رہ جاتے ہیں اور دیر تک یہی عالم رہتا ہے، رفیق باہر جانا چاہتا ہے، معاویہ اس کو روک لیتے ہیں)

معاویہ۔ "رفیق، تجھ کو یقین ہے کہ یزید کی زندگی میں انقلاب ہو جائے گا اگر ارینب مل گئی"

رفیق۔ "اے امیر المومنین، ایسا ہی یقین ہے، جیسے اس وقت طلوع آفتاب کا"

معاویہ۔ "اچھا، کاتب کو بلا لا"

(کاتب آتا ہے)

معاویہ۔ "عبد اللہ بن سلام والی عراق کے نام میری طرف سے ایک خط لکھو کہ جس قدر جلد آ سکتے ہو میرے پاس آ جاؤ، کیونکہ ایک امر تمہارے ہی فلاح و بہبود کا سامنے ہے"

(۳)

(عبد اللہ بن سلام، معاویہ کا مہمان ہے اور نہایت عزت و اکرام کے ساتھ ایک جگہ ٹھہرا دیا گیا ہے۔ معاویہ، ابو ہریرہ اور ابو الدردار کے ساتھ اپنے مکان میں بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے ہیں۔)

معاویہ۔ (ابو ہریرہ اور ابو الدرداء سے) "آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ میری بیٹی جوان ہو گئی ہے اور میں اس کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عبد اللہ بن سلام کو پسند کیا ہے۔ آپ لوگوں کی کیا رائے ہے"

دونوں۔ "انتخاب اچھا ہے اور آپ کی رائے بہت مناسب معلوم ہوتی ہے"

معاویہ۔ "تو پھر آپ جا کر عبد اللہ بن سلام کو میری طرف سے یہ پیغام دیجئے یقین تو ہے کہ وہ منظور کر لے گا"

(وہ دونوں جاتے ہیں۔ امیر معاویہ، کنیز کے ذریعہ سے اپنی لڑکی کو طلب کرتے ہیں۔ لڑکی اندر داخل ہوتی ہے)

معاویہ۔ "جس وقت ابو ہریرہ اور ابو الدرداء تیرے پاس آکر عبد اللہ بن سلام کے ساتھ شادی کرنے کا پیغام تجھ کو دیں تو اس پیغام کو مسرت سے سننا اور جواب دینا کہ مجھے کوئی عذر نہیں، سوا اس کے کہ فی الحال ارینب اس کے پاس موجود ہے اور ایسی صورت میں میری غیرت شادی کی اجازت نہیں دیتی، اگر وہ اس کو طلاق دیدے تو بیشک میں راضی ہوں"

(عبد اللہ بن سلام اپنے خیمہ میں منتظر بیٹھا ہوا ہے اور ابو الدرداء و ابو ہریرہ پردہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہیں۔)

ابو ہریرہ۔ "معاویہ بہت مسرور ہے کہ تم نے اس تعلق کو خوشی کے ساتھ قبول کیا اور حقیقت یہ ہے کہ معاویہ نہ صرف امیر وقت ہے بلکہ صحابی رسول اور کاتب رسول ہونے

کا بھی فخر اُسے حاصل ہے، پھر یوں بھی شرافت و سیادت، نجابت و امارت ہمیشہ سے اس خاندان میں چلی آرہی ہے، اس لئے یقیناً تم کو خوش ہونا چاہیئے کہ اس نے اپنے خاندان میں تم کو شامل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن اس کی لڑکی کو یہ اعتراض ہے کہ ارینب کے ہوتے ہوئے وہ تمہارے ساتھ مسرت کے ساتھ زندگی بسر نہیں کرسکتی۔ اس لئے اب صورت صرف یہ رہجاتی ہے کہ تم ارینب کو طلاق دو، یا اس رشتہ سے ہاتھ دھو۔"

(عبداللہ یہ سُن کر گھبرا جاتا ہے، اور افسردگی اس کے چہرہ پر چھا جاتی ہے)

ابوالدرداء۔ "یقیناً تم کو ارینب کا چھوڑ دینا بہت شاق ہوگا، کیونکہ علاوہ حسن و جمال، تہذیب و شائستگی کے محبت دیرینہ کا خیال بھی اس کے منافی ہے لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ معاویہ کے خاندان میں شامل ہونا تمہارے لئے باعث فلاح ہوسکتا ہے تو تم کو چار ونا چار ارینب کو طلاق دینا پڑے گی۔"

عبداللہ۔ "یہ صحیح ہے کہ ارینب ایسی بیوی کا مل جانا میرے لئے انتہائی خوش قسمتی ہے لیکن ارینب کے لئے یہ امر باعث فخر نہیں ہوسکتا کہ میں اس کا شوہر ہوں۔ اس لئے میرا اس کو چھوڑ دینا اس کے لئے باعث تکلیف نہیں ہوسکتا۔ جو تکلیف ہوگی مجھی کو ہوگی اس لئے اب جب کہ میں اتنا سفر کرکے یہاں آیا ہوں، امیر معاویہ کی خود یہ خواہش ہے اور میں اس پر راضی بھی ہوں، تو اب میرا انکار کر دینا صرف جذبات محبت کی بنا پر غالباً سیاست کے خلاف ہے اس لئے میں اس وقت آپ لوگوں کو شاہد بنا کر ارینب کو طلاق دیتا ہوں، آپ جایئے اور امیر معاویہ اور ان کی صاحبزادی کو اطلاع دیجئے کہ میں نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی۔"

(عبداللہ بن سلام باقاعدہ طور پر ارینب کو طلاق شرعی دیتا ہے اور ابوالدرداء و ابوہریرہ طلاق کے شاہد ہو کر باہر چلے جاتے ہیں)

(۵)

(عراق میں عبداللہ بن سلام کا مکان۔ امام حسینؑ۔ ارینب کے مہمان فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ارینب اندر حجرہ میں بیٹھی ہوئی ہے، ابوالدرداء داخل ہوتے ہیں)

ابوالدرداء۔ "السلام علیکم"

حسینؑ۔ "وعلیکم السلام اے صحابی رسول"

ابوالدرداء۔ (آنکھوں میں آنسو لاکر) "اے حسینؑ تمہیں دیکھ کر میرے سامنے عہد نبوی آگیا، آہ! وہ بھی کیا مسعود و متبرک زمانہ تھا کہ ہمارا جو قدم اٹھتا تھا خدا کی راہ میں اٹھتا تھا اور آج میں دیکھتا ہوں کہ میری ہر سانس نا راستی کی فضا میں نکلتی ہے۔ خیر، خدا کی مرضی یہی ہے میں یہاں ارینب کو معاویہ کی طرف سے یزید کا پیغام نکاح دینے آیا ہوں۔ لیکن اے جگر گوشۂ رسولؐ آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں؟"

حسینؑ۔ "میں بھی اسی غرض سے آیا ہوں کہ ارینب کو اپنا پیام دوں"

ابوالدرداء۔ "افسوس ہے مجھے وہ خدمت انجام دینا پڑتی ہے جس کو میرا دل نہیں چاہتا، عبداللہ بن سلام ارینب کو طلاق دینے کے بعد معاویہ کی بیٹی کو بھی حاصل نہ کرسکا کیونکہ اس نے انکار کر دیا۔ غالباً آپ نے سنا ہوگا اور چونکہ عبداللہ بن سلام کو بھی یقین ہوگیا کہ یہ سب مکر و فریب تھا صرف اس لئے کہ کسی طرح ارینب کو طلاق دلوا کر یزید سے اس کی شادی کرادی جائے اور ہر جگہ اس کا چرچا ہوگیا، اس لئے معاویہ نے برہم ہو کر اسے معزول بھی کر دیا اور اب وہ غریب کسی طرف کا نہ رہا۔"

حسینؑ۔ "ہاں، یہ ساری خبریں مجھے پہونچ چکی ہیں اور چونکہ آپ بھی اسی غرض کو لے کر آئے ہیں اس لئے اب مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ارینب سے دریافت کر لیجئے وہ مجھ میں اور یزید میں کس کو پسند کرتی ہے۔"

(ابوالدرداء حجرہ کے پاس جا کر ارینب کو مخاطب کرتے ہیں)

ابوالدرداء۔ "اے ارینب، مجھ کو تیرے حال سے بہت ہمدردی ہے لیکن اب جب کہ عبداللہ بن سلام تجھے طلاق دے چکا ہے اس لئے کوئی چارہ نہیں سوا اس کے کہ تو کسی اور سے نکاح کرے۔ اس وقت دو شخص تیرے خواہشمند ہیں، ایک یزید معاویہ کا بیٹا، اور اس کا ولی عہد اور دوسرا حسین ابن علیؑ۔ ان میں سے تو جس کو مناسب سمجھے اپنے لئے اختیار کرے۔"

ارینب۔ (دیر تک سکوت کرنے کے بعد) "اے ابوالدرداء اگر آپ اس وقت یہاں نہ ہوتے اور یہ مسئلہ میرے سامنے آتا تو میں اس وقت بھی آپ ہی پر اس کا انحصار کرتی، اس لئے میں آپ سے دریافت کرتی ہوں کہ مجھے اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے اور میرے لئے فلاح کس کے انتخاب میں ہے۔"

ابوالدرداء۔ "میرا اس باب میں کوئی مشورہ دینا مناسب نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم خود فیصلہ کرو۔"

ارینب۔ "ابوالدرداء میں تمہارے بھائی کی بیٹی ہوں۔ اس لئے یوں بھی تمہیں مشورہ دینا چاہیئے تعجب ہے کہ تم صحابی رسولؐ ہو کر یوں اظہار حق کے ظاہر کرنے سے احتراز کرتے ہو"

ابوالدرداء۔ "اگر تجھے اصرار ہے تو میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ حسینؑ ابن علیؑ میرے نزدیک زیادہ قابل ترجیح ہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہؐ کو حسینؑ کے لب چومتے ہوئے دیکھا ہے۔"

ارینب۔ "تو بہتر ہے میں حسینؑ کو پسند کرتی ہوں۔"

(اسی جگہ اور اسی وقت حسینؑ کا عقد ارینب سے ہو جاتا ہے اور ابوالدرداء چلے جاتے ہیں)

(۶)

(کچھ زمانہ کے بعد امام حسینؑ اپنے مکان میں بیٹھے ہیں اور عبداللہ بن سلام داخل ہوتا ہے۔ اس حال میں کہ اس کا چہرہ بہت مغموم ہے اور غربت و افلاس اس کے کپڑوں سے ظاہر ہے)

حسینؑ۔ "عبداللہ بن سلام آؤ، مبارک ہو تمہارا یہاں آنا، کہو، معاویہ کو تم نے کیسا پایا؟"

عبداللہ بن سلام۔ (آہ سرد بھر کر) "معاویہ وہ ہے جس نے دھوکا دیکر میری زندگی کی بہترین لذت و نعمت مجھ سے چھین لی، میری امارت و سرداری کو غربت و افلاس سے بدل دیا اور میرا یہ حال ہے کہ دنیا میں کوئی ہستی ایسی نظر نہیں آتی جو میرے حال پر رحم کرے اور اپنی محبت سے میرے مصائب کو قابل برداشت بنادے۔"

حسینؑ۔ "اے عبداللہ بن سلام، اللہ تجھ پر رحم کرے اور تیری تکلیفوں کو دور کرے اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا پس و پیش بتاؤ، میں اس کے انجام دینے کے لئے ہر وقت آمادہ ہوں۔"

عبداللہ بن سلام۔ "ہاں، میں اسی لئے آیا ہوں کہ آپ کے ذریعہ سے ارینب سے اپنی ایک امانت طلب کروں جو میں نے اس کو دی تھی اور ہمیشہ کے لئے اس سے رخصت ہو لوں۔"

حسینؑ۔ (اوٹ کے اندر ارینب سے) "عبداللہ بن سلام اپنی امانت تم سے طلب کرنے آئے ہیں۔ وہ کیا چیز ہے؟"

ارینب۔ "مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا چیز ہے۔ کیونکہ وہ تھیلی میں سر بمہر ہے اور میں نے اُسے کھولا نہیں۔"

حسینؑ۔ "تو بہتر یہی ہے کہ جس شخص نے امانت رکھی ہے خود اس کو اپنے ہاتھ سے واپس کردو۔"

(حسینؑ باہر چلے جاتے ہیں اور ارینب پردہ سے باہر آکر عبداللہ بن سلام کے سامنے آجاتی ہے۔ عبداللہ متحیرانہ اس کو دیکھنے لگتا ہے اور پھر دونوں رونے لگتے ہیں۔ کچھ دیر بعد)

عبداللہ بن سلام۔ (آنسو پونچھتے ہوئے) "اے ارینب، مجھے تیری جدائی کا اتنا ڈر

نہیں، جتنا اس امر کا کہ میں اپنے آپ کو تیرے قابل نہ ثابت کر سکا، میں نے جس طرح سے تجھے طلاق دی اس کی سزا اگر کوئی ہو سکتی ہے تو صرف یہ احساس کہ میں نے تجھ سے بیوفائی کی اور اس احساس کے ساتھ تمام عمر بے چین رہنا۔ اے اریب مجھے شرم آتی ہے کہ میں تجھ سے ہمکلام ہوں، اور غالباً میں کبھی نہ آتا اگر میری موجودہ ستقیم حالت امانت واپس لینے پر مجبور نہ کرتی، کیونکہ اس تھیلی میں ایک قیمتی موتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو فروخت کرکے کسی جگہ گوشۂ گمنامی میں اپنی زندگی بسر کروں۔"

اریب۔ (دامن سے آنسو خشک کرتے ہوئے) "یہ آپ کی امانت حاضر ہے، اور اگر کوئی اور چیز ایسی ہے جو میں پیش کر سکتی ہوں تو اسے بھی بتا دیجئے، آپ نے جس محبت و عزت کے ساتھ میرے حقوق ادا کئے ہیں، وہ مجھ سے بہت زیادہ قربانی طلب کر سکتے، چہ جائیکہ مال و زر جو نہایت حقیر چیز ہے۔"

عبداللہ بن سلام۔ "میں نے تجھے دیا ہی کیا ہے جو طلب کروں، البتہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ تو نے میرے اس قصور کو معاف کر دیا ہے تو غالباً میں ایک حد تک سکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکتا۔"

اریب۔ "اللہ اور اس کا رسولؐ شاہد ہے کہ میں آپ کی ہر غلطی کو سچے دل سے معاف کرتی ہوں اور آپ سے بھی یہی استدعا ہے کہ میری طرف سے اگر کوئی فرد گذاشت ہوئی ہو جس کا مجھے علم نہیں ہے تو آپ بھی درگذر کیجیے۔"

(عبداللہ بن سلام کا دل یہ سنکر بھر آتا ہے اور اٹھکر روتا ہوا باہر جانا چاہتا ہے۔ حسینؑ اندر داخل ہوتے ہیں)

حسینؑ۔ "اے عبداللہ، تم کو اپنی امانت واپس مل گئی؟"

عبداللہ۔ "ہاں، مل گئی اور اب میں جاتا ہوں، آپ کی اس عنایت کا شکریہ۔"

حسینؑ۔ "لیکن ابھی ایک امانت اور ہے جو تم کو ملنا چاہیئے۔"

عبداللہ۔ "وہ کیا، میں نے تو اور کوئی چیز اریب کے پاس امانت نہیں رکھوائی تھی۔"

حسینؑ۔ "لیکن میرے پاس تو ہے۔"

عبداللہ۔ "وہ کیا ہے، اے میرے سردار؟"

حسینؑ۔ "وہ اریب بنت اسحاق ہے، جس سے میں نے صرف اس لئے شادی کی تھی کہ طلاق دیکر پھر تمہارے ساتھ شادی کر دوں۔ ظاہر ہے کہ اس شدید طلاق کے بعد جو تم نے دی تھی اریب تمہاری نہیں ہو سکتی تھی تاوقتیکہ کوئی دوسرا شخص اس سے عقد کرکے طلاق نہ دے اور میں نے مناسب سمجھا کہ یہ خدمت میں ہی انجام دوں۔"

(حسینؑ یہ کہکر باہر چلے جاتے ہیں اور عبداللہ بن سلام اور اریب دونوں ایک ایسی حالت کے ساتھ جس میں مسرت کا غیر معمولی جذبہ انسان کو گنگ بنا دیتا ہے، ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں)

قومی اطلاعات

سانحۂ ارتحال۔ شیعیان عالم سے ابھی سرکار آیۃ اللہ آقا سید ابوالحسن صفہانی اعلی اللہ مقامہ کا غم فراموش نہیں ہو سکا تھا کہ نجف اشرف سے یہ المناک خبر موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ ماہ میں آیۃ اللہ علامہ سید کاظم شیرازی مجتہد العصر نے رحلت فرمائی۔ شیعی دنیا میں اس نقصان عظیم پر جس قدر بھی کرب و بے چینی کا اظہار ہو کم ہی ہے کیونکہ آقائے شیرازی اکثر اہل علم کی نظر میں نجف اشرف کی یک و تنہا ذی علم ہستی تھی۔ چنانچہ مرحوم کے سانحۂ ارتحال کی خبر ملتے ہی نجف اشرف کے تمام علمی و ادبی ادارے پندرہ روز کے لئے بند کر دیئے گئے اور شدت سے سوگ منایا گیا۔ ہم اس حادثۂ الیم پر اپنی قوم سے اظہار رنج و ملال کی مجلس برپا کرنے کی توقع رکھتے خدائے عزوجل سے ملتمس ہیں کہ مرحوم کے لئے اپنی رحمتوں کو نازل فرمائے۔ اور درجات عالی کو اور عالی کرے۔

بمبئی سے زائرین کے قافلے کی روانگی۔ ۲۰ شعبان سنہ ۶۷ھ ۱۰ جون سنہ ۴۸ء بمبئی بذریعہ ایم ایس دوارکا جہاز بغرض زیارات عتبات عالیات حاجی شہادت حسین صاحب (جلالپور فیض آباد مقیم پونہ بمبئی) مع اپنے قافلہ کے سید علی جان صاحب مونسع امسن فیض آباد اکبر حسین صاحب قیصر مرزا صاحب مفتی گنج لکھنؤ مع اپنے قافلے کے بصرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ زائرین کے مذکورہ قافلے ساتویں روز بصرہ پہنچ جائیں گے۔ آئندہ ۲۲ جون کو دوسرا ڈاک جہاز ایم ایس دمرا بصرہ جائے گا۔ جمعہ ۳ شعبان سنہ ۶۷ھ ۱۱ جون سنہ ۴۸ء شام کو ۶ بجے عالیجناب محمد سلطان خاں صاحب رئیس لکھنؤ مع اپنی بیگم صاحبہ کے بذریعہ ٹی۔ ڈبلیو۔ اے (T.W.A) ہوائی جہاز بمبئی کے ہوائی اڈے سے بصرہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ جو شب شنبہ ۱۲ جون سنہ ۴۸ء ۴ بجے طلوع صبح صادق سے پہلے بصرہ ہوائی اڈے پر مع الخیر پہنچ جائیں گے انشاء اللہ تعالے موصوف بمبئی سے راستا بصرہ روانہ ہوئے ہیں۔ کراچی جانے کی ضرورت نہیں۔

خادم احقر محمد جعفر صدر الافاضل۔ معین الزائرین آفس نمبر ۲۵۔ امین بلڈنگ نزدیک جے جے ہسپتال ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی نمبر ۳

انتقال۔ ۲ شعبان سنہ ۶۷ھ نواب بہجت علیخاں فرزند نواب فیاض علیخاں عرف نیو ابن صاحب مرحوم کا بعارضہ فالج انتقال ہوا خدا مرحوم کو مغفرت کرے۔

"شیعیت و سنیت"

(۵)

بسلسلہ انتخاب نمبر(۴) مورخہ یکم رشعبان ۱۳۶۷ھ صفحہ ۱۲

نوشتہ عالیجناب سرکار صدرالملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہٗ سرپرست دائرۃ المعارف و پرنسپل مدرسہ عالیہ منصبیہ نوگانواں ضلع مراد آباد یوپی

مضمون کے اس طویل و بسیط سلسلہ میں جس کو ناظرین عرصہ سے ملاحظہ فرماتے چلے آ رہے ہیں وہ ہماری برادری میں پابندی نماز کا فقدان اور نماز کی اہمیت و جلالت کا ذکر کو بھی اتنی ہی اہمیت و عظمت رکھتا ہے جتنی اہمیت و عظمت دیگر احکام کے مقابلہ میں نماز کو حاصل ہے بلکہ سب سے پہلا موضوع کا یہی باعظمت جزو دماغ و قلم کے سامنے آتا تھا لیکن اس کی اہمیت و عظمت ہی اس امر کی متقاضی بھی تھی کہ اس کو کافی تفصیل و توضیح کے ساتھ پیش کیا جائے اور اس کے لئے اہم اور ضرورت تھی کہ پہلے دیگر پہلوؤں سے فرصت حاصل کرلی جائے اس کے بعد فراغت و وسعت کے ساتھ اس پر قلم اٹھایا جائے اور وہ اس طرح کہ "شیعیت و سنیت" ایسے الفاظ سے معلوم ہوتا تھا کہ شیعہ نماز کے بڑے پابند ہوں گے لیکن بحر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ یہ تو عرض کیا جاچکا ہے کہ مسجدوں میں لوٹے خاتیب اور عزاخانوں میں بلور کی ہانڈیاں اس کے ماسوا مجلسوں میں آ کیلے مجلس و ماتم میں فضیلت نماز کا وقت گذار دینا تو کوئی بات ہی نہیں اور اگر بالکل نماز پڑھتا ہی نہیں تو یہ شیعیت پر اور قلعی ہو گئی کہ جو گی رامپوری یعنی درگاہ نجف ہند اور جاورہ وغیرہ کی زیارت کو ماتمی دستے بنا کر جاتے ہیں بہت خوب چشم ما روشن دل ما شاد مین عبادت کمال طاعت نجف ہند ہو یا جاورہ جن کی وہ بارگاہ میں ہیں ان پر ہماری جانیں قربان اور وہاں کی خاک سرمۂ چشم مگر ماتمی دستے اور عوام زائرین وہاں جا کر کیا کرتے ہیں۔ فقط ماتم۔ نمازیں غائب اب اگر حضرتؑ نماز سے اس غفلت پر پردہ ڈال کر ان بے نمازیوں کی شفاعت و نجات کی ضمانت فرمالیں تو یہ انتہائے کرم و تفضل ہے میں اس مقام پر کچھ عرض کرنے کی جسارت نہیں کرسکتا لیکن ذرا ایک نظر اس طرف بھی کہ "ان قبلت قبل ما سواھا و ان ردت ردما سواھا" اگر نماز مقبول ہو گئی تو اور اعمال بھی مقبول ہوں گے ورنہ سب مسترد اگرچہ اس حدیث شریف میں بہت کچھ مباحث و مطالب ہیں جن کی تفصیل کا یہ محل نہیں اور میں فقط اشارہ کرکے گزر جانا اور اس کے بعد یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مثلاً چوری میں بھی ایک لذت ہے زنا میں بھی ایک کیفیت ہے غنا میں بھی ایک لطف ہے اور ترک نماز گناہ بے لذت پر یہ کہ نماز حقیقت کی ... یعنی اس کے ذریعہ سے ملنے والے تمام مراتب و فوائد و منافع حقیقت بس یہی لیئے کہ نماز کو چھوڑنے والا صرف حکم خدا سے بغض ہو کر ہی اس کو چھوڑتا ہوگا چوبیس گھنٹے خدا کی نعمتوں میں مستغرق رہنے والے اگر اتنا وقت بھی نماز کے لیئے نکال دیں جتنا صرف جوتے پر پالش لباس کی ترتیب اور چہرہ کی صفائی میں صرف کرتے ہیں یعنی ہر گھنٹہ میں تقریبا دو منٹ تو واجبات نماز ادا ہو سکتے ہیں مگر جب چہرہ پر مردنی کی کوئی علامت ہی نہیں ہے تو مرد میدان نماز کیسے بنیں خدا شاہد ہے جب کوئی معمولی افسر مثلاً تھانیدار تحصیلدار یہم) کسی کو بلاتا ہے تو زعم تقرب میں مست نشۂ غرور میں سرشار بڑے فخر کے ساتھ چلا آتا ہے مگر احکم الحاکمین پانچ وقت معراج تقرب کے لیئے بلاتا ہے اور نہیں جاتے کون؟ شیعہ حسینی بعض لوگ سمجھتے ہیں نماز تمول کا فائدہ پہنچاتی ہے یعنی نماز پڑھ کر ہم مالدار ہو جائیں گے انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ نماز تمول کی ضامن نہیں ہاں غنی بنا دینے کی ضامن ہوسکتی ہے تمول ظاہر مالداری کا نام ہے اور اس کا رجحان حرص کی جانب ہوتا ہے اگر نماز تمول کی ضامن ہوتی تو اس کا رجحان بھی حرص ایسے فعل مذموم کی جانب لازم آتا لیکن یہ غیر ممکن ہے البتہ کبھی نماز ایسا تمول بھی بخشتی ہے جس کے ساتھ دل کی تونگری اور قناعت بھی ہو لیکن دقت یہ ہے کہ بعض لوگوں کو خدا صرف مصیبت میں ہی یاد آتا ہے چنانچہ نماز پڑھتے ہیں تو کب۔ فلک ستائے اور غربت زدہ ہو کر جوش میں کیسی نماز اب فاقے گذرنے لگے تو خدا یاد آئی پکے نمازی ہو گئے وظائف کے پابند دعاؤں کے دھنی جیسے بڑے مقدس بڑے مومن اس نماز سے ان کا مطلب کچھ اور ہوتا اور معبود کے نزدیک اس کی قدر قیمت دوسری ہے۔

عقل پر بہت زیادہ زور دینے اور محنت شاقہ کے ساتھ موشگافیاں کرنے کے بعد تو نماز کے فلسفہ اور اس کی حکمتوں پر ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے اگر معمولی طریقہ سے استدلال کیا جائے تب بھی قلم کے سامنے ایک وسیع دریا بجوم مفصل حکم اور بزم مصالح آراستہ۔ دیکھیئے مذہب کیا ہے ایک معنوی چیز اور اس کے مظاہرہ کے لیئے تمام اعمال و ارکان مذہب۔ ان میں سے کوئی ایسا عمل ہونا چاہیئے جو بندہ روزانہ ہی نہیں بلکہ ہر روز کئی کئی دفعہ دنیا کے سامنے بطور مظاہرہ پیش کرسکے تاکہ جب بھی مذہب والے اس کا مظاہرہ کریں مذہب کا اعلان اور اس کی زوردار تبلیغ ہو اگر یہ مظاہرہ اس کثرت سے نہ کیا جائے گا تو یہ اعلان بھی کبھی کبھی ہوگا۔ اور یہ تبلیغ نہ ہوگا ہے گاہے جس کا نتیجہ مذہب میں اتنی ہی کمزوری اور بیکسی کا پیدا ہوتا ہے جتنی کمی مظاہرہ میں ہوگی لہٰذا مظاہرہ میں کثرت تسلسل اور تواتر ہونا چاہیئے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر تمام اعمال کو اس طرح رکھا جاتا کہ ان سب کا مظاہرہ اسی کثرت و تسلسل و تواتر کیساتھ ہوا کرتا تو یہ بندہ کے لیئے ناممکن اور تکلیف مالایطاق تھا لہٰذا مرکز مذہب یعنی معبود برحق نے تمام اعمال اپنے مواقع و اوقات پر رکھے اور ایسا عمل ایک نماز ہی نظر آتا ہے جس کا مظاہرہ جس کے ذریعہ سے اعلان و تبلیغ مذہب بار بار بہ کثرت بہ تسلسل و بہ تواتر جاری ہے اور جس کو بندہ روزانہ ہی نہیں بلکہ ہر روز کئی کئی دفعہ دنیا کے سامنے بطور مظاہرہ مذہب پیش کرسکے روزہ سال بھر میں ایک ماہ کے لیئے آتا ہے اور وہ بھی پوشیدہ چیز۔ زکوٰۃ کبھی کبھی دی جاتی ہے اور اس کا دائرہ اعلان بھی محدود اسی طرح خمس۔ حج عمر بھر میں ایک بار اور اس کا اعلان و اظہار بھی مخصوص حدود میں۔ جہاد کا اس زمانہ میں کوئی سوال ہی نہیں وغیرہ وغیرہ پس اگر مذکورہ نوعیت کا مظاہرہ اور اس کے ذریعہ سے دل سے اظہار و اعلان اور اس طرح کی تبلیغ کا امکان ہوسکتا ہے تو صرف نماز کے ذریعہ سے مگر بندے نماز سے غافل کون سے بندے وہ جو سینوں پر ہاتھ مار مار کر "شیعیت و حسینیت" کے دعویدار ہیں۔ نظر کو ذرا اور آگے بڑھایئے۔ پے در پے اور باب در باب بلکہ فوج در فوج موج در موج بلکہ جو بجو۔ دریا بہ دریا یم بہ یم اسرار و حکم پر اطلاع ہوگی۔ مثلاً اگر ہم نماز کو اس کے احکام و قواعد کے ساتھ بجا لائیں گے تو مسجد میں جائیں گے اذان۔ اقامت اور جماعت ہوگی ہم نماز و زیارت و مصافحہ وغیرہ سب کچھ بجا لائیں گے۔ اس سلسلہ میں کیا کیا ہوگا۔ مثلاً ملاقات مومنین۔ زیارت عالم۔ ہمنوائی۔ مساوات۔ ہم آہنگی۔ مصافحہ مواسات مسجد میں گئے تو مومنین سے بے شمار کی صورت دیکھی تو زیارت عالم۔ اذان و اقامت ہوئی تو اس میں حکم ہے کہ ہم بھی ساتھ ساتھ کہہ کر حکایت کریں یعنی بہترین ہمنوائی سب بلاامتیاز صف بستہ ہو گئے تو اعلیٰ ترین مساوات ایک ساتھ افعال کو بجا لائے تو ہم آہنگی اگر کوئی غائب ہے تو پرسش احوال اگر وہ بیمار ہے تو احساس عیادت یعنی بے مثل مواساۃ اس کے بعد مصافحہ یعنی محبت کی جان مروت کی کان مودت کی روح رواں اور شیعوں کے لیئے خصوصیت سے ایک بڑی دلچسپ عظیم المرتبت اصولی مصلحت یعنی جماعت میں اطاعت امام بھی ہے کیسا امام فاجر نہیں بلکہ عادل خود فرمایئے کہ جب معمولی امام عادل کی مخالفت سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو امام مطلق و معصوم کی مخالفت سے تمام اعمال کیوں کر رائیگاں نہ ہو جائیں گے۔

اب ذرہ اس امامت امام پر بھی دوسری حیثیت سے بھی نظر ڈالئے کہ کیا نماز کا۔ پڑھی نماز اور ہو گئی مشق جہاد بھی کیسی اچھی مشق کیسے عمدہ قواعد شاید شارع نے امام کے عادل ہونے کی شرط اس نکتہ مشق جہاد کی حکمت کے اعتبار سے بھی رکھی ہو دیکھو عادل یعنے پرہیزگار امام کی اطاعت کر کے مشق جہاد کرنا تاکہ جہاد میں ایسے امام کے ساتھ ہو جو پرہیزگار یعنی معصوم ہو ورنہ غیر معصوم تو پرہیزگاروں پر مظالم اور نیکوکاروں پر تلوار ظلم کرے گا اور فاجروں پر ترحم وانعام۔ حضور شیعوں کے لئے تو خصوصیت سے نماز چھوڑنے کی چیز نہ تھی مگر افسوس کہ جن کے امام نے پیدا ہوتے ہی خدا کا سجدہ کیا وہ بے نمازی۔ جن کے امام نے سجدہ میں سر دیا وہ بے نمازی اور "شیعیت وحسینیت کے دعوی میں فرق نہیں چہرہ ادعا پر بل نہیں اور اس فخر ومباہات پر دھبہ نہیں قدم تا زو افتخار میں لغزش نہیں۔

(باقی آئندہ)

روز محشر کہ جاں گداز بود اولین پرسش نماز بود

فروع دین میں سب سے پہلے نماز ہے اور اس سے بہتر کوئی عبادت نہیں نماز نہ پڑھنا بڑا سخت گناہ ہے اور کسی عبادت کے ترک کرنے کا اتنا گناہ نہیں قرآن مجید میں خداوند عالم نے سستی سے نماز پڑھنے کو منافق کی علامت قرار دیا ہے۔ اور جو نماز ہی نہ پڑھے ظاہر ہے کہ کس طرح غضب خدا ورسول میں گرفتار ہے۔ اور ہمارے پیغمبر برحق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے نمازی کو کافر فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عمداً نماز کو ترک کرنے والے کے خدا ورسول دشمن اور اس سے نہایت بیزار ہیں۔ اور ہر بندہ سے روز قیامت سب سے پہلے نماز کا سوال کیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے ایک وقت کی نماز عمداً نہ پڑھی ہو اور وقت گذر جائے تو اس پر کئی حقب عذاب ہوگا (ہر حقب اسّی برس کا اور ہر برس تین سو ستر دن کا ہوگا۔

نظم

نماز ایک جس شخص نے ترک کی — تو خوں اس نے اپنا کیا بے چھری
اگر دو نمازوں کا تارک ہوا — تو گویا کہ خوں اک نبیؐ کا کیا
ہوی تین وقتوں کی جس سے قضا — تو کعبہ کو اس شخص نے ڈھا دیا
دیا چار وقتوں کو گر ہاتھ سے — تو ایسا ہے جیسا کہ اس شخص نے
زنا اپنی مادر سے ہفتاد بار — کیا عین کعبہ میں اے ہوشیار
جو تارک ہوا پانچ اوقات کا — بیاں کیا کروں اس کے حالات کا
خدا اس کو کرتا ہے یوں بے نیاز — یہ تو نے جو کی ترک میری نماز
ہوا میری طاعت سے بیزار تو — غضب کا ہوا اب سزاوار تو
بہت میں بھی بیزار ہوں تجھ سے اب — خدا اور اپنے لئے کر طلب
میرے آسمان وزمیں سے نکل — کہیں اور رہ جاکے اے بدعمل

پیغمبرؐ نے نماز کے ضائع کرنے والے اور سبک کرنے والے کے حق میں فرمایا ہے

یہ ارشاد کرتے ہیں شاہ حجاز — سبک اور ضائع کرے جو نماز
نہیں مجھ سے اور میری امت سے وہ — بہت دور ہے حق کی رحمت سے وہ

جس طرح ترک نماز کا عذاب ہے اسی طرح نماز پڑھنے کا ثواب اور اس کے فوائد قرآن مجید اور حدیثوں میں بہت ہیں نہایت مختصر چند فائدے لکھے جاتے ہیں۔ حدیث صحیح میں ہے کہ نماز بہترین عبادت اور ستون دین ہے۔ نماز پنجگانہ خوشنودی خدا کی ہے اور دوستی فرشتوں کی اور طریقہ پیغمبروں کا اور نور معرفت کا اور دعا اور اعمال قبول ہوتے ہیں اور برکت ہوتی ہے رزق میں اور راحت بدن میں اور ہتھیار ہے دشمنوں پر ناگوار ہے شیطان پر اور نماز شفیع ہے درمیان صاحب اور ملک الموت کے اور چراغ اور فرش ہے دونوں پہلو کے نیچے اور جواب ہے نکیرین کا قبر میں اور ہمنشیں ہے خوشی اور مصیبتوں میں اور ہمراہ چلنے والی ہے قبر میں اور آراستگی دین کی ہے اور مومن کے دل کا چراغ ہے رکن مومن کا نماز ہے اور نیکی دنیا اور آخرت کی نماز ہے اور نماز سے جدا ہوتا ہے مومن کافر سے اور مخلص منافق سے ستون ہے دین کا پشت و پناہ ہے بدن کی اور نماز سے حاجت بر آتی ہے اور آرائش ہے اسلام کی اور توبہ ہے توبہ کرنے والوں کی اور یادگزاری ہے احسان کی اور مومن کے چہرہ کا نور اور عزت ہے اور اسی نماز سے فرشتے طلب آمرزش کرتے ہیں اور نماز ناک رگڑتی ہے ملحدوں کی قہر ہے شیاطین پر اور کفارہ ہے تمام گناہوں کا اور قلعہ ہے تمام مال کا اور نماز کے سبب سے گواہی قبول کی جاتی ہے اور رونق وآبادی ہے سب مسجدوں کی اور مہر ہے حوران بہشتی کا اور اسی نماز سے لگائے جاتے ہیں درخت بہشت میں اور خدا نثار کرتا ہے رحمت کو اپنی نماز پڑھنے والوں پر۔

قصیدہ جناب امیر المومنین علیہ السلام

از قلم حکیم سید صوفی صاحب

اگر پیدا نہ کعبہ میں علیؑ نور خدا ہوتا — نہ ظاہر ذات حق ہوتی نہ دین مصطفےٰ ہوتا
نہ کوہ طور ہی ہوتا نہ موسیٰ کا پتہ ملتا — اگر بے پردہ وہ نور خفی جلوہ نما ہوتا
نہ بڑھتی شان کعبہ کی نہ شہرت طرف ہوتی — جو پیدا خاص کعبہ میں نہ شیر کبریا ہوتا
اگر کچھ بھی فرق ہوتا خدا میں اور حیدر میں — تو ان سے بھی خطاب معراج میں پردا کیا ہوتا
کفو کوئی نہ تھا دونوں جہاں میں بنت احمدؐ کا — اگر پیدا نہ عالم میں علیؑ شیر خدا ہوتا
نہ ہوتی مستجاب آدم کی توبہ بروایت ہے — اگر پنجتنؑ کا واسطہ حق کو دیا ہوتا
نہ کہتے لحمک لحمی کبھی بھی شان حیدر میں — اگر نور علیؑ نور محمدؐ سے جدا ہوتا
اگر پیدا نہ کرتا مرتضیٰ کو خالق عالم — قیامت تک کوئی جانشین مصطفےٰ ہوتا
علیؑ سے ہو چکا تھا عقد زہراؑ عرش اعظم پر — مگر اہل زمیں کو کس طرح ظاہر بھلا ہوتا
علیؑ بندہ تو ہیں لیکن ہے کچھ راز خدا ان میں — وگرنہ کس طرح بندہ نصیری کا خدا ہوتا
علیؑ کی شان ہے اعلیٰ بہت عرش معلےٰ سے — وگرنہ پائے حیدرؑ اور دوش مصطفےٰ ہوتا

عظیم الشان سالانہ مجالس

شیعیان چھپرہ ضلع کرنال اپنے یہاں آواخر مئی میں سالانہ مجالس منعقد کیا کرتے تھے مگر تازہ انقلابات کے سبب وہ حضرات ضلع کرنال سے ہٹ کر ضلع سہارنپور کی قریبی بستیوں حسین پور۔ تائی مزرعہ اور بلوانہ میں آگئے ہیں اور امسال وہ مجالس بلوانہ ضلع سہارنپور میں ہوئیں حسب معمول و دستور سابق جناب سرکار صدر الملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد العصر پرنسپل مدرسہ جعفریہ و سرپرست دائرۃ الاشاعۃ نوگانوہ ضلع مرادآباد یوپی کو دعوت دی گئی اور جناب ممدوح اس ناگوار موسم میں سفر کی شدید صعوبات برداشت فرما کر ہدایت و موعظت کے لئے تشریف لائے تین دن قیام فرمایا چار مجلسوں میں وہ شاندار مواعظ فرمایا جس کے معنوی اور پر ہدایت اثرات کبھی قلوب پر سے محو نہ ہوں گے۔

دینِ بابی اور حاجی حسین قلی

بسلسلہ انتخاب نمبر ۳-۲۲ رجب

مقالۂ دوم

حاجی حسین قلی نو مسلم نے بابیوں سے معاشرت جاری رکھی انکے عقائد اور دلیلوں سے واقف ہو گیا۔ لیکن شروع میں بابی اور بہائی لوگ اپنی کسی کتاب کو غیر مذہب والوں پر ظاہر نہیں کرتے۔ جب کوئی شخص انکی باتوں کو مان کر ان کے دین میں داخل ہو جاتا ہے تو مقفل صندوق کہولکر بعض خوشخط اور مرتب کتابیں کو علی محمد باب یا حسین علی بہا کی مصنفہ ہونا کہکر بتاتے ہیں لیکن حسین قلی کا اصرار اور گرم دوستی قفل کہولنے کے اسباب تہے اور جب خوشخط خوشنما جلد اور مذہب کتابوں پر اسکی نظر پڑی تو بہت خوش ہو کر دل میں قیاس کرنے لگا کہ مضامین بھی ویسے ہی ہونگے لیکن جب گھر میں جاکر مطالعہ کرنے لگا تو اسکی مایوسی کی حد نہ تہی کہ سوائے مہملات اور مزخرفات کے اور کچھہ ان کتابوں میں نہ تہا۔ بابیوں کی سب میں زیادہ مہم کتاب بیان ہے جو کہ بہت بڑی ہے اور بابیوں کے عقیدہ میں وہ علی محمد کا معجزہ اور مانند قرآن ہے۔ وہ عربی زبان میں ہے۔ لیکن ایسی عربی جو کہ نہ عربی قواعد کے مطابق ہے اور نہ عربی اشتقاق کے موافق اس کے الفاظ بنائے گئے ہیں۔

منہاج الطالبین میں بیان کے بہت سے عبارات منقول ہیں۔ اس میں خود حسین قلی نے بھی بیان کے جواب میں بیان ہی کے طرز پر عبارات لکھے ہیں جن سے پڑھنے والے کو خوب ہنسی آتی ہے۔ علی محمد باب کتاب بیان میں خدا کی تسبیح و تہلیل سمجھے ایک عربی لفظ کو لیکر اس سے سینکڑوں جعلی الفاظ بنایا ہے جنکو غیر عرب اگر ناخواندہ ہو ممکن ہے عربی سمجھے مثلاً قدیم کا لفظ ایک عربی لفظ ہے جس سے باب صاحب نے سیکڑوں الفاظ بنائے اور بیان کے صفحات بہر دیا۔ ان عبارتوں کا ایک حصہ یہ ہے :-

یا خلیل بسم اللہ الاقدم الاقدم بسم اللہ الواحد القدام بسم اللہ المقدم المقدم بسم اللہ القادم القدام بسم اللہ القادم القدام بسم اللہ القادم القدام بسم اللہ القادم القدوم بسم اللہ القادم القدمان بسم اللہ القادم المتقدم بسم اللہ المتقدم المتقدوم بسم اللہ القادم المتقادم بسم اللہ المستقدم المستقدم بسم اللہ القادم القیدوم بسم اللہ القدم القدم بسم اللہ القدم القدم بسم اللہ الواحد المقادم ذی القدامین بسم اللہ القدم ذی القدماء بسم اللہ القدم ذی القادمات بسم اللہ القدم ذی الاقدام بسم اللہ القدم ذی الاقدام بسم اللہ القدم ذی القدام بسم اللہ القدم ذی القدام بسم اللہ القدم ذی القدومین بسم اللہ القدم ذی القدامین بسم اللہ القدم بسم اللہ القدم ذی القدیمین بسم اللہ القدم ذی المقادیم بسم اللہ القدم ذی المقادم بسم اللہ ذی المتقدمات بسم اللہ القدم ذی المتقدمات بسم اللہ القدم ذی التقدمات بسم اللہ القدم ذی المستقدمات بسم اللہ القدم ذی القدام بسم اللہ القدم ذی القدادم باللہ اللہ الواحد القدام باللہ اللہ المقدم المقدم باللہ اللہ المقدم المقدم باللہ اللہ القادم القدام باللہ اللہ القادم القدوم باللہ اللہ القادم القدمان باللہ اللہ القادم المتقدم باللہ اللہ المتقدم المتقدم باللہ اللہ القادم المتقادم باللہ اللہ المستقدم المستقدم باللہ اللہ القادم القیدوم

باللہ اللہ القدم القدم باللہ الواحد المقدم باللہ اللہ القدم ذی القدامین باللہ اللہ ذی القادمات باللہ اللہ القدم ذا الاقدام باللہ اللہ القدم ذی الاقادم باللہ اللہ القدم ذی الاقدام باللہ اللہ القدم ذی القدوم باللہ اللہ القدم ذی القدامین باللہ اللہ القدم ذا القدامین باللہ اللہ القدم ذی القدامین باللہ اللہ القدم ذی القدیمین باللہ اللہ القدم ذی المقادیم باللہ اللہ القدم ذی المقادم باللہ اللہ القدم ذی المتقادم باللہ اللہ القدم ذی المتقادمات باللہ اللہ القدم ذا المتقدمات باللہ اللہ القدم ذا المتقدمات باللہ اللہ المقدم ذی المتقدمات باللہ اللہ القدم ذی القدام باللہ اللہ القدوم ذا المقدام باللہ اللہ القدم ذا القدادم اللہ لا الہ الا ھو الاقدم الاقدام اللہ لا الہ الا ھو الواحد القدام اللہ لا الہ الا ھو المقدم المقدم اللہ لا الہ الا ھو المقدم المقدم اللہ لا الہ الا ھو القادم القدام اللہ لا الہ الا ھو القادم القدام اللہ لا الہ الا ھو القادم القدام اللہ لا الہ الا ھو القادم القدوم اللہ لا الہ الا ھو القادم القدوم اللہ لا الہ الا ھو القادم القدوم اللہ لا الہ الا ھو القادم القدمان اللہ لا الہ الا ھو القادم المتقدم اللہ لا الہ الا ھو المتقدم المتقدم اللہ لا الہ الا ھو القادم المتقاد اللہ لا الہ الا ھو المستقدم المستقدم اللہ لا الہ الا ھو القادم القیدوم اللہ لا الہ الا ھو القدم القدم اللہ لا الہ الا ھو الواحد المقادم اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا القدامین اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا القدماء اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا القادمات اللہ لا الہ الا ھو القدم ذی الاقدام اللہ لا الہ الا ھو القدم ذی الاقادم اللہ لا الہ الا ھو القدم ذی القدام اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا القدوم اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا القدامین اللہ لا الہ الا ھو القدم ذی القدامین اللہ لا الہ الا ھو القدم ذی القدیمین اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا المتقدمات اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا المستقدمات اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا القدم اللہ لا الہ الا ھو القدم ذا القدام

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

زیکوسلواکیہ سے (۳۳) ہزار آدمیوں کا تخلیہ ۷رجون

زیکوسلواکیہ کی وزارت داخلہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ماہ فروری میں کمیونسٹوں کے برسراقتدار آجانے کے بعد سے زیکوسلواکیہ سے (۳۳) ہزار اشخاص تخلیہ کرچکے ہیں۔

امریکی بنک کی جانب سے جاپان کے لئے پیشگی رقم کی فراہمی واشنگٹن ۹رجون

امریکی بنک جاپان کو (۶) کروڑ ڈالر کی پیشگی رقم مہیا کریں گے تاکہ وہ خام روئی خرید سکے یہ اعلان جنرل میک آرتھر کے مستقر سے کیا گیا ہے جاپان کے متعلق اس رائے کا اظہار کیا جارہا ہے کہ خام سامان خریدنے اور درآمد کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ جاپان میں کافی مال تیار کیا جاسکے۔ جاپان میں کمیونسٹوں کے خلاف مہم جاری ہے جاپان کے بہت سے اداروں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

مصر اور فرانس کے مابین تجارتی معاہدہ قاہرہ۔ ۱۲رجون۔ مصر کے وزیر خارجہ اور فرانس کے سفیر نے کل مصر اور فرانس کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط کردئے ہیں۔

روس اور ہالینڈ کے مابین تجارتی معاہدہ ماسکو۔ ۱۲رجون روس اور ہالینڈ کے نمائندوں نے ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کردئے ہیں اس کی رو سے گیہوں کا اور ولندیزی مشنیری کے لئے فولاد کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔ یہ معاہدہ گذشتہ دو ماہ کی گفت و شنید کا نتیجہ ہے ایک ولندیزی ترجمان نے کہا کہ اس معاہدہ سے طرفین مطمئن ہیں۔

فرانس اور پرتگال کا ایک نیا تجارتی معاہدہ پیرس ۱۲رجون۔ فرانس اور پرتگال نے ایک سال کیلئے ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کردئے ہیں یہ معاہدہ سرزمین فرانس و پرتگال کے علاوہ فرنچ یونین اور پرتگالی شہنشاہیت کے علاقوں پر بھی حاوی ہو

اسلام

حج کا سفر کرنیوالوں کا نئی دہلی کرایہ جہاز ۷رجون۔ مورخہ ۵رجون کے ہندوستانی جریدہ میں شائع شدہ ایک اعلان کے مطابق بمبئی سے سفر حج کرنے والوں کی جانب سے حسب ذیل رقوم جمع کروائی جانی چاہئیں

(۱) دس سال یا اس سے زیادہ عمر کے مسافر کا کرایہ (۱۹۵) روپے ۴ آنے

(۲) دس سال سے کم عمر کے مسافروں کے لئے (۹۷) روپیہ ۵ آنے کرایہ ہوگا۔

ایران کو امریکہ ہتھیار سربراہ کررہا ہے طہران۔ ۹رجون طہران کی اطلاعات کے مطابق امریکی حکومت ایرانی حکومت کی جانب سے خرید کردہ اسلحہ کی بڑی بڑی تعداد ایرانی بندرگاہوں پر وصول ہونے والی ہیں اس سامان حرب میں دبابے اور دبابہ شکن آلات بھی شامل ہیں

فلسطین میں چار ہفتہ کیلئے غیر مشروط طور پر عارضی صلح منظور کرلی گئی مفتنہ تصفیہ کیلئے ایک کانفرنس کا انعقاد

قاہرہ۔ ۱۰رجون۔ ہر دو فریق عرب اور یہودی فلسطین میں عارضی صلح کی تجویز قبول کرچکے ہیں۔ چار ہفتہ کے لئے غیر مشروط طور پر عارضی صلح منظور کرلی گئی ہے۔ التوائے جنگ کے لئے کل ۶ بجے (جی۔ ایم۔ ٹی) کا وقت مقرر کیا گیا ہے کل قاہرہ میں کاونٹ برناڈٹ نے صحیفہ نگاروں سے کہا کہ التوائے جنگ سب سے پہلا اقدام ہے جب دونوں فریق جنگ بند کردیں گے تو مستقل تصفیہ کے لئے ایک کانفرنس کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ یہ کانفرنس جزیرہ رہوڈس میں ہوگی جہاں ثالث کا صدر کا مستقر رہیگا۔ امریکہ، بلجیم، فرانس اور عارضی صلح کمیشن میں حصہ لیں گے۔ ان ممالک سے (۶۳) فوجی شاہدین کا انتخاب کیا گیا ہے جو التوائے جنگ کی نگرانی کریں گے بلکہ بلجیم اور فرانس

پاکستان

مغربی پنجاب میں ایک لاکھ بیس ہزار مہاجرین کو بسایا گیا لاہور ۹رجون مغربی پنجاب کی حکومت نے زمینات کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں جو کمیٹی چھ ماہ کے لئے بٹھائی ہے اس نے دو ہفتوں میں ایک لاکھ اٹھائیس ہزار ایکر زمین ناجائز قبضہ سے چھڑا دیا ہے اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زاید مہاجرین کو آباد کیا ہے۔

پاکستان نہروں سے بے نیاز ہو جائے گا لاہور۔ ۹رجون پاکستانی پنجاب کی نہروں سے بے نیاز ہو جانے کے لئے جو نہر تعمیر کروائی جارہی ہے اس کے کام کا آج گورنر مغربی پنجاب نے معائنہ کیا۔ وہاں رضا کار مزدور غیر معمولی تیز رفتاری کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ گورنر موصوف نے توقع ظاہر کی ہے کہ نہر کی تعمیر عام اندازہ سے بہت سے پہلے ہی مکمل ہوجائیگی۔

ہندوستان اور پاکستان کی مشترکہ کانفرنس نئی دہلی۔ ۸رجون ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علیخاں دونوں مملکتوں کی ایک مشترکہ کانفرنس میں بات چیت کرکے دونوں حکومتوں کے تمام نزاعی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ کانفرنس اس مہینے کی ۱۵ر تاریخ کو ہوگی۔

حروں کے ایک مشہور سرغنہ کی ہلاکت کراچی ۱۲رجون حروں کا مشہور سرغنہ جس کی تلاش میں سندھ پولیس تھی اور جس کی گرفتاری کے لئے حکومت سندھ نے آٹھ ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا آج سندھ کی پولیس سے ایک جھڑپ میں میرپور خاص کے قریب مارا گیا۔ تین مزید حر بھی گولی کا نشانہ بنے ایک جوان پولیس بھی مرگیا پولیس نے ان کے قبضے سے سونے اور چاندی کی کثیر مقدار برآمد کی۔

ہندوستان

گاندھی جی کی راکھ جنوبی افریقہ جارہی ہے بمبئی ۱۰رجون

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی لیڈر مسٹر رستم جی بذریعہ جہاز واپس جنوبی افریقہ روانہ ہوئے مسٹر رستم جی اپنے ساتھ گاندھی جی کی راکھ لے کر جارہے ہیں۔

آزاد کشمیر فوج نے ہندوستانی سپاہ کا صفایا کردیا جنکے اعداد بتلانا مشکل ہے

لاہور۔ ۱۱رجون۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اپنی تازہ ترین نشر میں اروی کے محاذ پر مجاہدین کی چند اور کامیابیوں کی خبر دی ہے بیان کیا گیا ہے کہ اروی کے محاذ پر آج ہندوستانی افواج کو سخت جانی نقصان پہونچائے گئے۔ یا جو ہندوستانی فوجی مارے گئے۔ انکے ٹھیک ٹھیک اعداد بتلانا ابھی ممکن نہیں ہے لیکن آزاد حکومت کی وزارت دفاع کا ادعا یہ ہے کہ یہ تازہ معرکہ آرائی جانی نقصانات کے اعتبار سے مجاہدین کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے۔ ہندوستانی افواج کی اس زبردست پسپائی کے بعد کئی ایک چوکیاں مجاہدین کے قبضہ میں آئیں۔

فرانسیسی قونصل کی بیوی شدید زخمی ہوگئیں نئی دہلی۔ ۱۱رجون۔ فرانسیسی قونصل متعینہ کابل اپنی شدید زخمی بیوی کی حالت دیکھنے کیلئے لاہور آگئے ہیں۔ موصوفہ پر کسی نامعلوم شخص نے اوس وقت حملہ کردیا تھا جبکہ وہ پاکستان میل میں سفر کررہی تھیں ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ حملہ آور اس ڈبہ میں داخل ہوا جس میں فرانسیسی قونصل کی بیوی موجود تھیں اور ان سے تمام زیورات حوالہ کردینے کی خواہش کی۔

کوئلے سے مصنوعی پٹرول نکالنے کی اسکیم نئی دہلی ۱۱رجون نئی دہلی سے ایک نامہ نگار نے انکشاف کیا ہے کہ حکومت ہند کوئلے سے مصنوعی پٹرول نکالنے کی اسکیم منظور کرچکی ہے اور اس سلسلہ میں امریکی فرم کو جو جرمن ماہرین پر مشتمل ہے۔ کام سپرد کردیا گیا ہے۔

م سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ سواحلی طلایہ گردی کیلئے چھ جہاز مہیا کریں۔

دکن

زہر خورانی کی واردات۔ حیدرآباد ۸ رجون شہر میں زہر خورانی کی وارداتوں کا سلسلہ جاری ہے تازہ واردات ایک بائیس سالہ نوجوان محمد عبدالعزیز صاحب ملازم فائر بریگیڈ کی ایک انتہائی حیرت ناک موت سے تعلق رکھتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مرحوم اپنی شادی سے صرف چار روز قبل پنجشنبہ بلاد مِنہ کے آگے سے گذر رہے تھے دوپہر کا وقت تھا۔ بوٹ پہنا ہوا ایک نوجوان جو بظاہر بہت مہذب معلوم ہوتا تھا سرراہ صراحی و گلاس لیا کھڑا تھا۔ اس نے مرحوم کو دھوپ میں جاتے اور پانی کا ضرورت مند پاتے ہوئے دیکھ کر آواز دی اور برف پانی کا پیشکش کیا مرحوم نے اس شخص کی ظاہری شرافت اور حسن سلوک سے متاثر ہو کر بلا پس و پیش پانی کو قبول کر لیا۔ دو تین منٹ کے بعد جب کہ وہ پانی پلانے والے شخص کو غائب پایا۔ ساتھ ہی اس کی طبیعت بگڑ گئی گھر پہنچتے پہنچتے خون کے قے شروع ہو گئے اگرچہ انھیں دواخانہ بھی رجوع کر دیا گیا۔ لیکن زہر غالباً تیز تھا اس لئے وہ بچ نہ سکا۔

جالنہ میں پل کو اڑانے کی ناکام کوشش۔ حیدرآباد ۸ رجون جالنہ میں یکم رجون کو رات کے تقریباً سوا بارہ بجے ایک پل پر دھماکہ ہوا جس کے ساتھ ہی دو طلبا بھاگتے ہوئے دکھائی دیئے۔ دھماکے سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ تحقیقات میں ایک بے پھٹا بم دستیاب ہوا جو اشرار اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے یہ بم بیرونی ساخت کا تھا۔

معصوم بچوں پر کانگریسی غنڈوں کا حملہ۔ حیدرآباد ۶ رجون موضع انجن گاؤں ضلع عثمان آباد کے دو لڑکے شبیر اور ضیا الدین ۲ رجون کو اپنے بھائی کے لئے جو گاؤں کے باہر کھیت پر کام کر رہا تھا کھانا لے جا رہے تھے کہ راستے میں کانگریسی غنڈوں نے ان پر حملہ کر کے پستول سے فائر کیا۔ دونوں لڑکے زخمی ہوئے جنھیں ہسپتال میں شریک کیا گیا ہے۔

بے ہوشی کی دوا سنگھا کر چوری گھر کا سامان لے گئے۔ حیدرآباد ۱۰ رجون اطلاع

دکن کا ایک ہفتہ

ملی ہے کہ محلہ مغل پورہ جدید میں ۱۵ رجون کی رات سرقہ کی ایک واردات پیش آئی بیان کیا جاتا ہے کہ رات میں جب اہل مکان سو رہے تھے۔ سارق مکان میں داخل ہوئے اور مکان والوں کو بے ہوشی کی دوا سونگھا کر گھر کا تمام اثاثہ لے کر فرار ہو گئے مسروقہ مال کی قیمت کا اندازہ (۵۰۰) سے زائد کیا جاتا ہے۔

کانگریسیوں کا مسلح حملہ چار مسلمانوں کا بیدردانہ قتل۔ حیدرآباد ۱۰ رجون تعلقہ پاکھال ضلع ورنگل کی ایک اطلاع میں بتایا ہے کہ تعلقہ مذکور کے موضع گندرے پلی پر ۳ رجون کو علاقہ ہند یونین سے کانگریسی اشرار کی ایک جماعت جو (۴۰) سے زائد پر مشتمل تھی۔ عصری ہتیار اور برن گن سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئی اور چار مسلمانوں کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا۔ دو مسلمان بھاگ نکلے اور ۴ رجون کو مستقر پہنچ کر پولیس اور رضا کاروں کو حادثہ کی اطلاع دی جس کی بنا پر پولیس اور رضا کار گندرے پلی پہنچے جو مستقر سے ۲۲ ۱/۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں انھیں ان مسلمانوں کی نعشیں بے گور و کفن پڑی ہوئی ملیں جن پر گدھ اور چیل منڈلا رہی تھی۔ قریب کی جھاڑی میں ایک اور مسلمان نظر آیا جو اشرار کے خوف سے یہاں چھپ گیا تھا۔ بھوک اور پیاس کی شدت نے اسے نیم مردہ کر دی تھی۔

بم کی درآمد و گرفتاری۔ حیدرآباد ۸ رجون موضع نوگاؤں ضلع عثمان آباد کے ایک دہنگر گنیتی کے سامان میں دو دلیسی ساخت کے بم پائے گئے جب کہ وہ ۲۲ ر تیر کو شولاپور سے اپنے گاؤں کو واپس ہو رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ بم اسے دشمبر راؤ ہیرالکرنے اس ہدایت کے ساتھ دیئے تھے کہ وہ انھیں انچھ گاؤں میں اس کے بھائی کے حوالے کرے۔ دشمبر راؤ ہیرالکر انچھ گاؤں کا ایک [illegible] ہے جو اب شولاپور میں مقیم ہے۔ [illegible] ہند یونین میں باشندگان حیدرآباد

پھر مظالم۔ حیدرآباد ۸ رجون۔ ہندوستانی یونین میں حیدرآبادی باشندوں پر مظالم جاری ہیں۔ آٹھ مسلم فقیروں کو جو اجمیر سے واپس آئے ہوئے شولاپور کے ایک عاشور خانہ میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ ۱۴ مئی کو کانگریسوں کی ایک جماعت نے اس الزام کے ساتھ پکڑ لیا۔ کہ وہ حیدرآبادی خفیہ پولس سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان فقیروں پر کیا گذری۔ اطلاع ملی ہے کہ ضلع اورنگ آباد کے باشندوں کو لولاہن اور ماسور الی (انڈین یونین) کے ہفتہ واری بازاروں میں شرکت کرنے سے منع کر دیا گیا ہے ضلع ناسک کا ایک مقبوضہ ضلع اورنگ آباد میں واقع ہے۔ ہندوستانی پولیس وہاں سے گذرنے والوں کی تلاشی لیتی ہے۔

سمجھوتہ کا امکان نہیں۔ دکن نیوز کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ہند یونین نے معاہدہ کی خلاف ورزیوں سے جو ماحول پیدا کر لیا ہے اس میں سمجھوتہ کا اب کوئی امکان نہیں رہا۔ حیدرآبادی وفد نے شرکت اور ذمہ دارانہ حکومت کے قیام پر قطعیت کے ساتھ انکار کر دیا ہے۔

سرکار عالی کی تمام فوجوں کو حیدرآباد کی سرحد سے تین میل پیچھے ہٹا لینے کے احکام۔ حیدرآباد ۱۰ رجون ہندوستانی یونین کی فوج کے ساتھ کسی تصادم کے امکان کو رفع کرنے کی غرض سے یہ احکام جاری کر دیئے گئے ہیں کہ سرکار عالی کی تمام فوجوں کو حیدرآباد کی سرحد سے تین میل پیچھے ہٹا لیا جائے۔

۱۳۶۷ عیدِ مسعود کے سلسلہ میں حسب ذیل نظام العمل مرتب کیا جا چکا ہے۔ (۱) ۱۴ ر شعبان ۱۳۶۷ شنبہ بوقت (۵) ساڑھے پانچ شام لغب لوا مبارک (۲) ۱۴ ر شعبان ۱۳۶۷ شب چہارشنبہ اعمال شب برات (۳) ۱۵ ر شعبان ۱۳۶۷ روز چہارشنبہ بوقت (۵) ساڑھے پانچ شام عرض تہنیت و تہنیت ولادت باسعادت [illegible] و ذریعہ آباد [illegible] قدم بہ قدم [illegible] ہم توقع کرتے ہیں [illegible] مبارک محفل میں شرکت کی سعادت [illegible] کریں گے۔

قومی اطلاعات

شادی:۔ سید رضا علی صاحب۔ برادر سید ہادی علی صاحب کی دختر نیک اختر کی شادی یکم رشعبان المعظم ۱۳۶۷ یوم چہارشنبہ بمقام اندرون چادرگھاٹ بخیر و خوبی انجام کو پہونچی۔ ہم اپنی جانب سے اس نیک رسم پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

شادی:۔ مولوی سید محمد صادق صاحب نجفی خلف مولانا مولوی سید زین العابدین صاحب قبلہ نبیرہ قبلہ و کعبہ اعلی اللہ مقامہ کی شادی دختر نیک اختر مولوی سید اسد علی صاحب فرزند مولانا سید محمد حسین صاحب فاضل کے ساتھ بتاریخ ۲ رشعبان المعظم ۱۳۶۷ یوم پنجشنبہ بمقام "اعجاز منزل" دارالشفا بحسن و خوبی پایہ تکمیل کو پہونچی۔ جناب مولوی سید محمد مہدی صاحب نجفی خلف قبلۃ الانام مولانا مولوی سید علی نقی صاحب قبلہ و کعبہ اعلی اللہ مقامہ مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے اور مہمانوں میں کثیر ذی اثر افراد قوم شریک تھے۔ ہم اپنی طرف سے اس مبارک شادی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

یوم پنجشنبہ ۳ رشعبان کو نواب شبیر حسین خاں صاحب خلف نواب کاظم جنگ بہادر کی شادی نواب ریاض احمد خاں صاحب خلف نواب بہرام الدولہ مرحوم کی صاحبزادی صاحبہ کے ساتھ عمل میں آئی جس میں نہایت پر تکلف عصرانہ ترتیب دیا گیا تھا ہم اس تقریب میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

۴ رشعبان کو حسب معمول الادہ حضرت علی اکبر سے صندل مبارک حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام بمناسبت ولادت باسعادت روانہ ہوا جس کے ساتھ مومنین کی ایک کثیر جماعت شریک تھی جو باآواز بلند مدیحہ پڑھ رہے تھے۔

امروز ولادت علمدار حسین است

مغرب تک صندل درگاہ مبارک حضرت عباس میں پہونچا یک جہاں صندل چڑھانے کے بعد مجلس جشن و قصیدہ خوانی منعقد ہوئی جو ایک بجے رات کو ختم ہوئی۔

عید قائم: ابنان مولوی عباس علی شریف صاحب قبلہ مرحوم و مغفور چادر گھاٹ کو قائم نے اطلاع دی ہے کہ وہ قائم مزد [illegible] صاحب [illegible] سالگرہ [illegible]

دارالتجارت

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہو جائے معافی

رعایت: پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک و پیکنگ۔ معاف

مراثی و نوحہ جات

اردو

روپیہ

گلزار غم مراثی میر عشق جلد اول ۵
بیان غم ایضاً جلد دوم ۵
مجموعہ سلام دولھا صاحب ۵
درۃ الغموم مراثی نوحہ جات ۲

ناجی) طبع جدید

گلدستہ بستان ارم نوحہ جات ۳

روشن

گلشن یاقوت ۳
مفتاح البکا ان ۳
دفتر ماتم مختلف حصے ۵
سحاب فی حصہ
نشتر غم رباعیات ۱
ذخیرہ ذاکر سہ حصہ ۲
فغان زہرا نوحہ جات مسرور ۳
براہین غم مراثی نفیس جلد اول ۱/۸
اشعار مرثیہ ۳
مراثی مرزا دبیر جلد اول ۳
〃 جلد دوم ۳
〃 جلد سوم ۳
رزم و بزم ۲
مراثی نگار ۲
دفتر غم نوحہ جات وارفتہ ۱
خزانہ عرفان نوحہ جات آفیع ۲
دفتر فصاحت عنوان مجموعہ سلام میر مونس ۲
شمع تعزیت مجموعہ سلام ۱۰
مراثی اویس بلگرامی ۴
مجموعہ سلام و مراثی فصیح ۳
معارج الفضائل در معجزات ائمہ ۸
مراثی میر انیس جلد پنجم و ششم ۱۵
ریحان غم مراثی میر انس
وحید و سرفراز جلد اول ۱۰
ایضاً جلد دوم ۱۰
براہین غم جلد اول دوم ۶
نوحہ جات حسین حصہ اول ۵
ایضاً حصہ دوم ۲
بحر ماتم دفتر غم مراثی نفیس ۵
فغان طاہرہ ۱
بیاض نوحہ جات شوکت تین حصے فی حصہ ۲/۸
تجلیات ماتم نوحہ جات تین ۳ حصے ۳/۸

فقہ مذہب سنت الجماعۃ

عربی

ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی ۵
عمدۃ المسالک فی المناسک ۳
فتح الرحمن بل بینت لاطہر ۶
از مولوی حسن زمان صاحب حصہ اول
ایضاً کتاب دوم از حصہ اول ۲
حسامی طبع قدیم ۴
تحفۃ المحتاج جلد رابع ۴
نور الانوار و قمر الاقمار ۶
سراجی مع ضیاء السراج و شرح تہذیب ۴
الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی طبع و کاغذ قدیم کلکتہ ۱۰
کتاب الجنایات و شرح سلم ۴
شرح وقایہ طبع و کاغذ قدیم ۴
شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایہ ۴
شرح السیر الکبیر ۱۲
کتاب الامالی ۱
ہدایہ طبع قدیم ۸
ہدایہ مع ترجمہ فارسی ۱۵
ایضاً اولین یا آخرین فی حصہ ۸
حصہ بنقض الوضو ۴
فتاوے درمختار ۶
شرح التاکلاین الملک ۸
نوادر الوصول فی شرح الاصول ۴
منتخلص الحقائق یعنی شرح کنز الدقائق ۳
فتاوی عالمگیر و فتاوی بزازی جلد ششم ۶
ضروریات الامامت بیان المقبول ۴
جواب المقبول نہایۃ التبیان و مجموعہ خطب
فرائض شریفیہ ۲
منیۃ المصلی طبع قدیم ۱
شرح فتح القریب فی التقریب ۲

شرح عقاید النفسی و حیا العنون و حاشیۃ الخیالی ۲
کنز الدقائق ۲
... حاشیہ شرح وقایہ ۶
... ترجمہ شرح وقایہ
... قاضی خاں و شرح ۲
عقاید ... کرم خوردہ
... اربعین و رسالہ جات و حلاوۃ الحساب ۲
شرح ... ۸
منیۃ ...
طریق ...
تعلیق الفاضل فی مسئلۃ الطہر والعاہر و شرح وقایہ طبع و کاغذ قدیم کرم خوردہ ۳
شرح مجمع البحرین کتاب الطلاق ۳
فتح القریب المجیب علی الکتاب التقریب شرح کاشف الشجاع ۴
فتاوی ہندیہ ترجمہ فتاوی عالمگیری جلد اول ۶
بیت مقاصد النکاح ۲
ہدایہ مکمل ۱۵
درمختار ۶
میزان المعارف شعرانی ۴
صحیح بخاری ۱۵
شرح وقایہ چلپی ۴
الاشباہ والنظائر خط ٹائپ ۴
فتاوی حامدیہ جلد اول و دوم ۱۰
بدلیہ و کلیہ ۴
و سراجی
فتاوی الختار ۶
ہدایہ و کفایہ ۶
فتاوی خیریہ کامل طبع مصر ۱۵

فقہ مذہب سنۃ الجماعۃ

فارسی

کتاب النہایات از فتاوی منیری ۴
مفتاح الصلوۃ ۲
حدود و جنایات ۳
مالا بد منہ و خیر المبین ترجمہ حصن حصین ۴
فتاوی عزیزی و دیگر مختلف رسایل ۶
مجموعہ فتاوی جلد اول ۲
فوائد ...الحمیہ ۲
انیس الواعظین ۳
اختیار حدود و جنایات ۳

فقہ مذہب سنۃ والجماعۃ

اردو

شرح وقایہ جلد اول و دوم ۴
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ کامل ۱۲
ایضاً جلد دوم ۳
اثبات الالہام و حقیقۃ الاسلام و خلاصۃ العقاید ۳
برہان الاحکام فی اداب الاسلام ۳
مخزن تحقیق ملقب بہ تحفہ حنیفہ جلد ۳ وغیرہ ۳
علم الفقہ جلد اول تا ۶ و تراجم الفقہا ۸

چراغ ہدایت ۱
مجموعہ خطب بالتمام ۲
کنز الفرائض محمدی ترجمہ اردو و شریفی و سراجی ۴
موہوبات حسینی و فرائض احمدی و قبول الطاہر و ظہور الحیات و خلاصہ احکام قبلی شرع شریف ۲
زواجر ہندی ۱
مجموعہ سبحان الحیات ۱
روح الاسلام والایمان و خلاصۃ الفقہ و باغ مرام ۲
وسیلۃ النجات فی احکام الصلوۃ ۲
کلید باب الحج ۱
حقیقۃ الصلوۃ و تحفہ ... ۲
بدر الکمال فقہ منظوم ۲
تحفۃ الهند و کشف الحاجۃ ۲
ارشاد المبتدی و اجابۃ السائل ۳
نسیم جنت ترجمہ چہل حدیث ۱/۸
ظہور الحیات فی قصاص الجنایات ۳
وقایۃ الاسلام فی تبیان الاحکام ۳
ترجمہ مناسک الایضاح خوشخط ۵
زبدۃ المناسک انیس الحجاج ۲
الفواید الصحاح فی مسائل النکاح ۱
نزل الابرار من فقہ النبی المختار جلد دوم ۲
قدوری طبع مجتبائی و قیومی ۳
ایضاً مترجم ۳
صحیفہ عثمانیہ ۱
کلید اوقات ۱
فتاوی المیراث ۱
احسن المسائل شرح کنز الدقائق ۴
فرائض قادریہ ۴
شرح محمدی ۸

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶ اخبار انتخاب حیدرآباد دکن

M 5126
رجسٹرڈ نمبر انڈیا

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر اخبار انتخاب سے شائع ہوا

M 9126 رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا — محلہ بازار حیدرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفی (۲۱۶)

ہفت روزہ انتخاب

منتظم شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم محمد حسین

جلد (۲) — ۱۱ر شعبان ۱۳۶۷ھ م ۱۷ جون ۱۹۴۸ء موافق ۲۴ ر امرداد ۱۳۵۷ف یوم پنجشنبہ — نمبر (۱۲)

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۲ر
ممالک غیر سے دس روپیہ ششماہی پانچ روپیہ
ایک سال سے کم کے لئے چندہ نہیں لیا جاتا

اجرت اشتہار

فی انچ ... ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہوں گے
اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

یادگار

حضرت نجم آفندی

جو دور ہیں نگاہ سے انکا بھی پاس ہے — دنیا کو دیکھتا ہوں اب احساں شناس ہے
اس دور میں بدل گئے ارض و سما کے دن — گھر گھر منائے جاتے ہیں اہل وفا کے دن
نام آوران دہر کے ہیں یوم بے شمار — آج اس کی یادگار ہے کل اس کی یادگار
یہ شور یادگار بروئے زمیں نہ تھا — آواز "یا حسینؑ" سے پہلے کہیں نہ تھا

سوئے ہوئے زمین میں صدیوں کے بھی اٹھے
مُردے بہت حسینؑ کے صدقے میں جی اٹھے

ترتیب

اداریہ

صاحب ذوالفقار می بینم

اگست ١٩٣٩ء کی جنگ کے خاتمہ کی تاریخ کا لیکن ناگزیر بن جائے تو یہ مجبوری بلا سبب درماں محسوس ہوگی کیونکہ اب تک جنگ کے اختتام کا کوئی مکمل تصور قائم ہی نہیں ہو سکا ہے۔ البتہ وہ سیل فرج پہلے بھی ساری دنیا کو اپنی تیز رفتاری بنائے ہوئے تھا آج بھی اسی شدت کے ساتھ رواں دواں ہے اور سارے انسان اپنے اسلاف کی طرح کچھ اسی قسم کی بے چینیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں جیسے کوئی بچہ بھوک پیاس کی حالت میں اپنی ماں سے جدا دور پڑا ہوا ہاتھ پاؤں پٹک پٹک کر بلبلا رہا ہو۔ یہ ایک مستقل صورت حال ہے جو سارے عالم انسانیت پر مسلط ہو کر رہ گئی ہے اور کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آخر انسانی رنجوریوں کا یہ سیلاب کتنی نسلوں کو ڈبو کے سکون آشنا ہوگا۔ مگر اس عالمی اضطراب کی فیہ کو پا جانا انسانی طاقت سے باہر بھی نہیں بشرطیکہ جنگ کی تباہ کاریوں سے قطع نظر کرکے پچھلے سہ سالہ عظیم الشان تغیرات کا تجزیہ کیا جائے۔ چنانچہ گذرے ہوئے کل تین سال کے واقعات شاہد ہیں کہ اب دنیا سے برطانوی اور فرانسیسی اقتدار ختم ہو رہا ہے جو جنگ سے پہلے کی بڑی طاقتیں سمجھی جاتی تھیں اور جیسا کہ مشہور ہے۔ ہر قدیم کسی جدید کے لئے اپنی جگہ چھوڑتا ہے انگریز اور فرانسیسی بھی ایک جدید کے منتظر ہیں جو ان کے پیدا کئے ہوئے خلا کو پُر کردے اور ان کی مسند اقتدار پر متمکن ہو جائے۔ اس برطانوی و فرانسیسی "صلائے عام" کا نتیجہ یہ ہے کہ روس اور امریکہ جیسے "یاران نکتہ داں" اپنے اپنے خم اقتدار پر گمان راحت کئے ہوئے بڑھتے چلے جارہے ہیں اور وہ دن دور نہیں کہ ان دونوں ممالک کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں اور پھر اشتراکیت و جمہوریت کے درمیان شدید تصادم ہو جائے جس کے لئے یہ دونوں حریف پوری طرح تیار بھی ہیں۔ ایک طرف امریکہ اپنی چادر کی کوتاہی کے باوجود یونان، ترکی، عرب و ایران تک پاؤں پھیلا چکا ہے اور دوسری طرف روس اپنی باڑ کو روذبار انگلستان تک وسیع کر چکا ہے۔ اسطرح اُس مسند اقتدار کے حصول کی تمنا دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف ابھار رہی ہے جسکی طلب میں یورپ تو تباہ ہو ہی چکا، اب مشرق کی باری ہے جس کا خمیازہ پورے ایشیا کو بھگتنا ہے اور اس نقصان کا اندازہ ایک حد تک جاپان کی تباہی سے کیا جاسکتا ہے۔ ان حالات میں بھی امن پسند ممالک جن کو طاقتور اور جنگجو اقوام کمزور سمجھتی ہیں، رہ رہ کے یہی سوال کئے جارہے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ قیام امن میں جو مشکلات پیش آرہی ہے اس کی نوعیت کیا ہے؟ اس کا جواب مختصر لفظوں میں یہی ہے کہ زمین امن کی جگہ نہیں بلکہ مقام حرب و ضرب ہے۔ اب اگر کسی کو امن و سکون کی تلاش ہے تو وہ امن و سکون صرف قوس قزح کے جلووں میں پایا جاتا ہے اسلئے متلاشیان امن کو قوس قزح کا سفر اختیار کرنا چاہیئے۔

مگر ان امن سوز و ناسازگار حالات میں بھی دنیا کے ہر متنفس کو یہ توقع ہے کہ زندگی میں جس چیز کی واقعاً تلاش ہے وہ باہر سے کبھی حاصل نہ ہو سکے گی بلکہ ایک داخلی تڑپ کے بعد انسان پر خود منکشف ہو جائے گی، اسی لئے پیکار و تصادم کو دور بھی سخت و شدید بنیاد بنانا ہی مناسب ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ زندگی کی غیر منکشف حقیقت تصادم و پیکار سے جہاں ضرور ہوتا ہے مگر صرف اس وقت جب کہ تصادم کے صحیح وقت کو پہچاننے والا اور پیکار و جہاد کو جاری کرنے والا ہم میں کوئی موجود بھی ہو ورنہ یہ باہمی تکرار و تصادم اور پیکار و جنگ سرراہ بڑھتا ہوا ہڈی کے لئے ایک دوسرے سے پر غرانے اور ٹوٹ پڑنے کے مترادف ہے۔ پھر جب ہمارے سامنے کسی ہادی و رہبر کے قبول یا منتخب کرنے کا سوال آتا ہے تو ہم اپنی داخلی تڑپ سے منہ موڑ کے خارج کی رنگینیوں میں گم ہو جاتے ہیں اور اپنے ہر امرو حاکم سے "خُردنیا" کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگتے۔ اس ظاہر پرستی کی وجہ بظاہر تو یہی معلوم ہوتی ہے کہ ہم میں ابھی اپنے ہادی و رہبر کو پہچاننے کا وقوف پیدا ہی نہیں ہوا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ منزل ہے بھی ذرا کٹھن۔ جیساکہ امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:-

"معرفت امام تک کس کی رسائی ہو سکتی ہے۔ کون اس کو انتخاب کرسکتا ہے۔ یہ مقام ہی وہ ہے جہاں انائیاں سرگرداں، خردمند یاں پریشاں، عقل کی رسائیاں حیران اور فہم سربہ گریباں ہے۔ یہاں صاحب عظمت پست، اہل حکمت متحیر، بولنے والے کی زبان بند، عقلمند نادان، شاعر گنگ، ادیب عاجز اور بلیغ نامرتب ہے"

لیکن جہاں معرفت امام کے لئے انسانی نارسائی کا اس واضح انداز میں تذکرہ فرمایا گیا ہے وہاں امکانات تعارف بھی بتائے گئے ہیں ——— ارشاد ہوتا ہے۔

"یہ امامت آل رسولؐ، اولاد علیؑ و بتولؑ کے سوا اور کہیں نہ ملیگی"

پھر اس ارشاد کے سلسلہ میں ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ———

"امام کے پاس رسولؐ کے ہتیار اور ذوالفقار بھی ہوتی ہے" اگر مقام ہدایت کے لئے ان شرائط کا لزوم نہ ہوتا تو آج اپنے نام کے ساتھ "سید" لکھنے والا ہر انسان اپنے آپ کو خانوادۂ رسولؐ سے ثابت کرکے دعوت بیعت بھی دیتا، لیکن آل رسولؐ و اولاد علیؑ و بتولؑ میں صاحب ذوالفقار آج کون ہے جسکی امامت و ہدایت کو قبول کیا جاسکے؟ یہی وہ سوال ہے جس کا جواب ادا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں مگر ۱۴ شعبان المعظم کی پچھلی رات کی خوش ترین ساعتوں میں ایک دو ایسے بھی منتظر ہوتے ہیں جو اپنی بصیرت کا سہارا لے کر کہہ اٹھتے ہیں ——

"صاحب ذوالفقار می بینم"

اور حقیقت تو یہ ہے کہ ایک ایسے زمانہ میں جب تمام دنیا جنگ و جدال کے عذاب میں مبتلا ہے اور انسان کی انسان پر بیداد عام ہو چلی ہے، ایک ایسے محترم و برگزیدہ ہستی کا وجود نہایت ضروری ہو جاتا ہے جس کے ظہور سے غم کا بڑھتا ہوا سیلاب سکون کے ساحل سے جالگے، اور ہر انسان مقصد زندگی سے متعارف ہو جائے۔

نبوت اور امامت

[illegible]

[illegible]

مداح آل نبی حلمی آفندی

قصیدہ

در مدح حضرت صاحب العصر والزمان علیہ السلام

از مرزا ذکی حیدر روحی دہلوی آبادی حال مقیم عثمان آباد

پردۂ ابر سیہ میں چھپ گیا ہے ماہتاب — یا فلک نے ڈال لی چہرہ پہ اگر کالی نقاب
ہے فضا پر کیف ساقی جھوم کر اٹھے سحاب — آج تو لغتی پہ بیٹھا دوں پلا ایسی جا شراب
دیکھ لے اے چشم نرگس دیکھ لے انقلاب — آج بیداری کرپے بدلا ہوا پردہ کا خواب
بڑھ گیا ہے آج تو معمول سے جوش نمو — اس طرح انگڑائیاں لیتا ہے گلشن کا شباب
آج دریا کی روانی میں ہے اس درجہ سکوں — جیسے زیر چادر بیہوش ہو کوئی محوِ خواب
سبزہ گل والی آنکھیں ہیں جیسے منتظر برگ آب — اپنی اپنی جا پہ یوں ٹھہرا ہوا ہر حباب
کونسی وہ چیز ہے جو بن گئی وجہ سکوں — آج کیوں دریا کی موجوں میں نہیں پیچ و تاب
اب نظر آتا ہے گلشن میں پپیہا بھی خموش — مل گیا اس کو نہ جانے کونسا مسکت جواب
آج خود قدرت بھی کو زحمت سے دکھلائے حجر — ہر تمنا بار یاب اور ہر دعا ہے مستجاب
جو موسم ہیں منتظر موجوں کی یوں بے چینیاں — جیسے ہر آہٹ پہ بڑھ جاتا ہے دل کا اضطراب
اب یہ عالم ہو کہ دیکھتا ادھر کیا بھلا ہے — ایک سی مرکز پہ عالم ہیں سکون و اضطراب
درد مند اس کو تحفہ سمجھتے ہیں اسے — جس طرح بڑھ جاتا ہے مجھ کو دل کا اضطراب
زندگی کو ختم کر دی انتظار وید میں — آپ کا پھرنا ہے دم بھر بھی دل خانہ خراب
تمام غم تبیع مسرت سے بدل جانے کو ہے — انقلاب آتا تو ہے خود ہی دلیل انقلاب
دہر کی ہو جائے گی ساری حقیقت بے حجاب — آئیگا تو یوں الٹ کر آئیگا چہرے سے نقاب
ذرہ ذرہ ہوا اٹھیگا عالم ایجاد کا — آکے یوں دنیا میں تو پھونکیگا روحِ انقلاب
مسند ختم الرسل تھا جو ملک کی بوسہ گاہ — بوریا ہوگا وہی تخت سلیماں کا جواب
اس کا کیا کہنا جسے قدرت کرے خود انتخاب — اے نظیر بے نظیر و اے جواب لاجواب
آپ یوں آئیں الٹ کر رخ سے روشن سو نقاب — دیکھنے والے یہ سمجھیں شب میں نکلا آفتاب
چودھویں تاریخ ہے اترا رہا ہے ماہتاب — مصحف ناطق کے پارے کھولدے بدر نقاب
سامنے تیرے رخ روشن کے ٹھہرے ماہتاب — غیر ممکن ہے کہ ہو ناقص ہو کامل کا جواب
اللہ اللہ کو کہ صدقہ تھا جوانی کا تیری — دیکھتی ہی رہ گئی دنیا زلیخا کا شباب
حسن کے پردہ میں سمجھوں تجھکو میں سر خدا — شرح ہر سر کبریا کی یا مکمل اک کتاب
میرے مولا کا جواں رعنا تیری دور از نیا گیا — اور یقین اس کا ہے بیٹا تھا زلیخا کا شباب
جو تمہارا گھر ہے وہ کرتے ہیں سب بے نظیر — تم ہو جس دلیل نہیں ادعی ان کو دنیا میں جواب
جس طرف جا ہو زمانہ کی روش کو موڑ دو — ہیں تمہارے جنبش ابرو میں لاکھوں انقلاب
دیکھئے تو کیا سے کیا دنیا کی حالت ہو گئی — میرے مولا اب تو چہرہ سے الٹ دیجئے نقاب
مشکلوں میں کام آتا آپ کے گھر کا شعار — آپ کی ہیبت سے ہے حلال مشکل کا خطاب
حسب خاطر آج تو مل جائے دست پاک سے — اے مرے معجز نما میرے عریضہ کا جواب
ہو گیا بھیجے عریضہ آج پورا ایک سال — آج ہی کے دن سے و یکھئے رو زامید دخواب
ایک بھی حسرت نہ اس مدت میں پوری ہو سکی — عالم امکاں میں گو کتنے ہی آئے انقلاب
سال بھر گذرا جو دیکھا تھا تمناؤں سے پر — آج تک منت کش تعبیر ہے اپنا وہ خواب

ہے مرے مولا وصی کی تم سے اتنی التجا
یہ گھڑی صبر آزما اس کیلئے ہو جائے خواب

قطعہ

کب تک غم فراق کا شکوہ کریں گے ہم — اب اپنی آرزو کو نہ رسوا کریں گے ہم
جب استعد حجاب ہی اچھا تو نہیں سہی — اب سامنے جو آئے تو پردہ کریں گے ہم

ق

یہی جب ٹھان لی ہے نزع میں جلوہ دکھاؤ گے — کسی کا دم نکلنا ہوگا جب تم مسکراؤ گے
تو پھر و یہی سہی، غیر حالت اپنی کرتے ہیں — مرے معجز نما میرے مسیحا اب تو آؤ گے

ق

پردہ اٹھے گا یوں بھی یہ شکوہ نہ جائیگا — نور خدا کے سامنے آیا نہ جائے گا
ہم آن کر رہے ہیں تمنا ظہور کی — کل سامنے وہ ہونگے تو دیکھا نہ جائیگا

ق

یہ کہتا ہوں یہ تو امیر ہونا کچھ بھی نہیں — قالب سے کے لئے فتنہ ہے یہ باقی نہیں
اسے طبری برسا اب تو ہی ذرا آزمائش کر — پائے یہ دن اب یہ منظر اور مرا ساقی نہیں

شبیر

از مداح آل نبی حکیم حلمی افندی

ہو جو دل میں سکونتِ شبیر — ہو نگاہوں میں صورتِ شبیر
کیوں نہ ہو نے مسرتِ شبیر — جب ہے جشنِ ولادتِ شبیر
رات دن ہو زیارتِ شبیر — دل جو بن جائے تربتِ شبیر
سنئے تعبیر خواب ابراہیم — سر کٹانا ہے سنتِ شبیر
لب پہ سنتِ نبی کی ہو تسبیح — ہو نظر میں عبادتِ شبیر
زیر خنجر بھی مسکراتے رہے — تھا وہ شوقِ شہادتِ شبیر
رنج میں صبر و استقلال — دل میں پیدا ہو ہمتِ شبیر
ہو نگے کفار خود بخود فی النار — ہو اگر عزم و جرأتِ شبیر
کس نے باطل پہ فتح پائی ہے — تھا وہ حق و صداقتِ شبیر
کس نے توڑی یزیدیت کی کمر — تھی وہ تیغ شجاعتِ شبیر
دیکھئے چشم نظر نماز حسین — ہے جو دل میں محبتِ شبیر
زیر خنجر نماز کس نے پڑھی — تھی وہ لاریب طاعتِ شبیر
سخت ہے امتحاں محبت کا — کہہ رہی ہے شہادتِ شبیر
سر کٹانا ہے گھر لٹانا ہے — نہیں آساں الفتِ شبیر
وہ قناعت و صبر و استغنا — وہ نقاہت وہ قوتِ شبیر
ہر حسینی بنے غلام حسین — ہو جو مطلوب سنتِ شبیر
دے گئے آکے کربلا والے — ہم کو درس رفاقتِ شبیر
زیر خنجر بھی ہل رہے تھے ہونٹھ — ہو رہی تھی عبادتِ شبیر
کس نے قرآن پڑھا تھا نیزہ پر — یاد کیجئے تلاوتِ شبیر
دل میں سدا عزم شوق جہاد — ہے یہ راز شہادتِ شبیر
کیا اسے حق سمجھ میں آئے گا — جو نہ سمجھے حقیقتِ شبیر
کیسے حاصل ہو کہئے قرب خدا — جب نہ حاصل ہو قربتِ شبیر
جس کے در پہ ملک ہیں سر بسجود — ہے وہ لاریب عظمتِ شبیر
اس کی جنت نہ اس کا کوثر ہے — ہو نہ جس دل میں الفتِ شبیر
طرز دنیا پہ کیجئے لعنت — سامنے رکھئے سیرتِ شبیر
کام آئے گی کام آئے گی — روز محشر محبتِ شبیر
اشک اپنے پسند زہرا ہیں — دل میں ہے درد الفتِ شبیر
یاد آتے ہی دل بھر آتا ہے — تھی قیامت مصیبتِ شبیر
انکو محشر کا کیوں ہو خوف و خطر — جن کے آقا ہیں حضرت شبیر؟
ہم گنہگار ہیں تو کیا حلمی — ہے بڑی چیز نسبتِ شبیر
للہ الحمد کعبہ دل میں — جا گزیں ہے محبتِ شبیر

حشر کے روز گھیر ہی لے گی
ہے غلاموں کو رحمتِ شبیر

قند پارسی

ذکر امامت وخلافت حضرت امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

بسلسلۂ انتخاب نمبر ۴ یکم شعبان ۱۳۶۱ھ صلہ

ذکر بعضی از کرامات وخارق عادات

کہ از امیرالمومنین علیہ السلام صادر شدہ از اصبغ بن نباتہ روایت کردہ اند کہ گفت نزد امیرالمومنین علیؑ در مسجد کوفہ نشستہ بودم درین اثنا جمعی بمسجد در آمدہ سیاہی را آوردند وگفتند یا امیرالمومنینؑ این اسود دزدی کردہ است آنحضرت فرمود یا اسود بسرقت اقدام نمودہ گفت یا امیرالمومنینؑ بلی پرسید کہ قیمت آنچہ دزدیدہ بدانگی ونیم میرسد جواب داد کہ زیادہ از آنست امیرالمومنین علیؑ فرمود یکبار دیگر از تو سوال مینمایم اگر اعتراف کنی حد شرعی بر تو جاری گردانم و نوبت دیگر ازاو استفسار نمود آنمرد اقرار کرد شاہ ولایت منقبت از نام ونسب او پرسید اسود گفت مرا عمرو بن گریہ میگویند. واز قبیلہ بنی ثعلبہ ام آنگاہ امام المتقینؑ بمقتضای شریعت متین بقطع ید یمین او امر فرمود وآن اسود دست بریدۂ خود را بدست گرفتہ بیرون آمد وخون از دستش میریخت عبداللہ بن کوا در پیش آمدہ گفت ترا کہ دست بریدہ ای اسود جواب داد کہ امیر مومنان وسید اوصیا وابن عم مصطفیٰؐ و بہترین خلق خدا بعد از پیغمبرؐ مؤید بجبرئیل او بود ومنصور بمیکائیل مولای من ومولای جمیع مسلمانان علی بن ابیطالب عبداللہ گفت او دست تو بریدہ وتو مدح او میگوئی جواب داد کہ دست مرا بموجبی کہ حق او بر من واجب شدہ بود بریدہ وعبداللہ نزد امیرالمومنینؑ آمدہ گفت امری عجیب دیدم وآنچہ شنیدہ بود تقریر کرد امیرالمومنین فرمود کہ در میان اعدای ما کسی باشد کہ اگر شہد در گلوی او چکانیم جز عداوت ما بیفزاید ودر میان دوستان ما جمعی ہستند کہ اگر ایشانرا پارہ پارہ گردانیم محبت ما از دلہای ایشان بیرون نرود آنگاہ فرمود تا آن اسود را باز آوردند امیرالمومنینؑ فرمود کہ دست بریدۂ خود را بمن دہ اسود بفرمودہ عمل نمود آنحضرت دست او را بموضع قطع نہادہ بردای خود محکم بربست دو رکعت نماز گذارد دعائی گفت وخدا بتی از جانب آسمان آمین آمین شنیدند وبعد از آن ردا را از دست وی باز کردند دستش بحالت اصلی معاودت نمودہ بود دیگر آنکہ آوردہ اند کہ مردی وزنی بخصومت دعوی پیش امیرالمومنینؑ آمدند مرد خارجی بود آواز برکشید آنحضرت در غضب رفت وفرمود اخسا در حال سر آنمرد چون سر سگ شد یکی گفت یا امیرالمومنینؑ بانگ بر این مرد زدی واو سگ شد پس مانع چیست ترا از دفع معویہ فرمود ویحک اگر خواہمی معویہ را با تخت یا با جنازہ پیش من آورند ولیکن ما خازن خدائیم نہ بزر وسیم بل باسرار مکتوم واغراض محزون دیگر آنکہ آوردہ اند کہ روایت کرد علی بن حمزہ از علی بن الحسینؑ کہ فرمود علی مرتضیؑ بعد از رسول اللہؐ ندا کردند کہ ہر کرا در ذمت حضرت رسالت پناہؐ وامی یا وعدائی باشد نزد علی آید وخلایق متوجہ امام المتقینؑ شدہ ہر کدام کہ موعود بوعدہ از رسول اللہؐ بودند طلب آن میکردند وامام المتقینؑ مصلی خویش بر میداشت وآن انتہی موعود را بصاحبش میداد واین خبر فاش شد ابوبکر نیز فرمود تا بر آن موجب منادی کردند وچون خبر بعلی مرتضیؑ رسید فرمود کہ زود باشد کہ از این ندا پشیمان شود روزی دیگر اعرابی بمجلس ابوبکر آمدہ گفت کیست از شما وصی پیغمبرؐ اشارت بہ ابوبکر کردند اعرابی گفت رسول خداؐ بمن وعدہ فرمودہ است کہ چون با قوم خود ایمان آورم ہشتاد شتر سرخ موی بمن دہد ومن مسلمان آمدہ ام اکنون بوعدہ وفا کن ابوبکر از او گواہ طلبید اعرابی گفت وصی پیغمبر از جہت پیغمبر اوراضمان کردہ است باید گواہ نطلبید وسلمان از آن مجلس برخاستہ با اعرابی گفت بیا تا وصی رسول اللہ را بتو ولایت کنم اعرابی باتفاق سلمانؓ نزد شاہ مردان آمد قضیہ عرض کرد آنحضرت فرمود کہ ایمان آوردہ اعرابی گفت گواہی میدہم کہ تو وصی رسول خدائی چہ میان داد اینمعنی شرط نمودہ بی ایمان آوردہ ام آنحضرت امام حسنؑ را فرمود تا با مسلمانان اعرابی بشعب احد رفتہ ندا دہد کہ یا صالح ابن عم رسول اللہؐ میفرماید کہ شتران کہ رسول اللہؐ بجہت این اعرابی ضمان کردہ است تسلیم نمای وچون بآن وادی رفتند امام حسنؑ آن پیغام را رسانید آواز آمد کہ سمعاً واطعاً بعد از آن مہار ناقہ از زمین برآمد امام حسنؑ آن مہار را بدست گرفتہ بآن اعرابی دادہ فرمود کہ بکش اعرابی شتر میکشید وشتران از زمین بیرون می آمدند تا ہشتاد شتر بیرون آمد دیگر آنکہ جمعی از ثقات رواۃ از عمار یاسر روایت کردہ اند کہ امیرالمومنین علیؑ بجہت مہمی از کوفہ بیرون آمدہ بولایت بابل شتافت ودر آنموضع کہ در قدیم شہر بابل بودہ ودر الوقت قصبہ ہمی اشتغال نمودہ نماز بگذارد تا آفتاب بحد غروب رسید ودر این اثنا جوانی آمدہ گفت یا امیرالمومنینؑ عیال من از عدم قوت ضایع شدند بفریاد من برس آنحضرت از صورت حال استفسار نمودہ جواب گفت مزرعہ نفیس دارم کہ معاش من از انجاست ودو سال شدہ کہ شیری قوی ہیکل در آن محل

گرفتہ ہیچ برزیگر را مجال تخم فشاندن ودر رودن نیست امام المتقینؑ پرسید کہ آن مزرعہ کجاست گفت باین قریہ نزدیکست عمار میگوید علی مرتضیؑ بامن گفت با این جوان برود چون شیر را بتو نماید تو انگشتری مرا بشیر نمای وبگو علی شیر علی ابن ابیطالبؑ میفرماید کہ دیگر در این صحرا مقام مکن از عمار مروی است کہ گفت من متحیر ماندم چہ از مخالفت امیرالمومنینؑ می اندیشیدم واز شیر بیم میترسیدم عاقبت توکل بر خداوند کردہ روان شدم وچون بآن مزرعہ نزدیک رسیدیم جوان اشارہ بیشہ کرد وگفت شیر در پس این بیشہ است وجوان بر بالای کوشکی رفتہ بایستاد وگفت من از اینجا پیشتر نیایم عمار گفت من ترسان ولرزان رفتم شیری برابر کار دیشی دیدم فرو خفتہ نزد رسیدم ومضطرب شدم شیر مرا دید بغرید ودر روی من نہاد انگشتری امیرالمومنینؑ بدو نمودم وپیغام بگذاردم ہنوز سخن تمام نکردہ بودم کہ شیر روی بخاک مالید وآغاز تملق کرد وباز گشتہ روی در بیابان نہاد وازآن حال تعجب نمودہ امری ناشایست در خاطرم خطور کرد واز آن استغفار کردم چون نزد امیرالمومنینؑ آمدم آفتاب فرو رفتہ بود آنحضرت برخاست ودستہا برداشتہ دعا کرد وبانگشت اشارہ کرد آفتاب از مغرب طلوع کردہ بآن برج آمد کہ وقت نماز عصر باشد واصحاب را امامت نمودہ بعد از فراغ بمن نگریستہ فرمود یا عمار اگر امر شیر سحر بودہ آنکہ نیز سحر بود گفتم یا مولای امری بخاطرم در آمد ومن در آن بی اختیار بودم ودفع آن تلک توبہ کردم۔

(باقی آئندہ)

مختار المسائل رسالۂ عملیہ سرکار آیۃ اللہ سید ابو الحسن موسوی اصفہانی مجتہد اعلم نجف اشرف وسرکار ناصر الملۃ والدین اللہ – حجم ۲۳۲ صفحہ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب بشمول نقشہ دیر علما مذکور الصدر رعایتی قیمت آخر رمضان تک صرف ۱۲ – کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن سے طلب کیجیے

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام

از علائم الظہور

کشف الغمہ میں شیخ کمال الدین نے روایت کی ہے کہ حضرت حجت کی تاریخ تولد ۲۳ ر رمضان المبارک ہے ۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم لقب حجت، خلف صالح ہے اور بعض نے منتظر بھی کہا ہے ۔ کتاب ارشاد میں شیخ مفید نے بیان فرمایا ہے کہ آپ کی ولادت شب نیمہ شعبان کو ہوی ۔ جبکہ حضرت امام حسن عسکری کی وفات واقع ہوی اوس وقت حضرت کی عمر شریف پانچ سال کی تھی ۔ اسی سن میں خدا نے آپ کو حکمت علم فضل مرحمت فرمایا ۔ آپ کی غیبت دو طرح کی ہے ایک غیبت صغریٰ دوسری غیبت کبریٰ ۔ غیبت کبریٰ کے زمانہ آخر میں آپ شمشیر کے ساتھ ظہور فرمائیں گے ۔ آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرے گا ۔ جس طرف آپ تشریف لیجائیں گے وہ ابر آپکے سر مبارک پر رہیگا ۔ اور یہ آواز بلند صدا دیگا کہ یہ حضرت مہدیؑ ہیں ۔

کتاب اکمال الدین میں ایک جماعت سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے منبر پر ارشاد فرمایا کہ میرے اولاد میں سے ایک فرزند آخر زمانہ میں خروج کریگا اس کا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا شکم وزانو اور شانوں کے استخوان بزرگ ہوں گے اس کی پشت پر دو خال ہوں گے ۔ ایک کا رنگ اس کے پوست بدن کے مثل اور دوسرا خال پیغمبرؐ کے خال کے مانند ہوگا ۔ اس کے دو نام ہونگے ایک پوشیدہ دوسرا ظاہر ۔ پوشیدہ نام احمد ہے اور ظاہر نام (م ح م د) ہوگے جس وقت وہ اپنے علم کو حرکت دیگا تو تمام مشرق و مغرب منور ہو جائیں گے اور جب وہ اپنا ہاتھ مومنوں کے سر پر رکھے گا تو اون کے دل لوہے سے زیادہ سخت ہو جائیں گے اور ہر ایک کو خداوند عالم چالیس آدمیوں کی قوت عطا فرمائے گا اور قبر میں مردے ایک دوسرے کو مژدہ و بشارت دیں گے ۔

ایضاً علی بن احمد سے جس کا سلسلہ اعمش اور رابی وائل تک پہنچتا ہے روایت ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے امام حسینؑ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ میرا فرزند سید ہے چنانچہ پیغمبرؐ نے اس کا نام سید رکھا ہے ۔

خداوند عالم بہت جلد اس کے صلب سے ایک فرزند ظاہر کریگا جو ہمنام وہم شبیہ پیغمبرؐ ہوگا وہ اس وقت خروج کریگا جبکہ اہل دنیا پر غفلت طاری ہوگی اور حق کمزور اور باطل قوی رہیگا ۔ اس کے خروج سے اہل آسمان شاد ہوں گے ۔ اس کی پیشانی کشادہ بینی بلند و نازک شکم کلفت ہوگا ۔ ران عریض ہوں گے سیدھی ران میں خال اور اس کے دانت کشادہ ہوں گے ۔ ظلم و جور سے بھری دنیا کو عدل سے بھر دیگا ۔

بحار میں فصول المہمہ سے ماخوذ ہے کہ مہدیؑ ایک مرد خوش قامت خوشبو خوشرو ہیں ۔ آپ کے سر مبارک کے بال دونوں کاندھوں تک پہونچتے ہیں بینی مبارک بلند و نازک ہے ۔ آپ کی جبین مقدس کشادہ ہے ۔

شیخ صدوق نے امالی میں بسلسلۂ اسناد ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہم بنی عبدالمطلب سردار اہل بہشت ہیں اور ہم میں سے مہدیؑ ہوگا اور وہ خدا کا خلیفہ ہے پھر فرمایا کہ قیامت ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ مہدیؑ ظہور نہ کریں گے ۔ اسی کتاب میں ابن متوکل سے جس کا سلسلہ ابن عباسؓ تک پہنچتا ہے روایت کرتے ہیں اوس نے کہا کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جس وقت مجھ کو ساتویں آسمان کو سدرۃ المنتہیٰ اور نور کے حجابوں تک لے گئے تو خداوند عالم نے فرمایا کہ اے محمدؐ تو میرا بندہ ہو اور میں تیرا پروردگار ہوں بہ تحقیق کہ میں نے تجھکو اپنا حبیب و رسولؐ بنایا اور تیرے بھائی علیؑ کو اپنے بندوں پر حجت قرار دی ۔

تیرے اور علیؑ کے اور اون آئمہ کے واسطے سے جو تیری اولاد سے ہیں ۔ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہوں اور قائم سے دنیا کو آباد کروں گا اور اس کے ذریعہ سے دنیا کو دشمنوں سے پاک کافروں کے دین کو باطل اور کلمہ حق کو بلند کروں گا ۔ شیخ مفیدؒ نے اسماعیل یحییٰ سے جس کا سلسلہ ابی صلت ہروی تک پہنچتا ہے اور ایک جماعت جس کا سلسلہ ابو ایوب تک پہنچتا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت پیغمبرؐ نے اپنی حالت بیماری میں حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ اے نور دیدہ اس خدا کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ مہدیؑ تیری اولاد میں سے ہے وہ ظاہر ہوگا اور انتقام لے گا ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے آبائے کرام سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ کوئی شخص قائم کا جو میری اولاد میں سے ہوگا منکر ہو تو گویا اس نے میرا انکار کیا ۔

پیغمبر خدا کی حدیثیں خصوصاً حضرت حجتؑ کے بارے میں بکثرت ہیں منجملہ ان کے کشف الغمہ میں علی بن عیسیٰ نے بیان کیا ہے کہ چالیس حدیثیں حضرت مہدیؑ کے متعلق ہیں جن کو حافظ ابو نعیم نے احمد بن عبداللہ سے جمع کیا ہے جن کے بیان کی اس کتاب میں گنجایش نہیں ہے مفصل احادیث حلیۃ الاولیا اور بحار میں مندرج ہیں کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ ابتدائے کتاب کفایت الطالب میں جس میں تمام مناقب جناب امیرالمومنینؑ کے بطریق عامہ مروی ہیں محمد بن محمد شافعی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مہدیؑ کے خصوص میں اقوال اہل سنت (۲۰) سے زیادہ ابواب پر مشتمل ہیں منجملہ اون احادیث کے جن کو حضرت امیرالمومنینؑ نے حضرت قائمؑ کی نسبت فرمایا ہے ۔

کتاب شیخ صدوق میں ہمدانی نے روایت کی ہے جس کا سلسلہ حضرت امامؑ تک پہنچتا ہے اور وہ اپنے آبائے کرام سے جو منتہی ہوتا ہے حضرت امیرالمومنینؑ پر کہ جناب امیر علیہ السلام نے امام حسینؑ سے فرمایا کہ اے حسینؑ تیری اولاد میں سے قائم ہوگا اور وہ حق کو ظاہر کرے گا اور عدل و انصاف کو پھیلائے گا ۔ لیکن ایک عرصہ تک غائب ہونیکے بعد اوس کا ظہور ہوگا ۔

غیبت کے زمانے میں کوئی شخص دین و اعتقاد پر ثابت قدم نہیں رہیگا مگر وہی لوگ جو مخلصین و صاحبان یقین ہیں جن کے دلوں میں ایمان مستحکم ہے اس خصوص میں حضرت امیرالمومنینؑ کے ارشادات نہج البلاغہ میں مذکور ہیں ۔ جن کا حاصل مضمون یہ ہے کہ دشمن دائیں اور بائیں جانب راہ ضلالت میں جا رہے ہیں اور ہدایت کے راستہ کو ترک کر رہے ہیں ۔ جلدی نہ کریں اس بات کی جو ہونے والی ہے بلکہ منتظر رہیں اور آنے میں اوس چیز کے بہت دیر ہے جو اس کے بعد آئے گی ۔ بہت سے جلدی کرنے والے ایسے ہیں کہ وہ زمانہ قائم کو پاکر کہیں گے کہ کاش ہم اس زمانہ میں نہ ہوتے اس لئے کہ وہ حضرت صالحوں کے راستے پر چلیں گے اور مخالفین کے طریقوں کو مٹائیں گے جس قدر لوگ اس کی تلاش کریں گے وہ نور خلایق سے اسی قدر پوشیدہ ہوگا حضرت کا یہ بیان طولانی نہج البلاغہ میں مرقوم ہے کہا اور ایک مقام پر حضرت نے حضرت مہدیؑ کی حالات میں خطبہ فرمایا ہے دیوان حضرت امیرالمومنینؑ میں بھی اس خصوص کے متعلق متعدد اشعار پائے جاتے ہیں جن کا حاصل مضمون و خلاصہ یہ ہے کہ ۔ اے میرے فرزند جس وقت ترک کے طوائف ہیجان میں آئیں اوس وقت مہدیؑ کی سلطنت کے منتظر رہو کہ وہ ظہور کریں گے اور عدل قائم کریں گے ۔

(ماخوذ از علائم الظہور)

شیعیت و سُنیت

(٦)

سلسلۂ انتخاب نمبر(۵) مورخہ ۹ر شعبان ۱۳۶۵ھ

نوشتہ عالیجناب سرکار امنۃ مولانا السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہٗ سرپرست وارۃ الاشاعت ... مدرسہ عالیہ ... سادات ...

اے ذرا آیات و اخبار کی عبرت افزا فیروکن اور عالمگیر روشنی میں اس نماز کے رتبہ ۔ اس کی ... اور حکمتیں ... خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوٰۃِ الْوُسْطٰی تمام نمازوں کی محافظت کرو خصوصاً نماز وسطیٰ کی۔ اَقِمِ الصَّلوٰۃَ اِنَّ الصَّلوٰۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اور نماز پڑھو بیشک نماز بے حیائی کی بات اور بد باتوں سے روکتی ہے اور ضرور خدا کی یاد سب سے بڑی چیز ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ پس افسوس ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ اے ایمان والو صبر و صلوٰۃ سے مدد طلب کرو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز پنجگانہ پڑھے اور سات گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے تو اس کو بروز قیامت آواز دی جائے گی کہ تو بہشت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جا کسی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ وہ ساتوں گناہ کبیرہ کون سے ہیں ارشاد فرمایا ۔(۱) خدا کا شریک قرار دینا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کو قتل کرنا (۴) پاک دامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) زنا کرنا (۷) سود کھانا حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز کی مثال خیمہ کے ستون کی طرح ہے جب تک ستون قائم رہتا ہے طنابیں میخیں اور پردے سب قائم رہتے ہیں اور جس وقت ستون ٹوٹا تو پھر میخ و طناب اور پردہ کچھ فائدہ نہیں دیتا حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے اپنی نماز کو ترک کیا اس نے دین کو ڈھایا حضرت فرماتے ہیں جس شخص نے عمداً نماز کو ترک کیا کہ نہ اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو نہ عذاب کا خوف تو ایسے شخص کے متعلق مجھے کچھ پرواہ نہیں خواہ وہ یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی یعنی جس فرقہ کا بھی اس پر عذاب ہو ہوا کرے میں شفاعت نہ کروں گا حضرت ارشاد فرماتے ہیں جو شخص بے نماز کے ساتھ کھانا کھائے اس نے ستر پیمبروں کو گالیاں دیں اور ستر پاک دامن عورتوں سے خانۂ کعبہ میں زنا کیا حضرت فرماتے ہیں کہ جو شخص بے نمازی کی ایک لقمہ سے یا لباس سے اعانت کرے تو ایسا ہے کہ اس نے ستر پیمبروں کو قتل کیا اور ستر پاک دامن عورتوں سے زنا کیا حضرت کا ارشاد ہے کہ جو شخص ستر قرآن جلائے ستر پیمبروں کو قتل کرے اپنی ماں سے ستر مرتبہ زنا کرے وہ بہ نسبت بے نمازی کے خدا سے زیادہ قریب ہے اور یہ تو اس بے نمازی کے متعلق عذاب کی حالت ہے جو نماز کو ضروری اور حکم خدا و رسولؐ سمجھتا ہے لیکن پھر بھی نماز نہیں پڑھتا مگر وہ شخص جو نماز سے انکار کرے اور اس کے نہ پڑھنے کو حلال سمجھے وہ دائرہ اسلام سے خارج یعنی کافر ہے جس پر دنیا و آخرت میں کفار کے احکام مترتب ہوں گے جن میں سے دنیا کے متعلق ایک یہ بھی کہ وہ جس چیز کو تری کے ساتھ چھو دیگا وہ نجس ہو جائے گی اور آخرت کے متعلق بالآخر یہ کہ جہنم میں جائے گا ۔

یہاں تک مضمون لکھ لینے کے بعد ہماری نظر نماز کے باب میں ایک قیامت کی حدیث پر پڑی جس میں فلسفۂ اذان و اقامت بھی ہے اور فلسفۂ نماز بھی ۔ قول معصوم بھی ہے اور بالصراحۃ معقولات کا خزانہ بھی ۔ مطالب دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور حکمتوں کی حلاوتیں تو ... ذہن تک رگ رگ و پے میں گھلتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اگر اس موضوع میں اور کوئی حدیث نبوی نہ ہوتی اور صرف یہی ہوتی تو شاید کافی ہوتی دیکھئے ہر مرحلہ کے لیئے انسان تیاری کرتا ہے ہر سفر کے لیئے اسباب پیدا کرتا ہے ہر ہنگامہ کے لیئے اپنی طبیعت و عادت کو آمادہ کرتا ہے ہر مشکل کے لیئے آسانیاں فراہم کرتا ہے اگر خود بے قابو ہوتا ہے تو دوسرے مدد کرتے ہیں قبر میں اتارنے سے پہلے بھی میت کو منزلیں دی جاتی ہیں تاکہ ہول قبر کے لیئے تیار ہو جائے تو کیا مرحلۂ حشر کے لیئے کوئی تیاری نہ ہوگی سفر آخرت بے اسباب ہوگا ہنگامۂ قیامت بغیر طبیعت و عادت کے آمادہ کیئے ہوئے برداشت کیا جا سکے گا وہ مشکل آسانیوں کی فراہمی سے بے نیاز ہوگی ہول قیامت ہول قبر سے کم ہوگا ہرگز نہیں اور کبھی ہرگز نہیں پر وہ تیاری کیا ہے اسباب سفر کیا ہے طبیعت و عادت کی آمادگی کیوں کر ہو ہول قیامت کے لیئے سامان دلجمعی کون سا ہے بس اس کا یہی جواب ہے کہ اگر یہ سب کچھ چاہئے تو نماز پڑھیئے آج ہی سے پڑھیئے جو قضا ہو اُسے بجا لائیے اور آئندہ کے لیئے پابندی کیجئے اگر کھڑے ہو کر حالت اللہ ... نہ پڑھ سکیں تو سہارے سے پڑھیئے سہارے سے بھی کھڑے نہ ہو سکیں تو بیٹھ کر پڑھیئے بیٹھ کر نہ پڑھی جائے تو لیٹ کر پڑھیئے حرکت دشوار ہو تو اشاروں سے پڑھیئے ارحم الراحمین کی جناب سے باب قبولیت کھلا ہوا ہے اور اگر یہ کچھ منظور نہیں ہے تو دعوائے ... و ... سے دست بردار ہو جائیے ۔ اس حدیث کا مضمون جس کے لیئے قلم ... ہے ... جو متن بالا کی شرح کرتی ہے یہ ہے ۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسی عبادت کے لیئے اذان نہیں نماز کے لیئے یہ اذان ہوتی ہیں کیا حکمت ہے آپ فلسفہ پر جان دینے والے ۔ حدیث و قرآن کو اپنی ... کیا کرتا ہے ... اپنے عقلی گدگدکو عقلیات کہنے والے سائنس کے مادی مطالب سے مبہوت ہونے والے فلسفۂ شرافت کا وزن جانچیں اور حکمت الٰہیہ کے روحانی مطالب کو سمجھیں ۔ حضرت نے فرمایا نماز کے لیئے اذان اس لیئے ہے کہ نماز میں حالات قیامت کا نقشہ ہے دیکھو اذان پہلے صور کی طرح ہے اور اقامت دوسرے صور کی مثل جس طرح قیامت کے دو صوروں کے متعلق خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ (اور کان لگا کر سنو جس دن اسرافیل منادی نزدیک ہی کی جگہ سے پکارے گا) نماز کے لیئے کھڑا ہونا قیامت میں خلائق کے کھڑے ہونے کی مثل ہے جس کے لیئے ارشاد ہوتا ہے یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے) اور تکبیر کے لیئے ہاتھ اٹھانا قیامت میں لوگوں کے نامۂ اعمال لینے کے لیئے ہاتھ بڑھانے کی طرح ہے (حدیث شریف میں اس مطلب کی آیت علیٰحدہ مذکور نہیں شاید اس لیئے کہ جو آیت آئندہ مطلب کے لیئے آ رہی ہے اسی کے ضمن میں مقدمۃً یہ مطلب بھی داخل ہے لیکن قرآن مجید میں یہ مطلب علیٰحدہ بھی موجود ہے ارشاد ہوتا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ پس جس کا نامہ عمل اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اور جس کا نامہ عمل اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا) فرماتے ہیں کہ نماز میں قرأت قیامت میں خداوند عالم کے سامنے نامۂ اعمال پڑھنے سے مشابہ ہے جس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے اِقْرَاْ کِتٰبَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا (ہم اس سے کہیں گے کہ اپنا نامۂ عمل پڑھ لے آج اپنا حساب لینے کے لیئے تو آپ ہی کافی ہے) رکوع قیامت میں خدا کے سامنے خلائق کے جھکنے کی مثل ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ (اس دن تمام چہرے زندہ پائندہ خدا کے سامنے جھک جائیں گے) سجود اس دن خدا کے سامنے سجدہ کرنے کی طرح ہے جیسا کہ قرآن میں ہے وَیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ (اور وہ لوگ سجدہ کے لیئے بلائے جائیں گے) تشہد اس دن پروردگار کے سامنے دو زانو بیٹھنے کی شبیہ ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (ایک فریق جنت میں بیٹھا ہوگا اور ایک فریق جہنم میں) حدیث

میں اس موقع پر قرآن کی بھی آیت ہے مگر یہ آیت بھی اس مطلب کے لیئے قرآن میں ہے وتریٰ کل امۃ جاثیۃ ! اے رسول تم ہر امت کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی بہرحال اس حدیث سے یہ امر بخوبی روشن ہوگیا کہ نماز قیامت کی بہترین یاد دلانے والی عبادت ہے اور جو عبادت قیامت کا منظر بہترین طریقہ سے انسان کے سامنے کبھی کبھی نہیں بلکہ روزانہ کئی کئی دفعہ پیش کرے گی ظاہر ہے کہ اس پر وہ تمام خوبیاں مصلحتیں حکمتیں۔ اور فضیلتیں بطور اتم و احسن مترتب ہوتی چلی جائیں گی جن کا کچھ حصہ سابق میں مذکور ہوا۔ وہ تمام ایسے محاسن کی بھی حامل ہوگی جو عقل اس میں تجویز کرسکتی ہے وہ فحشا و منکر سے بھی بہترین روکنے والی عبادت ہوگی وہ بزرگترین عبادت بھی ہوگی۔ وہ بندہ کے لیئے معین بھی ہوگی اور وہ تمام مطالب ارشادات معصومین کا بھی مرکز ہوگی غرض نماز ہی وہ عبادت ہے جس کے متعلق سب عبادات سے پہلے حقیقی معنی میں کہا جا سکتا ہے کہ جو لوگ اس سے غافل ہیں وہ قیامت سے غافل ہیں جن کو نماز کی پروا نہیں انھیں قیامت کی بھی پروا نہیں بلکہ وہ نماز کو چھوڑ کر دیدہ و دانستہ قیامت کے منظر اور روز جزا کی یاد کو دل سے دور رکھنا چاہتے ہیں خیال قیامت کو اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہتے۔ پھر ان لوگوں کے لیئے وہ تمام تر توعید و وبال اور ویل و عذاب کیوں نہ ہو اور کیا بعید ہے جو ترک نماز کے متعلق منقول ہے۔ مگر حیرت ہے کہ 'شیعیت و حسینیت' کے دعوے دار اس کی زد میں ہیں اور پھر وہ اپنے آپ کو شیعہ و حسینی بھی سمجھتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

جناب مولوی حکیم محمد جعفر صاحب قبلہ صدر الافاضل کی زائرین مشاہد مقدسہ اور مسافرین سے ہمدردی

جناب حکیم صاحب موصوف جناب عمدۃ العلماء ملا محمد باقر صاحب قبلہ مرحوم کے فرزند ارجمند ہیں جنہوں نے بمبئی میں دینی خدمات کے علاوہ مسافر خانہ حاجی دیوجی جمال میں جو حجاج و زائرین کے لیئے ہے حجاج و زائرین کے خدمات میں اپنی عمر کو صرف فرمایا ان کے لیئے جہاز کا ٹکٹ وغیرہ ضروریات کا فراہم کرنا اور ان کے لیئے امکانی سہولتیں بہم پہنچانا اور راحت و آرام پہونچانا مرحوم کا شیوہ رہا مرحوم کے انتقال کے بعد سے ان کے فرزند حکیم صاحب موصوف باوجود کثرت اشغال بالخصوص مریضوں کی خدمت کے آپ برابر زائرین و مسافرین کی ہمت اور ان کے ساتھ ہمدردی فرماتے ہیں اور جملہ امکانی آرام و آسائش کا زائرین و مسافرین کے لیئے انتظام فرماتے ہیں چنانچہ حقیر حال میں کراچی جانے کے لیئے بمبئی وارد ہوا باوجودیکہ آج کل کراچی کے مسافرین کو بہار کا ٹکٹ ایک ایک ہفتہ ممکن نہیں ہوتا آپ نے میرے اور جو لوگ میرے ہم سفر تھے ٹکٹ اور جہاز کے ٹکٹ کا انتظام فرما دیا اور اپنے آدمیوں کے ذریعہ سے ضروریات سفر جہاز تک پہونچانا اور سامان پاس کرانے وغیرہ کا انتظام فرما دیا خود بھی جہاز پر تشریف لائے جس کا میں متشکر ہوں اور مومنین کی اور زائرین کی بہبودی کے لیئے اطلاع دیتا ہوں کہ جو حضرات بمبئی کے راستہ سے سفر فرمائیں وہ موصوف کو پتہ ذیل سے مطلع فرمائیں ان کے لیئے جملہ ضروریات سفر اور ان کے آسائش و آرام کا انتظام آسانی سے فرما دیں گے۔ پتہ یہ ہے

جناب مولوی حکیم محمد جعفر صاحب قبلہ صدر الافاضل ۱۵۹ امین بلڈنگ نزدیک جے جے ہسپتال ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی نمبر ۳ علے تار کا پتہ ایکسیں بمبئی۔ مرسلہ احقر سید سلطان رضوی واعظ صدر الافاضل از کھاڑادر کراچی

(امام مسجد خوجہ کراچی)

مجریہ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود

اعلان

حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود کو منددجہ ذیل گودامات اضلاع و بلدہ میں ملکی گڑ کی مقدار مقدار خوردہ خوردہ بازار کو اسی کے لیئے قابل فروخت ہے۔

خواہش مند اصحاب سرچیف سیلس آفیسر صاحب کارپوریشن سے تفصیلات و نمونہ حاصل کر کے سربمہر لفافہ میں ۲۶ امرداد ۱۳۵۵ ف شام کے ۴ بجے تک چیف سیلس افسر صاحب کے پاس نرخ پیش کریں۔

پیشکشی نرخ کے ساتھ مقدار مطلوبہ ضلع کا نام اور اغراض خریدی بھی بتائے جائیں۔

نام ضلع	مقدار پلوں میں
رائچور	۷۵۰۰
اورنگ آباد	۷۰۰
ناندیڑ	۴۳۰۰
نظام آباد	۱۰۷۰
محبوب نگر	۳۳۳۵
گلبرگہ شریف	۴۹۰۰
بیدر	۴۱۳۴
نلگنڈہ	۴۴۰۰
کریم نگر	۳۷۹۰۰
بلدہ	۴۳۰۰

مینیجنگ ڈائرکٹر

قصیدہ

در شان ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

از جناب نواب میر عباس حسین خاں نجم

پیدا ہوئے جہان میں جو تھے امام آج
جلوہ نما ہوا ہے وہ عالی مقام آج
کیوں خوش نہ ہوں حسین علیہ السلام آج
پیدا ہوا ہے آپ کا قائم مقام آج
اس کی شراب عشق سے ہیں مست مومنین
ہر اک کے ہاتھ میں ہے اسی مے کا جام آج
سردار ساجدین بنے گا جو خلق میں
پروردگار نے وہ ہے بھیجا امام آج
پیدا ہوا حسین کے گھر زینت العباد
ہے شاد خاندان رسول انام آج
آ آ کے سب حسین کو دیتے ہیں تہنیت
گھر خاصہ خدا کا ہے دربار عام آج
اظہار کر رہے ہیں عقیدت کا اپنی سب
ہے مومنوں کے لب پہ درود و سلام آج
رنگت قمر کی نکھری ہے فرط نشاط سے
ضو ہو گئی مشابہ ماہ تمام آج
نور و ملک ہیں محفل میلاد میں شریک
ارض دکن بنی ہے ارم احتشام آج
کھا کر قسم کلام خدا کی کہوں گا میں
ہوگا خدائے پاک بھی خوش لاکلام آج
دن ہے خوشی کا نجم کی امداد کیجیے
حاضر در حضور ہے یہ غلام آج

قطعات

از مداح آل نبی حکیم حلمی حسب افندی

امام المشرقین آئے امام المغربین آئے
دم آخر دل بے چین کو پھر کیوں نہ چین آئے
بتاؤں کیا مری آنکھوں سے دیکھو دیکھنے والو
نبی آئے علی آئے حسن آئے حسین آئے

دونوں خیر البشر کے پیارے ہیں
دونوں حیدر کے ماہ پارے ہیں
جان قربان شبر و شبیر
دونوں زہرا کے گوشوارے ہیں

جان و دل سے ہوں میں فدائے حسین
کیوں نہ لب پر ہو میرے ہائے حسین
صاف کہدوں گا قبر میں حلمی
میرا کوئی نہیں سوائے حسین

نزع میں کیوں نہ دل کو چین آئے
دیکھنے شاہ مشرقین آئے
لی جو انگڑائی موت کی میں نے
مسکراتے ہوئے حسین آئے

مقالہ نمبر ۲

دین بابی اور حاجی حسین قلی

حسین قلی نے اپنی کتاب منہاج الطالبین میں اپنی سوانح حیات یوں لکھی ہے کہ اس کا ارمنی نام ارا کیل ولد مارتون تھا اور مسلمان ہونے کے بعد اس نے اپنا نام حسین قلی رکھا اور بابیوں کے ساتھ معاشرت کے نتیجہ میں منہاج الطالبین بابی اور بہائی فرقوں کی ہدایت کے لئے لکھی اس کتاب کے بعض حصے عربی میں اور بعض فارسی کیونکہ بغدادیں دونوں زبانیں رائج ہیں۔ منہاج الطالبین میں باب کی کتاب "بیان" کی بہت عبارات منقول ہیں ان میں یہ بھی ہے۔ بسم اللہ الاسلط ذی السلطیات بسم اللہ السلط ذی التسلطیات۔ بسم اللہ اسلط ذی التسالطیات بسم اللہ السلط ذی المتسلطیات۔ ہرچند ازلی اور بہائی اپنی کتاب "بیان" کو مخفی رکھتے ہیں اور فقط تبلیغ ہی کرتے ہیں کہ جیسا قرآن محمدؐ کا معجزہ ہے "بیان" بھی باب کا معجزہ ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن شریف کے سورۂ رحمن میں جو بیان کا لفظ ہے یعنی "الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان" گویا علی محمد باب کی کتاب بیان کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن علی محمد کی زندگی میں ایرانیوں کو "بیان" کی اطلاع ہوگئی اور ان کا عقیدہ ہوگیا کہ باب مخبط تھا کیونکہ وہ ایک مدت تک بوشہر جیسے سخت گرم شہر کی دھوپ میں پشت بام پر تسخیر آفتاب کے ادعیہ پڑھتا تھا جس سے اس کے دماغ میں خلل پڑ گیا تھا۔ یہ عقیدہ ایرانیوں میں اس وقت تھا جب تک کہ روسیوں کی طرف سے حقیقت کا اعلان نہیں ہوا تھا لیکن ۱۹۲۵ء میں روسی بالشویکوں کے مجلہ مشرق کے اگسٹ نمبر میں اعلان کیا گیا کہ بابی مذہب کو ایران میں زار روس نے اپنے جاسوس شہزادہ دال گروکی کے ذریعہ سے پیدا کیا۔ جب روسی حکومت بالشویک ہوگئی تو وہ بتدریج زار روس کی برائیوں کو راز کی مثلوں سے نکال کر اشاعت کی ان میں ایک بابی مذہب بنانے کی طویل مثل ہے جس کا فارسی ترجمہ "بنام یادداشت دال گروکی" طہران میں چھپا۔ زار روس کا مقصد یہ تھا کہ ایران میں ایک نیا مذہب بنا کر تفرقہ ڈال دے اور اس مذہب والوں کو اپنا پانچواں کالم بنادے۔ دال گروکی طہران میں جاکر ظاہراً مسلمان اور فارسی عربی کا عالم بھی ہو گیا تھا مگر جب اس نے دیکھا کہ ایرانی مہدی آخرالزمان کے سخت منتظر ہیں تو وہ کسی کو مہدیؑ بنانے کی فکر میں پڑ گیا اور جب کربلا کو اپنی عربی تعلیم ختم کرنے کے لئے گیا تو وہاں اس کو اس کا مطلوب شکار مل گیا۔ علی محمد نام ایک شیرازی طالب العلم سے اس کی دوستی ہوگئی۔ جب دال گروکی نے دیکھا کہ یہ "شخص چرس" یعنی گانجہ بھی پیتا ہے تو اس کو نشہ کی حالت میں متعدد وقت تلقین کرتا گیا کہ تم مہدیؑ ہو اور اس طرح اس کو مہدیؑ بنایا۔ بعد میں پیغمبر اور خدائی تک پہونچایا۔ کتاب بیان میں علی محمد کبھی مہدیؑ ہے کبھی پیغمبر اور کبھی خدا۔ وہ جعلی عربی عبارات بھی اس چرسی نشہ کے اثرات ہیں۔ چرس اور بھنگ پینے والوں کی یہ حالت ہے کہ اس نشہ میں ان کو جو کچھ رائے دی جائے وہ فوراً باور کرکے اس پر عمل کرتے ہیں اور جب مکرر ایک ہی رائے دی جائے تو ان میں راسخ ہوکر بے پیئے بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ پانچویں صدی ہجری میں حسن صباح بھنگ پلا کے ذریعہ سے فدائیوں کا گروہ تیار کرتا تھا۔ ہند کے بعض آشرموں میں بھی اسی طلسم ہوشربا سے کام لیا جاتا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ ایرانی قوم سب میں زیادہ قدیم ہے جس کا تمدن ہزاروں برس کا ہے تو اس حالت میں کیا سبب تھا کہ ایران کے بعض افراد ایک روسی کی جعلی عربی کتاب کو قرآن کے برابر مان گئے۔ اس اعتراض کے جواب میں تفصیل لکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ تیرھویں صدی ہجری میں ایران میں قاچاری خاندان کی سلطنت تلوار سے قائم ہوئی اور قاچاری بادشاہ جو کہ اول خانہ بدوشوں کا سردار تھا اس کو اسلامی معارف اور تہذیب کا شعور نہیں تھا۔ وہ صفوی خاندان کے اصول سلطنت کو درہم برہم کرکے ایک قبائلی حکومت قائم کر گئے جس میں بادشاہ ملک کے ہر چیز کا مالک تھا۔ زرمالگذاری بادشاہ ہی کا حق تھا کہ جس طور سے چاہے خرچ کرے۔ عدالت کے لئے کوئی سرکاری محکمہ نہیں تھا ملاؤں کو اختیار تھا کہ وہ اپنے گھروں میں عدالتی مقدموں کے فیصلے کردیں ان کو بادشاہ کے طرف سے ماہوار بھی ملتے تھے اور وہ بھی بادشاہ کے لئے عوام میں تبلیغ کرتے تھے کہ بادشاہ ظل اللہ ہے جو کچھ کرے خدا کے ارادہ سے کرتا ہے اور یہ حدیث بھی پڑھتے تھے کہ السلطان ظل اللہ۔ حالانکہ یہ حدیث احادیث موضوعہ میں سے ہے اور اگر صحیح بھی ہو تو اس کو بادشاہ سے کوئی تعلق نہیں ہے عربی میں سلطان کے معنی قدرت و قوت ہیں اور حدیث کے معنی یہ ہے کہ ہر قدرت و قوت خدا کا سایہ ہے یا خدا ہی سے ہے۔ سلطان محمود غزنوی کے زمانہ سے سلطان کا لفظ بادشاہ کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ سبب یہ ہے کہ جب سیستان کا صفاری امیر خلف بن احمد اسیر ہوکر محمود کے سامنے لایا گیا تو اس نے محمود سے کہا اے سلطان مجھ پر رحم کر۔ محمود کو وہ لفظ بہت پسند آیا اور اس کو اپنا لقب بنایا اور اس کے بعد ہر اسلامی بادشاہ "سلطان" ہی کہا گیا جو بادشاہ مومن اور عادل ہو وہ ظل اللہ ہی ہے نہ کہ ہر بادشاہ۔ قاچاری خاندان کے زمانہ میں ملاؤں کو حکومت کے ہر کام میں دخل دینے کا حق تھا اور وہ مخفی طور سے عوام کو سمجھاتے تھے کہ مذہبی نقطہ نظر سے سلطنت ملاؤں کا حق ہے جس کو بادشاہ نے غصب کرلیا اور حکومت کے لوگوں کو ظلمہ کے نام سے یاد کرتے تھے۔ لیکن منبروں پر یہ جعلی حدیث نقل کرتے تھے کہ قلب السلطان بین اصبعی الرحمن اور اس کے معنی یہ بتاتے تھے کہ بادشاہ کا دل خدا کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے۔ قاچاری زمانہ میں خرابی اور ظلم کی کوئی حد نہ تھی۔ لیکن ملایان قوم عوام کو یہ تسلی دیتے تھے کہ مہدیؑ کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ یہ خرابیاں ہونا ہی چاہیئے وہ آکر سب برائیوں کو دور کردے گا۔ مہدیؑ کے ظہور کی امید اتنی بڑھ گئی کہ ملا اور مرید اپنے کمرے کی دیوار پر تلوار لٹکاتے تھے کہ اگر آدھی رات کو بھی مہدیؑ کے ظہور کا اعلان ہو تو وہ تلوار لے کر دوڑیں۔ ایسے موقع پر ایک شیرازی سید نے جو مہدیؑ ہونے کا دعوی کیا۔ ضروری تھا کہ کچھ لوگ اسکے اطراف جمع ہو جائیں واقعہ جلد ختم ہو جاتا تھا اگر ناصرالدین شاہ قاچار بے رحمی اور بے قاعدہ طور پر بعضوں کو قتل نہ کرتا جس سے بعض جہال کی ہمدردی انکی طرف ہوگئی۔ شاہ کی دوسری غلطی یہ تھی کہ انکے بعض افراد کو بغداد میں ترکی سلطنت کے سپرد کردیا کہ وہاں پر بطور سیاسی قیدی کا نظربند رہیں ان کو موقع مل گیا کہ ترکی سلطنت اور عوام کو باور کرادیں کہ بابی لوگ شیعہ مذہب چھوڑ کر سنی ہوگئے تھے۔ اس وجہ سے ایران کے بادشاہ اور عوام ان کے خلاف ہوگئے۔ ازل اور بہا دونوں بغداد میں باب صاحب کے جانشین بنکر آزادانہ عراق اور ایران میں اپنے نئے دین کی تبلیغ کرنے لگے۔ (باقی آئندہ)

ہم کہتے ہیں

آپ نے مقامی اخبارات میں اگر پڑھا نہیں تو سنا ہوگا کہ "مسٹر ابراہیم علیس سابق سپلائی افسر کارپوریشن کو حکومت نے بوجوہ چند و بہ مصالح انتظامی خدمت سے علیحدہ کر کے آئندہ کے لئے "ممنوع" قرار دیا ہے حالانکہ کارپوریشن نیم سرکاری ادارہ ہے۔ مگر حکومت نے "مداخلت" اور "مناسب کارروائی" کو ضروری خیال کیا ـــ لیکن نشرگاہ حیدرآباد مسٹر جیلن کو دس بڑے سے ہفتہ میں دو دو پروگرام عطا کر کے پرورش کر رہی ہے اور یہ کوئی نہیں پوچھتا کہ آخر ایک "ممنوع" کی خدمات نشرگاہ کیوں حاصل کر رہی ہے ـــ اور کیا نشرگاہ کوئی غیر سرکاری ادارہ ہے اسی لئے جرمنی کے ایک مجذوب شاعر نے کہا تھا کہ حکومت جو کچھ بھی کہے وہ غلط ہی ہوتا ہے!!!

گاندھی جی کی مرگ مناجات پر رشید احمد صدیقی نے بھی بیان دیا اور یوں دیا ہے کہ ...... "گاندھی جی کی شہادت بڑا حادثہ ہے جس پر ہم نے ردیسٹ تو کافی کیا ہے لیکن جیسے ہم سمجھے اب تک نہیں "اسے قیامت کہئے" ـــ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ سمجھ ہی کچھ ادھیسٹ لیا جائے تو بہت اچھا بہ نسبت کچھ کر عید منانے سے ـــ اور پھر زندہ باد یہ باد کیا۔ ماتم نہ کرنے پر اکرانے سے!! ایک سوال تو یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ گاندھی جی کی موت اگر قیامت ہے تو پھر اس قیامت کا کیا حشر ہوگا جس کو پروفیسر رشید احمد صدیقی اور ان کے اسلاف قرآنی احکام کی روشنی میں مانتے چلے آ رہے تھے؟ اس موقع پر ہم یہ بات بتائے بغیر نہیں رہ سکتے کہ رشید احمد صاحب صدیقی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر ہیں اور یہ حادثہ بھی ایک ایسی شہادت ہے جس پر ردیسٹ کیا جائے تو کافی نہیں کیونکہ ایک ہندوستانی جامعہ کا پروفیسر قیامت سے کم نہیں!!!

حیدرآباد کی پچھلی وزارت کے ایک حاجی وزیر آج کل عارضی حکومت کی تشکیل کے متعلق نہ ہو کر خانہ نشین سے بن گئے ہیں اور اپنے آپ کو "رخصت" پر سمجھ رہے ہیں۔ گو حج کے دوران میں بھی وزیر موصوف "عالم رخصت" ہی میں تھے لیکن "بازگشت" کی امید خوشی میں اپنے آپ کو بر سر خدمت سمجھا کرتے تھے۔ لیکن اُس وقت کوئی اخبار نہ تو کوئی تصویر شایع کرتا تھا اور نہ رخصت پر سمجھاتا تھا ـــ اب یہ بات سمجھنے کے قابل ہے کہ کوئی ماہر امور دستوری گھر بیٹھے حاجی بن جائے تو ایک حاجی رخصت پر گھر بیٹھے "الحاج" کیوں نہ بنے؟ یہ نکتہ مقامی صحافت کے لئے ایک لمحۂ فکر ہے کیونکہ حاجی کو "الحاج" بنانا کار ثواب بھی تو ہے!!!

حضرت خواجہ حسن نظامی جو انگریزی دور حکومت کے "شمس العلماء" تھے اپنے روزنامچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اچھوت قوموں کو گاندھی جی "ہری جن" یعنی "اللہ والے" کہا کرتے تھے ـــ اور اسی لئے آنجہانی نے "ہریجن" اخبار بھی جاری کیا تھا۔ لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو "اللہ والا" سمجھ بیٹھے ہیں اُن کے بارے میں گاندھی جی کیا کہتے تھے ـــ

یعنی ہری جن تو اللہ والا ہوا ـــ اور اللہ والا کیا ہوا؟؟؟

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!!

تبصرہ

"بھائی" گورکھ پور

سالانہ چندہ :- چار روپے کلدار۔ فی پرچہ چھ آنے کلدار

گورکھ پور جس کی مٹی سے ریاض، مہدی افادی الاقتصادی اور مجنون گورکھپوری نے جنم لیا، اردو ادب کی تاریخ میں کچھ ویسی ہی اہمیت حاصل کر چکا ہے جیسے جرمنی میں ویمار اور ایران میں نیشاپور اور شیراز کو حاصل ہے۔ ریاض کی نشیلی انگڑائیاں، مہدی کی افادات کی دلفریبیاں اور مجنون کے "ایوان" کی دلربائیاں ابھی بھلائی نہیں جا سکی تھیں کہ فضل الرحمان عثمانی نے "بھائی" کا اجرا کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ادب اور گورکھپور میں جو قومی نسبت ہے کوئی ٹوٹنے کی چیز نہیں۔ چنانچہ "بھائی" کے مدیر نے انسانی برادری کے تصور کو تقویت پہنچانے کے لئے اس وقیع رسالے کی ابتدا کی ہے جس کے ادارۂ تحریر کے "عناصر اربعہ" مسٹر نیش پرشاد، سردار سرور ول سنگھ، مسٹر خلیل صاحب اکبرآبادی اور خود مسٹر فضل الرحمان عثمانی ہیں۔

بھلا اور زیر تبصرہ شمارہ "گاندھی نمبر" ہے جس میں بعض مشاہیر کے بیانات شایع کئے گئے ہیں لیکن محترم مدیر نے بیانات کو منظر عام پر لانے میں کسی قدر بے احتیاطی کا ثبوت دیا ہے۔ مثلاً مولانا نیاز کے پیام کی اشاعت کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ نیاز تو حق و صداقت سے زیادہ آرٹ کی قوت کے معترف اور بے نمک راست گوئی پر نمکین دروغ بافی کو ترجیح دینے کے قائل ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ نیاز اردو ادب کے آسکر وائلڈ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ گاندھی جی کا احترام دل سے کرتے ہوں لیکن گاندھیت اُن کے لئے مداری کے پٹارے کی نظربندی کے کھیل سے زیادہ اہم نہیں۔ چنانچہ نیاز کا پیام گاندھیت پر ایک کھلا ہوا طنز ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "یہ خصوصیت صرف مہاتما گاندھی ہی کو حاصل ہوئی کہ اُن کے اٹھ جانے پر ان کے پیام کے اثرات اور زیادہ قوی ہو گئے!"

گو واقعات شاہد ہیں کہ ہندوستان میں گاندھی ازم کی دھوم دھام گاندھی جی کے دم سے تھی اور اب اللہ کے نام کے سوائے پیام سلامتی کچھ بھی نہیں ـــ البتہ حکمرانی کی تمنا عام ہے! بہرحال اس قسم کے دو چار بیانات غیر ضروری معلوم ہوتے ہیں اور جہاں تک کہ "بھائی" کے ادبی معیار، مضامین کے تنوع اور ترتیب کا سوال ہے تو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ بقول مہدی مرحوم "خاصہ کی چیز" ہے۔ بشرطیکہ مذہبی مسائل کا برتاؤ محتاط انداز میں کیا جائے۔

"منادی" حیدرآباد دکن

سالانہ قیمت پانچ روپیہ کلدار۔ فی پرچہ پانچ آنے کلدار

ہم سمجھتے ہیں کہ اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے ہر صاحب ذوق کے لئے "منادی" اور خواجہ حسن نظامی نئے نام نہیں ہیں۔ منادی کبھی دہلی سے نکلتا تھا اور ہفتہ وار تھا۔ اب انقلابی مصائب سے گلے مل کر ماہنامہ بن چکا ہے اور حیدرآباد سے نکلتا ہے۔ پھر یہ آپ جانتے ہیں کہ خواجہ حسن نظامی اردو کے صاحب طرز ادیب ہیں اور منادی خواجہ صاحب کے روزنامچہ کی رعنائیوں کا خرمن ـــ اس لئے جو لوگ خواجہ اور منادی سے ذہنی وابستگی رکھتے ہیں اُن کے لئے اس ماہنامہ کا اجرا بھی نعمت سے کم نہیں۔ خواجہ حسن نظامی نے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر دہلی میں لکھائی چھپائی اور اشاعت کا انتظام ہو سکے تو بہت جلد ہفت روزہ "منادی" بھی دہلی سے جاری کر دیا جائے گا۔

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

امریکہ کے متحدہ پروگرام کے تحت ترکی کے گیارہ چھوٹے جہاز

انقرہ ۱۴ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ متحدہ امدادی پروگرام کے تحت ترکی کو گیارہ چھوٹے جہاز امریکہ سے پہونچ گئے ہیں۔

مارشل امداد حاصل کرنے والے ممالک کو دیئے جانے والے سامان کی تازہ ترین تقسیم کی رو سے برطانیہ کو (۹۰) لاکھ پونڈ مالیت کا غلہ اور دیگر آلے کشتی رانی وغیرہ دی جائیں گی کچھ سامان چین کو بھی دیا جائے گا۔

برطانیہ فولاد کی پیداوار میں امریکہ کا مقابلہ کر رہا ہے۔

لندن ۱۴ جون۔ برطانیہ دنیا کو فولاد فراہم کرنے میں امریکہ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ گذشتہ سال امریکہ نے (۱۰۰۰۰) ٹن فولاد فروخت کیا تھا۔ اس کے مقابلے میں برطانیہ نے (۱۳۲۰۰۰) ٹن فولاد فروخت کیا ہے۔ امریکہ میں کوٹہ سسٹم جاری ہے جس کی وجہ سے ۱ فیصد تیار شدہ فولاد باہر جاتا ہے اگرچہ اس سال برآمد کی کافی زیادہ امید تھی لیکن فیصدی تناسب میں کوئی فرق نہ آئیگا۔ برازیل اور ارجنٹائن کے تمام آرڈر برطانیہ کو وصول ہوئے ہیں یہ آرڈر پہلے امریکہ کو دیے جاتے تھے۔ برطانیہ میں فولاد کی پیداوار کثرت سے بڑھ رہی ہے۔

برطانیہ کی کوئلہ کی پیداوار میں کمی۔

لندن ۱۶ جون گزشتہ ہفتے ہڑتالوں اور مشینری کے ٹوٹنے وغیرہ کی وجہ برطانیہ کی کوئلہ کی پیداوار پچاس ہزار ٹن گھٹ گئی۔

بلجیم میں ڈھائی لاکھ مزدوروں کی ہڑتال کا اندیشہ

برسیلز ۱۶ جون بلجیم میں لوہے اور فولاد کے کارخانوں میں کام کرنے والے ڈھائی لاکھ مزدوروں کے ہڑتال کر دینے کا اندیشہ ہے اگر مزدوروں سے کوئی سمجھوتہ نہ ہوا تو کل سے ہڑتال شروع ہو جائے گی۔

اسلام

بیروت کے لئے پٹرول بیروت

۱۶ جون آبادان (ایران) سے ۹ ہزار ٹن پٹرول لے کر برطانوی جہاز ماشی دبیروت پہنچ گیا ہے۔

فوجیوں کے لئے قرآن مجید!

قاہرہ ۱۶ جون شاہ فاروق نے حکم دیا ہے کہ فوجی خدمات سرانجام دینے والے فوجیوں میں تقسیم کرنے کے لئے قرآن مجید کے خاص طور پر کثیر تعداد میں نسخے طبع کئے جائیں۔

مقدس گرجا کی تعمیر کا حکم

۱۶ جون۔ شاہ عبداللہ نے مقدس گرجا کی مرمت کرنے کا حکم صادر کیا ہے یہ گرجا جنگ ہی میں یہودیوں کی گولہ باری سے ٹوٹ گیا تھا یہ مرمت شاہ عبداللہ کے ذاتی خرچ پر ہوگی۔

مسیحی لیڈر شاہ عبداللہ کے اس حکم کو بڑی تحسین و آفرین کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔

ترکی اور شام میں معاہدہ

دمشق ۱۷ جون ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت شام ترکی کے ساتھ جرائم پیشہ لوگوں کا استیصال سرحدی کنٹرول اور دوسرے معاملات پر معاہدہ کرنے کے لئے گفت و شنید کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ شامی وزارت انصاف پہلے ہی سے ترکی اور عراق کے معاہدہ پر اس سلسلہ میں غور کر رہی ہے۔

ایران میں نئے وزیر اعظم کے خلاف مظاہرہ

طہران ۱۷ جون۔ ایرانی پولس نے ایک مجمع پر آتشباری کی جو نئے وزیر اعظم کے خلاف مظاہرہ کر رہا تھا کئی آدمی زخمی ہوئے۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ان ہنگاموں کو ایک مذہبی رہنما نے پیدا کی ہے۔

شامی ہلال احمر کو ۱۰ ہزار ڈالر دمشق

۱۷ جون۔ برازیل میں ساؤ پاؤلو کے علاقہ میں آباد شامی باشندوں نے شامی ہلال احمر کے لئے ۱۰ ہزار ڈالر کی رقم روانہ کی ہے

پاکستان

مہاجرین کو مترو کہ جائیدادیں دی جائیں گی

۱۴ جون حکومت سندھ بیان ہے کہ تحت جنگی زمینات قابل حصول نہیں رد سب ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجرین کو دیدیں جو زمینداروں کی حیثیت سے آباد ہونا چاہتے تھے۔

قائد اعظم کے لئے خصوصی طیارہ

کراچی ۱۵ جون۔ لندن کی ایک اطلاع کے بموجب وہاں سے ایک خصوصی طیارہ جو قائد اعظم کے لئے روانہ کیا جا رہا ہے۔ اس میں خاص کمرے بنائے گئے ہیں۔

پاکستان بھی بین الاقوامی مجلس عمال کا رکن ہوگیا

سان فرانسسکو ۱۹ جون سینیٹر نو... انوار ... رہنمائی الاقوامی عمال کانفرنس نے انٹرنیشنل لیبر آفس کے جدید ارکین کی حیثیت سے بین الاقوامی عمال کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں پاکستان اور جزائر فلپائن کا خیر مقدم کیا۔

کراچی میں خشک گودیاں قائم کرنے کے لئے حکومت پاکستان کا غور

کراچی ۱۹ جون۔ حکومت پاکستان کراچی میں دو خشک گودیاں قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ گودیاں تجارتی جہازوں اور دیگر بحری جہازوں کے لئے تیار کی جا رہی ہیں۔ گودیوں کی تعمیر عنقریب شروع ہو جائے گی۔ ہندوستان کی خشک گودیاں بمبئی، ور کلکتہ میں ہیں۔

یونائیٹیڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اپنے بحریہ کو وسیع پیمانہ پر ترقی دینے کے لئے متعدد تجاویز مرتب کر رہا ہے۔

پاکستانی وزارت مالیہ کا اعلان

لاہور ۱۹ جون پاکستانی وزارت مالیہ نے اعلان کیا ہے کہ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے حصص کی رقم امپیریل بنک آف انڈیا کی ہر ایک شاخ میں داخل کی جا سکتی ہے۔

پاکستانی پنجاب میں چھ ہزار مہاجرین کی آمد

لاہور ۱۹ جون۔ ہندوستانی پنجاب سے پاکستانی پنجاب میں مہاجرین کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے حکومت پاکستانی پنجاب کے محکمہ مہاجرین نے بتلایا ہے کہ دو ۱۵ جون کو ختم ہونے والے ہفتہ میں چھ ہزار مسلمان ہندوستانی پنجاب سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔

ہندوستان

سومناتھ پٹن کی تاریخی جامع مسجد کو مندر میں تبدیل کر دیا گیا۔ جبریہ قبضہ

کے جشن میں مقامی فوج پولیس، ور ہندوؤں کی کثیر تعداد میں شرکت۔ کراچی ۱۳ جون یہاں وصول شدہ اطلاع کے بموجب سومناتھ پٹن کی جامع مسجد کو مندر میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور ایک بڑا دھام میلہ منعقد کر کے اس مسجد پر جبریہ قبضہ کا جشن بھی منایا گیا، اور اس میں مقامی ہندوؤں، پولس اور فوج نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس تاریخی جامع مسجد کو ہندوستان کے پہلے مسلمان فاتح سلطان محمود غزنوی نے سنہ ۱۰۲۴ء میں تعمیر کیا تھا۔ یہ قدیم ترین مسجد جو ریاست جوناگڈھ میں واقع ہے۔

صوبہ متحدہ زمینداری کے خاتمہ پر ۱۳۸ کروڑ کا خسارہ

لکھنو ۱۴ جون۔ زمینداری کو ختم کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ صوبہ متحدہ میں زمینداری کے خاتمہ کی وجہ سے صوبہ کے خزانہ پر تقریباً (۱۳۸) کروڑ کا بار پڑے گا اس رقم میں سے (۱۳۶) کروڑ زمینداروں کے معاوضہ پر خرچ کئے جائیں گے اور بقیہ رقم اس عملہ پر صرف ہوگی جو زمینداری کے خاتمہ کے لئے مقرر کیا جائے گا۔

ہندوستان سے ۸۵ ہزار ٹن روئی کی گانٹھیں ۲۰ جون کو جاپان روانہ کیجائیں گی

بمبئی ۱۴ جون معلوم ہوا ہے کہ جاپانی تجارتی وفد نے ہندوستان کی خام روئی کے ۸۵ ہزار گانٹھیں خریدی ہیں جو ۲۰ جون کو جاپان روانہ کئے جائیں گے۔

مالوہ کے راج پرمکھ کی سالانہ تنخواہ

اجمیر ۱۶ جون معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ گوالیار کو ۲۷،۵۰۰۰۰ روپے سالانہ۔ وہ یونین کے راج پرمکھ کی حیثیت میں وظیفہ ملا کرے گا اس یونین کے اپ راج پرمکھ، یاست اندور کے مہاراجہ ہیں ان کو ۵،۰۰۰۰ روپے سالانہ وظیفہ ملا کرے گا۔

برطانوی افسر کو ریاست کولہاپور فوری چلے جانے کا حکم

کولہاپور ۱۹ جون یہاں معلوم ہوا ہے کہ کرنل ہاریرگ کو کولہاپور کی ریاستی افواج کے برطانوی کمانڈنگ افسر کو خدمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ ریاست سے فوراً چلے جائیں ان کی برطرفی کا سبب اہمیت بتلایا گیا ہے۔

دکن کا ایک ہفتہ

پندرہ رضاکار جلا دیئے گئے۔

حیدرآباد ۱۳ رجون کس طرح یوم آزادی کے موقع پر رضاکاروں نے پامردی کا ثبوت واستقلال کا بہترین مظاہرہ کیا اور پرچم آصفی کی خاطر اپنی جانیں قربان کردیں اس دلخراش حادثہ کا اظہار ذیل کے واقعہ سے ہوگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ۹ رجون کو موضع منگلور کے (۱۵) رضاکاروں کی ایک جماعت یوم آزادی کے موقع پر پرچم آصفی کی سلامی کی غرض سے حضور نگر آئی لیکن جب یہ جماعت واپس ہورہی تھی تو حیر گوڑہ میں سنگریں، انڈین یونین پولس اور کانگریسی غنڈوں نے اس جماعت کو اپنی حراست میں لے لیا۔ چنانچہ ان رضاکاروں کے ہاتھ پیر باندھ کر ایک حلقہ میں بٹھا دیا گیا۔ اور اوپر سے گھانس کی ایک کافی مقدار رکھ کر اس میں آگ لگا دی گئی اس طرح یہ بہیمانہ مظالم کی انتہائی دلخراش داستان رضاکاروں کی استشہادت پر اختتام پر پہونچی اور وحشیانہ مظالم ہی پر ختم نہ ہوا بلکہ رضاکاروں کی پناہ میں جو عورت جا رہی تھی اس پوری جماعت کو زندہ جلا دینے کے بعد کانگریسی غنڈے اس کو بھی لے کر فرار ہوگئے۔

ناکہ کروڑگیری جلا دیا گیا سب انسپکٹر اور ناکہ دار کی ہلاکت دو جوان مجروح

حیدرآباد ۱۳ رجون اورنگ آباد سے ایک اطلاع ملی ہے کہ موضع پاترا تعلقہ ویجاپور ۹ رجون کو کانگریسی غنڈوں کی مسلح جماعت نے جو پچاس سے زائد افراد پر مشتمل تھی حملہ کرکے ناکہ کروڑگیری کو جلا دیا۔ غنڈوں کی آتشباری سے سب انسپکٹر اور ناکہ دار کروڑگیری اسی وقت ہلاک ہوگئے۔ دو جوان سخت مجروح ہوئے اطلاع ملنے پر پولس پہونچ گئی حملہ آور فوراً انڈین یونین میں فرار ہوگئے۔

بموں کی برآمد۔ حیدرآباد ۱۳ رجون تعلقہ سیڑم کی ایک اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ قصبہ میوار کے ایک شخص کے مکان کی شبہ کی بنا پر تلاشی لی گئی جس کے نتیجہ میں اس کے پاس سے دس بم اور دو عدد بندوق کی نالیاں برآمد ہوئے بیان کیا گیا ہے یہ بم انڈین یونین کی ساخت کے ہیں۔ پولس نے شخص مذکور کو بعد نمبر چالان کردیا۔

کانگریسی غنڈوں کے ظالمانہ افعال دو کمسن بچوں پر فائرنگ

حیدرآباد ۱۳ رجون تعلقہ پرینڈہ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ موضع رنجن گاؤں میں دو کمسن بچوں کو تنہا پاکر کانگریسی غنڈوں نے ان پر فائرنگ شروع کردی جس سے یہ دونوں بچے سخت مجروح ہوئے ہیں۔ جن کو دواخانہ پرینڈہ کو لایا گیا۔ لیکن یہاں ڈاکٹر کی عدم موجودگی کی وجہ ان کو دواخانہ عثمان آباد میں رجوع کیا گیا۔ جن کی حالت تشویشناک بیان کی گئی ہے۔

پندرہ مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا۔

حیدرآباد ۱۳ رجون - ۹ رجون ۱۹۴۸ء کو ہندوستانی مقبوضہ لنگا گیری موضع ضلع نلگنڈہ کے حملہ آوروں نے وحشیانہ ظلم ڈھاتے ہوئے ۱۵ مسلمانوں کو زندہ جلا ڈالا۔ سیول سنٹر پنگلگوڑ تعلقہ حضور نگر کے ۱۶ مسلمانوں کی ایک جماعت جو ۱۵ مردوں اور ایک عورت پر مشتمل تھی حضور نگر سے واپس ہورہی تھی کہ لنگا گیری کی سرحد کے قریب حیدرآبادی علاقہ میں ان پر چھپ کر حملہ کیا گیا۔ مردوں کو باندھ کر ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا اور گڑھے کو گھاس سے بھر کر آگ لگا دی گئی۔ عورت کا اغوا کیا گیا یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اس کا کیا حشر ہوا۔

وظیفہ خواران کو گرانی الونس کی منظوری

حیدرآباد ۱۵ رجون - بندگان اقدس نے بمراحم خسروانہ وظیفہ خواران سرکار عالی زائد از (۲۰۰) تا بجد (۱۰۰۰) ماہانہ کو بھی گرانی الونس یکم جون ۱۹۴۸ء سے ایصال کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ جو ان کے لئے بھی شرح الونس گرانی وہی رہیں گے۔ جو بمواجب برسر خدمت ملازمین سرکار عالی کے لئے موجود الوقت احکام کے تحت مقرر ہیں۔

ساگوان کی لکڑی صوبہ مدراس میں ضبط کرلی گئی

حیدرآباد ۱۵ رجون حیدرآباد سے بذریعہ دریائے گوداوری بہائی جانے والی ساگوان کی لکڑی صوبہ مدراس میں ضبط کرلی گئی۔ کہ جن کے تین ہزار متعدد جنگلات سے (۲۲۰۰۰) روپیہ مالیتی شہتیر دریا کے ذریعہ راجمندری (مدراس) روانہ کئے تھے۔ دریائے گوداوری کے ہندوستانی کنارے کے موضع جدی گیا میں ڈاکہ ڈالنے والے کانگریسیوں نے مذکورہ شہتیروں کے نگرانکاروں کو ڈرا دھمکا کر سارا مال ضبط کرلیا۔ مستاجران جنگلات نے ارباب کو توالی مدراس سے شکایت کی تو بیان کیا جاتا ہے کہ انھیں یہ جواب ملا کہ کوتوالی ارباب اعلیٰ کے احکام کے بغیر کوئی کارروائی نہیں کرسکتی۔

رضاکاروں کو زندہ جلا دینے کی دردناک تفصیلات

حیدرآباد ۱۷ رجون۔ حال ہی میں موضع پنگوڑ کے ۱۵۔ رضاکاروں کو زندہ جلا دیا گیا تھا اس کی دردناک تفصیلات آج یہاں موصول ہوئی ہیں بتایا گیا ہے کہ مستقر تعلقہ حضور نگر سے چار میل کے فاصلہ پر موضع کبنو گوڑہ کے قریب آبادی سے متصل سڑک پر ہتھیار بند کانگریسی غنڈوں کی ایک جماعت نے جو دو سو افراد پر مشتمل تھی ستہید رضاکاروں کو گھیر لیا اور انھیں گرفتار کرکے سڑک سے چار فرلانگ پر رسیوں سے ہاتھ پیر باندھ دیئے اور ایک گڑھے میں جو پہلے ہی سے اس مقصد کے لئے تیار کیا گیا تھا تمام رضاکاروں کو گرا دیا گیا اور مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ یہ حادثہ جائکاہ انڈین یونین کی سرحد سے صرف (۵۰) گز کے فاصلہ پر وقوع پذیر ہوا۔ نیم سوختہ نعشیں۔ اس کی اطلاع مستقر تعلقہ پر پہونچی۔ مجلس کے عہدہ داروں کو کافی جدوجہد کے بعد نعشوں کا پتہ چلا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نعشیں نیم سوختہ حالت میں پائی گئی۔

موضع وملڑی میں پٹواری کا قتل

حیدرآباد ۱۱ رجون اطلاع ملی ہے کہ موضع ... جاگیر علاقہ کورٹ آف وارڈز کے پٹواری محمد عبدالکریم کو ۳ اور ۴ رجون کی درمیانی رات میں کانگریسی غنڈوں نے اس کے مکان پر دھاوا کرکے قتل کرڈالا۔ اور اشیاء ہزار کی بقدر رقم لوٹ لی اور (۲۰) کھنڈی دھان کی پندرہ ہزار روپیہ کی جلا دیئے گئے۔ ایک ہزار روپیہ کی ... بھی جلا دی گئی۔ اس کے علاوہ گاؤں کو بھی آگ لگا دی۔ اس طرح جملہ (۵۰) ہزار کے قریب نقصان ہوا۔

عجیب خبریں

ہوا میں اڑنے والی ہوائی موٹر سیکلیں

لندن ۱۳ رجون برطانیہ میں ایک نئی اسکیم بنائی جارہی ہے جو مستقبل کی ہوا بازی کو تبدیل کردے گی "یہ اسکیم قریبی ہوائی جہاز بنانے والی کمپنی نے بنائی ہے اس کے ذریعہ وہ اشخاص جو ابھی تک ہوا میں سیر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ بھی ہوا میں اڑا کریں گے" اس قسم کے ہوائی جہاز کو اڑنے والی موٹر سیکل کے نام سے پکارا جائے گا۔

اس کا وزن صرف (۲۴۰) پونڈ ہے۔ اور یہ ایک بھاری موٹر سیکل سے ہلکی ہے اس میں صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ ہے" اس کی قیمت قریباً (۵۰۰) پونڈ ہے۔ اور رفتار ۸۷ میل فی گھنٹہ ہے یہ ایک گیلن پٹرول سے ۲۵ میل کی مسافت طے کرسکتی ہے۔ اس کا انجن ۳۶ ہارس پاور کا ہے جس میں دو سلنڈر لگے ہوئے ہیں اس کے سروں کی لمبائی ۲۲ فٹ ۸ ہے اس قسم کی اڑنے والی موٹر سیکلیں عنقریب ہی کثیر تعداد میں بنائی جائیں گی اور قیمت غالباً (۵۰۰) پونڈ سے کم ہوجائے گی۔

اشتہار۔ اطلاعنامہ حاضری مدیون

مرتبہ عدالت نظامت دیوانی ضلع بیڑ واقع ۱۵ امرداد ۱۳۵۷ف نمبر مقدمہ (۶۰) بابتہ ۱۳۵۷ف رجسٹر ۳۔ باجلاس پنڈت سری نواس راؤ ناظم عدالت ضلع بیڑ۔

ڈگری دار	بنام	مدیون	الکابیان مقدمہ
پونم چند		سونابائی	دعوی اجرائی ڈگری

بنام سونابائی ولد نامی قوم بنجارہ طرف سرسٹ ساکن ٹھپوری تعلقہ پاٹودہ ضلع بیڑ ہرگاہ ڈگریدار نے برنا ہونے ڈگری عدالت دیوانی بمقدمہ ۱۳۵۶ف درخواست عدالت ہذا میں ڈگری مذکور کی تعمیل پیش کی ہے۔ لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۲۶ امرداد ۱۳۵۷ف یوم ... وقت ۱۰ بجے دن حاضر عدالت ہوکر اگر کوئی وجہ رکھتے ہو کہ ڈگری کی تعمیل نہ کی جائے تو پیش کرو۔ آج بتاریخ ۱۵ امرداد میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کی گئی۔

منتظم عدالت

فہرست

موجودہ کتب خانہ حیدری حمت بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر فراہم نہیں ہوسکتا کتاب ختم ہو جانے کی صورت میں پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک دیکر واپس کی جائیگی۔ معاف

مراثی و نوحہ جات

اردو

گلزار غم مراثی میر عشق جلد اول	۵
ریحان غم ایضاً جلد دوم	۵
مجموعہ سلام و دعا صاحب	۵
دردالغموم مراثی نوحہ جات	۳
تاجی طبع	
گلدستہ گلستان ارم نوحہ جات	۳
رو تو مشں	
گلشن دیاض	۳
مفتاح الکمال	۳
دفتر ماتم مفنون حمت	۵
بحساب فی حصہ	
نشتر غم رباعیات	۱
ذخیرہ ذاکر سہ حصہ	۲
فغان زہرا نوحہ جات مسدس	۳
براہین غم مراثی نفیس جلد اول	۱/۸
اشعار مرثیہ	۳
مراثی مرزا دبیر جلد اول	۳
" جلد دوم	۳
" جلد سوم	۳
رزم و بزم	۲
مراثی نگار	۲
وفور غم نوحہ جات وارفتہ	۱
خزانہ عرفان نوحہ جات آفتیع	۲
دفتر فصاحت عنوان مجموعہ سلام میرمونس	۲
شمع تعزیت مجموعہ سلام	۱۰
مراثی اویس بلگرامی	۴
مجموعہ سلام و مراثی نفیع	۳
معارج الفضائل در معجزات ائمہ	۸
مراثی میرانیس جلد پنجم و ششم	۱۵
ریحان غم مراثی میرانس	۱۰
وحید مرزا جلد اول	
ایضاً جلد دوم	۱۰
براہین غم جلد اول و دوم	۶
نوحہ جات حسین حصہ اول	۵
ایضاً حصہ دوم	۲
بحر ماتم دفتر غم مراثی نفیس	۵
فغان دلگیر	۱
بیاض نوحہ شوکت حسین حصہ	۲
نکتہ بلاد و حکایت ۳ حصے	۳/۸

فقہ مذہب سنت و الجماعت

عربی

ظفر الاضی بما یجب فی القضا علی القاضی	۵
عمدۃ السالک و عدۃ الناسک	۳
فقہ اکبر عن اہل بیت لاطہر	۶
از مولوی حسن زمان صاحب حصہ اول	
ایضاً کتاب دوم از حصہ اول	۲
حسامی طبع قدیم	۴
تحفۃ المحتاج جلد رابع	۴
نور الانوار و قمر الاقمار	۶
سراجی مع ضیاء السراج و مخرج تہذیب	۴
الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی طبع وکاغذ قدیم کلکتہ	۱۰
کتاب الجنایات و شرح سلم	۴
شرح وقایہ طبع وکاغذ قدیم	۴
شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایہ	۴
شرح السیر الکبیر	۱۲
کتاب الامالی	۱
ہدایہ طبع قدیم	۸
ہدایہ معہ ترجمہ فارسی	۱۵
ایضاً اولین یا آخرین فی حصہ	۸
رسالہ بنقض الوضو	۴
فتاوی در مختار	۶
شرح المنار لابن الملک	۸
نوادر الوصول فی شرح الاصول	۴
مستخلص الحقائق یعنی شرح کنز الدقائق	۳
فتاوی عالمگیر و فتاوی بزازی جلد ششم	۶
ضروریات الامامت لبیان المقبول	۴
جواب المقبول لغایۃ التبیان و مجموعہ خطب	
فرائض شریفیہ	۱
منیۃ المصلی طبع قدیم	
شرح وقایہ ... بالمدرسہ	

شرح عقاید نسفی مع حاشیۃ الخیالی	۳
کنز الدقائق	۲
لاہیجی حاشیہ شرح وقایہ	۲
وحاشیہ کوکنی و الی ترجمہ شرح وقایہ	
شفای قاضی خان و شرح عقاید نسفی کرم خوردہ	۲
مسائل اربعین و مسائل حیات و خلاصۃ الحساب	۲
شرح موطا	۸
متن المنہج	۵
طریق الواضحہ	۴
تعلیق الفاضل فی مسائل الطہر	۳
والطاہر اشرح وقایہ طبع وکاغذ قدیم کرم خوردہ	
شرح مجمع البحرین کتاب الطلاق	۳
فتح القریب المجیب علی الکتاب التقریب شرح کاشف الشجاع	۴
فتاوی ہندیہ ترجمہ فتاوی عالمگیری جلد اول	۶
بیت مقاصد النکاح	۲
ہدایہ مکمل	۱۵
درمختار	۶
میزان المعارف شعرانی	۴
صحیح بخاری	۱۵
شرح وقایہ چلپی	۴
الاشباہ والنظائر خط ٹائپ	۴
فتاوی حامدیہ جلد اول و دوم	۱۰
ہدایہ و حمیدیہ و سراجی	۴
فتاوی القہار	۶
ہدایہ و کفایہ	۶
فتاوی خیریہ	۱۵
کامل طبع مصر	۴

فقہ مذہب سنت والجماعت

فارسی

کتاب الجنایات از فتاوی عالمگیری	۴
مفتاح الصلوٰۃ	۲
حدود و جنایات	۳
الابدمنہ و خیر المبین ترجمہ حصن حصین	۴
فتاوی عزیزی و دیگر مختلف رسائل	۶
مجموعہ فتاوی جلد اول	۲
فرائض اعظمیہ	۲
انیس الواعظین	۳
اختیار حدود و جنایات	۳

فقہ مذہب سنت والجماعت

اردو

شرح وقایہ جلد اول و دوم	۴
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ کامل	۱۲
ایضاً جلد دوم	۳
اثبات الالہام وخلاصۃ الاسلام وخلاصۃ العقاید	۴
برہان الاحکام فی آداب الاسلام	۳
مخزن تحقیق ملقب بہ تحفہ حنفیہ جلد ۳ وغیرہ	۳
علم الفقہ جلد اول تا ۶ و تراجم الفقہا	۸

مراۃ الفرائض	
مجموعہ خواب بالتوم	۲
تحفۃ الفرائض محمدی ترجمہ اردو شریفی و سراجی	۳
موہوبات حسینی و فرائض احمدی و قبول الفہم	۲
و ظہور الحیات و خلاصۃ الاحکام تنقیح شرع شریف	
زواجر ہندی	۱
مجموعہ مصباح الحیات	۱
روح الاسلام والایمان	۲
وخلاصۃ الفقہ و باغ مرام	
وسیلۃ النجات فی احکام الصلوٰۃ	۲
کلید باب الحج	۱
حقیقۃ الصلوٰۃ و تحفۃ الہند	۲
بدر الکمال فقہ منظوم	۲
تحفۃ الہند و کشف الحاجۃ	۲
ارشاد المبتدی و اجابۃ السائل	۳
نسیم جنت ترجمہ چہل حدیث	۱/۸
ظہور البیان فی قصاص الجنایات	۳
وقار الاسلام فی تبیان الاحکام	۳
ترجمہ مناسک الایضاح خوشخط	۵
زبدۃ المناسک انیس الحجاج	۲
الفوائد الصحاح فی مسائل النکاح	۱
نزل الابرار من فقہ النبی المختار جلد دوم	۲
قدوری طبع مجتبائی و قیومی	۳
ایضاً مترجم	۳
صحیفہ عثمانیہ	۱
کلید اوقات	۱
فتاوی المیراث	۱
احسن المسائل شرح کنز الدقائق	۴
فرائض قدریہ	۲
شرح محمدی	۸

M 5126

رجسٹرڈ نمبر انڈیا

احبار انتخاب حیدرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

M 3126 رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا
رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۲۶۶)
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار [illegible]

مہتمم محمد حسین
مدیر شیخ ابو القاسم حسامؔ

نمبر (۷)
۲۳ شعبان ۱۳۶۷ھ م یکم جولائی ۱۹۴۸ء موافق یکم شہریور ۱۳۵۷ف یوم پنجشنبہ
جلد (۲)

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۲ ر
ممالک غیر سے دس روپیہ پرانا پرچہ ہر
ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا

اجرت اشتہار

فی انچ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی
وصول ہونی چاہیئے
اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

انتخاب

آپ کا قومی و مذہبی واحد پرچہ ہے
اس قومی پرچہ کی خریداری کے
علاوہ مالی و قلمی امداد فرمانا
اس کی توسیع اشاعت میں
حصہ لینا اپنے احباب کو خریدار
بنانا آپ کا قومی و مذہبی فرض ہے

رباعیات

خوشتر جونپوری

یہ شاہزادہ جو قرب مہ صیام آیا
رضا و شکر خدا کا لئے پیام آیا
بتا رہی ہے یہ تعمیر شش جہات مجھے
کہ تیسری کو ہے یہ تیسرا امام آیا

کب شب ہجر سے یارب مری فرقت ہوگی
کب عیاں دہر میں وہ صبح سعادت ہوگی
رات کو سوتا ہوں خوشتر یہی کرکے خیال
صبح کو اٹھتے ہی مولا کی زیارت ہوگی

ان کے دربار سے فرمان براءت نکلا
میرے دل کا نہ وہ ارمان شہادت نکلا
پہلوئے نرجسؑ خاتون وہ فلک ہے جس سے
بارہواں نیّر تابان امامت نکلا

شکر صد شکر ہوا فخر امامت پیدا
جانشین و خلف شاہ ولایت پیدا
وقف نظارہ نہ ہو کس طرح چشم نرجسؑ
رخ مہدیؑ سے ہے احمدؐ کی شباہت پیدا

ترتیب

انتخاب کی رعایتی شرح

شعبان رمضان میں خریدار بننے والے حضرات کو محرم نمبر و رجب نمبر مفت دیئے جائینگے بوقت واحد یا اکٹھا میں کتب خانہ حیدری سے مبلغ تو روپیہ کے کتب خریدنے یا مطبع حیدری میں دو روپیہ کی چھپوائی کا کام لینے والے یا خریدار مہیا کرنیوالے حضرات کو ایک سال تک پرچہ بلا قیمت دیا جائے گا۔

اداریہ

حیدرآباد کی مجلس مقننہ

جب سے سائنس نے دنیا کے جغرافی فاصلے گھٹا دئے ہیں اور نور کی رفتار کی پیمائش ایجادات کی دسترس نے شروع کی ہے، انسان یہ سمجھنے لگا ہے کہ ساری کائنات میں مادی وغیر مادی، تعمیری و انقلابی ترقیوں کے مواقع عام ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اب یہ ضروری نہیں کہ ستاروں کی طرح کرۂ ارض کی کسی خاص انسانی بستی سے کوئی ناواقف رہ جائے۔ یہ عظیم ذہنی تبدیلی، دنیا کی دوسری عالمگیر جنگ میں انسانی خود غرضیوں کے مظاہرہ سے پیدا ہوئی ہو یا روس کی اس حیرت ناک رہنمائی کی آوردہ ہو جو ایک قوم کو کسی دوسری قوم کے حق پر قبضہ جمانے اور کسی معاشرت کے خون چوسنے والے عناصر کی استحصالی حرکتوں کو کام میں لانے کی تائید نہ کرتے ہوئے محنت کش عوام کو زندگی کے صحت بخش نخلستان کی طرف قدم بڑھانے پر مجبور کر رہی ہے، بہرحال اس تبدیلی کا تعلق صرف ایسے شعور سے وابستہ ہے جو زندگی کی مختلف منزلوں کو انسانی دماغ میں خود متعین کرتا ہے اور پھر مسافروں کو کبھی چین نہیں لینے دیتا۔ اسی وجہ تحریک کو اصولی طور پر مانتے ہوئے جب دنیا کے مختلف پسماندہ معاشروں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور ہندوستانی حالات کے ساتھ ساتھ حیدرآباد کے واقعات کو بھی پرکھا جاتا ہے تو اپنی ناہمواریوں کے اسباب و علل عیاں ہو جاتے ہیں اور ہر قدم پر یہی محسوس ہوتا ہے کہ ابھی عوامی تحریکوں کو بہت کچھ عام ہونا ہے کیونکہ ہر نظام حکومت کے ارتقا کا دار و مدار اسی ایک عوام کی تشکیل نایافتہ شعور پر ہوتا ہے جس کو اب سے پہلے تو کچلنے کی کوشش کی جاتی تھی مگر اب تہذیب، کرسی اور رکنیت اور اسی قدر و قیمت کے دوسرے تحفے دیکر غلام بنا لیا جاتا ہے!۔۔۔

یہ تغیر نارواسہی لیکن ہر انسانی معاشرے میں عام رہا ہے۔ اسی لئے اب کسی کی حق تلفی پر متاسف ہوئے بغیر، ماضی کے واقعات اور حال کی تبدیلیوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ۱۸۵۷ء کی پہلی ناکام جدوجہد سے پہلے جسکو تاریخ میں "غدر" سے موسوم کر دیا گیا ہے، حیدرآباد سامراجی طاقتوں کے ہاتھ میں اپنی داخلی آزادی کے باوجود کچھ اس طرح بنتا بگڑتا رہا ہے جیسے کمہار کے چاک پر جام و سبو بنتے بگڑتے ہیں۔ مگر وہ مایوسانہ کشمکش جس کو ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کا نام دیا جاتا ہے، شمالی ہند میں پھر ایکبار پوری شدت کے ساتھ ۱۹۱۸ء سے شروع ہوئی اور یہاں حیدرآباد میں کسی خاص پس منظر کے بغیر صرف شمالی ہند والوں کی تقلید میں ۱۹۳۷ء میں نمودار ہوئی جس نے رفتہ رفتہ اصلاحات کے نفاذ اور قوانین کی نظر ثانی پر مجبور کیا۔۔۔

مگر سیاسیات کے ماہرین کی نظروں میں حیدرآباد کی یہ کروٹیں ایک ایسی "نظری بحث" سے زیادہ وقیع نہیں ہیں جس میں انصاف کو متضاد عنوانات دے کر معرض بحث میں لایا جاتا ہے اور بالآخر چند معاشی احتیاجات و ضروریات کو سیاسی لین دین کا ذریعہ تصور کر کے قبول کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی نقطۂ نظر کی بناء پر ۱۹۳۹ء میں "آئنگار کمیٹی" کی سفارشات کو شاہی منظوری کی سعادت حاصل ہوئی اور اس کے بعد سے اب تک مختلف جماعتوں کی جد و جہد اور ان کے مطالبات کی تشفی اور طمانیت کے مراحل سے گذرنے کے بعد ہی فروری ۱۹۴۷ء کو مجلس مقننہ کا قیام عمل میں آیا جو حیدرآباد کی دستوری تاریخ میں اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک انوکھا تجربہ کہا جا سکتا ہے۔ اس دلچسپ اور نئے تجربے کو حیدرآباد کی تمام سیاسی جماعتوں نے آزمانے پر رضامندی کا اظہار کیا مگر ایک اسٹیٹ کانگرس ضدی بچہ کی طرح مچل گئی اور اپنی بال ہٹ پر شدت سے قائم بھی ہے۔ اس ضمنی ادارہ کی تنقید پسند حکمت عملی کی وجوہ کو ٹٹولا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسٹیٹ کانگرس کو اتحاد المسلمین کی مخالفت پسند نہیں کیونکہ ان دونوں جماعتوں کے مطالبات جداگانہ نوعیت کے ہیں۔ ان میں سے ایک تو اصلاحات سے دور رہ کر انقلاب چاہتی ہے اور دوسری نظام حکومت میں کسی تبدیلی کے بغیر اصلاح کی طالب ہے۔ ان ہی دو جماعتوں کے نقاط نظر کا اختلاف حیدرآباد کی سیاسی تاریخ بنا رہا ہے اور مجلس مقننہ کی تشکیل بھی اسی فرقہ وارانہ کشمکش کی تاریخ کا ایک حادثہ ہے۔۔۔ اور ابھی وہ منزل ذرا دور ہے جہاں پہونچ کر سماجی، معاشی اور معاشرتی احتیاجات کی تکمیل بلا امتیاز ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اسی دور افتادہ منزل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سر مرزا اسمٰعیل سابق صدر اعظم نے کہا تھا کہ حیدرآباد کی مجلس مقننہ کا کام حقیقی آزادی میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اپنے فیصلے سنانا ہے۔ اس کے علاوہ سر مرزا نے یہ بھی بتایا تھا کہ مقننہ کے عوامی نمائندوں کو اس روسی علم و تجربہ سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے جس کے لئے روسی عوام نے خون اور آنسو کی قیمت ادا کی ہے۔ اس طرح مقننہ کے قیام اور سر مرزا کی خوش فہمی سے یہ توقع تھی کہ محنت کش حیدرآبادی عوام کسی قربانی کے بغیر اپنی حق رسی میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے لیکن تجربات کے تسلسل سے تو یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اسٹیٹ کانگرس کو محنت کش طبقوں کی قطعی فکر ہی نہیں ہے اور اسی لئے مقننہ میں وہ ابتک اپنی نشستوں کو دیومالائی بھوتوں سے پر سمجھ رہی ہے! لیکن وہ جماعتیں جو مجلس مقننہ میں شریک ہو چکی ہیں ابھی تک یا تو رکنیت کے لقمہ کو معدہ تک نہیں پہونچا سکی ہیں یا پھر انہیں اسٹیٹ کانگرس کی دلجوئی سے اتنی فرصت نہیں ہے کہ عوامی فلاح و بہبود کے مسائل کی طرف توجہ کر سکیں۔ ان واقعات و حالات اور مجلس مقننہ کے اجلاسوں کی کارروائیوں پر نظر ڈالنے سے تو کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جس طرح اب تک عوامی مسائل پس پشت رکھے گئے ہیں اسی طرح آئندہ بھی منہ دیکھے کی بات بنا کر پیش کئے جاتے رہیں گے اور عوامی اضطراب اپنے مرکز و محور پر گھومتا ہی رہ جائے گا!

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام مجلس اتحاد المسلمین کا ہے کہ وہ اسٹیٹ کانگرس جیسے رجعت پسندانہ سرمایہ پرست ادارہ کو نظر انداز اور صرف محنت کش عوام کا تعاون حاصل کر کے اپنی متعینہ منزل آزادی کی طرف کوچ کر دے، اور مقننہ میں شریک جماعتوں کے تمام عوامی نمائندوں کا فرض ہے کہ وہ مجلس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اور اپنی قومی آزادی کی بھینٹ چڑھائے بغیر عوامی فلاح و بہبود کے لئے سازگار ماحول تیار کریں تاکہ سرمایہ دار مہاجنوں کا اہل زمینداروں اور اپاہج جاگیرداروں کو پھلنے پھولنے کے امکانات سے مایوس ہو کر گھٹنوں کے بل جھک جانا پڑے! اگر یہ نہ ہوا تو پھر نہ جانے اور کتنے دنوں تک غریبوں کے جھونپڑوں میں مٹی کا دیا ہی ٹمٹماتا نظر آئیگا اور پنڈت و پیر کے خلوت کدے رنگین قمقموں سے جگمگاتے رہیں گے جس کے نتائج آج بھی عالمگیر اضطراب عمومی بے چینی اور بے پناہ بدامنی کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں اور اسی فرق کو محسوس کرتے ہوئے اللہ کے ایک برگزیدہ بندے اور مسجد کوفہ کے خطیب نے ارشاد فرمایا تھا۔۔۔

"خرابی زمین کا باعث کسانوں کی پریشان حالی ہوا کرتی ہے اور وہ پریشان اسوقت ہوا کرتے ہیں جب حکام کو مال جمع کرنے کی حد سے زیادہ ہوس ہو جائے ۔۔۔ مزدور جو جسمانی مشقت سے پیدا کرتا ہے بہرحال منافع کا سرچشمہ اور فواید کا سبب ہے کیونکہ وہ دور دور سے، خشکی اور تری، ریگستانوں اور کوہستانوں سے جہاں جانے کی ہر ایک میں ہمت نہیں، ضروریات زندگی کو کھینچ لاتا ہے۔ یہ صلح جو ہوتا ہے جس سے خطرات کا اندیشہ نہیں بشرطیکہ اسکی دیکھ بھال ہو خواہ یہ پایہ تخت میں رہتا ہو یا مملکت کے اطراف و جوانب میں۔" (نہج البلاغہ)

ان احکام کی روشنی میں حیدرآباد کی مجلس مقننہ کے اراکین بھی مستقبل کے لئے کوئی مناسب دستور مرتب کریں تو یقین ہے کہ حیدرآباد کی آزادی غیر متزلزل بنیادوں پر قائم ہوگی اور جس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا کسی سے ممکن نہ ہوگا۔۔۔

شیعیت و سنیت

(۷)

بسلسلہ انتخاب نمبر (۶) مورخہ ۱۶ رشعبان ۱۳۶۷ھ صفحہ ۶

نوشتہ عالیجناب سرکار صدر الملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہ سرپرست دائرۃ الاشاعۃ و پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانواں سادات ضلع مراد آباد یو۔پی۔

اب خصوصیت سے نماز جماعت کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔ اول تو شیعوں اور سنیوں کی مذہب اور مذہبیات سے عام شرمناک غفلت جس کا اندازہ ناظرین کو اپنی اپنی جگہ پر بھی ہوگا اور اس مسلسل مضمون سے بھی اس شرمناک غفلت پر روشنی پڑتی ہے۔ دوسرے یہ ذہنیت کہ راستہ اہل خلاف سے بالکل متضاد رہے چاہے صحیح مذہب ہے لا محالہ اس غفلت کی زد میں نماز جماعت بھی بُری طرح آئی اور اس ذہنیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر اہل خلاف نے کسی پیمانہ کے فاسق و فاجر کو بھی آگے بڑھانے سے نہ چھوڑا تو ہم نے کسی پایہ کے عادل کو بھی مجروح کرنے سے باقی نہیں رکھا وضع کی پابندی اتنی تو ہو کہ ان کے یہاں ہر فاسق و فاجر امام اور ہمارے یہاں ائمہ معصومین پر بھی اعتقاد نہیں اور فرشتہ پر مطمئن ہو جانے کے بھی اطوار نہیں نظر آتے۔ کچھ ایسی ہی صورت معلوم ہوتی ہے کہ وہ قرآن کے پیچھے اہلبیت سے بہت دور نظر آتے ہیں اور یہ اہلبیت کی خاطر قرآن سے بہت بیگانہ۔ نتیجہ میں وہاں قرآن سے تمسک ناقص اور یہاں اہلبیت سے توسل ناتمام اسی طرح نہ ان کی نماز جماعت باقاعدہ نہ ان میں یہ سلسلۂ خیر عام حالانکہ نماز جماعت ایسی چیز ہے جس کی خوبیاں جس کے محاسن و فوائد حدود بیان سے باہر ہیں منقولات سے قبل عقلی نکات پر غور فرمائیے جن کا کچھ حصہ مطلق نماز کے ضمن میں آچکا ہے اور جو کچھ باقی ہے وہ سب اتنا ہے کہ قلم و کاغذ کوتاہ۔ بلکہ جو کچھ مجھ ایسے شخص کا علم و فہم تجویز و تشخیص کر سکتا ہے وہ بھی باعث طوالت لیے مختصر اقتباس میں پیش نہیں کئے سبب نمازیوں کی طبیعتوں میں دلچسپی۔ التفات اور رجحان پیدا ہو چند باتیں عرض ہیں مثلاً ایک یہ کہ نماز جماعت اکثر اول وقت ہوا کرتی ہے لہذا اس سے مومنین کو فضیلت وقت کا ثواب حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے دوسرے یہ کہ جب متعدد مومنین کی نماز مل کر درگاہ معبود میں جاتی ہے تو محبوبیت کا پلہ گراں اور مقبولیت کا رجحان بہت زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے کہ جب بہت سے مومنین ہوں گے تو ان میں کوئی نہ کوئی ایسا بھی غالباً ہوگا جس کی نماز یقیناً قابل قبول ہوگی اب اگر خداوند عالم نماز جماعت کے کچھ حصہ کو مسترد کر دے گا تو یہ اس کی شان رحم و کرم سے بہت بعید اور اگر سب کو مسترد فرمائے گا تو یہ اس کی صفت عدل کے بالکل منافی۔ لامحالہ وہ سب ہی کو قبول فرمائے گا اور نماز با جماعت ہونے کی وجہ سے زیادہ منطقۂ قبولیت میں آجائے گی تیسرے یہ کہ بمفاد احادیث و روایات نمازیوں کے اوصاف و حالات کے ساتھ نماز کا ثواب زیادہ ہوتا ہے مثلاً یہ کہ جو شخص صدقہ دے کر نماز پڑھے اس کی نماز بغیر صدقہ کے نماز پڑھنے والے کی نماز سے افضل ہوتی ہے۔ یا مثلاً شادی شدہ کی نماز کا ثواب غیر شادی شدہ کی نماز سے ستر گنا زیادہ ہوتا ہے اور یہی فضیلت اس شخص کی نماز کو جو خوشبو لگا کر پڑھے ایسے نمازی کی نماز پر حاصل ہے جو بغیر خوشبو کے بجا لائے۔ یا مثلاً جو شخص عقیق کی انگشتری پہن کر نماز پڑھے اس کے لئے اس شخص سے چالیس درجہ زیادہ ثواب ہوتا ہے جو کسی اور انگشتری کے ساتھ نماز پڑھے اور عقیق کی انگشتری پہن کر دو رکعت نماز پڑھنا ہزار رکعت سے بہتر ہے۔ یا مثلاً جزع یمانی کی انگشتری پہن کر ایک نماز پڑھنا ستر نمازوں کے برابر ہے وغیرہ وغیرہ اور ایک شخص تمام صفات کا جامع بلکہ کثیر الصفات بہت کم ہوتا ہے ہاں نماز جماعت میں یہ ہو سکتا ہے کوئی نمازی کسی صفت کا حامل ہو کسی میں کوئی صفت ہو۔ کسی میں کوئی تو اب مجموعی حیثیت سے جماعت کے سبب نماز جامع الصفات یا کم سے کم کثیر الصفات ہو جائے گی اور رحیم و کریم کی درگاہ سے بعید نہیں ہے کہ اس کی نظر رحم و کرم جماعت کے طفیل میں ہر بندہ کے لئے جامع الصفات یا اقلا کثیر الصفات ثواب ہی تجویز فرما دے۔ بلکہ اس کے رحم و کرم سے تو یہ امید ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص جماعت میں صفات فضیلت سے خالی ہوگا تو وہ بھی صفات والوں کے ذیل میں آکر جامع الصفات یا کثیر الصفات ثواب پالے گا جبکہ یہ سب بندے ایسے بندے ہیں کہ انہوں نے اس کے حکم سے اس کی جناب سے اس کی حضوری سے استکبار و انحراف نہیں کیا ہے بلکہ اس کے حکم کا پاس و لحاظ کیا ہے اس کی جناب اور اس کی حضوری میں بمفاد اقیموا الصلوۃ اور ارکعوا مع الراکعین آ ہی کھڑے ہوئے ہیں اس کے رحم و کرم کے غلط معنی سمجھ کر اس کی طاعت و عبادت سے منحرف نہیں ہوئے ہیں بلکہ رحم و کرم کے ساتھ اس کے عدل کے برحق ہونے کا اعلان بھی باین طور کر رہے ہیں کہ اگر معبود تیرا رحم و کرم بڑی حد تک گنہگاروں کے لئے ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ بندہ دیدہ و دانستہ عبادت سے غافل ہو جائے اور عدل کو بھول بیٹھے پس قطعاً قرین نگاہ لطف و رحم و کرم ہے کہ جب یہ بندے اس کی طرف بڑھے ہیں تو اس کی نگاہ رحمت بھی ان کی طرف زیادہ سے زیادہ بڑھنے لگے۔ چوتھے یہ کہ جب انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو بہت سے شیطان آکر اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تاکہ اس کے دل میں وسوسے ڈال کر اس کے خلوص و خضوع میں فرق پیدا کریں۔ ادھر انسان خدا کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتا ہے ادھر شیطان بھٹکانے کی اور اس طرح انسان و شیطان کے درمیان جہاد عظیم واقع ہوتا ہے اسی لئے محراب نماز کو محراب کہتے ہیں کہ محراب کے معنے ہیں "مقام جنگ"۔ اور ظاہر ہے کہ اگر انسان اکیلا نماز پڑھ رہا ہوگا تو مقابلہ مشکل ہوگا اور اگر جماعت ہوگی تو سب مل کر آسانی سے شیطانوں پر کامیاب ہوں گے اور اسے بھگا دیں گے۔

اب قرآن و حدیث پر نظر ڈالیئے۔ ارشاد ہوتا ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (تم رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو) نیز خداوند عالم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے لئے رحمت کا وعدہ فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے) حضرات معصومین کی صراحتیں اس امر کے متعلق موجود ہیں کہ یہ آیت نماز جماعت کے متعلق ہے اور اس میں اس حکم کو بیان کیا گیا ہے کہ جب امام نماز میں کوئی سورت پڑھے تو ماموم کو توجہ سے سننا اور چپ رہنا چاہیئے۔ الغرض بہر حال مرجع حکم یہی ہے کہ نماز جماعت پڑھنے والے رحمت خدا کے مستحق ہوتے ہیں حدیث صحیح میں ہے کہ با جماعت نماز تنہا شخص کی نماز سے ثواب میں چوبیس درجہ زیادہ ہوتی ہے محمد بن عمار کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے بذریعہ خط دریافت کیا کہ مسجد کوفہ میں تنہا نماز پڑھنا افضل ہے یا کسی اور مسجد میں با جماعت جواب میں تحریر فرمایا کہ با جماعت پڑھنا افضل ہے حالانکہ مسجد کوفہ کے متعلق یہ وارد ہے کہ اس میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں کی برابر ہوتی ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے دو ہزار نمازوں کی برابر منقول ہے کہ کچھ لوگ نماز جماعت میں نہیں آیا کرتے تھے جناب رسالتمآبؐ نے ان سے فرمایا کہ تم مسجد میں ضرور آیا کرو ورنہ جب تم مکانات میں ہوں گے تو ان کو جلا دیا جائے گا۔ آنحضرت ہی کا ارشاد ہے کہ نماز ظہر کے بعد جبرئیلؑ امین ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمدؐ خدا نے آپ کو سلام ارشاد فرمایا ہے اور دو ہدیئے بھیجے ہیں میں نے کہا وہ کیا۔ کہا کہ نماز وتر اور جماعت کے ساتھ نماز پنجگانہ میں نے پوچھا اے جبرئیلؑ میری امت کے واسطے جماعت میں کیا اجر ہے کہا۔ اے محمدؐ اگر نماز جماعت میں دو شخص ہوں گے تو خداوند عالم ہر شخص کو ہر رکعت میں ڈیڑھ سو نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور اگر نماز پڑھنے والے تین شخص ہوں گے تو ہر ایک کو ہر رکعت میں چھ سو نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر چار ہوں گے تو خداوند عالم ہر شخص کو ہر رکعت میں ایک ہزار دو سو نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر پانچ ہوں گے تو ہر شخص کو ہر رکعت میں دو ہزار چار سو نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس وقت چھ شخص ہوں گے تو ہر ایک کو ہر رکعت میں چار ہزار آٹھ سو نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس وقت سات شخص ہوں گے

تو ہر شخص کو ہر رکعت میں نو ہزار چھ سو نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس وقت آٹھ آدمی ہوں گے تو ہر ایک کو ہر رکعت میں انیس ہزار دو سو نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس وقت نو آدمی ہوں گے تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں اڑتیس ہزار چار سو نمازیں لکھ دے گا اور جس وقت دس آدمی نماز پڑھنے والے ہوں گے تو ہر شخص کے لئے ہر رکعت میں چھتر ہزار آٹھ سو نمازیں قرار دے گا اور جس وقت دس سے زیادہ ہو جائیں گے تو ثواب کی یہ حالت ہوگی کہ اگر تمام آسمان کاغذ اور تمام دریا روشنائی بن جائیں تمام درخت قلم ہو جائیں تمام جن وانس مع ملائکہ کے لکھنے والے ہوں تب بھی اس پر قادر نہیں ہو سکیں گے کہ ایک رکعت کا بھی ثواب لکھ سکیں اس کے بعد جبرئیل نے کہا کہ امام کے ساتھ مومن کی ایک تکبیر ساٹھ ہزار حج و عمرہ اور تمام دنیا و مافیہا سے ستر ہزار درجہ بہتر ہے اور مومن کی ایک رکعت جس کو امام کے ساتھ ادا کرے ایک لاکھ دینار سے بہتر ہے جو راہ خدا میں مساکین کو دیئے جائیں اور وہ ایک سجدہ جس کو مومن امام کے ساتھ بجا لائے سو غلام راہ خدا میں آزاد کرنے سے بہتر ہے غرض نماز جماعت کا حکم بہت شدید ہے اور اس کے بجا لانے کے بڑے مرتبے وارد ہیں بلکہ حد وجوب کے قریب مگر عند التحقیق قوی یہ ہے کہ وہ سنت موکدہ ہے تمام واجب نمازوں میں خصوصاً نماز یومیہ میں خاص طور پر ادا نمازوں میں بالخصوص صبح اور مغربین میں علے الخصوص مسجد کے پڑوس والوں کے لئے یا ان لوگوں کے لئے جو اذان کی آواز سنیں۔ مگر شیعوں اور حسینیوں کی پابندی نماز جماعت کا جائزہ تو لیجئے اور پھر ان کے ادعاء "شیعیت وحسینیت" کا وزن تو تولیئے۔ معلوم ہوگا کہ یہ دعوے تو انہیں ورثہ میں ملا ہے اور احکام مذہب سے وہ بالکل آزاد ہیں۔ ایسے لوگ تنظیم کے میدان میں کیوں کر مجتمع ہو سکتے ہیں وہ فرزندان "شیعیت وحسینیت" اصلاح و ترقی کے لئے یکجا ہو کر کیا جد و جہد کر سکتے ہیں جو نماز جماعت سے فائدہ نہیں اٹھاتے درحالیکہ قانون نماز جماعت تنظیم و اصلاح و ترقی کا بے نظیر سرچشمہ اور بے پایاں دریا ہے خدا ہمیں ہدایت کرے۔

(باقی آئندہ)

قوم کی مدد اپنی مدد ہے

یہ بہت مشہور واقعہ ہے کہ ایک انگریز عہدہ دار نے اپنے دیسی ملازم کو دس روپیہ دے کر کہا کہ کسی انگریزی کی دکان سے چند نکٹائیاں خرید لاؤ۔ دیسی ملازم راستہ میں ایک مقامی فروشندہ کی دکان سے عمدہ نکٹائیاں کم قیمت کی خرید کر اپنے مالک کے پاس لے گیا اور کہا کہ یہی نکٹائیاں آپ کے ہم قوم انگریز کی دکان پر دس روپیہ میں ہیں مگر میں نے ایک دوسری دکان سے جس کا مالک ہندوستانی ہے صرف پانچ روپیہ میں خرید لایا ہوں اور اس طرح آپ کو پانچ روپیہ کا فائدہ ہوا ہے۔ یہ سن کر انگریز عہدہ دار نے کہا کہ خریدی ہوئی نکٹائیاں واپس کر کے انگریزی دکان ہی سے گراں قیمت نکٹائیاں خرید لاؤ کیونکہ میرے دس روپیہ میری ہی قوم کے کسی دوسرے شخص کے پاس رہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری رقم میرے ہی پاس ہے لیکن یہی رقم خواہ وہ بقدر پانچ روپیہ کے ہی کیوں نہ ہو اگر کسی دوسری قوم کے فروشندے کو پہونچ گئی تو اس طرح نہ صرف میرا بلکہ میری قوم کا نقصان ہو جاتا ہے اور وہ رقم پلٹ کر پھر میری یا میری قوم کی جیب میں نہیں آ سکتی — لیکن ہماری قوم کی حالت یہ ہے کہ اب حیدر آباد میں "منیر عالم پریس" اور "مطبع حیدری" دو مطابع ہیں مگر اس کے باوجود ہماری قوم کے رؤسا و دیگر معززین اپنے قومی مطابع سے کام نہ لے کر باہر چلتے ہیں جہاں طباعت کا معیار بھی قومی مطابع کی بہ نسبت کچھ زیادہ اونچا نہیں ہے چنانچہ حال ہی میں اپنی ہی قوم کے ایک جاگیردار نے جو خود کو قوم کا رہبر بھی سمجھتے ہیں ایک غیر قومی مطبع میں رقعے شائع کروائے ہیں جو بالکل ردی حالت میں چھپے ہیں اور ہم کو یقین ہے کہ ان کی اشاعت پر اجرت بھی زیادہ ادا کی گئی ہوگی۔

ان امور سے قطع نظر تعجب کا مقام تو یہ ہے کہ حضرت رسولخدا کے فرمان مبارک کہ "میرے نام کے ساتھ میری آل کو شریک رکھو" نظر انداز کیا گیا ہے اور رقعوں پر صرف "نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم" لکھا گیا ہے اور آل کے تذکرے سے چشم پوشی کر لی گئی ہے جب کہ بغیر آل کے صلواۃ باطل اور بغیر صلواۃ کے صلواۃ باطل ہے یہ غیر قومی طریقہ یقیناً اس خیال سے اختیار کیا گیا ہوگا کہ دوسرے مذاہب کے لوگ موصوف کو شیعہ نہ سمجھیں۔ قوم کی اس اخلاقی کمزوری پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے کیونکہ قومی مطابع موجود رہتے ہوئے غیر مطابع سے کام لینا تو رہا ایک طرف اب شیعوں میں رسولخدا کے نام کے ساتھ آل کو شریک رکھنا بھی گراں ہو رہا ہے۔ اگر یہ سہو عدم واقفیت کی بنا پر ہوئی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ قومی مطابع اسی لئے ہوتے ہیں کہ افراد قوم کی قومی غلطیوں کو مٹا دیں۔ مگر جب کام ہی غیر قومی مطابع میں لیا جاتا رہے گا تو قومی زندگی کا حشر معلوم!

پھر اگر دوسرے مطابع میں قومی مطابع سے بہتر طباعت ہوتی تو ہم کو اعتراض نہ ہوتا لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ دوسرے مطابع سے قومی مطابع کا معیار طباعت و اشاعت بدرجہا بہتر ہے۔ اس لئے توقع ہے کہ آئندہ قومی مطابع کی خدمات حاصل کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کیا جائے گا۔ اس موقع پر ہم یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ چند افراد قوم کے مدد نہ کرنے سے قومی ادارے بندیا معطل نہیں ہو جاتے لیکن قومی زندگی کا اقتضاء یہی ہے کہ قوم کا ہر فرد اپنی ہی قوم کے افراد و اداروں سے کام لے کر ان کی ترقی کے امکانات بھی پیدا کرے۔

بمبئی سے زائرین کے قافلے کی روانگی بذریعہ ایم ایس دمرا جہاز۔ سید قاسم حسین صاحب مع زوجہ و محمد تقی خاں صاحب متوطن ضلع جونپور اور سید احمد رضا صاحب مع زوجہ و سید قاسم علی صاحب مع زوجہ و میر رمضان علی صاحب متوطن گوری خالصہ ضلع ہردوئی بروز سہ شنبہ ۲۲ جون ۱۹۴۸ء بقصد زیارات عتبات عالیات بصرہ روانہ ہوئے۔ مذکورہ زائرین ساتویں روز بصرہ پہونچ جائیں گے۔ دوسرا ڈاک جہاز ایم ایس دوارکا آئندہ ۶ جولائی ۱۹۴۸ء کو بصرہ روانہ ہوگا۔ جانیوالے زائرین نوٹ فرمالیں ضروری عرض۔ آنے والے زائرین اپنے ہمراہ بلگرم پاس یا پاسپورٹ چیچک کے ٹیکے کولرا انجکشن (ڈبل ڈوز) پلیگ انجکشن لے کے تینوں کے سارٹیفکٹ اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

خادم احقر محمد حنیف صدر الافاضل معین الزائرین

تبصرہ

"سالگرہ کا تحفہ"

قیمت ۶ ر ادارہ "بچوں کا کتاب گھر" حسینی علم پوسٹ بکس ۲۶۷ حیدر آباد دکن اپنے ملک میں بچوں کے لئے بہت ہی کم کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے "بچوں کا کتاب گھر" قائم کیا گیا ہے جس کے مدیر یا مہتمم نے اپنا نام ظاہر کرنے کی بجائے صرف "بھائی جان" — اخبار میزان" کے اظہار پر اکتفا کی ہے۔ اب جو بچے اس ادارہ کے رکن بننا پسند کرتے ہوں ان کو چاہیئے کہ مہتمم ادارہ "بچوں کا کتاب گھر" کے پتہ پر تین روپیہ روانہ کر دیں تاکہ ماہ بماہ ان کے پاس کتاب ارسال کر دی جا سکے۔

"سالگرہ کا تحفہ" کے مولف یعنی "بھائی جان" کہتے ہیں کہ انھوں نے آج سے پہلے بھی کوئی کتاب "دور دیس کی شہزادی" شائع کی تھی اور اپنی پہلی پیشکش کے حوالہ سے ادارہ کی دیرینہ خدمات کو یاد دلا کر یہ بھی بتایا ہے کہ "تحفہ" آل انڈیا ریڈیو سے نشر کئے ہوئے ڈراموں کا منتخب مجموعہ ہے۔ اگر ملک کے بچے ان سنے ہوئے ڈراموں کے مطالعہ کو ضروری سمجھتے ہوں تو انھیں بہ ادائی قیمت کتاب طلب کرنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں بچوں کے ماں باپ بھی کچھ دلچسپی کا اظہار کریں تو نامناسب نہیں۔

مختار المسائل - رسالہ عملیہ مرجع آیۃ اللہ سید ابوالحسن موسوی اصفہانی مجتہد الاعلم نجف اشرف و سرکار ناصر الملۃ طبع ثالثہ - حجم ۲۳۶ صفحہ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب بشمول تصاویر علماء مذکور الصدر رعایتی قیمت آخر رمضان تک صرف عہ۔ کتب خانہ حیدری حیدر آباد دکن سے طلب کیجئے۔

تصحیح - گذشتہ پرچہ نمبر ۶ مورخہ ۱۶ شعبان صفحہ ۲ میں نبوت اوصافہ میں صادق کے بعد (ہے) کاتب کی غلطی سے چھوٹ گیا ہے ناظرین درست کرلیں۔ ہم مداح آل نبی حکیم حلمی افندی سے معافی چاہتے ہیں۔

سلطان سکندر لودھی

(۸۹۴ھ ۱۴۸۸ء / ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء) اور اس کے عجیب و غریب حالات

مترجمہ مہر محمد خاں شہاب مالیر کوٹلوی

سکندر کی ماں جن دنوں میں بہلول خاں لودھی سلطان اس شہر سرہند کا حاکم تھا تو اس نے قلعہ کے باہر ایک جنت نظیر حویلی بنائی تھی کبھی کبھی وہاں آکر سیر کیا کرتا تھا۔ اس حویلی کے پڑوس میں ایک زرگر کا گھر تھا جس کی ایک لالہ رُو اور مشکیں بو "دھیا" نام لڑکی تھی۔ اتفاقاً بہلول خاں کی نظر اس پر پڑی اور اس پر شیفتہ ہو گیا۔ اس ماہ سیما نے بھی اسے اپنا دل دے دیا جب تخت و سلطنت پر متمکن ہوا تو لڑکی کے باپ کو راضی کر کے اس سے عقد کر لیا۔

سکندر کی ماں کا خواب ایک رات اس لڑکی نے [illegible] دیکھا کہ چاند آسمان سے الگ ہو کر اس کی گود میں آن پڑا۔ دوسرے دن اس نے بہلول شاہ سے یہ خواب بیان کیا۔ جب معبروں اور کاہنوں سے پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا کہ اس ملکۂ جہاں کے شکم سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو تخت گیر اور صاحب تاج ہوگا اور نشان سلطنت اور آثار ولایت اس رگیتی ستان سے ظہور میں آئیں گے سلطان نہایت مسرور ہوا۔ مستحقوں کو صدقات پہنچائے

سکندر کی پیدائش چنانچہ جلوس کے ساتویں سال فرخندہ فال اور ہمایوں طالع بیٹا پیدا ہوا نجومیوں نے شہزادے کی خوش بختی اور بلند اقبالی کی بشارت دی۔ بچہ کو "میاں نظام" کے خطاب سے مخاطب کیا گیا اور بچپن ہی میں اس کی درو درگاہ الگ کر کے سنبھل کی سرکار اس کے نام کر دی گئی اور خان خاناں فرملی کو اس کا اتالیق بنا دیا۔

پانچ سال کی عمر میں تیراندازی ابھی جب کہ شہزادہ پانچ سال کا تھا ایک دن تیر و کمان لئے ہوئے سلطان کے سامنے سے گزرا۔ سلطان نے اُسے بلایا اسی وقت اسے خیال آیا کہ چونکہ مجھے رانا کی مہم درپیش ہے ذرا اس لڑکے کے تیر سے فال تو نکالوں اگر اس کا تیر نشانہ پر پڑا تو یقیناً مجھے فیروزمندی کی امید رکھنا چاہئے فرمایا "نظام۔ یہاں آؤ اور اس کلی پر جو بیل پر ابھری ہوئی ہے تیر مارو۔ شاہزادے نے ہر جیس کی طرح تیر کمان میں رکھا اور تیر کی نوک سے کلی کو اس شان سے اڑا دیا کہ بیل ہلی تک نہیں۔

سلطان نہایت خوش ہوا اور اس نونہال باغستان شاہی کی پیشانی پر بوسہ دیکر سرکار سرہند اسی کو بخش دی کہ یہ جگہ مبارک ہے۔

شہزادہ کا حسن و جمال شہزادگی کے زمانہ میں سکندر لودھی کا خطاب "نظام خاں" تھا۔ خدا نے اُسے حسن و زیبائی سے بغاوت آراستہ کیا تھا۔ یہاں تک کہ نقاش فطرت نے تختہ ہستی پر اس سے بہتر صورت نہ بنائی تھی اور زمانہ کی آنکھ نے اس سے معقول شکل نہ دیکھی تھی۔

بادشاہ کا اجتہاد اور ملک العلما کی حق گوئی ایک دن شہزادگی کے زمانے میں حکم دیا کہ تھانیسر جا کر "کرکہیت" (کرو کشیتر کا تالاب) کو مٹی سے پاٹ کر اور ناپ کر وہاں کے اماموں کو وجہ معاش کے طور پر دیدیا جائے۔ اس وقت وہاں اس زمانے کے ملک العلماء حاضر تھے انھوں نے پوچھا کہ وہاں دکرو کشیتر کیا ہے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ وہاں ایک تالاب ہے جس میں نہانے کے لئے ہندو ہزار ہزار دو دو ہزار کوس سے آتے ہیں۔ ملک العلماء نے دریافت کیا کہ یہ تالاب کب سے ہے کہا فرمایا بہا سال سے یہ بدعت ہے۔ اس پر ملک العلماء نے کہا آپ سے پہلے جو بادشاہ تھے انھوں نے اس کے بارے میں کیا کیا تھا؟ بادشاہ نے کہا کچھ نہیں ملک العلماء نے کہا تو یہ بار آپ کے سر پر نہیں کیونکہ آپ سے پہلے کے بادشاہان اسلام نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کیا۔ اس بات سے شہزادہ بل کھا گیا اور بولا اس زمانے کے علماء عجیب ہیں۔ الغرض آغاز جوانی میں دین اسلام کے بارے میں وہ اس قدر متعصب تھا

شہزادگی میں مردانگی کی آزمائش اس زمانے کے دوسرے وقائع یہ ہیں کہ بہلول شاہ کے زمانے میں تاتار خاں اور یوسف خاں جو صوبہ لاہور اور ملتان کے حاکم تھے باغی ہو کر بعض خالصہ (شاہی) پرگنات دبا بیٹھے۔ اس زمانے میں نظام خان پانی پت میں تھا۔ اس نے دو تین گاؤں اپنے نوکروں کو دے دئیے یہ خبر سلطان تک جا پہنچی بادشاہ نے "خواجگی" شیخ سعید فرملی کو لکھا کہ یہ کام (گاؤں کا دیا جانا) تمہارے مشورے سے ہوا ہے۔ اگر مردانگی ہے تو ولایت تاتار خاں وغیرہ لے لو۔ شیخ سعید یہ فرمان شہزادے کے حضور میں لے آئے شہزادے نے کہا خیر تو ہے شیخ نے عرض کیا کہ خیر ہی ہے اس کے بعد فرمان پڑھ کر سنایا۔ شہزادے نے کہا آپ عجب شاہی فرمان لائے ہیں فرملی نے کہا کہ بادشاہی مفت نہیں ملتی سلطان نے اپنے سب بیٹوں میں آپ کو صاحب شمشیر سمجھ کر آپ ہی سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر یہ کام آپ کر دکھائیں تو پھر دلی کے بادشاہ آپ ہی ہیں اٹھئے اور بخت آزمائی کیجئے۔

شہزادے کی شیر دلی اس وقت شہزادے کے ہمراہ دو ہزار یا پانسو سوار تھے۔ ان میں سے پانسو سوار تاتار خاں کی ولایت کے لئے نامزد کئے جنھوں نے دو تین پرگنوں کو تاراج کر ڈالا تاتار خاں کو پتہ لگا اور لشکر گراں لے کر چل پڑا۔ ادھر شہزادہ اپنی فوج کے ساتھ پرگنہ انبالہ پہنچ گیا۔ دوسرے دن دونوں لشکر آمنے سامنے صف آرا ہو گئے شہزادہ کیل کانٹے سے لیس ہو کر جنگ کے لئے بڑھا جس وقت شہزادے کے گرد و پیش جوانان کار طلب چل رہے تھے اس وقت شیخ سعید نے دو تین مرتبہ شہزادے کی طرف دیکھا اور شہزادے نے دریافت کیا آپ کیا دیکھتے ہیں۔ شیخ نے عرض کیا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے ارد گرد جوانان چالاک چل رہے ہیں۔ اگر آپ سرداری میں ثابت قدم رہیں گے تو فتح کی امید ہے۔ بارے دیکھنا چاہئے کہ یہ لوگ کیسے جنگ کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالی حسب مراد کام کر دے تو بہتر ورنہ آپ تو باد پا پر سوار ہیں کوئی آپ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔ شہزادہ ہنس پڑا اور بولا کہ میں تم لوگوں کے گھوڑوں کے سم تو زمین پر دیکھ رہا ہوں لیکن اپنے گھوڑے کے پاؤں تک خون میں ڈوبے ہوئے دیکھتا ہوں۔ خواجگی سعید یہ سنتے ہی اپنی گھوڑی سے نیچے اتر آئے اور شہزادے کے پیر کو بوسہ دیا اور کہا فتح کا نشان یہی ہے اور سوار کی ہمت ایسی ہی ہونی چاہئے۔

لوہانی سردار کی بہادری اس کے بعد جنگ ہوئی سب سے پہلے جس نے میدان میں گھوڑا دوڑایا، دریا خاں لوہانی تھا اس کے ساتھ تیس آدمی تھے جو دو صفوں میں بٹے ہوئے تھے سب نے طے کیا کہ جہاں بھی ایک شمشیر پڑے وہیں تیسوں کی تیس تلواریں پہنچ جائیں۔ دوسری طرف سے پانسو سواران کے مقابلے پر آئے۔ ہنگامہ جنگ ایسا گرم ہوا کہ تلواروں سے چنگاریاں اڑ رہی تھیں۔ دریا خاں اُن پانسو سواروں پر غالب آیا۔ اُس نے تین حملے کئے اور تینوں بار تاتار خاں کے بہت سے بہادروں کو گھوڑوں سے نیچے گرا گرا دیا۔ چوتھی بار تاتار خاں کے سپاہیوں میں سے کسی نے سر نہ اٹھایا تب دریا خاں نے کہا کہ ہماری صلاحیت ... صاحب کے اقبال نے اس ... میں اپنا کام کر دکھایا اب تم سب یہیں ٹھہرو اور میں اکیلا اُن پر گھوڑا دوڑاتا ہوں۔ القصہ دریا خاں نے تن تنہا ہجوم بار تاتار خانیوں پر حملہ کیا اور تینوں بار صحیح سلامت واپس آیا۔

سردارانی سردار کی شمشیر زنی اس نے بعد دریا خاں اور تمیمن ... شہزادے کے

لشکریوں میں سے سات سو سواروں کے ساتھ میدان میں پہنچے اور تاتار خاں کی طرف سے ایک ہزار یا نسو سواروں نے تین حملے کئے لیکن دریا خاں اور حسین خاں کو فتح ملی۔ عمر خاں نے حسین خاں سے کہا تم پر خدا کی سو رحمتیں ہوں تم نے اور دریا خاں نے ایسا کام کیا ہے کہ سب لوگ تم پر آفریں کر رہے ہیں۔ اب تم ان بھائیوں کو بھی داد دو گے۔ اس بار ابراہیم پسر عمر خاں سروانی نے گھوڑے کو باپ کے سامنے تیز کیا اور بڑھا۔ اور بولا آپ لوگ خدا کے لئے یہیں ٹھہریے آپ کو شہزادے کے نمک کی سوگند ہے اگر آپ اپنے گھوڑے بڑھائیں عمر خاں نے پوچھا کس سبب سے؟ ابراہیم خاں نے کہا کہ آپ نے دریا خاں پسر مبارک خاں و حسین خاں کو دیکھا ہے ہمارے کام پر بھی نظر توجہ کیجئے یہ کہتے ہی تاتار خاں کے پندرہ ہزار سواروں پر تن تنہا ٹوٹ پڑا اور دو تین بار اسی بے جگری سے حملے کئے اور ہر مرتبہ دس دس بارہ بارہ بہادر سواروں کو ان کے گھوڑوں سے الگ کر کے زمین پر دے مارا۔ عمر خاں یہ مشاہدہ کرتے ہی تاتار خاں کی فوج پر حملہ آور ہوا اور پندرہ ہزار سواروں کو مغلوب کیا اور تاتار خاں مارا گیا اور اس کے بھائی کا بیٹا حسین خاں گرفتار ہوا۔ باقی سپاہ بھاگ نکلی۔

فتح پر خدا کا شکر

جب شہزادہ کو یہ فتح بزرگ حاصل ہوئی تو اسی میدان میں گھوڑے سے اترا اور خدا نصرت دہندہ کی درگاہ میں سجدۂ شکر بجا لایا اس فتح و نصرت سے بڑے بڑے گردن کشوں کے دلوں میں رعب و ہراس بیٹھ گیا شہزادہ نے اپنی فوج کے نمازیوں کو جن سے اس میدان میں ایسی رستمی ظہور میں آئی تھی انعام سے نوازا۔

ولی عہد بنا دیئے گئے

جب بہلول شاہ کو یہ فتح نامہ ملا تو اس نے آفریں کی اور جان لیا اس کے تمام بیٹوں میں تو رشید نظام خاں ہے اور سروپا (خلعت) اور دس تازی نژاد گھوڑوں اور پانچ ہاتھیوں کا عطیہ اور خطاب ولی عہدی سے اس کا دل خوش کر دیا۔

بہلول کی وفات اور شیخ سماء الدین کی خدمت میں حاضری اور ۱۸ سال کی عمر میں تخت نشینی

جب سلطان بہلول شاہ کی وفات کی خبر دہلی میں موصول ہوئی تو امرائے کبار کے ہمراہ قصبہ جلالی کی طرف چل پڑا جمال خاں کو دہلی میں چھوڑا۔ اور خود اول حقیقت آگاہ شیخ سماء الدین کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی "شیخ جیو ہم چاہتے ہیں کہ علم صرف کی کتاب میزان آپ کی خدمت میں عرض کریں۔" سبق پڑھنے لگا۔ استاد نے کہا۔ "اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین" یعنی خدائے تعالیٰ تجھ کو دونوں جہاں میں نیک بخت بنائے۔ سلطان نے کہا پھر فرمائیے حضرت شیخ نے تین بار یہی فرمایا۔ اس وقت سلطان بہلول کی وفات کا واقعہ اور امراء کے طلب کرنے کی خبر ان سے عرض کی اور وہاں سے رخصت ہوا۔ اور دولتِ اقبال کی رہنمائی اور امراء کے مشورے سے بسرعت تمام دہلی سے قصبہ جلالی میں پہنچا۔ باپ کی نعش کو دہلی روانہ کیا اور جمعہ کے دن ۱۷ شعبان سنہ ۸۹۴ھ کو قصبہ جلالی کے قریب ایک اونچے ٹیلے پر جو آب سیاہ کے کنارے پر واقع ہے۔ اور جہاں ایک قصر بنا ہوا ہے جسے قصر فیروز کہتے ہیں "خان جہاں" اور خان خاناں قرملی اور تمام امرا کے اتفاق سے اٹھارہ سال کی عمر میں سریر سلطنت پر جلوہ فرما کر سلطان سکندر کے خطاب سے مخاطب ہوا۔ یہ بادشاہ عظیم الشان جب تخت سلطنت پر بیٹھا تو اس نے امراء کے منصب بڑھا دیئے اور فوج کو دو ماہ کی تنخواہ بطور انعام دی اور ہر شخص کو اسکی لیاقت کے مطابق جاگیر بخشی۔

خزانہ اسی کا جس کو ملا

کہتے ہیں اس کا حسن خلق اور مہربانی اس درجہ کی تھی کہ ایک شخص خطہ سنبھل میں زمین کھود رہا تھا نیچے سے ایک دیگ نکلی جس میں پانچ ہزار اشرفیاں تھیں۔ میاں قاسم خاں وہاں کے حاکم نے ان سے تمام اشرفیاں لے لیں اور حقیقت بادشاہ کے حضور میں لکھ بھیجی۔ حکم ہوا کہ "مناسب یہ ہے کہ اشرفیاں کسی شخص کو دے دی جائیں جس کو ملی ہیں" میاں قاسم خاں نے پھر عریضہ بھیجا کہ "بادشاہ عالم جس شخص کو یہ دولت ملی ہے وہ اس لائق نہیں کہ اتنی دولت اسے دیدی جائے"۔ شاہی فرمان صادر ہوا "اے نادان تم یہ کیا کہتے ہو وہ (خدا) جس نے اس کو یہ دولت دی ہے اگر اسے نالائق سمجھتا نہ دیتا تم کو اس سے کیا کام لائق و نالائق سب اسی کے بندے ہیں جس کو چاہتا ہے دیتا ہے یہ اشرفیاں اسی کے حوالے کر دو۔ اگر ان میں سے ایک درم بھی کسی اور جگہ گیا تو سزا پاؤ گے اور جب تک کہ وہ شخص اس سونے کی حفاظت کے لئے ایک محفوظ جگہ تیار نہ کرلے چوکی پہرے کا بندوبست بھی تمہارے ذمے ہے تاکہ کسی اور کا ہاتھ اس تک نہ پہنچے۔

سکندر مقدونی کے وقت کے ظروف اور سلطان کی سیر چشمی

اسی طرح کہتے ہیں کہ بندگی میاں محمود کی زمین میں ایک کسان ہل چلا رہا تھا۔ ہل کے نیچے سے ایک پتھر نکلا کسان نے ہل تو وہیں چھوڑا اور شیخ کی خدمت میں پہنچ کر حال کہا۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو وہاں بھیجا۔ وہاں پہنچ کر زمین کو کھودا گیا تو پتھر نمودار ہوا۔ جب پتھر اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ایک ایسی جگہ دکھائی جو دولت اور سونے سے پُر برتنوں سے اٹی ہوئی تھی جن میں سے بعض تھالوں پر سکندر رومی کا نام لکھا ہوا تھا۔ سب کی صلاح یہی ٹھہری کہ ہو نہ ہو یہ سکندر رومی ذوالقرنین ہی ہے۔ صوبہ دیوما پیول کا صوبہ دار علی خاں تھا۔ اس نے اپنے ایک آدمی کو شیخ کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ اس ولایت کا تعلق مجھ سے ہے اس لئے یہ مال بھی میرا ہی ہے۔ شیخ نے جواب میں لکھا کہ "اگر خدا تعالیٰ آپ کو دے دیتا تو میرے یا کسی دوسرے کا اس سے کچھ واسطہ نہ ہوتا۔ علی خاں نے یہ سرگزشت سلطان کو لکھ بھیجی۔ سلطان نے جواباً لکھا کہ "تمہیں یہ حق کہاں سے پہنچا کہ مرد درویش کے متعلق یہ باتیں کہو" ہیچ۔ "اسی اثنا میں شیخ مذکور نے سونے سے بھرے ہوئے چند ظرف جن میں "سکندر" کا نام لکھا ہوا تھا سلطان کی خدمت میں بھیج دیئے اور یہ بھی کہا کہ "اس قدر سونا اور بہت سے سونے کے برتن نکلے ہیں جہاں حکم ہو بھجوا دوں۔ سلطان نے فرمان بھیجا کہ اس تمام دولت و زر کو اپنے ہی پاس رکھیے ہمیں (قیامت کے دن) جواب دینا ہے اور آپ کو بھی جواب دینا ہوگا اور ملک اور مال خدائے تعالیٰ کا ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔" اور اس کے ساتھ وہ برتن بھی شیخ کی خدمت میں لوٹا دیئے۔ الغرض حق سبحانہ تعالیٰ نے اس سلطان کو اس قدر بے نیازی بخشی تھی لیکن آجکل (سولھویں صدی عیسوی کی بات ہے مترجم) یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو تانبے کے چند ٹکے بھی مل جائیں تو حاکم اس کے گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں۔

بادشاہ کی حق پسندی

اس زمانے میں والی بیانہ نے بغاوت کی سلطان نے محمد خاں اور یوسف خاں کو اس مہم پر نامزد کیا اور خود بھی وہاں پہنچا۔ والی بیانہ نے قلعہ بند ہو کر سامان جنگ مرتب کیا عمر خاں کوچ بکوچ وہاں پہنچا مگر کچھ سا باط اور دوسرے قلعہ گیر آلات کے ذریعہ کوشش کرنے لگا۔ سلطان اس علاقے میں شیر و شکار کے لئے مشغول ہو گیا۔ عمر خاں نے تھوڑی کوشش ہی سے اہل قلعہ پر جینا دو بھر کر دیا۔ ایک دن جب کہ سلطان چوگان بازی میں مشغول تھا خبر لائی گئی کہ باربک خاں بے انتہا جمعیت کے ساتھ باغی ہو گیا ہے۔ سلطان نے اسماعیل خاں کو باربک شاہ کے پاس بھیجا اور ایک نصیحت آمیز فرمان لکھا اور خود بھی کنبلہ اور پٹیالی کی طرف چل پڑا۔ باربک شاہ نے فرمان شاہی پر عمل نہ کیا بلکہ لشکر آراستہ کر کے مقابلے پر آن کھڑا ہوا۔ جنگ کی صفیں آراستہ ہو گئیں عین حالت جنگ میں ایک قلندر ظاہر ہوا اور سلطان کا ہاتھ پکڑ کر بولا کہ فتح آپ کی ہے سلطان نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ قلندر نے کہا کہ میں تو تمہ

حالی کی شاعری میں جدید رجحانات

زاہد رضوی

مجموعۂ نظم حالی میں صاحب تصنیف نے خود اپنی شاعری کے متعلق تحریر کیا ہے کہ "میں اپنے قدیم مذاق کے دوستوں اور ہموطنوں سے جو کسی قسم کی جدت کو پسند نہیں کرتے معافی چاہتا ہوں کہ ان کی ضیافت طبع کا کوئی سامان مجھ سے مہیا نہ ہو سکا۔ اور ان صاحبوں کے سامنے جو مغربی شاعری کی ماہیت سے واقف ہیں اعتراف کرتا ہوں کہ طرز جدید کا حق ادا کرنا میری طاقت سے باہر تھا البتہ میں نے اردو زبان میں نئی طرز کی ایک دھندلی بنیاد ڈالی ہے اس پر قصر رفیع الشان بنانا ہمارے آئندہ ہونہار اور مبارک نسلوں کا کام ہے۔"

اس اظہار حقیقت سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ ترقی یافتہ یا بہ الفاظ دیگر موجودہ شاعری میں جدید رجحانات کی ابتدا اور اس خصوص میں سبقت بیہم کا سہرہ حالی کے سر رہا اور ترقی پسند شاعری جو گل و بلبل کی فرسودہ داستانوں سے پاک ہو کر موقتی ضروریات اور مطالبات حاضرہ کی آئینہ دار ہے اس میں حالی کی کوشش اور عملی طور پر اس قسم کی نظمیں لکھ کر منظر عام پر لانا کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہی وہ اردو شاعری کے جدید رجحانات تھے جس کا تخم بوتے ہوئے حالی نے کہا۔

پارہ و رخامل معنی تخم سعی افشاندہ ام بو کہ بعد از ما شود این تخم نخل بارور

تحصیل علم کے زمانہ میں جبکہ حالی دہلی میں مقیم تھے اکثر غالب کے ہاں جایا کرتے تھے۔ اور اکثر و بیشتر غالب کے مختلف سلسلوں میں استفادہ حاصل کیا کرتے تھے یہی وہ زمانہ تھا جبکہ حالی کو شعر و سخن کا شوق پیدا ہوا تھا۔ اور پہلی غزل غالب ہی کو دکھلائی گئی جس پر غالب نے کہا تھا کہ "میں اپنے ملنے والوں کو شعر کہنے کی صلاح نہیں دیتا مگر میرا خیال ہے کہ اگر تم شعر نہ کہو گے تو اپنی طبیعت پر سخت ظلم کرو گے۔" اس کے بعد حالی کو نواب شیفتہ کی مصاحبت کے زمانہ میں کچھ غزلیں غالب کے ہاں روانہ کرنے اور اصلاح کا موقع ملا۔ نواب شیفتہ کے انتقال کے بعد وہ پنجاب گورنمنٹ بکڈپو کی ملازمت کے سلسلہ میں لاہور میں مقیم ہو گئے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ شدہ کتب کی اصلاح کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزی کتب کے مطالعہ سے ان کے دماغ میں مغربی خیالات اور انگریزی علم و ادب کے نقوش مرتسم ہوتے رہے اور یہ خیالات زیادہ سے زیادہ پرورش پاتے رہے اور اس کا اثر ان کی شاعری پر خاص طور پر پڑا قبل ازیں ان کی شاعری میں جو قدیم ایشیائی رنگ تھا وہ رفتہ رفتہ ضائع ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ان کی شاعری بالکل جدید طرز کے سانچوں میں ڈھل کر رہ گئی اور وہ مشرقی شاعری کو جدید مغربی طرز کے ذریعہ پیش کرنے لگے درحقیقت حالی ہی اردو شاعری کا وہ پہلا ناخدا تھا جس نے ایشیائی شاعری کے ڈگمگاتے ہوئے سفینہ کو گرداب، بھنور اور طوفانی موجوں سے نجات دلائی۔

حالی کی شاعری میں جدید رجحانات کا آغاز بالکلیہ ۱۸۷۴ء سے ہوتا ہے یہ وہی زمانہ تھا جب کہ وہ لاہور میں مقیم تھے اس زمانہ میں مولوی محمد حسین آزاد مرحوم نے اپنے دیرینہ ارادے کو پورا کرنے کرنل ہالرائڈ ڈائرکٹر تعلیمات پنجاب کی مدد سے ایک مشاعرہ کا آغاز کیا۔ اس مشاعرہ کو تاریخ ادب اردو میں بطور خاص اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ یہی وہ پہلا مشاعرہ تھا جس میں اس دور کی شاعری کے برخلاف مشاعرہ میں بجائے مصرع طرح کے نظم کے لئے ایک عنوان مقرر کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ اس مشاعرہ کا پہلا عنوان "برکھا رت" تھا جس پر حالی نے بھی ایک کامیاب نظم کہہ کر سنائی تھی جو بہت پسند کی گئی۔ نہ صرف یہی بلکہ حالی کی اس پہلی نظم کو جدید شاعری کا سنگ بنیاد قرار دیا گیا۔

واضح رہے کہ ہندوستان کا یہ وہ دور تھا جس میں مشاعرہ سلف کا ناقص نمونہ پیش کر کے قومی بدمذاقی کا اعلان عام کیا جاتا تھا یا جو چودھویں صدی کے ہندوستانی شاعرے دہلی و لکھنؤ کے شاعروں کے تمام مرتبے جن میں مدح شہ کی وزنا ... پڑھا جاتا تھا۔ دوسری

مغربی شاعری اور اس کے اثرات سے دنیا واقف ہے جہاں سوولین نے کار رہا۔ نمایاں بھیجو یرہ سیلہ کی تاریخی صفحات منور ہیں پیرس اور بارسیلز کے قصیدے فرانس کی حریت کی تاریخ جو سنگ بنیاد ہیں لارڈ بائرن کے نام زبان زد خاص و عام ہے۔ ہومر و غیرہ کا سب لوہا مانتے ہیں وہاں کے مشاعرے مشرقی و قدیم ... کے برخلاف ضرورت وقت کا اقتضا ہوا کرتے تھے چنانچہ ۱۸۷۴ء سے شروع ہونے والا مشاعرہ اور حالی کے مقاصد بھی مذکورہ بالا چیزوں کے حامل نظر آتے ہیں۔

جس وقت حالی انگلو عربک اسکول کے مدرس تھے اس زمانہ میں سر سید احمد خاں مرحوم نے ترغیب دلائی کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی اور تنزل کی حالت نظم کے ذریعہ بیان کی جائے تو بہ طریق زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ چنانچہ اسی ترغیب کے موجب حالی نے مسدس مد و جزر اسلام لکھا۔ مسدس حالی ۱۸۷۹ء میں پہلی مرتبہ چھپ کر منظر عام پر آیا۔ اور آج تک زبان زد خاص و عام ہے۔ اسی مسدس میں بھی وہی خاص خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں جنہیں جدید شاعری کے اولین تخیلات کہا جا سکتا ہے۔ حالی نے قومی شاعری کے ذریعہ قومی احساسات۔ تعلیم نفس۔ خودداری اور فطری جذبات کا پورا پورا حق ادا کیا۔ اور یہی وہ چیزیں تھیں جنہیں شاعری کے اصلی مقاصد کو پورا کرنے کا واحد ذریعہ کہا جا سکتا ہے۔ قوم کی بدحالی کا مرثیہ حالی ہی کی زبانی سب سے پہلے منظر عام پر آیا۔ اور یہ چیز بھی ظاہر ہو گئی کہ قوم و ملک کو کس قسم کی شاعری کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انہیں خیالات کے پیش نظر حالی نے اس دور کی شاعری کا مسدس کے پیرایہ میں خاکہ کھینچتے ہوئے حقیقی خیالات کا یہ آواز بلند اظہار کیا ہے۔ ایک مقام پر کہتے ہیں: "جب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ جہاں سے چلے تھے اس وقت تک وہیں ہیں۔ زمانہ کا نیا ٹھاٹ دیکھ کر پرانی شاعری سے جی سیر ہو گیا۔ اور جھوٹے ڈھکوسلے باندھنے سے شرم آنے لگی۔ قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہو گئے۔ شریف خاک میں مل گئے۔ علم کا خاتمہ ہو چکا امراء غافل علماء مغرور زمانہ سے ناواقف اس لئے جو کچھ ہو سکے وہ بہتر ہے۔" ان جملوں سے صاف ظاہر ہے کہ حالی زندگی کے ہر شعبہ میں ارتقاء اور شاعری میں ترقی کی رجحانات دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ فرسودہ خیالات کو دماغوں سے بہر کے شاعری کے عظم شکستہ کو طاقتور اور ذی روح بنانا چاہتے تھے۔ مگر اس سے میں یہ نہیں چاہتا تھا اور نہ میرا مقصد ہے کہ شاعری کے دوسرے اصناف کو ترک کر دیا جائے۔ بالکلیہ بیانیہ نہ کرنا چاہیے۔ لیکن ہر اصناف شعر کے ساتھ ہی ساتھ ضروریات زمانہ کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

علاوہ ازیں جب ہم جمہوری حکومتوں کے شعراء کا نقطۂ نظر دیکھتے ہیں تو وہ بھی شخصی حکومتوں کے شعراء سے متباین معلوم ہوتا ہے۔ وہاں بھی جو کچھ دکھائی دیتا ہے وہ قوم کو فائدہ پہنچانا یا اپنا کمال منوانے کی خاطر۔ اگر اس خصوص میں جب ہم درباری شعراء پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو ان کا انجام فردوسی کی شاعری محمود غزنوی کی رہین منت نظر نہیں آتی اور نہ ہم اپنے مقاصد قوم کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ شعراء عالم نے کبھی بادشاہوں کے دربار سے زندگی جاوداں حاصل نہیں کی اور نہ قصیدہ گوئی اور غزل گوئی اس کی حیات ابدی کی ذمہ دار ہے بلکہ حقیقی معنوں میں قومی شاعری جو ترقی پسند تقاضے اور عصر کی حامل ہی حتی کہ ہمیشہ عروج رہا۔ جس کی شان حالی کے کلام میں ملتی ہے۔ اور جس وقت طریقہ شاعری کی حالی نے ابتدا کی تھی اقبال نے اس کو ساحل مقصود تک پہنچایا۔ جس طرح حالی نے یہ بات اچھی طرح محسوس کی کہ زندگی کے ہر شعبہ کی طرح شاعری میں بھی ترقی اور بالغ النظری کی ضرورت ہے شعراء کے لئے بھی یہ بات ضروری ہے کہ وہ ترقی یافتہ زمانہ کا ساتھ دیں اور وقت و رواج پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ گل و قلقل و خوان التوا یہ سوا ہم رنگ جماعت شعر مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ طلب جاہ قرب شاہی، دولت یا اپنے آپ کو زر دوستی قوی شعراء کی صف میں کھڑا کرنے کی خاطر اس قسم کی شاعری کی جائے۔ واضح رہے کہ جس طرح سعدی شیرازی اور حافظ شیراز کی شاعری کسی حاکم یا سلطنت کی سرپرستی سے وابستہ نہیں بلکہ اسی طرح حالی۔ اکبر الہ آبادی اور اقبال کی شاعری بھی بالکلیہ قومی مفاد کے علاوہ کسی شخص کی زیر سرپرستی نہیں ہے خصوصاً سعدی اور حافظ شخصی حکومتوں میں رہنے کے باوجود آزادی کا وہ ڈنکا بجایا کہ جمہور خاص کر ان کے شعراء آج تک انگشت بدندان ہیں۔ اسی طرح حالی نے تمام دنیا کی ساری کائنات کو

نظر انداز کر کے سلطنتوں کے اقتدار اور طمع وغیرہ ٹھکراتے ہوئے اپنی شاعری کا کے لئے جدید تخیل کو انتخاب کر کے صرف قوم اور دورہ حاضرہ کی ضروریات کو مخاطب قرار دیا۔ اور اپنی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے نظمیں لکھیں۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ جب ہم جدید رجحانات اور ترقی پسند شاعری کے متعلق دیگر ممالک اور مختلف اقوام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ چیز اکثر و بیشتر مرد و اور ہر دو قوموں کم و بیش نظر آتی ہے چنانچہ حالی کے جدید خیالات کے مطابق عربوں کی شاعری دیگر اقوام کی نسبت حقیقت پر مبنی نظر آتی ہے ان کی شاعری میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی لکھتے تھے اور واقعات درپیش ہوتے تھے انھیں نظم کیا کرتے تھے ان کی نظموں میں زمانہ کے حالات، ضروریات اندرونی جذبات، مناظر قدرت اور فطری جذبات و احساسات سے مالامال نظر آتی ہیں۔ ان کے ہاں محبت، رومانی اظہار اصل موضوع شاعری نہ تھا بلکہ ان چیزوں کو ایک ضمنی خیال تصور کیا جاتا تھا۔ رومیوں میں قیام سلطنت کے کئی صدی بعد شاعری کا عروج ہوا اور لاطینی شاعری کا دور ترقی قیام حکومت کے آٹھ صدی بعد آیا ہے۔ اسی طرح یورپ کے دیگر ممالک کا بھی حال ہے۔ گر متمدن حکومت کے آغاز سے قبل عرب میں بلند پایہ اور فصیح و بلیغ شعرا موجود تھے۔ جن کے کلام میں ترقی پسندی کے پرچھائیاں جلوہ گر تھیں اور ان پرچھائیوں کو آج ہم ترقی پسندی کے نام سے منسوب کر سکتے ہیں جیسا کہ پروفیسر نکلسن نے عربوں کی شاعری سے متعلق کہا کہ "عربوں کے اشعار صحرائے عرب میں تیروں سے زیادہ تیز دوڑنے ہیں"۔ اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو "ادبی تاریخ عرب" جس کے ذریعہ آپ کو عربوں کی شاعری کے متعلق مفصل حالات مل جائیں گے اور آپ کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ عربوں کی شاعری میں اتحاد باہمی اور قومیت کس درجہ موجود ہے اور اس کا ان کے اخلاق و عادات پر کیا اثر پڑا اور انھیں کیسے عروج حاصل ہوا۔ یہی حال ہماری ہندوستانی شاعری میں عہد حالی کی مثال ہے کہ اس دور میں شاعری کی دنیا نے ایک نئی کروٹ لی۔

جب ہم حالی کے خیالات کو پیش نظر رکھ کر دیگر مفکرین عالم پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو ان کی تحقیق اور نتیجہ کن الفاظ میں ملتے ہیں جو حالی کی زبان سے ادا ہوئے تھے۔ ارسطو اور ملٹن کی نظر میں جذبات بھری صداقت کا نام شاعری ہے۔ اور اس کی تشریح اس طرح کی گئی کہ جذبات صداقت سے یہ مراد لی گئی کہ جذبات میں حق حسیات اور بنی نوع انسان کی ہمدردی ہونی چاہیئے۔ اس کے ساتھ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ جب بنی نوع انسان کی ہمدردی کا سوال پیدا ہو وہیں زمانہ اور وقت کی ضروریات کا مطالبہ پیش نظر رکھتا ہے۔

کائنات کی عظمت

اگر آپ نے اندھیری رات میں بھی آسمان کی طرف غور کیا ہوگا تو بے شمار چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھ کر یقیناً کائنات کی وسعت کے خیال سے آپ پر ہیبت طاری ہو گئی ہوگی۔ لیکن آپ کا یہ تحیر اور بڑھ جائیگی۔ اگر اس وسعت کے اور اک کے متعلق اپنی بے بسی آپ پر ظاہر ہو جائیگا۔ آئیے آج آپ کو اپنی اس مجبوری کا احساس دلائیں۔

آپ کو شاید معلوم نہ ہو کہ جتنے ستارے ہم کو نظر آتے ہیں وہ نصف آسمان کے ہیں۔ کیونکہ دوسرا نصف حصہ ہماری آنکھوں سے اوجھل رہتا ہے۔ لیکن انسس نصف حصہ میں جتنے ستارے ہم کو دکھائی دیتے ہیں ان کی تعداد کا اندازہ ۲۵۰۰ کیا گیا ہے۔ لیکن اگر آپ دوربین سے دیکھیں تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچ جاتی ہے اور مونٹ ولسن کی رصد گاہ میں جو ۱۰۰ انچ والی دوربین قایم ہے اس کی مدد سے یہ تعداد ۱۵۰۰ ملین (ایک ارب ۵۰ لاکھ) ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی بے شمار ستارے ایسے رہ جاتے ہیں جہاں تک کسی بڑی سے بڑی دوربین کی رسائی ممکن نہیں۔

انسان اور ستاروں کا ساتھ بہت پرانا ہے۔ انسان عہد قدیم اور زمانہ وحشت میں بھی ستاروں کو دیکھا کرتا تھا۔ اور رفتہ رفتہ اس نے معلوم کر لیا تھا کہ کیونکر ان کی مدد سے وہ صحراؤں اور کوہستانوں میں راہ پا سکتا ہے اور اسی طرح اس نے مخصوص ستاروں کے مخصوص نام بھی رکھ لئے تھے اور ان پر رائے زنی بھی کرتا تھا۔ چنانچہ بطلیموس نے روشنی کے اعتبار سے ستاروں کی چھ قسمیں بتائیں، جو ستارہ سب سے زیادہ مدھم نظر آتا تھا اُسے وہ چھٹی قسم میں شامل کرتا تھا اور روشن ترین ستارہ کو قسم اول یا قدر اول میں ستاروں کا رنگ دیکھ کر ان کے گرم یا ٹھنڈے ہونے پر بھی حکم لگایا جاتا تھا۔ یعنی جو ستارہ سرخ ہوتا تھا اسے گرم خیال کیا جاتا تھا۔ اور جو سفید نظر آتا تھا اسے ٹھنڈا سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب یہ معیار بالکل بدل گیا ہے اور جو ستارہ جتنا زیادہ سفید نظر آتا ہے اتنا ہی زیادہ گرم ہے۔ کیونکہ جب ایک چیز بہت زیادہ گرم ہو جاتی ہے تو اس کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اتنے ستاروں کی موجودگی سے فضا میں تنگی ہو گئی ہو گی لیکن ان کروروں بلکہ اربوں ستاروں کے ہوتے ہوئے بھی فضا کی وسعت ایسی ہے جیسے تمام کرہ ارض پر صرف چند مکھیاں پرواز کر رہی ہوں۔

جتنے ستارے ہم کو نظر آتے ہیں وہ صرف اس کہکشاں سے تعلق رکھتے ہیں جو ہم کو روز رات کو نظر آتی ہے۔ لیکن ماورائے کہکشاں جو وسعت پائی جاتی ہے اس کا اندازہ عقل انسانی کر ہی نہیں سکتی۔ آفتاب زمین سے ۹ کرور ۳۰ لاکھ میل دور ہے اور ہمارے نظام شمسی میں بعید ترین ستارہ پلوٹو ہے جو سورج سے ایک ارب میل دور ہے۔ اس کے بعد خلا و بسیط واقع ہے جو ہمارے نظام شمسی کو دوسرے نظاموں سے جدا کرتا ہے اور خلا ۲۵۰۰۰۰۰ ملین میل سے کم نہیں۔

رات کو جو ہمیں چمکتے ہوئے ستارے نظر آتے ہیں یہ فضا کے بالکل ابتدائی حصہ میں واقع ہیں ان سے بہت آگے۔ کہکشاں ہے جو اندازاً ایک کھرب ستاروں کا مجموعہ ہے اور اتنا دور واقع ہیں کہ ہم کو الگ نظر بھی نہیں آتے بلکہ پھیلی ہوئی روشنی کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں کہکشاں گویا ایک پہیہ ہے جو زمین سے ۵۰ ہزار نوری سال[1] کے فاصلہ پر گردش کر رہا ہے۔ سلسلہ کہکشاں میں کم از کم دس کرور شمسی نظام پائے جاتے ہیں انہی میں ہمارا نظام شمسی بھی شامل ہے جو بہت کمتر درجہ کا سمجھا جاتا ہے۔ اور ماورائے کہکشاں ستاروں کا ہجوم عظیم الشان ہے کہ اس کا اندازہ ممکن ہی نہیں۔ اور ان میں سے بعض کی روشنی زمین تک ۵ لاکھ سال میں پہونچے گی۔ (نگار)

لکھپتیوں کی سیرگاہ

امریکہ میں ساحل میامی کی سیر و تفریح سے ہر شخص لطف اٹھا سکتا ہے بشرطیکہ وہ لکھ پتی ہو۔ اگر آپ ۵۰ ڈالر روزانہ بستر کے لئے ۲۰ ڈالر کھانے کے لئے... ۳ ڈالر ایک ہاتھ سے رنگی ہوئی ٹائی کے لئے ۱۰ اور ۲۰ ڈالر تفریح کے لئے ادا کر سکتے ہیں تو آپ بھی میامی جا سکتے ہیں۔ یہاں قمار خانے، تصویر خانے اور سینما تو ہیں ہی لیکن ان کے علاوہ عیش و نشاط اور لطف و مسرت کے اتنے اسباب موجود اور مہیا ہیں کہ یہاں انسان ساری دنیا کو بھول کر جنت ارضی میں پہونچ جاتا ہے۔ اس ساحلی آبادی میں ۳۳۰ ہوٹل ہیں جن کے ۲۳۰۰۰ ہزار کمرے موسم میں کھچا کھچ بھر جاتے ہیں۔ اس مقام کو خوبصورت صحت بخش اور دلچسپ بنانے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا۔ اس کی آبادی صرف ۴۲ ہزار ہے۔ جو سب کی سب سیاحوں کی دولت پر امیرانہ زندگی بسر کرتی ہے۔ یہاں کا موسم ڈرے دن سے شروع ہو جاتا ہے اور دو تین ہفتے تک رہتا ہے لیکن انھیں چند ہفتوں میں ۲ کروڑ ڈالر کی کمائی ہو جاتی ہے۔

[1] فلکیات میں چونکہ ریاضی کے اعداد کام نہیں دیتے اس لئے بڑے بڑے فاصلے ظاہر کرنے کے لئے روشنی کی رفتار کو معیار مقرر کیا ہے۔ روشنی کی رفتار ایک کرور دس لاکھ میل فی منٹ ہے اس لئے اگر کسی ستارہ کی روشنی ہم تک ایک سال میں پہنچتی ہے تو اس ستارہ کا بعد ایک نوری سال ظاہر کیا جاتا ہے۔

دین بابی اور حاجی حسین قلی

مقالہ چہارم ارمنی نومسلم حاجی قلی نے اپنے کتاب منہاج الطالبین میں سخت تعجب کا اظہار کیا ہے کہ آخر کیوں بعض ایرانیوں نے باب بن کر علی محمد ملقب بہ باب کو مہدی اور نبی مان لیا۔ حالانکہ باب صاحب کی کتاب بیان جو بابیوں کے عقیدہ کے موافق اسکا معجزہ ہے جعلی عربی ہے جس پر ہر عرب اور عربی کا عالم ہنستا ہے۔ حاجی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ باب شیرازی تھا جسکی زبان فارسی ہے۔ اگر وہ مدعی نبوت تھا تو اسکو چاہئے تھا کہ اپنی قوم کی زبان فارسی میں کتاب لکھتا تاکہ انکے سمجھ میں آجائے۔ ایرانی عوام عربی کیا سمجھتے ہیں؟ خصوص جبکہ وہ جعلی بھی ہو۔ حاجی نومسلم صاحب باب کے زمانہ کے ایرانیوں کے حالات سے ناواقف تھے۔ اگر علی محمد جیسے دین اور دعوی کرنے والے نکلتے اور ایسی ہی عربی بناتے تو سب کیلئے ایران میں کچھ نہ کچھ مرید مجاتے کیونکہ قاجاری زمانہ میں بادشاہ اور ملا ایرانی عوام کو بالکل غفلت میں رکھتے تھے انکو یورپ کے صنعتی ترقیات سے اطلاع نہیں تھی اپنی دنیا اور آخرت کے لئے نماز روزہ اور ملاؤں کے سکھائے ہوئے ادعیہ کو کافی سمجھتے تھے۔ ہر جمادی مہینہ میں مشہور جعلی العجب ثم العجب بین الجمادی والرجب پڑھکر سناتے تھے اور امید دلاتے تھے کہ ممکن ہے کہ اسی جمادی الثانیہ کے مہینہ میں مہدی کا ظہور ہو کیونکہ مظالم اور خرابیوں کی حد ہوگئی ہے جو کہ ظہور کی نشانیاں ہیں۔ سیدوں کی وہ عزت تھی جو کہ برہنوں کو کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ پیغمبر کے فرمان اکرموا اولادی الصالحین للہ والطالحین لی پوری طرح سے عمل کرتے تھے۔ ہر محفل میں سید کا صدر مقام تھا اور جرائم میں بھی ان کے لئے معافی کا دروازہ کھلا تھا۔ ایران میں مختلف طریقوں کے صوفی بھی مہدی کے قریب ہونیکی خبر دیتے تھے۔ شاہ نعمت اللہ ولی جو آٹھویں صدی میں ایک بہت بڑے عالم گزرے ہیں، اپنے دیوان میں ایک مقام پر تیمور کی خون ریزی کے بارے میں پیشن گوئی کی ہے۔ اس غزل کی ردیف "می بینم" ہے انہی کے زمانہ سے اب تک ہر واقعہ کے لئے صوفی لوگ شاہ نعمت اللہ کے نام سے اشعار بنا کر مشہور کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ مہدی کے قریب ہونے کے اشعار بناتے جاتے تھے۔

عربی زبان چونکہ سب مسلمانوں کی دینی زبان ہے اور [illegible] کے عبادات اسی زبان میں ادا ہوتے ہیں۔ قاجاری سلطنت [illegible] عربی دانی کیوجہ سے [illegible]

خدا اور عوام میں واسطہ بن کر خدا اور [illegible]

سید کا مہدی بننا اور اپنا معجزہ [illegible]

میرزا یحیی ازل اور [illegible]

یہاں تک کہ [illegible]

سبب شیعہ [illegible]

بہار دونوں [illegible]

ترکی سلطنت [illegible]

بہائی کا سرپرست [illegible]

روس کی نظر [illegible]

سلطنت ہند

ہند میں انگریز [illegible]

وصیت تھی کہ ہندو [illegible]

سردار ہے۔ اسوجہ [illegible]

ایران یا ترکی کے راس [illegible]

مذہب کو اسی مقصد کیلئے

بھی شریک ہوگئے۔

ہوگئے تھے۔ سبب یہ ہے کہ یہودی اور زردشتی کو اسلام سے پرانا کینہ ہے۔ اسی لئے وہ اسلام سے انتقام لینے کے لئے اس نئے دین میں شامل ہوگئے جو اسلام کو منسوخ بنا کر اس کی تباہی کے لئے کوشش کرتا رہا ہے اور انکو یہ آسانی بھی تھی کہ بہائیوں کی جماعت میں شامل ہونے کے باوجود اپنے اپنے مذہب کے احکام پر عمل کریں جب تک کہ بہائیوں کی آزادی اور خاص سلطنت قائم نہ ہو۔

اب میں منہاج الطالبین سے کتاب بیان کی عبارت کا ایک حصہ نقل کرتا ہوں وہ یہ ہے۔ بسم اللہ الاجمل الاجمل باللہ اللہ الجمل الجمال بسم اللہ الجمل ذی الجمالین۔ بسم اللہ الجل ذی الجلا بسم اللہ الجمل الجمل باللہ اللہ الجمل الجمل باللہ اللہ الجمل ذی الجمالین باللہ اللہ الجمل ذی الجملا۔ باللہ اللہ الجمل ذی الجاملات باللہ اللہ الجمل ذا الجملات بسم اللہ الجمال ذی الجاملین بسم اللہ الجمل الجمل بسم اللہ المجتمل المجتمل باللہ اللہ الجمل الجمل باللہ اللہ المجتمل المجتمل بسم اللہ الواحد الجمال باللہ اللہ الواحد الجمال بسم اللہ اللہ الجمل ذا الجمول باللہ اللہ الجمل الجمول باللہ اللہ الواحد الجملان بسم اللہ المجتمل المجتال باللہ اللہ المجتمل المجتال اللہ لا الہ الا ہو الاجمل الاجمل اللہ لا الہ الا ہو الجمل الجمل باللہ اللہ المجتمل المجتمل بسم اللہ المجتمل المجتمل بسم اللہ المستجمل المستجمل باللہ اللہ المستجمل المستجمل و بہ جمیل جملان السموات والارض و ما بینہما واللہ جمال جمل متجام وللہ ملیک السموات والارض وما بینہما واللہ جمال جامل جمیل الخ

باقی آئندہ

پیغمبروں کے لطائف نمبر ۱

محمد بن عتاب کا بیان ہے کہ میں نے ہارون رشید کے زمانہ میں ایک روز شہر رقہ میں دیکھا کہ لوگ ایک شخص کو گھیرے ہوئے ہیں جو صورت سے بہت مہذب معلوم ہوتا تھا، پوچھا "اسے کیوں گھیرے ہوئے ہو" لوگوں نے کہا "پیغمبری کا دعوی کرتا ہے" میں نے کہا "تم غلط کہتے ہو" ایسے شخص سے ایسا فعل سرزد نہیں ہوسکتا" یہ سنکر اس نے بگڑ کر مجھ سے کہا "تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ یہ لوگ غلط کہتے ہیں" میں نے کہا "تو کیا تم نبی ہو" بولا "بیشک" میں نے کہا "اس کی دلیل" بولا "دلیل یہ ہے کہ تم ولد الزنا ہو" میں نے ضبط کرکے کہا "بھلا پاک دامن عورتوں پر زنا کا اتہام لگانا پیغمبروں کا کام ہے؟" بولا "میں تو اسی غرض سے مبعوث ہوا ہوں" میں نے کہا "تو مجھے تمہاری نبوت سے انکار ہے" بولا "انکار ہے تو اپنے گھر خوش رہو" اتنے میں کسی نے اسے چند سنگریزے کھینچ مارے جن سے وہ زخمی ہوگیا اور بولا "یہ فعل خاص ابن زانیہ کا ہے" اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگا "تم نے اچھا نہ کیا جو ان جاہلوں کے ہاتھ میں مجھے دے دیا"

مامون کے زمانہ میں ایک اور شخص نے نبوت کا دعوی کیا۔ مامون نے قاضی یحیی بن اکثم سے کہا "چلو اس شخص سے چھپ کر ملیں اور دیکھیں کیا کہتا ہے۔" یہ دونوں بھیس بدلکر اسکے پاس پہونچے اور کہا کہ "ہم دونوں اس لئے حاضر ہوئے کہ آپ کے ہاتھ پر ایمان لائیں" اس نے کہا "تو آؤ بیٹھو" اجازت پاکر مامون دائیں اور قاضی یحیی بائیں ہاتھ بیٹھ گئے۔ مامون نے پوچھا "آپ کن لوگوں کی ہدایت کے لئے" بولا "ساری دنیا کیلئے" پوچھا "تو کیا آپ پر وحی نازل ہوتی ہے یا [illegible] گفتگو کرتا ہے" بولا "فرشتہ گفتگو کرتا ہے" پوچھا "کون [illegible] اور اس سے پہلے کب آئے تھے" کہا "ابھی ابھی [illegible] اسوقت کیا وحی آئی" بولا "یہی عنقریب میرے [illegible] دوسرا بائیں طرف بیٹھیگا اور جو بائیں طرف بیٹھے گا [illegible] ہے (قاضی صاحب بدنام تھے) مامون یہ سنکر [illegible] میں تمہاری رسالت پر ایمان لاتا ہوں"

دنیا کا ایک ہفتہ

اسلام

حکومت افغانستان نے گداگری کو جرم قرار دے دیا

کابل ۲۰ جون ۔ حکومت افغانستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ گداگری کو ساری مملکت میں جرم قرار دیا ہے ۔ گداگروں کے لئے مناسب پیشے فراہم کرنیکی غرض سے متعدد دارالمساکین کا قیام عمل میں آیا ہے جہاں تندرست گداگروں کو دیہی صنعتوں مثلاً پارچہ بافی اور شطرنجی سازی کی تربیت دی جارہی ہے ۔

مسلم ورلڈ نیوز باور کراتا ہے کہ معذور گداگروں کے مصارف حکومت خود برداشت کررہی ہے ۔ دارالمساکین کے ساتھ جدید دواخانہ بھی قایم کئے گئے ہیں تاکہ مریض گداگروں کو ادویات فراہم ہوسکیں ۔

ترکی کی فوجی طاقت

نیویارک ۔ ۲۳ جون ۔ ترکی کی فوجی طاقت میں بہت توسیع کی جارہی ہے اس توسیع کی بناء پر ترکی نہ صرف روس کے حملے کا جواب دیسکیگا ۔ بلکہ مشرق وسطی کے معاملات کو سلجھانے کیلئے ایک بہت بڑا حصہ لے گا ۔

ترکین سائش مانیٹر نے کہا کہ ترکی کی فوجی طاقت کو ماسکو نظرانداز نہیں کررہا ہے ۔ اس کا نتیجہ غالبًا یہ ہوگا کہ روس اور ترکی کے مابین اپنے مشترکہ امور کو فیصل کرنے کے لئے ایک گول میز کانفرنس کریں گے ۔

عالم

امریکی ایوان نمائندگان نے جبری بھرتی کے مسودہ قانون کو منظور کرلیا

واشنگٹن ۱۲ جون ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایوان نمائندگان نے پرسوں جبری بھرتی کے مسودہ قانون کو ایک سال کے لئے منظور کرلیا ۔ اس قانون کے تحت ایسے امریکیوں کو بھرتی کیا جائے گا جن کی عمریں (۱۹) سال اور (۲۵) سال کے درمیان ہوں ۔

بغیر کوئلہ کے برقی کی قوت کی فراہمی

لندن ۲۲ جون ۔ دس سال کے اندر برطانیہ میں ایک ایسا برقی قوت کا اڈہ قائم کیا جائیگا جس میں کوئلہ نہیں جلایا جائے گا بلکہ یورینیم برقی قوت کا منبع ہوگا اس کا انکشاف پروفیسر ایم ایف برٹ جوہری سائنسدانوں کی انجمن کے صدر نے کیا ۔ یہاں گذشتہ ہفتہ بیان کیا گیا ہے کہ پانی گرم کرنے کے لئے ایٹومیک باٹرس تیار ہوچکے ہیں ۔

برطانوی سامان کی قیمتوں میں غیر منصفانہ اضافہ

لندن ۲۷ جون ۔ سوویٹ روس میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ سوویٹ روس اور انگلستان کے معاہدہ تجارت بابت ۱۹۴۷ء کے تحت اس لئے کوئی کنٹراکٹ نہ ہوسکا کہ برطانوی فرموں نے ! سامان کی سربراہی کی کوئی تا نہیں بتلائی ۔

اطلاع میں مزید بتایا گیا سامان کی قیمتیں غیرمنصفانہ ہوئی ہیں یہاں تک (۴۰) یا (۵۰) فی صد اٹلی اور روس ... گئے

پاکستان

قائد اعظم کا ہوائی جہاز پہنچ گیا

کراچی ۲۰ جون برطانیہ سے پرواز کرکے آج شام کو ۵ بجے ماری پور کے ہوائی مستقر پر قائداعظم کا شاہی وائیکرو اٹکنگ ہوائی جہاز صحیح سلامت اترا ۔ راستے میں ہوائی جہاز کو کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑا ۔

اس کو اسکواڈرن لیڈر ۔ آر ۔ جے لیبھی چلا کر لائے ہیں ان کے باقی ہمراہ جہاز تھا تمام کے تمام شاہی بیڑے کے جہاز راں ہیں ۔ اس جہاز میں آرام اور آسائش کو خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے ۔ یہ جہاز بہت آسان منازل طے کرکے یہاں پہنچا ہے منگل کی صبح کو یہ جہاز لینہم سے روانہ ہوا اور مارسیز کے پاس ہال فار کے راستے پر رات کے قیام کے لئے اترا ۔

جہاز شمالی افریقہ کے ساحل پر الادم کے مقام پر اترا اور خلیج فارس پہنچ کر کو ہوائی مستقر پر قیام کیا اور ماری پور کے ہوائی مستقر پر آنے سے پہلے جزیرہ بحرین میں تھا جہاں تھوڑے عرصے کے لئے اترا تھا ۔

۲۵ جون کو پاکستان کی تمام مساجد میں اعلیحضرت حضور نظام

ہندوستان

پاکستان سے آئے ہوئے دس لاکھ پناہ گزینوں کو بسانے کے لئے حکومت ہند کے منصوبے

نئی دہلی ۱۲ جون ۔ اس وقت پاکستان سے آئے ہوئے کوئی دس لاکھ سے زیادہ پناہ گزین ہندوستان کے مختلف کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ ان پناہ گزینوں کو ملک کے مختلف حصوں میں آباد کرنا ہے ۔ ان میں سے چند پناہ گزینوں کو ان زمینوں پر بسایا جائیگا جو اب تک پنجاب اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں دستیاب ہوسکتی ہے باقی پناہ گزین ملک کی معاشی زندگی میں کھپائے جائیں گے انھیں نوآبادکاری کے قرضہ جات دئے جائینگے اور نوآبادکاری کی اسکیموں کے ذریعہ ان کی امداد کیجائیگی ۔

فتح پور میں دس ناکردہ گناہ مسلمانوں کی گرفتاری

دہلی ۲۰ جون ۔ فتح پور اسٹیشن پر جوالہ آباد سے قریب ہے ۔ دس مسلمانوں کو اس شبہ میں گرفتار کرلیا گیا کہ وہ حیدرآباد کے جاسوس ہیں ۔ یہ واقعہ پرسوں پیش آیا لیکن پولیس نے ان کو عدالت میں ابھی تک پیش نہیں کیا بلکہ اپنی حراست میں رکھکر شدید اذیت پہونچا رہے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ دس مسلمان اپنے رشتہ داروں سے ملنے کیلئے کانپور سے فتح پور آئے ہوئے تھے ریلوے پولیس فتح پور کے اس طرز عمل سے فتح پور میں عام طور پر اظہار ناپسندیدگی کیا جارہا ہے ۔

گاندھی جی کے قتل کا مقدمہ

نئی دہلی ۲۴ جون ۔ دہلی کے لال قلعہ میں گوڈسے کا مقدمہ آج پیش ہوا جس میں دو گواہان پیش ہوئے ۔ اسپیشل جج نے آج ... گاندھی جی کے قتل گاہ کا

... ترکی میں

... ن ہندوستانی سفیر ... انقرہ پہنچ چکے ہیں ... نگار سے گفتگو کرتے ہوئے ... نے ترکی اور ہندوستان کے ... دوستی کا ذکر کیا اور کہا کہ ... دونوں ملکوں کے لئے خوشحالی ... لائے گا ۔

دکن کا ایک ہفتہ

جامعہ عثمانیہ کی وائس چانسلری پر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی کا تقرر

حیدرآباد ۲۱ جون ڈاکٹر رضی الدین صدیقی نے آج جامعہ عثمانیہ کی وائس چانسلری کا جائزہ حاصل کیا۔ ڈاکٹر ولی محمد اس وقت بحصول رخصت انگلستان میں ہیں۔

چار اشخاص کو گولی کا نشانہ بنادیا گیا

حیدرآباد ۱۷ جون ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو جو ممبئی سے کانگا پور بذریعہ ریل روانہ ہوا اسٹیشن دودھنی پر کانگریسی غنڈوں نے اس کو ریل کے ڈبے سے اتار لیا نام دریافت کرنے کے بعد آبادی کی طرف لے گئے جب اس نے انکار کیا تو زدوکوب کیا گیا اس کے پاس سے پونے تین سو روپے اور ایک گھڑی چھین لی گئی اور اس پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ رضاکار ہے اور ہندوؤں پر مظالم ڈھاتا ہے اس نے کہا کہ وہ حیدرآباد کا باشندہ نہیں ہے تو اس کے ہاتھ پیر باندھ لئے اور خوب پیٹا گیا اور اس کو ایک گھر میں رکھا گیا جہاں اس کو روز پیٹا جاتا رہا تیسرے روز اس کو پٹیالہ کی طرف لے گئے اس وقت چار اور قیدی بھی تھے جنھیں گولی کا نشانہ بنادیا گیا اور وہ ہلاک ہوگئے

روغن گیاس سے متعلق حکومت کا اعلان

حیدرآباد ۲۱ جون۔ ذریعہ ہذا عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مٹی کے تیل (روغن گیاس) کی درآمد بالکل بند ہوگئی ہے اس لئے صارفین کو ان کے راشن کارڈوں پر مٹی کا تیل سربراہ نہ کیا جاسکیگا بہرحال ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے کارڈ حفاظت سے رکھیں تاکہ آئندہ جب مٹی کا تیل کی اجرائی کا سلسلہ شروع ہو جائے تو ان پر تیل کیا جاسکے۔

نلدرگ میں حملہ آوروں کا

حیدرآباد ۲۱ جون۔ آمدہ
بتاریخ ۱۸ جون سرحد حیدر
جس کی وجہ سے چار حملہ
زخمی ہوئے۔
تفصیلات یہ ہیں کہ
کا سنگاؤں تحت تعلقہ
عثمان آباد سے لوٹ
کے قریب ہندو
جماعت کے
ضلع شولاپور
تقریباً

کے بعد مددگار مہتمم کوتوالی عمیر گہ جو اتفاق میں متعین تھے آٹھ جوان کوتوالی کے ساتھ تفصیلدار تھانہ کی جماعت کی کمک کے لئے آگئے مزید ایک گھنٹے تک آویزش جاری رہی اور آخرکار حملہ آور پسپا ہوگئے۔

سر والٹر مانکٹن کا تردیدی برقیہ

حیدرآباد۔ ۲۳ جون سر والٹر مانکٹن نے لندن سے ذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ہندوستانی اخبارات میں شایع شدہ یہ خبر غلط ہے کہ وہ حضرت بندگان اقدس کے مشیر دستوری کی خدمت سے علحدہ ہو رہے ہیں۔

ایک سب انسپکٹر پولس کی دلیری

حیدرآباد ۲۳ جون حکومت سرکار عالی کی پولس کے ایک سب انسپکٹر کی دلیری کے باعث تین لڑکیوں کو جنہیں ضلع ناندیڑ میں اغوا کیا گیا تھا چھڑا لیا گیا۔

عمری کے سب انسپکٹر پولیس اصغر حسن چند حملہ آوروں کا تعاقب کر رہے تھے جب انھیں اطلاع ملی کہ ایک موضع سے تین لڑکیوں کا اغوا کیا گیا ہے گھوڑے پر سوار ہوکر وہ تنہا حملہ آوروں کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور ان سے مقابلہ کرنے کے بعد لڑکیوں کو چھڑا لائے۔

میں یہ خبر شائع کی ہے کہ اسلحہ جات کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز حیدرآباد درآمد کئے جارہے ہیں ایک سرکاری ترجمان نے نمائندہ اورینٹ پریس آف انڈیا سے ملاقات کے دوران میں کہا کہ یہ اطلاع بے بنیاد اور عجیب و غریب قیاس آرائی پر مبنی ہے۔

اعلیٰ ثانوی کے طلباء کی تعداد (۳۷۸۷) ہے

حیدرآباد ۲۲ جون ابھی حال ہی میں کسی مقامی اخبار میں یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ اس سال انیس ہزار طلباء اعلیٰ ثانوی کے امتحان میں بیٹھے ہیں اور ان میں سے صرف تین ہزار کامیاب ہوئے ہیں۔ اس طرح نتیجہ تقریباً سولہ فیصد رہیگا اس سلسلہ میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا دونوں بیانات قیاس آرائی پر مبنی ہیں۔ امتحان میں شرکت کرنے والوں کی کل تعداد (۳۷۸۷) تھی نتیجہ ماہ رواں کے ختم تک شایع ہوجائیگا اس وقت یہ معلوم ہوسکیگا کہ کامیاب طلباء کی تعداد کتنے فیصد ہے

اعلیحضرت بندگان اقدس اور ہز اکسلنسی مسٹر راجگوپال چاری کے مابین برقیوں کا تبادلہ

بندگان اقدس نے ہز اکسلنسی
راجگوپال چاری کے عہدہ
ین یونین پر فائز ہونے
رمایا اور اس کا
ب سے حضرت
ل ہوا وہ دونوں

ن اقدس
۱۹ ... بیتان

۲۔ جوابی تار گورنر جنرل انڈین یونین نئی دہلی ۲۲ جون ۱۹۴۸ء آپ کی تہنیت اور نیک تمناؤں کا میں ممنون ہوں مجھے فتنہ و فساد سے نفرت ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا ہمیں امن اور مسرت کے راستہ پر گامزن کرے گا۔

گورنر جنرل آف انڈیا

کنگ کوٹھی مبارک کے ممنوعہ راستے

حیدرآباد ۲۴ جون عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بموجب اقتدارات تحت دفعہ (۲۳) ضمن (۲) قانون کوتوالی بلدہ جو کوتوالی بلدہ کو حاصل ہیں۔ تاریخ ۲۴ جون ۱۹۴۸ء سے راستہ ہائے ذیل شام کے ۷ بجے سے صبح کے ۶ بجے تک پیدل اور ہر قسم کے سواریوں کے عبور و مرور کے لئے ممنوعہ قرار دئے جاتے ہیں۔

۱۔ چوراستہ موٹر خانہ کنگ کوٹھی مبارک کے زنانی پھاٹک کنگ کوٹھی مبارک تک۔ (۲) چوراستہ موٹر خانہ کنگ کوٹھی مبارک سے براہ سہ راستہ ایڈن باغ چوراستہ نزد مکان امین صاحب پولیس سلطان بازار تک (۳) سہ راستہ ایڈن باغ سے چوراستہ ورکشاپ تک جہاں ٹریفک کا جوان متعین ہے۔

ان احکام کی خلاف ورزی کی صورت میں تحت دفعہ ۲۲ (۶) قانون کوتوالی بلدہ خاطی کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائیگی۔

قومی خبریں

مدیر رضاکار سے:- شیخ محمد صدیق صاحب مدیر "رضاکار" لاہور کے والد محترم کی رحلت کی خبر ہم انتہائی رنج و ملال کے ساتھ اپنی قوم تک پہونچاتے ہیں جو قلب کی حرکت بند ہو جانے کی بنا پر یکم جون ۱۹۴۸ء کو واقع ہوئی اور جسکی تصدیق "رضاکار" کے ۱۶ جون ۱۹۴۸ء کے شمارے سے ہوچکی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مرحوم پرانی وضع کے ایک پابند صوم و صلوٰۃ بزرگ تھے اور باوجودیکہ محترم مدیر موصوف سے آپ کو چند مذہبی عقائد میں اختلاف تھا مگر مرحوم نے کبھی کسی قسم کا تعرض نہیں فرمایا۔ چنانچہ وہ خود گو سنی العقیدہ تھے لیکن اپنے فرزند شیخ محمد صدیق صاحب کے شیعی اعتقادات کی قدر فرماتے تھے اور خود بھی محبت اہلبیت علیہم السلام کو فرض جانتے تھے۔

...ان حیدرآباد کیمپ
میں اظہار تعزیت
و تذکرہ مرحوم کو
ے اور متعلقین کو

موجودہ کتب خانہ حیدری جمعہ بازار حیدرآباد

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے

رعایت: پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

مراثی و نوحہ جات

اردو

روپیہ

گلزار غم مراثی میر عشق جلد اول ۵
رباب غم ایضاً جلد دوم ۵
مجموعہ سلام دولہا صاحب ۵
درۃ الغموم مراثی نوحہ جات ۳
ناجی طبع جدید
گلدستہ گلستان ارم نوحہ جات ۳
روشن
گلشن لیاقت ۳
مفتاح الکمال ۳
دفتر ماتم مختلف حصے ۵
بحساب فی حصہ
نشتر غم رباعیات ۱
ذخیرہ ماتم سہ حصہ ۲
فغان زہرا نوحہ جات مسرور ۳
براہین غم مراثی نفیس جلد اول ۱
اشعار مرثیہ ۳
مراثی مرزا دبیر جلد اول ۳
" جلد دوم ۳
" جلد سوم ۳
رزم و بزم ۲
مراثی نگار ۲
دفور غم نوحہ جات وارفتہ ۱
خزانہ عرفان نوحہ جات رفیع ۲
دفتر فصاحت عنوان مجموعہ
سلام میر مونس ۲
شمع تعزیت مجموعہ سلام ۱۰
مراثی اویس بلگرامی ۴
مجموعہ سلام و مراثی فصیح ۳
معارج الفضائل در
معجزات ائمہ ۸
مراثی میر انیس جلد پنجم و ششم ۱۵
ریحان غم مراثی میر انس
وحید سرفراز جلد اول ۱۰
ایضاً جلد دوم ۱۰
براہین غم جلد اول دوم ۶
نوحہ جات حسین حصہ اول ۵
ایضاً حصہ دوم
بحر ماتم دفتر غم
فغان طاہرہ
بیاض نوحہ جات شوکت
سکینہ

فقہ مذہب سنت والجماعت

عربی

ظفر اللاضی بما یجب فی القضا علی القاضی ۵
عمدۃ السالک و عدۃ الناسک ۳
فقہ اکبر عن اہل بیت الاطہر ۶
از مولوی حسن زماں صاحب حصہ اول
ایضاً کتاب دوم از حصہ اول ۲
حسامی طبع قدیم ۴
تحفۃ المحتاج جلد رابع ۴
نور الانوار و قمر الاقمار ۶
سراجی مع ضیاء السراج ۴
و شرح تہذیب۔
الاشباہ والنظائر مع
شرح الحموی طبع و کاغذ قدیم کلکتہ ۱۰
کتاب الجنایات و شرح سلم ۴
شرح وقایہ طبع و کاغذ قدیم ۴
شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایہ ۴
شرح السیر الکبیر ۱۲
کتاب الامالی ۱
ہدایہ طبع قدیم ۸
ہدایہ معہ ترجمہ فارسی ۱۵
ایضاً اولین یا آخرین فی حصہ ۸
حصہ بنقص الوضو ۴
فتاوی درمختار ۶
شرح النقایہ لابن الملک ۸
فوائد الوصول فی شرح الاصول ۴
مستخلص الحقائق یعنی شرح ۳
کنز الدقائق۔
فتاوی عالمگیری و فتاوی بزازی
جلد ششم
ضروریات الامامت کتاب المقبو

شرح عقاید النسفی و معیار الفنون ۲
و حاشیۃ الخیالی
کنز الدقائق ۲
لاجیوری حاشیہ شرح وقایہ ۶
و حاشیہ کوٹکی والی ترجمہ شرح وقایہ
شفائی قاضی خاں و شرح ۲
عقاید نسفی کرم خوردہ
مسائل اربعین و رسالہ جات ۲
و خلاصۃ الحساب
شرح موطا ۸
متن المنیع ۵
طریق الواضحہ ۴
تعلیق الفاضل فی مسائل الطہر ۳
والطاہر و شرح وقایہ طبع و کاغذ
قدیم کرم خوردہ۔
شرح مجمع البحرین کتاب الطلاق ۳
فتح القریب المجیب علی الکتاب ۴
التقریب شرح کاشف الشجاع
فتاوی ہندیہ ترجمہ فتاوی ۶
عالمگیری جلد اول۔
بیت مقاصد النکاح ۲
ہدایہ مکمل ۱۵
درمختار ۶
میزان المعارف
صحیح بخاری
شرح وقا
الاشـ

فقہ مذہب سنت والجماعت

فارسی

کتاب الجنایات از فتاوی عزیزی ۴
مفتاح الصلوٰۃ ۲
حدود و جنایات ۴
مالابد منہ و خیر المبین ترجمہ ۴
حصن حصین
فتاوی عزیزی و دیگر مختلف ۶
رسائل۔
مجموعہ فتاوی جلد اول ۲
فرائض اعظمیہ ۲
انیس الواعظین ۳
اختیار حدود و جنایات ۳

فقہ مذہب سنت والجماعت

اردو

شرح وقایہ جلد اول و دوم ۴
نور الہدایہ ترجمہ شرح ۱۲
وقایہ کامل
ایضاً جلد دوم ۳
اثبات الالہام و ... الابہام ۳
و خلاصۃ الفقہ

چراغ ہدایت ۱
مجموعہ خطب ... ۲
تمیز الفرائض محمدی ترجمہ ۴
اردو فرائض و سراجی
موہوبات عینی و فرائض ۶
احمدی و قبول الدہر
و ظہیر الحیات و خلاصہ احکام
قتل شرح شریف۔
زواجر ہندی ۱
مجموعہ مصباح الحیات ۱
روح الاسلام والایمان ۲
و خلاصۃ الفقہ و باغ مرام
وسیلۃ النجات فی احکام الصلوٰۃ ۲
کلید باب الحج ۱
حقیقۃ الصلوٰۃ و تحفۃ الہند ۲
بدر الکمال فقہ منظوم ۲
تحفۃ الہند و کشف الحاجۃ ۲
ارشاد المبتدی و اجابۃ السائل ۳
نسیم جنت ترجمہ چہل حدیث
ظہور الحق فی قصاص البنات ۳
وقار الاسلام فی تبیان الاحکام ۳
ترجمہ مناسک الایضاح و تحفہ ۵
زبدۃ المناسک انیس الحج ۲
الفرائد الصحاح فی مسائل النکاح ۱
نزل الابرار من فقہ النبی المختار ۲
جلد دوم۔
قدوری طبع مجتبائی و قیومی ۳
ایضاً مترجم ۳
صحیفہ عثمانیہ ۱
اوقات ۱
ات ۱
شرح کنز الدقائق ۴
۴

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ M512

انتخاب

ہفتہ وار

حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامی

مہتمم
محمد حسین

جلد (۱۲) | یکم رمضان ۱۳۶۷ھ م ۹ جولائی ۱۹۴۸ء موافق ۹ شہریور ۱۳۵۷ف یوم جمعہ | نمبر (۸)

ترتیب

رموز و اسرار — رباعیات

علامہ نجم آفندی

افطار کے سامان سے مطبخ بھر جائے
ہوتی نہیں ایسے روزہ داروں کو خبر
افطار و سحر کے وقت کچھ کھا لیتا
دولت ہوتی اگر تو اجرت دے کر

آئے وہ جو ماہِ رمضان آتا ہے
اس فکر میں ہوں کہ مجھ کو غصہ اکثر
مسجد میں نشانِ امتیازی ہوں میں
بندوں کے حقوق کیا ڈراتے ہیں مجھے

ہے رفعت نفس کا سبب بیداری
دل میں زر و سیم لب پہ اللہ غنی
کیا پھرتا ہے دامن کو سنبھالے بندے
بندہ ہے تو اللہ کے بندوں کو نہ بھول

قرأت کی یہ ہنگامہ طرازی کیسی
سر سجدے میں گردن پہ دو عالم کے حقوق
دل ہے تو نماز بھی ہے روزہ بھی قبول
بیدرد کا جینا ہے نہ مرنا برحق

جو زہر لگا ہو جائے وہ لقمہ نہ رہ جائے
فاقہ سے اگر کوئی پڑوسی مر جائے
تاویل سے احباب کو سمجھا لینا
روزے کسی محتاج سے رکھوا لینا

غم اس کا نہیں کہ میہمان آتا ہے
افطار و سحر کے درمیان آتا ہے
یعنی صفِ اولیں کا غازی ہوں میں
اللہ کا بندۂ نمازی ہوں میں

زیبا ہے پر اس طرح ہے کب بیداری
اے عامل بت سازی و شب بیداری
تقدیس کی آغوش کے پالے بندے
اللہ کی یاد کرنے والے بندے

یہ شانِ نماز اے نمازی کیسی
اللہ سے یہ شعبدہ بازی کیسی
دنیا بھی قبول ترکِ دنیا بھی قبول
دل میں ہے اگر دردِ اشعار بھی قبول

انتخاب کی رعایتی شرح

آخر رمضان تک خریدار بننے والے حضرات کو محرم نمبر و رجب نمبر مفت دیئے جائینگے بوقت واحد یا اخراہ میں کتب خانہ حیدری سے سو روپیہ کی کتب خریدنے یا مطبع حیدری میں سو روپیہ کی چھپائی کا کام لینے والے یا دس خریدار بہم پہنچانے والے حضرات کو ایک سال تک پرچہ بلا قیمت روانہ کیا جائیگا

اداریہ

مجلس مقننہ اور ارشادات ہمایونی

"انقلاب" کے گذشتہ شمارہ کا اداریہ اسی دن پریس میں چھپ رہا تھا جس دن مقننہ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ اسی لئے اپنی پچھلی بحث میں جو مجلس مقننہ سے متعلق تھی، ارشادات ہمایونی کی رہنمائی سے محرومی نے مجبور کیا ہو کہ شہریار دکن و برار کے فرمودات کی روشنی میں مقننہ کے مستقبل کو پھر ایک بار سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی جائے۔

حیدرآباد اور برطانوی ہند میں امتیاز کے لئے اکثر قومی قائدین بلا امتیاز مذہب وملت یہی کہتے رہے ہیں کہ یہاں کا راعی اور اس کی رعایا دونوں بھی چونکہ ملک سے باہر کوئی مفاد نہیں رکھتے اس لئے ملک کی ترقی میں قومی جذبہ اور قومی حرکت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس دعوے کی موافقت اور مخالفت میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن ہمارا نقطۂ نظر حقیقت پسندانہ ہے۔ ہم دئے ہوئے وقت میں دئے ہوئے کام کی تکمیل کے مسئلہ پر غور کرتے ہیں اور کسی سانچے میں یہ کام پوری طرح پایۂ تکمیل کو پہونچ سکتا ہے تو اسی کو عقلی اور عملی شواہد کا بہت بڑا ذریعہ بھی تصور کرتے ہیں۔

جمہوریت اور آزادی کا مفہوم فی زمانہ کچھ اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ انگلستان میں بادشاہ کے زیر سایہ عمالی حکومت برسر اقتدار ہے۔ امریکہ میں سرمایہ پرستی کے ہنگامہ کے باوجود وہاں کی عمومی تحریک نے امریکی حکومت کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ بین الاقوامی مسائل میں ایثار سے کام لے اور امریکی محنت کش طبقوں کو کچلنے کی کوشش نہ کرے۔ یہی حال دوسرے ممالک کا بھی ہے لیکن جنگ کے صیدزبوں ممالک میں ابھی عوامی تنظیمات اس درجہ قوی نہیں ہو سکی ہیں کہ کوئی سیاسی شکل اختیار کر کے اپنے لئے کوئی مقام حاصل کر لیں۔ اس قسم کے ممالک میں ہندچین کی مثال عبرت انگیز ہے جس کو فرانس کی جمہوری حکومت نے آزادی دینے سے قطعی انکار کر دیا ہے حالانکہ ان دنوں فرانس میں اشتراکی عنصر غلبہ حاصل کرتا چلا جا رہا ہے۔

اس صورت حال کے جائزے سے ایک حقیقت پسند بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ سیاسی و معاشی تحریکات خواہ وہ کسی نام کسی ذریعہ سے اور کسی بھی شکل و صورت میں ہوں، اگر عوامی مفاد کو ملحوظ رکھیں اور پھر اپنی سعی بلیغ سے اقتدار حاصل کر لیں تو ایسی ہر مقتدر جماعت اور حکومت عوامی ہی سمجھی جاتی ہیں۔ مگر اعتراض کے سینکڑوں پہلو ہوتے ہیں اور معترضین اپنے "حق" سے دست کش ہونا پسند بھی نہیں کرتے جیسا کہ روس کے موجودہ نظام حکومت کا معاملہ ہے اور جس کو ٹراٹسکی (TROTSKY) جیسے اشتمالی کے خلاف اتنا ہی سخت بتایا جاتا ہے جتنا کہ ہٹلر کے وزرا باور کرتے تھے۔ اگر یہ طریقۂ فکر و استدلال درست ہے تو کوئی یہ بتائے کہ آخر "آمریت" اور "اشتمالیت" کا فرق کیا ہوگا؟

اب حالات کے اس تجزیہ کو سامنے رکھ کر حیدرآباد کے موجودہ نظام حکومت میں اپنے بادشاہ کی رہنمائی پر غور کیا جائے تو محسوس و معلوم ہوگا کہ جس ملک میں کوئی مرکوز و متحد الخیال عوامی تحریک ابھی ایسی طاقت ہی نہ حاصل کر سکی ہو جس کے ذریعہ عوام اپنے واجبی حقوق، حقیقی جذبۂ وطن پرستی کے ساتھ منوا سکیں تو پھر ایسے ملک اور حکومت کے لئے شاہانہ رہنمایاں کتنی مفید اور صحت بخش ہوتی ہیں۔ پھر یہ رہنمائی جب ایک ایسے بادشاہ کی طرف سے ہو جس کے سلطانی دماغ پر سلمانی دل نگراں ہو تو ایسی رہنمائی کو نعمت جاننا رعایا کا فرض بن جاتا ہے کیونکہ اعلیحضرت خسرو دکن و برار نے حیدرآباد میں عوامی شعور کی ترقی کا بہت حوصلہ افزا جواب دیا ہے بلکہ بعض صورتوں میں تو یہ حوصلہ افزائی محض ایسے لیڈروں کے احتجاج پر فرمائی گئی ہے جس کی تائید کے لئے کوئی عوامی طاقت موجود ہی نہ تھی۔ اسی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ حیدرآباد کا موجودہ مرکز اقتدار نہ صرف اپنی کسی ہمسایہ مملکت ہی سے بلکہ عالمی حکومتوں سے بھی ہزار گنا بہتر و مفید ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ راعی کے حسب منشا حکومت کا نظم و نسق کس حد تک کار کر سکا ہے؟ اور کسی جماعت کو حکومت سے شکایت رہی ہے تو اس کی ذمہ داری عوامی تحریکوں کے چلانے والوں پر عائد ہوتی ہے یا طریقۂ حکمرانی و جہاں بانی پر؟ ان حقائق سے چشم پوشی نہ کرتے ہوئے، حیدرآباد کی مختلف جماعتی تحریکات اپنی اپنی کوتاہ اندیشیوں کو چھوڑ کر حقیقی اصلاح کی طرف قدم بڑھائیں تو ہم ایسی تمام جماعتوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمارے موجودہ بادشاہ، برطانوی عمالی حکومت کے بادشاہ، اشتراکی روس کے آمر اور جمہوری امریکہ کے صدر سے زیادہ عوامی فلاح و بہبود کے لئے موثر و کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ بادشاہ اپنے آپ کو اللہ کا بندہ بھی جانتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ اس کی بادشاہی اس کی اپنی ذات کے لئے نہیں، بندگان خدا کی فلاح و بہبود کے لئے ہے۔ چنانچہ مجلس مقننہ کے قیام کی منظوری جس میں ہر فرقہ اور پیشہ کے عوامی نمائندے شریک ہیں۔ اس دعوے کی کھلی دلیل ہے کہ اعلیحضرت کی ذات گرامی "راج ہٹ" بن کر عوامی بہتری کے راستے مسدود کرنا نہیں چاہتی۔ اب اس الطاف شاہانہ سے استفادہ کرنا عوامی نمائندوں کا کام ہے۔ لیکن عوامی نمائندے مجلس مقننہ کے قیام سے اب تک کیا کرتے رہے اور انھوں نے آجر و مزدور کے مفادات کی حفاظت کے لئے کتنی قانونی و دستوری صورتوں پر غور کیا محتاج بیان نہیں! یہ واقعات کچھ شہریار دکن سے پوشیدہ بھی نہیں مگر اس کے باوجود مجلس مقننہ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے حوصلہ افزائی کی خاطر ارشاد ہوا:۔

"اب تک مقننہ جس اساس پر چل رہی ہے وہ ایک کامیاب تجربہ ہے"

مگر عوامی نمائندوں کی بھٹکی ہوئی فکر کو راہ پر ڈالنے کے لئے پورے شاہانہ وقار کے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا:۔

"میں حالات و ضروریات زمانہ کی مناسبت و موزونیت سے اس میں وسعت و ترقی کا خواہاں ہوں اور اس مقصد کے لئے میں نے اپنی گورنمنٹ کو حکم دیا ہے کہ وہ جلد سے جلد ایک منتخبہ دستور ساز جماعت کی تشکیل عمل میں لائے جس میں یہاں کی بسنے والی مسلم اور غیر مسلم جماعتیں مساویانہ طور پر نمائندہ رہیں"

ان ارشادات میں حالات و ضروریات زمانہ کی مناسبت و موزونیت رعایا کے موثر اشتراک" اور "مساویانہ نمائندگی" کی معنویت یقیناً مملکت حیدرآباد کی ساری سیاسی جماعتوں کے لئے وہ مستقل پیام عمل ہے جس کے لئے حیدرآبادی عوام بھی بہت بے چین ہیں۔ مگر جیسا کہ شاہ ذیجاہ کے احکام سے ظاہر ہے، راعی کی عطا اور رعایا کی قبولیت کے درمیان رشتہ پیدا کرنے والے عوامی نمائندے اپنے ذاتی اغراض کے پھندوں میں الجھ کر ابھی تک کوئی ایسا لائحہ عمل مرتب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں جس کی ملک کو سخت ضرورت ہے۔ چنانچہ معزز معاصر "پیام" نے اپنی ۲۹ امرداد ۱۳۵۷ف کی اشاعت میں "اورنگ آباد میں" کے مزدوروں کی شکایات شایع کی ہیں جو من وعن درج ذیل ہیں:۔

"۲۸ امرداد ۱۳۵۷ف کو مولوی یاسین زبیری صاحب صبح کی ٹرین سے اورنگ آباد پہونچے۔ اس روز اورنگ آباد مل کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی

اور جب دوسرے روز صبح کو مزدوروں کے لیبر آفیسر کے توسط سے عکز الہام پیارے نے پھر مزدوروں کو بلایا تو مزدوروں نے ان کے پاس جانے اور ملنے سے انکار کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ مزدوروں نے یہ رویہ اس وجہ سے اختیار کیا کہ حکومت نے آج تک مزدوروں کے مسائل اور مطالبات پر ہمدردانہ غور نہیں کیا۔ اس وقت بازار کی گرانی اپنی انتہا کو پہونچی ہوئی ہے لیکن حال یہ ہے کہ اورنگ آباد مل کے مزدوروں کو ماہانہ دس گیارہ روپیہ گرانی الونس ملتا ہے۔ علاوہ اس کے بہت ساری دوسری شکایات بھی ہیں اور جب مزدور شکایت کرتے ہیں تو محکمہ لیبر بھی مل کے مالکوں کا ساتھ دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اورنگ آباد مل کے مزدوروں نے اس طرح ناراضگی کا اظہار کیا۔

اس نوعیت کے واقعات کی اطلاع سمع ہمایونی تک پہونچ ہی جاتی ہے اور جن کو بارہا پیش نظر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے:—

”مجھے امید ہے کہ ملک کی جملہ سیاسی جماعتیں اس مجلس دستور ساز میں سرگرم حصہ لیں گی اور ایک ایسا دستور تیار کریں گی جو ملک کے قابل فخر روایات کو محفوظ رکھتے ہوئے دورِ حاضر کی ضروریات کو پورا کر دے۔“

اس حکیمانہ ارشاد میں ”دورِ حاضر کی ضروریات“ کی رعایت لائق غور و فکر ہے۔ اگر ان مراعات کے باوجود کوئی جماعت مجلس دستور ساز کی منتخبہ جماعت میں شریک رہنے سے انکار کر دے اور اپنے تذبذب، شکوک و شبہات بلکہ تنگ نظری کی بناء پر حقائق کے اعتراف سے روگردانی کرے تو ملک کے لئے اس سے زیادہ بدقسمتی کی بات اور کوئی نہ ہوگی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ شاہ ذیجاہ نے عوام کو اپنی مرضی کے مطابق دستور مدون کرنے کا پورا پورا حق عطا فرمایا ہے۔ اب عوام اور منتخبہ دستور ساز جماعت کے اراکین کا فرض ہے کہ وہ بھی ملک کے حالات کا صحیح طور پر جائزہ لیں اور پھر ایک ایسا دستور مدون کریں جس میں آجر و مزدور، حاکم و محکوم، جاگیردار و بیگار، زمیندار و کسان، سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے عہدہ داران و ماتحتین کے حقوق کا پورا پورا تحفظ ہو اور زندگی کے وہ امتیازات جو ”بلند بامی“ اور ”کوچہ گردی“ کی صورت میں آج بھی موجود ہیں، ہمیشہ کے لئے متوازن ہو جائیں اور جس کی تمنا خسرو دکن یوں فرمائی ہے:—

”میری رعایا خوشحال اور امن و چین کی زندگی بسر کرے۔“

حضرت بندگان عالی کی یہ تمنا ایک ایسے زمانہ میں جب کہ دنیا کے ہر نام نہاد جمہوریہ کے صدر اور عوامی حکومتوں کے وزراء اپنے عوام کو جنگ کے لئے تیار اور کمزور اقوام کا حق حیات چھین لینے پر مائل کر رہے ہیں، خدا ترسی اور انسان دوستی کا ایک ایسا لازوال چشمہ ہے جو ملک کے بھوکے پیاسے اور نیم عریاں عوام کے لئے آب حیات سے کم نہیں — بشرطیکہ عوامی نمائندے اور قائدین اپنے فرائض کو پہچانیں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے تنگ آکر عوام کی سکندری قوت زیر لب گنگنائے

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی؟

اور پھر اپنی ہی مرضی سے ظلمات کو ٹھکراتی ہوئی زندگی کو ڈھاتی ہوئی آب حیات کی جستجو میں لگ جائے۔

وی پی واپس کرنا مذموم حرکت اور ناقابل تلافی اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے۔ امید کہ آپ اس ناشائستہ حرکت کے ہرگز مرتکب نہ ہوں گے۔

محکمہ کوتوالی کیلئے قابل توجہ!

آج کل بلدہ حیدرآباد کے ایسے مقامات پر جہاں عوام کا ہجوم رہتا ہے جیسے اسٹیٹ بینک، دواخانہ عثمانیہ اور دیگر دفاتر حکومت سرکار عالی سیکلوں کے سرقہ کی وارداتیں کثرت سے ہو رہی ہیں چنانچہ ۲ر شہریور ۱۳۵۵ف کو دواخانہ عثمانیہ سے ایسے دو غریب شہریوں کی سیکل اڑائی گئیں جو اب پھر سیکل خریدنے کی سکت نہیں ہے کیونکہ سابق میں جو سیکل پچاس یا پچیس روپیہ میں ملتی تھی اب دو ڈھائی سو روپیوں میں بمشکل حاصل ہوتی ہے۔ گو یہ درست ہے کہ ایسے مقامات پر سیکل کی حفاظت کا انتظام ہے مگر ہر شخص میں سیکل حفاظت کی اجرت ادا کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی۔

ایسے جرائم کے انسداد کے لئے مناسب تو یہ ہوگا کہ محکمہ خفیہ پولیس کے چند آدمی ان مقامات پر متعین کئے جائیں جہاں لوگوں کا اژدہام ہوا کرتا ہے۔ ان خفیہ پولیس کے متعینہ آدمیوں کا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ وہ مقررہ مقامات سے ہٹ کر جہاں سیکلیں رکھدی جاتی ہوں وہاں ٹھہر کر سارقین کو گرفتار کر لیں جس سے اور بھی مسروقہ سیکلیں برآمد ہونے کی امید ہے اور ایسے سارقوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ اس نوعیت کے خفیف جرائم کا ہمیشہ کے لئے استیصال ہو جائے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جناب صدر ناظم صاحب کوتوالی بلدہ و اضلاع اور جناب کوتوال صاحب بلدہ ایسے انتظام کی طرف فوری توجہ مبذول فرمائیں گے۔

دفتر راتب بندی اول اندرون

دفتر راتب بندی اول اندرون کی بد انتظامی اور غریب رعایا کی پریشانیوں کا شہرہ عام ہوتا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ایسے اشخاص جن کے پاس راتب کارڈ نہ ہوں یا گم ہو گئے ہوں اور وہ اپنے کارڈ حاصل کرنا چاہتے ہوں تو ان کو پہلے دو چار مرتبہ دفتر آنے کے لئے پلٹا دیا جاتا ہے اور پھر کافی مدت کے بعد یہ جواب دیا جاتا ہے کہ کارڈ سب دئے جا چکے ہیں اس لئے تا تحقیق و تفتیش انتظار کیا جائے۔ مگر وہ تحقیق و تفتیش ہوتی ہی نہیں اور اس طرح غریب مسافرین اور مقامی ایسے اشخاص جن کے کارڈ گم ہو چکے ہوں، مجبوراً چور بازار سے اجناس حاصل کرتے ہیں یا پھر ہوٹلوں کے کھانے پر اکتفا کرنی پڑتی ہے جہاں اب پچھلی قیمتوں میں چار گنا اضافہ ہو چکا ہے۔ اس بد انتظامی اور غریبوں کی پریشانی کو رفع کرنے کا فوری انتظام کیا جانا مناسب ہوگا تاکہ غریبوں کو کچھ سہولت حاصل رہے۔ ارباب حکومت کم از کم رمضان جیسے مبارک مہینے کی حد تک اس تکلیف کو رفع کرنے کی طرف توجہ فرمائیں تو یہ امر باعث ثواب بھی ہوگا۔

غزل

محمد اسد اللہ

اپنے رُخ سے وہ جو آنچل کو ہٹا دیتے ہیں
دیکھنے والوں کو دیوانہ بنا دیتے ہیں

درد و غم میرے دلِ زار کو دینے والے
درد بڑھتا ہے تو ہم تجھ کو دعا دیتے ہیں

کرکے پامال مرے دل کو وہ فرماتے ہیں
ہم یونہیں چاہنے والوں کو مٹا دیتے ہیں

وہ اگر سامنے آتے نہیں میرے تو کیا
اپنی آواز تو پردے سے سنا دیتے ہیں

دِل سے نالے جو نکلتے ہیں شبِ فرقت میں
کچھ خبر ہے تمہیں وہ عرش ہلا دیتے ہیں

ان کی قسمت میں یہ لکھی تھی سعادت جو ہم
اہلِ دل بارِ امانت جو اٹھا لیتے ہیں

اوقات وادعیہ سحر و فطار ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۶ھ برائے مذہب شیعہ

تحقیق جناب ابوالقاسم حسنا مجتہد عصر ... [illegible]

تاریخ	روز	انتہائے سحر (گھنٹہ)	انتہائے سحر (منٹ)	طلوع آفتاب (گھنٹہ)	طلوع آفتاب (منٹ)	ابتدائے [illegible] (گھنٹہ)	ابتدائے [illegible] (منٹ)	[illegible] (گھنٹہ)	[illegible] (منٹ)	[illegible]
۱	جمعہ	۴	۱۰	۵	۴۷	۱۲	۳۱	۷	۸	نیک
۲	شنبہ	۴	۱۱	۵	۴۶	۱۲	۳۲	۷	۸	نیک
۳	یکشنبہ	۴	۱۱	۵	۴۶	۱۲	۳۲	۷	۸	نحس اکبر
۴	دوشنبہ	۴	۱۱	۵	۴۷	۱۲	۳۳	۷	۸	بد
۵	سہ شنبہ	۴	۱۱	۵	۴۷	۱۲	۳۳	۷	۸	نحس
۶	چہارشنبہ	۴	۱۳	۵	۴۸	۱۲	۳۴	۷	۸	بد
۷	پنجشنبہ	۴	۱۳	۵	۴۹	۱۲	۳۴	۷	۸	نیک
۸	جمعہ	۴	۱۴	۵	۴۹	۱۲	۳۵	۷	۸	نیک
۹	شنبہ	۴	۱۴	۵	۴۹	۱۲	۳۵	۷	۷	نیک
۱۰	یکشنبہ	۴	۱۵	۵	۵۰	۱۲	۳۶	۷	۷	میانہ
۱۱	دوشنبہ	۴	۱۵	۵	۵۰	۱۲	۳۶	۷	۷	بد
۱۲	سہ شنبہ	۴	۱۶	۵	۵۱	۱۲	۳۷	۷	۷	میانہ
۱۳	چہارشنبہ	۴	۱۶	۵	۵۱	۱۲	۳۷	۷	۷	نحس
۱۴	پنجشنبہ	۴	۱۶	۵	۵۱	۱۲	۳۷	۷	۷	[illegible]
۱۵	جمعہ	۴	۱۷	۵	۵۲	۱۲	۳۸	۷	۶	نیک
۱۶	شنبہ	۴	۱۷	۵	۵۲	۱۲	۳۸	۷	۶	نحس
۱۷	یکشنبہ	۴	۱۸	۵	۵۲	۱۲	۳۸	۷	۵	میانہ
۱۸	دوشنبہ	۴	۱۸	۵	۵۳	۱۲	۳۸	۷	۵	بد
۱۹	سہ شنبہ	۴	۱۹	۵	۵۳	۱۲	۳۹	۷	۵	میانہ
۲۰	چہارشنبہ	۴	۱۹	۵	۵۳	۱۲	۳۹	۷	۴	نحس اکبر
۲۱	پنجشنبہ	۴	۱۹	۵	۵۴	۱۲	۳۹	۷	۴	نیک
۲۲	جمعہ	۴	۲۰	۵	۵۴	۱۲	۴۰	۷	۴	نیک
۲۳	شنبہ	۴	۲۰	۵	۵۴	۱۲	۴۰	۷	۳	نیک
۲۴	یکشنبہ	۴	۲۱	۵	۵۴	۱۲	۴۱	۷	۳	نحس اکبر
۲۵	دوشنبہ	۴	۲۱	۵	۵۴	۱۲	۴۱	۷	۳	نحس
۲۶	سہ شنبہ	۴	۲۲	۵	۵۵	۱۲	۴۲	۷	۲	میانہ
۲۷	چہارشنبہ	۴	۲۲	۵	۵۵	۱۲	۴۲	۷	۲	بد
۲۸	پنجشنبہ	۴	۲۳	۵	۵۶	۱۲	۴۳	۷	۱	نیک
۲۹	جمعہ	۴	۲۳	۵	۵۶	۱۲	۴۴	۷	۱	نیک

مبطلات صوم روزے کو توڑنے والی چیزیں دس ہیں

(۱) کھانا عمداً (۲) پینا عمداً (۳) جنب ہونا عمداً و اختیاراً (۴) عمداً خدا و رسول اور ائمہ طاہرین اور تمام انبیاء اور اوصیاء اور فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی طرف کوئی جھوٹی بات کو منسوب کرنا علی الاحوط (۵) عمداً تمام سر کا پانی میں ڈبونا یا غوطہ لگانا علی الاحوط (۶) عمداً غبار غلیظ کا حلق میں پہونچانا حلال ہو مثل آٹے کے یا حرام ہو مثل خاک کے (۷) عمداً اور اختیاراً قے کرنا (اگر بے ارادہ یک قے ہو تو روزہ صحیح ہے) (۸) حقنہ کرنا پتلی چیز سے یعنی کسی پتلی چیز کو پاخانہ کے مقام سے معدہ تک پہونچانا علی الاحوط (۹) جنابت پر باقی رہنا طلوع صبح صادق

نظام الاوقات صیام شہر رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ

متفقہ علمائے کرام مجریہ محکمہ صدارت العالیہ سرکار عالی حسب اجازت بلدہ ... [illegible]

روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ ۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شنبہ ۱۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ ۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یکشنبہ ۱۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ ۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوشنبہ ۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ ۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سہ شنبہ ۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ ۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چہارشنبہ ۲۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ ۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پنجشنبہ ۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ ۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جمعہ ۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ ۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شنبہ ۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شنبہ ۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یکشنبہ ۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ ۱۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوشنبہ ۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوشنبہ ۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سہ شنبہ ۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ شنبہ ۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چہارشنبہ ۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چہارشنبہ ۱۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پنجشنبہ ۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پنجشنبہ ۱۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جمعہ ۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ ۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نظام الاوقات سنہ شوال

روز							روز						
۲ یکشنبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵ چہارشنبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳ دوشنبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۶ پنجشنبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴ سہ شنبہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۷ جمعہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نظام الاوقات مستقر ہائے اضلاع

اضلاع	وقت سحر	وقت افطار	اضلاع	وقت سحر	وقت افطار
اورنگ آباد	۷ منٹ زیادہ	۱۷ منٹ زیادہ	نظام آباد	۱ منٹ کم	۴ منٹ زیادہ
بیڑ	۸ " "	۱۲ " "	محبوب نگر	۴ " زیادہ	۱ " "
ناندیڑ	۱ " "	۸ " "	نلگنڈہ	۳ " کم	۲ " "
گلبرگہ	۷ " "	۶ " "	ورنگل	۶ " "	۱۴ " "
بیدر	۳ " "	۵ " "	کریم نگر	۵ " "	۱ " "
رائچور	۷ " "	۳ " "	عادل آباد	۶ " "	
عثمان آباد	۹ " "	۱۱ " "	میدک		۲ منٹ زیادہ
پربھنی	۳ " "	۱۰ " "	[illegible]	۵ منٹ کم	۸ " "
[illegible]	۳ " "	۱۴ " "	[illegible]	۹ " "	۶ " "
[illegible]	۱ " "	۱۱ " "	[illegible]	[illegible]	[illegible]

...تک یعنی عمداً صبح صادق تک غسل جنابت یا تیمم بدل غسل نہ کرنا اسی طرح غسل حیض و نفاس کو بھی (اگر پاک ہو جائے تو) صبح صادق سے پہلے کرے ورنہ قضا لازم اور کفارہ احوط ہے (۱۰) سو جانا جنب کا تیسری مرتبہ یا زیادہ میں صبح صادق تک جس صورت میں کہ یقین نہ رکھتا ہو کہ میں غسل کرنے کے لئے ایسے وقت میں بیدار ہو سکتا ہوں کہ امکان غسل کا یا تیمم کا رکھتا ... یہ سب چیزیں موجب قضا ... [illegible]

از چراغ ہدایت

آلِ محمدؐ کا بے نظیر ایثار

از جناب باقر رضوی امانت خانی

شہ سبطین … کی سجدہ ادا کر کے … علی و فاطمہ سبطین … نے رکھے روزے
… کسی سائل نے آکر … پہ در کو کھٹکا یا
… آلِ نبی … میرا مدد گار ہو … کئی دن کا میں بھوکا ہوں … کر ہے بھوکا
سنی آلِ نبی نے جب کہ یہ آواز سائل کی … علی و فاطمہ سبطین و فضہ … بھی
کیا افطار پانی سے مگر پھر بھی رکھے روزے … نمازیں ختم کیں افطار کرنے کے لئے بیٹھے
… اسیر غم زدہ … بہت … کا بھوکا
کسی سائل کو … آج تک … کرو سیراب … سخاوت کی … دریا
پیسنا تھا کہ دریائے سخاوت جوش میں آیا … طعام ماحضر جتنا تھا سائل … سب پایا
… کا اس دن بھی … کیا روزہ … مگر سب نے … روزہ آخر نہیں …
چھپا جب … مغرب بھی جا کر … افشا … افطار روزہ کا کیا … بھی …
… نے لاکر سامنے سب … رکھ دیں … کے تین … زردی ہر اک کی …
… آواز گدا در سے … یتیم بے نوا میں ہوں مجھے فاقے پہ فاقے
گدا کو سیر کرنا آلِ احمدؐ کی نشانی ہے … بہت مشہور ایثار و سخاوت کی کہانی …
سنی آواز سائل جس گھڑی آلِ محمدؐ نے … ہر اک نے رکھ دئے … کہا مولا نے …
گدا کو ہاتھ خالی آج تک ہم نے نہیں پھیرا … اسے یہ روٹیاں دیدو یہ ہو کا … کا
نمک سے تیسرا روزہ بھی آل نے کھولا … کہ دیں ایثار کی تعلیم مقصد تھا یہی ان کا

کہانی یہ نہیں باقر ہیں اک درس عبرت ہے
کریں ایثار جتنا ہو سکے اس کی ضرورت ہے

دعائے خوشتر

الٰہی ہم مسلمانوں کے دل سے دور غفلت ہو … ہمارے دامن ہستی پہ داغ جہالت ہو
سلیقہ دے ہمیں ہر کام کا اور ہمت مرداں … ہماری قوم کا ہر فرد پابند شریعت ہو
خداوندا ہماری قوم میں بھی جوش پیدا کر … ہر اک اخبار قومی اپنا معیار صحافت ہو
الٰہی جلد استیصال ظلم و جور ہو جائے … جہاں میں ہر طرف رائج … عدالت ہی عدالت ہو
اگر ہم صبر و استقلال سے … کرلیں … نصیب دشمناں … ذلت ہو
… اے دل ہمہ تن مستعد ہو جا … مگر تیری کوئی حرکت نہ مجبول شرارت ہو
… مرگ انبوہ جشنے دارد … مزہ … جب ہی کہ جب کثرت میں وحدت ہو
سمجھ لیں بنی آدم کہ … گر تو اپنا بل … ہر اک فرد … خود … محنت مشقت ہو
… بیکاری تن آسانی نہیں اچھی … کمال ایسا کر … پیدا کہ جس کی قدر و قیمت ہو
فضائل ایسے پیدا کر خصائل ایسا … کر … کہ تیری قالب سر پہ بھی دستار فضیلت ہو
… افراد ملت … وہ جو ہر دار آئینہ … کہ جو ہر بزم کی رونق … ہر محفل کی زینت ہو
مسلماں اس طرح آپس میں ہوں شیر و شکر خوشتر
کہ جس پر فخر ہو انسان کو … آدمیت ہو

انتقال نواب بیگم علی

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ … نواب … فضل علی خاں والی … نے بتاریخ یکم جولائی … بروز … جمعہ … ۱۱ بجے اپنی ریاست میں انتقال فرمایا۔ خداوند عالم مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحوم نہایت با اخلاق و … شریف رئیس تھے

کاغذ کی قلت

مراسلہ محکمہ اطلاعات سرکار عالی حیدرآباد دکن … واقع ۲۶ … ۵۵ ف

نشان مراسلہ (۱۰۲۷) پی بی سی

منجانب رشید احمد رزاقی ناظم … بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار انتخاب حیدرآباد (دکن) … سربراہی کاغذ

فی الوقت کاغذ کی تیاری کی خام اشیاء کی درآمد نہ ہو سکنے کی وجہ سے تقریباً بند ہو چکی ہے اور موجودہ اسٹاک شائد دو ماہ سے زیادہ مدت کیلئے کافی نہ ہو سکے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ کاغذ کے استعمال میں حتی الوسع کفایت برتی جائے جناب سے یہ اپیل کی جاتی ہے کہ اگر اپنے موقر اخبار کے صفحات گھٹا دیں تو مناسب ہوگا تاکہ موجودہ اسٹاک زیادہ سے زیادہ مدت تک کام آسکے۔ یہ امر جناب سے مخفی نہ ہوگا کہ ضرورت کے تحت انگلستان اور دوسرے ملکوں کے اخبارات نے بھی اپنے صفحوں کی تعداد میں معتدبہ کمی کر دی ہے۔

ناظم رشید احمد رزاقی

معاونین ''انتخاب'' مطلع ہوں!

ہم نے اس شمارہ میں محکمہ اطلاعات سرکار عالی کا وہ اعلان شائع کیا ہے جس کا تعلق کاغذ کی قلت سے ہے اس کے علاوہ بجائے … کے … فی ریم کاغذ کی قیمت بھی بڑھا دی گئی ہے چونکہ ہم اب تک ضخیم خصوصی شماروں کے علاوہ معمولی شمارے بھی (۱۶) یا (۱۲) صفحات کے شائع کرتے رہے ہیں اس لئے اس خصوصیت کو باقی رکھنے کے لئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ اگر کاغذ کی فراہمی دشوار ہو جائے تو آئندہ بھی صفحات کو کم کئے بغیر ہر ماہ زیادہ سے زیادہ تین اور کم سے کم دو اخبار … معزز معاونین کی خدمت میں پیش ہوتی رہیں اور پھر جیسے ہی کاغذ حسب ضرورت حاصل ہوگا تو چار شمارے شائع کئے جائیں گے جیسا کہ اب تک پابندی کے ساتھ کیا جا رہا ہے توقع ہے کہ معاونین ''انتخاب'' اس تبدیلی کو جو مجبوراً پیدا کی جا رہی ہے پسند فرمائیں گے۔

اس روشن زمانہ میں تاریکی

گذشتہ ایک ہفتہ سے پالسی … اور … نور الامراء کے راستوں پر سرکاری برقی قمقمے روشن نہیں ہو رہے ہیں جس کی وجہ اکثر راہروں کو آمد و رفت کی تکلیف محسوس ہو رہی ہے خصوصاً آج کل جبکہ موسم باراں کی وجہ سے مطلع ابر آلود رہا ہے یہ تاریکی بہت شدید ہوا کرتی ہے جس کی وجہ سے حادثات ہونے کا بھی اندیشہ ہے لیکن متعلقہ حکام نہ تو کبھی برقی انتظامات کا خود معائنہ کرتے ہیں لیکن … غیر … سے با زپرس کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے ملک کے عہدہ داروں کو متوسط اور غریب طبقوں کی تکالیف کا کوئی احساس ہی نہیں ہے کیونکہ وہ خود کشادہ اور روشن بنگلوں میں آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر جبکہ شدید تاریکی کی وجہ سے راہروں اور محلے والوں میں محکمہ برقی کی طرف سے بدگمانیاں پیدا ہو رہی ہیں ہمیں توقع ہے کہ ارباب متعلقہ ضروری انتظامات کی طرف فوری توجہ مبذول فرمائیں گے تاکہ شکایت کا پارہ چڑھنے نہ پائے۔

درگاہ پنجہ شاہ ولایت میں نماز جماعت دورہ قرآن مجید افطار صوم حسب سال گذشتہ باہتمام جناب نواب مہدی علی عابدی صاحب جاگیردار باوقات ذیل روزانہ مقرر ہے ۱/۲ ۲ بجے نماز ظہرین با جماعت۔ بہ اقتدائے سرکار محسن الملت قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

"شیعیت و حسینیت"

(۹)

بسلسلہ انتخاب نمبر (۷) مورخہ ۲۴ رشعبان ۱۳۶۷ھ صفحہ (۳)

نوشتہ عالیجناب سرکار صدرالملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہٗ سرپرست دائرۃ الاشاعۃ و پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات ضلع مرادآباد۔ یو۔پی

ہم نے اپنے اس مضمون میں جو کچھ عرض کیا وہ سب "شیعیت و حسینیت" کے حوالے سے۔ بار بار اپنی قوم کو شیعہ و حسینی کہہ کر پکارا۔ اور مقصد کلام یہ رہا کہ باوجود ادعائے شیعیت و حسینیت عمل کا یہ عالم۔ مذہب اور مذہبیات سے اتنی غفلت۔ شیعہ اور حسینی عملی میدان میں اتنے پیچھے اب سب شیعہ و حسینی مل کر اگر یہ سوال کرنے بیٹھیں کہ جناب آخر ہمارے فرائض اتنے سخت کیوں۔ "شیعیت و حسینیت" کے بار بار حوالے سے کیا فائدہ اور کیا مقصود۔ ادعائے "شیعیت و حسینیت" کے محرک نقرہ سے ذمہ داریوں کے اس قدر شدید کر دینے کی کیا وجہ۔ آخر کلف تو سبھی ہیں انسان تو سارے ہی آدمی ہیں مسلمان اور بھی ہیں تو میں اس کا جواب بھی پیش کروں گا اور کسی قدر تفصیل سے پیش کروں گا مگر کوشش یہ کروں گا کہ اگر آپ کی نظر میں بھی انصاف اور دل میں حق پسندی ہو تو اطمینان کی لہر دوڑ جائے۔ حق واضح ہو کر ہی رہے اپنی منزلت اور اپنی ذمہ داری کا اعتراف بلکہ اپنی زبون حالی کو تسلیم کرنا ہی پڑے سنئے! شیعہ کیا معنی ائمہ اہلبیت کو ماننے والا اور حسینی کیا یعنی امام حسین علیہ السلام کا شیدائی یعنی ائمہ کو ماننا اور شیدائی حسینؑ ہونا ہی "شیعیت و حسینیت" ہے مگر کیا ان الفاظ سے "شیعیت و حسینیت" مکمل ہو جاتی ہے اگر صرف "پانی" کا نام لینے سے تری پیدا نہیں ہو سکتی اگر محض "برف" کا لفظ بول دینے سے برودت طاری نہیں ہو سکتی اگر فقط "آگ" کہہ دینے سے حرارت نہیں آ سکتی اگر محض "گل بنفشہ" کا نام زبان پر جاری کرنے سے بخار نہیں اتر سکتا اگر فقط "زہر" کا لفظ زبان پر آ جانے سے آدمی مر نہیں سکتا اور اگر صرف "تریاق" کا نام لینے سے زہر نہیں اتر سکتا اور یقیناً ایسا ہی ہے تو لامحالہ ان الفاظ سے بھی شیعیت و حسینیت کی تکمیل نہیں ہو سکتی بلکہ کچھ اور ضروری ہے اور وہ کیا ہے۔ وہی اپنی ذمہ داریوں کا احساس۔ اعمال کی اصلاح ائمہ اور سیدالشہداء کی تاسی جس کا زیادہ بار شیعوں اور حسینیوں کی گردن پر ہے۔ اور یہ باریکیوں کر لیکا ہو گا احکام الٰہیہ پر عمل کرنے سے۔ بغیر احکام الٰہیہ پر عمل کئے ہوئے ائمہ کا اعتقاد اور حسینؑ سے محبت خواب بے تعبیر جسد بے روح اور لفظ بے معنے ہے آپ ائمہ کو مانتے ہیں اور حسینؑ سے محبت کرتے ہیں ائمہ اور حسینؑ کی تمام عظمت و عزت و محبت کیوں ہے۔ خدا کے سبب سے خدا کی طرف سے خدا کی وجہ سے جو منظاہری آثار عظمت۔ جاہ و جلال تخت و تاج تو ان حضرات سے چھین ہی لیا گیا تھا اب صرف خدائی عظمت و عزت و وجاہت باقی رہ جاتی ہے یعنی وہ اللہ والے تھے ہادی راہ خدا تھے مبلغ احکام خدا تھے اس لئے ہم ان کو مانتے ہیں اور اس لئے ان سے محبت کرتے ہیں مگر جب احکام خدا ہی کی عظمت و عزت و محبت نہیں تو خدا کی عظمت و عزت و محبت کا کیا ثبوت اور جب خدا ہی کی عظمت و عزت و محبت بے ثبوت ہو گئی تو ائمہ اور حسینؑ کی عظمت و عزت و محبت کے کیا معنے اور اس "شیعیت و حسینیت" کا کیا ماحصل۔

یوں سمجھئے کہ اینٹ پتھر۔ گھاس پھوس۔ جانور۔ آدمی۔ دیوانہ ہوشیار۔ جاہل پڑھا لکھا۔ مولوی مجتہد۔ امام۔ نبی۔ رسولؐ سب مانتے ہیں اور بغیر کاوش استدلال سمجھانا پڑتا ہے کہ ان میں سے بعض کے ذمہ تو کوئی فریضہ ہے ہی نہیں یعنی اینٹ پتھر گھاس پھوس اور دیوانہ۔ باقی کے ذمہ فرائض ہیں مگر کیا برابر۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جاہل کے اور فرائض پڑھے لکھے کے اور فرائض۔ مولوی کے اور فرائض مجتہد کے اور فرائض اسی طرح امام نبی اور رسولؐ کے بڑے بڑے فرائض امتیاز رکھتے ہیں جتنا مرتبہ بلند اتنے ہی فرائض بلند ان میں سے جو کوئی اپنے مرتبہ سے تنزل کرا پھر مرتبہ کی بلندی کا اعلان اور اپنے امتیاز کا دعویٰ کر کے میدان میں آئے گا اس کے فرائض زیادہ ہوں گے اور اگر ان فرائض کی پابندی نہ کرے گا تو مرتبہ سے معزول۔ آدمی فرائض آدمیت سے غافل ہو گا تو جانور کہلائے گا عاقل غیر مکلف بن کر رہے گا تو پاگل سمجھا جائے گا اسی طرح فرائض سے غافل پڑھے لکھے کو جاہل اور مولوی مجتہد کو عاصی کے لباس میں پیش کرے گا اب ایک دوسری تقسیم ملاحظہ کیجئے۔ دہریہ۔ مذہب پرست کافر۔ مسلم۔ شیعہ حسینی۔ آخر الذکر سب ان کے فرائض غیر آدمی سے بلند اور پھر سب مانتے ہیں اور بغیر کاوش استدلال کے مان لیتے ہیں کہ ان میں سے بعض کی مشکلات فرائض بعض سے سخت ہیں ایک بد اعمالیاں کرتا ہے تو کوئی پوچھتا بھی نہیں مگر مذہب پرست کا فرکی برائی اس لئے قابل گرفت ہو جاتی ہے کہ وہ مذہب کا قائل ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ بھئی یہ تو با مذہب ہو کر لا مذہب ہو گیا۔ مسلم غلطی کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو ننگ اسلام ہے یعنی وہی مرتبے سے معزول۔ دنیا کا یہ فیصلہ کہ اس کا ادعا منصب باطل۔ یہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے مگر شیعہ اور حسینی غلطیاں اور پے در پے شرمناک غلطیاں بھی کرتے رہیں اور ان کے ادعا کی تصدیق بھی کی جا سکے۔ ان کا طرۂ امتیازات مزین و مرصع بھی ہے۔ ان کے فسیح تمام فضائل و کمالات بھی بحال اور قابل تسلیم رہیں آخر کیوں کر ممکن ہے اور ساری دنیا کا مسلمہ قاعدہ ان کے لئے کیوں کر ٹوٹ جائے۔ یقیناً ان کے فرائض بھی سب ماتحتوں سے دشوار۔ ان کی مشکلات بھی غیروں سے سوا اور ان کی غفلتیں ان کی غلطیاں۔ ان کی فروگزاشتیں بھی اوروں سے زیادہ قابل طعن و ملامت ہوں گی دنیا کہے گی اور ان کو سننا پڑے گا زمانہ زبان زنی کرے گا اور ان کو برداشت کرنی ہو گی اور یہ طعن و ملامت یہ زبان زنی بالکل برمحل ہو گی کہ یہ کیسے شیعہ اور حسینی۔ ان سے تو غیر بہتر۔ دعوائے "شیعیت و حسینیت" کے باوجود یہ حال۔ یا یوں سمجھئے کہ ایک درس گاہ ہے جس میں متعدد درجات ہیں اور متعدد مدرسین ہیں مثلاً دس درجے ہیں اور دس مدرس۔ پہلے درجے میں طالب علم آیا اس درجے کے مدرس سے تعلیم حاصل کی اس کی کیا حیثیت ہے بالکل معمولی اس کی غلطیاں بہت ہلکی بہت زیادہ نظر انداز کرنے کے قابل کوئی ان کو گنتا بھی نہیں وہی طالب علم دوسرے درجے میں دوسرے مدرس کے پاس پہنچا اس سے تعلیم حاصل کی غلطیوں میں وزن بڑھا کچھ کچھ گرفت شروع ہوئی تیسرے درجے میں پہنچا تیسرے مدرس سے تعلیم حاصل کی غلطیاں اور گراں ہوئیں گرفت اور سخت ہوئی اسی طرح دسویں درجے تک جتنا رتبہ سوا ہوا اتنی ہی مشکل سوا ہوئی یہاں تک کہ معمولی معمولی لغزشیں شمار میں آنے لگیں الزامات بڑھنے لگے ہر غلطی کیا معنی ہر لغزش قابل ملامت و طعن ہو گئی۔ یہاں تک کہ اگر غلطیوں میں اس کی حالت شرمناک ہو گی تو لوگ یہی کہیں گے کہ اب تک پڑھا کیا دس سال کیا کیا بالکل جاہل کا جاہل ہی رہا ننگ اخلاق و تعلیم۔ بدنام کنندۂ اساتذہ ذلیل کن درس گاہ یہ ترتیب الزام و طعن اور یہ رتبہ بہ رتبہ درجہ بہ درجہ اضافۂ مشکلات کیوں اسی لئے کہ ذمہ داری و گرانباری کے اسباب بڑھتے رہے پہلے صرف ایک معلم سے استفادہ کیا تھا پھر دو سے پھر تین سے یہاں تک کہ جب دس معلموں کا اثر ان کی تعلیمات کا فیض ان کے افادات کا نتیجہ اس کے اندر جمع ہو جانے کی امید اس سے وابستہ ہوئی تو ذمہ داری و گرانباری مکمل ہوئی اور سب کہنے لگے کہ وہ جس رتبہ میں ہے اس کا سنبھالنا مشکل ہے۔ غلطیاں خلاف امید و توقع نظر آنے کے سبب الزام و طعن اور ملامت میں اتنی شدت بھی ہو گئی اسی مثال و قیاس کے ماتحت شیعوں اور حسینیوں کا رتبہ بھی ملاحظہ فرمایئے ایک خدائی درس گاہ ہے جس کے معلم اول حضرت آدمؑ تھے اس کے بعد معلمین کا سلسلہ حضرت رسالتمآبؐ تک رہا اور آپ کے بعد ائمہ معلم ہوئے اسی طرح درجات میں ترتیب رہی اور مشکلات میں فرق رہا۔ وہ لوگ جنہوں

نے حضرت آدم کو جو فیض حاصل کئے با اعتبار حد کے ادر رتبہ بلحاظ مشکلات بطور ذمہ دار و گراں باری بلحاظ سے کم ادنٰی آگے رتبہ بہ رتبہ علیٰ لہ سلسلہ بہ سلسلہ سختی و مشکلات اور اس میں اضافہ نیز یہ مسلم کہ انبیاء معلم مدرس گاہ الٰہی کے اصول و قوانین و احکام گذشتہ معلم کے پسندیدہ تھے اور جب تمام اصول و قوانین و احکام کو بھی جامع تھے لہٰذا فیوض و افادات کے جمع ہونے چلے جانے کی امید بر محل بھی بڑھتی چلی جائے گی یہاں تک کہ جناب رسالتمآب کی تعلیم میں جو لوگ آئے ان کو تمام سلف سے زیادہ بلند مرتبہ یعنی مشکلات کے محل میں نہایت ذمہ دار و گراں بار ہونا چاہئے اب اس پر ائمہ کی اعلیٰ تعلیمات کا مزید اضافہ جن میں امام حسین علیہ السلام کی تعلیمات بھی شامل یعنی سب غلطی کریں تو کریں یہ کیوں کریں ان کو تو سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہونا چاہئے ان کی مشکلات ان کی ذمہ داریاں اور گراں باریاں تو سب سے بڑھ کر ہونی چاہئیں ان کو تو تمام فیوض و افادات کا جامع ہونا چاہئے اور یہی ہیں شیعہ حسینی لہٰذا اگر یہ غلطیاں کریں تو کیوں نہ سب سے زیادہ قابل الزام و طعن و ملامت ہوں۔ ہوں گے اور ضرور ہوں گے انہی کو تو سب سے زیادہ ننگ اخلاق و تعلیم۔ بدنام کن اساتذہ ذلیل کن درس گاہ کہا جائے گا اور ان کو یہ الفاظ سننے پڑیں گے کہ یہ حال اور یہ ادعا۔ یہ رتبہ اور یہ تنزل شیعہ اور حسینی ہو کر یہ غفلتیں اور یہ حرکتیں لباس "شیعیت و حسینیت" پر ایسے بدنما داغ ایسے گندہ دھبے۔

یہی تو تفصیل ہے معصوم کے اس ارشاد کی کونوا لنا زینًا و لا تکونوا لنا شینًا تم ہمارے لئے زینت بنا ہمارے لئے باعث ننگ و عار نہ بنا اور یہی تو شرح ہے حضرت کی اس حدیث کے متن کی من اطاع اللہ فہو لنا محب و من عصی اللہ فہو لنا عدو جو خدا کی اطاعت کرے وہ ہمارا دوست ہے اور جو خدا کی معصیت کرے وہ ہمارا عدو ہے۔ غرض ہمارے کے عیوب و نقائص اور مطاعن و معاصی کی فہرست بہت طویل ہے مگر فرصت اور گنجائش حالات بہت مختصر۔ اصلاح اخلاق اور تعلیم قوانین مذہب کے موضوع میں اگر آپ میری کوئی مفصل کتاب ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں تو تعلیم الشہداء کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت میں سعی فرمائیے پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے اب دوسرے کی فکر ہے۔ اس کتاب میں آپ کو اس موضوع پر بڑا مواد ملیگا جس پر یہ مضمون ختم فرمایا۔ لیکن اس مضمون میں اس کتاب کا اقتباس بالکل نہیں ہے بلکہ یہ ایک علیحدہ سے جدید فکر و نظر کا نتیجہ ہے۔

خاتمہ خاتمہ کلام میں ایک حدیث شریف نقل کی جاتی ہے جو مضمون سے بہت زیادہ مربوط بھی ہے۔ بستان موعظت کے سدا بہار پھولوں کا گلدستہ بھی دریائے نصیحت کے آب دار موتیوں کا ہار بھی اور معصوم کا متبرک و مقدس کلام ہونے کی جہت سے خاتمہ بالخیر ہونے کا وسیلہ بھی۔ اور وہ یہ ہے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا۔ مسلمان اس کے برادر مسلم پر تیس حقوق ہیں جب تک کہ وہ ان کو ادا نہ کرے گا بری الذمہ نہ ہوگا یا پھر یہ کہ صاحب حقوق معاف کردے۔ (۱) اس کی خطا کو بخش دے۔ (۲) اس کی آہ و زاری پر رحم کرے۔ (۳) اس کے پوشیدنی امور کو چھپائے۔ (۴) اگر وہ لغزش کرے تو اس کو سنبھال لے۔ (۵) اس کی معذرت کو قبول کرے۔ (۶) اگر کوئی اس کی غیبت کرتا ہو تو اس کو رد کرے۔ (۷) اس کو ہمیشہ نصیحت کرتا رہے۔ (۸) اس کی دوستی و برادری کی نگہداشت کرے۔ (۹) اس کے ناموس و حرمت کی حفاظت کرے۔ (۱۰) وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ (۱۱) جب وہ مر جائے تو اس کی میت پر آئے۔ (۱۲) اس کی دعوت کو منظور کرے۔ (۱۳) اس کے ہدیہ کو قبول کرے (۱۴) اس کے احسان و عطا کا بدلہ دے (۱۵) اس کی نعمت کا شکریہ ادا کرے۔ (۱۶) اس کی مدد خوب کرے (۱۷) اس کی زوجہ کی نگرانی کرے۔ (۱۸) اس کی حاجت کو روا کرے۔ (۱۹) اگر وہ کسی سے کسی چیز کا خواہش مند ہو تو اس کے لئے سعی و سفارش کرے۔ (۲۰) جب اس کو چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔ (۲۱) اگر اس کی کوئی چیز گم ہو جائے اور یہ پائے تو اس کے پاس پہنچا دے۔ (۲۲) اس کے سلام کا جواب دے۔ (۲۳) اس سے شیریں کلام کرے۔ (۲۴) اس کے انعام کی پذیرائی کرے۔ (۲۵) اس کی قسموں کا اعتبار کرے۔ (۲۶) اس کے دوست سے دوستی رکھے دشمنی نہ کرے۔ (۲۷) اس کے ظالم و مظلوم ہونے کی دونوں حالتوں میں اس کی مدد کرے یعنی ظالم ہونے کی صورت میں تو اس کو ظلم سے روکے اور مظلوم ہونے کی صورت میں اس کا حق دلانے کے لئے اس کی مدد کرے۔ (۲۸) اس کو مصیبت و بلا کے حوالے نہ کرے اور اگر وہ مبتلا ہو جائے تو بے مدد نہ چھوڑے۔ (۲۹) اس کے لئے ایسی اچھائی کو پسند کرے جس کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (۳۰) جس چیز کو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے اس کے لئے بھی ناپسند کرے۔

(والسلام خیر ختام)

رسالتمآب کے ولادت کے وقت اس عہد کے سلاطین و علماء

جناب رسالت مآب کی ولادت باسعادت و ظہور پر نور کے زمانے میں اکثر عرب کے حصے غیر قوموں کے زیر حکومت تھے۔ کوہستان عرب کے تمام شمالی حصے اور ملک شام و فلسطین و مصر بادشاہان قسطنطنیہ کی عملداری میں تھے جو مذہب عیسائی رکھتے تھے اور خلیج فارس کا کنارہ الجزیرہ نمائے عرب کے جنوبی حصے خسروان فارس کے قلمرو میں شامل تھے جو سب کے سب مجوسی آتش پرست تھے۔ بحر قلزم کی ساحل کا ایک حصہ مکہ معظمہ کے جنوب تک عیسائی بادشاہان حبش کا ماتحت تھا بجز مکہ معظمہ اور وسط کے دشوار گذار مقامات آزاد تھے اکثر اہل عرب کا مذہب ان کے احکام کے موافق تھا۔ چنانچہ جہاں اہل یمن اور اہل حبش تھے۔ وہاں عیسائی مذہب کا غلبہ تھا اور جہاں فارس والوں کی عملداری تھی وہاں مذہب منوچہر و مجوس پایا جاتا تھا۔ حالانکہ یہ دونوں مذاہب عقائد میں بالکل مختلف ہیں بلحاظ سب مقاموں میں بت پرستی کا نہایت زور تھا۔ زمانہ سلف میں اہل عرب ایک خدا یعنی خالق آسمان و زمین کی پرستش کرتے تھے۔ مگر آخر کار انھوں نے وہ پرستش چھوڑ دی اور حبشیوں کے واسطے جنہیں وہ خدا کا بیٹا کہتے تھے مندر بنائے اور یقین کرنے لگے کہ یہ شیاطین سیاروں اور ستاروں میں رہتے ہیں اور زمین پر حکمرانی کرتے ہیں سب جائے ایک ہی دیوتا نہیں پائے جاتے تھے ہر قوم اور ہر ایک خاندان کے خاص خاص دیوتا اور اوتار تھے اور ان پر انسان کی قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں۔ اہل عرب کو نہ عقبیٰ کا اور نہ دنیا کی مخلوق ہونے کا یقین تھا وہ عالم کی خلقت کو زمانہ کی گردش اور آئندہ کے معدوم ہونے کو انجام وقت سے منسوب کرتے تھے۔ عیاشی اور قزاقی کا ہر جگہ زور تھا اور چونکہ موت کو ہستی کا انجام محض خیال کرتے تھے۔ لہٰذا نہ نیکی کی جزا مانتے تھے نہ بدی کی سزا (مسٹر جان ڈیون پورٹ تائید المحمد و القرآن صـ۲ -

عطارد" ہفتہ وار ہم نے ۹ جون ۱۹۴۶ء کے "انتخاب" میں معزز معاصر "عطارد" پر تبصرہ کرتے ہوئے دفتر کا پتہ "دبیر پورہ دفتر عطارد" ظاہر کیا تھا مگر محترم مدیر "عطارد" ہفتہ وار نے مطلع کیا ہے کہ مراسلت کے لئے حسب ذیل پتہ درست تصور کیا جائے۔ ("دفتر عطارد گوشہ محل روڈ۔ حیدرآباد دکن") توقع ہے کہ معزز قارئین پتہ کی صحت فرمالیں گے۔ علاوہ ازیں اس جریدے کی اشاعت ہفتہ وار کردی گئی ہے جس میں اضلاع تعلقات اور سرحدی دیہات کی تفصیلی خبریں درج کی جاتی ہیں۔

قیامت قریب آرہی ہے قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزمانؑ کا ظہور ہے۔ حضرت کے حالات و ظہور کی علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو **علائم الظہور** کا مطالعہ کیجئے ہر ایک مومن کے گھر میں یہ کتاب کا رہنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے ضخیم ۲۰۰ صفحہ کا غذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد للعہ پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن۔

اعلان

مجریہ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود

حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود کو بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد و تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکارعالی میں تعمیرات کی سڑکوں پر اجناس کی حمل و نقل ذریعہ موٹر لاریز کیلئے جو الکحل سے چلتی ہیں ٹنڈرس حسب ذیل شرائط پر مطلوب ہیں (۱) صرف وہی اشخاص ٹنڈرس داخل کریں جنکی ذاتی لاریاں ہوں۔ ممالک محروسہ سرکارعالی میں جن راستوں پر لاریز چلائی جاتی ہیں انکی فہرست چیف ٹرانسپورٹ افسر صاحب سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (۲) جس ضلع میں جس قدر مختلف شعارع ہونگے اس لحاظ سے فی راستہ کم از کم ایک ذاتی لاری رہنا ضروری ہوگا۔ (۳) سربراہی لاریز سے متعلق ٹنڈرس منظورہ فارم پر جو بہ ادائی قیمت دو روپیے فی چیف اکونٹس افسر صاحب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں ۱۲ شہریور ۱۳۵۵ف روز دوشنبہ سے قبل ۴ بجے بعد ظہر اجلاس مینیجنگ ڈائرکٹر کارپوریشن پر پیش کردینا چاہئے۔ (۴) ہر ضلع کیلئے ٹنڈرس علیحدہ پیش ہونا لازمی ہے۔ (۵) ہر ٹنڈر کے ساتھ رقم ضمانت مبلغ (۱۰۰۰) ایک ہزار روپیہ چیف اکونٹس افسر صاحب اتحادی کمرشیل کارپوریشن کے دفتر میں جمع کرکے رسید منسلک کرنا ہوگا نامنظوری ٹنڈر کی صورت میں رقم ضمانت واپس کردی جائیگی اور بلا ادخال رسید رقم ضمانت کوئی ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ (۶) ٹنڈر گزار کے جس قدر لاریز اپنی ذاتی ہوں انکی ایک فہرست معہ رجسٹر نمبر کے پیش کرنا لازمی ہوگا (۷) ٹنڈر گزار پر لازم ہوگا کہ منظوری ٹنڈر کے ساتھ ہی بموجب احکام کارپوریشن متعلقہ مقامات پر لاریز کی سربراہی کا انتظام کرے۔ اس انتظام کیلئے مدت بوقت آغاز معاہدہ پانچ یوم ہوگی اور دوران معاہدہ چوبیس گھنٹے۔ عدم تعمیل احکام کی صورت میں کارپوریشن مقتدر ہوگا کہ لاریز دوسرے ذرائع سے فراہم کرلے خواہ وہ منظورہ نرخ سے زائد نرخ پر کیوں نہ ہوں۔ ایسی صورت میں رقوم ہرجانہ و زائد ادا شدہ اخراجات متعلقہ گتہ دار کے بلز و رقم دپازٹ سے وصول کرلئے جائیں گے۔ (۸) جس شخص کے نام ٹنڈر منظور کیا جائیگا اس کو مقامی ٹول ٹیکس و دیگر جملہ اخراجات جس میں اجناس کی اتروائی اور چڑھوائی کے اخراجات شریک نہیں ہیں ادا کرنا پڑیگا۔ (۹) حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن اس امر کی ذمہ داری نہیں لیگا کہ سال تمام لاریز کو مصروف کار رکھے اور دوران معاہدہ میں اگر لاریز کو کام نہ مل سکے تو کسی قسم کے (Time charges or waiting charges) ادا کرے۔ (۱۰) جوں ہی اجناس گتہ دار یا اس کے نمائندہ کے حوالے کردیئے جائیں اسکی بہ حفاظت اور بغیر کسی قسم کی کمی یا خرابی کے منتقل کرنے کی ذمہ داری بالکلیہ گتہ دار پر رہے گی اگر کوئی کمی یا خرابی پائی جائے تو اس کی پابجائی ایسے گتہ دار کے بلز اور مدخلہ رقم ضمانت سے کی جائیگی اور بہ رقومات کافی نہ ہوسکنے کی صورت میں اس کے ذات و جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے ہوسکے گی۔ (۱۱) بصورت منظوری ٹنڈر گتہ دار کو فی لاری پانچسو (۵۰۰) روپیہ نقد یا سرکاری تمسکات کی شکل میں جس کی منتقلی مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب کے نام ہوگی چیف اکونٹس افسر صاحب اتحادی کمرشیل کارپوریشن یا ڈسٹرکٹ افسر صاحب ضلع کے دفتر میں فوراً داخل کرکے ایک معاہدہ بحق کارپوریشن تکمیل کرنا ہوگا جو ۱۳۵۶ف کے اختتام تک نافذ العمل رہیگا لیکن مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب کو اختیار رہیگا کہ بغیر کسی نوٹس کے ایسے معاہدہ کو اندرون مدت ختم کردیں یا اس کی توسیع کریں۔ (۱۲) سررشتہ تعمیرات کا منظورہ نرخ عام طور پر اجرائی بیلانس کے لئے قابل قبول ہوسکے گا۔ (۱۳) جن لاریز کو کارپوریشن کے کام میں مختص کردیا جائے گا ان کو دیگر اشخاص کے مال حمل و نقل میں مصروف نہیں رکھا جاسکے گا۔ (۱۴) اتحادی کمرشیل کارپوریشن محفوظ حیاء بلا لحاظ وجہ تمام اجرا کرے گا اس پر الکحل کے حصول کی ذمہ داری بالکلیہ گتہ دار پر رہے گی۔ (۱۵) گتہ دار صاحبان لاریز پر پانچ نہیں لے جاسکیں اگر کوئی لاری پانچ کے ساتھ دیکھی جائے تو ایک بیلانس سوخت ہوجائیگا۔ (۱۶) منظور گزار کو لازم ہوگا کہ وہ تمام احکام کارپوریشن وقتاً فوقتاً جاری ہوں اسکی تعمیل کرے۔ عدم تعمیل احکام کی صورت میں گتہ دار پر جرمانہ عاید کیا جائیگا جس کی مقدار حالات مندرجہ کے لحاظ سے مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب متعین کریں گے (۱۷) مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب کو اختیار ہوگا کہ کسی ٹنڈر کو بلا اظہار وجہ منظور یا نامنظور کریں ایسی نامنظوری کی اطلاع نہ دیجائے گی البتہ منظوری کی اطلاع تاریخ پیش سازی ٹنڈر سے اندرون ایک ہفتہ دفتر کارپوریشن کے بورڈ پر چسپاں کردیجائے گی۔ (ڈپٹی مینیجنگ ڈائرکٹر)

رم جھم

یہ خبر بڑی دھوم دھام سے ہندوستانی اخباروں میں شائع ہوئی ہے کہ پنڈت نہرو نے سری نگر کا دورہ فرمایا اور جابجا تقریریں بھی فرمائیں —— گویا کشمیر میں استصواب عامہ کی منزل اب حکومت ہند پر اس قدر کٹھن ہوگئی ہے کہ جناب وزیراعظم نفس نفیس موقع معائنہ کرکے تشہیری تقریریں فرمانے پر مجبور ہوگئے ہیں لیکن اس واقعہ کا دوسرا رخ بڑا بھیانک ہے کیونکہ اس طرح تو یہ راز افشا ہوگیا کہ شیخ عبداللہ کی سیاسیت یعنی کشمیر کے شیر کی خونخواری قابل اعتماد نہیں رہی اور ان کی نگرانی میں استصواب عامہ یعنی "عوام کے شکار کرنے کی مہم" ناکام ہوجانے کے شبہات پیدا ہوگئے ہیں۔ اب اگر ہندوستانی وازت دماغ کے دلی کی سر تا نگر کو روانگی کی کوئی پیش قیاسی کرے تو حکومت ہند کے دوسرے وزراء کو بھی مجبوراً کشمیر کی برفانی چوٹیوں پر جاکر اور ٹھنڈی سانس لے کر ایسی ہر پیش قیاسی کی تردید کرنی پڑے گی کہ فلک ناہنجار سے شکایت کی جاسکے گی کہ

وہ ناکام تمنا کیوں نہ سوئے آسماں دیکھے ٭ کہ جو منزل بہ منزل محنت اپنی رائیگاں دیکھے

ہندوستانی حکومت کے وزراء ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہندوستان تمام ممالک سے جن میں پاکستان بھی شامل ہے دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے —— مگر یہی تو ایک بات ہے جو ہندوستان کی اکثریت کو بری لگتی ہے اور خصوصاً ان کو جو پاکستان سے بھاگ کر اور حیدرآباد چھوڑ کر ہندوستان میں جا بسے ہیں —— یعنی وہ جو خود کو نہیں اپنے "بھائی" کو مرد بنانے کے قائل ہیں —— "بیچ بھتہ" !!

مسٹر چرچل نے برلن کی روسی ناکہ بندی پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کمیونسٹ کہیں گھات لگائے بیٹھے ہیں تاکہ حیدرآباد پر ٹوٹ پڑیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو مسٹر چرچل کو معلوم ہونا چاہئے کہ کمیونسٹ تو انکی یہیں ڈیڑھ دو کا تماشہ دیکھنے کی کوشش کی اور انہیں آگاہ کیا کہ انگریز گریٹ برٹن اور ہندوستانی بھیڑیوں کے تعلقات منقطع ہوجائیں گے اس خطرناک انتباہ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کی معاشی ناکہ بندی ہندوستان کے بس کی بات نہیں ہے —— مدت رات کی تاریکی میں ہندوستانی علاقوں کو بے رواہ کرکے حیدرآباد کو مسلم ہو چھانے والے "ہیلی فیکس" طیارے گئے باقاعدہ معاہدہ کو ناکہ بندی کو غرق کردیجئے اور اس وقت تعلقات کے انقطاع کی دھمکی درست معلوم ہوتا مگر ہمارے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ مسٹر چرچل ڈیرہ دون کی دھمکی کو دھمکی سے غالب کے ہمنوا ہوگئے ہیں کہ

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا ! لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

روس اور ایران کا تجارتی معاہدہ

طہران۔ ۳۰ رجون ایران کا ایک مشہور اخبار جرنل دی طہران رقمطراز ہے کہ روس اور ایران کے تجارتی معاہدے کی ایک شرط یہ ہے کہ ایران میں جتنا سامان ہر سال درآمد کیا جاتا ہے اس کا ½ حصہ روس سے منگوایا جائے۔

وسطی جاپان میں زلزلے کے حادثات چار ہزار ہلاک اور ۱۳ ہزار مجروح

ٹوکیو۔ یکم جولائی سرکاری اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ وسطی جاپان کے زلزلے میں تقریباً چار ہزار اشخاص ہلاک ہوئے ۱۳ ہزار سے زیادہ اشخاص مجروح ہوئے مکانات اور کارخانوں کو نقصانات کا اندازہ ۸۰ لاکھ تک پہنچا ہے۔

برطانیہ میں ڈھائی کروڑ افراد کے تحفظ کا انتظام

لندن۔ ۵ رجولائی آج سے برطانیہ میں ایک نئی معاشرتی صیانتی اسکیم روبعمل لائی جا رہی ہے اس اسکیم کے ذریعہ ڈھائی کروڑ افراد اور ان کے خاندانوں کے تحفظ کا انتظام کیا گیا ہے۔

جاپانی مجرمین جنگ کو پھانسی

اتحادی اسیران جنگ کو ہلاک کرنے اور ان پر دھشیانہ مظالم ڈھانے کی پاداش میں آٹھ جاپانی جنگی مجرمین کو ٹوکیو کی سوگامو جیل میں پھانسی دے دی گئی۔

مختار المسائل رسالہ عملیہ سرکار آیۃ اللہ سید ابوالحسن موسوی اصفہانی مجتہد اعلم نجف اشرف و سرکار ناصر الملۃ و نجم الملۃ۔ حجم ۳۲۲ صفحہ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب نستعلیق و مسائل علماء مذکور الصدر رعایتی قیمت آخر مہینہ تک صرف عہ۔

کتبخانہ حیدری حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

لاجواب جلد سازی چھتہ بازار سے کام لیکر آزمایش فرمائیے آپکو حیدرآباد دکن میں ایک ہی چھوٹا قومی کارخانہ ملے گا جہاں معززین عظام و معزز وکلاء و دفاتر و مدارس کا کام کثرت سے ہوتا ہے۔ میر و میانظر۔ حیدری

اسلام

افغانستان اور ایران کا تنازعہ دریائے ایران

واشنگٹن ۳۰ رجولائی افغانستان و ایران کے مابین دریائے ایران کے متعلق جو تنازعہ پیدا ہو گیا ہے امریکہ ثالث کی حیثیت سے اس تنازعہ کو طے کرنے کی کوشش کرے گا۔

دریائے ایران افغانستان سے نکلتا ہے اور ایران کے صوبہ سیستان سے ہو کر گزرتا ہے ایران کو یہ شکایت ہے کہ افغانستان نے اس دریا کا رخ بدل دیا ہے اور صوبہ سیستان میں قحط سالی کا اندیشہ ہے۔

شیخ المشائخ محبوب خان کا انتقال

شیخ المشائخ محبوب خان بین الاقوامی صوفی تحریک کے قائد نے بروز شنبہ ہیگ میں انتقال کیا۔ مرحوم ۱۸۸۷ء بڑودہ میں پیدا ہوئے پہلی عالمگیر جنگ کے زمانہ میں مرحوم لندن میں رہتے تھے اور ۱۹۲۲ء میں اپنی شادی کے بعد سے ہیگ ہی میں مقیم تھے۔

(بقیہ کالم ۴ ہندوستانی)

کو گرفتار کر لیا جنھیں تیسرے زائد ناظم بلدہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ انھیں فرداً فرداً تین تین روپیہ کا جرمانہ کیا گیا اور اس کے لئے بھی شدید سزا سے آگاہ کیا گیا اگر وہ دوبارہ اسی جرم کا ارتکاب کریں۔

دو اہم کتابیں ترجمہ بحار الانوار جلد اول مترجمہ سید محمد حسین صاحب جعفری سابق ناظم تعلیمات صفحہ ۵۸۵ (للعہ) سیرۃ صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام مستند و مبسوط تذکرہ مصنفہ موصوف ۳۳۸ کاغذ چکنا (للعہ)۔

کتبخانہ حیدری حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

ہنسانے کی کتابیں

ہنسانے کا السلام۔ ہنسانے کی انجمن ۶ر

کتبخانہ حیدری چھتہ بازار سے طلب کیجئے

پاکستان

بددیانت ملازمین کو ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے گا

لاہور۔ ۶ رجولائی مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین آف ممدوٹ نے آج شام لاہور سے ایک نشری تقریر کرتے ہوئے تمام دیانت دار اور تندہی سے کام کرنیوالے ملازمین سرکار کو یقین دلایا کہ حکومت انکی حوصلہ افزائی کرے گی انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ سیاسی جماعتوں اور بددیانت ملازمین کو نوکری سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔

آجکل پاکستان میں موضوع بحث فساد بمبئی یا کشمیر و حیدرآباد

کراچی۔ ۷ رجولائی۔ بمبئی کے فسادات پر جن میں مسلمان کثرت سے شہید ہوئے ہیں کراچی میں نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے راستہ چلتے لوگ بمبئی کی حکومت کو مورد الزام قرار دے رہے ہیں ہوٹلوں اور شاہراہوں پر جہاں بھی لوگ ٹھہرے ہیں موضوع گفتگو بمبئی کے فسادات یا پھر کشمیر اور حیدرآباد ہوتا ہے یہاں عام طور پر بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جس دن فساد شروع ہوا کالبا دیوی روڈ پر پولیس کے ساتھ دو سو مسلمانوں کو گولیاں چلا کر شہید کر دیا گیا یہ مسلمان میت کے ایک جلوس کے ساتھ جا رہے تھے۔ یہاں پر یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ بمبئی کی حکومت محمد علی روڈ پر بسنے والے تمام مسلمانوں کو اس فساد میں الجھا کر یا تو انکو شہید کر دینا چاہتی ہے یا تو پھر ان کو پریشان کر کے دوسرے محلوں میں منتشر کر دینا چاہتی ہے اور محمد علی روڈ بھینڈی بازار وغیرہ کو دوسرا گودھرا بنانا چاہتی ہے بمبئی کے مسلمان حکومت کی اس پالیسی کو بخوبی واقف ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے کثیر تعداد میں وہ کراچی ہجرت کر رہے ہیں۔

زیر دریافت قیدیوں کی رہائی

شملہ ۷ رجون۔ تقریباً ۱۲۴۳ زیر دریافت قیدیوں کو جو مغربی پنجاب پہنچے ہیں مشرقی پنجاب کی حکومت نے رہا کر دیا ہے۔

ہندوستان

صوبہ بہار کی تمام زمینداریوں پر حکومت عنقریب قبضہ کر لے گی

پٹنہ۔ ۳ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بہار میں زمینداری کے انتظام کی ہر قوقی کا کام اسکیم کے بموجب انجام پا رہا ہے سمجھا جاتا ہے کہ ۱۵ ستمبر تک صوبہ بہار کی تمام زمینداریوں پر حکومت قبضہ کرے گی۔

ہندوستانی فوج کے بریگیڈیر عثمان کی ہلاکت

نئی دہلی۔ ۴ رجولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بریگیڈیر عثمان جو کشمیر کی لڑائی میں حصہ لے رہے تھے محاذ پر لڑتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔

بمبئی کے علاقوں میں پھر فسادات شروع ہو گئے

بمبئی ۔ ۶ رجولائی۔ بمبئی کے محکمہ نشر و اشاعت نے ایک اعلامیہ شائع کیا ہے کہ کل رات ایک حادثہ کی وجہ سے شہر میں فساد پھوٹ پڑا ہے اس حادثہ میں ایک شخص ٹرام کے نیچے گر پڑا۔ شہر کے چار علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے کل رات کے فساد میں (۱۵) اشخاص ہلاک ہوئے اور زخمی بھی ہوئے۔

ہندوستان میں غلہ کی درآمد

نئی دہلی۔ ۵ رجولائی۔ ہندوستان میں ۲۴ رجون تک کے اعداد درآمد سے ظاہر ہوا ہے کہ مجموعی طور پر (۶۵) ہزار آٹھ سو ٹن غلہ درآمد کیا گیا ہے جس میں چاول کی مقدار (۲۷) ہزار ٹن ہے

صوبہ جات متوسط برار کی تنخواہیں (۴۵) تا (۱۵) سو قرار دی گئی

ناگپور ۵ رجولائی۔ صوبہ جات متوسط و برار کی حکومت نے کہا جاتا ہے کہ جولائی پے کمیشن کی تجاویز منظور کر لی ہیں۔ اس کمیشن کی سفارشات کی رو سے کم از کم تنخواہ (۴۵) اور زیادہ سے زیادہ تنخواہ (۱۵) سو قرار دی گئی ہے۔

سینما میں سگریٹ پینے والوں کو گرفتار کر لیا گیا

احمدآباد۔ ۶ رجولائی سینماؤں میں سگریٹ نوشی کے امتناعی حکم کی خلاف ورزی کی پاداش میں گذشتہ دو دنوں کے اندر پولس نے پچاس اشخاص

(باقی کالم ۲ پر)

دکن کا ایک ہفتہ

بندگان عالی نے بہ نفس نفیس مجلس متقننہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔

صدر اعظم بہادر نے سپاس نامہ پیش کرنے کی عزت حاصل فرمائی

۲۰ جون عطوفت مآب میر لائق علی صدر اعظم بہادر دولت آصفیہ کے پیش کردہ سپاسنامہ کا حضرت بندگان اقدس نے حسب ذیل جواب ارشاد فرمایا

جواب سپاسنامہ

آج متقننہ کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب کرتے ہوئے مجھے مسرت ہے ملک اور اہل ملک کی خوشحالی اور ان مادی و ذہنی ترقی کا مجھے ہمیشہ سے خیال رہا ہے اور اس مملکت کی بسنے والی مختلف اقوام کی رعایا باہمی محبت یگانگت و اتفاق کو باقی رکھنا پڑا۔ نصب العین ہے مجھکو یقیناً اس پر فخر اور مسرت ہے کہ میری عزیز رعایا نے ایسے دور میں بھی جب کہ دیگر اقطاع ہند میں بد امنی اور قتل و غارت گری عام تھی متعابلتاً ملک کے گوشہ گوشہ میں امن کو باقی رکھکر صلح و آشتی کی زندگی بسر کی۔ بیرونی تخریبی اعمال و اغراض جنگ کے باوجود اپنے بلند تر مقصد اور اعلیٰ مسلک کو متاثر نہ ہونے دیا اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

میں نے بارہا اعلان کیا کہ حکومت کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے میں اپنی رعایا کا تعاون و اشتراک عمل میرے لئے باعث طمانیت ہوگا اور ایک متقننہ جس اساس پر چل رہی ہے وہ ایک کامیاب تجربہ رہا ہے میں حالات و ضروریات زمانہ کی مناسبت و موزونیت سے اس میں وسعت و ترقی کا خواہاں ہوں اور اس مقصد سے میں نے اپنی گورنمنٹ کو حکم دیا ہے کہ وہ جلد سے جلد ایک منتخبہ دستور ساز جماعت کی تشکیل عمل میں لائے جس میں یہاں کے بسنے والی ... میں سا ... نمایندے ... مجھے امید ہے ... کی جلد سیاسی جماعتیں ... مجلس ... لیں گی۔ ... میں ... معروف ہو جائیں گی۔

میری تمنا ہے کہ بلا لحاظ مذہب و ملت میری رعایا خوشحالی اور امن و چین کی زندگی بسر کرے۔ ملک کی زرخیزی اور مرفع الحالی اور شادابی میں مملکت بہت جلد بلند مرتبہ حاصل کرے گی۔ میں نے تعمیر خزانہ آب۔ دیگر تعمیری صنعتی اور تعلیمی ترقی میں اپنی عزیز رعایا کی فلاح و بہبود کو ہمیشہ پیش نظر رکھا ہے۔ اور آئندہ بھی میری خوشنودی اسی ترقی پر مرکوز رہے گی میں چاہتا ہوں کہ جب حالات مساعد ہو جائیں تو انشاء اللہ متقننہ کی مجوزہ عمارت جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی اور میری رعایا کے عزائم اور بلند ترین مقاصد کو پورا کریں گے

عراق بلڈنگ کا سنگ بنیاد دست شاہانہ سے رسم تنصیب

حیدرآباد، ۲۰ جولائی عراق بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے بڑی مسرت ہو رہی ہے اس سے امداد عراق کے مقدس مقامات کو دی جائے گی۔ مجھے یہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوئی کہ مکہ مدینہ بلڈنگ کی خوبصورت عمارت تمہارے خاندان (نواب احمد نواز جنگ) کے گہرے مذہبی جذبات کا نتیجہ ہے۔ آج ہر ملک اور ہر قوم کٹھن گھڑیوں سے دوچار ہے مسائل بظاہر بہت پیچیدہ دکھائی دیتے ہیں لیکن یقین ہے کہ اگر انصاف اور حقیقت پسندی کی اساس پر اس کا حل تلاش کیا جائے تو اطمینان بخش نتائج نکل سکتے ہیں۔ مقامات مقدسہ کی امداد کے سلسلہ میں میں اپنے آباء و اجداد کے نقش قدم پر چل رہا ہوں میرے نزدیک ہر ایک مذہب ہر ایک قوم اور انسانیت کی خدمت سے بڑھ کر کوئی اور بندگی نہیں ہو سکتی اور یہی مذہب کی ... ہے۔

ان شہ پاروں کے ساتھ حضرت بندگانعالی نے ... ۱۰ بجے بہ عراق بلڈنگ کا سنگ بنیاد بہ نفس نفیس نصب فرمایا ... ۱۳۴۳ میں مدینہ بلڈنگ کا سنگ بنیاد بدست ہمایونی ... جواب

تیار ہوا اور جس پر ۱۵ لاکھ کو مصارف ہوئے اور عراق بلڈنگ دس لاکھ کے مصارف سے زیر تعمیر ہے۔

اعلیحضرت جلالت الملک کے نام مہاراجہ پٹیالہ کا برقیہ

حیدرآباد ۲۷ جولائی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ کا ایک برقیہ حال ہی میں وصول ہوا تھا جس میں گرد وارہ حضور صاحب موقوعہ ناندیڑ کے تحفظ کے بارے میں تردد کا اظہار کیا گیا تھا۔ صدر اعظم بہادر دولت آصفیہ نے ہز ہائی نس کو جواب دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ تردد کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دونوں برقیوں کا پورا متن درج ذیل ہے۔

برقیہ از ہز ہائی نس مہاراجہ پٹیالہ (شملہ) ۲۵ رجون ۱۹۴۸ء

شخصی:- میں نے یہ تشویشناک خبر سنی ہے کہ گردوارہ حضور صاحب موقوعہ ناندیڑ خطر میں ہے اور ہزاروں سکھ محصور ہیں مجھے بھروسہ ہے کہ ان کے تحفظ کے لئے ضروری کارروائی فرمائی جائے گی سکھ فرقہ کے لئے یہ گردوارہ انتہائی مذہبی تبرک ہے۔ مستند اطلاع باعث تشکر ہوگی ۔۔۔ یادا ویندرا سنگھ (پٹیالہ)

صدر اعظم بہادر مملکت آصفیہ کا جواب

۲۔ برقیہ از صدر اعظم بہادر مملکت حیدرآباد حیدرآباد ۲۶ رجون ۱۹۴۸ء

ملاحظہ ہو آپ کا برقیہ موسومہ اعلیحضرت حضور نظام مورخہ ۲۵ رجون جس میں آپ نے گردوارہ حضور صاحب موقوعہ ناندیڑ کے تحفظ کے متعلق تردد کا اظہار کیا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گردوارہ یا سکھوں کے بارے میں کسی قسم کی تردد کی کوئی وجہ نہیں ہے گردوارہ اور پورا سکھ فرقہ حسب معمول محفوظ و مامون ہیں کسی شخص کے لئے بھی کوئی وجہ شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

صدر اعظم

حکومت حیدرآباد کی عقیدت درگاہ حضرت بابا شرف الدین کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ کا عطیہ

حیدرآباد ۲۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ بارگاہ حضرت بابا شرف الدین کی تعمیر اور زائرین بارگاہ کے مشکلات کو دور کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے ایک لاکھ روپیہ کی منظوری دیگئی ہے جس کی بنا پر نصب نل اور برقی لائٹنگ کا انتظام کیا جا رہا ہے یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس بارگاہ کے معتقدین میں ہندو مسلم عیسائی پارسی سب شامل ہیں۔

رمضان المبارک میں دفاتر و مدارس کے اوقات ۔ ۱۰ تا ۴ رہیں گے

حیدرآباد ۲۹ جولائی۔ سال گذشتہ کی طرح موجودہ حالات کے مدنظر ماہ رمضان المبارک کے پیش نظر یہ طے پایا ہے کہ یکم رمضان المبارک تا آخر ماہ مذکور دفاتر و مدارس سرکاری کے اوقات (۱۰ تا ۴) ساعت مقرر کئے جاتے ہیں

ہندوستانی نوٹوں اور حیدرآبادی نوٹوں کے تبادلہ کا چور بازار شروع ہو گیا

بمبئی ۲۰ جولائی۔ حکومت ہند کی تحدیدات کے متعلقہ آرڈیننس اور حکومت نظام کی جوابی کارروائی کی وجہ سے ہندوستانی اور حیدرآبادی کرنسی نوٹوں کے تبادلہ میں عوام کے لئے ایک پیچیدہ صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ مقامی بنکوں نے حیدرآبادی روپیہ کے تبادلہ میں ہندوستانی کرنسی نوٹوں کو دینے سے انکار کر دیا ہے۔ کرنسی کے تبادلہ کے کاروبار میں بلاک مارکٹ کھلا شروع ہو گئی ہے چنانچہ بلاک مارکٹ کرنے والے زبردست دہندہ کر رہے ہیں اور ایک سو ہندوستانی روپیوں کے تبادلہ میں ڈیڑھ سو حالی روپیہ طلب کر رہے ہیں ان حالات کے تحت حیدرآباد اور انڈین یونین کے درمیان کسی قسم کا کاروبار عملاً ناممکن ہو گیا ہے

ملازمین سرکار کے پسماندگان کی فوری اعانت

حیدرآباد، ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ سرکار کے پسماندگان کی فوری اعانت کی غرض سے جو موجودہ ہنگامی حالات میں سرکاری فرائض کی انجام دہی میں قتل کر دئے جائیں حکومت سرکار عالی نے متعلقہ ان اضلاع کو اس امر کا مجاز گردانا ہے کہ تا تکمیل کارروائی منظوری مجاز مستحق وظیفہ کا نصف ان کے پسماندگان کے نام اجراء کر دیا جائے

یونانی اطباء کا ابتدائی اسکیل

حیدرآباد ۲ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے یونانی اطباء کے لئے کم از کم دو سو پانچ تا زائد چار سو کا ابتدائی اسکیل منظور کیا ہے۔

رمضان کا آخری حصہ محرم کے پہلے حصے سے کم نہیں ہے

عزاداران امام مظلوم کے لئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۱ رباعی ۱۷ سوز ۲۴ سلام ۸۹ مراثی ۲ نوحے شہدائے مدینہ کے مختصر بکثرت روز سوز خوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک ۲۲۴ صفحے کاغذ چکنا ۱۲ ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۱۹ سوز ۵۰ سلام ۸۰ مرثیہ تا مالی خیلم سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے مختصر بکثرت روز سوز خوانی کے مرثیے حجم ۲۱۱ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۲۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ مختصر سوز خوانی کے بکثرت سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک صفحہ ۳۲۰ کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بہتیں بکثرت سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۲۴۰ چکنا کاغذ عمر کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام ۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام و ملاقات ہند تک کے بہتیں بکثرت سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۲۶۰ چکنا ۱۲ کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ اور واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و بہتیں مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے کہرہ ہے۔

ہلال ماتم ۶ سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا ۱۲ کہرہ ۸ ہے۔

فغان بر جلیس ۱۱ رباعی ۲ سلام خمسہ ۱۲ مرثیے منبر خوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کہرہ ہے۔

سفیر ماتم ۱۷ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۴ چکنا کاغذ ۱۲ کہرہ ۸ ہے۔

سبع مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ انتخابی مرثیے صفحہ ۲۹۲ کاغذ کہرہ ہے۔

شہید غم	۱۲
اشک غم	۱۲ ۸ر
حدیقہ ماتم	۸ر
زندان شام	۱۲
کامیاب بستہ	۸ر
غیر منقوط مرثیے	۸ر

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات ناظر و شعرائے نامور ۔۔۔ سے شہادت امام حسین تک کے منتخب ۳۴۳ نوحے صفحہ ۲۲۴ کاغذ چکنا ہے کہرہ ۸ ہے۔

عزائے ماتم ۔ ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ صفحہ ۶۰ کہرہ ۱۰ ہے۔

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۰۹ کاغذ چکنا ۱۲ ہے۔

حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۲۰۳ کاغذ چکنا ۱۲ ہے کہرہ ۸ ہے۔

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۹۹ نوحے صفحہ ۲۰۳ کاغذ چکنا ۱۲ ہر حصہ علیحدہ ہے۔

فکر منظوم نوحہ جات ماہی محرم ۱۲۶ نوحے صفحہ ۲۱۳ چکنا کاغذ ۱۲ ہے۔

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش مجموعہ نوحہ جات مست ورجو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہند و دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۲۴۸ کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے صفحہ ۲۴۰ نیم کاغذ کہرہ ۱۲ ہے۔

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب قصاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ۱۲ ہے۔

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول ۱۲۰ نوحے ۱۶۷ صفحے چکنا کاغذ ہے۔

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ ۲ ہے۔

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ ہے۔

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات لائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ ہے۔

حصہ دوم ۷۵ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ۸ کہرہ ۶ ہے۔

فرط غم ۔ نوحہ جات ضامن مرحوم ۔۔۔ ۳۰ صفحے چکنا کاغذ ۱۲ ہے۔

طوبائے غزرہ ۔ نوحہ جات قیود ۱۶ نوحے صفحہ ۱۲۴ کہرہ کاغذ ہے۔

وسیلۂ بخشایش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے صفحہ ۸ چکنا ۸ کہرہ ۶ ہے۔

چودہ ساغر حصہ اول ۔ چودہ مشہور شعرا کے ۲۸ بہتیں رقت انگیز نوحے صفحہ ۶۲ ہے۔

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ۴ر حجم ۴ر

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی جعفر ۴ر

سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر رضوی ۱۲ ۴ر

اوراق علم ۔ نوحہ جات حکیم نیسان ۶ر

معراج غم نوحہ جات دعد چکنا ۸ر کہرہ ۴ر

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن ۴ر

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے صفحہ ۱۲ چکنا ہے۔

پیام شہادت ۔ نوحہ جات حکیم سہیل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۶۴ نوحے ۲۶۴ صفحہ ہے۔

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسنین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا ہے کہرہ ۱۲ ہے۔

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شائع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار آقائے اصفہانی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ ۔ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۲۳۶ صفحہ قیمت ۱۲ ۸ر

آخر صفحہ تک رعایتی قیمت ۱۲ ہے۔

فروغ السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے۔

اقوال اہل بیت نبی مختار در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵۸ کاغذ چکنا ہے مترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات ۔

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ۴ر

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی معاد آخرت از لائق صاحب مرحوم صفحہ ۰ ہے۔

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادِ علی ۔ ۴ر

جذبات عقیدت روپ کنواری کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیر ۴ر

خلوص انیس مناجات ۳ر

اخلاص نفیس مناجات ۳ر

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب سلام اللہ علیہا جتنے سوانح اب تک شائع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت ہے۔

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ر

سوانح شہید ثالث ۴ر

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴ چکنا ۶ر کہرہ ۴ر

حیات ماہ لقا سوانح عمری چندا بی بی مخاطب بہ ماہ لقا بائی ۴ر

نقشہ ایران رنگین ۸ر سادہ ۴ر

سوانح زندہ شاہ مدار ار

رہبر عراق و ایران مولفہ مولف سالنامہ حیدری جنتری ۴ر

عراق و ایران

سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خاں رئیس بسکن بالی ضخامت صفحہ ۳۵۰ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ہے۔

سفرنامہ عراق

از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہتر سفرنامہ ۔۔۔ ۴ر

نوٹ کتب پتہ ذیل سے طلب کیجئے محمد حسین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری چادر گھاٹ بازار حیدرآباد دکن

فقه مذهب سنة والجماعة

اردو

المصطفیٰ ترجمہ المنتقیٰ	روپیہ ۵
زکن رکین	۵
حکمت بالغہ جلد دوم	۵
واسرار شریعت جلد دوم	
کنز الاخرۃ معروف بہ	۸
شریعت نامہ منظوم	
ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح	۱۰
صدر الشریعۃ المعظمی	
فقہ الاکبر جلد اول	۶
ایضاً جلد دوم	۴
ایضاً جلد سوم	۵
ایضاً جلد چہارم	۳
حقیقۃ الفقہ اول و دوم	۵

ادعیہ و اعمال و زیارات

مذہب شیعہ عربی

صحیفہ رابعہ سجادیہ	۶
صحیفہ سجادیہ و علویہ	۱۰
صحیفہ علویہ	۴
مصباح کفعمی	۱۵
المجتنیٰ	۳
صحیفۃ الحسینیہ	۳
صحیفہ ثانیہ سجادیہ	۵
صحیفۃ المہدیہ و تحفۃ الآئمہ	۲
شرح زیارت جامعہ از شیخ احمد احسائی	۲۰
مہج الدعوات	۲۵
تبصرۃ الزائر و کشف المرشد مترجم	۵
منتخب الزیارہ	۱۰
منتخب الدعوات	۶
کامل التعبیر	۶
مصباح المتہجدین	۲۵
اقبال ابن طاوس	۳۰
لواء الحمد	۱

ادعیہ و اعمال و زیارات

مذہب شیعہ فارسی

راحۃ الارواح ترجمۃ المصباح	۲۰
برحاشیہ صحیفہ کاملہ دو جلد	
ایضاً جلد اول	

ذخائر

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر نہیں مل سکتا اسی لئے جو کتاب ختم ہو جائے اس کے ... [illegible]

رعایت:- پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک پیکنگ معاف

اورد المومنین و وظائف المتقین ۴ حصہ قطع بزرگ	۱۰۰
ایضاً حصہ چہارم	۲۵
سرور العارفین	۴
مفتاح الجنان	۱۵
مفاتیح الجنان	۴۰
مفتاح الجنات	
و منتخب الدعوات	۵
مفتاح الفلاح	۵
ایضاً مترجم	۸
تحفۃ المرتضویہ	۸
ایضاً	۶
زاد المعاد مترجم طبع ایران	۲۵
ایضاً	۲۰
ایضاً طبع بمبئی	۵
ایضاً طبع نولکشور مترجم	۵
تحفۃ الزائر قطع متوسط	۱۵
ایضاً	۱۰
ایضاً قطع خورد	۸
ایضاً	۵
سفینۃ النجات	۶
کتاب الدعوات والزیارات	۳
شفاء الصدور فی شرح زیارات العاشور	۱۵
مجمع الدعوات	۱۵
جامع الدعوات	۵
ایضاً طبع لاہور	۳
منہاج العارفین	۶۰
ایضاً طبع جدید	۵۰
منتخب الشمس	۱۲
مطلوب الزائرین	۱۵
تقویم المحسنین	۵
منتخب الدعوات حبیبی	۵
بیاض دعوات و زیارات	۵
بیاض مدینۃ الزائرین	۴
زاد المعاد برحاشیہ حلیۃ المتقین طبع شاہی قدیم	۱۵

صحیفہ سلطانیہ	۵
زاد المعاد برحاشیہ صحیفہ سجادیہ طبع ایران	۳۰
مقصود الزائرین	۱۲
مطلوب الزائرین	۱۲
انیس المتہجدین	۲۵
انوار اسماعیلیہ لطرز	۱۰
مفتاح الجنان	
مدینۃ الزائرین و زینۃ الناظرین	۱۵
تحیۃ الزائر	۱۰
بحر الخرائب	۶
شرح دعائے عدیلہ	۶

ادعیہ و اعمال و زیارات

مذہب شیعہ اردو

بناء الاسلام فی احکام الصیام	۱
تحفہ احمدیہ جلد اول کپتان	۱
ایضاً جلد دوم	۴
ایضاً جلد سوم نظامی	۴
ایضاً کشوری	۲
ثمرۃ الساعی ترجمہ عدۃ الداعی	۳
صحیفہ اعمال	۳
تحفہ جوادیہ	۶
ہادی التواریخ	۴
خواب نامہ ترجمہ کامل التعبیر	۵
تعبیر الرویا	۱۲
اسرار مکنونہ و لیالی مخزونہ	۸ر
اعمال رمضان	
حبیبی مقبول ترجمہ	۲ر
ایضاً بلا ترجمہ	۴ر
دعائے مشیر و غیرہ	۳ر
ارشاد المومنین	۸ر

تحفۃ العوام مختلف قسم کمی	۴
تحفۃ المومنین	۴
وظائف الابرار دو قسم کمی	۳ر
حرز المومنین اوراد معظم	۳ر

ادعیہ اعمال مذہب سنۃ الجماعۃ عربی

مجموعہ اوراد	۲
دلائل الخیرات مزبغۃ الحسنات	۲
دلائل الخیرات فی حل المشکلات	۳
دلائل الحسنات فی حل المشکلات	۳
دلائل الخیرات طبع کانپور	۴
ایضاً طبع اسلامبول	۴
مجموعہ حزب البحر	۲۰
مستجابہ	۸ر

ادعیہ سنۃ الجماعۃ

اردو

اسرار الحروف	۳
مجموعہ خطب دوازدہ ماہی	۳
دعوات مسنونہ	۳
حزب اللہ الاعظم	۱
حصن حصین مترجم اردو	۳
ظفر جلیل شرح حصن حصین	۳
افضل الاذکار احسن الاوراد	۱
معادن الخیرات خزائن البرکات	۲
شرح اسماء الحسنیٰ	۲

حدیث سنۃ والجماعۃ

عربی

فتوحات احمدیہ علی متن الہمزیہ	۳
فداء الانوار و قمر الاقمار	۴
احسن الدیہ عن اقوال الخفیہ	۵
از حسن زمان خان	
القول المستحسن فی فخر الحسن	۴
تعلیق المفصل علی مسند احمد بن حنبل از حیاض علیخان	۱
صحیح مسلم دو جلد طبع کلاں	۲۵
سنن ابن ماجہ مع شرح مفتاح الحاجۃ	۱۰
صحیح بخاری طبع مصری	۴۰
الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی	۵
الاشباہ والنظائر و حواشیہ البحریہ فی توضیح کواکب الدریہ	۸
کشف الغمہ عن جمیع الامہ دو	۵
سفر السعادہ دو جلد	
سفینۃ الراغب و دفینۃ المطالب	۳۰
الدین الخالص	۱۰
شرح الہمزیہ	۴
مقدمۃ الحضرمیہ و فتح المعین و منہاج الطالبین	۵
مجالس الابرار مترجم	۱۰
تنبیہ الغافلین	۴
القول المسدد و مسند امام احمد بن حنبل	۵
چہل حدیث و احادیث تسکین مع ترجمہ	۲
مسند امام حنبل	۴
میمونیہ و تجرید	۲
فتح المبین شرح قرۃ العین	۴
فتح القریب المجیب	۲
کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق	۴

رجسٹرڈ نمبر سرکار عالی M 5196

ہفتہ وار انتخاب

حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامی

مہتمم
محمد حسین

جلد ۱ | ۱۰ رمضان ۱۳۶۱ھ م ۱۸ [illegible] موافق ۱۸ شہریور [illegible] | یکشنبہ | نمبر (۹)

ترتیب

عزمِ نو

(شور)

معمورۂ دوراں کی شرابوں کو بدل دیں
اب حافظ و خیام کے خوابوں کو بدل دیں

چھینیں لبِ محفل سے سرودِ مئے و مستی
دل دوز سنانوں سے ربابوں کو بدل دیں

نسلِ گہر و لعل کو دیں درسِ مساوات
تہذیب کی پارینہ کتابوں کو بدل دیں

ناسور چھپائے ہیں بہت لعل و گہر نے
لیلائے نجابت کے نقابوں کو بدل دیں

کر دیں تنِ تہذیب کے ہر زخم کو عریاں
جلوؤں ہی سے جلوؤں کے حجابوں کو بدل دیں

موجوں ہی سے ٹکرائیں سفینوں کو برابر
طوفاں کے تھپیڑوں سے سرابوں کو بدل دیں

پیشانیِ دوراں سے کرن پھوٹ رہی ہے
نبضِ کلہ و تاق و قبا چھوٹ رہی ہے!!

انتخاب کی رمضانی شرح

شعبان و رمضان میں خریدار بننے والے حضرات کو معمولی نرخ سے نصف قیمت دینا ہوگی۔ جو حضرات ادبیات و مذہبیات کی کتب حیدری سے خریدیں یا مطبع حیدری میں کم از کم دس روپیہ کی چھپوائی کا کام لینے والے یا دو خریدار مہیا کر دینے والے حضرات کو ایک سال تک پرچہ بلا قیمت دیا جائے گا۔

اداریہ

مملکت حیدرآباد میں دستوری ارتقا

ہر مملکت و حکومت کے مختلف اداروں اور محکموں کے کام کو معین کرنے کا انحصار ہوتا ہے لیکن خود قانون کی تدوین و ترتیب اُس وقت تک ممکن نہیں ہوتی جب تک کہ حکومت کی دستوری ہیئت کو معین نہ کر لیا جائے کیونکہ دستور کا کام حکومت کی شکل کا تعین ہے اور قانون کا کام افراد مملکت کے حقوق کا تعین۔ چنانچہ ارسطو کے نقطۂ نظر سے جو اس کی کتاب "سیاسیات" میں بہت واضح ہے، دستور کی تین اشکال مفید ہیں اور جن کو شاہی، اعیانی اور عمومی کہا جاتا ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں دستور کی صرف دو اشکال آمریت اور جمہوریت ہی بہتر سمجھی جاتی ہیں۔ اور اب یہ تصور مغربی دنیا کا روزمرہ ہے۔ مگر ہر ملک کے سیاسی ادارے یکساں نہیں ہوتے، اسی لئے سیاسی معاملات میں تنوع اور اختلاف کا پایا جانا بھی ضروری ہے جیسا کہ ان دنوں حیدرآباد اپنی ہمسایہ مملکتوں سے علیحدہ رہ کر ایک منفرد حیثیت کی مملکت کی تشکیل کے لئے کوشاں ہے ——— اور اسی بنا پر خسرو دکن دبراعلیٰ نے مجلس مقننہ کے قیام کے ڈیڑھ سال بعد قانون کی تدوین میں چند دشواریوں کو محسوس فرماتے ہوئے ایک منتخبہ مجلس دستور ساز کی تشکیل کا حکم صادر فرمایا ہے تاکہ قانون سازی کے کام سے پہلے مملکت حیدرآباد کی دستوری حیثیت متعین ہو جائے۔

اس مقصد کے تحت جب دوسری عالمی مملکتوں پر نظر ڈالی جاتی ہے اور موجودہ دساتیر کا جائزہ لیا جاتا ہے تو زمانہ کے بدلتے ہوئے رجحانات کے پیش نظر سب سے زیادہ مقبول دستوری ہیئت ایک ایسے ملک کی ملتی ہے جہاں انگلستان اور امریکہ کی طرح سیاسی فریق بندی کا نام و نشان بھی نہیں ملتا اور جس کو روسی اشتراکیت سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس جدید ترین طریقۂ حکومت کی وضاحت مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ یہ ایک ایسی حکومت ہے جو زمین اور ذرائع پیداوار کی ذاتی ملکیت کے طریقہ کو ختم کر کے اقتدار کی باگ ڈور ایک ایسے طبقہ کے حوالہ کر چکی ہے جو جسمانی محنت اور فکری اعتدال کے بل بوتے پر جیتا ہے ——— چنانچہ اسلامی تصور مملکت میں بھی کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو کام کرنے کا حکم دے کر خود غیر متحرک بن جائے۔ اس خصوص میں قرآن مجید کی آیت "اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ" یعنی حکم اللہ کے سوائے کسی اور کا نہیں موجود ہے جس کی رو سے ہیئت حکومت کے تعین کے ساتھ ساتھ قانون سازی کا پورا پورا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مرکز اقتدار فرد، جماعت اور عوام نہیں قرار پا سکتے تو یہ کس قسم کی مملکت ہوگی؟ اس کا مختصر و جامع جواب یہی ہے کہ اسی کو "الٰہی حکومت" کہا جاتا ہے اور ایسی حکومت الٰہی "مثالی حکومت" کا درجہ رکھتی ہے ——— اور اسی بنا پر کسی ایسی مملکت کو جہاں قانون سازی کا اختیار کسی فرد یا جماعت یا عوام کو حاصل ہو وہ کبھی اسلامی مملکت نہیں کہلا سکتی۔ یہی صورت ترکی، ایران اور حیدرآباد کی بھی ہے جن کو اسلامی مملکتیں سمجھنا اور ماننا ضروری نہیں قرار پاتا۔ اس فیصلہ کے ساتھ ساتھ یہ اقرار بھی ناگزیر ہے کہ فی الوقت جبکہ کوئی نہیں جانتا کہ حسب فرمان خسروی تشکیل پانے والی منتخبہ مجلس دستور ساز حیدرآباد کے لئے کس قسم کے دستور کی منظوری حضرت بندگان عالی سے حاصل کرے گی .... اپنے ملک کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ... جیسا کہ پیش کی جانے والی پیش قیاسیوں نے سمجھا ہے کہ منتخبہ مجلس دستور ساز اپنی سفارشات میں "شاہی مملکت" کی تشکیل کے ... ایک ایسی عارضی حکومت کے قیام کی ضرورت پر زور دے گی جس میں حیدرآباد کی اہم سیاسی جماعتوں کی مساوی یا زائد از مساوی شرکت ممکن ہو سکے گی اور جس کا صدر اعظم ایک ایسا فرد ہوگا جس کو ملک کی ساری جماعتوں کا اعتماد حاصل ہوگا۔ اس دستوری ارتقا کے علاوہ جس طرح ایک انسان اپنے خاندانی روایات اور ... سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح حیدرآباد بھی اپنے ہمسایہ مملکتوں کی حالیہ دستوری تبدیلیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ یہ ... دستوری ہیئت میں بڑی حد تک کارفرما رہے گی اور جس کا پورا پورا خیال کرتے ہوئے عارضی حکومت متفقہ و متحدہ طور پر حسب ذیل ... تسلیم کر لے گی کہ۔

(۱) عمومی نمائندگی کے انتخابات حق رائے دہی بالغان کے اصول پر ہوں گے۔

(۲) زمینداری اور جاگیرداری نظم کو بالکلیہ ختم کر دیا جائے گا اور زمینداروں جاگیرداروں کو آمدنی کے منافع کی وہی شرح ایصال ہوگی جو حکومت ہند کے بعض صوبوں میں نافذ ہے۔

(۳) بیکار باشندوں کو حکومت کی جانب سے اس وقت تک امداد دی جائے گی جب تک کہ وہ روزگار پیدا کرنے کے قابل نہ بن جائیں۔

(۴) ملک کی صنعتوں کو قومی بنایا جائے گا اور صنعتی و تجارتی کاروبار میں مسلم فرقہ کی ہمت افزائی کی جائے گی جو معاشی حیثیت سے اور دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں بہت پیچھے ہے۔

(۵) ابتدائی تعلیم مفت اور عام ہوگی اور ذریعہ تعلیم اردو کو قرار دیا جائے گا۔

(۶) ممالک محروسہ سرکار عالی کے سارے محکموں میں سرکاری ملازمین کا تناسب بہ اعتبار اہل ہنود و اہل اسلام ۴۰ اور ۶۰ فیصدی قرار دیا جائے گا ——— البتہ ادنیٰ ملازمتوں کی حد تک یہ تناسب معکوس ہوگا۔

ان پیش قیاسیوں کے بارے میں اہل ملک کا عام خیال یہی ہے کہ اگر ایسی حکومت تشکیل پا جائے تو ملک کی بد امنی اور پریشان حالی دور ہو جائے گی اور حضرت بندگان عالی کے منشا کے مطابق رعایا خوشی اور سکون و آرام کی زندگی بسر کرے گی۔ ہم اپنی حد تک ابھی کسی پیش قیاسی کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے کیونکہ حیدرآباد کے شیعہ بلا اختلاف و بحث صرف ذات شاہانہ ہی کو اقتدار اعلیٰ کا مرکز جانتے ہیں۔ اسی بنا پر ہمارے فرقہ نے موجودہ عارضی حکومت میں اپنے حق شرکت کی اہمیت پر زیادہ زور نہیں دیا۔ مگر اب جب کہ حضرت بندگان اقدس و اعلیٰ نے منتخبہ مجلس دستور ساز کی تشکیل کا حکم صادر فرمایا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ نہ صرف موجودہ حکومت بلکہ مجلس اتحاد المسلمین بھی اپنی تنگ نظری کا اعادہ نہیں کرے گی کیونکہ مملکت آصفیہ حیدرآباد کی تاریخ سے منیر الملک کی ہمت اور ... جنگ کی فکر کو تو علیحدہ کر دیا جا سکتا ہے مگر جمہور شیعہ کی اپنے موجودہ فرمانروا سے بے پناہ محبت و وابستگی کو جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اور جن کو دکن کی سرزمین پر اپنی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے جینے کا پورا پورا حق حاصل ہے اسی لئے ہم اپنی قوم سے یہی کہیں گے کہ۔

ہے سلسلہ احوال کا ہر لحظہ دگرگوں

اے سالک رہ فکر نہ کر سود و زیاں کا

انباحقایق

از جناب

(از سید امجاد حسین خاں صاحب جاگیردار خلف نواب [illegible] جنگ مرحوم و مغفور)

دکن کی تاریخ شاہد ہے اور یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حیدرآباد کے جاگیرداروں کو یہ جاگیرات ان کی اعلیٰ درجہ کی خدمات کے صلہ میں عطا ہوئے ہیں انکی سرفروشانہ مجاہدانہ کارگذاریاں ہیم انشاں ہیں جن کے تاریخ اور باستاں شاہد ہیں۔ یہ طبقہ ہمیشہ آقا و مالک مجازی کا شیدا رہا ہے۔ اپنے آقائے ولی نعمت اور ریاست کے مفاد و اغراض کیلئے اپنی دھن دولت، جان کی تک بازی لگا دینا ان کا معمولی شغل و شعار رہا ہے۔ قصر شاہی و ایوان حکومت کے یہ مستحکم ترین ستون ہمیشہ بنے رہے۔ حالات حاضرہ کے مدنظر فی زمانہ بھی یہ شریف النفس گروہ اپنی شمع آصفی یعنی ذات شاہانہ پر پروانہ وار فدا ہونے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ چنانچہ نواب سید ابوسعید خاں صاحب فاتحی نے جو رائل اسپیشل گارڈ قائم کیا ہے جس میں اب تک (۸۰۰) سے زاید جاگیردار و منصبدار شریک ہو چکے ہیں اور سلسلہ شرکت جاری ہے۔ انکے مختلف دستوں کی قیادت ملک کے مایہ ناز فرزندان مثلاً نواب عنایت جنگ بہادر نواب فخر نواز جنگ بہادر، نواب نصیر یار جنگ بہادر اور صاحبزادہ نواب میر جہانگیر الدین علی خاں بہادر وغیرہ وغیرہ کر رہے ہیں۔ ان دستوں کی باقاعدہ فوجی تربیت ہو رہی ہے امراء کے یہ دستے ایک معمولی سپاہی کی طرح مالک و ملک کی حفاظت کی خاطر سرفروشانہ میدان عمل میں گامزن ہوئے ہیں۔ خدانخواستہ جہاں پناہ کی جبین مبارک سے رعایا کی عزت و وقار کی سلامتی کی تدابیر کی سوچ و تفکر میں پسینے کے چند قطرے ٹپک پڑیں تو یہ جان نثار اپنی جبین ہائے نیاز سے خون کے فوارے بہا دینے کے لئے دریغ نہ کریں گے کیونکہ یہ ان کا موروثی شعار ہے جس پر وہ جتنا فخر کریں کم ہے۔ تقاضہ نمک حلالی تو یہ ہے کہ اپنے اولوالعزم آقا کے لئے اپنی عزیز جانیں قربان کر دیں لیکن حضور جان حقیقی یہ ہے کہ ہمارا آقا عاقل، عالم، فاضل، رحیم، کریم، عادل، سخی رعایا پرور غریب نواز، اپنی رعایا کا سچا بہی خواہ بلا لحاظ مذہب و ملت ہندو مسلم، پارسی، عیسائی، سکھ، یہودی سب کا ماوا و ملجا رعایا کے دکھ درد مسرت و خوشی میں ان کا مساوی شریک و سہیم ہے۔ پھر کیوں نہ ہم اسکی عظمت و وقار کی بقا اور اس کے حق و صداقت کے مطالبے کی تائید میں اپنی جانیں نہ لڑادیں۔

پس یہی ہمارا مقصد حیات ہے، اور یہی ہمارا نصب العین حیدرآباد بلا لحاظ مذہب و ملت دکھنی قوم کا ایک ورثہ ہے جس کی بنیاد خاندان آصفی کے ہاتھوں پڑی ہے وہ ہمیں ایک پرامن اقامت گاہ سونپا ہے اور جن کے چشم و چراغ اس قصر عالیشان کو سکون و شانتی کے نور سے منور کر رکھے ہیں۔ ایسے مامن کو جو ظلم و جفا کی گھٹاؤں سے پاک و صاف محفوظ و مامون ہے۔ انسانیت کے دشمن تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ فتنہ و فساد خداوند عالم کو ہرگز ہرگز پسند نہیں۔

مبارک ہیں وہ ہستیاں جو اس نور سے اپنی جان و روح کو منور کر لیں عزت سے جئیں اور عزت ہی سے مریں۔ شیروں کی موت باعث صد افتخار اور کتوں کی سی زندگی جس کے گلے میں طوق غلامی ہے ذلیل و خوار۔

شاہ عثمان زندہ باد
آزاد حیدرآباد پایندہ باد

انتخاب کو اب مزید خریداروں کی ضرورت نہیں

کاغذ کی قلت کی وجہ سے آئندہ جدید خریداران انتخاب کے نام جریدہ اجرا نہ ہو سکیگا مگر اس مجبوری کے باوجود ہم نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ جدید خریداروں کی ایک فہرست قائم کی جائے تاکہ ایک مقررہ تعداد تک نام شریک فہرست ہونے اور دوسری سہولتیں میسر انتظام کے بعد ہی مندرجہ فہرست معززین کو مطلع کرکے بعد وصولیابی چندہ اخبار جاری کر دیا جائے۔ لیکن اس انتظام کا تعلق کاغذ کی فراہمی کی صورت میں ہوگا۔ فی الوقت ہم کو کاغذ کا جس قدر حصہ رسدی یعنی کوٹا مل رہا ہے اس سے زیادہ خریدار فراہم ہو چکے ہیں جو ہمارے لئے باعث طمانیت ہے اور اپنی قوم کی بیداری کا ثبوت بھی۔ اس کے علاوہ موجودہ خریدار صاحبین کا چندہ سال رواں ختم ماہ رمضان تک وصول نہ ہونے کی صورت میں ان کی رکنیت ختم کی جاکر موجودہ شریک فہرست جدید خریداروں کے نام اخبار جاری کر دیا جائے گا اور ایسے اشتہارات کی اطلاع خریداروں کی سہولت کے لئے انتخاب میں شایع کی جاتی رہے گی۔

وی پی واپس کرنا مذموم حرکت اور ناقابل تلافی اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید کہ آپ اس ناشایستہ حرکت کے ہرگز مرتکب نہ ہوں گے۔

اگر آپ آزاد ممالک کی تاریخ کا مطالعہ کر چکے ہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر آزاد قوم کا ایک "ترانہ" ہوتا ہے جو آزاد فضاؤں میں گایا جاتا ہے — جیسے نازی جرمن قوم کا ترانہ تھا — "خدا ایک ہے ہٹلر ایک ہے — اس لئے ہٹلر خدا ہے!" اس ترانے کو امریکی ادیبوں اور انشاء پردازوں نے خوب اچھالا اور نتیجہ یہ نکالا کہ جرمن قوم کافر ہو گئی ہے۔ مگر ہندوستان کے دیوبندی علماء کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اس نعرے کے جواب میں یہ محسوس کر کے ہندوستانی قوال تڑپ اٹھے اور انہوں نے گلی گلی کوچہ کوچہ میں گھوم گھوم کر اپنا گانا شروع کر دیا جن میں سب سے زیادہ "بے خبر! جاگ ذرا" جیسی صور بیداری پھونکنے والی قوالی مقبول ہوئی اور شاید اسی لئے "ریکارڈ" کر لی گئی۔ اب یہ حال ہے کہ ہر طرف سے بھی ریکارڈ سنا سنا کے بے خبروں کو جگایا جا رہا ہے — مگر قوالی کا اثر اپنا کام برابر کئے جا رہا ہے کیونکہ بے خبر جاگ کر بھی "وجد" میں ہو — "ہو" کر کے رہ جاتے ہیں لیکن ایک ہٹلر کو نہیں پیدا کر سکتے تاکہ — وہ سلطنت جس پر سورج کبھی غروب ہی نہ ہوتا تھا پھر اس انداز سے غروب کرے کہ فلسطین اور سوڈان کے مسائل حل ہو جائیں — "بے خبر! جاگ ذرا — !" لیکن سورج کا غروب نہ ہونا اس وقت کی بات تھی جب "آتش جوان تھا" اور اسد اللہ خان "ہند شاہد باز" اب تو ہندوستان ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ لنکا پھر ایک بار انگریزی راون سے نجات پا کر ہنومان جی کی دم پر مائل سیر ہے اور وہ سلطنت جس پر سورج غروب نہ ہوتا پھر ایک بار نڈھال ہو کر ایک نیا جنم لے رہی ہے جس کا قومی ترانہ مسٹر چرچل بنا رہے ہیں — ٹیپ کا دوسرا مصرعہ وہ کہتے ہیں!

"دم جھڑ گئی — پر گر گئے — پھرتے ہیں لنڈورے"

خبر ہے کہ ۲۸ جون کو جمعہ مسجد دہلی میں وہاں کے مسلمانوں نے ایک قرارداد کے ذریعہ خان عبدالغفار خاں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا — مگر ان رہائی کا مطالبہ کرنے والوں کو خان عبدالغفار خاں سے کوئی رہائی دلانے کا مطالبہ کیوں نہیں کرتا!

"بے خبر! جاگ ذرا"

آزاد حکومت بنگال کا اعلامیہ شائع ہوا ہے کہ دمدمہ ریلوے اسٹیشن سے پانچ میل کے فاصلہ پر دو ریل گاڑیوں کے لڑ جانے کی وجہ سے چھ مسافر زخمی ہوئے — حالانکہ ریل گاڑیوں کی آزاد حکومت نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس حادثہ کو ریل گاڑیوں کی حکومت درست نہیں مانتی — واقعہ دراصل یہ ہوا تھا کہ چھ زخمی مسافر جن کے زخم ظاہر نہیں تھے دو ریل گاڑیوں کو ٹکرا کے اپنے چھپے ہوئے زخم ظاہر کرنے میں کامیاب ہو گئے چنانچہ حکومت کے ذمہ دار وزراء نے زخمیوں کے معائنہ کے بعد اپنی حکومت کی نشرگاہ سے اعلان کیا کہ دونوں گاڑیاں شدید زخمی ہوئی ہیں اور اشرار چھ کے چھ فرار ہیں — ان کا تعاقب ہر آزاد حکومت کی سرحدوں کو عبور کر کے کیا جا سکتا ہے۔ پھر چونکہ ان دنوں انگلستان سے ریل گاڑیاں حاصل کرنا مشکل ہے اس لئے ہر آزاد حکومت کا معاشی مقاطعہ ہی کر دیا جائے تاکہ رہی سہی ریل گاڑیاں زخمی نہ ہو جائیں!! مگر بیچاری زخمی ریل گاڑیاں اپنے زخموں کے درد سے بے چین ہو کر گا رہی ہیں — قوالیاں!

"بے خبر! جاگ ذرا"

"بے خبر! جاگ ذرا"

"الاعظم" ہفتہ وار — حیدرآباد — چندہ — سالانہ ... ششماہی ... ترسیل زر کا پتہ — دفتر الاعظم متصل ... حیدرآباد دکن۔

حکیم انصاری صاحب ادیٹر "الاعظم" نہ صرف حیدرآباد کی ... اور ادب سے پرانا رشتہ رکھتے ہیں اور یہ رشتہ بھی اتنا قوی ہے کہ ... جو شخص "اعظم نیوز سروس" کی بیباکیوں پر نظر محسوس کرتا تھا کیونکہ ... کی حیثیت سے حق گوئی و بیباکی کے مظاہرے اس کی اپنی ذات ... آزادی کو پیدا کرتے تھے۔ حکیم انصاری صاحب صحافت کا دیرینہ تجربہ ... اور اس کا ثبوت "الاعظم" کا اجرائی ہے جس کے مقاصد اشاعت ... کے عوام کو ان کے وطن کے حالات سے آگاہ کرتے رہنا اور ملک و ملت کے ... چنانچہ اس جریدہ کے چند مخصوص عنوان جیسے "برق نقشے" اور اضلاع و اطلاعات کی خبریں بہت جلد عمومی پسندیدگی حاصل کر چکے ہیں۔ حکیم صاحب نے معمولی اشاعت کے علاوہ بعض خصوصی نمبر بھی شائع کئے ہیں جن میں "پیشنگوئی نمبر" کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جس میں سید شاہ نعمت اللہ بخاری کی مثنوی اور محی الدین ابن عربی کی فتوحات مکیہ سے بعض پیشنگوئیاں اخذ و مستدرک کی گئی ہیں اور پھر ان کو عام فہم اردو میں سمجھایا گیا ہے۔ اگر ان پیشنگوئیوں کی صداقت میں کسی کو شبہ بھی ہو تو "فتوحات" جیسی اہم تصنیف اور شاہ نعمت اللہ بخاری کی مثنوی کے تراجم کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس خصوصی نمبر کی قیمت دو روپیہ ہے اور ...

بہرحال "الاعظم" کے اجراء پر ہم حکیم انصاری صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ اس جریدے کی اشاعت سے حیدرآباد کی کتاب صحافت میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے جس کا مطالعہ اہل ملک کے لئے ہر اعتبار سے منفعت بخش ثابت ہوگا۔

"انقلاب" ہفتہ وار حیدرآباد دکن — بدل اشتراک: سالانہ آٹھ روپیہ۔ فی پرچہ ۳ — پتہ: دفتر انقلاب ہفتہ وار۔ مشیرآباد۔ حیدرآباد۔

مسٹر مرتضیٰ مجتہدی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ محترم مدیر کے اعلان کے مطابق جریدے کی اشاعت کے اہم مقاصد یہ ہیں کہ رشوت ستانیوں اور احباب نوازیوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاتی رہے اور اس کے ذریعہ پردہ پوش ذمہ دار آزاد حکومت کے استبدادی رجحانات کی نقاب کشائی بھی ہوتی رہے۔ یہ تو گویا مقاصد کا وہ پہلو ہے جس کو بعض لوگ "تخریبی" کہتے ہیں لیکن اس تخریب میں تعمیر کی ایک صورت بھی پنہاں ہوتی ہے جس کا محترم مدیر نے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ ان کا واحد مقصد بے بس طبقوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ مگر جہاں تک ہم اپنے معزز معاصر کا مطالعہ کرتے آئے ہیں، یہ آج تک محسوس نہ کر سکے کہ وہ واقعی مفلوک الحال انسانوں کے لئے کوئی مرکز فکر یا زندگی کا کوئی حقیقی ترقی پسند نظریہ پیش کرنے میں کس قدر بے غرض انہماک پیدا کر سکا ہے کیونکہ اس انقلابی جریدے میں محنت کش طبقوں کے احتجاج کی آواز سے زیادہ متمول طبقوں کے خیالات کی ترجمانی کی گئی ہے بلکہ بیباکانہ عکس بھی ابھرتے دیکھے گئے ہیں!

اس کے باوجود محترم مدیر زندگی کے حقایق سے ناآشنا نہیں ہیں۔ اگر وہ مقصد حقیقی کو ہرگز اطراف ہی اپنی مساعی کے دائرے کو وسیع کریں تو ... ان کے قید ... مگر اپنی آخری سانس بھی ... محنت کش طبقوں کا ... حیات آشنا ہو جائیگا۔

نوٹ: اس تصنیف سی لغزش سے قطع نظر "انقلاب" حیدرآباد کے ان صف اول کے جریدوں میں شمار کیا جا سکتا ہے جن سے مستقبل کی بہتری کی امید کی جا سکتی ہے اور جن کا مطالعہ ہر حیثیت اہل ملک کے لئے مفید قرار پا سکتا ہے۔

قند پارسی

دلائل امامت و خلافت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام

بقیه از نمبر ۹ مورخه ۲۱ شعبان ...

دیگر آنکه جعفر بن محمد ... روایت کرده که در سنه ... وارد ... بغداد ...
... آمدم ابو عبدالله را شنیدم ... که از تعبیر خوابی سؤال نمود من از شیخ پرسیدم
... جناب ... مرا ... علم ... تألیفات و تصانیف است
... فرمود که در بغداد یکی
... کتب بسیار جمع آورده بود وفات رسید چون ولدی نداشت
... گفت چون از دفن من فارغ شوی این کتابها
... در این طومار تفصیل داده ام صرف کن و جعفر
... کتابهای ... ببیع در آورد و من نیز بانجا رفتم
... چهار کتاب برداشتم در علم تعبیر و چون خواستم که بیرون روم جعفر
گفت ای شیخ توقف نمای که امر عجیب در این دو سال دیده ام با تو نقل کنم که آن موجب
نصرت مذهب تست گفتم بگوی گفت در محله باب البصره مردی محدث بود و من با
رفیقی که داشتم هر روز پیش او میرفتم و احادیث را تصحیح میدادیم و او را ابو عبدالله محدث
میگفتند و لیکن هرگاه که حدیثی در فضائل اهل البیت روایت میکردی ... تا حدیث و
راویان او طعنی زدی و سخنی ناشایست بر زبان آوردی و نیز در فضائل علی ... تصغیر
و فاطمه زهرا سخنی بد بکر رگفته من با رفیق گفتم که ما را نشاید که پیش این مرد تردد کنیم
... و زبان بطعن اهل البیت طاهرین میکشد و عزم کردیم که دیگر او را ن
ببینیم همانشب بخواب دیدم که بمسجد جامع میرفتم و ابو عبدالله محدث با من می آمد که
ناگاه دیدم که امیر المومنین علی بر حماری مصری سوار رسید با خود گفتم وا ویلا بضرورت
ذوالفقار ما را بزند و زر بکار این خاکسار بر خواهد آورد و چون آنحضرت نزدیک
ما رسید چوبی که در دست همایونش بود در چشم ملعونش زده فرمود ای ملعون چرا مرا و فاطمه
را دشنام میدهی محدث دست بر چشم نهاده فریاد برکشید که آه مرا کور کردی جعفر گفت
از خواب بیدار شدم عزم آن کردم که نزد رفیق خود روم و صورت واقعه تقریر نمایم
چون از خانه بیرون آمدم رفیقم بر در وثاق من نشسته بود و رنگش متغیر شده با من گفت
که دوشش خوابی چنین دیده ام در حق محدث و بعینه دیدم که بهمان طریق بود که من مشاهده
نموده بودم گفتم من نیز چنین خوابی دیدم پیش تو می آمدم تا با تو بگویم بیا تا مصحف برداشته
بخانه ابو عبدالله رویم صورت واقعه را با او گفته سوگند خوریم که این خواب را نساخته ایم
او را نصیحت نمائیم تا از آن اعتقاد مذموم رجوع کند چون بدر خانه او رفته حلقه
بر در زدیم کنیزکی بیرون آمده گفت امروز ابو عبدالله را نمیتوانی دید گفتیم چه واقع
شده است گفت نیم شب تا حال دست بچشم نهاده فریاد میکند و میگوید که علی بن
ابیطالب چشم مرا کور کرد جعفر گفت ما هر دو بخوابهای خود اعتقاد حاصل کردیم و کنیزک
را گفتیم در بگشای که ما نیز بجهت همین قضیه آمده ایم و چون در گشود ما بدرون رفته
محدث را دیدیم که دست بر چشم نهاده بزشت ترین وجهی افتاده فریاد میکند که من با علی
چه کرده ام که او دوشش چوب بر چشم من زده مرا کور کرده است جعفر گفت ما هر دو
خوابهای خود را بیان کردیم و او را برجوع از آن اعتقاد مذموم ترغیب نمودیم گفت
خدای شما را جزای خیر دهاد و اگر علی چشم دیگرم را کور گرداند من او را بر صحابه تفضیل
ندهم ... ما هر دو برخاسته گفتیم در این مرد هیچ خیری نیست بعد از سه روز
نزد او رفتیم چشم دیگرش کور شده بود گفتیم آخر عبرت نمیگیری گفت من از اعتقاد خود بر
نمیگردم و بعد از یک هفته حالش پرسیدیم گفتند بمرد و پسرش از خشم علی مرتد شده بروم رفت
تا باز گشته کریمه فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین بر زبان را
ندیم دیگر آنکه از اصبغ بن نباته مرویست که گفت با امیر المومنین بگورستانی
عبور کردیم گفت میخواهی که آیتی بتو نمایم گفتم نعم یا مولا سرپای بر قبری زده گفت
برخیز ای صاحب قبر فی الحال زمین شکافته شده پیری برخاست کفن در
خود پیچیده گفت السلام علیک یا خلیفة رسول الله امیر المومنین از او سؤال
نمود که نام تو چیست جواب داد که مرا عمرو بن دینار الهمدانی گویند و از اصحاب
مرا با امیر اخبار گشتند آنحضرت فرمود برو بجانب منزل خود آنچه دیده بیان نمائی
دعمرو بن دینار ... دیگر بزنیست ذکر بعضی از احکام قضایا که در زمان
حیات رسول الله و بعد از وفات از آن سرور صدور یافت
آورده اند که دو مرد بمبانی کنیزکی بمشارکت داشتند و هر دو در یک قرب با او مقاربت
کرده فرزندی متولد گشته بود پنداشتند که اینمعنی جایز است و در پسر کنیزک هر دو
دعوی میکردند و محاکمه نزد امیر المومنین حیدر بردند آنحضرت قرعه زده بنام یکی
برآمد فرزند باو داده فرمود که مبلغی از قیمت ولد بشریکش دهد و بر زبان آورد
که اگر دانستمی که بعد از آنکه حرمت این امر بر شما ظاهر شده ارتکاب این فعل
نموده اید شما را تادیبی بلیغ میکردم و این خبر برسول الله رسیده فرمود که الحمد لله که
در اهل بیت من مردیست که بسنت داود حکم میکند یعنی قضایای او موقوف
بالهام ربانیست دیگر آنکه دختری ببازی دختر دیگر را بر دوش گرفته بود و دیگری
از نیابت او را چنگلی گرفته آن دختر از جای جسته آن طفلی که بر دوش او بود
افتاده هلاک شد داوری نزد علی مرتضی بردند فرمود ثلثی از دیت از دختری
بستانند که چنگل گرفته و ثلث دیگر از آن که او را بر دوش گرفته و ثلث دیگر
از دیت دختر مرده ساقط گردد چه او بر بازی بر دوش آن دیگر نشسته بود و
این حکم برسول الله رسید فرمود بدرستیکه ابوالحسن حکمی کرده که مطابق حکم
خداوندانست جل ذکره دیگر آنکه آورده اند که در عهد رسول الله گاوی
حماری را کشته صاحب حمار بر خداوند گاو دعوی کرده نزد رسول آمدند آن
سرور ایشانرا نزد ابوبکر فرستاد ابوبکر گفت که این فعل از بهیمه صادر شده
بر خداوندش چیزی نیست این خبر به آنسرور رسیده خصمین را نزد عمر
ارسال داشت عمر گفت همان میگویم که ابابکر گفت آنگاه رسول الله
مدعی و مدعی علیه را پیش علی مرتضی فرستاد جناب ولایت پناه فرمود که
اگر گاو بخانه که خر در آنجا بوده رفته است و آنرا کشته غرامت بر صاحب
بقر است و اگر حمار بر خانه که گاو بوده رفته و کشته شده است صاحب
گاو چیزی نیست رسول الله را خبر دادند فرمود حمد مر خداوندی را که در اهل بیت
من شخصی ایجاد نمود که در احکام مانند داود نبی است دیگر آنکه از عبدالله
عباس مرویست که گفت در زمان خلافت ابابکر تاجری صاحب ثروت
زنی از انصار خواسته بود و این زن از شوهر دیگری پسری صغیر داشت و تاجر
مذکور نیز از زنی دیگر پسری داشت نوبتی بسفر رفت پسر خود را همراه برد اتفاقاً
در اثنای سفر رخت سفر آخرت بربست و اموال و اشیای فراوان که در
مدینه داشت پسر زنش تصرف نموده و چون پسر تاجر بعد از فوت پدر بمدینه
رسید مال پدر طلب نموده پسر زن گفت او پدر من بود و مال میراث منست
فیمابینهما منازعت و مخاصمت روی نموده بمسجد رسول الله آمدند و صورت حال
بابوبکر عرض گفتند در آن باب با اصحاب مشاورت نمود هر یک سخنی گفتند و قال
و قیل بسر حد تطویل رسیده بهیچ وجه قطع آن نزاع واقع نشد عمار یاسر گفت
اگر شما حکمی نمیتوانید کرد من ایشانرا نزد شخصی برم که محاکمه فرماید متعارف ایشان

(باقی آینده)

سلطان سکندر لودھی

بسلسلہ نمبر [illegible] مورخہ ۲۳ شعبان [illegible]

شکست خوردہ دشمن سے سلوک القصہ لڑائی میں باربک شاہ نے ہزیمت اٹھائی اور اس کو شکست عظیم ہوئی۔ شکست کھانے کے بعد سلطان بطریق برادرانہ اسے اپنے ہمراہ بداؤں لایا اور وہاں اسے ایک دن اپنے حضور میں طلب کیا۔ اور کہا کہ میں نے تمہارے حق میں کونسی برائی کی تھی کہ تم اس طرح پیش آئے باربک شاہ نے اپنے عجز و قصور کا اعتراف کیا۔ اس کو دوبارہ جونپور میں لاکر تخت پر بٹھا دیا۔ اور اس کے بعد امرائے معتبر کو چھوڑ کر خود دہلی چلا گیا۔

سلطان کا تہور اور دشمنوں کی حواس باختگی۔ چند روز کے بعد خبر ملی زمینداروں نے جوکا کے ساتھ سازش کی ہے اور تقریباً ایک لاکھ آدمی اکٹھے ہو گئے ہیں۔ مبارک خان لوہانی نے ان سے جنگ کی۔ ہارا اور اس کا بھائی قتل ہوا۔ باربک شاہ ان کے غلبہ کی تاب نہ لا سکا۔ محمد فرملی کے پاس جسے کالا پہاڑ کہتے ہیں۔ پہنچ گیا۔ یہ خبر سنتے ہی سلطان نے چوگان اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور خانخاناں لودھی کے مکان پر جاکر اس سے مشورہ کیا۔ اور کوچ کا حکم دیا۔ دس روز میں جوکا کے مقابلے میں پہنچ گیا۔ ایک پہاڑی ندی کے کنارے ڈیرہ ڈال دیا۔ اور پوچھا کہ "جوکا" یہاں سے کتنے کوس پر ہے۔ بتایا گیا کہ دس کوس پر ہے اس وقت صرف پانسو سوار ہمراہ تھے۔ امرا نے عرض کیا کہ کل تک توقف فرمائیے کہ باقی لشکر بھی آجائے۔ فرمایا کہ "اسلام غالب ہے" فاتحہ پڑھی۔ اور سوار ہو گیا۔ ابھی کچھ راہ چلے تھے کہ دوسرا خبر دار آیا۔ اس سے پوچھا کہ مخالفوں کی جمعیت کس قدر ہے خبردار نے کہا۔ پندرہ ہزار سوار اور دو لاکھ پیادے۔

سلطان نے بسرعت آگے بڑھنا شروع کیا۔ جوکا کو خبر ملی تو باوجود اس قدر انبوہ کثیر کے سکندر کے مقابلے کی ہمت نہ کر کے بھاگ نکلا۔ اور باغیوں کی جمعیت تتر بتر ہو گئی۔ سلطان ان کا تعاقب کرتا ہوا "جونڈ" تک پہنچ گیا۔

سلطان سکندر لودھی اور سلطان حسین شرقی سلطان حسین شرقی دہلی پہنچ کر آیا [illegible] ہوتا ہوا قلعہ کے نواح میں آن ٹھہرا۔ سلطان سکندر نے سلطان حسین کو لکھا کہ آپ میرے چچا کی جگہ ہیں۔ آپ اور سلطان بہلول میں جو جھگڑا تھا ختم ہو گیا اور مجھے آپ سے کوئی خصومت نہیں ہے کہ میں آپ کا ادب ملحوظ رکھتا ہوں یہ قلعہ آپ کو مبارک ہو میرے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ اس تنکر کو ادب سکھاؤں۔ سلطان حسین نے سید خان کو ایلچی بناکر بھیجا اور نہایت نامناسب جوابی پیغام بھجوائے مثلاً "جوکا میرا نوکر ہے تو بہلول ایک سپاہی آدمی تھا مجھ میں اور اس میں تلوار چلا کرتی تھی تم نادان بچے ہو اگر فضولی کرو گے تو جوتے کھاؤ گے۔

سلطان نے فرمایا۔ اے مسلمانو! سن لو جوتے کا نام جس منہ سے نکلا ہے انشاء اللہ جوتا اسی منہ پر پڑیگا۔ اور ایلچی سے کہا تم فرزند رسول ہو کیوں اسے مقبول نہیں کرتے کہ پھر پشیمان نہ ہونا پڑے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کا تابع ہوں سلطان نے فرمایا "تم معذور ہو۔ کل انشاءاللہ جب وہ بھاگ نکلے گا اور تم گرفتار ہو جاؤ گے۔ اس وقت یاد دلاؤ گے سید خان کو وداع کر دیا۔ اور خود امرا کے ساتھ مشورہ کیا۔ اور فیصلہ ہوا کہ جنگ کی جائے اور امرا سے کہا کہ تم لوگوں نے بہلول کے کارناموں میں جانبازیاں کی ہیں۔ اور میرے لئے یہ پہلا موقع ہے بھائی چارے کے جو لوازم ہیں ان کو بجالائے۔

میدان جنگ میں قبائل کی ترتیب دوسرے دن جب صف جنگ آراستہ ہوئی۔ لودھی ہراول میں تھے [illegible] شاہو خیل دائیں طرف فرملی اور لوہانی میمنہ اور میسرہ پر تھے۔ یوسف شروانی عقب میں عمر خان شروانی نیازی کے بہادروں میں سے تھے فوج کے آگے جم گئے سلطان جو لشکر ملاحظہ کرنے کے لئے ایک بڑے ہاتھی پر سوار تھا اس کی نظر جا پڑی [illegible] اسی اثنا میں سلطان حسین بھی [illegible] سے بے بس ہو کر لشکر کے ساتھ قلعہ سے نکلا۔ افغان جانبین سے [illegible] پر رکھ کر شمشیر و خنجر سے ٹکرانے لگے افغانوں کی تھوڑی سی کوشش سے سلطان حسین بھاگ نکلا۔ سید خان ایلچی اور چند دوسرے امرا گرفتار ہوگئے۔ دست بستہ سر برہنہ لائے گئے۔ جب حضور سلطانی میں پیش ہوئے تو انہیں دیکھتے ہی سلطان نے فرمایا۔ آپ لوگوں کی نمک خواری پر صد آفرین صد رحمت جب دہلی اور سلطان حسین شرقی کو تخت ہو تو [illegible] کرو۔ اس کے بعد ہر امیر کے لئے خیمے اور آرام کے لئے الگ الگ خیمے اور طعام مقرر فرمایا۔

دشمن کی شکست سے [illegible] جب سلطان حسین جونڈ سے بھاگا۔ تو خبر دار جاسوس خبر لائے کہ وہ بھاگا چلا جا رہا ہے۔ اسی اثنا میں بہار خان نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو اس کا تعاقب کروں۔ فرمایا خبر لاؤ کہ وہ کس طرف جا رہا ہے عرض کیا کہ خبر آئی ہے۔ بہار کی طرف جا رہا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے سامنے سے نہیں بھاگا۔ قہر خدا سے بھاگا ہے یہ وہی حسین ہے کہ تم مغلوب تھے اور وہ غالب وہ خدا جس نے اس کو زمین پر دے مارا اور تم کو زمین سے اٹھا لیا۔ اس کے کاموں پر نظر رکھو [illegible] اپنے کاموں کی برائی بھلائی پر نظر رکھو اور غرور نہ کرو۔

سکندری فتوحات القصہ جب سلطان حسین شرقی بھاگ کر بہار پہنچ گیا۔ تو سلطان سکندر جونپور میں لوٹ آیا۔ اور باربک شاہ کو پھر بار تخت پر بٹھایا وہاں سے لوٹتے ہوئے اودھ کے نواح میں ایک مہینے تک سیر و شکار میں مصروف رہا۔ پھر خبر پہنچی کہ زمینداروں کے غلبہ کی وجہ سے باربک شاہ جونپور میں نہیں ٹھہر سکتا اس لئے محمد خان فرملی و اعظم ہمایوں خان خانخاناں نے وہاں جاکر باربک شاہ کو حراست میں لے کر سلطان کے پاس بھیج دیا۔ جب باربک شاہ سلطان کے سامنے بصورت مقید پیش ہوا تو اسی وقت خان اعظم [illegible] کے سپرد کیا اور خود بہار کی طرف چلا گیا وہاں کے سرکشوں اور باغیوں کی تادیب کرتا ہوا بنگال کی حد تک پہنچ گیا۔ [illegible] علیحدہ ریاست [illegible] لے لیا۔ وہاں کے [illegible] سامان شاہی خزانے میں داخل ہو گیا۔ اتنے میں گھوڑے مرنے لگے تو [illegible] واپس آیا برسات کا موسم [illegible] مالوہ کی طرف لشکر کشی کی۔ [illegible] محمود حاکم [illegible] قبول کیا کہ ہر سال اتنے ہاتھی اور [illegible] دربار سکندری میں بھیجا کرے گا۔

سکندری مملکت کے حدود [illegible] سے جو کابل [illegible] اور بادشاہ پورے [illegible] تک اسی کے نام کا سکہ اور خطبہ جاری ہو گیا۔ ملک میں کوئی [illegible] کا حکمران نہ رہا تھا۔ [illegible] دہلی میں عیش و عشرت میں مشغول ہو گیا۔

سکندر کے روزانہ مشاغل اس کا قاعدہ تھا کہ ایک پہر رات گزرنے پر کھانا کھاتا خود تخت پر بیٹھتا تھا۔ اور دو بڑی میزیں اس کے تخت کے قریب رکھی جاتی تھیں۔ جن پر چینی کے ظروف ہوتے تھے۔ اور بڑے بڑے امرا جو وہاں حاضر ہوتے ان کے سامنے بھی چینی کے ظروف ہوتے تھے جب سلطان کھانے سے فارغ ہو جاتا تو امرا وہاں سے اٹھ کر دوسرے کمرہ میں آکر کھانا کھاتے۔ سلطان داد گستری میں ضرب المثل تھا۔

عدل سکندری کہتے ہیں کہ ایک سپاہی کی ایک صراف بچہ سے دوستی تھی۔ اس نے اشرفیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی پر مہر لگا کر اپنے اس دوست کو سپرد کی۔ صراف بچے نے کسی حیلے سے اشرفیاں تھیلی سے نکال لیں۔ اور ان کی جگہ روپیہ رکھ دیا۔ جب اس آدمی نے گھر جاکر تھیلی کھولی۔ تو روپیہ نکلا۔ وہ حیران ہو کر صراف بچے کے پاس گیا۔ اور بولا میں نے اشرفیوں کی تھیلی تمہیں سپرد کی تھی۔ روپیہ کیسے بن گیا۔ صراف بچے نے کہا کہ جو مہر لگی تھی تم نے مجھے دی تھی دیکھ جوں کی توں ہے میں نے تم کو واپس [illegible]۔

فرمان ہوا در سپاہی بھی چھوڑا ہو گیا۔ میاں بیو نے تنہا [illegible] مقدمہ گیا جب میاں بیو [illegible] سے پوچھا تو [illegible] عرض کیا [illegible] کہ اس [illegible] کرتو مجھے سپرد نہیں کی تھیں [illegible] تھیلی مہر کی ہوئی جوں کی توں بند مجھے اس نے [illegible] . . . . . . بیں اسلئے [illegible] واپس کردی۔ میاں بیو نے اس سپاہی کو چھوٹا ٹھہرایا وہ شخص حیران ہوا کہ اب کیا کرے آخر ایک دن جبکہ سلطان چوگان بازی کے لئے باہر [illegible] وہ دادخواہ ہوا سلطان نے اسے ایک صاحب کے سپرد کرکے حکم دیا کہ جب دربار عام ہو تو اسے حاضر کرے [illegible] حاضر کر دیا۔ جب اس نے سارا حال بیان کیا۔ اور یہ بھی عرض کیا کہ سربمہر خریطہ دیا گیا اور صراف بچہ کی طرف سے سربمہری واپس ملا۔ تو سلطان نے اس تھیلی کو ملاحظہ کیا بڑی سوچ بچار کے بعد صراف بچہ کا حیلہ کھل گیا۔ تب اس آدمی سے فرمایا اب جاؤ ایک ہفتہ کے بعد حاضر ہونا اس دن سلطان نے سفید لباس پہنا۔ اور وہ لباس جو اپنے تن مبارک سے اتارا تھا اسے اپنے سامنے رکھا۔ اور چھری لے کر اپنے ہاتھ سے تین جگہ سے چیر پھاڑ ڈالا اور جامہ دار کو حکم دیا کہ جب یہ کپڑے دھوبی کے یہاں سے واپس آئیں تو حاضر کرنا دھوبی نے دھونے کے وقت جب چادر کھولی تو اسے تین جگہ سے پھٹا ہوا پایا تھرّا گیا رفوگر کے گھر گیا اسے منہ مانگی اجرت دی۔ اور ایسا رفو کرایا کہ باریک بین بھی پتہ نہ لگا سکیں۔ کپڑوں کو دھویا اور جامہ دار کو سونپ دیا۔ چونکہ حکم یہ تھا کہ لباس کے آتے ہی حضور میں پیش کیا جائے۔ سلطان نے ملاحظہ کے بعد دھوبی کی حاضری کا حکم دیا جب دھوبی حاضر ہوا تو فرمایا۔ میری چادر تین جگہ سے ناقص تھی دھوبی نے ڈر کے مارے رفو کرانے کی حقیقت بیان کر دی۔ رفوگر بھی طلب کیا گیا۔ وہ چادر اور تھیلی سامنے ہی رکھی تھی اس سے دریافت کیا کہ کیا تو نے ہی اس چادر کو رفو کیا ہے اس نے عرض کیا کہ قبلہ عالم میں نے ہی رفو کیا ہے تھوڑی دیر بعد آپ تھیلی دکھائی اور دریافت کیا اسے تو نے ہی ٹھیک کیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں اس کے بعد صراف بچہ کو طلب کیا۔ اور کہا کہ میں نے تیرے حیلہ کا کھوج لگا لیا ہے اگر صاف صاف بات کہے گا۔ تو جان بخشی ہو جائے گی۔ اور اگر کوئی دوسرا رنگ اختیار کرے گا۔ تو پھر سیاست ہو جائیگی اب صراف بچہ نے صاف سچائی کے اور کوئی چارہ کار نہ دیکھا اور جو بات تھی صاف صاف کہہ دی اور بادشاہ نے اشرفیاں جتنی کی تھیں اسے دیدیں تمام امراء نے سلطان کی دانائی کی تحسین و آفرین کی۔

علم غیب اسے علم غیب پر بھی دسترس تھی۔ بھیکن خان امرائے کبار میں سے تھا۔ بارش کے دنوں میں ایک رات وہ بالا خانہ پر سویا ہوا تھا۔ اس وقت کنیزیں اس کے قریب نہ تھیں جب بارش آئی۔ تو وہ خود اور ان کی حرم محترم دونوں پلنگ اندر لے گئے جب دوسرے دن سلام کے لئے آگئے تو سلطان نے فرمایا امرائے ہفت ہزاری میں ایسے بھی ہیں۔ جن کے پاس دو تین محرم لونڈیاں بھی نہیں ہیں کہ بارش کے وقت ان کا پلنگ باہر سے اندر لے جائیں وہ دور دست ولائتوں میں لشکر متعین کرتا۔ اور ان ملکوں کے ایسے نشان جو خود اس نے نہیں دیکھے ہوئے تھے ایک ایک کرکے بتا دیتا۔

تسخیر جنات اور سکندری چراغ بعض لوگ کہتے ہیں جن اس کے مسخر تھے کہ جو اُسے غیب کی خبریں دیتے تھے یہ بات یوں ہوئی کہ پرانی دہلی میں عبدالمومن نام کے ایک ملا تھے۔ ایک دن حویلی میں غلہ رکھنے کے لئے گڑھا کھود رہے تھے کہ ناگاہ ایک چوکور چراغ نکل آیا جب رات ہوئی تو ملا صاحب نے اس چراغ کو روشن کیا۔ روشنی کے ہوتے ہی دو شخص مہیب شکل کے ظاہر ہوئے۔ ملا صاحب ڈر گئے۔ انہوں نے کہا کہ خوف کو راہ نہ دیجئے (ڈرو مت) کیونکہ ہم اس چراغ کے موکل ہیں۔ اس وقت آپ کی خدمت کے لئے کمربستہ حاضر ہیں۔ جو ارشاد ہو بجا لائیں گے اور ایسی غیب کی باتیں جن سے آپ بیخبر ہیں۔ اس کا کھوج لگا دیں گے خیر سے ملا صاحب ایک ایسی عورت پر عاشق تھے جن تک ہوا کا بھی گذر نہ تھا۔ موکل ملا صاحب کو وہاں لے گئے اور رات بھر کام دل حاصل کرتے رہے الغرض اس چراغ کے طفیل ان کے بہت کام نکلے انہیں غیب کی خبریں بھی مل جاتی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد ملا صاحب نے سوچا یہ معاملہ چھپا نہیں رہے گا۔ فرید خان کے ذریعہ جو قرب تام رکھتا تھا یہ چراغ سلطان کی خدمت میں گزران دیا۔ اور اسکی حقیقت بھی عرض کر دی۔ سلطان نے خبر اکر لیا۔ تو ملا صاحب پر بڑی نوازشیں کیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہی موکل تھے۔ جو سلطان کو خبر یا دیا کرتے تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلطان ولی مطلق تھا کہ جس کی ولا کے آثار ایسی باتوں سے ظاہر ہوتے تھے

عورت پر ڈاکہ کہتے ہیں کہ ایک ہندو رنگریز اپنی بیوی کو جس کے رخسار کا رنگ گل نو بہار کے رنگ کو شرمندہ کرتا تھا اور جس کی قامت موزوں سرو بوستان کو جلوہ گری سکھاتی تھی بیانہ سے آگرے کی طرف لئے جا رہا تھا وہ نازنین غایت درجہ نازک تھی کہ دو تین کوس چلتے ہی سے اس کے تلووں میں چھالے پڑ گئے ناگاہ دو تین سوار بھی ان کے پیچھے ہو گئے۔ عورت کا یہ حال دیکھ کر انہوں نے اس کے خاوند سے کہا کہ اے خدا ناترس کیوں اس عورت کو ہلاک کر رہا ہے اس کے جواب میں اس نے کہا کہ کیا کروں میرے پاس سواری کا کرایہ دینے کے لئے کچھ نہیں ہے سواروں نے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک گھوڑا خالی جا رہا ہے اس پر سوار کر دو اور اس کی باگ اپنے ہاتھ میں تھام کر آگے آگے چلتے رہو۔ رنگریز نے انکار کیا۔ ان لوگوں نے خدا کی قسمیں کھائیں تو وہ شخص راضی ہو گیا عورت کو گھوڑے پر سوار کر دیا۔ اور خود ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ جب چلتے چلتے جنگل میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ دو سوار ڈاکو اور بٹ مار تھے انہوں نے رنگریز کو تو مار ڈالا اور عورت کو پکڑا اور دوسرے رستے پر چل پڑے عورت روتی تھی اور بار بار پیچھے پلٹ کر دیکھتی تھی۔ سواروں نے پوچھا تو بار بار پیچھے مڑ مڑ کر کیا دیکھ رہی ہے کیا تمہارا کوئی اور ہمراہی ہے کہا نہیں انہوں نے کہا آخر دیکھتی کیا ہے عورت نے کہا میں اسے دیکھ رہی ہوں جس کا تم نے واسطہ دیا تھا اور میرے شوہر نے اس کے بھروسے پر تمہارے گھوڑے پر مجھے سوار کیا تھا سوار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

سلطان رجال غیب کے لباس میں اسی اثنا میں دو تین سوار اور ظاہر ہوئے جن کا چہروں پر برقعہ تھا۔ انہوں نے ان ڈاکو سواروں کو مار ڈالا اور عورت سے کہا کہ تمہارا شوہر کہاں پڑا ہے وہ عورت ان کو وہاں لے آئی جہاں اس کے شوہر کی نعش پڑی تھی۔ ان سواروں نے کہا کہ اپنے شوہر کے سر کو اس کے دھڑ کے ساتھ جوڑ دے اور اس پر چادر ڈال دے عورت نے یوں ہی کیا۔ سواروں نے جاتے جاتے عورت سے کہا کہ ہم نے تیرا انتقام لے لیا ان کا سامان اور گھوڑے تم کو دیئے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ رنگریز نے زندہ ہو کر چادر سر پر سے اٹھائی اور اپنی عورت سے قصہ معلوم کیا اور سواروں کے پیچھے یہ کہتا ہوا دوڑا کہ تم کو اس خدا کی قسم جس نے تم کو وہ دولت دی جس سے تم مردہ کو زندہ کر سکتے ہو ایک بار مجھے اپنا چہرہ دکھا دو تاکہ میں جانوں آپ کون ہیں جنہوں نے مجھ پر یہ مہربانی کی ہے ان سواروں نے چہرے سے برقع اٹھا لئے رنگریز نے اپنا سر ان کے قدموں پر رکھ دیا۔ طرفۃ العین میں وہ سوار نظر کے سامنے سے ناپید ہو گئے رنگریز گھوڑوں اور مال و متاع کیساتھ آگرہ آیا۔ تب اس کے دل میں خیال آیا

کہ اگر کوئی گھوڑوں کو پہچان لے تو وہ مجھے ان سواروں کے خون سے متہم کرے گا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ شاہی کوتوال کو یہ قصہ سنا دوں۔ یہ خیال آتے ہی گھوڑوں اور سامان کے ساتھ کوتوال کے حضور میں پہنچ گیا اور اسے اپنا قصہ سنایا۔ قصہ سن کر کوتوال حیران رہ گیا۔ اور ان دونوں کو سلطان کے حضور میں لے گیا۔ جہاں اس نے یہی عجیب کہانی بادشاہ کے حضور میں بیان کی جب زنگر کی نظر سلطان کے چہرے پر پڑی تو اس نے جھٹ پہچان لیا۔ یہ وہی شخص ہے جس نے ان ٹھگوں سواروں کو مارا تھا۔ اس اثناء میں ملک آدم بھی دربار میں حاضر ہوا۔ زنگر نے اسے بھی پہچان لیا سلطان نے فرمایا کہ اگر تم ان سواروں کو دیکھوگے تو پہچان لوگے؟ زنگر نے کہا کہ ایک سوار تو ان میں سے قبلہ عالم خود ہی ہیں اور دوسرا سوار یہ شخص ہے آپ نے ان سواروں کو مارا اور مجھے زندہ کر دیا۔ ملک آدم نے عرض کیا کہ اجازت دیجئے۔ یہ لوگ چلے جائیں زنگر کو حکم ہوا یہ گھوڑے اور مال و متاع سب تیرا ہے۔ اسے لے جا مزید برآں دس ہزار ٹنکہ انعام دیا۔ اس بات کا غلغلہ تمام دربار میں ہو گیا جو بھی وہاں موجود تھا حیران رہ گیا۔

سلطان سکندر کی غلط دینداری یا تعصب

سکندر کمال تقویٰ اور دیانت سے آراستہ اور علم و فضل سے پیراستہ بادشاہ تھا۔ اس کی اکثر علماء و فضلاء سے صحبت رہتی تھی۔ اس کے عہد میں اسلام کو رونق تمام حاصل تھی اور کافروں کو مجال نہ تھی کہ بت پرستی کریں یا پانی کے ساتھ غسل کریں اس کے عہد میمون میں بت زیر خاک تھے اور نگر کوٹ کا پتھر کہ جس نے ایک عالم کو آزردہ کر رکھا ہے وہاں سے لاکر قصابوں کو دیا گیا تھا کہ اس سے گوشت تولا کریں۔

شیخ جمالی اس کا اکثر وقت شعر کہنے اور پڑھنے میں گزرتا تھا اور جب بندگی شیخ جمالی دہلوی حرمین کے طواف اور عراق و عجم روم و شام و مصر و ماوراء النہر کی سیر کر کے دہلی میں واپس آئے تو اس وقت سلطان بدایوں میں تھا۔ آپ کی آمد کی خبر سن کر مسرور ہوا۔ آپ کی ملاقات کا شوق اس کے دل میں اتنا بڑھا کہ اس نے نیچے لکھے ہوئے اشعار اپنے خاص خاص سے لکھ کر شیخ کی خدمت میں بھیج دیئے ان اشعار میں شیخ کی مثنوی مہر و ماہ طلب کی گئی ہے اور حضرت سلطان العارفین سماء الحق والدین کی خدمت میں بھی لکھا کہ جیسے بھی ممکن ہو ان کو روانہ کر دیں۔ سلطان کے اشعار یہ ہیں۔

اے مخزن گنج لایزالی
وے سالک راہ دین جمالی
در کرد جہان [illegible] سیر
در منزل خود رسیدہ با خیر
ہر لحظہ خیال تو [illegible]
زود آئی و من بوصل شادم
گر نہ آمدن تو باشد امحال
[illegible] سائل
بہتر کہ کتاب مہر و ماہم
بفرست بمن چنانکہ خواہم

فرمان شیخ سماء الدین کے پاس پہنچا شیخ جمالی کے لئے بادشاہ کے پاس آنے کا سبب یہ ہوا کہ آپ نے خیال کیا کہ فقیروں کا بادشاہوں کی صحبت میں رہنے سے بہت دنیاوی فائدہ ہے کیونکہ اس طرح بہت سے مسکینوں کے کام بن جاتے ہیں اور بادشاہوں کے نیک کاموں کی طرف رہبری کرنے سے ان کو بھی اجر عظیم ملتا ہے اس لئے شیخ جمالی بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہو گئے جب نزدیک پہنچے تو سلطان استقبال کے لئے آیا اور اعزاز و اکرام کے ساتھ لے گیا۔ اور آپ کی صحبت اور شعر و شاعری سے بہت محظوظ ہوا اور اکثر آپ کے ساتھ رہا کیا۔

دربار سکندری میں نغمہ سراؤں کا مجمع اور غلہ کی ارزانی۔ چونکہ بادشاہ اہل معانی (صوفیوں) کو دوست رکھتا تھا اس لئے نغمہ و سرور کی طرف آشنا مائل تھا اس کے دور میں بہت سے بے مثل ویسے ہی خوش گو اور خوش آواز فن کار جمع ہو گئے تھے۔ جب ایک پہر رات گزر جاتی تو بزم سرور آراستہ کرتا تھا۔ سرود کا آغاز ہوتا تو پرندے ہوا سے نیچے آجاتے اور زہرہ آسمان پر جھومنے لگتی اس کے پاس چار غلام بچے تھے جنہیں اس نے ایک ہزار پانسو دینار میں خریدا تھا۔ ان میں ایک جنگی تھا۔ دوسرا قانون نواز تیسرا طنبورچی اور چوتھا بین کار سب کے سب خوش الحان تھے کہ ان کی آواز سے مردوں کے جسم میں جان پڑ جاتی تھی۔ اور زندوں کے جسم سے جان نکل کر پرواز کر جاتی تھی حسن و زیبائی میں آفاق میں بے نظیر تھے ان کے چہرے سے لطف الٰہی کے آیات تھے کبھی وہ ایک نغمہ نازنین سے مجلس کی مہ جبینوں کو ایسا مدہوش کر دیتے تھے کہ شراب کے ملون [illegible] تو ان پڑی رہ جاتی تھی۔ ان کے علاوہ چار سرنا نواز تھے جب آدھی رات گزر جاتی تھی تو وہ سرنا بجاتے اول کیدارہ دوم [illegible] سوم حسینی چہارم رام کلی اور [illegible] پر ختم کر دیتے تھے۔ اس زمانے میں غلہ بہت ارزاں تھا۔ اور لوگ عیش و عشرت میں مشغول تھے اور فارغ البالی سے زندگی بسر کرتے تھے اس کا نام نیک آج تک صفحہ روزگار پر باقی ہے۔

غریب پروری کا انوکھا طریقہ اس کا ایک ضابطہ بنا ہوا تھا۔ اس کا لباس اور پلنگ ہر روز نیا ہوتا تھا۔ ہر دوسرے دن لباس اور پلنگ کو الگ رکھ دیا جاتا تھا۔ یہ چیزیں ان بیواؤں کو دے دی جاتی تھیں جن کے بیٹیاں ہوتیں تاکہ وہ ان کی شادی کے وقت ان کو دیں اور ایسی لڑکیوں کی شادی میں جو خرچ ہوتا تھا۔ وہ سرکاری خزانے سے دیا جاتا تھا۔

تہجد گزاری اور معدلت گستری دوپہر ضابطہ یہ تھا کہ رات کے آخری حصے میں اٹھتا حمام میں غسل کرتا اور نماز تہجد ادا کرتا۔ کلام ربانی کے تین پارے نیت باندھ کر پڑھتا اور نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کرتا۔ اس کے بعد شاہی تخت پر بیٹھتا داد دہی اور انصاف ستانی میں مشغول ہو جاتا اور کبھی ایسا نہ ہونے دیتا کہ کوئی زور آور کسی کمزور پر ستم کرے اور داد خواہی کے وقت امیر و غریب کو برابر رکھتا۔ اور کسی کی رعایت نہ کرتا۔

سلطان سکندر کے عہد کے بعض عجائب

پٹنہ میں ایک عجوبہ) سید خان لودھی [illegible] ملک پٹنہ [illegible] اس [illegible] سے برابری کا دعویٰ کرتا تھا [illegible] میں سے کچھ لوگ پہاڑ پر [illegible] نے وہاں گنبد دیکھا ایک [illegible] گنبد میں داخل ہو گیا [illegible] پانی کا ایک قطرہ اس گنبد [illegible] اور آدمی داخل ہوا۔ تو دو قطرے ٹپکنے لگے اب دو اور جوان گنبد میں گئے۔ اب چار قطرے ٹپکنے لگے۔ یہ لوگ حیران رہ گئے۔ جب میاں سید خان آئے۔ تو لوگوں نے کہا کہ جتنے آدمی گنبد میں جاتے ہیں اتنے ہی قطرے ٹپکتے ہیں تب سید خاں نے فرمایا۔ ایک ایک کر کے لوگ گنبد سے نکل جائیں۔ اب جو آدمی باہر نکل جاتا تھا تو گویا اس کے حصے کا ایک قطرہ بھی ٹپکنا بند ہو جاتا تھا یہاں تک کہ سب لوگ گنبد سے نکل گئے جب صرف میاں سید خاں ہی تنہا رہ گئے۔ تو وہی ایک ایک قطرہ ٹپکنے لگا جتنا بھی ہو گیا مگر یہ راز سربستہ معلوم نہ ہوا۔ (باقی آئندہ)

زمین سے ۱۰ میل اوپر زمین سے

۱۰ میل کی بلندی پر درجہ حرارت ۶۵ ڈگری کم ہو جاتا ہے لیکن ۳۰ میل پر وہ ۱۱۰ ڈگری زیادہ ہو جاتا ہے اس کے بعد ۵۰ میل کی بلندی پر وہ پھر ۷۰ ڈگری کم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ پھر بڑھتا ہے الغرض ۷۰ میل تک گھٹتا ہوا پایا جاتا ہے لیکن اس کے بعد درجہ حرارت برابر بڑھتا ہی جاتا ہے یہاں تک کہ ۷۰ میل کے بعد وہ درجہ غلیان (ابال) تک پہونچ جاتا ہے اور پھر اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ زیادتی ہی ہوتی جاتی ہے۔

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

یہودیوں کا امریکی اسباب اقتدار

[illegible] پیرس ۹ رجولائی - ایک اطلاع [illegible] یہودیوں نے امریکی اسباب اقتدار [illegible] ہے کہ وہ جرمنی کے پایہ تخت پر سے [illegible] رسدات لیجانے والے [illegible] یہودیوں کی [illegible] اس لئے کی گئی ہے کہ امریکی [illegible] [illegible]

[illegible] برلن - ۱۱ رجولائی [illegible] امریکی بار بردار طیارے [illegible] سامان رسدات [illegible] اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ [illegible] ۲۴ گھنٹوں میں شاہی فضائی بیڑہ نے [illegible] سے برلن تک (۱۶۵) مرتبہ پرواز کی اس دوران میں (۲۲۱) امریکی طیارے رسدات لے کر برلن پہنچے۔

جنگ چین میں ایک لاکھ کمیونسٹ ہلاک اور مجروح

نان کنگ - ۱۲ رجولائی میدان ہونان میں جو نو دن سے جنگ ہو رہی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کو زبردست شکست ہوئی ——

ایسی شکست کمیونسٹوں نے کبھی نہیں پائی تھی۔ تقریباً ایک لاکھ آدمی ہلاک زخمی اور گرفتار ہو رہے ہیں۔ سرکاری فوجیں اور بمبار طیارے بے ترتیبی سے پیچھے ہٹنے والوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ سرکاری مبصرین کو امید ہے کہ دریائے [illegible] کے جنوب میں حالات بہت بہتر ہو جائیں گے۔ جنرل لنگ وین [illegible] سرکاری فوجی ترجمان نے بتایا کہ دیگر محاذوں پر بھی سرکاری افواج کی فتوحات ہیں۔

چین میں طغیانیوں کی خطرناک تباہ کاریاں

نان کنگ - ۱۲ رجولائی - اس موسم باراں کے آغاز کے بعد سے وسطی اور جنوبی چین کے پانچ صوبوں میں سب سے زیادہ بدترین طور پر ہونان کا صوبہ نقصان زدہ رہا ہے جہاں چار [illegible] طغیانیوں نے ۳ لاکھ ۸۰ ہزار [illegible] قابل کاشت اراضی کو نقصان پہنچایا [illegible] سے زیادہ اشخاص [illegible]

اسلام

[illegible]

حکومت شرق اردن کی جانب سے جدید ٹکٹ شپ کا اجرائی

عمان و شرق اردن ۱۳ رجولائی حکومت شرق اردن نے قدیم شہر بیت المقدس پر شرق اردن کی فوج کے قبضہ کی یاد منانے کے لئے ایک جدید ٹکٹ شپ جاری کیا ہے جس پر دکھایا گیا ہے کہ شرق اردن کی عرب فوج بیت المقدس اور مسجد عمر اور شہر کی مسلم زیارت گاہ کی حفاظت کر رہی ہے۔

فلسطین کی لڑائی کے التوا کی تجویز کو مصری حکومت نے مسترد کر دیا

قاہرہ - ۱۳ رجولائی - فلسطین کی لڑائی کو تیس دن کیلئے ملتوی کرنے کے سلسلے میں متحدہ اقوامی ثالث نے جو تجویز پیش کی تھی اس کو مصری حکومت نے مسترد کر دیا ہے مصری کابینہ نے یہ فیصلہ کل رات اپنے ایک فوری جلسے میں کیا۔ مصری وزیراعظم نقراشی پاشاہ نے کل برطانوی سفیر متعینہ قاہرہ سے کئی مرتبہ ملاقاتیں کر کے فلسطین کے تازہ حالات پران سے گفتگو کی۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا جلسہ آج لبنان کے دارالحکومت بیروت کے کسی قریبی مقام پر آج ہونے والا تھا۔

بقیہ کالم ۴ ہندوستانی

ایسے کھاتے ریزرو بنک آف انڈیا کے تمام دفاتر میں کھولے جا سکتے ہیں غیر ملکی تبادلہ کے قانون سنہ ۱۹۴۷ء کے تحت ہندوستان میں سکونت رکھنے والے اشخاص کو ریاست حیدرآباد میں ساکن اشخاص کی جانب سے رقوم کی ادائیگی کی ممانعت کر دی گئی تھی بجز ریزرو بنک کی خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بغیر اس قسم کا لین دین ہو سکتا ہے۔

پاکستان

نواب سر لیاقت حیات خاں کا انتقال

لاہور - ۸ رجولائی - نواب سر لیاقت حیات خاں نے آج حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کیا۔ وہ ریاست پٹیالہ کے سابق وزیراعظم اور مرحوم سر سکندر حیات خاں کے بڑے بھائی تھے۔

پاکستانی ڈاک اور تار کے دفاتر میں اردو زبان کی ترویج

کراچی - ۱۰ رجولائی - یونائیٹیڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان کے تمام تار کے دفتروں کو حکم دیا ہے کہ وہ رومن رسم الخط میں لکھے ہوئے اردو زبان کے تاروں کو قبول کریں۔ اردو میں تار بھیجنے کے لئے ایک مناسب ٹیلیگرافی کوڈ تیار کیا جا رہا ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اس تجویز کو بھی منظور کر لیا ہے کہ ڈاک اور تار کے فارم مغربی پاکستان میں بزبان اردو اور مشرقی پاکستان میں بنگالی میں شائع کئے جائیں گے۔

مجاہدین کے لئے شاندار عطیہ

[illegible] ۱۰ رجولائی - مجاہدین کشمیر کے امدادی فنڈ میں تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ، ۵ ہزار تھیلے گیہوں، چار سو تھیلے گڑ اور چار ریڈیو سیٹ اور رائفل گولی بارود کا عطیہ دیا ہے

پاکستانی اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ

کراچی - ۱۲ رجولائی - یونائیٹیڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے مرکزی حکومت کے تمام عہدہ داروں کے نام ایک گشتی جاری کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وہ ایسا طریقہ کار اختیار کریں جن سے بین القلمروی کانفرنس منعقدہ کلکتہ کے فیصلوں کو عمل میں لایا جا سکے۔ عہدہ داران مذکور کو مزید ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پاکستان کی اقلیتوں کے مفاد کا ہمیشہ خیال رکھیں۔

ہندوستان

بمبئی کے رقبہ میں خنجر زنی کا حادثہ

بمبئی ۸ رجولائی - آج صبح بمبئی کے رقبہ ٹھاکر پاڑا میں خنجر زنی کی ایک واردات پیش آئی جس کے سلسلہ میں گیارہ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ کل شب بریلی اور مشرقی قلعہ کے رقبہ سے خنجر زنی کی مزید چار وارداتوں کی اطلاع ملی ہے۔

ہندوستان کے بحریہ میں ایک جنگی جہاز کا اضافہ

لندن - ۹ رجولائی - ایچ ایم آئی ایس دہلی اب ہندوستان کا پرچم جہاز فلیگ شپ بن گیا ہے یہ جنگی جہاز دو تین دن پیشتر ہندوستانی جہاز رانوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اس سے پیشتر یہ جہاز برطانیہ کی ملکیت تھا اور اس کا نام آچلیز تھا۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ جنگی جہاز ستمبر کے وسط تک ہندوستان پہنچ جائے گا۔

حکومت حیدرآباد کے ذخائر بمبئی کے نظام پیالس میں منتقل کئے جا رہے ہیں

بمبئی ۱۰ رجولائی - حکومت حیدرآباد کے کئی کروڑ کے ذخائر بمبئی کی گودی میں اس لئے پڑے پڑے خراب ہو رہے ہیں کہ وہ حکومت ہند کی کارروائی کے باعث حیدرآباد نہ لیجائے جا سکے۔ اب ان ذخائر کو حفاظت کی غرض سے بمبئی کے نظام پیالس میں منتقل کیا جا رہا ہے۔ متذکرہ ذخائر جو سلطنت متحدہ اور ممالک متحدہ امریکہ سے لائے گئے ہیں (۸۰۰) ٹن کے قریب ہیں اور ان کی قیمت کئی کروڑ روپیہ ہے ان ذخائر میں فوجی مشنری موٹر۔ برقی اشیاء۔ ریلوے کے کل پرزے ٹرانسمیٹر (آلات ترسیلی) وغیرہ شامل ہیں۔ نظام پیالس میں ان ذخائر کی کامل حفاظت کی جائے گی۔

ریزرو بنک آف انڈیا کا اعلان

نئی دہلی - ۱۲ رجولائی - آج وہ اعلان شائع ہوئے ہیں جن کی رو سے یہ اجازت دیدی گئی ہے کہ ہندوستان میں رہنے والے اشخاص حیدرآباد میں ساکن اشخاص کو رقم ادا کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ رقم (بند کھاتہ) کے تحت رکھی جائے۔

(باقی کالم ۲ پر)

انتخاب حیدرآباد دکن

دکن کا ایک ہفتہ

رعایا سرکار عالی کیلئے پاسپورٹ کا مسئلہ

حیدرآباد۔ جولائی۔ رعایا سرکار عالی کے لئے پاسپورٹ کی اجرائی کا مسئلہ ابھی زیر تصفیہ ہے۔ تصفیہ تک عازمین حج کو سفر ملتوی رکھنا ہوگا۔
محکمہ امور مذہبی سرکار عالی نے قافلۂ حجاج کی روانگی کی آخری تاریخ ۱۵ شوال المکرم مقرر کی ہے۔ اگر تاریخ مذکورہ تک پاسپورٹ کے مسئلہ کا تصفیہ ہوگیا تو قافلہ کی روانگی کا اعلان کردیا جائیگا۔ ورنہ بصورت دیگر قافلہ روانہ نہ ہوسکے گا۔

امین کچہری کوتوالی چھت پر ڈائنامیٹ کا دھماکہ (۱۴) ہندوؤں کی گرفتاری

حیدرآباد ۵ جولائی آج رات میں ۸ بجکر ۵ منٹ پر ایک سخت دھماکہ کی آواز سے عابد روڈ کے کاروباری مرکز کی تمام دکانیں ہل گئیں۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ پنچ محلہ وڈ کے کمرہ حراست کی چھت پر ڈائنامنٹ کی ایک بڑی چھڑی رکھی گئی تھی ڈائنامنٹ کے دھماکہ سے کمرہ حراست کی چھت بالکل اڑ گئی اور اس چھت کو سہارا دینے والی فولادی ناٹ بڑی ہوگئی۔ اس کمرہ حراست میں موجود زیر حراست ملزمین تھے۔ انھیں شدید زخم آئے اور انھیں بیہوشی کے عالم میں دواخانہ عثمانیہ پہنچا دیا گیا پولیس نے اس سلسلہ میں (۱۴) ہندوؤں کو گرفتار کرلیا ہے۔
بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تمام گرفتار شدہ اشخاص تھانہ پولیس کے متصلہ مندر میں چھپے ہوئے تھے۔ دھماکہ کے بعد بھاگنے کی کوشش میں تھے لیکن پولیس نے عوام کی مدد سے انھیں گرفتار کر لیا۔ شبہ ہے کہ مندر ہی سے کسی شخص یا اشخاص نے کمرہ حراست کی چھت تک رسائی حاصل کر کے یہ ڈائنامنٹ رکھا۔
حکام پولیس اطلاع ملتے ہی تیزی سے موقع واردات پر پہونچے اور تحقیقات شروع کردی دھماکہ اس قدر زبردست شدت کا تھا کہ اس آبادی کی بہت ساری دکانیں متاثر اور بہت سی دکانوں کے شوروم کے شیشے چکنا چور ہوگئے۔

دوکانات راتب بندی کے اوقات

دوکاندار ان راتب بندی کو بذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ صرف ماہ رمضان المبارک میں دوکان ہائے راتب بندی (۸ تا ۱۲) شام کے (۲ تا ۶) ساعت شام مقرر کئے گئے ہیں۔

رضاکاروں کو ساہوکاران کا عطیہ

حیدرآباد ۱۰ جولائی۔ موضع رائی کوڑ کے ساہوکاران نے رضاکاروں کو اٹھ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے موضع مذکور کے اہل ہنود اور ساہوکاران نے اس میں ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں رضاکاروں کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔

بلا اجازت ہندوستانی طیاروں کی پرواز پر حکومت حیدرآباد کا حکومت ہند کو انتباہ

حیدرآباد ۱۰ جولائی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے حکومت ہندوستان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی ہے کہ ہندوستانی جنگجو طیارے قبل از قبل اطلاع دئے بغیر حیدرآبادی علاقہ پر پرواز کیا کرتے ہیں۔
سمجھا جاتا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے یہ واضح کیا ہے کہ موجودہ حالات میں ایسی پروازوں سے دہشت پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ حکومت حیدرآباد نے مطالبہ کیا ہے کہ ایسی پروازوں کی قبل از قبل اطلاع دیجائے ورنہ اگر کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوجائے تو اسکی ذمہ داری اس پر نہیں رہے گی۔

دیسی ساخت کا بم پایا گیا۔ حیدرآباد

۱۱ جولائی دیسی ساخت کا ایک بم آج شاہ عنایت گنج کے تھانہ پولیس کے قریب پایا گیا۔

مکہ مسجد میں فاتحہ حضرت خاتون جنت حضرت اقدس و اعلیٰ کی بہ نفس نفیس شرکت

حیدرآباد ۱۲ جولائی محکمہ امور مذہبی سرکار عالی کی جانب سے حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا و علی ابیہا الصلوٰۃ دارالسلام کی فاتحہ خوانی کی گئی۔ مکہ مسجد نمازیوں سے معمور تھی (۵ ۱/۲) بجے دولتخانہ وزوری شاہانہ عمل میں آئی۔
باب الداخلہ پر نواب دین یار جنگ بہادر اور مولوی حسن الدین احمد صاحب ناظم مذہبی نے استقبال شاہانہ کی عزت حاصل کی حضرت اقدس و اعلیٰ نے نماز عصر جماعت کے ساتھ ادا فرمائی نماز کے بعد مولانا سید بادشاہ حسینی صاحب قادری نے آیت کریمہ و یطہرکم اہل البیت تطہیرا کی تفسیر کے ضمن میں بیان فرمایا کہ طہارت ظاہری یعنی وضو وغیرہ سے جسم کی ایک طرح کی طہارت حاصل ہوجاتی ہے۔ یہاں وہ طہارت مراد نہیں ہے۔ یہ طہارت اصلی ہے جس کی وجہ رموز قرآن حکیم و اسرار قرآن مبین تک ان مطاہر نفوس قدسیہ کی رسائی ہے جس کی طرف لا یمسہ الا المطہرون کا اشارہ ہے۔ آج جن کی فاتحہ ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب صاحبزادی ہیں۔ آپ تبول ہیں۔ زہرا ہیں سیدۃ النساء العالمین ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اشارہ پر کہ فاطمہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم سیدۃ النساء العالمین ہو سیدہ نے عرض کیا کہ یہ شان تو بی بی مریم کی ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ وہ اپنے زمانہ کے عورتوں کی سیدہ تھیں تم ساری خواتین عالم کی سردار ہو۔ آخر میں مولانا نے دعا فرمائی کہ حیدرآباد کی آزادی انشاء اللہ ہمیشہ برقرار رہیگی اور تمام اعدائے دین کے شر سے اس سلطنت کو حق تعالیٰ مامون و مصون رکھیگا۔ حضرت اقدس و اعلیٰ نے مراجعت فرمائی کے وقت مولانا سے فرمایا کہ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا

پست اقوام پر کانگریسیوں کے مظالم

حیدرآباد ۱۲ جولائی پربنڈاہ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اسٹیشن سندوری پر جہاں انڈین یونین کی فوج متعین ہے مسلمانوں اور پست اقوام کی آمد و رفت میں سخت دشواری ہو رہی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں اور پست اقوام کے افراد کو انڈین یونین کے فوجی طرح طرح سے پریشان کرتے ہیں گذشتہ دنوں پست اقوام کے ایک فرد کو پکڑ کر انہے رات بھر کیچڑ میں رہنے پر مجبور کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ برہمنوں کی مخالفت کی سزا ہے۔

بمبئی سے حیدرآباد کے لئے طبی رسدات آسکتی ہیں

بمبئی ۱۳ جولائی حکومت بمبئی نے اپنے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ بعض اخبارات میں جو خبر شایع ہوئی ہے کہ حکومت بمبئی نے حیدرآباد کو طبی رسدات کی برآمد بند کردی ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ حکومت بمبئی نے حکومت حیدرآباد کو طبی رسدات بھیجنے کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی ہے۔

پھیری والی کی تلوار کا وار

حیدرآباد ۱۳ جولائی کل ایک پھیری والی... جوں ہی ایک پھیری والی سے تلوار کا وار کھایا بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا۔ پھیری والی کو پولیس نے گرفتار کرلیا اور لڑکے کو رجوع دواخانہ کردیا گیا۔

ملازمین سرکار کے پسماندگان کو نصف تنخواہ دی جائے گی

حیدرآباد ۱۳ جولائی بسلسلہ پولیس ایکشن ۱۳۵۷ف (۳) مورخہ ... ان ملازمین سرکار کے پسماندگان کے لئے جو اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے مارے جائیں جو امداد منظور کی گئی ہے اس کے متعلق بذریعہ ہذا یہ صراحت کی جاتی ہے کہ اول تعلقدار صاحبان کو اس امر کا مجاز کیا گیا ہے کہ ایسے ملازمین کے پسماندگان کو وظیفہ کے متعلق آخری منظوری صادر ہونے تک متوفی ملازم کی نصف تنخواہ ادا کیا کئے جانے کی منظوری دیں دوسرے نصف وظیفہ کی جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا۔

ایّامِ عزا کا آخری حصہ محرم کے پہلے سے آ رہا ہے

پڑھنے والے امام حسین کے لئے نئے مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم حصہ اول ... مجموعہ
... مراثی ... نوحے
... سوز خوانی کے مرثیے
... شہادت امام حسین تک
... کاغذ چکنا

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ... رباعیات
... مرثیے امام حسین ... ایسا
... تک ... مجموعہ دوز سوز خوانی کے
... کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ... رباعی ... سوز ... سلام
... سوز مرثیے وفات رسول خدا
سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک ... نوحے

ہلال محرم حصہ چہارم ... مراثی
۲۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت ... تک کے تمثیلی سوز خوانی کے مرثیے ... چکنا
کاغذ ... کہرو ہے۔

ہلال محرم حصہ پنجم ... ۱۰۰ رباعی ۶ سوز ... سلام
۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام و ملاقات
ہند تک کے تمثیلی سوز خوانی کے مرثیے حجم ...
چکنا ... کہرو ... ۔

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین
سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع
کے منتخب سبکی مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے
کہرا ہے۔

ہلال ماتم ۲ سلام ۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے
چکنا ... کہرو ...۔

فغان بر حسین ۱۱ رباعی۔ ۲ سلام ۱ خمسہ ۱۲ مرثیے
منبر خوانی صفحہ ۱۰۱ کاغذ کہرو ...۔

سفیر ماتم ۱۷ قصائد ۲ مرثیے صفحہ ۱۵۴ چکنا کاغذ
... کہرو ...

سبع مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص بستے کے چودہ
انتخابی مرثیے صفحہ ۲۹۲ کاغذ کہرا ہے۔

شہید غم	...
اشک غم	... ۸ر
حدیقۂ ماتم	... ۸ر
زندان شام	...
کامیاب بستے	... ۸ر
غیر مطبوعہ مرثیے	۸ر

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر
و شمیم ... سے شہادت ... تک
کے ... ۲۴۲ نوحے صفحہ ۲۲ کاغذ چکنا ... کہرو ...
مرات ماتم ... ۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ
صفحہ ... کہرہ ... ۔

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات
شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت
ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے
چوتھا ایڈیشن ۱۹۲ نوحے صفحہ ... کاغذ چکنا ...
حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰ ... کاغذ چکنا ... ۸ر
حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے صفحہ ۳۰۲ کاغذ
چکنا ... ہر حصہ علیحدہ ملتا ہے۔

فکر منظوم نوحہ جات سامی مرحوم ۱۲۶ نوحے صفحہ ۲۱۳ ... کاغذ

فغانِ زہرا یعنی آہ جگر خراش
مجموعہ نوحہ جات مست ورجو نوحہ گوئی میں
یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہند
و دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ...
کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے
صفحہ ۲۴۰ ... کاغذ کہرو ...

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب
سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ
چکنا ...۔

تسکین فاطمہ ۔ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول
۱۲۰ نوحے ۱۷۶ صفحے چکنا کاغذ ...۔

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا
کاغذ (...)

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرو ...۔

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات لائق مرحوم
حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ ...
حصہ دوم ... نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ... کہرو ...
فرط غم ۔ نوحہ جات ضامن مرحوم ... نوحے
... صفحے چکنا کاغذ ...۔

طوفان درد ۔ نوحہ جات فرزند ۱۰۱ نوحے
صفحہ ۱۲۴ کہرا کاغذ ...

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات غیور مرحوم
۵۰ نوحے صفحہ ... چکنا ... کہرو ...۔

چودہ ساغر حصہ اول ۔ چودہ مشہور شعرا کے
۲۸ تمثیل رقت آمیز نوحے صفحہ ... ۲ر

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ... حصہ سوم ...

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر ...

سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر رضوی ... ۴ر

اوراق غم ۔ نوحہ جات ... ۶ر

معراج غم نوحہ جات رعنا چکنا ... کہرو ...

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن ... ۲ر

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ
۲۵۶ نوحے صفحہ ۱۵۶ چکنا ...

پیام شہادت ۔ نوحہ جات حکیم ... سنبلی
شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۴ نوحے ۲۶۴ صفحے

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ
شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں
طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ
مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ
سید غلام حسنین صاحب کنتوری طاب ثراہ
مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے
سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت
امام حسین اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے
علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات
درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے
بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم
۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا ... کہرہ ...

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ
آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی
و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ۔
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے
کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۲۲۶ صفحہ
قیمت ...
آخر صفحوں تک رعایتی قیمت ...

عروج السعادت ترجمۂ معراج السعادت

احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و بے نظیر کتاب
کاغذ چکنا حصہ اول ...

اقوال اہل بیت نبی مختار

در ترجمہ جلد اول بحار الانوار
حجم صفحہ ۵۵۸ کاغذ چکنا ... مترجمہ مولوی سید
محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات۔

رسالہ ذہبیہ فی اسرار العلوم الطبیہ
کاغذ کہرہ ۴ر

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفاد آخرت
از لائق صاحب مرحوم صفحہ ...

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد ناد علی ۔ ۴ر

جذبات عقیدت روپ کنواری کا مشہور
قصیدہ در مدح حضرت امیر ۴ر

خلوص انیس مناجات ۲ر

اخلاص نفیس مناجات ۲ر سلام

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام
جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے
زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب
سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار
کاغذ چکنا صفحہ ۲۲۸ قیمت ...۔

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ر

سوانح شہید ثالث ... ۴ر

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب
قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴
چکنا ... کہرہ ...

حیات ماہ لقا سوانح عمری
چندا بی بی مخاطب بہ ماہ لقا بائی ۴ر

نقشۂ ایران رنگین ۸ر سادہ ۴ر

سوانح زندہ شاہ مدار ار

رہبر عراق و ایران مولفہ مولوی ... سالک
حیدری جنتری ...

عراق و ایران

سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر
اسد علی خاں رئیس ... ضخامت صفحہ ۳۵۰
تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر
آرٹ پیپر پر قیمت ...

سفرنامۂ عراق

از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین ...
سفرنامہ ... ۴ر

ملنے کا پتہ ذیل سے طلب ... حسین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری ... بازار حیدرآباد دکن

۵

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے بلکہ کتاب ختم ہو جانا روا رکھیے

رعایت: پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک معاف

فقہ مذہب سنت والجماعۃ
اردو

روپیہ

المطلق ترجمہ المنتقی ۵
رکن رکین ۵
حکمت بالغہ جلد دوم ۵
واسرار شریعت جلد دوم
کنز الآخرۃ معروف بہ ۸
شریعت نامہ منظوم
ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح ۱۰
صدر الشریعۃ العظمیٰ
فقہ الاکبر جلد اول ۶
ایضاً جلد دوم ۴
ایضاً جلد سوم ۵
ایضاً جلد چہارم ۳
حقیقۃ الفقہ اول دوم ۵

ادعیہ و اعمال و زیارات
مذہب شیعہ عربی

صحیفہ رابعہ سجادیہ ۶
صحیفہ سجادیہ و علویہ ۱۰
صحیفہ علویہ ۴
مصباح کفعمی ۱۵
المجتنیٰ ۳
صحیفۃ الحسینیہ ۳
صحیفہ ثانیہ سجادیہ ۵
صحیفۃ المہدیہ و تحفۃ الآ ۲
شرح زیارت جامعہ از ۲۰
شیخ احمد احسائی
مہج الدعوات ۲۵
تبصرۃ الزائر و کشف المرشد ۵
مترجم
منتخب الزیارہ ۱۰
منتخب الدعوات ۶
کامل التعبیر ۶
مصباح المتہجدین ۲۵
اقبال ابن طاؤس ۳۰
لواء الحمد ۱

ادعیہ و اعمال و زیارات
مذہب شیعہ فارسی

راحۃ الارواح ترجمۃ المصباح ۲۰
برحاشیہ صحیفہ کاملہ دو جلد
ایضاً جلد اول

انیس المومنین و وظائف ۱۰۰
المتقین بہ حصہ قطع بزرگ
ایضاً حصہ چہارم ۲۵
سرور العارفین ۴
مفتاح الجنان ۱۵
مفاتیح الجنان ۴۰
مفتاح الجنات
ومنتخب الدعوات ۵
مفتاح الفلاح ۵
ایضاً مترجم ۸
تحفۃ المرتضویہ ۸
ایضاً ۶
زاد المعاد مترجم طبع ایران ۲۵
ایضاً ۲۰
ایضاً طبع بمبئی ۵
ایضاً طبع نولکشور مترجم ۵
تحفۃ الزائر قطع متوسط ۱۵
ایضاً ۱۰
ایضاً قطع خورد ۸
ایضاً ۵
سفینۃ النجات ۶
کتاب الدعوات والزیارات ۳
شفاء الصدور فی شرح ۱۵
زیارات العاشور
مجمع الدعوات ۱۵
جامع الدعوات ۵
ایضاً طبع لاہور ۳
مناہج العارفین ۲۰
ایضاً طبع جدید ۵۰
منتخب الشمس ۱۲
مطلوب الزائرین ۱۵
تقویم المحسنین ۵
منتخب الدعوات جیبی ۵
بیاض ادعیہ و زیارات ۵
بیاض ہدیۃ الزائرین ۴
زاد المعاد بر حاشیہ حلیۃ المتقین ۱۵
طبع شاہی قدیم

صحیفہ سلطانیہ ۵
زاد المعاد بر حاشیہ ۳۰
صحیفہ سجادیہ طبع ایران
مقصود الزائرین ۱۴
مطلوب الزائرین ۱۲
انیس المتہجدین ۲۵
انوار اسماعیلیہ بطرز ۱۰
مفتاح الجنان
ہدیۃ الزائرین و بہجۃ الناظرین ۱۵
تحفۃ الزائر ۱۰
بحر الغرائب ۶
شرح دعائے عدیلہ ۶

ادعیہ اعمال و زیارات
مذہب شیعہ اردو

بناء الاسلام فی احکام الصیام ۱
تحفہ احمدیہ جلد اول کیفیت ۱۰
ایضاً جلد دوم ۴
ایضاً جلد سوم نظامی ۴
ایضاً کشوری ۲
ثمرۃ الساعی ترجمہ عدۃ الداعی ۳
صحیفہ اعمال ۳
تحفہ جوادیہ ۶
ہادی النظار ریخ ۴
خواب نامہ ترجمہ کامل التعبیر ۵
تعبیر الرویا ۱۲
اسرار مکنونہ و لیالی محزونہ ۱ ۸ر
اعمال رمضان
جیبی مقبول ترجمہ ۲ر
ایضاً بلا ترجمہ ۱۴ر
دعائے بشیر وغیرہ ۳ر
ارشاد المومنین ۸ر

تحفۃ العوام مخلف قسم کاغذ ۴
تحفۃ المومنین ۴
وظائف الابرار دو قسم کاغذ ۳ ۸ر
حرز المومنین انوار معظم ۳ ۸ر

ادعیہ اعمال مذہب
سنت الجماعۃ عربی

مجموعہ اوراد ۲
دلائل الخیرات مزین الحسنات ۲
دلائل الخیرات فی حل المشکلات ۳
دلائل الحسنات فی حل المشکلات ۳
دلائل الخیرات طبع کانپور ۴
ایضاً طبع اسلامبول ۴
مجموعہ حزب البحر ۲
مستغنی بہ ۸ر

ادعیہ سنت الجماعۃ
اردو

اسرار الحروف ۳
مجموعہ خطب دوازدہ ماہی ۳
دعوات مسنونہ ۳
حزب اللہ الاعظم ۱
حصن حصین مترجم اردو ۳
ظفر جلیل شرح حصن حصین ۳
افضل الاذکار احسن الاوراد ۱
معادن الخیرات خزائن البرکات ۲
شرح اسماء الحسنیٰ ۲

حدیث سنت والجماعۃ
عربی

الفتوحات الاحمدیہ علی المتن بالهمزیہ ۴
قرۃ الابصار و قرۃ الاقمار ۴
الجوہر الفرید من اقوال الشدید ۵
منتخب زبان خاص
القول المستحسن فی فخر الحسن ۴
تعلیق المفصل علی مسند ابی ۵
حنبل از عباس علیخان
صحیح مسلم دو جلد قطع کلاں ۲۵
مجتبیٰ ابن ماجہ مع مشکوٰۃ ۱۰
مفتاح الحاجہ
صحیح بخاری طبع بمبئی ۲
الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی ۵
الاشباہ والنظائر و مولانا عبد الحی ۸ر
فی توضیح کراکب الدریہ
کشف الغمہ عن جمیع الامہ ۵
سفر السعادہ دو جلد
سفینۃ الراغب و دفینۃ المطالب ۲۰
الدین الخالص ۱۰
شرح الهمزیہ ۴
مقدمۃ الحضرمیہ و فتح المبین ۵
ومنہاج الطالبین
مجالس الابرار مترجم ۱۰
تنبیہ الغافلین ۴
القول المسدد فی مسند امام حنبل ۵
چہل حدیث و احادیث قدسیہ معتبر ۲
مسند امام حنبل ۴
میمونیہ و تجریدیہ ۲
فتح المبین شرح قرۃ العین ۴
فتح القریب المجیب ۲
کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ۴

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار ۔۔۔ [illegible]

انتخاب

ہفتہ وار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامی

مہتمم
محمد حسین

جلد (۲) | ۲۰ رمضان ۱۳۶۷ھ م ۲۸ جولائی ۱۹۴۸ء موافق ۲۸ شہریور ۱۳۵۷ف یوم چہارشنبہ | نمبر (۱۰)

چندہ انتخاب
[illegible]
اجرت اشتہار
۔۔۔۔۔۔ ایک روپیہ
[illegible]

اللہ رے تعلیم عبادت کا قرینہ

خوشتر جونپوری

امت سے یہ فرماتے ہیں سرکار مدینہ
ماہ رمضاں ہے مرے خالق کا مہینہ

بگڑی ہوئی تقدیر سنور جاتی ہے جس سے
اقوال محمدؐ ہیں وہ حکمت کا خزینہ

غفلت کو کرو ترک ذرا اُٹھ کے تو دیکھو
واللہ شب قدر ہے معراج کا زینہ

انوار الٰہی سے منور تھا جو سینہ
دشمن سے بھی حضرت کو نہ تھا بغض کینہ

تھے احمد مرسل کے علیؑ ایسے فدائی
خوں اپنا بہا دیتے ٹپکتا جو پسینہ

بازوئے ید اللہ کا ایثار تو دیکھو
دن کو نہ رکھی گھر میں کبھی نان شبینہ

میدان وغا اور صلوٰۃ علوی دیکھ
اللہ رے تعلیم عبادت کا قرینہ

طوفان بلا اور حوادث کا نہیں خوف
ہیں حیدرؑ کرار مرے نوح سفینہ

یہ ماہ مبارک ہے وہی جس میں خدا نے
زہراؑ و علیؑ کو دیا فرزند نرینہ

کیوں راکب دوش نبوی ہوتے نہ دونوں
حسنینؑ ہی تھے مہر نبوت کا نگینہ

واں مرکب معراج براق فلکی تھا
یاں دوش نبیؐ آپ کی معراج کا زینہ

ہمنام نبیؐ نکلیں گے جب بہر ہدایت
اُس وقت اُگل دیگی زمیں سارا دفینہ

حاصل برکت ہوگی مزار علوی سے
ہم پیش نظر رکھتے ہیں تابوت سکینہؑ

ارشاد پیمبرؐ سے جو بیگانہ ہو خوشتر
اللہ کے نزدیک ہے مردود و کمینہ

ترتیب

اداریہ

بوتراب کی ٹھوکر

اگر اُن ہنگاموں کی طرف سے نظریں نہ پھیر لی جائیں جن سے انسانی زندگی آج دوچار ہے تو ماننا پڑے گا کہ انسان اور اس کی زندگی دونوں ہی اپنی اہم قدروں سے ناواقف کسی نامعلوم منزل کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں اور ان کے اطراف چند ایسے خوفناک حقایق منڈلا رہے ہیں جو اخلاقی توازن کے شدید دشمن ہیں۔ ایسے خطرناک حقایق کی تفصیل کسی حافظے سے محو ہو چکی ہو تو وہ کوئی جریدہ اور اخبار اٹھا کر پڑھے اور پھر سوچے کہ کیوں اس کے سکون خاطر کی عروس گھونگٹ الٹ کر انسانی فکر کے حجلۂ عروسی سے نکل بھاگنے پر آمادہ نظر آ رہی ہے۔ لیکن بیخود راہوں کے پیچ و خم سے نا آگاہ آخر بھاگے کہاں، جب کہ زندگی کے ہر موڑ پر تاڈوں اور مجاہدوں کی لگائی ہوئی آگ کے شعلے لپک رہے ہوں۔ یہ کتنی خطرناک حقیقت ہے کہ ایک راون کا وجود سارے لنکا کو خاکستر بنانے کے لئے کافی ہے!

چنانچہ آج بھی مشرق ہو یا مغرب اور جس فضا میں بھی انسان سانس لے رہا ہو اتنے ہی وحشیانہ ہیں جتنے راون کے دم سے تھے۔ اگر اشخاص اور اجسام بدلے تو کیا ہوا؟ روح تو نہیں بدلی! اب خواہ امریکہ میں دولت کی دیوی کی پوجا سے فارغ ہو کر الجھنے والے ٹرومن اور ہنری ویلس ہوں یا جاتی ہوئی دنیاوی حکومت پر کف افسوس ملنے والے ایٹلی اور چرچل —— یا پھر نظام نو کی معاشی مساوات کی یکسانیت فکر رکھنے والے اسٹالین اور ٹراٹسکی، بہرحال یہ سب موقع پا کر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے پر تلے ہیں۔ پھر یہ رقابت سر راہ پڑی ہوئی ہڈی کے لئے ہو یا زمین کے کسی زرخیز خطہ کے لئے، مگر اخلاقی تصورات کے لئے تو سم قاتل ہے۔ آخر کیوں ٹراٹسکی مارا جائے تو اسٹالین مسکرائے؟ چرچل کی بیماری ایٹلی کے لئے نوید مسرت لائے اور ہنری ویلس کی شکست پر ٹرومن جامہ سے باہر ہو جائے! یہی تو وہ بات ہے جس کو انجیل مقدس بھی پوچھ پوچھ کے رہ گئی کہ ——

"کیا فائدہ ہوگا انسان کو اس بات سے کہ وہ ساری دنیا کو حاصل کر لے لیکن اپنی روح کی دولت کو کھو بیٹھے؟"

مگر اسٹالین، ایٹلی، ٹرومن بلکہ مغرب کے سارے مقتدر فرزند تو مادی زندگی سے آگے کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے اور اسی بنا پر شاعر مشرق نے حکم بھی لگایا تھا کہ ان کی تہذیب ان ہی کے خنجر سے خودکشی کرے گی لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ مشرق آج کب اپنے اقتدار کے پیمانے سے اسٹالین، چرچل اور ٹرومن جیسے سپوتوں کے علاوہ نئی قسم کا کوئی "بقدر نصف بہتر" لڑکا پیش کرنے کے موقف میں ہے؟ کیا ان مشرقی افکار کے پروردۂ آغوش نونہالوں نے اپنے اقتدار کی کالی ماتا کی پیشانی پر بنگال، بہار اور پنجاب کے جاہل عوام کا خون تھینیٹ نہیں دیا ہے؟ تاکہ اقتدار کی ماتا مسکرائے اور اس کی مسکراہٹ کی کوندوں سے عوام دہل کر رہ جائیں!! یہ بربریت اور انسان کشی خود عوام کے لئے اتنا ہی پرانا کھیل ہے جتنا کہ انسانی زندگی کا زمانہ —— اور اسی خونین کھیل کو ابوتراب نے اپنی چونسٹھ سال کی خاموش زندگی کے دریچہ سے دیکھ دیکھ کر اور اقتدار پسندوں کی زمین پرستی کو پوری طرح محسوس کر کے دنیائے آب و گل کو ٹھکراتے ہوئے اعلان فرمایا تھا ——

ایھا الناس! میں تم کو دنیا سے خبردار رہنے کی تاکید کرتا ہوں کیونکہ یہ دنیا سراپا زہر اور فریب کا جال ہے۔ اس کو سینے سے اس لئے لگایا جاتا ہے کہ یہ جاذب نظر ہے۔ اس کی موقتی نعمتوں کی وجہ سے اس کو عزیز رکھا جاتا ہے —— اور یہ اپنی مختصر سی زندگی کے بل بوتے پر بابرونق دکھائی دیتی ہے حالانکہ اس نے نفس پرستی، فریب اور بیجا خواہشات سے اپنی تزئین کی ہے۔ اس کی مسرتیں اور خوشیاں ہمیشہ باقی رہنے والی نہیں اور نہ تم اس کے آلام و مصائب سے چھٹکارا پا سکتے ہو۔ یہ بہت بیکار، فریبی اور نقصان رساں ہے۔ یہ ہمیں حیات جاوداں حاصل کرنے سے باز رکھتی ہے اور غیر وفادار ہے۔ یہ خواہشات نفس کو بھڑکاتی اور اپنے شکار کو مار کھاتی ہے۔ اس کو عزیز رکھنے والوں کی خواہشات کے حدود سے جب اس کا اتصال ہوتا ہے تو یہ ان حدود کو ذرہ برابر وسیع نہیں کر سکتی —— جیسا کہ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اس کی مثال بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسنے کے بعد لہلہاتے ہوئے سبزہ کو پیدا کرتی ہے اور جب سبزہ کی پیدائش رک گئی تو اس نے خشک گھاس کی شکل اختیار کر لی جس کو ہوا کے جھونکوں نے منتشر کر دیا۔ پس خدا ہی سب سے بڑی طاقت رکھنے والا ہے۔ بیشک دنیا کی حالت بالکل یہی ہے کہ ابھی ابھی ہری بھری تھی اور تھوڑی دیر بعد سوکھ گئی —— اور موت کی ہوا نے خرمن زندگی کو بکھیر دیا۔ اس دنیا میں مشکل سے بھی ایک آدمی ایسا نہ مل سکے گا جس نے خوشی کی زندگی کے بعد آنسوؤں کا سیلاب نہ بہایا ہو۔ شاید یہاں ایک متنفس بھی ایسا نہ مل سکے جس کو مسرتوں سے سرفراز کرنے کے بعد اس دنیا نے مصائب کے پہاڑ نہ توڑے ہوں۔ کوئی بھی ایسا نہیں جس پر سکھ اور چین کی بارش ہوئی ہو لیکن اس کے بعد ہی مصائب کے بادلوں نے گھیر نہ لیا ہو —— دنیا کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ اگر یہ صبح میں کسی دوست بن جاتی ہے تو شام میں اسی سے دشمنی کرنے لگتی ہے۔ اس کی دوستی اعتبار کے قابل نہیں کیونکہ اگر یہ ایک طرف خوشگوار نظر آتی ہے تو دوسری جانب غم و الم کا بھیانک منظر پیش کرتی ہے۔ کوئی شخص بھی دنیا میں ایسا نہ ملے گا جو اپنی خواہشات کی تکمیل کرنے کے بعد مصیبتوں کا شکار نہ ہوا ہو۔ اور کسی نے بھی خوشی و آرام کی ایسی رات بسر نہ کی ہوگی جس کے بعد صبح کو غم و حسرت کا سورج اسیر نہ چمکا ہو۔ دنیا فریب کا ایک کارخانہ ہے۔ یہاں کی ہر چیز فانی ہے۔ جو بھی اس سے محبت کرتا ہے اس کا شکار ہو جاتا ہے۔ صرف تقویٰ ہی ایک ایسی شئے ہے جس کے سوائے دنیا میں کوئی بھی چیز اچھی نہیں —— اور جس کو ہمیں عزیز رکھنا چاہیئے۔ دنیا اور اس کی دولت میں جن کا حصہ قلیل رہا ان کا ان چیزوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ رہا جنھوں نے اسے برے عواقب و نتائج سے بچایا لیکن جس شخص نے کثیر دولت جمع کی اس نے اُن چیزوں کو جمع کیا جو اس کی تباہی کا سبب بنے۔ جس نے دنیا پر اعتبار کیا بالآخر وہ بربادی کا شکار ہوا جس نے مرتبہ اور وقار پایا وہی قعر ذلت میں گرا۔ آرام پسند اور عیش طلب منہ کے بل زمین پر آ رہے، غرور و تکبر کرنے والے حقیر و ذلیل ہوئے۔ دنیا کی بادشاہی پلٹا کھانے والی ہوتی ہے۔ اس کے سکھ اور چین قابل ملامت، اس کی مسرتیں ناخوشگوار، اس کی مٹھاس میں تلخی، اس کی غذا زہر آلود، اس کے مال و متاع فانی۔ اس کے اطمینان و سلامتی بیماری اور اس کی زندگی موت ہے۔ اس کی حکومت چھین لی گئی اور وہ سزا پانے پر مکلف ہے۔ اس کا مال و اسباب تباہ ہو کر رہے گا اور اس کے بسانے والے غیر مطمئن و پریشان۔ ایھا الناس! کیا تم ان لوگوں کے مکانوں میں نہیں بستے جنھوں نے بڑی بڑی عمریں پائیں جنھوں نے زیادہ دیرپا نقوش چھوڑے۔ جن کے مقاصد اعلیٰ تھے۔ جن کی

تعداد تم سے زیادہ تھی۔ جن کے پاس تم سے زیادہ افواج تھیں۔ انھوں نے دنیا کی مختلف طریقوں سے خدمت کی اور مختلف طریقوں سے اسے حاصل بھی کیا۔ لیکن آخر کار انہیں یہاں سے کوچ کرنا پڑا۔ اپنے ساتھ نہ تو وہ منزل مقصود کے لئے کوئی توشہ لیجا سکے اور نہ راستہ طے کرنے کے لئے ان کے پاس سواری تھی۔ تم نے کیا کبھی سنا ہے کہ ان کے ساتھ دنیا نے رحم کا برتاؤ کیا یا کسی طرح ان کی مدد کی یا کسی طریقہ سے انکے ساتھ تعاون کیا؟ نہیں! ــــ اس کے برخلاف وہ ان کے راستوں میں مختلف طریقوں سے حائل ہوتی رہی اور مختلف پریشانیوں میں مبتلا کرتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ ان تکالیف سے بیزار اور ان کے نقشے گرد آلود ہو گئے۔ وہ زمین پر اس طرح پچھاڑ دیئے گئے گویا ان پر اونٹ دوڑتے تھے اور زمانہ کے انقلاب سے بید پریشان۔ تم نے دیکھا کہ دنیا ان لوگوں سے کس قدر انجان رہتی ہے جو اس کے توہ میں رہتے ہیں، یہاں تک کہ انھوں نے اسے چھوڑ دیا۔ کیا انھوں نے دنیا سے سوائے بھوک اور کوئی اطمینان سوائے تنگ دستی اور تہی دستی، کوئی جگہ سوائے تنہائی اور بھیانک تاریکی کے اور کوئی چیز سوائے بے حیائی کے پایا بھی؟ کیا تم اس دنیا کو خریدنا چاہتے ہو جس کے یہ صفات ہوں! کیا تم اس کو حاصل کرنے کے لالچ میں رہو گے؟ یاد رکھو کہ اس آدمی کے لئے یہ دنیا بدترین مقام ہے جو اس کو ایسا ذریعہ نہیں سمجھتا جس سے الزامات اور مختلف جرائم کی تہمتیں خریدی جاسکتی ہیں ــــ اور جو اپنی زندگی کو خطرات میں نہیں پاتا۔ یہ ایک رحم کا مقام ہے کہ تم اسی کے کاروبار میں اس قدر الجھے ہوئے ہو کہ باوجود یہ جاننے کے کہ تمہیں اسے چھوڑ کر جدا ہونا پڑے گا، تم ان ہی کے نقش قدم پر چل رہے ہو جو یہ کہا کرتے تھے کہ وہ بہت طاقتور ہیں۔ مگر افسوس، وہی اب اپنی اپنی قبروں میں پہنچا دیئے گئے ہیں۔ لیکن اس طرح نہیں جس طرح وہ اپنی زندگی میں شان و شوکت کے ساتھ گھوڑوں پر سواری کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی قبروں کے گوشوں میں محو استراحت ہیں۔ اب انھیں دعوتوں میں کوئی نہیں بلاتا جیسے کہ ان کی زندگی میں پر تکلف کھانوں سے ان کی ضیافت کی جاتی تھی۔ اب ان کی قبر پتھروں کے ڈھیر ہیں۔ مٹی ان کے کفن کا کام دے رہی ہے۔ گندی اور بدبودار ہڈیاں انکی رفیق ہیں۔ وہ ایسے ساتھی ہیں جو کبھی جواب نہیں دے سکتے خواہ تم کتنی ہی آواز دو۔ مخالفت نہیں کر سکتے خواہ تم انھیں کتنا ہی برا بھلا کہو۔ رونے کے لئے اُن کی آنکھوں میں نمی باقی نہیں۔ اب زندوں کی ہمدردی اور احسان سے وہ خوش نہیں ہو سکتے اور اگر تلطف نہ کیا جائے تو وہ رنجیدہ نہیں ہوتے۔ وہ سب کے سب ایک ہی مقام یعنی گورستان میں جمع ہیں لیکن پھر بھی ایک دوسرے سے بہت دور ہیں۔ اب آپس میں ان کے درمیان کوئی رابطہ نہیں۔ وہ ایک دوسرے کے رفیق تو ہیں لیکن پھر بھی ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں اور ایک دوسرے کی حالت سے اتنے ہی بے خبر۔ وہ ایک ساتھ پڑے ہوئے ہیں لیکن ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ یقیناً ایک دوسرے کے عزیز ہیں مگر آپس میں مل نہیں سکتے۔ وہ سب منکسر ہیں، کدورت ان کے دلوں سے سلب کر لی گئی ہے۔ وہ بے وقوف ہیں لیکن ایک دوسرے کا مضحکہ نہیں اڑا سکتے۔ دکھ اور تکلیف سے وہ ڈرتے نہیں ــــ اور نہ ان میں اتنی طاقت ہے کہ وہ کسی کو نقصان پہنچا سکیں۔ انھوں نے زمین کی سطح سے اس کی گہرائیوں کا تبادلہ کر لیا ہے۔ وسعت کی بجائے تنگی کو پسند کیا ہے۔ خلق کی بجائے وحشت کو اپنا شعار بنایا ہے۔ روشنی کے بدلے تاریکی کو قبول کیا ہے۔ یہ لوگ پھر سطح زمین پر آئیں گے۔ ان کے جسم پر لباس عریانی ہوگا یہ پابرہنہ ہوں گے جیسے جہاں سے گئے تھے۔ پھر ان کے اعمال کی بناء پر دائمی زندگی انھیں بخشی جائے گی جس کے وہ مستحق قرار پائیں گے۔ جیسے کہ خدا ارشاد فرماتا ہے کہ ہم جو مخلوق کو اس کی اصلیت کی طرف پلٹا دیں گے۔ جس طرح ہمیں ان کی زندگی پر قدرت تھی اسی طرح ان کے عود کرنے پر ہم قادر ہیں۔ یہ ایک لازمی شرط ہے جس کو ہم پورا کریں گے اور جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے۔"

ان ارشادات و فرمودات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ تیرہ سو برس پہلے اور آج کے عام انسانی نفس میں کوئی تغیر واقع ہوا بھی ہے یا نہیں؟ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اس تیرہ سو سال کے درمیانی زمانہ میں انسانوں نے اخلاقی قوانین کی پابندی قبول کرنے اور کروانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن نفس انسانی کے عنقا کے لئے اخلاقیات کا آشیانہ اتنا ہی نارسا اور بلند بنا رہا جتنا کہ کبھی تھا! آج بھی زمانہ عبدالرحمن ابن ملجم کی طرح شمشیر کیف مسجد کوفہ کے محراب میں ابوترابؑ کی پیشانی کو نشانہ بنانے پر آمادہ ہے کیونکہ وہ پیشانی جو خالق کی بارگاہ میں جھکتی ہو دنیاداروں سے دیکھی نہیں جاسکتی ــــ اور اس معاملہ میں مشرق و مغرب میں کوئی فرق ہی نہیں جیسا کہ شاعر مشرق نے اعتراف کیا ہے کہ ــــ

نہ مغرب اس سے بری ہے نہ مشرق اس سے بری جہاں میں عام ہے
قلب و نظر کی رنجوری!

لیکن دنیا خوب جانتی ہے کہ اپنے خالق کی بارگاہ میں جھک جانے والی پیشانی قلب و نظر کی رنجوری کے تقاضوں کو ٹھکرا دیتی ہے جس کی تاب نہ لا کر زمانہ بلبلا اٹھتا ہے ــــ اور کسی کی پیشانی خون سے رنگین ہو جاتی ہے۔ بلکہ اللہ کا گھر اللہ کے رسولؐ کی امت ہی کے ہاتھوں خون کی چھینٹوں سے رنگین ہو جاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شب ضربت کو ابوترابؑ کی پیشانی سے بہایا ہوا خون زمانہ کی قلب و نظر کی رنجوری سے قطع نظر حکومت کی تمنا کرنے والوں کی ایما کا مرہون منت ہے۔ ورنہ چوبیس سال خاموش اور گوشہ نشین زندگی بسر کرنے کے بعد تو دنیا جان گئی تھی کہ کوئی حکومت ابوترابؑ کی ٹھوکر کی تاب نہیں لا سکے اور خود حکومت کے بتکدے کے پجاری جانتے تھے کہ ابوترابؑ بہرحال بت شکن ہے! اس زمانے کو گذرے ہوئے بہت دن بیت گئے اور آج پھر ایک بار انسانی افکار کا محور حکومت کا بتکدہ ہے، ایسے میں زمانہ کو ایک بوترابی ٹھوکر کی ضرورت ہے تاکہ انسان لذتِ سجدہ سے آشنا ہو جائے اور انسانیت اپنے مقصد سے آگاہ۔

مجالس عزا

تاریخ	وقت	ذاکر	مقام
۱۹ رمضان	۸½ بجے شب	اقبال زیدی	اعجاز منزل دارالشفاء
۱۹ و ۲۰ رمضان	۵ بجے عصر	سید لیٰین علی طباطبائی	عقب حویلی قدیم مکان نمبر
۱۹ رمضان	۶ بجے شام		عبادت خانہ دارالشفا
"	۹½ بجے شب	میر اسد علی موسوی	دارالشفاء
۲۰ رمضان	۴ بجے عصر	شہید یار جنگ	حیدر گوڑہ قریب بشیر باغ
۲۰ "	۵ بجے عصر	سید محب علی جعفری	الاوہ سرطوق مبارک
۲۰ "	۶ بجے عصر	مرزا بہرام علی بیگ	ساپچہ توپ قریب کٹلہ کوٹھی مبارک
۲۰ "	۹ بجے شب	مرزا حسن علی	علی باور منزل بازار نورالامرا
۲۱ "	۷½ بجے صبح	حکیم میر داور علی	بارگاہ مبارک
۲۱ "	۸ بجے صبح	خوجہ اثنا عشری جماعت	الاوہ سرطوق مبارک
۲۱ "	۵ بجے عصر	سید لیٰین علی طباطبائی	عقب حویلی قدیم مکان نمبر
۲۱ و ۲۲ رمضان	۹ بجے شب	سید آقا	بازار نورالامرا
۲۳ "	۵ بجے عصر	میر حسن علی رضوی	عقب حویلی قدیم دروازہ مسجد شاہ گنج

شہادت حسرت آیات

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام

۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ

واقعہ نہروان کے بعد تین خارجیوں نے رائے کی کہ تین شخصوں (معاویہ، عمرو عاص اور حضرت علی) کی وجہ سے انتشار ہو رہا ہے، ان کو قتل کر دیا جائے۔ اس کیلئے ۱۹ رمضان مقرر ہوئی۔ چنانچہ تینوں خارجی اپنی تلواریں زہر میں بجھا کر روانہ ہوئے ایک دمشق میں معویہ کے لئے دوسرا فسطاط مصر میں عمرو عاص کے لئے اور تیسرا ابن ملجم حضرت علی کے لئے۔ معویہ اور عمرعاص بچ گئے مگر ابن ملجم جب اس ارادہ سے کوفہ پہنچا تو مسجد کوفہ میں جا کر چھپ رہا۔ حضرت علی ایک شب امام حسینؑ کے پاس دوسری رات امام حسنؑ کے پاس افطار کرتے اور تین لقموں سے زیادہ تناول نہ کرتے۔ جب ۱۹ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ کو حضرت نماز صبح کے لئے گھر سے جانے لگے تو گھر کی بطیں چیخنے لگیں۔ حضرت پر اس کا اثر ہوا اور مسجد میں تشریف لائے اذان دی جب نماز میں مشغول ہوئے تو سجدہ کی حالت میں ابن ملجم نے تلوار ماری جس سے سر مغز تک شگافتہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا فزت برب الکعبہ قسم بخدا میں اپنے مطلب پر فائز ہوا۔ اس کے بعد لوگ حضرت کو گھر میں لائے۔ ابن ملجم بھی گرفتار ہو کر آیا۔ حضرت نے حکم دیا اس کی حفاظت کرو۔ اچھا کھانے کو اور نرم بچھونا سونے کو دینا۔ اگر میں بچ گیا تو اپنے خون کا ولی ہوں خواہ معاف کر دوں خواہ قصاص لوں۔ اور اگر مر گیا تو اسے بھی مار دینا مگر مثلہ نہ کرنا (طبری جلد ۶ صفحہ ۸۵)۔ ۱۹ ماہ رمضان روز چہارشنبہ صبح کو آپ پر ضربت پڑی اور شب جمعہ ۲۱ ماہ صیام کو آدھی رات سے پہلے حضرت نے انتقال فرمایا۔ اس وقت حضرت کی عمر ۶۳ سال کی تھی حضرت کی حقیقی خلافت تیس سال (ز وفات رسول سنہ ۱۱ھ سے سنہ ۴۰ھ تک) تھی مگر ظاہری حکومت صرف پونے پانچ سال رہی۔ امام حسنؑ، امام حسینؑ و عبد اللہ بن جعفر نے غسل دیا۔ جناب محمد بن حنفیہ نے پانی ڈالنے میں مدد کی۔ کفن پہنانے کے بعد حضرت امام حسنؑ نے نماز جنازہ پڑھی اور شب ہی کو نجف اشرف میں دفن کر دیا اور حضرت کی وصیت کے مطابق قبر کا نشان چھپا دیا گیا۔ (ارشاد شیخ مفید ۲ صفحہ ۷)

قبر مبارک کی کرامت علامہ دمیری و مورخ حبیب السیر وغیرہ نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید کے زمانہ تک سوائے ائمہ اہلبیتؑ کے کسی کو حضرت کی قبر کا پتہ نہ تھا۔ ایک دن ہارون اسی طرف شکار کھیل رہا تھا۔ ایک ہرن پر اور کسی شکار پر اس نے اپنے شکاری کتوں یا چیتوں کو چھوڑا۔ وہ شکار اسی قبر پر بھاگ گیا۔ ہارون نے بڑی کوشش کی کہ اس کے شکاری کتے یا چیتے اوپر چڑھ کر اس شکار کو پکڑیں مگر ان سبھوں نے بالکل قدم نہیں بڑھایا تو ہارون کو بڑا تعجب ہوا اور اس راز کی تحقیق شروع کی۔ بہت کچھ تفتیش کے بعد ایک بوڑھا بولا کہ حضرت علیؑ کی قبر ہے۔ ہارون نے پوچھا تم کو کیسے معلوم۔ کہا میرا باپ حضرت امام جعفر صادقؑ کے ساتھ یہاں زیارت کیلئے آیا کرتا تھا اور وہ اپنے والد حضرت امام محمد باقرؑ کے ساتھ اور وہ اپنے والد حضرت امام زین العابدینؑ کے ہمراہ تشریف لاتے تھے جن کو اس کا پورا علم تھا۔ ہارون نے وہاں کٹہرا لگوا دیا۔ پھر سلاطین سامانیہ کے عہد حکومت میں یہاں بہت سی عمارتیں بنیں پھر بنو بویہ کے عہد حکومت میں وہ بنائیں ویران ہو کر نئے سرے سے اور عمارتیں بنائیں گئیں (حیوۃ الحیوان مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۸۱)

حضرت کی ازواج و اولاد

حضرت کی حسب ذیل ازواج سے اولاد ہوئیں (۱) حضرت فاطمہ سیدۃ نساء العالمین۔ تین بیٹے امام حسنؑ و امام حسینؑ و محسنؑ جن کا حمل ساقط ہوا۔ اور دو بیٹیاں جناب زینبؑ کبریٰ و جناب زینبؑ صغریٰ۔ انھیں کی کنیت ام کلثوم تھی (۲) خولہ دختر جعفر بن قیس الحنفیہ۔ ان سے صرف ایک بیٹے محمد بن حنفیہ تھے (۳) ام حبیب بنت ربیعہ۔ ایک بیٹے عمر اور ایک بیٹی رقیہ ہوئیں۔ (۴) ام البنین دختر حزام بن خالد بن دارم کلابی۔ چار بیٹے حضرت عباس علمبردار، جعفر، عثمان و عبد اللہ یہ چاروں کربلا میں شہید ہوئے (۵) لیلیٰ دختر مسعود دارمی۔ دو بیٹے محمد اصغر و عبد اللہ (۶) اسماء بنت عمیس۔ ایک بیٹے یحیےٰ (اور بعض مورخین نے دوسرے بیٹے عون یا محمد بھی لکھا ہے) (۷) ام سعید دختر عروہ بن مسعود ثقفی۔ دو بیٹیاں ام الحسن رملہ۔ ان ازواج کے علاوہ بھی کچھ بیٹیاں تھیں جن سے نفیسہ، زینب صغریٰ، رقیہ صغریٰ، ام ہانی، ام الکرام، جمانہ، امامہ، ام سلمہ، میمونہ، خدیجہ اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ اس طرح حضرت کے ۱۲ بیٹے اور ۱۶ بیٹیاں ہوئیں (ارشاد [illegible]) ان کے علاوہ امامہ بنت ابی العاص بھی حضرت کی زوجہ تھیں جن سے محمد اوسط پیدا ہوئے تھے۔

حضرت علیؑ کے زرین اقوال

(۱) بات کو دیکھو بات کرنے والے کو نہ دیکھو۔ (۲) نیکی بخل کے ساتھ اور شرف بے ادبی کے ساتھ جمع ہونے والے نہیں۔ (۳) حرص کے ساتھ حرام سے پرہیز نہیں ہو سکتا۔ (۴) مشورہ کا ترک کرنا ٹھیک نہیں۔ (۵) جہالت سے بدتر کوئی بیماری نہیں۔ (۶) جاہل کی دولت ایسی ہے جیسے گھوڑے پر داغ۔ (۷) مالدار کے لئے غربت میں بھی وطن ہے اور مفلس کے لئے وطن میں بھی غربت۔ (۸) غرور کبھی تعریف نہیں ہوتی ہم کے ساتھ صحت نہیں حسد کے ساتھ راحت نہیں۔ انتقام سے فائدہ نہیں۔ (۹) بوڑھوں کی رائے میرے نزدیک جوانوں کی رائے سے زیادہ مفید ہے۔ (۱۰) قناعت وہ دولت ہے جو زوال پذیر نہیں۔ (۱۱) فرصت کے وقت کا ضائع کرنا ملال کا باعث ہوتا ہے (۱۲) ناداری بہت بڑی موت ہے۔ (۱۳) سب سے بڑا گناہ وہ ہے جسے کرنیوالا خفیف جانتا ہو۔ (۱۴) طالب علم اور طالب مال دو بھوکے ایسے ہیں جن کو کبھی سیری نہیں ہوتی۔ (۱۵) جو کام کرنے میں سستی کرتا ہے وہ ضرور غم میں مبتلا ہوتا ہے (۱۶) آبرو پسینہ کی مانند ہے جو سوال کرنے سے ٹپک جاتی ہے (۱۷) سب سے بڑا عیب وہ ہے جو تم دوسروں پر لگاؤ اور وہی تم میں موجود ہو۔ (۱۸) انسان کی قدر اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔ (۱۹) جب زمانہ تمہارے موافق ہے تمہارے عیب پوشیدہ ہیں۔ (۲۰) جو خود رائی کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے خوشامد عقل کو کند کر دیتی ہے۔ (۲۱) قانع دنیا کا بادشاہ ہے۔ (۲۲) طول کلام عیب متکلم ہے۔ (۲۳) ظلم کا انجام ناخوشگوار ہے (۲۴) عالی ہمتی ایمان کا جز ہے۔ (۲۵) نافہم دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔ (۲۶) جو پڑھو اس کو یاد کرو۔ کتابوں میں جمع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ (۲۷) ظالم کی سزا کوتاہی عمر ہے۔ (۲۸) تندرستی ہزار نعمت ہے (۲۹) متقیوں کی خدا کے یہاں بڑی عزت ہے۔ (۳۰) سچ بات کرنا واضح ہونا بڑا ہے۔ (۳۱) ذاتی فضل و کمال پر فخر اصل نسب پر فخر کرنے سے بہتر ہے۔ (۳۲) آدمی کا فعل اس کی اصلیت کا پتہ دیتا ہے۔ (۳۳) جو اپنے نفس کی شرارت سے بچ گیا کامیاب ہو گیا۔ (۳۴) زبان سے دل کا پتہ لگتا ہے۔ جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر ہوتا ہے۔ (۳۵) حق بات کو قبول کرنا ہی دین ہے۔ (۳۶) حریص کا قاتل حرص ہے۔ (۳۷) آدمی کے مصاحب سے اس کا دین پہچانا جاتا ہے۔ (۳۸) شریروں کا قرب مضر ہے۔ (۳۹) سیری سے دل میں قوت آتی ہے (بھوکے کا دل کمزور ہوتا ہے)۔ (۴۰) ہر شخص کی قدر اس کی ہمت کے موافق ہوتی ہے۔ (۴۱) تین باتیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ بخل، ہوا و ہوس اور غرور۔ (۴۲) ایمان کے تین حصے ہیں۔ حیا، عقل، سخا۔ اور کفر کی تین جڑیں ہیں حرص حسد تکبر۔ (۴۳) علما کی موت دین اور دین میں رخنہ ہے۔

ہو جاتا ہے۔ (۵۰) حرص کی آنکھ سوائے قبر کی خاک کے کوئی چیز بند نہیں کر سکتی۔

قند پارسی

ذکر امامت و خلافت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام

بسلسله انتخاب نمبر ۹ مورخه ۱۰ ار رمضان ۶۳ھ صفحه (۵)

اسدالله الغالب به زیارت روضه رسول الله آمده مردم صورت حال را بر رای منیر او جلوه دادند فرمود که بحق تربت رسول الله که میان ایشان حکمی کنم که ملائکه آسمان تعجب نمایند آنگاه سلمان را فرستاد تا مردی فصاد حاضر کرد و قنبر را فرمود که قرستوقی را اشکافته استخوان اندرا حاضر ساخت بعد از آن فصاد بحکم آنسرور عبا دیک پسر را فصد کرد و قنبر باشاره چند استخوان تاجر را در آن خون انداخت و چون استخوان را از آن خون بیرون آوردند اصلا از آن خون بخود نگرفته بود علی مرتضی فصاد را فرمود تا پسر دیگر را فصد کرد و قنبر استخوان در آن طشت خون افکند چون بیرون آوردند سفیدی او برسرخی مبدل شده بود شاه اولیاء فرمود تا مال تاجر را به پسر دوم تسلیم کردند و فرمود این پسر او است حضار مجلس بر رسول الله صلوات فرستادند و بر آنحضرت ثنا گفتند و حکایت کرد از عبدالله بن عباس و عبدالرحمن بن ابوبکر مروی است که گفتند جمعی برادر و خواهر محجوری داشتند و ابو بکر را آورده گفتند این دختر را چنانچه باید محافظت مینمودیم اما او ما را میان مردم خوار و خجل و منفعل گردانیده بزنا آبستن گشته ابو بکر فرمود تا کودی حاضر ساختند و او کنند و بر رحم دختر فرمان داد و در این اثنا علی مرتضی به زیارت روضه رسول الله میرفت ابو بکر باستقبال او شتافت آنحضرت در محراب رسول الله بنشاند و صورت حال بیان کرد شاه اولیا دختر را در خلوتی نزد خود طلبیده کیفیت حال او استفسار نمود دختر گفت عالم الغیب والشهاده دانا است که هیچ نامحرمی بمن نرسیده و کبر بطن و تغیر لون من از حمل نیست آنحضرت فرمود که برخیز و پشت بگردان زن چنان کرد آنگاه گفت روی بطرف من کن دختر نیز چنان کرد عمل نمود امام المتقین بر زبان آورد که بدانخدائی که دانه شگافت و خلق آفرید که هیچ مردی با این زن مقاربت نکرده فرمان داد تا قابله را حاضر کردند و پاره یخ آوردند و علی اشاره فرمود تا قابله آن دختر را بر بالای یخ بنشاند چون زن را بر یخ بنشاندند بعد از لحظه مانند مار بر خود پیچیده کرمی سیاه از او بیفتاد امام المتقین برادران او را گفت عظم شکم خواهر شما بدین علت بود و در کشف الغمه آورده اند که ثابت بن عمرو انصاری جوانی بود که بغایت زهد و تقوی و حسن رخسار و ملاحت گفتار موصوف و رسول الله با او التفات بسیار داشت و ثابت بن عمرو در زمان خلافت عمر نزد علی مرتضی آمده گفت یا ابن عم رسول الله داعیه حج دارم ملتمس آنکه حاجیان را بمراعات من وصیت فرمائی و هنگام رحیل کاروان علی و عمر از مدینه بیرون آمده و اهل قافله را برعایت ثابت امر کردند و گفتند او ودیعت است و وی را بشما سپردیم و چون کاروان منزلی چند رفته زنی صاحب ثروت که همراه میرفت او را دیده عنان شکیبائی از دستش بیرون رفت و ثابت چون نزول نمودی بگوشه رفته بعبادت اشتغال نمودی و زن طاقت مفارقت او نیاورده نیم شب خود را بثابت رسانیده اظهار محبت خویش نمود ثابت گفت ای عورت مرا بحال خویش گذار که مراد تو از من بر نیاید و عورت بار دیگر الحاح نمود ثابت گفت از پیش من برو والا فریاد کنم تا اهل قافله آگاه شوند زن از بیم رسوائی بخیمه خود رفت و در منزلی دیگر بهمان شیوه خود را بثابت رسانیده جواب و سوال شب دوشین بوقوع پیوست زن چون دید که ثابت را فریب نمیتواند داد در مقام انتقام آمده صد دینار طلا و گردن بندی مشتمل بر پنجاه دانه مروارید و یک یاقوت رمانی که نام شوهرش بر آن منقوش بود در دستارچه بسته هنگام سحر خود را بر محل ثابت رسانید و آن دستارچه را در میان بار او نهاد و چون روز شد آغاز فریاد کرد که نقود و جواهر مرا از نقابرده اند قافله سالار فرمود تا بارهای مردم تفحص نمایند و همچنان کردند از گمشده اثری نیافتند زن گفت این مرد صالح را بجوئید چون اسباب او را دیدند دستارچه پیدا شد نشان نقود و جواهر چنانچه بود داد مال را تسلیم نمودند و ثابت را در آفات کشیدند و خواستند که بقتل او مبادرت نمایند امیر حاج گفت این ابن عم رسول الله خلیفه او را بما سپرده اند باید که وی را مقید ساخته بمدینه بریم و به ایشان سپاریم و صورت حال عرض کنیم آنگاه دست ثابت را بسته او را بر شتری انداختند چون بمکه رسیدند ثابت را در بن کوه مروه دست بسته بیفگندند و خود بمناسک حج قیام نموده در این اثنا ملعونه بر سر آن مرد صالح آمده گفت برخیز و آتش محبت مرا به آب مواصلت فرو نشان تا ترا از این قید نجات دهم ثابت گفت دور شو از پیش من والا فریاد بر آورم تا مردمان جمع شوند ترا عقوبت کنند از نزد ثابت رفته بمیان کوهها بر آمد و چون شهوت بر او غلبه کرده بود غلامی سیاه مملوک مغیره بن شعبه را بخود خوانده او را بمجامعت خویش دعوت نموده علی النور از آن غلام حمل گرفت و چون کاروان متوجه مدینه شدند آن زانیه گفت من از این مرد حامله ام گفتند چرا پیش از این نگفتی گفت از فضیحت اندیشیدم و چون قافله بمدینه رسید ندا اسدالله الغالب و عمر بن الخطاب باستقبال حاجیان مبادرت نمودند و از امیر حاج احوال آن جوان صالح پرسیدند گفت صالح مگوئید که او دزد و زانیست و اینک در آخر قافله می آید چون آنجوان پیدا شد امام المتقین فرمود تا او را بمسجد رسول الله بردند و امیرالمومنین حسن و حسین را فرمود که بسقیفه بنی النجار روید و در آن محله خانه است در فلان موضع حوبقی که حنیم ثابت است در آن منزل است او را حاضر سازید سبطین رسول الله بموجب فرموده تقدیم رسانیدند امام المتقین فرمود ای عورت چه میگوئی در حق این جوان زاهد زن گفت یا ابن عم رسول الله چه گویم در حق مردی که مالم دزدیده و با من زنا کرده و من از او حامله ام و اهل قافله گواهند امیرالمومنین علی سلمان را گفت که بخانه حضرت فاطمه رو و عصای رسول الله نزد من آر و فلان حقه را نیز بیار سلمان بفرموده عمل نموده امام المتقین فرمود که این زن بر جانب راست بخواب انگاه ردای خود را بر او انداخته عصای رسول الله بر پهلوی او نهاد و فرمود بسم الله الرحمن الرحیم سخن گوی ای طفل بفرمان خدای جنین در رحم مادر بزبان آمد و گفت السلام علیک یا ابن عم رسول الله علی مرتضی فرمود که بنده خدائی پدرت کیست آزاد است یا بنده سفید است یا سیاه از حلال در وجود آمده یا از حرام اینجوان پدر تست یا نی کودک گفت پدرم بنده مغیره بن شعبه است حضرت فرمود که این قضیه ناشایست بشهوت پدرت بوقوع انجامید یا بشهوت مادرت جواب داد که بشهوت هر دو اهل مسجد پس از مشاهده این صورت بر رسول الله صلوات فرستاده تکبیر گفتند امام المتقین فرمود که ای سلمان آن حقه را بیاور سلمان آن حقه را بیاورد آنحضرت سر آنرا کشوده آلت رجولیت از آن حقه برون آورد خشک شده خلایق گفتند یا ابن عم رسول الله این چیست فرمود روز پیغمبر بر بالای منبر این آیت را تفسیر مینمود که الزانیة لاتنکحها - الآخر اینجوان بخانه آمده حاصل و باقی خود را قطع کرد و جبرئیل آنحضرت را از حال او خبر درد رسول الله بمنزل او رفته فرمود ای ثابت چرا چنین کردی انگاه دست مبارک بر موضع جراحت مالیده علی الفور التیام یافت و آلت رجولیت او را فرمود تا در حقه نهادند و با من گفت یا علی اینجوان را بزنا متهم سازند باید که تو چنین و چنین کنی و من بموجب فرموده عمل نمودم عمر در غضب رفته حکم برجم زن کرد شاه اولیا فرمود رجم بر او واجب نیست زیرا که طفلی در شکم دارد و بگناه بیگناه دیگری

سلطان سکندر لودھی

(بسلسلۂ انتخاب نمبر ۹)

جودھپور کا انار! باز کی شعبدہ بازی کہتے ہیں کہ جودھپور کے رانا کی طرف سے ۴ انار سلطان کی خدمت میں آئے جب کھائے تو وہ بہت شیریں اور خوش مزہ نکلے۔ فرمایا کہ میں نے عراق اور فارس کے بہت انار کھائے ہیں لیکن ان میں بھی یہ مزا نہ تھا۔ رانا کے وکیل نے عرض کیا۔ بڑے بوڑھوں سے سنا ہے۔ گزشتہ زمانے میں جودھپور میں ایک شعبدہ باز آیا تھا۔ اور اس نے راجہ کے سامنے بیان کیا کہ میں ایک دن میں آم اور انار کا باغ لگاتا ہوں۔ جن کے درختوں میں اسی دن پھل آئیں گے اور پک کر ٹپکنے لگیں گے اور میں یہ پھل لوگوں کو کھلاؤں گا۔ راجہ نے فرمایا کہ اچھا لگاؤ۔ اس نے آموں اور اناروں کے پودے لگا دیئے طرفہ یہ کہ اسی دن آم اور انار پک کر تیار ہو گئے جنھیں وہ راجہ کے سامنے لے گیا راجہ نے کھایا اور انھیں بہت میٹھا پایا۔

راجہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ اس شعبدہ باز کو مار ڈالو۔ اس آدمی نے اسی وقت تلوار کا وار کیا۔ اور اس کے سر کو اس کے تن سے جدا کر دیا۔ اور وہ … رہ گیا۔ دو سال بعد اس شعبدہ باز کا بیٹا آیا اس نے باپ کے خون کا انتقام لینے کے لئے کمر ہمت باندھی اور راجہ کے سامنے حاضر ہوا۔ اور کہا کہ میں ایک دن میں خربوزہ کی فالیز تیار کر سکتا ہوں۔ راجہ نے اس سے بھی کہا۔ اچھا کرو۔ چنانچہ فالیز لگ گئی اور ایک اسی دن تیار ہو گئی۔ شعبدہ باز اس میں سے چند پختہ خربوزے لایا۔ ان میں سے ایک راجہ کو دیدیا اور دو تین راجہ کے قریبیوں کو دیدیئے اور کہا کہ میں جب کہوں۔ آپ اس وقت خربوزوں پر چھری چلائیں شعبدہ باز نے اپنے ہمراہیوں سے کہا تم لوگ ادھر ادھر غائب ہو جاؤ جب وہ لوگ وہاں سے چلے گئے اس نے راجہ سے کہا کہ اب خربوزہ کاٹئے راجہ نے چھری خربوزوں پر چلائی۔ چھری کا خربوزوں پر چلنا تھا کہ راجہ اور تمام لوگوں کے سر جو خربوزوں پر چھری چلا رہے تھے کٹ کر زمین میں گر گئے بس راجہ کا ایک بیٹا جس نے خربوزہ نہ کاٹا تھا۔ سلامت رہا۔ اس لڑکے نے کہا کہ اس شعبدہ باز کی گردن مار دی جائے۔ جب لوگ تلواریں سونت سونت کر اس کی طرف بڑھے تو اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ اور مجھے غسل کی حاجت ہے ذرا یہیں پر پانی کا بھرا ہوا ایک کنڈ تھا اس سے کہا گیا کہ اس میں غسل کر لو۔ شعبدہ باز نے اس میں غوطہ لگایا۔ اور دیکھتے دیکھتے ناپید ہو گیا اس کا نشان بھی باقی نہ رہا۔

قبروں میں قرآن خوانی کہتے ہیں کہ ایک مردے کو حوض … سرپانی دھلی میں دفن کرنے لگے جب ایک پتھر کھودا۔ تو اس کے نیچے سے ایک قبر نکلی۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا نورانی شکل کا جس کی داڑھی سفید تھی۔ اور چادر بھی سفید۔ قرآن رحل پر رکھے ہوئے پڑھ رہا تھا۔ جب اس نے لوگوں کو دیکھا۔ پوچھا کہ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے کہا کہ نہیں بولا۔ تو پھر ہمارا راز کیوں فاش کر دیا۔ لوگ ڈر گئے۔ اس قبر کو بھر دیا۔ اور اپنے مردہ کو دوسری جگہ دفن کر دیا۔

کفن میں کلیاں دوسری حکایت یہ ہے کہ سلطان کے عہد میں ایک سال گنگا کے پانی نے غلبہ کیا۔ اور شہر کے گورستان کو خراب کر دیا۔ اکثر مردوں کی ہڈیوں کو پانی بہا لے گیا۔ اس شہر کے سرداروں و سادات نے جمع ہو کر قبروں کو کھولا۔ اور اپنے اپنے بزرگوں کی ہڈیوں کو دوسری جگہ دفن کر دیا اسی سلسلہ میں ایک قبر کھولی گئی۔ دیکھا کہ اس میں ایک میت ہے جس کا کفن سفید ہے اور ایسا لگتا ہے گویا اسے آج ہی دفن کیا گیا ہے۔ نیز ایک رائے بیل کا پودا اگا ہوا ہے جس میں کلیاں کھلی ہوئی ہیں۔ اور تمام کفن کلیوں سے پر ہے حتی کہ دو تین کلیاں اس کے نتھنوں میں بھی چلی گئی ہیں لوگوں نے میت کو اسی حال میں رہنے دیا اور قبر کو پاٹ دیا۔

ایک عجیب و غریب لاش ایک قبر کھودی گئی دیکھا کہ اس قبر میں میت کے کفن کا رنگ جو گھونس سا ہے اور رہزن کا پلنگ اس کے گلے میں پڑا ہے اور رسہ اس کا گلا لا ہے اور قبر کیڑوں سے پٹی ہوئی ہے یہاں تک کفن بھی دکھائی نہ دیتا تھا اس قبر کو بھی پھر بند کر دیا۔

نئی دلہن اور فقیر کہتے ہیں کہ تاتار خاں قرلی کا بیٹا اپنی دلہن کو اپنے خسر کے گھر سے لا رہا تھا جب دریا کے کنارے پہنچے تو ڈولہ کشتی میں رکھوا دیا گیا۔ اور لوگ تو کشتی سے نیچے اتر آئے۔ مگر ایک فقیر جو اسی کشتی میں بیٹھا تھا۔ لوگ اس سے مزاحم ہوئے۔ تاتار خاں کا بیٹا دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسری کشتی میں سوار ہوا جب کشتی ندی کے بیچ میں پہنچی۔ تو اس نازنین نے اپنی دایہ سے کہا۔ میں نے کشتی اور دریا کو نہیں دیکھا۔ اگر کہو تو دیکھ لوں۔ دایہ نے کہا کہ یہاں ایک فقیر کے سوا جو ایک کونے بیٹھا ہے اور کوئی نہیں ہے وہ نازنین ڈولے میں سے نکل آئی۔ اور کشتی کے تختے پر بیٹھ گئی اور دریا کی سیر کرنے لگی جب بھی اس کی نگاہ فقیر پر جاتی تو دیکھتی کہ وہ اسے ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا ہے اس نے اپنا پاؤں کنارے کی طرف پھیلا دیا۔ دایہ نے کہا۔ پاؤں کو اس طرف سے ہٹا لو ایسا نہ ہو کہ جوتا پانی میں گر جائے اس گلرخسار نے کہا کہ اگر میرا جوتا پانی میں گر جائے تو کوئی ایسا آدمی بھی ہے جو اسے نکال لائے یہ کہتے کہتے اس کی نظر فقیر کی طرف اٹھ گئی۔ فقیر نے اشارہ کیا کہ میں لاؤں گا۔ اس نازنین نے اسی وقت اپنا جوتا پانی میں گرا دیا۔ اسی کے ساتھ فقیر بھی پانی میں کود پڑا۔ خاصہ وقت گزر گیا مگر فقیر کا وہاں پتہ نہ تھا۔ دایہ نے شور و غوغا کیا اتنے میں وہ کشتی بھی جس میں تاتار خاں کا بیٹا تھا۔ وہاں آن پہنچی۔ اور دریا میں جال ڈال دیئے گئے عورت مرد یا دلہن اور فقیر اس حال میں نکلے کہ ایک دوسرے سے بغل گیر تھے۔ فقیر کے ایک ہاتھ میں جوتا تھا جب کنارے پر لائے لوگوں کو حیرت ہوئی۔ آخر فیصلہ ہوا کہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے الگ الگ دفن کر دیا جائے چنانچہ بڑی مشکل سے جدا کر کے دفن کر دیا۔ دو مہینوں کے بعد اس دلہن کے رشتہ دار آئے تاکہ اس دلہن کو وہاں سے نکال کر اپنے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دیں جب لڑکی کی قبر کھولی گئی تو نعش کا پتہ نہ تھا۔ اس فقیر کی قبر کھولی گئی وہ بھی خالی تھی۔ فقیر کی قبر میں ایک دریچہ دیکھا گیا جب اندر کی طرف نگاہ کی تو دیکھا ایک بے نظیر باغ ہے جو خلد بریں کا نمونہ ہے اس میں رنگا رنگ قصر ہیں۔ ان محلوں میں کوثر مثال حوض ہے اور اس حوض کے کنارے ہیرے موتیوں سے بنا ہوا ہے جس میں وہ مرد عورت دونوں بیٹھے ہیں اور ان کے آزو بازو ماہ رو پرستار ہاتھ کمروں پر رکھے کھڑے ہیں۔

وہ لوگ حق تعالیٰ کی قدرت کا تماشا دیکھ کر حیران رہ گئے اسی وقت پھر اس دریچہ پر خود بخود آ گیا جس نے اس کھڑکی کو بند کر دیا لوگ لوٹ آئے اور یہ داستان تاتار خاں سے کہی آخر یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی۔

سامان … ب اور اس کا مصرف لکھتے ہیں امین خاں سیروانی نے … علیا کی زیارت کا قصد کیا۔ اپنا منصب چھوڑ کر سلطانی سے رخصت ہوا گجرات میں پہنچا اور جہاز پر سوار ہو گیا۔ قضارا وہ جہاز طوفانی ہوا کے تھپیڑوں سے ٹوٹ پھوٹ گیا حتی کہ لوگ ڈوب گئے امین خاں دو آدمیوں کے ساتھ ایک تختہ سے لپٹا رہا۔ ہوا اس تختے کو کھینچتے ہوئے ایک جزیرے میں لے گئی یہ تینوں آدمی تختہ سے اتر کر جنگل کے دامن میں پہنچ گئے۔ ان کو وہاں ایک آباد شہر ملا شہریوں میں سے ایک شخص ان کے حال کو مطلع ہوا اسے ان پر ترس آیا اور انھیں اپنے گھر لے گیا ان کے رہنے کے لئے ایک جگہ دے دی کھانا اور کپڑے سے ان کی دستگیری کی جب ان کو وہاں رہتے ہوئے چند روز گزر گئے تو صاحب خانہ اور ان لوگوں میں ایک قسم کی موافقت پیدا ہو گئی اس شہر کے ہر گھر میں زرہ اور جوشن بنائے جاتے تھے ایک دن امین خاں نے اپنے میزبان سے پوچھا کہ یہاں سوداگر تو آتے ہی نہیں ہیں اور تم لوگوں کے گھر سمندر میں ہیں آخر ان زرہوں کو کون

طوطیہ بتاتا ہے اس شخص نے جواب دیا کہ ہر سال سوداگر آتے ہیں۔ اور خرید کرنے جاتے ہیں۔ ان کے آنے کا موسم ہے۔ امین خاں نے اس سے کہا کہ جب سوداگر یہاں آئیں تو تم ہماری ان سے سفارش کرنا کہ وہ ہمیں جہاز پر بٹھا کر یہاں سے لے جائیں۔ شاید کہ ہم ساحل پر پہونچ جائیں اور وہاں سے اپنے وطن چلے جائیں۔ اس آدمی نے یہ بات قبول کر لی۔ چند روز بعد سوداگروں کے آنے کی دھوم شہر میں مچ گئی۔ وہاں کے لوگ مکانوں پر اور ٹیلوں پر چڑھ چڑھ کر دیکھ رہے تھے جب جہاز نمایاں ہوئے۔ شہر کے سب لوگ ان کے استقبال کو گئے ان کو لائے اور انھیں اپنے اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ دو تین روز بعد تیس دن ہونے تھا جس دن ان لوگوں کا جانے کا ارادہ ہوا امین خاں نے اس شخص سے جس گھر میں وہ مقیم تھا۔ سفارش چاہی اس شخص نے سوداگروں سے کہا کہ یہ شخص سپاہی ہے طواف خانہ کعبہ کے لئے جا رہا تھا۔ قضائے الٰہی سے اس کا جہاز طوفان باد میں تباہ ہو گیا سب لوگ تو ڈوب گئے مگر یہ شخص ایک تختہ پر بیٹھا رہ گیا۔ خدا نے اسے یہاں پہنچا دیا۔ اگر آپ اس کی مدد کریں اور اپنے جہاز پر بٹھا لیں تو شاید آپ کے طفیل سے اپنے مسکن تک پہنچ جائے۔ آپ کا احسان مانے گا۔ سوداگروں میں سے ایک تو لیجانے پر راضی ہو گیا۔ مگر دوسرے نے کہا آپ اس کی غریب الوطنی پر نگاہ کیجئے تب ان سوداگروں نے کہا۔ ایک شرط پر ہم اس کو اپنے ہمراہ لیجائیں گے وہ یہ کہ ہم جو کچھ کریں بس یہ دیکھتا جائے اس میں چون و چرا نہ کرے یہ لوگ اس شرط پر راضی ہو گئے پھر امین خاں کو جہاز پر بٹھا لیا جب جہاز کو چلتے چلتے دو تین روز گزر گئے اور جہاز سمندر کے بیچ میں آ گیا تو انھوں نے زر جواہر اور جنسوں کو جو خرید کر لائے تھے سمندر میں پھینکنا شروع کر دیا۔ امین خاں یہ دیکھ کر بے صبر ہو کر بولا "یارو! عجیب کام ہے کہ تم نے اتنا روپیہ خرچ کیا اور یہ سامان خرید آخر کس لئے اسے سمندر میں ڈال رہے ہو اس کا موجب کیا ہے؟" سوداگروں نے کہا

وہ شخص جو امین خاں کو لانے پر راضی نہ تھا۔ اپنے دوست سے بولا کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا۔ اس شخص کو ساتھ مت لاؤ ورنہ [illegible] آئے۔ امین خاں نے اس آدمی سے کہا تجھے کیا پڑی ہے کہ ہمارے کام میں دخل دے۔ آخر اس کے بعد پھر تم نے دخل اندازی کی تو ہم تم کو بھی سمندر میں دھکیل دیں گے۔ امین خاں نے کہا کہ میرا دل اس بات سے جلتا ہے کہ [illegible] اس کام پر اس قدر زر نقد خرچ کیا۔ اور اب یوں بیکار سمندر میں غرق کر رہے ہو آخر اس میں کیا بھید ہے؟ ان لوگوں نے امین خاں سے کہا کہ اب تو خاموش رہو جب ہم تم کو رخصت کریں۔ اس وقت بتا دیں گے۔ امین خاں نے پھر دم نہ مارا۔ دو روز اور گزر گئے۔ اس مدت میں انھوں نے باقی سب مال و اسباب بھی پھینک دیا تب امین خاں سے کہا کہ آج ہم تم کو رخصت کر دیں گے امید ہے کہ تم سلامتی سے کنارے پر پہنچ جاؤ گے امین خاں نے کہا تم کو اس خدا کی سوگند جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے یہ تو بتاؤ کہ پانی میں اتنا اسباب ڈالدینے میں کیا بھید ہے انھوں نے جواب دیا کہ ہم فرشتے ہیں۔ اور اس شہر کے لوگوں کا رزق ہمارے ذمہ ہے اس بہانے سے ان کو رزق پہنچاتے ہیں۔ امین خان خدا کی قدرت پر حیران رہ گیا۔ اس کے بعد امین خاں سے پوچھا کہ تمہارا مسکن کہاں ہے؟ کہا دہلی۔ انھوں نے پوچھا اب گھر جانا چاہتے ہو۔ یا خانہ کعبہ؟ امین نے کہا کہ اب خانہ کعبہ ہی کی آرزو ہے فرشتوں نے کہا کہ آنکھیں بند کر۔ جب اس نے آنکھ کھولی تو خود کو حرم میں پایا زیارت کے بعد "جہاز ہندی" کے ذریعہ دہلی آیا یہ ماجرا سلطان سے بھی بیان کیا جس نے بھی سنا حیران ہو گیا۔

سکندر لودی کے دور کے [illegible] امرا

بیان جو سخاوت میں لے عہد [illegible]

[illegible] کی سخاوت [illegible] ہمایوں کے امرا میں سے ایک امیر جو اپنے عہد کے حاتموں سے گوئے سبقت لے گیا بھیکن خاں تھا۔ بابر کا ہفت ہزاری منصب تھا۔ اس کی عادت تھی کہ جب بھی دسترخوان پر بیٹھتا چینی کی ایک بڑی سینی میں ہر قسم کا کھانا موجود ہوتا اور اس پر دو تین تنوری نان اور ایک اشرفی اور پان کا ایک بیڑا رکھ کر فقیروں کے لئے بھیجدیتا پھر کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتا۔ ایک دن احمد خان قرملی جو اس کا مصاحب تھا کسی قدر ملول سکے حضور میں آیا بھیکن خاں نے پوچھا کہ احمد خاں میں تم کو فکرمند دیکھ رہا ہوں کیا سبب ہے اس نے عرض کیا کہ میرے گھر سے آدمی آیا ہے کہ لڑکی کا کار خیر (شادی) قریب ہے سامان کرنا چاہئے ہماری کچھ آپ پر روشن ہے بھیکن خاں نے دریافت کیا۔ کتنا سامان ہونا چاہئے۔ کہا تیس ہزار تنکہ کی ضرورت ہے بھیکن خاں نے غلام بچہ کو بھیجا کہ وہ صندوقچہ جو میرے پلنگ کے نیچے رکھا ہے میرے پاس لے آؤ۔ جب غلام وہ صندوق لے آیا بھیکن خاں نے تین مشت اشرفیاں اس کے دامن میں ڈال دیں۔ احمد خاں خوش خوش وہاں سے نکلا اور اپنی راہ چلا۔ غلام اس کے پیچھے دوڑا دوڑا آیا۔ اور کہا کہ آپ منشیوں کے پاس چلئے تاکہ وہ گن کر دیکھیں کہ یہ کتنی رقم ہے۔ جب گنا تو اسی ہزار تنکہ نکلا۔ بھیکن خاں کو دوبارہ سامنے بلوایا۔ اور اس کے دامن میں ڈالدیں تاکہ ایک لاکھ تنکہ پورا ہو جائے۔

نیم کا ساگ ایک دن بھیکن خاں شکار کے لئے گیا رات آئی، عورت ساگ پکا کر لائی جب اس میں سے چند لقمے کھائے تو بہت مزے دار لگا۔ پوچھا کہ یہ کیا ساگ ہے عورت نے کہا کہ نیم کے پتے ہیں۔ لیکن ان کا پکانا بہت مشکل ہے۔ خاں نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ چار اشرفیاں نکلیں جو اس عورت کو دیدیں۔ اور کہا کہ تیری قسمت نے کمی کی کہ یہی کچھ نکلا۔ اس کے بعد مدت گارنے فرمایا کہ اس ساگ کے پکانے کی ترکیب سیکھ لو۔

سخاوت و شجاعت یہ دریا کو آتے جاتے ہوئے دو ہزار تنکہ فقیروں کو بانٹا کرتا تھا۔ اور اس نے چالیس مسجدیں بنائی تھیں۔ ہر مسجد میں امام اور مؤذن اور مدرس اپنی طرف سے مقرر کئے تھے سخی تو تھا ہی۔ شجاع بھی تھا۔ جب کسی معرکہ کا بازار گرم ہوتا تو اول خود تن تنہا سپاہ غنیم پر اپنا گھوڑا پہنچا دیتا۔ اور دشمن کے دو تین مردان کارزار کو ڈھیر کر دیتا۔ تب سپاہ کو حکم دیتا کہ دشمن پر حملہ کرے۔

دولت خاں لودھی کی دریا دلی امرائے سلطان میں سے ایک دولت خاں لودھی تھا اس میں عجیب دلیری تھی۔ گویا ہندوستان میں رستم ثانی پیدا ہوا تھا۔ جن معرکوں میں فتحمند ہوا تھا کہیں پیٹھ نہ دکھائی تھی۔ اس بلا کی شجاعت کے ساتھ سخاوت ایسی تھی کہ اگر اس کے پاس گنج قارون ہوتا تو ایک ہی شخص کو بخش دیتا کہتے ہیں کہ ولایت سے نسل عراقی گھوڑے آئے جن میں سے پندرہ گھوڑوں کو ساز و سامان سے آراستہ کر کے دولت خاں کے پاس لایا جب ان میں سے ایک گھوڑا کو اس کے سامنے پھرایا گیا تو احمد خاں سے جو اس کا مخلص جانی تھا۔ پوچھا کہ احمد خاں کہو کیسا گھوڑا ہے اس نے تعریف کی کہ میرے خان جیو! سلامت عجب نازنین گھوڑا ہے یہ گھوڑا ہے یہ گھوڑا ہے یہ گھوڑا اس کو دے دیا دوسرا گھوڑا سامنے منگوایا۔ وہ بھی پھرایا گیا۔ اور احمد خاں سے پوچھا گیا اس نے تعریف کی۔ وہ گھوڑا بھی اس کو بخش دیا۔ اس طرح دس گھوڑے دیدیے جب گیارہواں گھوڑا لایا گیا۔ پھر احمد خاں سے پوچھا۔ وہ چپ رہا خاموش کیوں ہو؟ احمد خاں نے کہا کہ بخشش حد سے گزر گئی فرمایا کہ کیا ایک ایک لینے سے عاجز آ گئے۔ میر آخور سے پوچھا کہ کتنے گھوڑے باقی ہیں۔ جو سامنے نہیں لائے گئے اس نے عرض کیا۔ چار گھوڑے باقی ہیں۔ جو آپ کے ملاحظہ میں نہیں آئے فرمایا کہ ان کو ابھی احمد خاں کے گھر میں باندھ آؤ۔

میاں حسن کی سخاوت اور بادشاہ کی قدردانی اسی زمانے کے کریموں میں سے ایک میاں حسن خاں بھی تھے ایک دن ایک سنار تین قیمتی ٹیکے ہیرے موتی سے جڑاؤ تیار کر کے لایا۔ شام کا وقت تھا انھیں اپنے سامنے سفید چادر پر رکھوا اور شمع کو قریب رکھ دیا۔ شمع کی روشنی سے وہ چمکار دوں کی طرف دیکھ رہے تھے اس کا مصاحب حمید خاں وہاں حاضر تھا۔ خاں نے دزدیدہ

زرگر سے پوچھا کہ ان ٹیکوں پر کیا خرچ آیا ہے۔ بولا ایک پر پانچ لاکھ تنکہ دوسرے پر تین لاکھ اور تیسرے پر دو لاکھ۔ اسی دوران میں حمید خاں سے پوچھا کہ بتاؤ ان تینوں میں سے کس ٹیکے کے متعلق خیال ہے کہ تم کو دیا جائے گا۔ حمید خاں نے کہا جن کے لئے تیار کئے گئے ہیں ان کو مبارک ہوں۔ پھر حسین نے اصرار کے ساتھ پوچھا کہو تو سہی۔ حمید خاں نے کہا، تیرا خیال بیچ کا ہے۔ حسین خان ہنس پڑا۔ اور بولا تمہارے دل میں چھوٹا آیا۔ میرے دل میں بڑے کا خیال تھا۔ اب یہ تیسرا اکیلا رہا۔ جاؤ یہ تینوں تم کو دیتا ہوں۔ جب اس رات کو اس نے ایسی سخاوت کی تو دولت خاں فرملی نے جو حسین خاں سے بیر رکھتا تھا۔ بادشاہ کو یہ خبر پہنچا دی کہ حسین خاں اس طرح اپنے مال کو ضائع کر رہا ہے۔ سلطان نے فرمایا کہ دولت خاں میں تو اس بارے میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمارے عہد میں ایسے ایسے سخی امرا موجود ہیں کہ مورخ ان کی کہانیاں تاریخوں میں لکھیں گے اور وہ لوگ ہم سے پیچھے پیدا ہوں گے یہ باتیں پڑھ پڑھ کر کہیں گے کہ وہ عجیب بادشاہ تھا کہ اس کے عہد میں ایسے امرا بادل وجواں مرد ہوئے ہیں اس کے بعد حسین خاں کو طلب کیا۔ اور اس کو سراپا خلعت دیا۔ اس کے منصب وجاگیر میں اضافہ کر دیا۔ ندھیتہ اور چاند پور کے پرگنے اس کی جاگیر میں دیدیئے۔ بزرگوں نے بادشاہ کی اس بات کی بہت تعریف کی۔

سکندر لودھی کے حالات کا تتمہ

شریعت وطریقت | ایک روز حاجی عبدالوہاب نے جو اپنے عہد کے ولی تھے سلطان سے کہا کہ آپ مسلمانوں کے بادشاہ ہیں اور داڑھی نہیں رکھتے۔ یہ بات آداب مسلمانی سے دور معلوم ہوتی ہے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ میری داڑھی بہت تنگ ہے اگر رکھوں گا بہت بری معلوم ہوگی اور لوگ ہنسیں گے حاجی صاحب نے کہا کہ میں آپ کی داڑھی کو سنوار کر رکھ دوں۔ داڑھی اچھی ہو جائے گی اور سب داڑھیاں آپ کی داڑھی کو سلام کرنے آئیں گی پھر کسی کی مجال ہوگی۔ کہ ہنسے یہ سن کر سلطان خاموش رہا۔ حاجی صاحب نے کہا کیوں جواب نہیں دیتے۔ فرمایا کہ جب میرا پیر مجھے فرمائیگا تو رکھ لوں گا۔ حاجی صاحب نے کہا کہ آپ کے پیر کہاں رہتے ہیں کہا کہ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو موضع ہوا جو قریات چا تیسری سے تھے جنگل میں رہتے ہیں کبھی کبھی مجھے ملنے بھی آتے ہیں۔ حاجی نے کہا۔ کیا وہ داڑھی رکھتے ہیں؟ بادشاہ نے کہا نہیں۔ حاجی نے کہا کہ آپ رکھ لیں جب ان کو دیکھوں گا۔ تو ان کو بھی [illegible] معروف کردوں گا۔ سلطان نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر حاجی صاحب اٹھ کر اپنے ڈیرے کو واپس چلے گئے۔ سلطان نے حاجی صاحب کے جانے کے بعد کہا شیخ خیال کرتے ہیں کہ جو لوگ ان کی خدمت میں آتے اور ان کی پابوسی کرتے ہیں انہی کی عظمت کا نتیجہ ہے حالانکہ اگر میں ایک غلام کو بھی چوڈول (ڈولا) پر بٹھادوں تو تمام امرا تعظیماً اس کے چوڈول کو اٹھائیں گے۔ شیخ عبدالجلیل جو دربار میں موجود تھے انھوں نے یہ بات حاجی صاحب تک پہنچا دی کہ آپ کے پیچھے یہ باتیں ہوئیں۔

حاجی صاحب کا جلال | حاجی عبدالوہاب نے فرمایا کہ چونکہ اس نے فرزند رسولؐ کی اہانت کر کے اسے غلام سے نسبت دی ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس کا حلق پکڑا جائیگا اس کے بعد حاجی عبدالوہاب رخصت لیکر اپنے وطن چلے گئے ایک ماہ کے بعد سلطان کے گلے میں بیماری پیدا ہوگئی جو روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔

بادشاہ کا ذاتی مال اور بیت المال | ایک دن سلطان نے شیخ لاڈن سے جو اسکے امام (نماز) تھے کہا کہ آپ میری نماز روزہ کی قضا اور داڑھی منڈوانے اور کان اور ناک چھدوانے کے کفارہ کا حساب کرکے بھجوا دیں شیخ مذکور نے تفصیل سے لکھ کر بھیج دیا۔ اسی وقت واقعہ نویسوں کو حکم ہوا کہ اس کی مدت سلطنت میں ایسے ہی جس قدر جرائم ہوئے ہوں اور ان کا کفارہ ہوا اندازہ کرکے میرے سامنے پیش کیا جائے۔ جب جرائم اور ان کا کفارہ کا حساب پیش کیا گیا تو حکم ہوا کہ یہ رقم میرے خزانے سے جو بیت المال علیحدہ ہے۔ علما و صلحا تک پہنچا دی جائے۔ علما و صلحا نے خزانہ دار سے کہا کہ یہ خزانہ جو بیت المال سے جدا ہے کہاں سے آگیا۔ اس نے جواب دیا کہ ہمسایہ مالکوں کے بادشاہوں کی طرف سے جو تحفے سلطان کو بھیجے جاتے تھے اور امرا اپنی عرضیوں کے ساتھ جو پیش کش ارسال کرتے تھے ان کے لئے حکم تھا کہ ان کو الگ رکھا جائے اور جہاں کہیں خرچ کیا جائے آج حکم ہوا ہے کہ آپ لوگوں کو دیدیا جائے۔ سب لوگوں نے سلطان کی دانشمندی کی تعریف کی۔

سکندر کی مدت حکومت اور رحلت | الغرض سلطان کی بیماری بڑھ گئی حتیٰ کہ پانی اور روٹی بھی حلق سے نیچے نہیں اترتی تھی سانس کا راستہ بھی بند ہو گیا تھا۔ اتوار کے روز ... ذی الحجہ ۹۲۳ ہجری کو اس دار فنا سے دار بقا کو سدھار گیا۔ اس بادشاہ دین پناہ کی حکومت کی مدت ۲۸ سال ۵ مہینے اور نو دن تھی۔ اس بادشاہ فرشتہ خو کے عدل اور اسلام پروری کے بارے میں ایک شاعر لکھتا ہے:

شہنشاہی چون ذوالقرن کشت اسلام اورا
مسلم شعار ازان بروی خطاب سکندر ثانی

اس کے بعد اس کا فرزند شائستہ و بائستہ دارجمند سلطان ابراہیم تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوا۔

پیغمبروں کے لطائف

بسلسلہ اخبار انتخاب نمبر ۲ مورخہ ۲۳ شعبان

مامون رشید کا زمانہ ہے اور ایک نہ دو اکٹھے دس مدعیان نبوت شاہی حراست میں قصر شاہی تک جا رہے ہیں راستے میں تماشائیوں کا ہجوم ہے اور بہت کم لوگ واقف ہیں کہ یہ اچھے خاصے مہذب و شائستہ پڑھے لکھے انسان شاہی باڈی گارڈ کے ساتھ کہاں اور کیوں جا رہے ہیں انہیں تماشائیوں میں سے ایک شخص یہ سمجھ کر کہ غالباً یہ لوگ کہیں دعوت میں جا رہے ہیں خود بھی ان کے غول میں شریک ہوگیا۔ مامون الرشید کے سامنے جب یہ لوگ پیش کئے گئے اور ان کا شمار ہوا تو بجائے دس کے گیارہ نکلے۔ اسی سب کو حیرت ہوئی لیکن کوئی زیادہ کاوش اس باب میں نہ کی گئی اور ان سب کے قتل کا حکم صادر کیا گیا۔

اب یہ شخص بہت گھبرایا اور بولا کہ "آپ مجھے کیوں قتل کرتے ہیں؟" مامون نے پوچھا "کیوں کیا تم نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا" وہ بولا "اجی کہاں کی نبوت اور کیسی رسالت میں تو یہ سمجھ کے ان کے ساتھ ہولیا تھا کہ یہ کہیں دعوت میں جا رہے ہیں مجھے دعوئے نبوت سے کیا واسطہ" یہ سن کر مامون ہنستے ہنستے بیتاب ہو گیا۔

خلیفہ مہدی عباسی کے زمانہ میں ایک شخص نے دعویٰ کیا اور جب گرفتار ہو کر خلیفہ کے سامنے لایا گیا تو پوچھا گیا "تم نبی ہو؟" بولا۔ "جی ہاں" تو پھر سوال کیا گیا کہ "تم کن لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہو" بولا کہ "لا تم نے کسی کے پاس مجھے جانے ہی نہیں دیا۔ نام لوں تو کس کا .... ادھر میں نے دعویٰ کیا اور ادھر تم نے مجھے پکڑوا کر قید خانہ بھجوا دیا۔"

ایک بار کسی شخص نے بصرہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہاں کا حاکم اس وقت سلیمان بن علی تھا۔ جب گرفتار ہو کر حاکم بصرہ کے سامنے لایا گیا تو اس سے سلیمان نے پوچھا "کیا تم خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہو؟" اس نے جواب دیا۔

"جی اس وقت تو قیدی ہوں"

سلیمان: "کمبخت تجھے کس نے نبی بنایا"

"کیا پیغمبروں سے ایسی ہی گفتگو کی جاتی ہے کیا کروں مجبور ہوں کیونکہ اس وقت قید میں ہوں ورنہ جبرئیلؑ کو حکم دیتا کہ تم سب کو ہلاک کر ڈالیں۔"

سلیمان: "کیا قیدی کی دعا قبول نہیں ہوتی"

"جی اور کیا خصوصاً انبیا کی دعا تو قید کی حالت میں اوپر جاتی ہی نہیں"

سلیمان نے ہنس کر کہا: "اچھا میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں آزاد ہو چکنے کے بعد جبرئیل کو حکم دو اور اگر انھوں نے تمہارا حکم مان لیا تو ہم سب تم پر ایمان لے آئیں گے" وہ یہ سن کر بولا "خدا سچ فرماتا ہے: فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم" (یعنی جب تک عذاب کو دیکھ نہ لیں گے ایمان نہ لائیں گے) سلیمان یہ جواب سن کر ہنس پڑا اور اسے چھوڑ دیا۔

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

امریکی مزدوروں کی ہڑتال

واشنگٹن ۱۸ر جولائی امریکہ میں کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتال کا تصفیہ ہو چکا ہے جس کے نتیجہ میں چالیس ہزار مزدور اپنا کام دوبارہ شروع کر رہے ہیں۔

فرانسیسی یونین اور جاپان کے مابین مالیاتی معاہدہ

پیرس ۱۲ر جولائی فرانسیسی یونین اور جاپان کے مابین ایک مالیاتی معاہدہ ہو چکا ہے۔

برطانیہ امریکہ کو (۲) کروڑ ۲۶ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ واجب الادا ہے۔

لندن ۱۷ر جولائی جنگ کے زمانے میں امریکہ اور برطانیہ کے پٹہ اور قرضے کا جو معاہدہ ہوا تھا اس کے سلسلے میں برطانیہ امریکہ کو (۲) کروڑ ۲۶ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ واجب الادا ہے۔ [illegible] فرانکس سفیر برطانیہ مقیم واشنگٹن نے اس معاہدے پر واشنگٹن میں دستخط کئے تھے۔ مسٹر جارج مارشل وزیر خارجہ امریکہ نے امریکہ کی طرف سے دستخط کئے تھے۔ امریکہ نے اس معاہدے کی رو سے پٹہ و قرضے کے سلسلے میں دوسرے ممالک سے برطانیہ کے ذریعہ آنے والے پورے نفع سے دست برداری کر لی تھی۔

۶۵ لاکھ روپے کا مجموعی مال روانہ کرنے کی اجازت

واشنگٹن ۱۹ر جولائی۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکی مارشل امدادی پروگرام کے ناظم مسٹر پال ہاف مین نے یورپ کی بحالی کے پروگرام کے تحت (۶۵) لاکھ پونڈ کا مجموعی مال بذریعہ جہاز روانہ کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

جاپانی پایہ تخت میں چوروں کی گرفتاری

ٹوکیو ۲۰ر جولائی ٹوکیو کی پولیس نے سارق ٹولی کے تین اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہوں نے اس سال کے آغاز کے بعد سے آج تک تین سو جاپانی سکہ کا مال سرقہ کیا تھا۔ ان سارقین نے اپنے برقی آلات کے ذریعہ زیادہ تر خام ریشم اور سلفیٹ اور کپڑے سرقہ کیا ہے۔ اس ٹولی کے دیگر کارکنوں کی تلاشی جاری ہے۔

اسلام

عرب فلسطینی یہودی مملکت کے وجود کو کبھی بھی تسلیم نہ کریں گے۔

لندن ۱۵ر جولائی۔ لندن کے عرب دفتر نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ اس میں مغربی ممالک کو عرب ملکوں کی مخالفت کے سلسلے میں متنبہ کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ عرب ممالک پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس میں برطانیہ پیش پیش ہے۔ بہرحال یہ بات اچھی طرح سمجھ لی جائے کہ عرب کبھی بھی فلسطینی یہودی مملکت کے وجود کو تسلیم نہ کریں گے۔

فلسطین کی صورت حال عرب اپنے مقبوضہ علاقہ کی مورچہ بندی میں مصروف ہیں

قاہرہ ۱۵ر جولائی فلسطین کی لڑائی کی صورت حال کے متعلق عرب ذرائع کی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عرب لدہ، رملی کے مقبوضہ علاقہ کو اچھی طرح مورچہ بندی کر کے مضبوط کر رہے ہیں۔ مصری طیاروں نے تل ابیب پر بمباری کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔

ترکی اور امریکہ کے مابین معاشی معاہدہ

انقرہ ۱۶ر جولائی۔ گذشتہ ہفتہ ترکی اور امریکہ کے مابین معاشی تعاون کے معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ اب ترکی کی قومی اسمبلی ایک قانون منظور کیا ہے جس میں معاہدہ مذکور کی تصدیق کی گئی ہے۔ اب یہ قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔

قاہرہ میں ہولناک ہوائی حملہ

قاہرہ ۲۰ر جولائی۔ کل رات قاہرہ میں ہوائی حملے کا انتباہ سنائی دیا اور طیارہ شکن توپیں ایک دھماکے کی آواز کے بعد مصروف ہو گئیں باور کیا جاتا ہے کہ سترہ سو آدمی اس دھماکہ سے زخمی ہوئے ایک برطانوی سیاسی نمائندے کو بھی ضربات آئیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک میدانی سرنگ کے ذریعہ یہ دھماکہ ہوا ہے۔

پاکستان

صوبہ دہلی کے ۲۳۰ مہاجرین

لاہور ۸ر جولائی۔ صوبہ دہلی کے (۲۳۰) مہاجرین آج ایک اسپیشل ٹرین کے ذریعہ لاہور پہونچے۔

پاکستان سے ہندوستان آنیوالے مسلمانوں کو اجازت نامے حاصل کرنا ہوگا۔

کراچی ۱۷ر جولائی پاکستان کے ہندوستانی ہائی کمشنر نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ جو مسلمان مغربی پاکستان سے ہندوستان جانا چاہتے ہیں وہ حکومت ہند کے حصول اجازت نامے کے معلنہ طریقہ کے تحت کس طرح اجازت نامے حاصل کر سکتے ہیں۔ ہائی کمشنر اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ دو اقسام کے اجازت نامے جاری کئے جائیں گے ایک تو ان اشخاص کے لئے جو ہندوستان کو عارضی طور پر جانا چاہتے ہیں اور دوسرے ان افراد کیلئے جو ہندوستان میں مستقل طور پر آباد ہونا چاہتے ہیں دوسری قسم کے اجازت ناموں کی اجرائی کے لئے کچھ عرصہ درکار ہوگا کیونکہ پاکستان کا دفتر ہند پہلے ہندوستانی صوبوں یا ریاستوں سے درخواست گزار کے وہاں آباد ہونے کے متعلق دریافت کرے گا۔ یہ انتظام خود درخواست گزار کے مفاد کی خاطر کیا گیا ہے۔

ہندوستان سے پاکستان کو کوئلہ بھیجا جائیگا

کراچی ۱۷ر جولائی یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ عنقریب پاکستان کو ہندوستان سے کوئلہ کی بڑی مقدار حاصل ہوگی۔ اس غرض کے لئے حال میں پاکستان کے کوئلہ کے کمشنر محمد نصر اللہ کلکتہ آئے تھے اور انہی کوشش کا نتیجہ ہے کہ موجودہ انتظام کے تحت (۶۰) ہزار ٹن کوئلہ ٹرین کے ذریعہ پاکستان بھیجا جائیگا اور کوئلہ کے چھ جہاز کلکتہ سے بھیجے جائیں گے۔

ہندوستان

۶۳ ہزار روپے کے اجتماعی جرمانے

بمبئی ۱۴ر جولائی۔ حال میں بمبئی کے ان محلوں کے باشندوں پر جن میں فساد ہوا تھا (۶۳) ہزار روپیہ کے اجتماعی جرمانے عائد کئے گئے ہیں۔

حکومت ہند نے امدادی طیارہ کو حیدرآباد جانے کی مشروط اجازت دیدی بمبئی میں طیارہ کی تنقیح کی جائے گی۔

کراچی ۱۴ر جولائی حکومت ہند نے بالآخر امدادی طیارہ کو اس شرط پر حیدرآباد جانے کی اجازت دیدی ہے کہ وہ بمبئی پر اترے تاکہ اس کی تنقیح کی جا سکے۔

بیرونی ممالک سے ہندوستان کو غذائی رسدات

نئی دہلی ۱۹ر جولائی۔ ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں بیرونی ممالک سے (۵) لاکھ ۳۹ ہزار ٹن غلہ کی رسدات ہندوستان پہونچی ہیں۔

۳۲ لاکھ پناہ گزین مختلف صوبجات اور ریاستوں میں بسائے جائیں گے

نئی دہلی ۲۰ر جولائی۔ وزارت امدادی بحالی نے صوبائی وزرائے اعظم اور ریاستی نمائندوں کی جو دو روزہ کانفرنس منعقد کی اس نے پناہ گزینوں کو صوبوں اور ریاستوں میں بسانے کی ایک مشترکہ اساس طے کی ہے۔ اس بناء پر ۳۲ لاکھ پناہ گزین مختلف صوبجات اور ریاستوں میں بسائے جائیں گے۔ کانفرنس نے حکومت ہند کے پاس سفارش کی ہے کہ مغربی پنجاب اور مغربی پنجاب کی ریاستوں سے آنیوالے پناہ گزینوں کو مشرقی پنجاب میں بسایا جائے۔

علم مبارک حضرت علی

جناب معتمد صاحب انجمن خادم المعصومین صوبہ اورنگ آباد اطلاع دیتے ہیں کہ صندل شریف و علم مبارک حضرت علی علیہ السلام حسب قدیم ۲۱ر رمضان المبارک کو ۶ بجے شام عاشور خانہ جانی امانی سے نکل کر ٹاؤن ہال اور چھاونی کی راہ سے ہوتا ہوا بڑے گاؤں چلہ مولیٰ علی پہنچے گا۔ جہاں حسب قدیم مجلس عالی برپا ہوگی اور بعد ازیں بندگان عالی کی

[illegible]

مدارس جانے والی ریل گاڑی حیدرآباد ۱۴ر جولائی۔ مدارس جانے والی ریل گاڑی کے راست ڈبے کو حکومت سرکار عالی نے بند کردیا ہے کیونکہ انڈین یونین سے پارسلوں کی درآمد میں کمی ہوگئی ہے۔

تحفظ حیدرآباد کے نسبت اشیاء درآمد و برآمد پر پابندی عائد کی جا سکی حیدرآباد ۱۴ر جولائی۔ حکومت سرکار عالی نے دستور العمل تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۴۸ف کے تحت قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۵۷ف میں ایک ترمیم منظور کی ہے جس کی رو سے صدر اعظم باب حکومت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ایک مشتہر حکم کے ذریعہ کسی شخص کو ہر قسم کے سامان یا اشیاء کی یا کسی مصرحہ قسم کے سامان یا اشیاء کی درآمد یا برآمد سے منع یا اس پر پابندی عاید کریں بلا اجازت موٹر یا سامان موٹر برآمد نہ کیا جائیگا حیدرآباد ۱۴ر جولائی۔ تحت قاعدہ تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی حکومت سرکار عالی نے یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ کوئی شخص بلدہ حیدرآباد میں کوتوال بلدہ اور اضلاع میں مہتمم کوتوالی ضلع کی تحریری اجازت کے بغیر کسی موٹر گاڑی یا اس سے متعلق کسی سامان یا پرزہ کو برآمد نہ کر سکے گا۔

مدینہ منورہ کو رقم کی ترسیل حیدرآباد ۱۷ر جولائی معتمد صاحب انجمن اعانت اہالیان حرمین شریفین کی اطلاع مظہر ہے کہ خواتین میں نشہ گاہ کی جانب سے (ہمہ ۔۔۔) کلدار دفتر مذکور میں جمع کرائے گئے اس کے معاوضہ (۔۔۔) کلدار ۲۶ر شہریور کو مدینہ منورہ روانہ کئے گئے۔

ہندو ڈومنین کے اشرار نے ایک گز ریلوے لائین کو اڑا دیا حیدرآباد ۔ ۱۷ر جولائی۔ قاضی پیٹھ بلہارشاہ ریلوے لائین کے اسٹیشنوں اور مانک گڑھ کے درمیان ۲-۱۳۲۳ ویں میل پر جمعہ ۱۶ر شہریور کو صبح کے ساڑھے دس بجے توڑ پھوڑ کی کوشش کی گئی جبکہ ریل کی پٹری کے تقریباً ایک گز لمبے ٹکڑے کو اڑا دیا گیا۔ نتیجہ راست مواصلات میں تقریباً تین گھنٹوں تک خلل واقع ہوا۔

زائرین دیوبند حیدرآباد پر ظلم و تعدی حیدرآباد ۔ ۱۷ر جولائی۔ اطلاع ملی

دکن کا ایک ہفتہ

ہے کہ حیدرآباد کے ہندو زائرین کو جو حیدرآباد سے (موتوعہ صوبہ ۔۔۔) جاتے ہیں بازار جانے اور سامان خریدنے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ اور حیدرآباد واپس ہوتے وقت مدارس کے ہندو ان کی سختی کی ساتھ تلاشی لیتے ہیں

حیدرآباد کا مسئلہ صیانتی کونسل میں حیدرآباد ۔ ۱۰ر جولائی۔ دکن نیوز کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندو یونین کی جارحانہ انسا نیوں کی وجہ سے حیدرآباد کا مسئلہ صیانتی کونسل میں پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

وظیفہ خواروں کے موجودہ گرانی الاونس میں اضافہ حیدرآباد ۔ ۱۸ر جولائی۔ وظیفہ خواروں کے موجودہ الاونس گرانی میں بمنظوری شاہانہ اضافہ کردیا گیا ہے جس پر یکم اردی بہشت ۱۳۵۸ف سے عمل کیا جائے گا۔ اس کی شرح حسب ذیل ہوگی (۵۰) روپیہ کے وظائف تک پندرہ روپیہ۔ (۵۰) سے (۱۰۰) روپیوں کے وظائف پر (۲۵) روپیہ (۱۰۱) سے (۲۰۰) روپیوں کے لئے (۳۵) روپیہ (۲۰۱) سے (۵۰۰) تک کے لئے ۔ فیصد اور (۱۵۰) سے (۶۰۰) کے لئے ۔۔ فیصد۔

اعلیحضرت بندگانعالی کا مکتوب ملک معظم کے نام لندن ۔ ۱۶ر جولائی ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد لکھتا ہے کہ "یہاں کے واقف کار حلقوں میں باور کیا جاتا ہے کہ اعلیحضرت بندگانعالی نے راست طور پر ملک معظم کو ایک مکتوب ارسال فرمایا ہے جس میں حضرت بندگانعالی نے ہندوستانی یونین سے حیدرآباد کے تعلقات سے متعلق اپنے نقطہ نظر کا اظہار فرمایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہندوستانی یونین کی طرف سے کامل ناکہ بندی سے ریاست میں پیدا شدہ صورت حال کی بھی وضاحت فرمائی ہے۔

چارہم ایک ڈائنامیٹ اور آتشی اسلحہ کی برآمد بم سازی کے سلسلہ میں اشخاص کی گرفتاری حیدرآباد ۔ ۱۸ر جولائی۔ پولیس نے ایک زیر کاشت کھیت سے چار دستی بم ایک ڈائنامیٹ چھ سیر بارود اور ۵ سیر گولیاں برآمد کی ہیں یہ برآمدی اعلیٰ ذات کے ایک ہندو کے ملوکہ کھیت سے ہوئی ہے جو ضلع جاگیر کلیانی میں واقع ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ دھماکہ خیز اشیاء کی موجودگی کی نشاندہی مجلس اتحاد المسلمین کلیانی کے رضاکاروں نے کی چنانچہ پولیس کو دوران تفتیش میں یہ سارے اشیاء مل گئیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان اشیاء کو کھاد کے ذخائر کے نیچے دفن کردیا گیا تھا جو کھدائی کے بعد برآمد ہوسکیں

بم سازوں کی گرفتاری اسی سلسلہ میں پولیس کو بم سازوں اور اسلحہ سازوں کا پتہ چلانے میں کامیابی حاصل ہوئی جو اس اقدام کے ذمہ دار تھے چنانچہ اس وقت تک (۵) اشخاص کو پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان اشخاص کی خانہ تلاشیوں کے ضمن میں گولی بارود اور بندوقوں کے پرزے اور اسلحہ سازی کا بیشتر سامان بھی برآمد ہوا ہے مزید تفتیش جاری ہے۔

روزنامہ "وقت" کی مسدودی حیدرآباد ۱۹ جولائی مینجنگ ڈائرکٹر روزنامہ وقت نے اطلاع دی ہے کہ روزنامہ مذکور کل سے ایک ماہ تک حسب الحکم صدر اعظم بہادر بند رہے گا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اخبار وقت کی اشاعت ۲ر رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ میں صدر اعظم کراچی کے نام مکتوب "کیا معاہدہ باقی رہیگا؟ حیدرآباد تماشا نہیں رہ سکتا" اس عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے وہ مفاد عامہ اور تحفظ ممالک محروسہ کے لئے مضر قرار دیا گیا ہے اور یہ نفاذ ان اختیارات کے جو سرکار عالی کو تحت دفعہ (۳۹) قانون صحافت مطابع بابتہ ۱۳۵۸ف حاصل ہیں بذریعہ ہذا اخبار وقت کی اشاعت کو تاریخ تعمیل حکم سے ایک ماہ کیلئے ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

باب حکومت کا اجلاس فلسطین کو دس لاکھ کی امداد دکن نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ باب حکومت کے آج کے اجلاس میں فلسطین کی امداد کے لئے دس لاکھ روپے کی تجویز کی گئی۔ یہ اجلاس صبح بارہ بجے سے دو بجے تک فضیلت آب صدر اعظم بہادر کی صدارت میں منعقد ہوا۔

معاشی ناکہ بندی کی وجہ سے جن چیزوں کی درآمد مسدود ہوگئی ہے انکے مماثل اشیاء کی تیاری اور کنٹرول کیلئے منصوبہ بندی کی اسکیم کے تحت کمیٹیوں کی تشکیل کی منظوری دی گئی۔

ریلوے اسٹیشن جلا دیا گیا حیدرآباد ۔ ۲۰ر جولائی کانگریسی دہشت پسندوں نے ایک ریلوے اسٹیشن اور کروڑگیری کے ناکہ کو جلا کر خاکستر کردیا۔ یہ حادثات متعلقہ عالمپور کے موضعات کاسی پور اور انگولہ ہے جس میں ریلوے اسٹیشن بھی شامل ہے بیان کیا گیا ہے کہ اشرار نے کروڑگیری کاسی پور کے ناکہ دار پر بھی ظلم و ستم کئے مرتکب ہوئے موضع پور سے کانگریسی غنڈوں نے ان پر حملہ کیا اور سیل بندی اور دیگر سامان لوٹ لیا اور انھیں گرفتار کرکے اپنے قیام پر لے گئے ۔۔۔ کا علاقہ جو آجکل ان اشرار کی کمپنی کا بنا ہوا ہے۔

شاہان مغلیہ کی قدیم یادگار جامع مسجد دہلی کی تعمیر و ترمیم کیلئے شاہانہ عطیہ۔ ایک لاکھ کا گرانقدر عطیہ ڈھائی ہزار کی امداد مستقل حیدرآباد ۔ ۲۰ر جولائی حضرت جلالۃ الملک بندگانعالی نے مجلس سنی اوقاف کی استدعا پر مراحم خسروانہ جامع مسجد دہلی کی تعمیر و ترمیم کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے جس میں سے اٹھائیس ہزار تعمیر و ترمیم میں صرف کئے جاچکے ہیں بقیہ رقم مسجد مذکور کے نام سے ایک فنڈ میں جمع ہے جو صندالمطالبہ ایصال کی جاتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مزید دس ہزار روپے کلفار شمالی مینار کی تعمیر کی غرض سے روانہ کئے گئے اسکے علاوہ مزید ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ بطور امداد کی منظوری بھی سرفراز فرمائی گئی۔

رمضان کا آخری عشرہ محرم کے پہلے عشرہ سے کم نہیں ہے

عزاداران امام المظلومین کے لئے خاص مرثیے اور نوحے

مراثی

ہلال محرم حصہ اول یعنی گلشن پنجتن پانچواں ایڈیشن
۲۲ رباعی ۲۳ سوز ۳ سلام ۸ مراثی ۳ نوحے شہر بانو ستودے کے متفرقہ مجموعہ سوز خوانی کے مرثیے
از ولادت رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک
۲۴۴ صفحہ کاغذ چکنا ۸ ع

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۳ سوز ۵ سلام ۷ مرثیہ تا مراجعت خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے متفرقہ مجموعہ سوز خواں کے
مرثیے حجم ۲۴۴ صفحے کاغذ چکنا ۸ ع

ہلال محرم حصہ سوم - ۹۸ رباعی ۶ سوز ۶۰ سلام ۲۴ متفرقہ سوز خوانی کے مجموعہ سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب بن مظاہر تک صفحہ ۳۲۰ کھردرے

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۲۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسینؑ تک کے مجلس کی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ کاغذ
کاغذ سفید کھردرے

ہلال محرم حصہ پنجم - ۱۰۰ رباعی ۶ سوز ۵ سلام ۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام و ملاقات ہند تک کے مجلس کی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۲۶۰
چکنا ۸ کھردرا ۸ ع

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ
سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام جنت البقیع
کے منتخب مجلسی مرثیے اور نوحے حجم ۴۱۶ صفحے
کھردرے -

ہلال ماتم ۷ سلام ۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے
چکنا کھردرا ع

فغان حرم جیبی ۱۱ رباعی ۲ سلام خمسہ ۳ مرثیے
منبر خوانی صفحہ ۱۶۸ کاغذ کھردرا ع

سفیر ماتم ۱۷ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۴ چکنا کاغذ
کھردرا -

سبع مثانی - مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ
انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۲ کاغذ کھردرا -

شہید غم	
اشک غم	۸
صاعقہ ماتم	۸
زندان شام	
کامیاب بستہ	۸
غیر مطبوعہ مرثیے	۸

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر
و شعراء لکھنؤ از رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ
کے متفرقہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۴۲۴ کاغذ چکنا کھردرا
نوائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ
صفحہ کھردرا ۱۰ ع

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات
شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت
ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے
چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا
حصہ دوم - ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۰ کاغذ چکنا
حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے صفحہ ۲۰۰ کاغذ
چکنا ہر حصہ علیحدہ ہے -
فکر منظوم نوحہ جات ...
فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
مجموعہ نوحہ جات مست ورجو نوحہ گوئی میں
یگانۂ روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہند
و دکن میں مشہور ہیں ۲۰۲ نوحے صفحہ
کاغذ چکنا ہے -

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلقی ۲۰۵ نوحے
صفحہ ۲۴۰ کاغذ کھردرا
ساغر آل عبا نوحہ جات سجاد نواز صاحب
سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۰ صفحہ کاغذ
چکنا -

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول
۱۲۰ نوحے ۱۷۶ صفحے چکنا کاغذ -
تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا
کاغذ
تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کھردرا -
بیاض اہل ماتم - نوحہ جات لائق مرحوم
حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ
حصہ دوم ۵۰ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا کھردرا
فرط غم - نوحہ جات ضامن مرحوم
۳۰۰ صفحہ چکنا کاغذ -
طوفان درد - نوحہ جات قمر ۱۹۱ نوحے
صفحہ ۱۲۴ کھردرا کاغذ -

وسیلۂ بخشایش نوحہ جات غیور مرحوم
۵۰ نوحے صفحہ چکنا کھردرا ۶ -
چودہ ساغر حصہ اول - چودہ مشہور شعرا کے
۲۸ مجلسی رقت آور نوحے صفحہ ۲۳۲
چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۳۲ حصہ سوم
افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر
سرمایۂ غم - نوحہ جات باقر رضوی
ادراک غم - نوحہ جات حکیم نشان
معراج غم نوحہ جات رعد چکنا کھردرا
حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ
جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ
۲۵۶ نوحے صفحہ چکنا
پیام شہادت - نوحہ جات حکیم بسمل
شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۹۴ نوحے ۲۶۴ صفحہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ
شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں
طبع ہوکر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ
مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ
سید غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ
مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے
سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت
امام حسینؑ اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے
علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات
درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے
بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم
۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا ع کھردرا

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ
آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی
و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ -
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے
کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۳۴۲ صفحہ
قیمت
آخر رمضان تک برعایتی قیمت

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت
احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب
کاغذ چکنا حصہ اول
اقوال اہل بیت نبی مختار
در ترجمہ جلد اول بحار الانوار
حجم صفحہ ۹۵۸ کاغذ چکنا ترجمہ مولوی سید
محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات -
رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ
کاغذ کھردرا
مثنوی لقمہ شیریں یعنی مفاد آخرت
از لائق صاحب مرحوم صفحہ
اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد نادعلی -
جذبات عقیدت روپ کنواری کا مشہور
قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ
خلوص انیس مناجات
اخلاص نفیس مناجات
سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب سلام اللہ علیہا
جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے
زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب
سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار
کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۵ قیمت
سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰
سوانح شہید ثالث
تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب
قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ
چکنا کھردرا
حیات ماہ لقا سوانح عمری
چندا بی بی مخاطب بہ ماہ لقا بائی
نقش ایران رنگین ۸ سادہ
سوانح زندہ شاہ مدار
رہبر عراق و ایران مولفہ مولوی ساجد
حیدری جنتری -

عراق و ایران

سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر
اسد علی خان رئیس سکندر پلی ضخامت صفحہ ۳۲۵
تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر
آرٹ پیپر پر قیمت

سفرنامہ عراق

از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہتر سفرنامہ
سفرنامہ

فقہ مذہب سنت و الجماعۃ

اردو

المصطفٰی ترجمہ المنتقی ۵ روپیہ
رکن رکین ۵
حکمت بالغہ جلد دوم ۵
و اسرار شریعت جلد دوم
کنز الآخرۃ معروف بہ ۸
شریعت نامہ منظوم
ذخیرۃ العقبٰی فی شرح ۱۰
صدر الشریعۃ العظمٰی
فقہ اکبر جلد اول ۶
ایضاً جلد دوم ۴
ایضاً جلد سوم ۵
ایضاً جلد چہارم ۳
حقیقۃ الفقہ اول و دوم ۵

ادعیہ و اعمال و زیارات

مذہب شیعہ عربی

صحیفہ رابعہ سجادیہ ۶
صحیفہ سجادیہ و علویہ ۱۰
صحیفہ علویہ ۴
مصباح کفعمی ۱۵
المجتنٰی ۳
صحیفۃ الحسینیہ ۳
صحیفہ ثانیہ سجادیہ ۵
صحیفۃ المہدیہ و تحفۃ الآئمہ ۲
شرح زیارت جامعہ از شیخ احمد احسائی ۲۰
نہج الدعوات ۲۵
تبصرۃ الزائر و گلشن الائمہ مترجم ۵
منتخب الزیارہ ۱۰
منتخب الدعوات ۶
کامل التعبیر ۶
مصباح المتہجدین ۲۵
اقبال ابن طاؤس ۳۰
لواء الحمد ۱

ادعیہ و اعمال و زیارات

مذہب شیعہ فارسی

زاد المعاد و اوراق ترجمہ المصباح ۲۰
بیہ حاشیہ صحیفہ کاملہ دو جلد
ایضاً جلد اول

مجموعہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابیں ہر ایک علم کی تحریر ہیں جن کو حسب ضرورت بعد تیاری فہرست بھیجا کریں گے ...

رعایت: بیشگی قیمت ارسال ہونے پر محصول ڈاک پیکنگ معاف

ادعیۃ المؤمنین و وظائف ۱۲
المتقین سہ حصہ طبع بزرگ
ایضاً حصہ چہارم ۲۵
سرور العارفین ۴
مفتاح الجنان ۱۵
مفاتیح الجنان ۴۰
مفتاح الجنات
و منتخب الدعوات ۵
مفتاح الفلاح ۵
ایضاً مترجم ۸
تحفۃ المرتضویہ ۸
ایضاً ۶
زاد المعاد مترجم طبع ایران ۲۵
ایضاً ۴۰
ایضاً طبع بمبئی ۵
ایضاً طبع نولکشور مترجم ۵
تحفۃ الزائر قطع متوسط ۱۵
ایضاً ۱۰
ایضاً قطع خورد ۸
ایضاً ۵
سفینۃ النجات ۶
کتاب الدعوات و الزیارات ۲
شفاء الصدور فی شرح ۱۵
زیارات عاشور
مجمع الدعوات ۱۵
جامع الدعوات ۵
ایضاً طبع لاہور ۳
منہاج العارفین ۶۰
ایضاً طبع جدید ۵۰
منتخب شمس ۱۲
مطلوب الزائرین ۱۵
تقویم المحسنین ۵
منتخب الدعوات جیبی ۵
بیاض ادعیہ و زیارات ۵
بیاض بغیۃ الناشرین ۴
زاد المعاد بر حاشیہ تحفۃ الزائرین ۱۵
طبع شاہی قدیم

صحیفہ مسلسلہ ۵
زاد المعاد بر حاشیہ ۳۰
صحیفہ سجادیہ طبع ایران
مقصود الزائرین ۱۲
مطلوب الزائرین ۱۲
انیس المتہجدین ۲۵
انوار اسماعیلیہ بطرز ۱۰
مفتاح الجنان
ہدیۃ الزائرین و بہجۃ الناظرین ۱۵
تحیۃ الزائر ۱۰
بحر الغرائب ۶
شرح دعائے عدیلہ ۶

ادعیہ و اعمال و زیارات

مذہب شیعہ اردو

بناء الاسلام فی احکام الصیام ۱
تحفۂ احمدیہ جلد اول کلیات ۱۰
ایضاً جلد دوم ۴
ایضاً جلد سوم نظامی ۴
ایضاً کشوری ۲
ثمرۃ الساعی ترجمہ عدۃ الداعی ۳
صحیفہ اعمال ۳
تحفہ جوادیہ ۶
ہادی الزائرین ۴
خواب نامہ ترجمہ کامل التعبیر ۵
تعبیر الرؤیا ۱۲
اسرار مکنونہ و بیانی مخزونہ ۱
اعمال رمضان
جیبی مقبول ترجمہ ۲
ایضاً بلا ترجمہ ۱
وظائف تبشیر و تطہیر ۱
ارشاد المؤمنین ۱

تحفۃ العوام مخلف قسم کی ۱۲
تحفۃ المؤمنین ۳
وظائف الابرار در قسم کی ۱۲
حرز المؤمنین و اوراد معظم ۳

ادعیہ و اعمال مذہب

سنت و الجماعۃ عربی

مجموعہ اوراد ۴
دلائل الخیرات مع قرۃ العین ۲
دلائل الخیرات فی حل المشکلات ۳
دلائل الحسنات فی حل المشکلات ۳
دلائل الخیرات طبع کانپور ۴
ایضاً طبع اسلامبول ۴
مجموعہ حزب البحر ۲
مستحب ۱

ادعیہ سنت و الجماعۃ

اردو

اسرار الحروف ۳
مجموعہ خطب و انعامات ۳
دعوات مسنونہ ۳
حزب اللہ الاعظم ۱
حصن حصین ترجمہ اردو ۳
ظفر جلیل شرح حصن حصین ۳
افضل اللہ کار و حصن الاوراد ۱
معادن الخیرات خزائن البرکات ۲
شرح اسماء الحسنٰی ۲

مذہب سنت و الجماعۃ

عربی

کتاب احمدیہ فی حقوق النبی ۴
تراجم الفقہ و قرۃ الاقیان ۴
اخبار... ۴
ازالۃ الغین عن بصارۃ العین
القول المستحسن فی فخر الحسن ۴
تعلیق المغنی بصحۃ ... ۴
مقبل ... ۴
جمع ... ۲۵
... ۱۰
مفتاح الجنۃ
... ۲۰
الاشباہ و النظائر ... ۵
الاشباہ و النظائر ... ۸
فی توضیح کواکب الدریہ
کشف الغمہ عن جمیع الامۃ ۵
سفر السعادۃ ...
سقیۃ الراغب ... ۲۰
حرز ... ۱۰
شرح المحرر ۴
مقدمۃ الحضرمیۃ المسمٰی ... ۵
و منہاج الطالبین
مجالس الابرار مترجم ۱۰
تنبیہ الغافلین ۴
القول المسدد فی مسند امام احمد ۵
جمع حدیث و احادیث ... ۳
مسند امام حنبل ۲
سیرۃ نبویہ و تجرید ۲
فتح المبین شرح قرۃ العین ۴
فتح القریب المجیب ۲
کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ۴

رجسٹرڈ نمبر ۱۸۶۴ اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا ٹی اکی ۹۸

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۳۶۶)

ہفتہ وار انتخاب

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۴ر

ممالک غیر سے دس روپے پرانا پرچہ ۸ر

ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہوگا

اجرت اشتہار

فی انچہ ...... ایک روپیہ

چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے

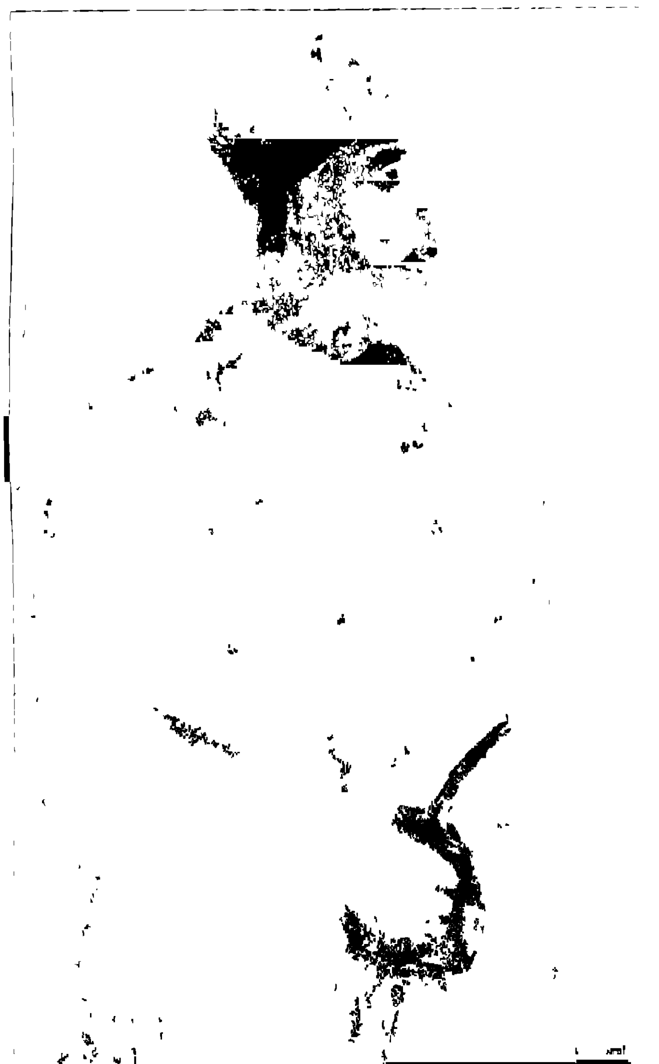
اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسامؔ

مہتمم: محمد حسین

جلد (۲) یکم شوال سنہ ۱۳۶۷ھ م ۷ ر مہر سنہ ۱۳۵۷ف م ۷ ر اگست سنہ ۱۹۴۸ع یوم شنبہ نمبر ۱۷

ترتیب



آصف جاہ ثالث

نواب میر اکبر علیخان فولاد جنگ نظام الملک آصف الدولہ سکندر جاہ ثالث مغفرت منزل ۱۲۴۴

اداریہ

عید منانے سے پہلے ؟

سوچیئے ! ایک ایسی سرزمین کا نام جہاں مفکر ٹھنڈے سائے میں ٹھنڈے ٹھنڈے بیٹھے رہتے ہیں اور تمام شعبہ ہائے زندگی ایں اپنی حیثیت تماشہ بینوں کی رکھنا جانتے ہیں کیوں کہ ان کو دہقانوں کے گرم خون سے تپتی ہوئی زمین پر چلتے پھرتے ڈر لگتا ہے ـــ اور جہاں واعظ کھلے بندوں اعلان کرتا ہے کہ زندگی محض تکلیف کا نام ہے اور تکلیف کے ساتھ زندہ رہنے کی تمنا کرنا گویا مزدور کی طرح غیروں کے آرام کے لئے پسینہ بہانا ہے ! بتایئے تو ایسی سرزمین کہاں ہے جہاں مجاہدوں کا دل فتوحات حاصل کرنے سے پہلے ہی مفتوحہ ممالک کی کنیزوں اور لونڈیوں کی ملاقات میں سرگرداں رہتا [illegible] اپنے ملک کے شاعروں اور ادیبوں کی خدمت میں "زلیخا" کی نذر [illegible] شاعر اور ادیب کون ؟ جو گلی گلی کہتے پھرتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے درمیان بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کا اگر تھوڑا بہت احساس اور علم ہے تو صرف شاعروں اور ادیبوں کو ہے ؟ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا یہی وہ سرمایہ ہے جس پر کسی سرزمین کے باشندوں کو فخر ہے ـ جب کہ ان کی نظروں کے سامنے ایک ایسا ملک ہے جہاں ننانوے فیصدی افراد اپنی اوسط روزآنہ آمدنی ایک آنہ چھ پائی رکھتے ہیں اور جہاں کے بسنے والوں کی عمروں کا اوسط پچیس یا ستائیس سال سے زیادہ نہیں ـ ایک ایسی سرزمین جس پر سارے محنت کرنے والے انسانوں کو ایسے مکانات بھی بہ مشکل مل سکتے ہیں جن میں معقول روشنی اور صفائی کا انتظام رکھا گیا ہو ـ پھر ان مکانوں کے مکینوں کے لئے پیٹ بھر غذا اور ستر پوشی کے لئے مناسب کپڑا فراہم نہیں ہوتا ـــ یعنی ایک ایسا ملک جس کے شہر اور گاؤں دونوں بھی موجودہ تمدن کی مادی آسایشوں سے محروم ہیں اور اس محرومی کے باوجود دن رات معاشی کشمکش میں گرفتار ہیں !

سوچیئے ! وہ کونسی بستی ہے جہاں لاکھوں انسانوں کو ایسے زمانہ میں سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا جب کہ اسی بستی کے اہل دولت و ثروت عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے تھے ـ مہاجن اور نفع خور سوداگر ذخیرہ اندوزی کر کے موت کے ڈرامہ کو اپنی ہی مادر وطن کے سینہ پر کھیل رہے تھے ـــ صرف نفع کمانے کے لئے ـ یہ قحط اس وقت ہوا تھا جب کہ ایک طرف تو چاول اور گیہوں کے کھلیان بھر رہے تھے لیکن چور بازار میں فروخت ہونے کے لئے اور دوسری طرف ایک انسان دوسرے انسان کے سامنے مر رہا تھا ـ ایک بیٹا اپنے باپ کی آغوش میں دم توڑ رہا تھا ـ ایک بیٹی اپنی ماں کے سامنے ایڑیاں رگڑ رہی تھی ـ ایک بھائی دوسرے بھائی کو داغ مفارقت دے رہا تھا ـــ مگر چور بازار اپنی گود بھر رہے تھے ـ زندگی زر و سیم کے نصاب پر تل رہی تھی ـ سوچیئے تو وہ کونسا ملک ہے جس میں احترام حیات حرام ہے ؟ وہ خطۂ خاک جہاں آزادی کا سہارا لے کر مسجدوں کو مسمار کر دیا گیا اور اذانوں کو موقوف ، جہاں مندروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی اور ناقوس خاموش ـــ جب یہ سب ہو چکا تو مسجد اور مندر کا نام لے کر ماؤں کی آباد گودوں کو کچھ اس انداز سے ویران کر دیا گیا کہ مردوں کی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور نوجوانوں کے سامنے ہنس ہنس کر ایسے افعال کا ارتکاب کیا گیا کہ اب برسوں تک تصور عصمت کو اضافی سمجھا جائے تو شکایت نہ کی جا سکے ـ سوچیئے تو وہ کونسی سرزمین ہے جس پر اب خوب اور ناخوب کی تمیز باقی نہیں رہی ہے اور جہاں کے رہنے والے کان رکھتے ہوئے سنتے نہیں ، آنکھیں رکھتے ہوئے دیکھتے نہیں ، دل و دماغ رکھتے ہوئے سوچتے سمجھتے نہیں ـــ اور جہاں احترام حیات کے ساتھ ساتھ حفاظت ناموس بھی حرام ہے ؟ ہاں ! ذرا سوچیئے تو وہ مٹی کا پتلا آخر کس مٹی سے بنا ہوگا جس کے لئے سیاسی گتھیوں کا سلجھانا تو آسان ہے لیکن اپنے "مرکز وجود" کی گرہ کو ناخن لگانا دشوار ؟ کیا یہ پتلا صرف بے عمل جماعتوں اور بیکار کا نفرسوں کی تخلیق ہے ـــ اور اللہ کی تخلیق نہیں !!

اگر ان سوالات کا جواب دینا باعث شرم بن جائے اور شرم کی شدت نالطفہ کو سر بہ گریباں کر دے تو یہ بات کیا صاحبان ثروت و حکومت کے لئے حق حیات سے دست بردار ہونے کے لئے کافی نہیں ؟ اگر ان خیالات کی زد میں آ کر کسی سرزمین کے سارے مفکر ، واعظ ، مجاہد ، شاعر ، ادیب بلکہ سارے انسان غصہ سے لال ہو جائیں اور پھر کہیں کہ انسانی اعمال کی نیرنگی زندگی کے تاریک پہلو کو دیکھنے اور دکھانے کا نام نہیں تو ہم پوچھتے ہیں کہ فکر کے تجاوز ، وعظ کی تلخی ، قیادت کی دیوانگی ، جہاد کے بہانے ، شعر کے سحر ، ادب کے جادو کے علاوہ آخر انسان کے پلے عید منانے یا تہوار رچانے کے کون اور کتنے روشن رخ ہیں ، جو واقعی موجود بھی ہیں ـــ ذرا سی بات ہے ، پہلے سوچیئے اور پھر عید منایئے ، کیونکہ ہزاروں یتیموں کی نظریں لباس فاخرہ کے لئے نہیں بلکہ صرف موسمی تغیرات سے بچنے کے اپنے ہم جنسوں سے التفات کی بھیک مانگ رہی ہیں ـ خانہ نشین و فاقہ کش بیواؤں کے کان ڈھول کی سہانی آواز سن کر آنکھوں سے خون بہانے کی التجا کر رہے ہیں ـــ اور سارے بیکس و محتاج انسان سوچ رہے ہیں کہ آخر کیوں عید کی خوشیاں عام نہیں ہیں ؟ اک ذرا سوچنے کی بات ہے ، سب کے لئے ـــ مگر عید منانے سے پہلے ـــ ؟

عید !

حضرت آزاد انصاری

پھر یوم عید آیا یوم سعید آیا ‖ پھر یہ نزول رحمت احباب کو مبارک
آزاد ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا کر ‖ یہ عید اور اسکی بہجت احباب کو مبارک

خوشی کے ترانے خبر دے رہے ہیں ‖ کہ کل جلوہ بخش جہاں عید ہو گی
مگر جن کے دل مر چکے ہیں نہیں کیا ‖ جہاں عید ہو گی وہاں عید ہو گی

نہ امنگیں نہ ترنگیں نہ مسرت نہ خوشی ‖ اب ہمارے دل نومید میں کیا رکھا ہے
کس کو دیکھیں کسے چھاتی سے لگا کر خوش ہوں ‖ عید آیا کرے اب عید میں کیا رکھا ہے

احمد علی خورشید حسن

عید کے دن بھی ترستی ہیں نگاہیں دید کو | کیوں نہ ہو تاریک نظروں میں مری سارا جہاں
مبارک ہو یہ روز شادکامی دینداروں کو | منائیں عید سینہ سے لگائیں اپنے یاروں کو
تمہارے ملنے کی ہی تمنا تمہاری ہی ہمکو جستجو ہے | ہنسیں گے بولیں گے عید کے دن گلے لگا لیں گے آرزو ہے
عید میں ملنے کا وعدہ تو کیا ہے مجھ سے | دیکھیے ملتے ہیں یار رہتی ہے حسرت دل میں

آصف جاہ ثالث

تمہید یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ جو شخص جس دھن میں لگا رہتا ہے اس کو اس کے مقاصد میں کچھ نہ کچھ کامیابی ضرور ہوتی ہے اور صاحب دھن ایسے سامان بھی پیدا کر لیتا ہے جس سے کہ بہت ڈھونڈے نہیں پاتی۔ ایسے ہی دھن کے پکے اور صاحب عزم انسانوں میں خانوادہ آصفیہ کے وہ چشم و چراغ بھی شامل ہیں جن کی غیر متزلزل قوت ارادی نے سلطنت آصفیہ کی بنیاد رکھی اور پھر اس مملکت کو اپنی خداداد صلاحیتوں سے کچھ ایسا سنوارا کہ بھاگ نگر کی وہ سرزمین جس کو قطب شاہی بادشاہوں نے اپنایا تھا شاہان آصفی کے لئے مرکز توجہ بن کر آج ساری دنیا کے لئے موضوع فکر بن چکی ہے۔ حیدرآباد کو یہ مقام صرف شاہان آصفیہ کی نگاہ حکیمانہ نے عطا فرمایا ہے جس کو عرصہ سے مورخین لکھتے چلے آ رہے ہیں اور اس حقیقت کو پیش کرنے میں منہمک بھی ہیں کہ سلطنت اسلامیہ آصفیہ نے اولاد آدم کی زندگی کو بام ترقی تک پہونچانے میں کتنا عظیم حصہ لیا ہے۔ چنانچہ دولت آصفیہ کی تاریخ کے اس عہد میں جو اپنی سیاسی پیچیدگیوں کے لحاظ سے بہت اہم ہے حضرت آصف جاہ سوم نے اپنے سفینہ کی ناخدائی میں جس بے پناہ قابلیت کا ثبوت دیا ہے وہ قیامت تک خراج تحسین وصول کرتا رہے گا۔

حیات نواب میر اکبر علی خان فولاد جنگ۔ اسد الدولہ آصف جاہ ثالث جیسا کہ مولف "شان آصفیہ" پنڈت مانک راؤ وٹھل راؤ نے لکھا ہے یکم رجب سنہ ۱۱۸۲ھ م ۱۱ر اکتوبر سنہ ۱۷۶۸ء کو پیدا ہوئے لیکن "دربار آصف" کے مولف مولوی غلام صمدانی خاں صاحب گوہر نے آپ کی تاریخ ولادت ذی حجہ سنہ ۱۱۸۲ھ بتائی ہے۔ مگر "ارمغان عرفانی موسوم بہ حیات عثمانی" کے مرتب شیخ یعقوب علی ایڈیٹر "سالار" بمبئی نے پنڈت مانک راؤ کی تحقیق سے اتفاق کیا ہے اور دوسرے مورخین بھی یکم رجب سنہ ۱۱۸۲ھ کو درست بتاتے ہیں۔

تعلیم و تربیت حضرت آصف جاہ ثالث کی تعلیم و تربیت حضرت آصف جاہ دوم کے زیر سایہ ہوئی اور ان ہی کی نگرانی میں فنون سپہ گری میں کمال حاصل کیا۔ جب بالغ و کامل ہوئے تو ہمیشہ معرکہائے قتال میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ رہے اور مخالف موقعوں پر داد شجاعت بھی دی۔ آپ ایک اچھے سپاہی مدبر اور عالم سمجھے جاتے ہیں کیونکہ آپ کی تعلیم و تربیت حضرت آصف جاہ ثانی کی توجہات کی مرہون منت تھی اور حضرت آصف جاہ دوم شیخ محمد جعفر اور خوشحال بیگ جیسے یکتائے روزگار صاحبان علم و فن سے اکتساب علم و ہنر کر چکے تھے۔ ان خوبیوں اور غیر معمولی شجاعت و دلیری کے واقعات نے دشمنوں کے دلوں پر بھی حضرت آصف جاہ ثالث کا سکہ جما دیا تھا چنانچہ آصف جاہ ثانی کے انتقال کے بعد اعیان دولت اور ارکان سلطنت نے آپ کو بقول صاحب بستان آصفیہ ۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ کو اپنا بادشاہ قرار دیا۔ لیکن غلام صمدانی مولف "دربار آصف" نے آپ کی تاریخ اورنگ نشینی ۱۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ لکھی ہے مگر دوسری کتب تاریخ سے ۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ کو آپ کا تخت سلطنت پر متمکن ہونا ثابت ہے۔

اوصاف و اخلاق آپ نے اپنی تخت نشینی کے بعد نواب ارسطو جاہ کو بدستور مدار المہام بحال رکھا۔ اور اپنے بھائیوں کی تنخواہوں میں اضافہ فرمایا۔ آپ کے عنان حکومت ہاتھ میں لینے سے پہلے مرشد زادوں کو تین تین ہزار روپیہ ماہوار دئے جاتے تھے مگر آپ نے ان مقررہ تنخواہوں کو المضاعف مقرر فرمایا۔ پھر نواب فریدوں جاہ جو بڑے بھائی تھے۔ بہ نسبت دوسرے بھائیوں کے لائق ترجیح تصور کئے گئے جس کی بناء پر فریدوں جاہ بہادر کو سات ہزار روپیہ ماہوار عطا ہوئی۔ اس کے علاوہ کیوان جاہ بہادر کی بسم اللہ خوانی جو بہ سبب رحلت حضرت غفران مآب معرض التوا میں پڑ گئی تھی آپ کے عہد میں بصد اہتمام ادا ہوئی۔ صاحبزادگان بلند اقبال یعنی حضرت آصف جاہ ثالث کے صاحبزادگان نے اپنی تخت نشینی ہی میں خطابات حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ نواب میر فرزند علی خاں بہادر کو ناصر جنگ نواب میر بشیر علی خاں بہادر کو صمصام جنگ اور نواب میر گوہر علی خاں بہادر کو مبارز جنگ کے خطابات سے سرفراز فرمایا گیا۔ ان الطاف و اکرام کی بارش اور اپنے افراد خاندان سے غیر معمولی سلوک نے حضرت آصف جاہ ثالث کو خاندانی امور کی طرف سے مطمئن ہو کر امور سلطنت کی جانب متوجہ ہونے کا فراہم کیا اور یہ آپ کے اوصاف و اخلاق کی خوبی تھی کہ آپ نے اپنے افراد خاندان کی فلاح و بہبود کا سب سے پہلے خیال فرمایا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کی حکیمانہ طبیعت نے اس طریقہ عمل کو سب سے پہلے اختیار کرنے پر اس لئے مجبور کیا کہ کہیں محلاتی قضیے حکومت کے کاروبار پر اثر انداز نہ ہوں۔

امور سلطنت جب ۲۸ محرم سنہ ۱۲۱۹ھ کو نواب ارسطو جاہ بہادر نے انتقال کیا تو راجہ رگھوتم راؤ نائب پیشکار دو ماہ کے لئے مدار المہام بنائے گئے لیکن نواب سکندر جاہ کے عہد ہی سے وزارت عظمیٰ ایک متنازعہ فیہ مسئلہ تھی کیونکہ حضرت آصف جاہ ثالث مہی پت گورنر برار کو وزیر اعظم بنانا چاہتے تھے مگر انگریزی حکومت کا مشورہ یہ تھا کہ نواب میر عالم کو خدمت مدار المہامی سے سرفراز کیا جائے۔ راجہ مہی پت حضرت غفران مآب کے زمانہ میں پنڈاروں کی شورش رفع کر چکے تھے اور وہ انگریزی دخل اندازیوں کو حکومت آصف جاہی کے لئے مناسب نہیں جانتے تھے اسی لئے انگریزی حکومت راجہ مہی پت کی مخالف تھی۔ چنانچہ جب انگریزی ایما سے میر عالم مدار المہام بن چکے تھے تو مہی پت حیدرآباد سے نکل کر ہلکر کے پاس جا پہونچا اور ہلکر سے درخواست کی کہ وہ اپنی فوج لیکر حیدرآباد پر حملہ کر دے اور انگریزوں کو حیدرآباد سے نکال باہر کرے تاکہ ہلکر، مہی پت اور حکومت حیدرآباد میں دوستانہ تعلقات قائم رکھے جا سکیں۔ اس خیال کے تحت مہی پت نے قلعہ سنگر شاہ پور میں پہونچ کر فوج جمع کی لیکن حیدرآباد کی انگریزی فوج نے مہی پت کے منصوبوں کو برباد کر دیا۔ ایک طرف یہ واقعات رونما ہو رہے تھے اور دوسری طرف حضرت آصف جاہ حالات کے اعتبار سے اپنی حکومت کو مستحکم بنانے کی فکر میں لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے ۱۸ صفر سنہ ۱۲۲۲ھ کو راجہ چندو لعل کو خدمت پیشکاری عطا فرمائی تاکہ امور سلطنت کا انصرام میر عالم کی نگرانی اور چندو لعل کے مشورے سے ہوتا رہے مگر اسی زمانہ میں مہی پت کو کسی نے قتل کر دیا اور ۲۰ شوال سنہ ۱۲۲۳ھ کو میر عالم بھی فوت ہو گئے۔

اس طرح پھر ایک بار وزارت کا مسئلہ نزاعی بن گیا۔ اب انگریز چاہتے تھے کہ وزارت شمس الامراء کو دی جائے اور چندو لال بدستور پیشکار ہی رہے۔ نواب آصف جاہ ثالث انگریزوں کی مداخلت کو اچھی نظر سے نہ دیکھتے تھے چنانچہ اب کی دفعہ آپ نے چندو لعل اور شمس الامراء دونوں کو نظر انداز کر کے مدار المہامی کی خدمت نواب منیر الملک کے سپرد فرمائی جو نواب میر عالم کے داماد تھے۔ یہ مقام تاریخ دکن میں اب تک باعث حیرت بنا ہوا ہے کہ وہ انگریز جو میر عالم کے طرفدار تھے آخر کیوں نواب منیر الملک کو مدار المہامی دلوانے پر مصر نہ تھے؟ حقیقت کچھ ہی سہی لیکن آصف جاہ سوم نے اپنے فیصلہ کو قطعی ظاہر کر کے انگریزوں کو مجبور کر دیا کہ وہ نواب منیر الملک کو مدار المہام تسلیم کریں۔ انگریز تو آصف جاہ ثالث کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور تو ہو گئے مگر انھوں نے یہ شرط لگا دی کہ منیر الملک تحریری اقرار کریں کہ انگریزوں کے معاملات میں کبھی دخیل نہ ہوں گے۔ چنانچہ مشہور انگریز مورخ

برگس نے بھی اقرار کیا ہے کہ انگریزوں کی یہ مداخلت غیر ضروری تھی۔ پھر انگریزوں نے نواب منیر الملک بہادر کی تحریر پر اکتفا نہ کی بلکہ حکومت حیدرآباد کو اس امر کے ماننے پر بھی مجبور کیا کہ سارے معاملات بست و کشاد راجہ چندولال ہی سے متعلق رہیں گے البتہ منیر الملک بہادر ایسے معاملات کی منظوری دیا کریں گے جو چندولال پیش کریں۔ اس راجہ نوازی کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ چندولال انگریزوں کا وفادار اور خیر خواہ تھا اور اسی کی وجہ سے دولت آصفیہ کی سیاسی برتری متاثر بھی ہوئی اور حیدرآباد میں انگریزی اقتدار بڑھتا چلا گیا۔ اور ریذیڈنٹ کا قیام بھی عمل میں آیا۔

انگریزوں سے جھگڑا | ان حالات میں انگریز اپنا قدم حیدرآباد میں جمانے لگے اور یہ بات حیدرآبادیوں کے لئے ظاہر ہے کہ سخت ناگوار تھی۔ اس ناگواری کا نتیجہ یہ ہوا کہ تعلقات کشیدہ ہونے لگے۔ یہاں تک کہ رمضان ۱۲۳۰ھ م ۱۸۱۵ء میں نواب مبارز الدولہ اور شمس الدولہ اور انگریزوں کے درمیان ایک تصادم ہو گیا جس میں کشت و خون تک نوبت پہنچی۔ اس واقعہ سے عام حالات بدتر ہو گئے جن سے گھبرا کر انگریزوں نے دونوں صاحبزادوں کو قلعہ گولکنڈہ میں نظر بند کر دیا اور صاحبزادوں کے طرف داروں کی ایک بڑی تعداد قتل کر دی گئی۔ یہ دونوں صاحبزادے ۱۰ محرم ۱۲۴۳ھ تک نظر بند رہے۔

چندولال کی بیوفائی | ان واقعات نے حضرت آصف جاہ سوم کے دل پر گہرا اثر کیا۔ آپ نے کاروبار سلطنت کو خود انجام دینے کے ارادے سے ایک بار چندولال کو طلب کر کے خزانہ عامرہ کے حسابات پیش کرنے پر محکوم فرمایا مگر چندولال تو سرکاری خزانہ اپنے انگریز دوستوں کو نذر دے چکا تھا۔ اسی لئے وہ بھاگ کر ریذیڈنٹ کی کوٹھی میں جا پہنچا اور مداخلت کی درخواست کی۔ انگریز ریذیڈنٹ نے چندولال کی درخواست کی بناء پر حضرت آصف جاہ ثالث کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ثابت کرنا چاہا کہ وزیر اعظم کے اختیارات میں دخل انداز ہونا بادشاہوں کے شایان شان نہیں ہوتا۔ حضرت آصف جاہ حالات کو سمجھ گئے اور اس واقعہ سے بہت متاثر ہو کر محل سے باہر ہو کر نکلنا ترک فرما دیا۔ چنانچہ "حیات عثمانی" کا مؤلف یعقوب علی عرفانی لکھتا ہے کہ اعلیٰحضرت بعض اوقات چار چار سال تک باہر تشریف فرما نہ ہوتے تھے۔

خانہ نشینی | اس طرح ایک طرف انگریزی اقتدار حیدرآباد میں اپنے قدم جما رہا تھا اور دوسری طرف ریاست کی مالی حالت ابتر ہوتی جا رہی تھی جس کی تمام تر ذمہ داری چندولال پر عائد ہوتی ہے۔ اسی اثناء میں چارلس مٹکاف جو ۱۲۳۳ھ میں ریذیڈنٹ تھا ریاست کے حسابات کی جانچ پڑتال اور ولیم پامر اینڈ کمپنی کے حسابات کی یکسوئی چاہی۔ ان حسابات کی یکسوئی کے سلسلہ میں شمالی سرکار کا علاقہ ہمیشہ کے لئے حیدرآباد سے علحدہ کر کے صوبہ مدراس کے حوالے کر دیا گیا۔ ان واقعات سے حضرت آصف جاہ سوم متاثر ہو کر بالکل ہی خانہ نشین ہو گئے اور اپنا زیادہ وقت تعمیرات کے کاموں پر صرف کرنے لگے۔

خاتمہ | حضرت آصف جاہ سوم نے ۱۰ ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ کو ۲۶ سال حکومت کر کے (۶۲) سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور مکہ مسجد میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں (۹) صاحبزادے اور (۸) صاحبزادیاں تھیں۔

لطائف عید

از جناب حامد حسن صاحب قادری

(۱) کسی نے سوال کیا متیٰ جاء عید (عید کب آتی ہے؟) دوسرے نے جواب دیا۔ اذا جاء عین علی ید۔ مجیب نے ایسا جواب دیا جسکے تین معنی ہو سکتے ہیں۔ گویا معنی عید آنے کی تین صورتیں بیان کی ہیں۔ (۱) عین کے معنے ہیں سونا۔ فقرے کا یہ مفہوم ہوا کہ جب ہاتھ میں سونا آجائے جبھی عید ہے۔ (۲) عین سے ہلال عید پر تشبیہ مراد لیا ہے اور یہ مقصود ہے کہ جب ہلال ہاتھ پر آجائے یعنی عید کا چاند دیکھ کر ہاتھ سے اشارہ کیا جائے کہ وہ چاند نکل آیا اسی وقت عید ہوگی۔ (۳) جس وقت حرف ع لفظ ید کے اوپر آجاتا ہے لفظ عید بن جاتا ہے۔

(۲) کوئی قاضی صاحب بد دیانت تھے اور یتیموں کا مال ہضم کر لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے عید کا چاند ۲۹ تاریخ کو دیکھا لیکن قاضی جی نے شہادت کو معتبر نہ مانا اور عید کا حکم نہ دیا۔ کسی شاعر نے جل کر کہا۔ سرق عید کان ال ؛ عید اموال الیتامیٰ
قاضی جی عید کو چرا لیا گویا عید بھی یتیموں کا مال ہے۔

(۳) سعید خاں قریشی شہزادہ مراد بخش کی خدمت میں ملازم تھا شہزادے کو اس سے ایسی محبت تھی کہ سفر و حضر میں ہمیشہ ساتھ رکھتا تھا۔ سعید نہایت طباع و ذہین تھا۔ برجستہ و فی البدیہہ شعر کہنے میں کمال رکھتا تھا۔ شہزادہ مراد بخش شاہجہاں کے حکم سے احمد آباد کا صوبہ دار تھا۔ سعید خاں بھی ساتھ تھا۔ عید الفطر کے دن صبح کو شہزادہ نے کہا کہ عید کیلئے کوئی قصیدہ کہا ہو تو سناؤ۔ اتفاق سے سعید خاں نے کچھ نہ کہا تھا۔ لیکن انکار کس طرح کرتا عرض کیا ایک غزل لکھی ہے۔ نماز عید کے بعد سناؤں گا۔ خیال کیا کہ اس عرصہ میں غزل کہہ لونگا۔ لیکن شہزادہ نے کہا ابھی سنا دو۔ سعید خاں نے جیب سے کاغذ نکالا اور سنانا شروع کیا۔

روز عید است لب خشک سے آلود کنید ؛ چارۂ کار خود اے تشنہ لباں زود کنید
شربت حب نبات لب جاں بخش ایاز ؛ تو شدار وے دل خستۂ محمود کنید
دیر گاہ است کہ از دیر مغاں دور ترم ؛ زود باشد کہ بکف جام مے آمود کنید
حرف بے صرفہ و اخلاط سوال کر دیگوش ؛ گوش بر زمزمۂ چنگ و نے و عود کنید
ہست بہبود شما بندگی شاہ مراد ؛ بہتر آنست کہ اندیشۂ بہبود کنید
بدرش یافت رہ از طالع مسعود سعید ؛ سعی در یافتن طالع مسعود کنید

غزل ختم ہوئی تو شہزادہ نے سعید خاں کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا دیکھا تو بالکل سادہ تھا۔ بہت متعجب ہوا اور خوش ہو کر حاضرین سے کہا دیکھو بدیہہ گوئی اس کا نام ہے!

(۴) اسی سعید خاں کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ عید الضحیٰ میں مراد بخش نے اپنے ہاتھ سے قربانی کی۔ اتفاق سے قربانی کے جانور کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔ سعید خاں حاضر تھا۔ شہزادے نے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا۔

عید قربان است می خواہم کہ قربانت شوم ؛ دیر بچشم گوسفند کشتہ حیرانت شوم

(۵) سالہا سال ہوئے ایک مرتبہ بدایوں میں اختلاف رویت ہلال پیدا ہوا۔ اٹھائیسواں روزہ تھا کہ لوگوں نے چاند کا اعلان کر دیا۔ اور آخر بحث و فساد کے بعد اگلے روز عید منائی گئی۔ وہیں کے کسی ظریف شاعر نے اس واقعہ کے متعلق ایک قطعہ کہا جس کے صرف تین شعر یاد رہ گئے ہیں۔

ہمیشہ ہوتی تھی انتیس تیس کی رویت ؛ مگر بدایوں میں اب کے ہوئی نرالی عید
بنا کے فروری ماہ صیام کو افسوس ؛ ستم ہے بارہ ستمبر ہی کو منائی عید
جو ہر برس یونہی گھٹتا رہے گا ایک اک دن
تو بست و ہشت برس بعد ہو گی خالی عید

قند پارسی

ترجمه کلمات قصار حضرت امیر علیه السلام

(قسط اول)

(۱) بهترین گفتار آنست که مرتب و منظم باشد و بفهم خاص و عام رسد (۲) بهترین گفتار آنست که گوش انرا دور نیفگند و بپذیرد و ذهن از فهم ان بزحمت نیفتد (۳) حکمت درختیست که از دل روید و از زبان بار دهد (۴) باغ و بوستان علما کتاب است و حکمت سیرگاه های فرح بخش دانشمندان (۵) کرم و بخشش خداوندی مناقض و برهم زننده حکمت او نشود از این سبب ست که دعا و خواهشهای مردم باجابت نمیرسد یعنی خدا مسبب الاسباب همت و بدون اسباب هیچ مقصدی انجام نیابد و اراده او بمحال تعلق نگیرد (۶) عالم جاهل را شناسد بسبب انکه خود قبلا جاهل بوده است (۷) ولی جاهل عالم را نشناسد چه هیچ وقت دارای علم و دانش نبوده است (۸) تندی و غضب قسمی از دیوانگی است و صاحب این صفت بعد از رنج دادن بی علت پشیمان شود و اگر پشیمان نه شود دیوانگیش مستحکم است (۹) مردی و مردانگی بکوچک ترین اعضا است که دل و زبان باشد اگر در جنگ و جدال شجاعت و بهادری کند بسبب دل است و گفتار فصیح و بلیغ را سبب زبان است (۱۰) مرد آنچه از بهای خود اختیار کند همان بها یابد اگر نفس خود را عزیز دارد عزیز شود و اگر حقیر کند پست گردد (۱۱) بپرهیزید از دعای مظلوم بدرستیکه او درخواست حق خود از خداوند تبارک و تعالی مینماید و خدا از ان بزرگتر است که حق بنده خود را وا گذارد (۱۲) بپرهیزید از رمیدن نعمت و دولت چه بدرستیکه هر دولت و نعمت زائل شده بر نگردد (۱۳) بپرهیز از اینکه در حقوق برادر خود اهمال و سستی ورزی باطمینان اینکه برادر من است بدرستیکه کسی را که در حقوقش دست اندازی بخودی برادر برای تو نخواهد ماند (۱۴) عبرت گیرید از کسانیکه قبل شما بودند پیش از انکه عبرت آیندگان شوید (۱۵) بپرهیزید از گناهها در خلوت زیرا که حاکم خود شاهد است (۱۶) بپرهیز از دوستی نادان چه اگر خواهد بتو نفع رساند برعکس ضرر وارد آورد (۱۷) بقای کم با تدبیر بیشتر از بقای زیاد با تبذیر است (۱۸) مردم روزگار چون صورتهای را مانند که در کتاب مصور است هر ورقی که پیچیده شود صورت دیگر بنظر آید (۱۹) شریر بر هیچکس گمان نیک نبرد چه همه را قیاس بنفس خویش کند (۲۰) مروت پرهیز از ننگ و عار است و تحصیل محاسن اخلاق (۲۱) مردم چون درختان اند همه از یک آب خورند ولی ثمر گوناگون دهند (۲۲) ثروت و تنگدستی واضح و آشکار میکند جوهر صفات و اخلاق انسان را (۲۳) مردم فرزند دنیا اند نتیجه کرده های نیک خود اند (۲۴) بهترین جواب نادان سکوت است (۲۵) کرم ایثار و گذشت از مال است برای عرض و ناموس (۲۶) فقر و تنگدستی گنگ و لال کند خردمند دانا را در حقوق خود (۲۷) آرزو با چشم بصیرت را کور کنند (۲۸) مال نفع نرساند ترا تا از تو جدا نشود (۲۹) مروت جلوگیری کند از پستی و رزالت (۳۰) آزادی منزه است از مکر و خدعه (۳۱) پرهیز از گناه سزاوارتر است از تحصیل ثواب (۳۲) علم زینت اغنیاء و ثروت فقرا است (۳۳) مصیبت یک است چون جزع و بیتابی کنی دو شود (۳۴) عالم آنست که شهادت دهد کردارهای او بر گفته های او (۳۵) صبر بر طاعت پروردگار سهل تر است از تحمل عقوبت او (۳۶) عارف آنست که نفس خود را بشناسد و آزاد کند (۳۷) دولت و ثروت خطای صاحبش را صواب نمایش دهد و برعکس فقر کردار نیک را زشت نماید (۳۸) سکوت عاقل فکر است و گفتنش ذکر و دیدنش عبرت و اعتبار (۳۹) عاقل نگوید مگر برای رفع حاجت تا اثبات مدعا کند و مشغول نشود الا به اصلاح آخرت خود (۴۰) مرد بفطانت و زیرکی است نه بصورت و هیبت (۴۱) مروت اسمیست برای تمام کردارهای نیک و افعال پسندیده (۴۲) رد و جواب دادن خوش بهتر است از وعده دور و دراز (۴۳) درونهای صحیح و پاکیزه در شهادت صادق تر است از زبانهای فصیح و بلیغ (۴۴) بپرهیز از ظلم کردن بدرستیکه برانکه ظلم کنی ان ظلم همیشه نماند ولکن تو ظالم مانی و در مقام مواخذه آئی (۴۵) بزرگترین خیانت خیانت ملت و قوم است (۴۶) راستی که زشت است ستائش شخص است بر نفس خود (۴۷) پرمنفعت ترین اجناس بجا آوردن کارهای نیک است (۴۸) بزرگترین بلا کوچک نفسی است (۴۹) بهترین مردم کسی است که بیشتر بکار مردم آید (۵۰) بهتر از تحصیل ثواب ترک گناه است (۵۱) عاجزترین مردم کسی است که عاجز باشد از اصلاح نفس خود (۵۲) پشیمان و پریشان ترین مردم در وقت مردن علمای بی عمل اند (۵۳) بهترین امرا کسی است که هوا و هوس برا او امیر نباشد (۵۴) بدترین مردم آنست که ماده و قوه او رفته و عادات نکوهیده او برجا باشد (۵۵) پریشان و گرفتارترین مردم حال ان کسی است که صاحب همت بلند و زیاده مروت و تنگدستی و فقر باشد (۵۶) بهترین ادب آنست که انسان پا از حد خود دراز نکند (۵۷) بهتر از فصاحت و بلاغت سکوت است در جای که موقع سخن نباشد (۵۸) معین و مددگارترین اشیا و برائی تهذیب و تزکیه عقل تعلیم و تربیت است (۵۹) سخاوت نیانی نفس از آنچه در دست مردم است بهتر و افضل است از سخاوت بذل و بخشش (۶۰) شب و روز تمام آرزو و کارها ترا انجام نتوانند داد پس انها را قسمت کن در کارها و راحت خود (۶۱) اوقات تو اجزائی عمر تست انها را صرف مکن بچیزی که بکار تو نیاید (۶۲) شب و روز در تو مشغول کاراند تو هم در آنها مشغول باش و همچنان که از تو گیرند تو نیز از ایشان بگیر (۶۳) صبر و تحمل در شدائد و مکاره گور عیبها ست یعنی همچنانکه قبر تعفن مردار را پوشد ثبات و استقامت نیز قبائح مرد را پوشد (۶۴) چون دنیا بگروهی رو کند هنر نیکهای دیگران را برای انها نمائش دهد و چون برگردد هنر و نیکهای شخصی را از نظر مردم محو گرداند (۶۵) عاجزترین مردمان کسی است که عاجز باشد از بدست آوردن دوستان و از و عاجزتر کسی است که دوستان خود را از دست دهد (۶۶) قدر و منزلت مرد بمقدار همت اوست و راستی و درستی بقدر مروت او و شجاعت و دلیری بقدر حمیت او و پاکدامنی و عفت بقدر غیرت او (۶۷) سخت ترین سیاست تغییر عادات است (۶۸) نافع ترین خزینها محبت قلبها است (۶۹) قوی ترین اسباب و وسیله کردار نیکو است (۷۰) بهترین زهد و پرهیزگاری مخفی داشتن زهد و پرهیزگاری است (۷۱) بهترین قسم زندگانی آن است که مردم در عنایت او زندگانی کنند (۷۲) پست ترین اقسام علم آنست که منحصر بر زبان باشد و اعلی و بهترین اقسام علم آنست که اثر او در اعضا و جوارح ظاهر شود (۷۳) بدرستیکه قلبها هم مانند بدنها خسته و ملول شود برای رفع خستگی و ملال انها بجوئید کلمات حکمت آمیز لطیف و پاکیزه (۷۴) عاقل تکیه و اعتماد بر عمل و کار خود کند و جاهل اعتماد بر امل و آرزو کند (۷۵) دانا آنست که هر کاری را بموقعه کند و هر چیزی را بجای خود نهد و نادان برعکس آن (۷۶) روزگار کهنه کند بدنها را و تازه کند آرزوها را و نزدیک کند اجل را و دور سازد آمال و آرزوها را (۷۷) دانا آنست که پند گیرد از تجربه های گذشته و جاهل آنست که فریب دهد او را سخنهای باطل او را ...

ابیات

عید

عید است و بہار است و چمن جلوہ فروش است
گل خندہ فشاں گشتہ و بلبل بخروش است
وقت است کہ افطار شود روزۂ مستاں
چوں شیشہ بدست آمد و پیمانہ بجوش است

جناب سید محمد علی صاحب آغا

ہم سے پوچھے یا حضور کیا ہے عید ؛ شاہد حسن کی ادا ہے عید
عید منزل ہے روزہ داروں کی ؛ عید محفل ہے بادہ خواروں کی
عید اک زرنگار پیمانہ ؛ عید اک سحر کار افسانہ
عید ہے ناز دلرباؤں کا ؛ عید ہے ساز خوشنواؤں کا
عید ہے وصل ماہ پاروں کا ؛ عید اک جگمگاتا ہے یاروں کا
عید ہے دید نونہالوں کی ؛ یا نمائش ہے حسن والوں کا
عید ہے جانفزا صدائے چنگ ؛ عید کیف بادۂ گلرنگ
عید پیغام دل نوازی ہے ؛ عید انعام عشق بازی ہے
عید رعنائی جمال بہار ؛ عید ہے گویا اک کمال بہار
عید پیمانۂ مسرت ہے ؛ عید اک بزم عیش و عشرت ہے
عید اک عالم تمنا ہے ؛ عید دنیائے صد تماشا ہے
عید ہے جلوۂ بہار چمن ؛ عید ہے نغمۂ ہزار چمن

عید مبارک

جناب ایم۔ سی گوہر صاحب

گلستان محمدؐ میں بہار آئی مبارک ہو ؛ نوید جانفزا بادِ صبا لائی مبارک ہو
بنا ہے گلشن اسلام رشک روضۂ رضواں ؛ بہار عید رمضان خوشگوار آئی مبارک ہو
نکل ہی افق مغرب پر جبیں اہل عالم کی ؛ فلک پیماہ نو کی جلوہ پیرائی مبارک ہو
مسلمانان عالم منتظر تھے ایک مدت سے ؛ دوبارہ سال کامل بعد عید آئی مبارک ہو
نبی ہے بزم گیتی محفل عیش و طرب یکسر ؛ جوان و شیخ کو اب بادہ پیمائی مبارک ہو
مسرت ذرہ ذرہ سے ہویدا ہو رہی عشرت ؛ مسیحائے مسرت کی مسیحائی مبارک ہو
مبارک ہو مسلمانوں! مبارک عید آئی ؛ حرم میں خالق و خالق میں جبیں سائی مبارک ہو
پہن کر جامۂ نو پھرتے ہیں چھوٹے بڑے ؛ بہر سو عید کی ہنگامہ آرائی مبارک ہو
تیرے احباب اے گوہر خوش ہو کر یہ کہتے ہیں ؛ بہت ہی خوب تم نے یہ غزل گائی مبارک ہو

غمزدہ کی عید

عید آئی چاند نکلا ہم کو کیا ؛ ہے زمانہ شاد پھرتا ہم کو کیا
ہم رہے بے چین دور چرخ میں ؛ گر کسی نے چین پایا ہم کو کیا
ہائے! اپنی شمع قسمت گل ہوئی ؛ گر کسی کا بخت چمکا ہم کو کیا
سو رہا ہے ہمدم اپنا نصیب ؛ گر کسی کا بخت جاگا ہم کو کیا
ہم تو ہر دم بحر غم میں غرق ہیں ؛ شاد و خرم ہے زمانا ہم کو کیا
ہم تو اپنے حال کی بوئے مست ہیں ؛ عطر مل کے کوئی آیا ہم کو کیا
ہے لباس غم ہمارے زیب تن ؛ پیرہن عالم نے بدلا ہم کو کیا
اپنی تو شاخ تمنا خشک ہے ؛ سبز ہے گر نخل دنیا ہم کو کیا
یاں تو کلیاں دل کی سب مرجھا گئیں ؛ گل چمن میں کھل کھلایا ہم کو کیا
عشق میں ہم پابجولاں ہی رہے ؛ کوئی یاں آزاد ہو گا ہم کو کیا

(آزاد بریلوی)

رم جھم

کہتے ہیں کہ دنیا کے نقشہ پر ایک ایسا ملک بھی ہے جس کے وزیر اعظم اور ان کے دست و بازو سب ہی اعلان کرتے ہیں کہ ان کے دور حکومت میں "دھرم راج" کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا! — ہم کہتے ہیں کہ چشم ما روشن دل ما شاد۔ مگر خبروں سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وزارت عظمیٰ ان جلاس کونسل کے اعلان کو صوبائی حکومتوں نے "سخن مستحق گاں" سمجھ کر ٹال دیا اور وہ اپنے حلقۂ اثر میں پوری آب و تاب کے ساتھ نافذ کرتے رہتے ہیں۔ اس دو عملی کا نتیجہ یہ ہوا کہ صوبہ متحدہ کے ضلع لکھنؤ میں گاؤکشی ممنوع قرار دیکر دھرم کے نام پر سارے قصاب خانوں اور مسلخوں پر پولیس اور فوج کی نگرانی قائم کر دی گئی۔ اب سارے قصاب بیکار ہو کر کسی مناسب پیشہ اور روزگار کی تلاش میں سرگرداں ہیں!

ان حالات میں مناسب ہوگا اگر صوبہ متحدہ کے سارے قصاب مل کر ایک نئی کانگرس بنا ڈالیں اور پھر اعلان کریں کہ کانگرس کی حیثیت تو مرکزی حکومت کی کونسل کی تو نہیں — پھر بھی صدر کانگرس قصابوں کے چودھری اپنے "دھرم مہاراج" کی سیاسی حکمت عملی سے صوبائی راج کے انحراف پر مجلس اقوام متحدہ میں اپنا مقدمہ دائر کر دیں تاکہ پریشاں روزگار قصابوں کی حق تلفی نہ ہو۔ مگر اس دشواری کو آسان کرنے کی دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جس طرح ریاستی وزارت نے رامجکاروں کو کام پر لگانے کا ذمہ لیا ہے بالکل اسی طرح قصابوں کے مسئلہ کو بھی اپنے ہاتھ میں لے اور پھر ان کی ایک "یونین" تشکیل دیکر کوئی "قرطاس ابیض" شائع کر دے — رہے نام اللہ کا!! مگر کیا صوبہ متحدہ کے قصاب اب رامجکاروں سے بھی گئے گذرے ہیں کہ اس طرح اپنی "بیچارگی" پر مطمئن بیٹھے اپنے بغدوں کو کند کر رہے ہیں؟ اور اپنا "فن" بھول رہے ہیں کہ قصابی گائے اور "ناگائے" کی ذمہ داری قبول نہیں کرتی! اگر کسی کی سمجھ میں "ناگائے" کی اصطلاح نہ آئے تو وہ مولانا ابوالکلام سے رجوع کرے کیونکہ وہ وزیر علمیات ہندی ہندوستانی ہیں؟

کچھ دن پہلے زمرد محل ٹاکیز کے اسٹیج پر "انجمن مصنفین حیدرآباد" نے ایک ڈرامہ پیش کیا جس کی سرپرستی صدر المہام مجلس اور ہدایت کاری صدیقی صاحب نے فرمائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گانے ملک کے شاعروں نے ترتیب دیئے تھے اور مکالمات ادیبوں کے تیار کئے ہوئے اداکاروں میں قابل ذکر فن کار وہ تھے جو اس ڈرامہ کے اسٹیج کئے جانے سے پہلے "ترقی پسند مصنفین" سمجھے جاتے تھے۔ یہ ایک ایسی تلخ حقیقت تھی جس کو بڑی مسرت کے ساتھ محسوس فرماتے ہوئے صدر جلسۂ انجمن مصنفین نے اعلان فرمایا کہ ادیبوں اور شاعروں کی گرم بازاری جامعہ عثمانیہ کے قیام کے بعد شروع ہوئی — اس طرح گویا اس امر کا اقرار کر لیا گیا کہ جامعہ عثمانیہ وہ کارخانہ ہے جس میں مصنف ادیب اور شاعر ڈھلتے ہیں اور یہ جنس جب بازار میں آتی ہے تو گرم بازاری کا موجب بن جاتی ہے اس مکالمہ کی چستی کو دیکھ کر تماشائیوں نے عام طور پر یہی کہا کہ یہ ڈرامہ "الفرید کمپنی" کا شاہکار پیش کش تھا؟ — مگر ابھی حیدرآباد کے ترقی پسند شہر کے "قاضی" کی رائے محفوظ ہے جو لیلیٰ کے خطوط کی سرد بازاری سے گھبرا کر نہ جانے کہاں جا چکے ہیں — کاش وہ ہوتے تو ہم کہتے — "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز" بہر حال ہم صدر المہام مجلس سے لیکر دفاعی تک۔ جیسے فراز و نشیب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے کاری کے فن کی لاج رکھ لی! توقع ہے کہ ملک کے ادیبوں کی تفریح کیلئے ایسے ڈرامے اور بھی پیش کئے جاتے رہیں گے؟

امام رضاؑ کی عید

از حضرت سرکار صدر الملۃ السید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہٗ پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ وسرپرست
دائرۃ الاشاعۃ نوگانواں سادات ضلع مرادآباد (یوپی)

لفظ عید کے معنی میں ارباب علم واہل لغت نے جہاں اور اقوال نقل کئے ہیں وہاں ایک یہہ بھی ہے کہ عید اُس دن کو کہتے ہیں جس میں فرحت وسرور بار بار پلٹ کر آئے اہل ثروت صاحبانِ عیش وعشرت ارباب غنا بندگان دنیا اپنی عیدوں میں قابل صد تہنیت لائق ہزار تبریک مستحق مسرت بے غایت محو فرحت بے نہایت اس لئے کہ ان کو خوشی میسر ہے مسرت اُن کے حصہ میں ہے اور اُن کے لئے اپنے وقت پر لوٹ کر آتی ہے لیکن محمدؐ وآل محمدؐ تو صرف خدا والے تھے دنیوی مسرتیں اُن کے یہاں کیسی فانی فرحتوں کا اُن کے یہاں کیا کام جن کے یہاں ماہ مبارک کے بعد عید کے دن نعمتوں کے انبار ہوں انواع واقسام کے کھانے تیار ہوں احباب واصحاب خدم وحواشی دادِ عیش دینے کے لئے حاضر دربار ہوں ان کی عید ظاہری عید ہے یہاں تو ماہِ مبارک میں روزے رہے اور عید کے دن فاقہ نہ دنیا والوں سے کوئی واسطہ تھا نہ اُن کے ساتھ لذائذ ونعم میں شرکت کی جس سے واسطہ تھا وہ اپنے خزانۂ خاص کی نعمتوں سے فاقہ کشائی فرما دیا کرتا تھا لیکن ان نعمتوں کے غیر متین مظاہرات نہیں ہوتے تھے بلکہ سنجیدہ رفتار رہتی تھی بلکہ خدا کی نعمت پر خدا کو یاد کرکے چشم پُر آب ہوجاتے تھے اب خواہ وہ عید کا دن ہو یا غم کا اسی لئے تو کہتے ہیں کہ خاصانِ خدا کے یہاں خوشی کے ساتھ غم بھی آیا کرتا ہے یعنی اُن کے یہاں عید کا دن وہ دن نہ تھا جس میں فرحت ومسرت بار بار آئے بلکہ وہ دن ہوجاتا تھا جس میں مصیبت وکلفت پلٹ پلٹ کر آئے رہی ظاہری شوکت وصولت جس پر دنیا مٹ گئی جس کے لئے اہل باطن واہل معنی کو عالم کس مپرسی میں رکھا گیا اس کے متعلق قدرت نے علی الاعلان ثابت کردیا کہ ظاہر اور شئے ہے اور باطن دوسری چیز فرعون ظاہری بادشاہ تھا لیکن اسکی وجہ سے حضرت موسیٰؑ کی باطنی حکومت اور آپ کے معنوی تصرف میں کوئی فرق نہیں آیا فرعون کے سلطان ظاہری ہونے کی وجہ سے حضرت موسیٰ سے خلافت باطنی سلب نہیں ہوگئی نمرود بادشاہ ظاہری تھا لیکن اس کی وجہ سے حضرت خلیلؑ کے تصرفات باطنیہ میں کوئی بل نہیں آیا ظاہری حاکم ہونا حضرت ابراہیمؑ سے باطنی خلافت نہیں چھین سکا یہی اہلبیت کے معنوی جاہ وجلال اور باطنی حکم وتصرف میں بھی کسی کی لفظی حکومت اور ظاہری سلطنت مخل نہ ہوسکی اور چونکہ خاصانِ خدا کے یہاں خوشی کے ساتھ غم بھی آیا کرتا ہے اس لئے اگر کبھی ظاہری صورت اُن حضرات کی طرف پڑی بھی تو جابر ظالم کے ستم پاش ہاتھوں نے اس کا رخ بدل دیا اور اہلبیت کے یہاں وہی یاد خدا رہ گئی جو ان کے لئے تمام دنیا کی نعمتوں سے زیادہ لذیذ اور دنیا پرستوں کی نگاہوں میں خس وخاشاک سے زیادہ بیکار وحقیر تھی سرِ سنگ جبر وتشدد کی جسارت وتعدی پر آپ حضرات کی قبائے تحمل اور عبائے تسلیم ورضا عید کے دن آپ کے معنوی پیکر پر شاہ ہفت اقلیم کے لباس سے زیادہ بیش قیمت اور سکندر وقیصر کی خلعت سے بڑھ کر خوشنما معلوم ہوتی تھی اور نتیجہ میں دنیا کے دل پر آپ کے علو وکمال اور مد مقابل کی نخوت ورکاکت کے سکے واہ ہوکر رہ جاتے تھے۔

مامون اور تھا تو وہ عصمت وطہارت کے آٹھویں تاجدار کا زمانہ ہے اگرچہ عید کا دن آیا دنیا یہہ چاہتی تھی کہ محمدؐ وآل محمدؐ کے نام مٹ جائیں اور قدرت یہہ انتظام کرتی تھی کہ دیکھنے والے ان کی عظمت وجلالت شان وشوکت اور اُن کے رعب وجلال سے متحیر ومبہوت ہوجائیں اور طرفین کے سوءِ عمل وحسن عمل کے افسانے قیامت تک منصہ شہود پر آتے رہیں اتفاق سے اُس عہد کو مامون کا مزاج ناساز تھا جس کی وجہ سے نماز کے لئے عیدگاہ تک جانا گراں تھا اب جس وقت کہ مامون جیسا ظاہری بادشاہ ناسازی مزاج کے سبب نماز سے پہلو تہی کر رہا تھا تو ساری دنیا کی نظر اس خاندان کے چشم وچراغ پر ہی پڑ سکتی تھی جس کی افراد نے تین تین دن فاقہ میں دن دن بھر بیلچہ رانی کی ہو رات کو روٹیاں کمر پر لاد کر محتاجوں کے یہاں پہونچائی ہوں مرض فاقہ سے چلنے میں پیر لرزتے ہوں مگر عبادت خدا اور خدمت خلق سے باز نہ آئے ہوں اس طرف مامون کی نگاہ بھی دوڑی امام رضا علیہ السّلام سے کہلا بھیجا کہ آپ عید کی نماز پڑھائیں۔ چکی پیسنے والی شفیعۂ حشر ماں اور فرشتوں پر حکومت کرنے والے مزدور بادشاہ باپ کا ساتواں فرزند سچا نمازی بظاہر سفید سوتی قمیص اور حقیقت میں طہارت وامامت کی قبا پہنے ہوئے کہنے کو سفید سوتی عمامہ اور دراصل عصمت وفضیلت کی دستار باندھے ہوئے عیدگاہ کی طرف چلا رفتار امامت ہر قدم پکار رہی تھی کہ مستحق امامت یہی ہے اور عصمت کی شعائیں چہرے پر چمک چمک کر بتا رہی تھیں کہ تاجدار ولایت کی یہہ شان ہوتی ہے زبان پر یہہ کلمات جاری تھے السّلام علیٰ ابوی آدم ونوح السّلام علیٰ ابوی ابراہیم واسمٰعیل السلام علیٰ ابوی محمد وعلی السّلام علیٰ عباد اللّٰہ الصالحین۔ میرے آبا کرام آدمؑ ونوحؑ ابراہیمؑ و نوحؑ ابراہیمؑ واسمعیل اور محمدؐ وعلیؑ پر سلام ہو خدا کے نیک بندوں پر سلام ہو یہہ وہ زبان تھی جس سے وقت گفتار نہ صرف پھول برسا کرتے تھے بلکہ فصاحت وبلاغت کے موتی جھڑا کرتے تھے بلکہ احتجاج واستدلال کے چشمے بھی اُبلا کرتے تھے آخر آدم ونوح کے فرزند۔ ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ کے دلبند اور محمدؐ وعلیؑ کے نور نگاہ کو دیکھ کر دیکھنے والے کہاں تک دلوں کو قابو میں رکھتے کب تک بیتاب نہ ہوجاتے ایک اداءِ تکلم نے ہزاروں دلوں کو مسخر کرلیا صالحین کے بہترین خلف کو دیکھ کر دل قابو سے باہر ہوگئے فوج در فوج اور موج در موج گروہ کے گروہ آکر فاطمہ زہراؑ کے گوشۂ دل کے ہاتھ چومنے لگے خود داریاں نثار ہونے لگیں خیالات ومنصوبات پامال ہوکر رہ گئے کسی نے جاکر مامون کو خبر کی کہ دبدبہ وجلالت ظاہری کے سیلاب میں تیرا اقبال بہا چاہتا ہے دریائے عصمت وطہارت میں تیری شان تمکنت ڈوبا چاہتی ہے اور ایک عالم امام رضا علیہ السّلام کے قدم پر سر رکھے دیتا ہے اگر اس وقت اس رَو کو نہ روکا تو خلافت گئی جذبۂ نمازگذاری تو مامون کو نہ اُٹھا سکا تھا مگر ذوق سلطنت نے بغلوں میں ہاتھ دیکر کھڑا کیا اور اس قدر تیز چلایا کہ تندرست بھی نہیں چلتے امام ابھی کثرت مردم اور رجوع وہجوم خلائق کی وجہ سے دور ہی تھے کہ مامون نے مصلے پر پہنچکر نماز شروع کردی اور امام رضا علیہ السّلام کے لئے وہی حقیقی ومعنوی اصلی وباطنی عید رہ گئی جو شایان شان خانوادہ رسالت وامامت تھی اور یہہ واقعہ صرف اس لئے نہیں ہے کہ محبان اہلبیت پڑھ کر صرف لطف اندوز ہوجائیں بلکہ اسوۂ اہلبیت کے فلسفہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنیکی ضرورت ہے لہذا ہمیں غور کرکے اس مطلب تک پہنچکر اپنے اندر اسکو ثابت کرنا چاہیئے کہ حقیقی عید ایک مطیع بندہ کے لئے اسی میں ہوسکتی ہے کہ معبود حقیقی خوش ہوجائے اگر زرق برق لباس پہنکر پیٹ کو لذیذ وخوش ذائقہ غذاؤں سے حلق تک آٹکر بیجا رسوم وتفریحات کا اٹھا کر ملاقاتِ احباب کا جشن کرکے ہم نے اپنے کمینہ نفس کو خوش بھی کرلیا لیکن بہت سے یتیموں کو اُجلا لباس بھی میسر نہ آیا بہت سی بیوائیں فاقہ سے رہیں غربا وفقرا منہ تکتے رہے آدمیت روتی رہی انسانیت شرماتی رہی ادھر ہم اپنے اسرافات کی وجہ سے ناقابل

٭ بعد ازاں منت طور پر مقروض ہوگئے اور یہہ سب باتیں حقیقی عید کے دن اہلبیت کے ہماری طرف سے گراں خاطر وناراض اور معبود حقیقی کے ہم پر غضبناک ہونے کا سبب ہوگئیں تو اس کو عید کہنا بے جا

دلّی کی خونین عید

ازجناب مولنا محمد علیم الدین صاحب سالک

جب ہندوستان میں نادر شاہ کی آمد آمد کا غلغلہ بلند ہوا تو شاہی دربار اور اس کے متوسلین نے شروع شروع میں اس بات کو باور نہ کیا لیکن جب وہ پنجاب پر قابض ہو کر لاہور سے آگے بڑھا تو شاہی حلقہ میں کچھ اضطراب سا پیدا ہوا محمد شاہ بہت سالاؤ لشکر لیکر کرنال کی جانب روانہ ہوا اور ایک محفوظ مقام پر بیٹھ گیا نادر شاہ نہایت تیزی سے وہاں پہنچا معمولی سی جھڑپ کے بعد دلّی کا لشکر منہزم ہوگیا چند امیروں کی غداری سے محمد شاہ حراست میں لے لیا گیا اسکے بعد نادر نے نہایت اطمینان کے ساتھ حالات پر قابو پالیا۔

دلّی کے رہنے والے دنیا و مافیہا سے بیخبر پڑے تھے اور نہایت طمانیت قلب کے ساتھ عیش و عشرت میں مشغول تھے۔ وہ دل میں خیال کرتے تھے کہ نادر کی فوج کے دھوئیں اڑانا ایک معمولی سی بات ہے شاہی فوج اس کی طاقت کو پاش پاش کر دیگی اور ایرانیوں کے دانت کھٹے کرے گی کہ وہ آیندہ کبھی اس طرف کا رخ بھی نہ کر سکیں گے۔ وہ امید بھری نگاہوں سے نتائج و عواقب کا انتظار کر رہے تھے کہ یکایک ...... دہلی میں یہ خبر پہنچی کہ شاہی افواج نے پے در پے شکستیں کھا کر پسپا ہو رہی ہے۔ فوج کا ... میدان جنگ میں کام آچکا ہے۔ فوج کے سنبھلتے نادر نے گرفتار کر لئے ہیں اور محمد شاہ نادر کی نظر بندی میں ہے یہ خبر آگ کی طرح سارے شہر میں پھیل گئی۔ اب بدمعاشوں کی بن آئی۔ اوباش فتنہ پرداز شریر اور مفسد لوگ جوق در جوق شہر سے باہر نکلے۔ انھوں نے دیہات کے جاٹوں کو اپنے ساتھ ملایا اور شاہرہ پر چھاپے مارنے شروع کر دیئے۔ اہل شہران وحشت انگیز خبروں کو سن کر کانپ کانپ جاتے تھے۔

دہلی کا کوتوال حاجی فولاد خاں ایک نہایت روشن دماغ شخص تھا اس نے آیندہ خطرات کا اندازہ کر کے شہر میں پیش بندیاں شروع کر دیں۔ وہ دن رات بازاروں میں گھومتا گلیوں اور کوچوں کا چکر کاٹتا اور جہاں کہیں سے فتنہ و فساد کی خبر سن پاتا اپنے ہمراہیوں سمیت وہاں پہنچتا اور اپنے فولادی ہاتھوں سے فتنہ کو فرو کرتا جس قدر شریر اور فتنہ انگیز لوگ اس کے ہتھے چڑھتے انھیں قرار واقعی سزا دیتا اور دوسروں کے لئے عبرت کا سامان مہیا کرتا۔ یہ شہر کی اندرونی حالت تھی شہر پناہ کے باہر فتنہ و فساد کا بازار پوری طرح گرم تھا۔ اکثر امرا شہر سے باہر رہتے تھے۔ انھوں نے اپنی حفاظت کیلئے پہرہ دار مقرر کئے اور انھیں ...... پہرے اور انعام دینے کا وعدہ کیا بارہ دن اسی امید و بیم میں گزر گئے۔ آخر ۲۷ فروری ۱۷۳۹ء کو غدار سعادت خاں چار ہزار سواروں کی معیت میں نادر کے نائب کی حیثیت سے دہلی میں وارد ہوا۔ نادر خاں نے اپنے ایک قزلباش امیر طہماسپ خاں کو دہلی بنا کر اس کے ساتھ کر دیا تھا۔ سعادت خاں کی آمد فتنہ و فساد کے حق میں پیغام اجل ثابت ہوئی۔

اسی زمانہ میں دہلی کی نظامت لطف اللہ خاں کے سپرد تھی اسے جب حالات کا علم ہوا تو اس کی رگ حمیت پھڑکی۔ وفادارانہ کا خون جوش میں آیا اور نمک حلالی نے اسے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ غداروں کو شہر کے اندر نہ گھسنے دے چنانچہ اس نے شہر کے گرد خندق کھدوانے اور مورچے لگانے کا اہتمام شروع کیا مگر حالات اس کے خلاف تھے۔ سعادت خاں نے محمد شاہ کا فرمان اسے بھیجا جسے لیکر اس نے نہایت ادب و تعظیم سے اپنے سر پر اٹھا آنکھوں سے لگایا چوما۔ پڑھا۔ اور بار بار پڑھا۔ اور بار بار پڑھا۔ اور حیرت کی ...... جیسا ...... تھا کہ

دہلی شہر ... کے طہماسپ کے سپرد کر دی جائے شاہی محلات اور خزانے کی چابیاں نادر کے آدمیوں کے ... سپرد کر دی جائیں۔

اپنے آقائے نامدار کا یہ فرمان پڑھ کر اسے طوعاً و کرہاً سب کچھ اپنی مرضی اور منشا کے خلاف کرنا پڑا۔ چنانچہ وہ دہلی جو گذشتہ دو صدیوں سے تیموریوں کے قبضہ میں چلی آتی تھی۔ اب قزلباشوں کے پاس چلی گئی۔

جب یہ خبر کرنال پہنچی تو دونوں بادشاہ دہلی کی طرف روانہ ہوئے اور ۲۴ ذی الحجہ ۱۱۵۱ھ مطابق ۸ مارچ ۱۷۳۹ء کو دہلی سے چار میل کے فاصلہ پر باغ شالہ مار میں جسے میرزا مہدی "شالا مار" لکھتے ہیں خیمہ انداز ہو گئے سعادت خاں انکی پیشوائی کیلئے آیا۔ یہاں سے محمد شاہ مہمان نوازی کے انتظامات کیلئے اعظم کے طرف روانہ ہوا۔ زمانے کی گردش دیکھئے کہ اکبر اعظم شہنشاہ عالمگیر کا جانشین دارالخلافہ میں داخل ہوتا ہے مگر کیسی کس مپرسی کی حالت میں! اس سواری کیلئے ایک تخت رواں ہے جلودار نہ ہار و شاہی علم سرنگوں۔ نقارے خاموش پیدا نسردہ دل درباری غم گیں۔ غرضیکہ وہ تمام شان و شوکت جو شاہی داخلہ کے وقت ہوا کرتی تھی اس وقت مفقود تھی یہ منظر دیکھ کر محمد شاہ کو اپنا پہلا زمانہ یاد آگیا۔ اس کا دل بھر آیا۔ اور سیل اشک اس کی آنکھوں سے رواں ہو گئی اسحاق خاں فیروز خاں واصف خاں اور چند مصاحب جو بظاہر محمد شاہ کے ساتھ تھے مگر در پردہ نادر کی طرف سے بادشاہ کی نقل و حرکت کی نگہداشت پر متعین تھے۔ آگے بڑھے اور ... کر بادشاہ کو تسلی دی۔

دوسرے دن نادر شاہ نہایت شان و شوکت سے سپید گھوڑے پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوا۔ ایرانی سپاہ نے باغ سے لیکر لال قلعہ تک دو رویہ صف بندی کر رکھی تھی محمد شاہ نے قیمتی زربفت اور نفیس کپڑے پا انداز کے طور پر سڑکوں پر بچھوا دیئے تھے۔ نادر شاہ نہایت تزک و احتشام سے قلعہ معلے میں داخل ہوا اس محل میں مقیم ہوا جہاں شاہ جہاں ٹھہرتا تھا۔ یہ محل دیوان خاص کے پاس واقع ہے۔ محمد شاہ پہلے ہی اس قلعہ میں اسد برج کی ڈیوڑھی پر مقیم تھا۔ محمد شاہ نے ضیافت کا اہتمام کیا۔ دونوں بادشاہ اکٹھے دسترخوان پر بیٹھے۔ خاصہ نوش فرمایا۔ اور اس کے بعد نادر شاہ نے محمد شاہ کی دلجوئی کرتے ہوئے کہا کہ "ہندوستان کی سلطنت آپ کو مبارک ہم دونوں چونکہ ترکمانوں کے ایک ہی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہمارے تعلقات برادرانہ ہونگے ہم آپکی مدد کے لئے ہر وقت حاضر ہیں"

محمد شاہ تعظیم بجالایا اور جوابی تقریر میں یوں گویا ہوا "آپ کی یہ عنایت تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ سنہری حروف سے لکھی جائے گی آپ نے نہ صرف تاج بخشی کی ہے بلکہ جان بخشی بھی فرمائی ہے۔ شاہی خزانے۔ دفینے اور ذخیرے جو میرے آبا و اجداد کے وقت سے چلے آتے ہیں سب آپ کی نذر ہیں"

نادر نے بظاہر تو انکار کیا مگر آخر کار بقول میرزا مہدی "این سول نقش پذیر قبول گشتہ معتمدان امین بضبط خزائن و بیوت تعین فرمود"

دوسرے دن عید الضحے تھی۔ جامع مسجد میں نادر شاہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اس کے بعد مجلس عیش منعقد ہوئی۔ محمد شاہ کے اہل نشاط میں سے ایک مغنیہ نور بائی نے علم موسیقی کے وہ وہ جوہر دکھائے کہ محفل کی محفل دنگ رہ گئی۔ نادر شاہ محظوظ ہوا اور کہنے لگا کہ "نور بائی ہندوستان کو بگاڑو مار و اور ہمارے ساتھ ایران چلو" یہ الفاظ سن کر نور بائی پیلی پڑھ گئی۔ اس کی تمام تیزی اور چستی غائب ہوگئی۔ اور جی ہی جی میں کہنے لگی کہ اس وقت تو نادر خوش ہے۔ خدانخواستہ اگر اسے غصہ آگیا تو یہ میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اس لئے اسے ... ہی ... ٹالنا چاہئے۔ چنانچہ ... تعظیم بجالائی پھر ساز ... کر یہ قطعہ گانے لگی ...

... جاں گداز م تو ... سوزم گرت ... ہم میرم چو رخ نمائی

نزدیکت این تنیم تو زدی آتشپاں کہ نعقم ● نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی

نادر اس کا مطلب سمجھ گیا۔ اور اسے یہاں رہنے کی اجازت دے دی۔

ادھر تو یہ رنگ رلیاں منائی جا رہی تھیں اور ادھر شہر میں ایک اور رنگ کھل رہا تھا۔ طہماسپ خاں پہاڑ گنج کی منڈی میں پہنچا۔ اور اس نے غلہ کا نرخ مقرر کیا۔ سوداگروں نے اس نرخ پر غلہ بیچنے سے انکار کر دیا۔ بات بڑھتے بڑھتے بڑھ گئی۔ اور ہاتھا پائی تک نوبت آ گئی۔ سوداگروں نے ایرانی سپاہیوں کو قتل کر دیا۔ ادھر دلی کے ایک بھنگڑ خانے سے ایک چانڈو باز نے یہ ہانک لگائی کہ "واہ رے محمد شاہ! تیرا کیا کہنا۔ آخر نادر کو ایک قلماقی کے ہاتھ سے مروا ہی دیا" اتفاق سے جس وقت یہ ہانک لگ رہی تھی۔ نادر شاہ واقعی محمد شاہ کے کمرۂ خاص میں ملاقات کے لئے جا رہا تھا۔ اصل حال سے واقف لوگوں نے اس بات کو درست تسلیم کر لیا کیونکہ یہ ممکن تھا کہ محمد شاہ ایک خفیف سے اشارے سے نادر کو قتل کرا سکتا تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ یہ بات بھنگڑ خانے سے نکل کر تمام شہر میں آگ کی طرح پھیل گئی اور دلی کے بانکے مونچھوں پر تاؤ دیتے اکا دکا ایرانی سپاہیوں پر ہاتھ صاف کرنے لگے۔

نادر کے سامنے جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو اس نے اس بات کو سپاہ کی بدبختی پر محمول کیا۔ اور انھیں جھڑک کر کہا کہ چونکہ تمہیں شہر لوٹنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس واسطے تم لوگ مجھے دھوکہ دیکر اپنا الوسیدھا کرنا چاہتے ہو۔ مگر جب تک میں یہاں موجود ہوں تم ایسا نہیں کر سکتے۔

شہر میں قتل و غارت بدستور جاری رہا۔ ایرانی سپاہ گوسپند قربانی کی طرح ذبح ہوتے رہے جب نادر کے پاس متعدد بار اس قسم کی اطلاعات پہنچیں تو اس نے اہلکار کو صورت حالات دریافت کرنے کی غرض سے شہر روانہ کیا مگر اہل دہلی نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد نادر نے ایک اور اہلکار بھیجا مگر وہ بھی وہیں ڈھیر کر دیا گیا۔ آخر اس نے ایک ہزار بندوقچی روانہ کئے اور انھیں حکم دیا کہ وہ شہر میں پھیل کر حالات پر قابو پالیں۔ مگر لوگ بہت کچھ بگڑ چکے تھے اس لئے بندوقچی بھی کچھ نہ کر سکے۔ رات بھر قتل و غارت کا بازار گرم رہا۔ کوئی تین بجے کے قریب واردا تیں بند ہوئیں۔ مگر دن نکلتے ہی پھر وہی ہنگامہ برپا ہو گیا۔

نادر یہ کشت و خون دیکھ کر قہر آلودہ ہو گیا۔ وہ اپنی آرام گاہ سے نکلا۔ نیزہ بردار اور بہادر سپاہی اس کی رکاب کو تھامے ہوئے تھے وہ آہستہ آہستہ چاندنی چوک کے وسط میں پہنچا۔ وہاں سے میرا منڈی میں آیا اور روشن الدولہ کی سنہری مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہو کر حالات کی تحقیق و تفتیش کرنے لگا جب اسے یہ معلوم ہو گیا کہ کس کس محلے کی طرف سے قتل و غارت کا آغاز ہوا تھا تو اس نے تلوار نیام سے نکالی اور حکم دیا کہ جہاں ایک ایرانی مردہ دیکھو وہاں ایک ہندوستانی زندہ نہ چھوڑو۔

جس وقت نادر کے لشکر کا ہاتھ معروف کار تھا۔ شہر والے بھیگی بلی بنے محفوظ مقاموں میں دبکے بیٹھے تھے۔ وہ پہر تک کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ تلوار کی روانی نے خلقت کا صفایا کر دیا۔ خون کی ندیاں بہنے لگیں نادر شاہ مجسم قہر بنا سنہری مسجد کے دروازے پر کھڑا رہا۔ اس کی آنکھوں سے خون کے فوارے چھوٹ رہے تھے کسی شخص کا یارا نہ تھا کہ شفاعت کے لئے اس کے سامنے لب ہلا سکے۔ درباری امیر سب کچھ دیکھتے تھے مگر دم بخود تھے۔ شہر کے اندر آہ و زاری کی فریاد بلند تھی۔ عورتیں اپنی عصمت بچانے کی خاطر دریا میں پھیل گئیں کسی نے ہیرا چبا لیا۔ کوئی انگوٹھی نگل گئی کسی نے اپنے پیٹ میں چھری بھونک لی کوئی کوئیں میں پھاند گئی۔ غرض کہ دلی پر قیامت صغریٰ طاری ہو گئی۔ اور صبح عید شام غم میں بدل گئی۔

شام کے وقت ایک خواجہ سرا روتا ہوا محمد شاہ کے پاس پہنچا کہ حضور کے باپ دادا کی پیاری رعایا قتل ہو گئی۔ بادشاہ یہ سن کر رو پڑا۔ اس نے آصف جاہ اور وزیر قمر الدین خاں کو نادر کے پاس رعایا کی خطا بخشی کے لئے روانہ کیا۔ جب یہ دونوں امیر نادر کے حضور میں پہنچے تو آصف جاہ نے آب دیدہ ہو کر کہا ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی ● مگر کہ خلق را زندہ کنی و باز کشی

اس پر نادر نے یہ کہتے ہوئے کہ "بریش سپید بخشیدم" اپنی تلوار نیام میں کر لی۔ ایرانی نقیب "امان۔ امان" پکارتے ہوئے سارے شہر میں پھیل گئے۔ اور چند ساعتوں میں ہر جگہ امن و امان قائم ہو گیا۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ نادر کا ضبط اپنی فوج پر کس قدر تھا اور وہ نظام عسکری سے کتنا واقف تھا۔

اس قتل و غارت میں تقریباً تیس ہزار نفوس قتل ہوئے اور میرزا مہدی کے قول کے بموجب نادر نے فقط اجمیری دروازہ سے لیکر جامع مسجد تک اور چند دیگر محلوں میں قتل عام کا حکم دیا تھا۔ شہر کا باقی حصہ اس کی زد سے محفوظ تھا۔

اس کے بعد نادر نے اہل شہر سے تاوان جنگ وصول کرنا شروع کیا۔ اکثر امرار نے اس کی سخت گیری کے خوف سے خودکشی کر لی۔ باقی ماندہ لوگوں کو ایک ایک کر کے بلایا جاتا تھا اور ان سے زبردستی تاوان وصول کیا جاتا تھا۔ اس طرح نادر نے بہت سا زر و مال جمع کیا۔

ماہ صفر ۱۱۵۲ھ میں نادر نے ایک دربار منعقد کیا۔ اس دربار میں اس نے چغتائی امیروں کو خلعت فاخرہ، شمشیر مرصع اور اسپان تازی عطا کئے۔ بادشاہ کے سر پر تاج شاہی رکھا۔ اور سب امیروں کو اس کی اطاعت کی تلقین کی۔ محمد شاہ نے بھرے دربار میں نادر کی عنایت کا شکریہ ادا کیا اور سندھ پار کا علاقہ اس کے حوالے کر دیا۔

الغرض نادر بیس کروڑ روپیہ۔ بہت سے جواہرات اور تخت طاؤس لے کر ہندوستان سے ایران واپس لوٹا۔

یہ ہندوستان کی وہ خونیں عید ہے جو آج تک اہل ہند کو خون کے آنسو رلا رہی ہے۔ اسی دن سے ہندوستان پستی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ ہندوستانی ایمان فروشی اور غداری کا سبق سیکھتے ہیں اور ہندوستان کے ایک، ایک صوبے بلکہ ایک ایک شہر کو غیر ملکیوں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں۔

یہ خونیں عید اس بات کا پیش خیمہ تھی کہ ہندوستان پر ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب اس سرزمین کے رہنے والے قحط اور افلاس کا شکار ہو جائیں گے کیونکہ وہ اپنے گھر کی دولت اپنی حماقتوں اور بیوقوفیوں کے باعث غیر ملکیوں کے حوالہ کر چکے تھے۔ یہ خونیں عید اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ ہندوستان نہ صرف اپنی ہی غلامی کا باعث بنے گا۔ بلکہ اپنی خاطر مشرق کے تمام ممالک کو بھی پابند بنا لے گا یہ خونیں عید کہہ رہی تھی کہ چند ہندوستانیوں کی حماقت دوسروں کو اس بات کی تحریک کر رہی ہے کہ وہ آئیں اور ہندوستان کے خزائن سے اپنے ممالک کو بہرہ یاب کریں۔ یہ وہ خونیں عید ہے جس نے ہمارے تمدن و معاشرت اور سیاست و اقبال کا خاتمہ کر دیا۔ اور ہندوستان کو مغرب کی مختلف اقوام کی جولانگہ بنا دیا یہ عید پہلا دن تھا جب ہندوستان کا قیمتی خون پانی کی طرح بہایا گیا۔ اور پھر تقریباً ایک صدی تک یہی عمل جاری رہا۔

یہ عید تازیانۂ عبرت تھی اہل ہند کے لئے اور اگر وہ اس ٹھوکر کے بعد سنبھل جاتے تو ممکن تھا کہ اس کے گھاؤ بھر جاتے اور اس کے زخم مندمل ہو جاتے مگر اہل ہند نے اس سے کوئی عبرت حاصل نہ کی ؎

پھر بھی تنگ زندگی آسودہ خواری ہا ● سونیوالے پہ وہی خواب گراں طاری رہا

یہی وجہ ہے کہ اس عید کی یاد اب تک ہمارے دل میں چٹکیاں لے رہی ہے اور ہمیں بار بار اس کے اعادہ پر مجبور کر رہی ہے۔

دین بابی اور حاجی حسین قلی

(مقالہ پنجم)

منہاج الطالبین ایک ضخیم کتاب ہے اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نومسلم حاجی حسین قلی ایک غیر معمولی شخص تھا جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد فارسی اور عربی اس حد تک سیکھی کہ ان دونوں زبانوں میں تصنیف بھی کر سکا۔ اس کو قرآن شریف اور تفسیروں کی معلومات حاصل تھیں۔ اور وہ احادیث کا مطالعہ بھی خوب کر چکا تھا اس نے اپنی مذکورہ بالا کتاب میں بہت سی آیات اور احادیث کا بے تکان استعمال بھی کیا ہے۔ لیکن اس کتاب میں یہ نقص ہے کہ انداز استدلال عالمانہ نہیں اور ابواب اور فصول کی تقسیم بھی نہیں اس کی عربی اور فارسی میں بعض موقعوں پر تعقید بھی ہے لیکن باوجود ان نقائص کے کتاب بہت دلچسپ ہے۔ اس میں باب اور بہاء کی کتابوں سے اکثر عبارات منقول بھی ہیں۔ یہ نومسلم اسلام میں بہت غیور تھا۔ چنانچہ ملاؤں پر بار بار یہ اعتراض کرتا ہے کہ کیوں باب اور بہاء کے مذہب کے بارے میں وہ کتابیں نہیں لکھتے؟ اور عوام کو کیوں بیدار نہیں کرتے؟ سچ تو یہ ہے کہ نومسلم کا شکوہ بجا بھی ہے۔ خود ہمارے وطن حیدرآباد کو لیجئے، اس میں کتنے مسلمان ہیں جو کہ بابی مذہب سے واقف ہیں اس نئے دین کے مبلغ سارے ہندوستان میں کام کرتے ہیں اور عام طور پر یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ بہائی ایک اسلامی برادری کی سوسائٹی ہے اور وہ خود کو احباب کہتے ہیں۔ میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے حیدرآبادی ہم وطنوں کو بابی اور بہائی مذہب کی تاریخ سے مطلع کروں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ بابی اور بہائی اسلام کو منسوخ جانتے ہیں اور وہ بھی اسی طرح جیسے یہودی، نصرانی، زردشتی اور ہندو اسلام کو نہیں مانتے۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی تبلیغ کو نہ سنیں۔ مگر اس وقت جب کہ ان کے جواب کیلئے کافی معلومات ہوں ان سے مناظرہ کر سکتے ہیں۔

بابی دین کی تاریخ تیرہویں صدی ہجری کے وسط میں یعنی آج سے سوا سو برس پیشتر ایران کے اثنا عشری شیعوں میں ایک نیا فرقہ نکلا جس کا نام شیخی تھا کیونکہ اس فرقہ کا بانی والا شیخ احمد نام کا ایک ملا تھا جو کہ نجد کے شہر کے احساء کا باشندہ اور نجف میں مقیم تھا۔ وہ اثنا عشری شیعہ کا ایک فقیہ اور محدث تھا ایران میں سفر کرتا تھا اور اپنے خاص اجتہاد کی تبلیغ کرتا تھا۔ شیعہ ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ غیبت امام مہدیؑ کے زمانہ میں ہر فقیہ امام کا نائب ہے اور وہ احکام اللہ کو عوام تک پہونچاتا ہے۔ شیخ احمد کا یہ اجتہاد تھا کہ جیسا امام مہدیؑ ایک ہے ہر زمانہ میں اس کا نائب بھی ایک ہی ہو سکتا ہے اور اس زمانہ میں نائب امام اور واجب الاطاعۃ ہوں۔ یہ دعویٰ ایسے زمانہ میں کیا گیا ہے جب کہ قاچاری سلطنت نے ایرانیوں کو ملکی اصلاح اور صنعتی ترقیوں سے غافل اور ایران کو ملاؤں سے مرعوب کر رکھا تھا جو عوام کے کانوں میں اسلام کے حقائق کے بجائے موہومات بھر دیتے تھے۔ عراق اور ایران میں شیخ احمد کے معتقد بہت ہو گئے جو کہ اب تک ہیں اور ان کو شیخی کہتے ہیں۔ شیخی لوگ اماموں کے حق میں غالی بھی ہیں یہاں تک کہ جہاں امام مدفون ہیں ان کے قبر کے سر کے طرف کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو ناجائز سمجھتے ہیں اس وجہ سے وہ غیر شیخی کو جو کہ امام کے قبر کے بالا سر بھی نماز پڑھتے ہیں بالاسری کہتے ہیں شیعوں میں اصول دین پانچ ہیں (۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) معاد۔ شیخ احمد نے کہا توحید و نبوت کو ماننا قرآن کو بھی ماننا ہے جس میں عدل اور معاد موجود ہیں لہذا اصول دین صرف چار قرار دینا چاہئے۔ (۱) توحید (۲) نبوت (۳) امامت (۴) شیعہ کامل یعنی نایب خاص امام جو کہ ہر زمانہ میں صرف ایک ہی ملا ہو سکتا ہے۔ شیخ صاحب نے اصول کی جگہ ارکان کا لفظ استعمال کیا ہے اور نائب خاص امام کو رکن رابع یعنی چوتھا رکن کہا ہے۔ شیخ احمد اپنے زمانہ میں رکن رابع تھا اور اس کے مرنے کے بعد اس کا ایک شاگرد سید کاظم ولد سید قاسم رشتی اس کا جانشین ہوا۔ وہ کربلا میں رہتا تھا اور اس کے مجلس درس میں بہت سے شاگرد حاضر ہوتے تھے۔ ان میں سے ایک علی محمد شیرازی تھا اور دوسرا کریم خان کرمانی جو قاچار خاندان سے بھی تھا۔ سید کاظم رشتی نے ۱۲۵۹ھ میں انتقال کیا اور اس کے دونوں شاگردوں نے جانشینی کا دعویٰ کیا جس سے شیخی دو گروہ میں بٹ گئے۔ بعضوں نے علی محمد کو رکن رابع مانا اور بعضوں نے کہا کریم خان کو۔ لیکن جب علی محمد نے اپنا دعویٰ بڑھا کر مہدی اور نبی ہونے کا اعلان کیا تو شیخی لوگ حاجی کریم خان کو رکن رابع ماننے لگے اور اب تک وہی روحانی ریاست اس کے خاندان میں ہے۔ بعض شیخی لوگ جو کہ اول علی محمد کو رکن رابع مان چکے تھے، اس کے بعد کے دعووں کی بھی تصدیق کی اور وہ بابی کہلائے کیونکہ علی محمد رکن رابع ہونے کے بعد اول اپنے کو باب یعنی امام مہدی کا دروازہ کہا اور اس کے بعد خدائی تک ترقی کی۔

میرے اس بیان سے واضح ہو چکا ہوگا کہ بابی مذہب شیخی فرقہ سے نکلا اور اب تک شیخی فرقہ کی تعداد بابیوں سے بہت زیادہ ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ وہ اسلام کو منسوخ نہیں سمجھتے ہیں۔ قزوین ایران کا ایک شہر ہے جس میں شیخ احمد کے زمانہ میں ایک بڑا ملا رہتا تھا جس کا نام ملا محمد تقی تھا جو کہ شیخ احمد کا سخت مخالف تھا۔ اس کی بہو ام سلمہ زرین تاج جو کہ اس وقت قرۃ العین کے نام سے مشہور ہے اسی زمانہ کی ایک تعلیم یافتہ عورت تھی اور مذہبی باتوں میں بھی اس کو دخل تھا اس نے شیخ احمد کا دعویٰ مان لیا تھا اور سید کاظم رشتی سے مراسلت بھی کرتی تھی۔ سید کاظم اس کے مکاتیب کے جواب میں اس کو قرۃ العین (یعنی چشم کا نورچشم) لکھتے تھے۔ ایران میں باپ اپنے فرزند کو قرۃ العین یا نورچشم لکھتا ہے سید کاظم زرین تاج کو اپنے فرزند کے مانند سمجھ کر خط لکھتا تھا اور بابیوں میں قرۃ العین کا لفظ زرین کلتاج کا لقب بن گیا ہے۔

قرۃ العین کربلا کے سفر کے لئے نکلی لیکن وہاں پہونچنے سے پیشتر سید کاظم کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ علی محمد کو رکن رابع مان کر تبلیغ کرنے لگی اور جب باب نے اپنے دعویٰ کو بڑھایا تو وہ بھی خاص مریدوں سے ہو گئی اور ایران میں جا کر خاوند کا گھر چھوڑ کر دوسرے بابی مبلغین کے ساتھ رہی۔

(آئندہ مقالہ میں باب کے باقی زمانہ کی تاریخ اور اسکے مریدوں کے حالات لکھوں گا)

پیغمبروں ۔ لطائف ۔ ۲

بسلسلہ اخبار انتخاب نمبر ۔ مورخہ ۲۳ شعبان ۔ صفحہ ۹

مامون الرشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ اپنے آپ کو ابراہیم خلیل اللہ کہتا تھا۔ جب یہ گرفتار ہو کر سامنے لایا گیا تو ثمامہ بن اشرس نے کہا اگر اجازت ہو تو میں اس شخص سے گفتگو کروں۔ مامون نے اجازت دی۔

ثمامہ: "تم اپنے آپ کو ابراہیم خلیل اللہ کہتے ہو، لیکن ان کے پاس تو نبوت کی دلیلیں تھیں، تمہارے پاس کونسی دلیل ہے؟"

"ابراہیم کے پاس کونسی دلیلیں تھیں"

ثمامہ: "وہ آگ میں ڈالے گئے اور آگ انھیں نہ جلا سکی، ہم تمہارے لئے بھی آگ روشن کراتے ہیں اور اس میں تمھیں ڈالتے ہیں اگر تم نہ جلے تو بیشک یہ تمہاری نبوت کی دلیل ہوگی"

یہ سن کر وہ بولا کہ "یہ تو بہت مشکل ہے، کوئی اور آسان صورت تجویز کرو"

ثمامہ: "اچھا تو پھر کوئی ویسی ہی دلیل پیش کرو جیسی حضرت موسیٰ نے پیش کی تھی"

اس نے پوچھا: "موسیٰ کے دلیل کیا تھے"۔ ثمامہ نے جواب دیا کہ "ان کے پاس ایک عصا تھا جو زمین پر ڈالنے سے اژدہا بن جاتا تھا" یہ سنکر بولا کہ "یہ بھی مشکل ہے، اس سے زیادہ کوئی آسان صورت بتاؤ"

ثمامہ: "تو پھر حضرت عیسیٰ کی سی نشانی پیش کرو" اس نے پوچھا "ان کی نشانی کیا

افسانوی طنزیہ

زلیخا

(از) میر محمد علی رضوی

"نیند، ہر قسم کی حماقت اور نابینائی کو اپنی آنکھوں سے پونچھ ڈال - میری باتیں اپنی آنکھوں سے بھی سن ! میری آواز مادر زاد اندھوں کے لئے بھی دوا ہے"

یہ تھا آدھی رات کا پیغام جو مجھے میرے وطن تنہائی میں سنایا گیا — مگر میں نیند کا متوالا متمدن و مہذب شہری اس پیغام تنہائی کی تاب نہ لاکر اپنے وطن تنہائی سے ایک آباد شہر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا، یہاں تک کہ طلوع صبح کے وقت رات بھر کی بھولی بسری چیزیں میرے سامنے آنے لگیں، جیسے مکانات کی قطاریں - جن سے بلدی حدود کی ابتدا ہوتی ہے اور میں ان کو انسانی کھنڈر کہتا ہوں کیونکہ ان پتھر اور چونے کے گھروندوں کو دیکھ کر میرا دل مجھ سے پوچھتا ہے کہ آخر ان کا مقصد کیا ہے ؟ یہ سن کر میں اپنے دل کو کہتا ہوں کہ بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے ؟ ان کا مقصد ہے عیش و عشرت - ان کے مکینوں کا خیال ہے کہ کائنات کا ایک ایک ذرہ زلیخا کے حسن کی شعاعوں سے معمور ہے اور ان شعاعوں سے کھیلنے کے لئے دولت اور فرصت کی شدید ضرورت ہے ذرا یہ سامنے کی حویلی ہی دیکھنا، کتنی بڑی ہے یہ ! بہت بڑی — آسمانوں سے بڑی ؟ اسی کا نام ہے — "زلیخا محل" !

اس محل کے اندر زیب و زینت اور آرائش و زیبائش کے کافی سامان ہیں اور اس سامان میں صوفوں، کرسیوں اور نیم برہنہ تصویروں کے علاوہ ایک نہیں، دو چار نہیں بلکہ پورے ایک سو ایک برہنہ مجسمے ہیں - سب کے سب قاضی شہر کے تحفے ! غریبوں کے نذرانے، چلتے پھرتے اور جھروکوں سے جھانکتے - ان سارے مجسموں کا نام ہے — "زلیخا" ایک سو ایک تک کا نام — "زلیخا" ؟ اور ان مجسموں کے مالک مجازی کا نام، خدا رکھے جو مالک حقیقی ہے، نواب عزیز ہے ! "عزیز ہند" — جن کی مصاحبت اور زلیخا محل میں ایک سو ایک دن میں بھی رہ چکا ہوں —!

ان ایک سو ایک دنوں میں سے ایک دن کا ذکر ہے کہ میں اس دن کی آدھی رات کے سناٹے میں "عزیز ہند" کے ساتھ ان کی شاندار موٹر میں بیٹھا اونگ رہا تھا اور موٹر کنگنسوے سکندرآباد کی خوبصورتی کے صدقے ہوتی ہوئی زلیخا محل لوٹ رہی تھی — کہ یکایک عزیز ہند کے ہنہناتے ہوئے قہقہوں نے مجھے بیدار کیا اور موٹر کے رک جانے پر میں نے جیسے ہی نظر اٹھائی کیا دیکھتا ہوں کہ موٹر کے بالکل سامنے ایک البیلی کھڑی گوری رنگت کا داغدار چاندا اور دو بڑی بڑی آنکھوں کے نرگسی تارے طلوع کر رہی ہے - عزیز ہند قہقہہ پر قہقہہ بلند کرتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ گنگناتے جاتے تھے —؟

"نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اس کی ہیں تیری زلفیں
جس کے بازو پر پریشان ہوگئیں !

اس کے تناسب اعضا کا عالم، خدا نظر بد سے بچائے، کچھ ایسا تھا کہ اس کے ایک خال ہی پر کیا — بال بال پر جو مغربی طرز پر سنوارے گئے تھے، سمرقند و بخارا ہی نہیں بلکہ ہندوستان، مصر، ایران اور مشرق قریب و بعید کی ساری اسلامی سلطنتیں قربان کر دی جا سکتی تھیں - چنانچہ عزیز ہند نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اردو زبان کی پوری ایک سو ایک غزلیں سنا ڈالیں - زلیخا اس غیر معمولی انداز شیفتگی سے اتنی متاثر ہوئی کہ اس نے عزیز ہند پر سو جان سے فدا ہوتے ہوئے اپنے جادو بھرے نین کو جھکا کر لڑکھڑاتی ہوئی زبان حال سے کہا ”ہم تو مرتے ہیں تمہارے نام پر !“

یہ سن کر موٹر کار سے رہا نہ گیا - وہ زلیخا کو اپنی آغوش میں اٹھائے جا، وہ جا زلیخا محل پہنچ گئی — جہاں لاٹھیوں سے لیس چوبداروں نے اپنے ڈنڈوں کو فضا میں بلند کر کے سلامی دی - ہم سب موٹر سے اتر پڑے - زلیخا محل کے تجربہ کار کمر بند ملازموں نے جیسے ہی ایک نئی نویلی ولایتی زلیخا کو دیکھا تو ذرا سٹ پٹائے پھر دوڑے ہوئے محل میں گئے — سیج سجانے کے لئے !

نواب عزیز ہند بھی زلیخا کو ساتھ لئے ہوئے محل کے اندرونی حصہ میں چلے گئے اور میں محل کے جھروکوں کو دیکھنے لگا جہاں سے حسین نظروں کی کمندیں پھینکی جاتی ہیں اور مجھے اوپر ہی اوپر کھینچ لیتی ہیں جیسے جر ثقیل میں وزنی پتھر، زلیخا محل کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے کھینچے اور اتارے گئے ہوں گے — پھر اس سنگ بنیاد میں یوسف جیسی مورت بھی تلاش کی گئی ہوگی ! جب ہی تو عزیز ہند کا زلیخا محل بھی یوسف کو ڈھونڈتا ہے اور جھروکے گنگناتے ہیں ؎

نماند ناز شیریں بے خریدار
اگر خسرو نہ باشد کوہکن است

یہ سب درست ہی سہی، پھر بھی زلیخا تو یوسف کے لئے تڑپتی ہے اور شیریں بھی کوہکن کو ترستی ہے — مگر عزیز اور خسرو اپنی چاندی اور سونے کی خدائیوں سے ساری کمندیں کاٹ ڈالتے ہیں اور اس طرح آدھی رات کے سناٹے میں ایک اور زلیخا کو عزیز ہند نے اپنے محل کی گود میں کھینچ لیا -

جب عزیز ہند اور ولایتی زلیخا محل میں جا چکے تو میں بھی آدھی رات گذر جانے کے بعد سونے کی نیت سے زلیخا محل کے بیرونی کمرہ میں پہنچا، جو مجھے رہنے کے لئے دیا گیا تھا - اس کمرہ میں زیب و زینت اور آرام و آسایش کی اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف ایک چارپائی ہے جو میز کا بھی کام دیتی ہے، جس کے اطراف سگریٹوں کی راکھ میں جلے ہوئے سگریٹوں اور بجھی ہوئی دیا سلائیوں کا ڈھیر ہے - مگر زلیخا محل میں آنے جانے والے میرے کمرے کی طرف دیکھتے تک نہیں - اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ زلیخا محل اپنی بلندی اور تابناکی کے لئے دور دور تک مشہور ہے - اور میں تو اپنے کمرہ کی تنہائی میں دیوانہ ہو جاتا ہوں —!

ایسے ہی انتظار بلکہ اضطراب و انتشار میں رات کا باقی حصہ بھی کٹ گیا اور آسمانی فرشتوں نے پرندوں کی زبان میں حمد باری گانا شروع کی - اذان کی تکبیریں مرغ کی چونچ سے بلند ہوئیں اور پنڈت بھی اشنان سے فارغ ہوتے پرماتما سے دھیان لگائے آسمانی زبان میں اشلوک پڑھتے گھر پلٹے — مگر ان میں سے کوئی مجھے اپنی طرف متوجہ نہ کر سکا - اتنے میں عزیز ہند سفید رنگت کا داغدار چاندا اور بڑی بڑی آنکھوں کے نرگسی تارے اپنے جلوہ میں لئے صبح کا چہرہ دکھانے کو محل سے باہر نکلے - تھوڑی دیر بعد عزیز ہند کی موٹر اٹھلاتی آئی، کچھ ٹھہری، اور پھر ولایتی زلیخا کو اپنی آغوش میں لئے، یہ جا وہ جا نظروں سے غائب ہو گئی —

موٹر کے نظروں سے غائب ہو جانے کے بعد میں نے آگے بڑھ کر عزیز ہند کو اپنی موجودگی کا یقین دلانے کے لئے آداب و سلام عرض کرنے کی عزت حاصل کرتے ہوئے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ محل کے ایک سو ایک جھروکوں میں ایک اور جھروکے کا اضافہ ہوگا لیکن عزیز ہند نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا — "لیکن ولایتی

زلیخا کم کھانے پر بھی نہ مانی وہ جھروکے سے بہت گھبراتی ہے؟ میں نے کہا۔ "نواب عزیز ہند! میں سمجھتا ہوں کہ ہر والئی زلیخا ضرور کوئی نہ کوئی اپنا یوسف رکھتی ہے اسی لئے تو وہ جھروکے سے گھبراتی ہے۔ یہ تو صرف چند سنانی زلیخا کے مقدر کی بات ہے کہ اس کے یوسف جھروکے ہی جھروکے ہوتے ہیں!" نواب عزیز نے بات کو ٹالتے ہوئے اور مجھے کڑوی نظروں سے دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "خیر: کہئے تو کیسی کٹی ساری رات؟"

میں نے چند جھلملاتے اور ڈوبتے ہوئے تاروں کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

جھلملاتے ہوئے تارے کیسا ہیں؟
ملگجے پھول ترے بستر کے!!

میرے اس جواب پر عزیز ہند کے قہقہوں سے ساری فضا گونج اٹھی اور زلیخا محل نے اپنے ایک سوا ایک جھروکے کھول دئے۔ پھر ہر جھروکے سے یک آفتاب طلوع ہوا اور طلوع صبح کے وقت رات کی بھول بسری چیزیں پھر میرے سامنے آنے لگیں جیسے مکانات کی قطاریں جن سے بلدی حدود کی ابتدا ہوتی ہے اور جنھیں میں انسانی کھنڈر کہتا ہوں ـــ ان پتھر اور چونے کے گھروندوں کو دیکھ کر میرا دل مجھ سے پوچھتا ہے کہ آخر ان کا مقصد کیا ہے؟ یہ سن کر میں اپنے دل سے کہتا ہوں کہ ان کا مقصد ہے عیش و عشرت ـــ دیکھنا! کتنا بڑا ہے یہ آسمانوں سے بھی بڑا ـــ "زلیخا محل زندہ باد"؟

"عید کس کی ہے؟"

"باقر رضوی آغا خانی"

عید اسکی ہے کہ جس کا وردِ قرآں تھا شعار / جس نے لوٹی اس طرح ماہِ مبارک کی بہار
جس کے ہوش میں نظر شہرِ خدا کا احترام / اس مہینے میں نہ ہو جس سے کوئی فعل حرام
ہو شروطِ صوم کا جس شخص کو علم و یقیں / فی الحقیقت جس نے روزے رکھے موقعے نہیں
عید اسکی ہے کہ جو ہو بھوک میں بھوکوں کی آس / پیاس میں جو یاد کرتا ہو ہر اک پیاسے کی پیاس
عید اسکی ہے سنی جس نے غریبوں کی صدا / جس نے خالق کے مہینے میں انہیں کچھ دیدیا
عید اسکی ہے کہ جس کے سر پہ ہو اُس کا یدُ / جس کے جذبات دلی پر ہو کسی کی تو نظر
عید اسکی ہے نہ کیں روزے میں جس نے غیبتیں / جس کے کانوں نے نہ گانوں کی سنیں شیریں گتیں
عید اسکی ہے کہ جس کی آنکھ نے روزہ رکھا / جس نے نامحرم کو روزے میں کبھی دیکھا نہ تھا
ہو نہ راہِ ظلم و استبداد پر جس کا گزر / ہاتھ اٹھا ہو نہ جس کا بے خطا مظلوم پر
جس نے روزے میں سونگھی ہو کوئی بوئے حرام / ان شرائط سے کیا روزوں کا جس نے اختتام
عید اسکی ہے کہ اعضا جسکے تھے عصیاں شناس / تیس دن روزے سے تھے جس کے حواس پانچوں...

عید کی خوشیوں کے تو شایاں نہیں پاتا ہوں میں
اپنے ہی عصیاں سے باقر خود ہی شرماتا ہوں میں

[illegible]

خاص نمبر ماہنامہ "سازنو" حیدرآباد دکن۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

انتخاب کی دوسری جلد کے چوتھے شمارہ میں ہم نے "سازنو" کے بعض کمزوریوں کو ادا گر کرتے ہوئے چند قابل اصلاح امور کی جانب محترم مدیر کی توجہ منعطف کرائی تھی چنانچہ محترم مدیر جناب فکر حیدرآبادی نے ماہنامہ کے معیار کو بلند کرنے کے سلسلہ میں قابل لحاظ تبدیلیاں کی ہیں اور لائق ستائش انہماک کے ساتھ رسالہ کو مرتب فرمایا ہے اب اس ماہنامہ کا سرورق سادگی و پرکاری کا دلچسپ مرقع نظر آتا ہے اور مضامین و منظومات بھی کافی محنت سے جمع و طبع کئے گئے ہیں اس وقت خاص نمبر زیر تبصرہ ہے جو (۱۳۶) صفحات اور (۱۴) تصاویر پر مشتمل ہے اور پہلی ہی نظر میں صاف محسوس ہوتا ہے کہ مدیر نے اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی مضامین و منظومات بھی حیدرآباد کے اکثر اچھے لکھنے والوں سے حاصل کئے گئے ہیں جس کی داد نہ دینا ناانصافی ہوگی۔ ہم متوقع ہیں کہ اگر یہ ماہنامہ اپنے موجودہ معیار کو برقرار رکھ سکا تو ایک دن یقیناً معیاری ماہنامہ بن جائیگا اگر آئندہ بھی جناب فکر حیدرآبادی موجودہ فنکاروں کے علاوہ حیدرآباد کے دوسرے ادیبوں کو بھی اپنے ادبی حلقہ میں شریک کرنے کی کوشش کریں اور "سازنو" کو خوب سے خوب تر بنانے کی طرف کی متوجہ ہوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ بالآخر ہم محترم مدیر کی خدمت میں زیر تبصرہ خاص نمبر کی صوری و معنوی خوبیوں کی بنا پر خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اہل ملک سے توقع کرتے ہیں کہ وہ "سازنو" کی خریداری قبول کر کے اس کی کامیابی میں اپنا حصہ ادا کردیں گے۔

کسان کی عید

ـــ دانش ـــ

زاہد رضوی

وہ ہستیٔ بلند و اکتائے روزگار / جس کی مشقتوں پہ ہے دنیا کا انحصار
ہمت کا دیو عزم میں اپنے جو بےمثال / ہستی ہے جس کی دہر میں لاریب باوقار
وابستہ جس کی ذات سے ہے رزق کائنات / جس کی جبیں سے ہمت مردانہ آشکار
نظروں میں جسکی دولت قارون ہیچ ہے / کرتے ہیں جس پہ ناز گدا اور شہریار
محنت سے جسکی دہر میں ہے تابش حیات / فاقہ کشوں کا دہر میں واحد وہ غمگسار
ویرانے جس کی ذات سے زرخیز ہوگئے / سرسبز جس کے دم سے ہیں دنیا کی مرغزار
اپنے لہو سے کھیت کو سیراب جو کرے / جس کا وجود دہر میں سرمایۂ بہار
شہری نظام شان ہے سب جس پہ منحصر / ہے اسکی زندگی ہی جہاں میں ذلیل و خوار
خوشیاں اسے نصیب نہ آسودہ زندگی / ہر آن و فوبہ غم سے وہ رہتا ہے سوگوار
آلام و غم سے جس کی طبیعت نڈھال ہو / جس کے لبوں تک آہِ جگر آئے بار بار
اُس کو تو عید سے کچھ واسطہ نہیں / اپنی تباہیوں پہ جو رہتا ہے اشکبار
کیا خاک اسکو عید مسرت کا دے پیام / جب ہو کسان حسرت و ارمان کا مزار
جو کشتۂ الم ہو بھلا اسکی عید کیا / دنیا کے بدنصیبوں میں جس کا ہے شمار
پامالِ غم کسان منائیگا عید کیا / جن کی متاع زیست کا دامن ہو تار تار

اُس سوگوارِ زیست کو کیا کام عید سے
جن کے ہر اک نفس کو اجل کا ہو انتظار

مختصر رپورٹ مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات بابتہ ۴۸ء

مدرسین — قائم شدہ سنہ ۱۹۳۹ء

نمبر شمار	نام	فرائض	کیفیت
۱	ابتدائی صدر مدرس مولانا سید ... علی صاحب مجتہد ...	انتظام مدرسہ و تعلیم عالم و فاضل	
۲	مولانا سید محمد سبطین صاحب	تعلیم ... درجہ منشی و دینیات	ادیب ماہر مولوی عالم فاضل فقہ
۳	مولانا سید ہاشم علی صاحب	تعلیم درجہ چہارم و درجہ منشی	ادیب کامل منشی کامل مولوی عالم
۴	منشی سید ہاشم رضا صاحب	تعلیم درجات ڈسٹرکٹ بورڈ	تجربہ کار تعلیم
۵	منشی سید محمد حسین صاحب		″
۶	ملا سید احمد حسین صاحب	تعلیم درجات ڈسٹرکٹ بورڈ و تعلیم دینیات و قرآن	″

طلبہ

نمبر شمار	درجہ	تعداد
۱	درجہ انفنٹ تا چہارم	۷۵
۲	فاضل ادب	۲
۳	منشی	۳
۴	مولوی (الف)	۷
۵	درجہ دینیات (اسپیشل)	۱
۶	حفظ قرآن	۱
۷	بیرونی طلبہ	۸
۸	جن طلبہ کے کھانے کا انتظام بورڈنگ میں ہے	۹

نوٹ: فاضل ادب کے لئے جناب مولانا سید محمد طاہر صاحب (گوڑہ) دبیر ماہر و صدر الافاضل و تعلیم انگریزی کیلئے سید مسیح الحسن صاحب (بجنوری) ایف. اے کا تقرری زیر تجویز ہے امید ہے کہ انشاء اللہ یہ دونوں حضرات اوائل اگست سے کام شروع کر دیں گے اور حسب معمول سابق مدرسین ۸ مدرس ہو جائیں گے ضرورت ہے۔ طلبہ درجہ مولوی و فاضل ادب کی شائقین علم جلد آکر داخلہ کرائیں۔

نوٹ: مفصل سالانہ رپورٹ دفتر سے طلب فرمائیے جس میں تمام حسابات معہ معاونین کے ناموں کے شائع ہوتے ہیں۔ نیز مدرسہ میں شعبۂ وعظ و تقریر کا بھی باقاعدہ انتظام ہے۔

خلاصہ نتائج مدرسہ از ۱۹۴۱ء تا سنہ ۱۹۴۷ء

سنہ ۴۱ء		سنہ ۴۲ء		سنہ ۴۳ء		سنہ ۴۴ء		سنہ ۴۵ء		سنہ ۴۶ء		سنہ ۴۷ء	
شرکاء امتحان	کامیاب	شرکاء امتحان	کامیاب	شرکاء امتحان	کامیاب	شرکاء امتحان	کامیاب	شرکاء امتحان	کامیاب	شرکاء امتحان	کامیاب	شرکاء امتحان	کامیاب
۶	۳	۸	۶	۱۰	۹	۱۰	۹	۱۵	۱۱	۱۲	۹	۱۲	۸

مدرسہ کے تعلیم یافتہ واعظین ذاکرین حافظ قرآن اور وہ حضرات جو مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں

نمبر شمار	نام	وطن	مدرسہ میں تعلیم پاکر جن درجات کی سندیں حاصل کیں
۱	مولانا سید شبیہ عباس صاحب پیش نماز و صدر مدرس مدرسہ دینیہ چھولس ضلع بلند شہر	نورپور	ادیب کامل آگرہ - فاضل دینیات الہ آباد
۲	مولانا محمد زماں صاحب (بمبئی) -	چھولس	فاضل دینیات الہ آباد -
۳	مولانا سید محمود حسن صاحب عامیہ لائبریری رام پور اسٹیٹ -	امروہہ	ادیب کامل فاضل دینیات الہ آباد -
۴	مولانا محمد کاظم صاحب ہیڈ مولوی ہائی اسکول سید پور ضلع بلند شہر -	سانکھنی	ادیب کامل آگرہ - فاضل دینیات الہ آباد
۵	ماسٹر سید اصطفیٰ حسین صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول نوگانوہ سادات	نوگانوہ	ادیب ماہر آگرہ - مولوی الہ آباد -
۶	مولانا سید مظاہر حسین صاحب ہیڈ مولوی بامان بالا ہائی اسکول پاکستان	″	مولوی عالم فاضل دینیات الہ آباد منشی فاضل پنجاب یونیورسٹی
۷	مولوی سید اصغر رضا صاحب کراچی -	″	منشی و مولوی الہ آباد -
۸	مولانا سید محمد سبطین صاحب مدرس مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات	″	ادیب ماہر آگرہ - مولوی عالم فاضل دینیات الہ آباد
۹	مولوی سید ہاشم علی صاحب مدرس ″ ″ ″	سرسی	منشی کامل مولوی عالم الہ آباد -
۱۰	مولوی سید مشکور حسین صاحب اردو ٹیچر مڈل اسکول نوگانوہ سادات -	نوگانوہ	ادیب ماہر آگرہ منشی مولوی الہ آباد
۱۱	مولانا سید ابو طالب صاحب مدرس مدرسہ سید المدارس امروہہ	امروہہ	ادیب ماہر آگرہ منشی فاضل دینیات الہ آباد
۱۲	مولوی آقا سید محمد صاحب بلتستانی مبلغ چکروتہ وغیرہ -	بلتستان	عالم الہ آباد -
۱۳	مولوی سید مقصود الحسین صاحب کراچی -	چھولس	ادیب ماہر آگرہ - منشی - مولوی الہ آباد -
۱۴	منشی سید وصی رسول صاحب ہیڈ ماسٹر اجھاری ضلع مراد آباد -	تکبنالہ	منشی الہ آباد -
۱۵	حافظ سید محمد مسلم صاحب (پاکستان)	اجھاری	حفظ قرآن کی تکمیل کی -

نتائج مدرسہ بابتہ سنہ ۱۹۴۸ء

نمبر شمار	درجہ	شرکاء امتحان	کامیاب	مجموعی
۱	فاضل دینیات	۱	۱	[illegible]
۲	کامل	۱	۱	
۳	منشی	۳	۱	
۴	درجہ دینیات اسپیشل	۱	۱	
۵	حفظ قرآن	۱	۱	
۶	چہارم	۷	۷	

نوٹ

مندرجہ بالا تمام نتائج صرف اعلیٰ درجات کے متعلق ہیں۔ ماتحت درجات کے نتائج بغرض اختصار درج نہیں کئے جاتے۔

والسلام

نیازمند

سید احمد حسین (سکریٹری)

مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات ضلع مراد آباد (یو۔ پی)

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

ٹوکیو میں تجارتی گفت و شنید لندن۔ ۲۴ جولائی۔ جاپان کی تجارت کی توسیع کرنے کے سلسلے میں اس وقت ٹوکیو میں اتحادی نمائندوں اور کامن ویلتھ ممالک میں گفت و شنید جاری ہے۔ ہندوستان بھی اس بات چیت میں حصہ لے رہا ہے لیکن پاکستان کی طرف سے کوئی نمائندہ نہیں بھیجا گیا۔

ایٹم بم سے زیادہ خطرناک بم دریافت کیا گیا ہے نیویارک۔ ۲۴ جولائی۔ سائنسدانوں نے پیرانوشکنی بم سے زیادہ خطرناک قسم کے بم کی دریافت کے سلسلہ میں تجربہ کر رہے ہیں یہ نیا بم پیرانوشکنی بم سے ہزار گنا زیادہ خطرناک اور تباہ کن ثابت ہوگا۔ امریکہ کی پیرانوشکنی کا کمیشن اس نئے قسم کے بم کے متعلق سب کچھ صیغہ راز میں رکھ رہا ہے۔ یہ نیا بم ہیڈروجن اور ہلکی قسم کے کیمکل کا مرکب ہوگا۔ اس مرکب کے متعلق امریکہ کے سائنسدانوں کو سنہ ۱۹۳۱ء میں پتہ چلا یا تھا۔ موجودہ پیرانوشکنی بم کی طاقت ۲۰ کروڑ دولٹ ہے لیکن نئی قسم کا بم اس سے بھی زیادہ خطرناک اور تباہ کن ثابت ہوگا۔

اسلام

فلسطین میں دوبارہ جہاد کے لئے عرب مجلس اعلیٰ کا فیصلہ قاہرہ۔ یکم اگست۔ عرب مجلس اعلیٰ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ عرب مجلس اعلیٰ فلسطین میں دوبارہ جہاد کر کے فلسطین کی آزادی و خودمختاری کو بحال کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ شام کے پایہ تخت دمشق میں مجلس اعلیٰ کے اجلاس ہو رہے ہیں۔

نظام حیدرآباد کے حالیہ مکتوب کے متعلق ملک معظم کا جواب معلوم ہونے کے بعد عرب لیگ آخری قدم اٹھائے گی۔

قاہرہ یکم اگست۔ عرب لیگ کے ایک ترجمان نے آج بتایا کہ عرب لیگ ہندوستان اور حیدرآباد کے تنازعہ کو اقوام متحدہ کی صیانتی مجلس میں شائع کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے انھوں نے کہا عرب قائدین کو ابھی یہ دیکھنے کا انتظار ہے کہ برطانیہ کے شاہ جارج ششم نظام حیدرآباد کے حالیہ مکتوب کا کیا جواب دیتے ہیں۔ شاہ جارج کا جواب معلوم ہونے کے بعد لیگ آخری قدم اٹھانے کا فیصلہ کرے گی۔ جب ترجمان مذکور سے دریافت کیا گیا کہ ہندوستانی یونین کی جانب سے حیدرآباد کی ناکہ بندی کے متعلق ان کا خیال ہے تو انھوں نے کہا عربوں کو ہرگز یہ امید نہیں تھی کہ ہندوستان ایسا ادھی بنیا رو یہ اختیار کرے گا۔

پاکستان

قیام پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقع پر فوجی مظاہرہ کراچی۔ ۲۲ جولائی معلوم ہوا ہے کہ قیام پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقع پر ۱۴ اگست کو کراچی میں بری فوج، بحریہ اور فضائیہ کا ایک مشترک فوجی مظاہرہ ہوگا۔ اسی موقع پر تینوں سروسوں کی ایک پریڈ بھی ہوگی

دیہی آبادی پر سکھوں کی اندھا دھند آتشباری۔ سرحدی پولس نے بھگا دیا منٹگمری۔ ۲۲ جولائی۔ ایک اطلاع ظاہر ہے کہ سکھوں کی ایک ٹولی نے ضلع منٹگمری کی سرحد کے قریب پاکستان میں داخل ہونے کی کوشش کی اور دیہی آبادی پر اندھا دھند آتشباری کی پاکستان کی سرحدی پولس نے جواب میں آتشباری کر کے انہیں بھگا دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے نتیجہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

پاکستان اور ہندوستان محکمہ تجارت کے نمائندوں کی بات چیت

کراچی۔ یکم اگست۔ آج کراچی میں ہندوستان اور پاکستان کے محکمہ تجارت کے نمائندوں کی بات چیت شروع ہو گی باور کیا جاتا ہے کہ یہ گفتگو پاکستان سے خام سن ہندوستان کو بھیجنے کے مسئلے پر ہو رہی ہے گفتگو کا سلسلہ کل بھی جاری رہے گا۔ اس کانفرنس میں حکومت پاکستان کی نمائندگی وزارت تجارت کے قائم مقام سکریٹری مسٹر ایس۔ اے حسنی نے کی اور ہندوستان کی نمائندگی مسٹر سی۔ پی دیسائی سکریٹری وزارت تجارت نے کی۔

مغربی پنجاب کے دریاؤں

لاہور۔ ۲ اگست۔ مغربی پنجاب کے دریاؤں میں طغیانی آجانے کی وجہ سے سولہ اضلاع کے منجملہ پانچ اضلاع متاثر ہو گئے ہیں۔ ان میں مظفر گڑھ ڈیرہ غازی خاں ۴

ہندستان

ہندوستان کی آزادی کی پہلی سالگرہ اخبارات کو خصوصی نمبر شائع کرنے کی اجازت نئی دہلی۔ ۲۴ جولائی۔ ہندوستان کی آزادی کی پہلی سالگرہ کی تقریب ۱۵ اگست سنہ ۴۸ء کو منائی جا رہی ہے۔ اس خصوص میں حکومت ہند نے اس دوران اخباری کاغذ پر چھپنے والے اخبارات کو اسپیشل نمبر شائع کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ اور روزناموں کے لئے اخباری کاغذ کے کنٹرول آرڈر کے تحت قیمتوں کی قید سے مستثنیٰ کیا گیا ہے نیز کنٹرول کی پابندیوں میں عارضی رعایت بھی کی گئی ہے اگر اخبارات چاہیں تو وہ ہر ورق کے چار صفحوں یا آزادی نمبر میں اندرونی تصویرات کے آٹھ صفحوں کے لئے آرٹ پیپر یا کوئی دوسری قسم کا کاغذ استعمال کر سکتے ہیں۔

۶ اگسٹ کو یوم امن عالم منایا جائیگا

نئی دہلی۔ ۲۱ جولائی۔ ۶ اگسٹ کو جس دن ہیروشیما پر بم پھینکا گیا تھا۔ "یوم امن عالم" منایا جائے گا جس کا نعرہ یہ ہوگا کہ "کوئی جنگ نہ ہو۔ اور کوئی دوسرا ہیروشیما نہ بنایا جائے۔" متعدد ممالک کے ممتاز اشخاص یوم مذکور کی یاد منانے کے حامی ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو محسوس کرایا جائے کہ جنگ سے کتنی زیادتی ہوتی ہے اور اقوام عالم کو امن کی کتنی ضرورت ہے۔

ادارہ اقوام متحدہ کے کمیشن کے سامنے کتابچہ مظالم انڈین یونین پیش کیا جائیگا

کراچی یکم اگست۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ ریاست ہائے کاٹھیاواڑ کے مسلم لیگی کارکنوں نے ادارہ اقوام متحدہ کے کمیشن کے سامنے ایک "دستاویزی کتابچہ" پیش کرنیکا فیصلہ کیا ہے اس کتابچہ میں ان مظالم کو بیان کیا گیا ہے جو انڈین یونین نے جوناگڑھ۔ مانگرول۔ مناوردر وغیرہ پر ...

چونکہ حیدرآباد سے وی۔ پی منی آرڈر و پارسل وغیرہ نہیں لیا جا رہا ہے اسلئے جو اصحاب وی پی طلب کئے ہیں انکے آرڈر ملتوی کر لئے گئے ہیں جب وی۔ پی۔ پارسل لیا جائیگا تو ارسال کیا جائیگا۔

اشتہار مرتبہ محکمہ عدالت دیوانی

منصفی کارلہ جاگیر واقع ۳۱ شہریور ۵۷ف

نمبر مقدمہ ۱۳/۲ سنہ ۵۶ف باجلاس مولوی آغا جعفر حسین صاحب بی اے ایل ایل بی منصف

برہ سامی نرسما وغیرہ بازداید خواہان

بنام

کیپسامی پدا ملیا وغیرہ طرفثانیاں

علت

درخواست بازدایری بتعداد ۱۴ سنہ ۵۶ف

بنام میدای ملک گوئیندیا ولد دتیا قوم عمر ۳۵ سال پیشہ زراعت ساکن پدھارم جاگیر

ہرگاہ مدعیان نے درخواست بازدایری اس عدالت میں پیش کی ہے کہ بروز پیشی باعتماد وکیل صاحب۔ سائلان حاضر عدالت نہیں ہو سکے وکیل صاحب ورنگل سے ریل چھوٹ جانے کے باعث حاضر نہ ہو سکے لہذا مقدمہ نمبر پر لیا جا کر بنوبت سابقہ کارروائی آغاز فرمائی جائے چونکہ مقدمہ ہذا متعدد مرتبہ عدالت ہذا سے تمہارے نام سمن اجراء ہوئے لیکن سمن کی تعمیل تمہاری ذات پر نہیں ہوئی لہذا بذریعہ ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ مہر ۵۷ف روز شنبہ بوقت دس بجے دن حاضر عدالت ہذا ہو کر جواب دہی کرو بصورت عدم حاضری حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۳۱ شہریور ۵۷ف میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا فقط

سررشتہ دار

دکن کا ایک ہفتہ

صیانتی کونسل میں حیدرآباد کے مقدمہ کی پیش کشی۔ وفد کی روانگی اور ابتدائی انتظامات

حیدرآباد۔ ۲۲ر جولائی۔ ہندو یونین کی جارحانہ حکمت عملی کے خلاف احتجاج کی غرض سے باوثوق اطلاعات کی بموجب یہ کہا جاسکتا ہے کہ صیانتی کونسل میں حیدرآباد کے مقدمہ کی پیش کشی کے لئے حکومت سرکار عالی نے ابتدائی انتظامات کا سرعت کے ساتھ آغاز کر دیا ہے ایک خصوصی کمیٹی مواد کی فراہمی کا کام انجام دے رہی ہے۔ صیانتی کونسل میں وفد کی روانگی کا بھی فیصلہ کیا جا چکا ہے اگرچہ کہ ممبران کے ناموں کا اعلان نہیں کیا گیا ہے جو اس وفد کے ارکان ہوں گے لیکن باور کیا جا رہا ہے کہ بہت جلد سرکاری طور پر ممبروں کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔

موکب ہمایونی بریم اندازی کا مقدمہ ملزمین کا جوڈیشل کمیٹی میں مرافعہ

حیدرآباد۔ ۲۲ر جولائی۔ موکب ہمایونی بریم اندازی کا مشہور و سنسنی خیز مقدمہ آج ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں مولوی ابوالحسن سید علی صاحب صدر جوڈیشل کمیٹی کے اجلاس پر پیش ہوا۔

یاد ہوگا کہ ملزمین نارائن راؤ گنگیا کے خلاف موکب ہمایونی بریم اندازی کی علت میں عدالت العالیہ سے سزائے موت اور حبس دوام کی سزا صادر کی جا چکی ہے اب یہ مقدمہ مباحث کی سماعت کے لئے ۳ر مہر کو پیش ہوگا جو ۱۱ر مہر تک مسلسل جاری رہے گا۔

معتمد فینانس کی گرفتاری کے خلاف حکومت سرکار عالی کا حکومت بمبئی سے احتجاج

حیدرآباد۔ ۲۴ر جولائی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایل این گپتا ایچ سی۔ ایس معتمد سرکار عالی صیغہ فینانس کو جو علاج کی غرض سے بمبئی گئے ہوئے تھے بمبئی کی پولیس نے گرفتار کر لیا اور اپنی نگرانی میں رکھا ہے سمجھا جاتا ہے کہ حکومت سرکار عالی بمبئی کی صوبائی حکومت کے انتہائی ناشائستہ طرز عمل کے خلاف سخت احتجاج کر رہی ہے۔

بارگاہ ہمایونی میں صدر المہام صنعت و حرفت کا استعفیٰ

حیدرآباد ۲۴ر جولائی معلوم ہوا ہے مسٹر بی۔ ڈی جوشی صدر المہام صنعت و حرفت نے بارگاہ خسروی میں گزرانی کی غرض سے صدر اعظم بہادر کی خدمت میں اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے مسٹر جوشی نے دکن نیوز کے استفسار پر کہا کہ انھوں نے ملک کے بعض حالات کے پیش نظر یہ استعفیٰ پیش کیا ہے۔

صدر اعظم بہادر اور کوتوالی کے اعلیٰ عہدہ داروں کے سیٹیاں نہیں ہونگی

حیدرآباد۔ ۲۴ر جولائی صدر اعظم بہادر۔ صدر ناظم کوتوالی نواب دین یار جنگ بہادر اور کوتوال بلدہ کی آمد و رفت کے مواقع پر کوتوالی کی جانب سے جو مخصوص سیٹیاں دی جایا کرتی ہیں بعض وجوہ کی بناء پر کوتوالی کو اب یہ انتظام برخواست کر دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔

بعض اشیاء کی بیرون ملک روانگی کو مسدود کر دیا گیا

بعض اشیاء مثلاً سگریٹ سگار۔ ریزر کی پتیاں چائے۔ کافی وغیرہ کی ویگنوں پارسلوں یا تکیج وغیرہ کے ذریعہ بیرون مملکت روانگی کو فوری مسدود کر دیا گیا ہے

اس ضمن میں مزید تفصیلات قریب کے اسٹیشن ماسٹر سے حاصل کی جاتی ہیں۔

ہندوستانی حملہ آوروں کیجانب سے سرکاری ملازمین کا اغوا

ہندوستانی حملہ آوروں کی جانب سے سرکاری ملازمین کا جو اغوا کیا جاتا ہے اس کی اطلاعیں برابر سے وصول ہوئیں۔ ۱۳ر جولائی کو عملہ جھڑتی ناکہ سکندر خاں کا گوہروں نے موضع گلبرگہ سے اغوا کیا اور مسمی مذکور کو موضع ادگلی (بہار) بھیجا گیا۔ ۱۴ر شہر پور کو ایک اور جوان کروڑ گیری فیاض خاں کا سرحد سے اغوا کیا گیا۔

حیدرآباد کو اسلحہ کی فراہمی

نئی دھلی۔ ۲۴ر جولائی۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سے حیدرآباد کو طیاروں کے ذریعہ اسلحہ اور دیگر اشیاء پہنچانے والے خاص آدمی مسٹر بینٹ ہیں۔ یہ شخص سابق میں شاہی ہوائیہ میں ملازم تھا۔ مسٹر کاٹن چیف پائلٹ ہیں جو مسٹر بینیٹ کے تحت کام کر رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ مسٹر کاٹن نے اور بہت سے ہوا بازوں کو ملازم رکھا ہے۔

اعلیحضرت جلالت الملک کا مکتوب گرامی ملک معظم کو پہنچا دیا گیا

لندن۔ ۲۸ر جولائی مسلم ورلڈ نیوز کے نمائندہ خصوصی متعینہ لندن نے اطلاع دی ہے کہ سر والٹر مانکٹن مشیر دستوری حضور نظام نے اپنے پرسنل سکریٹری مسٹر رسیرڈ بومنٹ کی واپسی کے بعد انکے لائے ہوئے مکتوب حضور نظام کو جو ملک معظم کا موسومہ تھا۔ آج ملک معظم جارج ششم کی خدمت میں باریاب ہوکر پہنچا دیا۔ سر والٹر مانکٹن نے اس خط کو پہنچانے کے بعد ہی لارڈ مونٹ بیٹن سے طویل ملاقات کی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر حضور نظام نے مجلس اقوام متحدہ میں اپنا مقدمہ پیش کر دیا تو کافی اہمیت کا حامل ہے اور اس کی وجہ سے تاریکی واقعات منظر عام پر آجائیں گے

پوسٹل آڈر کی مسدودی

حیدرآباد۔ ۲۸ر جولائی۔ مرکزی حکومت ہند کے جارحانہ فیصلہ کی بناء پر حکومت حیدرآباد سے ہندوستانی علاقوں کو جانے والے پوسٹل آڈروں کی بکنگ بھی آج سے بند کر دی گئی ہے اس طرح حیدرآباد کے خلاف معاہدہ جاریہ کی کھلی خلاف ورزی کو حکومت ہند بتدریج تقویت دیتی جا رہی ہے۔

بلدہ حیدرآباد میں ہیضہ پھوٹ پڑا عوام پانی جوش دے کر استعمال کریں

حیدرآباد۔ ۲۸ر جولائی۔ بلدہ حیدرآباد میں ہیضہ پھوٹ پڑنے کی وجہ سے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں اجتماعی پیمانہ پر ٹیکہ اندازی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں آبرسانی کے انتظامات کی حفاظت کے لئے مزید تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ ہندوستان کی جانب سے حیدرآباد کی ناکہ بندی کی گئی ہے اس کی وجہ سے پانی صاف کرنے کے لئے کلورین کی قلت ہوگئی ہے جس کی وجہ سے متعلقہ حکام کو صورت حال سے نمٹنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

۲۴ گھنٹوں کے اندر ہیضہ کی دو سو واردات

حیدرآباد۔ ۲۸ر جولائی۔ بلدہ حیدرآباد میں ہیضہ کی وبا بڑی شدید صورت میں پھیل گئی ہے اس پر بڑی تشویش ظاہر کی جا رہی ہے۔ اس مرض کی اچانک اشاعت کا سبب آب نوشیدنی کی صفائی کیلئے کلورین کی قلت بتائی جاتی ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد میں ہیضہ کی کوئی دو سو واردات کی اطلاع ملی ہے ان میں سے پندرہ مریض فوت ہو چکے ہیں۔

حیدرآباد کے چھ سو واگن روک لئے گئے ہیں

حیدرآباد۔ ۲۹ر جولائی۔ پریس ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان یونین کے متعدد علاقوں میں نظام اسٹیٹ ریلوے کے تقریباً چھ سو واگن روک رکھے گئے ہیں ان واگنوں کے ذریعہ ہندوستانی حکومت کی درخواست پر حکومت سرکار عالی نے مختلف قسم کا سامان روانہ کیا تھا۔ سامان کی وصولی کے بعد ہندوستانی حکومت نے ابتک واگن واپس نہیں کئے ہیں۔

دواخانہ امراض متعدی میں ہیضہ کے چار سو مریض

حیدرآباد ۳۱ر جولائی۔ دواخانہ امراض متعدی میں استفسار پر معلوم ہوا ہے کہ اس دواخانہ میں ابتک چار سو سے زائد ہیضہ کے مریض رجوع ہو چکے ہیں جن میں سے (۸۰) فیصد شفایاب ہوئے ہیں۔ اور (۲۰) فیصد فوت ہو چکے ہیں۔

ایک خاندان کا خاندان ہیضہ کا شکار ہوگیا

حیدرآباد۔ یکم اگست۔ ایک اہم دلخراش سے ظاہر ہے کہ پرانا پل پر سکونت پذیر خاندان ایک شوہر ایک بیوی ایک لڑکے اور ایک لڑکی پر مشتمل تھا ہیضہ کا شکار ہوگیا

انتقال

۲۲ر رمضان کو سید محمد جواد وائس پرنسل سٹی کالج کا ایک عرصہ کی علالت کے بعد انتقال ہوا۔ مرحوم ایک نیک پابند مذہب انتہائی با اخلاق انسان تھے۔ خدا

ذخیرہ رسائل

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہو جائے روانگی سے مجبوری ہے ۔ ہدیتاً پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصولڈاک و پیکنگ معاف ۔

حدیث سنۃ والجماعۃ
عربی

اتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ ۔ ۳
عقاید نسفی ۲
مشارق الانوار ۵
درۃ الواعظین عربی ترکی ۴
مختصر البخاری فی شرح تعلیق الغریب ۔ ۴
شرح امالی علی قاری ۱
درۃ المکللہ رسالہ ما یتعلق بولایۃ النبی و جوہر المنظم و شرح اسماء اللہ الحسنیٰ تاج العروس التحفۃ المرضیہ ۴
تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب مترجم ۔ ۵
منہاب عسقلانی و قدوری ۔ و صلاح المعاد ۵
خیر المواعظ مترجم فارسی جلد ثانی ۴
شرح شیخ ابن اسماعیل بر تعلیم المتعلم ۔ ۲
درۃ الناصحین ۳
ترمذی شریف ۱۵
مشکوۃ شریف ۱۰
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۳ تا ۱۰ ۲۵
تلخیص الصحاح ترجمہ اردو ۵
جامع ترمذی ۱۰
سنن ابی داود ۱۰
مجالس الابرار مع ترجمہ مطارح الانظار ۔ ۸
نور الابصار فی مناقب اہل بیت النبی المختار ۔ ۴
رحمۃ الھداۃ ترجمہ المشکوۃ محشی نصف اول ۔ ۱۰
جوہر النقی فی رد علی البیہقی ۸
ہادی المسترشدین ۶
مسند امام اعظم ۴
خیر المواعظ ترجمہ اردو جلد اول و دوم ۶
مختار الصحاح ۱۰
مفتاح دار السعادہ ۸
سنن نسائی ۱۵

حدیث سنۃ والجماعۃ
فارسی

افاضۃ الحجۃ و مفتاح الحقایق ۵
ارشاد الطالبین ۴
مالابد منہ ۱
شواہد النبوۃ جامی ۵
بستان المحدثین ۲

حدیث سنۃ والجماعۃ
اردو

کوکب الھداۃ فی ترجمۃ المشکوۃ ۲۰
دلایل النجاۃ ترجمہ المشکوۃ و مظہر العجائب و ترجمہ شرح وقایہ کامل ۔
نصرۃ المجتہدین برد ہفوات ۴
غیر المقلدین و چمنستان مرغوب
ظفر جلیل شرح حصن حصین ۴
انتصار الحق ۶
مراۃ الواعظین ترجمہ اردو درۃ الناصحین ۴
مفتاح الصلوۃ و احادیث الاربعین ۔ ۲
ایضاح الحق و تنبیہ الغافلین ۵
دو وظیفہ مسنونہ ۔
حکایات الصالحین و مناقب حافظیہ ۔ ۳
انتہائی الاستوا و تجلی رحمانی ۵
فیض الباری شرح بخاری ۵
فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری پارہ ۷ و ۸ ۱۰
ایضاً پارہ ۹ و ۱۰ ۱۰
ایضاً پارہ ۱۱ و ۱۲ ۱۰
ایضاً پارہ ۱۶-۱۷-۱۸ ۱۵
ایضاً پارہ ۱۹-۲۰-۲۱ ۱۵
تسہیل القاری شرح البخاری پارہ ۲ ۵

تسہیل القاری شرح البخاری پارہ سوم ۵
ایضاً پارہ ۵ ۴
تنبیہ الغافلین ۲
ناصر المحسنین فی اخلاق المرسلین ۲
حلم النبی و کفر من لم یصلی ۳
احوال الصادقین اجلاف تذکرۃ الحقوق و الفرائض کامل ۱۵
زجر الشبان و الشیبۃ عن ارتکاب الغیبۃ ۴
احسن المواعظ ۳
مقاصد الاسلام حصہ اول ۱-۸
ایضاً حصہ دوم ۱-۸
مقاصد الاسلام حصہ پنجم ۲
انوار احمدی ۱-۸
نافع المسلمین ۵
صلاح المعاد بہشتیہ ۲
فریدیہ و مراۃ خوارق عادات
گلدستہ محمدیہ ۔
شمائل الرسول ۶
انتخاب صحاح ستہ ۳
نصب الرایۃ عن احادیث القدسیہ ۔ ۲
احکام العیدین کلام المبین ۳
تحفۃ الزوجین رسالہ عقیقہ
محرم النساء دلیل النجات رسالہ شب برات
باب الفتوح لمعرفۃ احوال الروح ۳
فیض الباری ترجمہ صحیح البخاری پارہ پنجم ۔ ۵
ایضاً پارہ ۷ ۵
ایضاً پارہ ۹ ۵
مراۃ الحقایق اسرار شریعت جلد سوم ۵
خیرات حسان ۳
ترجمہ صحیح بخاری جلد اول پارہ اول تا دہم از مرزا حیرت دہلوی ۱۵

قیامت نامہ یعنی دابۃ الارض ۱
وسیلۃ المعاد و ذخیرۃ ۱
مفتاح الصلوۃ ۱
اسرار حق ۵
مولود طاہریہ ۱
زواجر ہندی و ابلیس نامہ ۱
بہار خلد یعنی شمائل النبی منظوم ۲
تذکرۃ الاخوان ۲
تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ۱۰
آئینہ کمالات اسلام دافع الوسواس ۔ ۵
افادۃ الافہام حصہ دوم ۳
واعظ جلد ۱۳ و ۱۴ ۳
ایضاً جلد ۱۵ و ۱۶ ۳
ایضاً جلد ۱۹ و ۲۰ ۳
ایضاً جلد ۲۱ و ۲۲ ۳
ایضاً جلد ۲۳ تا ۲۶ ۵
ایضاً جلد ۲۷ و ۲۸ ۳
کتاب التوحید و ترجمہ فقہ اکبر ۱
سراج الحیات ۱
اسلام میں کوئی فرقہ نہیں ۲
کشف الغطاء ترجمہ کتاب الموطا ۸
تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری جلد اول ۳
بستان العارفین ۶
طی الفراسخ فی منازل البرزخ ۵
اسلامی مسائل کنز الدقایق ۲

تدبیر و تقدیر ۸
تحقیق الجہاد از چراغ علی ۶
مقاصد الصالحین ۳
جنان السیر ۸
انوار احمدی ۲
المراۃ المسلمۃ دو برو ۳
رفع الحجابۃ ترجمہ سنن ابن ماجہ جلد سوم ۳
فواید غیاثیہ ۳
افادۃ الافہام حصہ اول و دوم کامل ۶
شمائل الرسول ۶
آیات اللہ الکاملہ ترجمہ حجۃ اللہ البالغۃ ۔ ۱۵
جلاء الابصار ترجمہ قمر الانوار ۲۰
سراج المنار و خصم ۔
ذکر الحبیب ۳
لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ۴
المجاہد ۳
مرقات الایقان ترجمہ مفتاح الجنان ۔ ۶

مناقب ابی حنیفہ وغیرہ مذہب سنۃ والجماعۃ
عربی

شوارق الانوار ۳

فارسی

داستان غم ۲

اردو

عروس المجالس دوازدہ مجالس ۳
تصویر انور ۲
زین المجالس ۳
مصباح المجالس ۳
معراج سخن ۱
مولود شریف بہاریہ ۱

رجسٹرڈ نمبر ایم ۱۷۶ اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شایع ہوا ۔

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا ۔۔۔

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۳۹۶)

ہفتہ وار انتخاب

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

چندہ اخبار
سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۲ر
ممالک غیر سے دس روپیہ فی پرچہ ۸ر
ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا

اجرت اشتہار
فی انچ ...... ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے
اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

مدیر شیخ ابوالقاسم حسام
مہتمم محمد حسین

جلد (۲) ۱۵ ۔۔۔ شنبہ ۔۔۔ نمبر

ترتیب

حقیقی پاسبان

وہ بھی کیا عیش و فراغت کا زمانہ ہوگا
جب غم دوش نہ اندیشۂ فردا ہوگا

وارث اس ارض کے جب ہونگے جناب حجت
قول پیغمبر اسلام کا سچا ہوگا

عطر افشاں وہ شمیم گل نرجس ہوگی!
گلشن کون و مکاں جس سے مہکتا ہوگا

مشرکوں کا کہیں ڈھونڈھے سے ملیگا نہ پتہ
قاف سے قاف تک اک دین خدا کا ہوگا

ظلمت کفر عدم میں کہیں مخفی ہوگی
شمع ایمان کا ہر اک سمت اجالا ہوگا

پہنچیں گے کیفر کردار کو سارے ظالم
ظلم کا صفحۂ ہستی سے صفایا ہوگا

باقی رہ جائیں گے اللہ کے خالص بندے
بند ہر سمت گنہگار کو رستا ہوگا

در و دیوار سے جب نیکی برستی ہوگی
نام بھی جب نہ بدی کا کوئی لیتا ہوگا

ایک ہو جائے گا انسان کا ظاہر باطن
کوئی دھوکے کو نہ سوچیگا نہ دھوکا ہوگا

جب زمیں اپنے اُگل دیگی خزانے سارے
تانبے کے بھاؤ ہر اک شہر میں سونا ہوگا

جب کہ ہر شخص نظر آئیگا ہر شئے سے غنی
زر کی چوری نہ زمیں کا کوئی جھگڑا ہوگا

حریت ہے جو حقیقت میں وہ ظاہر ہوگی
اپنے معنی کو لئے عدل ہویدا ہوگا

ہوگا اُس دَورِ مبارک میں وہ عالم ظاہر
جو زمانہ نے سُنا ہوگا نہ دیکھا ہوگا

صاحب العصرؑ کے قدموں میں پہنچ جائے گا جو
اوج پر اُس کے نصیبہ کا ستارا ہوگا

از
جناب محمد احسن صاحب
خاور نجیب آبادی (کراچی)

(ماخوذ)

اداریہ

مستقبل کے خطرے!

اگر ابتدائے آفرینش سے اب تک کی بنی اور بگڑی، فانی اور باقی سلطنتوں کی ابتداء، عروج اور زوال کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ راز فاش ہو جاتا ہے کہ موافق حالات میں جن افراد کو قیادت حاصل رہی یا جو کسی جذبے کی بنا پر یہ حاصل کر سکے وہ سب کے سب ساز گار ماحول، اور امن کے زمانہ میں اپنے آپ کو مقتدر سمجھنے اور سمجھانے لگے اور اس طرح مملکت و سلطنت کے قیام کے بہانے تراشے گئے اور نت نئے بھروپ بھرے گئے۔ کبھی کوئی قوی ہیکل انسان سردار قبیلہ سمجھا گیا۔ کوئی حیلہ جو حکمران مانا گیا، کوئی تند خو آمر کی شان میں جلوہ گر ہوا — اور یہ بہانے اور بھروپ ہی "رموزِ مملکت" کہلاتے رہے! لیکن آدم کے لختِ جگر، حوا کے قرۃ العین تنہائی، غربت اور وحشت میں اپنی عمریں کاٹتے رہے! ان پر سرداران قبیلہ اور فراعنہ و اکاسرہ کا خوف ہر وقت موت کی طرح طاری رہا۔ یہ سربلندی اور سرنگونی دو دوستوں کی طرح باتھوں ہاتھ ڈالے انسانی زندگی کے قدم بہ قدم چلے آرہے ہیں اور اسی کو میدانِ سیاست کے چالاک کھلاڑی بڑی دھوم دھام سے "نظریۂ جبر و قوت" کہتے ہیں — حالانکہ یہ نظریہ روز مرہ حیات ہے کیونکہ طاقتور کی خدمتگاری کا مقصد اپنے سے زیادہ کمزور ہستیوں پر قدرت اور فوقیت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اور اس فرض کی بجا آوری کی زندہ نشانیاں وہ بیگار تھے جو جاگیردار کی جوتیاں سیدھی کرتے تھے، لیکن خود جاگیردار اپنی فرض شناسی سے بے چین ہو کر اپنے حاکم کے دربار میں زمین بوس ہوتا تھا — یہ سلسلہ ابھی جاری ہے لیکن نام اور طریقے بدل گئے ہیں!!

اسی اصول کو سامنے رکھ کر اگر کل کی دنیا پر نظر ڈالی جائے اور رونما ہونے والے واقعات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ قانونِ جبر و قوت کا پابند انسان گذشتہ جنگ کی مصیبتوں سے چھٹکارا پائے بغیر ہی ایک شدید قسم کے معاشی بحران کی پریشانی میں مبتلا ہو گیا ہے اور پھر ہر ملک و قوم اپنی حرص اور ہوس کو وسعت دینے میں پہلے کی طرح شدت سے منہمک ہے۔ چنانچہ جب پچھلی بڑی جنگ چھڑی تھی تو خون ریزی کی جتنی دلچسپ تاویلیں کی گئی تھیں، بالکل وہی حیلہ گری آج پھر کی جا رہی ہے اور یوں وہ امریکہ اور انگلستان جو "دوشیزۂ جمہوریت" کی حفاظت کو اپنا فرض بتاتے تھے، اب خود ہی اس نام نہاد "دوشیزگی" کے جانی دشمن بنتے نظر آ رہے ہیں — مگر اس کے باوجود ان کے کبھی سونے اور کبھی لوہے کے بل بوتے پر کئے جانے والے اشارے آج بھی اتنے ہی کامیاب ہیں جتنے کل تھے۔ اُس وقت بھی یہی کہا گیا تھا کہ جاپان، جرمنی اور اطالیہ سے برسرِ پیکار ہونے کی وجہ صرف نظریات کا اختلاف ہے، اس لئے تصادم و پیکار کی تخریبی خاصیت میں تعمیر کی ایک صورت بھی مضمر ہے؟ — اور آج پھر ایک بار فلسطین کی ارضِ مقدس پر یہودیا برلن کی گنہگار زمین پر "رموزِ مملکت" کا وہی پرانا بہانہ کارفرما نظر آتا ہے جو جرمنی، اطالیہ اور جاپان کی بجائے روس کو گھر کر اس کا گلا گھوٹنے کے لئے تراشا گیا ہے!! حالانکہ کل کی بیکار اور آج کی کشمکش میں عوام الناس یعنی اللہ کی مخلوق، جہاں بھی ہو، پریشان روزگار اور پراگندہ فکر ہے اور دنیا مجموعی حیثیت سے کل کی طرح آج بھی دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک حصہ تو وہ ہے جو غیر محدود اور انتہائی افلاس و غلامی کا شکار ہے، دوسرا حصہ اُن محدود و مختصر سرمایہ داروں کا ہے جو ہر پابندی سے آزاد ہے۔ چنانچہ جرمنی، اطالیہ اور جاپان بھی جو امریکہ اور انگلستان کو نیست و نابود کر کے ان کی جگہ خود حاصل کرنے کے لئے کوشاں تھے آج خوار و زبوں ہیں۔ غلام ہیں اور اب اپنی زندگی انگلستان اور امریکہ ہی کے رحم و کرم پر گذار رہے ہیں۔ ان حالات میں ہندوستان، چین اور مشرق قریب و بعید کی اسلامی ریاستیں کیا مقام و محل رکھتی ہیں؟ یہ ایک دلچسپ پہیلی ہے!!

ایسے تمام ممالک جو پچھلی بڑی لڑائی کے بعد غلامی اور افلاس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے، ان جابر حکومتوں کا ساتھ دینے پر مجبور رہے جن کے وہ عرصہ سے غلام تھے، خواہ وہ چین ہو یا ہندوستان۔ ان غلام و مجبور ممالک کا خیال تھا کہ مساوات اور جمہوریت کا نعرہ بلند کرنے والے، ان کو مابعد جنگ، زمانہ میں عزت و آزاد کر دیں گے۔ ان جمہوریت و مساوات کے علم برداروں کی باتوں پر بھروسہ کرنے والے ممالک میں فلسطین کے عرب ہوں یا مصر و سوڈان کے مسلمان یا پھر ہندوستان کے ہندو اور مسلمان، بہرحال "عوام الناس" یعنی اللہ کے بندے بنے تھے بلکہ "بالانشین ماہرانِ سیاست" تھے جو جرمنی، اطالیہ اور جاپان کو دشمنِ انسانیت کہہ رہے تھے لیکن جیسے ہی جنگ ختم ہوئی ہند مٹھی کا بھرم کھل گیا۔ جمہوریت افسانہ بن کر رہ گئی۔ زمانہ مابعد جنگ کو "روسی اقدامی حکمتِ عملی" کا زمانہ قرار دے کر تیسری جنگ کی تیاری شروع کر دی گئی۔ اور وہ جمہوریت و مساوات کا اقرار نامہ جو "اطلانتک چارٹر" کہلاتا تھا، آج ٹرومن، مارشل، اٹلی اور بیون کے پاؤں کے نیچے ہے، جس کو کل تک مسٹر چرچل ہاتھ میں اٹھائے اٹھائے پھرتے تھے!!

اس طرح اک ذرا سی غیر جانب دارانہ فکر کے بعد واضح ہوتا ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم سے پہلے برطانی اور امریکی سامراج کو اپنے حریف ممالک جرمنی اطالیہ اور جاپان کی وجہ سے یورپ اور ایشیا میں اپنے ہمہ وقتی استعماری ہتھکنڈوں کو بروئے کار لانے میں شدید مزاحمت سے دوچار ہونا پڑتا تھا مگر اب یہ دونوں مست ہاتھی جدھر چاہا منہ اٹھائے گھوم رہے ہیں اور اکیلا روسی مہاوت ان کی گردن پر چڑھ بیٹھنے کی فکر میں ہے جس کے ہاتھ میں سچ مچ عوامی طاقت کا آنکس ہے — لیکن غریب مہاوت کی زندگی سخت خطرے میں ہے۔ اور عوام کا مستقبل بھی خطرے میں! آج اسی کشمکش اور دار و گیر کو عالمی بے چینی سے موسوم کیا جا رہا ہے جو صرف امریکہ اور برطانیہ کی سامراج سازشوں کی آوردہ ہے — البتہ برطانیہ ایک حد تک زوال پذیر ضرور ہے لیکن اس روبہ انحطاط قوائے حیوانی کے باوجود ذہنی حیثیت سے وہ ابھی دنیا کی ساری اقوام سے ٹکر لے سکتا ہے مگر مادی اعتبار سے وہ بالکل کنگال ہو چکا ہے۔ اب اس کے لئے غلہ کی کمی کے علاوہ صنعتی پیداوار کی قلت کا مسئلہ بھی عذاب جان بن چکا ہے۔ اسی لئے وہ ہندوستان، لنکا، برما اور فلسطین جیسے زرخیز ممالک سے دست کش ہو چکا ہے پھر بھی وہ ان ممالک کو اپنی "دولتِ متحدہ" کا رکن بنائے رکھ کر اور

قند پارسی

ترجمهٔ کلمات قصار حضرت امیر علیه السلام

قسط دوم

(۷۸) در گور بودن بهتر است از زندگانی با فقر و ناداری (۷۹) از میانه روی در امور معاش در اخراجات نصف فرق کند (۸۰) شجاعت عزتیست نقد و هر وقت و ترس منزل ذلت و خواریست (۸۱) بشاشت دیبار عنوان نیکوی است و طلاقت گفتار خصلت آزادگی (۸۲) میانه روی در معاش مال اندک را بسیار کند و اسراف بسیار را فانی سازد (۸۳) تجربه کار نظریات او بهتر است از طبیب و غریب آن کسی است که نباشد از برای او دوست (۸۴) دولت همچنانکه رو کند پشت نیز کند و دنیا همچنانکه شکسته ها درست کند درستها نیز شکند (۸۵) عالم بچشم دل بیند و جاهل بچشم سر نگران است (۸۶) علم بی عمل وبال است و عمل بی علم گمراهی و ضلال (۸۷) زبان ترجمان عقل است (۸۸) پند گرفتن از دنیا بهترین ناصح است بیم دهنده طاعت خداوند تجارتی است سود رساننده (۸۹) عقل نگاهداشتن تجربه ها و بکار آوردن اوست و دوست نزدیکترین نزدیکان است (۹۰) خط زبان دست ست (۹۱) خردمند کسی است که امروزش از دی بهتر باشد (۹۲) علم از آن افزون است که بدان احاطه توانکرد پس بگیر بدان از هر چیزی نیکوتر آن را (۹۳) آنچه را در وقت اقبال هنر و نیک شمارند در وقت بخت برگشتگی عیب و عار دانند (۹۴) عاقل کسی است که رای خود را بخطا متهم دارد و اعتماد نکند بآنچه نفس از برای او آراسته کند (۹۵) شکیبائی تو دو گونه است یکی صبر بر فقد آنچه دوست داری دیگر صبر بر آنچه دشمن داری (۹۶) عالم آنست که غالب آید بر هوا و هوس و نفروشد آخرت را بدنیا (۹۷) شرف مرد بهمت بلند است نه باستخوان پوسیده پدر و جد (۹۸) مردم چیزی را که نمی دانند دشمن دارند (۹۹) دور اندیش کسی است که بدست تجربت و وفور بلیت مجرب و مهذب شده باشد (۱۰۰) مقلد و متعبد که عالم نباشد خر آسیا را ماند که دو میزند و هرگز از جای بیرون نرود (۱۰۱) جاهل سنگی است که آب آن جاری نمیشود و درختی است که شاخ آن سبز نمیشود و زمینی است که گیاه از آن نمیروید (۱۰۲) مردم خوابند وقتی مردند بیدار میشوند (۱۰۳) حذر کن از گرداندنی که اگر از آن پرسش کنند کننده آن شرمگین شود و انکار کند (۱۰۴) بهترین جود و بخشش ادای حقوقیست که بر ذمه است و رساندن آن بامالش (۱۰۵) از نیکوترین کردار مرد مقتدر انتقام جستن در حال اقتدار است (۱۰۶) فاضل ترین مال آنست که ببذل آن آزادگان را بنده کنند (۱۰۷) بهترین اخلاق کریم گذشت و اغماض از چیزهای است که میداند (۱۰۸) بخیل ترین مردم کسی است که بخل بنفس خود کند از مال خود و سخاوت کند از برای بازماندگان خود (۱۰۹) سزاوارترین مردم بعفو کردن کسی است که مقتدرترین مردم باشد در عقوبت (۱۱۰) بهتر از فصاحت و بلاغت خاموشی است در موقعی که سخن کردن سزاوار نباشد (۱۱۱) بی اهمیت ترین دشمنان کسی است که اظهار دشمنی کند (۱۱۲) جاهل چون پیر شود جهل او نیز پیر شود و عاقل چون پیر شود عقل او نیز پیر شود (۱۱۳) بهترین رفتار آنست که با مردم چنان رفتار کنی که متوقعی با تو رفتار کنند (۱۱۴) بهترین مردم کسی است که از برای مردم سودمندتر بود (۱۱۴) بهترین گفتار آنچ است که با کردار راست آید (۱۱۵) چون تقدیر نازل شود تدابیر باطل گردد (۱۱۶) عمر تو همین و نفست که در آن و تنگ در آنی (۱۱۷) چون نیک کردی گفتار را نیز نیکو کن کردار را تا جمع کنی میان ملاقت لسان و فضیلت احسان (۱۱۸) اگر خوش رفتاری و نیکوئی با مردمان ترا سود ندهد طریقهٔ آنانت پیش گیر و اگر تازیانه کارگر نباشد کار بشمشیر آید او گذار (۱۱۹) امروز روز عمل وکار است نه روز بازخواست و حساب و فردا روز حساب و بازخواست است نه روز عمل وکار (۱۲۰) ادب صورت و ترکیب عقل است (۱۲۱) حسد به سروری و بزرگی نرسد (۱۲۲) عقل حامل و سوار علم است (۱۲۳) معروف هم درجه مفلس است (۱۲۴) حیا انتهای کرم و بزرگواریست (۱۲۵) صحت بزرگترین نعمت الهی است (۱۲۶) فروتنی نردبان شرافت و بزرگی است (۱۲۷) احسان و نیکوئی بنده کند آزاد را (۱۲۸) کسیکه در راه حق مغلوب شود در واقع غالب است (۱۲۹) گشاده و خنده روی ریسمانهائی جلب دوستی است (۱۳۰) انصاف نگهدار محبت است (۱۳۱) لجاجت فاسد و نابود کند رای و اراده را (۱۳۲) عاجزی دشمن را بطمع و تعدی وادارد (۱۳۳) از خود گذشتگی بزرگ و عزیز می کند امیر و گرفتار را (۱۳۴) طمع و پستی فطرتی ذلیل و حقیر کند امیر را (۱۳۵) سرداری و پیشوائی نظام و استقامت امت است (۱۳۶) اطاعت تعظیم و بزرگ داشتن پیشوا و بزرگ قوم است (۱۳۷) هوا و هوس مرکب و سواری فتنه و فساد است (۱۳۸) حزم دارنده شدت و پایداری در کار است (۱۳۹) تجربه ثمره و نتیجه عبرتهاست (۱۴۰) عزت و بزرگی رسیدن بمقصد است (۱۴۱) عاقل آنست که عاقبت بین باشد (۱۴۲) جاهل آنست که قدر خود نشناسد (۱۴۳) راستی و راستگوئی ترا نجات دهد اگرچه از گفتن او در خطر باشی (۱۴۴) دروغ زیان رساند اگرچه از او در امن و امان باشی (۱۴۵) عالم زنده است اگرچه مرده باشد (۱۴۶) جاهل مرده است اگرچه زنده باشد (۱۴۷) عاقل آنست که تجربه ها او را متنبه سازد (۱۴۸) جاهل آنست که آمال و آرزوهای او را گول زند (۱۴۹) ظاهر زیبائی نیکوئی صورت است (۱۵۰) و زیبائی باطن نیکوئی سیرت ست (۱۵۱) بجا آوردن کار خیر سهل تر است از بجا آوردن کار بد (۱۵۲) عجول و دست پاچه مخطی است اگرچه آرزو و سد (۱۵۳) آرام و متانی رسد بآرزوی خود اگرچه در گرفتار بها افتد (۱۵۴) آلهٔ و ابزار بزرگی کشادگی سینه و ظرفیت است (۱۵۵) کریم آنست که بدل احسان نماید (۱۵۶) لئیم آنست که بعد منت نهد (۱۵۷) زبان میزان سنجیدن انسان است (۱۵۸) روزگار ظاهر و آشکار کند سرهای پوشیده و مخفی را (۱۵۹) علم حجت است بر انسان مگر آنچه عمل کند از و (۱۶۰) گناهگار معتقد سزاوار گذشت نیست (۱۶۱) مردم بر دو قسم اند جوینده که نیابد و دارنده که قناعت نکند (۱۶۲) منافق زبانش خوشنود کند قلبش ضرر رساند (۱۶۳) علم قسمی از حیات است (۱۶۴) مودت و محبت قسمی از قرابت است (۱۶۵) نام نیک قسمی از عمر است (۱۶۶) نادان غریب است در شهر خود و بیت است نزد اقربای خود (۱۶۷) اراده و تدبیر موافق قسمی از راحت است (۱۶۸) هم و اندوه نگی قسمی از پیری و ناتوانی است (۱۶۹) صورت زیبا اولین سعادت است (۱۷۰) صحت ... بهترین لذت است (۱۷۱) شهوت قسمی از فریب گمراهی است (۱۷۲) کرم نیکوئی اخلاق و پرهیز از پستی است (۱۷۳) کریم آنست که عوض بدی نیکی کند (۱۷۴) علماء غریب اند بسبب زیادی جهال (۱۷۵) گناه ... ما ... حکم ... ه ... راد ...

باقی آئنده

تبدیلی جنس

از ڈاکٹر جارج ساوا ایم - ڈی

۱۹۳۱ء ... میں برلن میں پریکٹس کرتا تھا ایک دن بائیس تیئیس سال کا ایک خوبصورت دبلا پتلا نوجوان میرے مطب میں آیا جس کی نشست و گفتگو کے انداز میں غیر معمولی شرمیلا پن تھا۔ وہ چند سکنڈ تک بالکل خاموش بیٹھا رہا لیکن اس کے ہونٹوں کو بار بار ہلکی لرزش ہوتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتا ہے لیکن شرم سے رک جاتا ہے۔ میں نے اس کا نام درج کرنے کے لئے فائیلنگ کیبنٹ سے ایک کارڈ نکالا۔ اور پوچھا۔

"آپ کا نام؟"

"جوہن ڈوران"

"عمر؟"

"تئیس سال"

"پیشہ؟"

"مغنی"

اس کی آواز غضب کی سریلی تھی میں نے دل میں کہا — ان آرٹسٹوں کی بھی عجیب حالت ہے۔ یہ لوگ اپنے اعمال کی نزاکت اور سریلے پن کو روزمرہ کی زندگی میں بھی شامل کر لیتے ہیں

میں نے پوچھا "ہر ڈوران! آپ کو کیا شکایت ہے؟"

نوجوان نے نیچی نظریں کرکے ہونٹوں پر زبان پھیری اور شرمائے ہوئے انداز میں بولا "اجازت دیجئے کہ میں اپنے بچپن کا کچھ حال بھی عرض کر سکوں"

"فرمائیے"

میرا باپ ایک گاؤں میں پادری تھا اور اسی نے مجھے موسیقی کی ابتدائی تعلیم دی تھی اور میں گرجا میں دعائیں گایا کرتا تھا۔ چونکہ میری آواز اچھی تھی اس لئے میری ماں اور اسکول ماسٹر کے اصرار پر مجھے موسیقی کی باقاعدہ تعلیم کیلئے ڈرسڈن بھیج دیا گیا۔ وہاں چند سال بعد موسیقی کا کورس ختم کرکے میں نے ڈپلوما حاصل کر لیا۔ اب میں برلن کا ایک مشہور اوپیرا وائلن نواز ہوں اور مجھے اپنے کام سے محبت بھی ہے ..."

آواز میں اس قدر ترنم تھا کہ مجھے بار بار محسوس ہوتا تھا کہ نوجوان اپنا حال نہیں سنا رہا بلکہ مجھے موسیقی کی تعلیم دے رہا ہے میں نے قطع کلام کرکے پوچھا "کیا آپ کو بچپن میں کوئی خاص بیماری ہوئی تھی؟"

وہ بولا "نہیں لیکن کمزور ہمیشہ رہا اور اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ میرے والد کی زندگی چونکہ بہت ہی خشک اور مذہبی تھی اور وہ ... کھیل کود سے متنفر تھے اس لئے میں نے کبھی جسمانی ورزش یا کھیل میں حصہ نہیں لیا —"

نوجوان اپنی داستان جاری رکھنا چاہتا تھا لیکن میں اس کے سریلے نغموں سے زیادہ لطف اندوز ہونا نہیں چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد مجھے ایک ضروری آپریشن کے لئے ہسپتال جانا تھا میں نے اس کی بات کاٹ کر سنجیدہ لہجے میں پوچھا کہ "آخر آپ میرے پاس کیوں تشریف لائے ہیں۔ کہیے کہ آپ کو شکایت کیا ہے؟" نوجوان کے خوبصورت چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ نظریں زمین پر گڑا کر اس نے دانتوں سے ہونٹ چبا کر بولا "میرے دل میں عورتوں کے لئے کوئی کشش نہیں ہے۔"

"کیا آپ کا بچپن سے یہی حال ہے؟"

"جی نہیں سخت مذہبی ماحول میں پرورش پانے کے باوجود گاؤں کی لڑکیوں سے میری بہت دوستی تھی اور ان کے ساتھ کھیلنے میں مجھے مسرت محسوس ہوتی تھی۔"

"موجودہ حالت کب سے ہوئی؟"

"تین چار سال سے۔"

"کیا آپ تنہائی پسند ہیں؟"

"جی نہیں میرے دوستوں کا حلقہ کافی وسیع ہے۔"

"آپ کی دوستی مردوں سے بھی ہے؟"

"جی ہاں"۔

میں نے نوجوان کو سر سے پیر تک غور سے دیکھا۔ وہ اور بھی شرمایا جا رہا تھا۔ "کیا آپ کا کسی مرد کی جانب کھنچاؤ ہے؟" ایسا معلوم ہوا کہ میں نے اس کی کسی دکھتی رگ پر انگلی رکھ دی ہے اس نے سر جھکا لیا چہرے پر کچھ عجیب قسم کی بے چینی ظاہر ہوئی اور وہ خاموش رہا۔

میں نے ... "دیکھئے ہر ڈوران! ... ایک ڈاکٹر ہوں۔ آپ کو مجھ سے کوئی بات چھپانی نہیں چاہئے"

اس کی نظریں بدستور زمین پر گڑی ہوئی تھیں ... رک رک کر بولا "میں ... اپنے دوست جارج سے بہت محبت ہے"

"... تو کوئی ... نہیں ہے!"

"لیکن یہ محبت ایسی نہیں جیسی ایک دوست دوسرے دوست سے ہوتی ہے ... وہ بہت قوی ہیکل خوبصورت جوان اور ماہر موسیقی ہے۔ میرے ساتھ ڈرسڈن کے میوزک اسکول میں پڑھتا تھا۔ اس سے میرے ہمیشہ گہرے دوستانہ تعلقات رہے لیکن کچھ عرصہ سے اس دوستی کی نوعیت کچھ بدل سی گئی ہے اور اس میں رشک و رقابت کا جذبہ شامل ہو گیا ہے۔ میرا دوست لڑکیوں کا بہت شائق ہو گیا ہے اور جب مجھے وہ اپنے عشق و محبت کی داستانیں سناتا ہے تو میرے دل میں رشک کی آگ بھڑک اٹھتی ہے شروع میں میں نے ان جذبات پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن چند ماہ ہوئے جب میں نے اس کو ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے دیکھا تو میں ضبط نہ کر سکا اور ... آبدیدہ ہو کر اس سے کہا مجھے تم سے بہت محبت ہے تم لڑکیوں کے ساتھ ... جایا کرو۔ جارج نے میری گفتگو کا بہت مذاق اڑایا اور کہا کہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہے ہو۔ تم میرے بہترین دوست ہو اس کے علاوہ کیا چاہتے ہو۔ جارج کے ان الفاظ سے میرے دل پر بجلی سی گر پڑی میں نے کچھ جواب نہیں دیا۔ خاموشی سے مکان واپس چلا آیا۔ لیکن تمام رات روتا رہا اور مجھے نیند نہ آئی۔ دوسرے دن بھی میں بہت مغموم اور افسردہ رہا اور کئی بار خودکشی کا ارادہ کیا لیکن بعد میں اپنے ان غیر قدرتی جذبات سے خود متوحش ہوا اور لڑکیوں سے میل جول بڑھانے کی کوشش کی لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ میرے دل میں لڑکیوں کے لئے کوئی کشش تو پہلے ہی نہ تھی اب مجھے ان سے نفرت ہو گئی ...

... اور عورتوں کی نفرت کا جذبہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے میں ہر وقت غمگین رہتا ہوں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے سر پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے اور میری صحت گرتی جا رہی ہے"۔

نوجوان آبدیدہ ہو گیا۔ میں نے اس کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے پر محبت لہجہ میں کہا "آپ اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہیں جو محسوسات آپ نے ظاہر کئے ہیں وہ نوعیت کے لحاظ سے منفرد نہیں ہیں بلکہ بہت سے نوجوانوں میں پائے جاتے ہیں بعض میں کم بعض میں زیادہ ضرورت صرف یہ ہے کہ ان محسوسات کو قابو میں رکھا جائے آپ نے اچھا کیا جو میرے پاس مشورے کے لئے آ گئے اب میں آپ کا طبی معائنہ کرنا چاہتا ہوں"

میری زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی تھے کہ نوجوان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے بہت ہی گھبرا کر کہا "ڈاکٹر صاحب معائنہ کی کیا ضرورت ہے؟"

میں نے ہمدردانہ لہجہ میں جواب دیا۔ "میں آپ کی صحت کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے صرف اعصاب کی حالت دیکھنا چاہتا ہوں" معائنہ کی اصلی غرض و غایت چھپانے کے لئے میں . . . .

نے عام ڈاکٹروں کے انداز میں اس کے سینے پر اسٹیتھسکوپ رکھ دیا اور اس سے کھانسنے کو بھی کہا . . . . . . حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہ تھی . . . . اس طرح نوجوان کو مغالطہ ہو گیا کہ میرے معائنہ کی نوعیت ... اور اس نے کسی قسم کی جھجک ظاہر نہ کی لیکن اسے کیا خبر تھی کہ میں اس ... معائنہ کے دوران میں وہ خصوصیات ... رہا ہوں جو صحیح تشخیص کیلئے ضروری تھیں۔ اس کی جلد بہت نرم اور بالوں سے صاف تھی۔ باتوں ہی باتوں میں اس نے یہ بھی خیال کر لیا کہ اسے کچھ عرصے سے ڈاڑھی مونڈنے کی ضرورت نہیں پڑی مجھے سب سے زیادہ حیرت اس کے سینے ... کو دیکھ کر ہوئی جو منزل شباب میں قدم رکھنے والی ایک دوشیزہ کے سینے کی طرح تھے ... معائنہ کے ... میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ... نادر کیسوں میں ہے جن پر پروفیسر ... نے بہت قابلیت اور تفصیل سے بحث کی ہے۔ یعنی مکمل ... جنسیت جس کی طبی دنیا میں دس پندرہ سال کے بعد ہی کوئی مثال دستیاب ہوتی ہے۔

اصل میں اس تبدیلی کی ابتدا بچے کی پیدائش سے پیشتر جنین میں ہوتی ہے جنین میں آثار زندگی پیدا ہونے کے بعد چند ہفتوں تک بچے کی کوئی جنس نہیں ہوتی اور اس کے زنانہ مردانہ دونوں اعضا ہوتے ہیں بعد میں ایک خاص عضو کے سکڑ جانے یا غائب ہو جانے سے بچے کی جنس قائم ہو جاتی ہے موجودہ طب کا دائرہ علم باوجود حیرت انگیز ترقیوں کے باوجود محدود ہے جیاں جنسیت کے عمل کی تشریح اب تک نہیں کی گئی ہے اور وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ بطن مادری سے جو بچہ عالم وجود میں آنے والا ہے وہ لڑکا ہوگا یا لڑکی اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض شعبدہ بازوں یا مکار دوا فروشوں نے عوام کی خوش عقیدگی سے نا جائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اور اس قسم کے دعوے کئے ہیں کہ وہ اپنی دعاؤں یا دواؤں سے ماں کے پیٹ میں بچہ کی ایک خاص جنس قائم کر سکتے ہیں لیکن اس پراسرار قانون قدرت کو بدلنا اب تک ناممکن ثابت ہوا ہے میری نوعمری میں ہو سیو فلپ ایک جاہل اور عطائی دوا فروش روس سے آیا تھا۔ اس زمانے میں ملکہ روس حاملہ تھی۔ فلپ نے دعوی کیا تھا کہ اس کی دوا اور دعا سے خاندان شاہی میں فرزند تولد ہوگا اور اس نے زار نکولس ثانی سے لاکھوں روپیہ فیس کے وصول بھی کر لیے لیکن انجام کار اس کی دعا بھی بے اثر رہی اور دوا بھی اور ملکہ کے بطن سے بیٹی پیدا ہوئی۔

اکثر و بیشتر حالات میں جنین کے یا تو مردانہ اعضا کلیتاً غائب ہو جاتے ہیں یا زنانہ اعضا اور بچے کا نشو و نما ایک لڑکے یا لڑکی کی حیثیت سے ہوتا ہے لیکن بہت سی چیزوں کی طرح اس قاعدۂ قدرت میں بھی مستثنیات ہوتے ہیں بعض اعضا کلیتاً غائب ہونے کے بجائے سکڑ کر پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور کم زور طریقے پر ان کا عمل جاری رہتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعد کی زندگی میں بغیر کسی ظاہری وجہ کے بعض افراد کا رجحان جنس مخالف کے بجائے اپنی ہی جنس کی جانب ہو جاتا ہے۔ مرد غیر فطری حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور عورتوں میں مساحقت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جنسی جرائم میں اس قسم کے نشو و نما کا نمایاں ہاتھ ہوتا ہے لیکن طبی حقائق نظر انداز کر دیے جاتے ہیں اور مجرم کو قدرت کی ستم ظریفی یا دوسرے الفاظ میں قدرت کی کوتاہیوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے لیکن مکمل تبدیلی جنس کے واقعات شاذ ہیں میری تشخیص اب بالکل قطعی تھی اور مجھے یقین ہو گیا تھا اس نوجوان کی جنس درحقیقت تبدیل ہو رہی ہے۔ ابھی پورے وثوق کے ساتھ پیشین گوئی تو دشوار تھی کہ تبدیلی مکمل ہوگی یا ادھوری۔ لیکن یہ سوال فی الحال اہم نہ تھا اور مزید معائنہ و تجربہ کے بعد پوزیشن واضح کی جا سکتی تھی اس وقت میرے سامنے سب سے پہلے اہم سوال یہ تھا کہ شرمیلے نوجوان کو اس راز سے کسی طرح مطلع کیا جائے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ میرا انکشاف اس کے لئے کہیں ناقابل برداشت نہ ثابت ہو اور وہ بالکل مایوس نہ ہو جائے۔ میں نے پورے غور و فکر کے بعد بہت ہی محتاط الفاظ اور ہمدردانہ لہجے میں اپنے نظریات و شبہات ظاہر کیے۔ مجھے مسرت ہے کہ نتیجہ خاطر خواہ ثابت ہوا اور نوجوان نے کوئی خاص پریشانی ظاہر کئے بغیر کہا۔

”آخر اس مصیبت کا کوئی علاج بھی ہے۔“

میں نے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

”مصیبت کیسی؟ ـــ آپریشن کے بعد آپ کی حالت بالکل درست ہو جائے گی۔“

میں نے محسوس کیا نوجوان اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کی پوری کوشش کر رہا ہے بولا ”آپریشن میں کیا ہوگا۔“ میں نے ظاہری لاپروائی سے جواب دیا ”کچھ نہیں۔ یا تو موجودہ مردانہ اعضا کی حفاظت اور جنسی تبدیلی کو روکنے کے لئے زنانہ غدود خارج کر دیئے جائیں گے یا تبدیلی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے زنانہ غدود کو قدرتی نشو و نما کا موقع دے دیا جائے گا۔“

اس نے کہا ”ڈاکٹر صاحب اب مجھے کیا کرنا چاہئے میں اپنے لئے کون سی بات پسند کروں؟“

میں نے جواب دیا ”آپ کی پسند کا کوئی سوال نہیں۔ آخری فیصلہ میرے ہاتھ میں ہے کہ بدستور مرد رہنا آپ کے لئے مفید ہوگا یا عورت کی زندگی اختیار کرنا۔

اس نے میری طرف متحیر نگاہوں سے دیکھا یہ حقیقت اس کے سامنے سامنے منکشف ہوتی جا رہی تھی کہ اب سوال ذاتی رائے کا نہیں بلکہ قانون قدرت کے سامنے سر جھکا دینے کا ہے۔“

آخر کار اس نے مایوسی کے لہجے میں کہا۔ ”آپ جو چاہیں کریں۔ آپ کو اختیار ہے لیکن مجھے دیوانگی سے نجات دلوا دیجئے۔“

نوجوان رخصت ہو گیا۔ دوسرے دن میں نے برلن کے دو مشہور اسپیشلسٹوں کو تمام واقعات سے مطلع کیا۔ طویل بحث کے بعد ہم تینوں کی رائے یہی ہوئی کہ آخری فیصلہ کے لئے پہلے نوجوان کے شکم کو کھول دیا جائے۔

شہر کے سب سے بڑے ہسپتال میں آپریشن کا انتظام کیا گیا۔ دونوں سرجن میری مدد کے لئے موجود تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی ڈاکٹر ہمارے اس انوکھے تجربے کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ نوجوان کا شکم چاک کرنے پر معلوم ہوا کہ اس میں تمام زنانہ اعضا ایک نابالغ کم سن لڑکیوں کی طرح موجود ہیں۔ چوں کہ زنانہ اعضا زیادہ نشو و نما یافتہ تھے اس لئے ہم تینوں سرجنوں نے طے کیا کہ جنس کی تبدیلی کو روکنے کے بجائے اب قدرت سے اشتراک کرنا اور اس تبدیل کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دینا ہی مناسب ہے۔ آداب پیشہ کے لحاظ سے میں اس حیرت انگیز آپریشن کی تفصیلات بیان نہیں کر سکتا صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ ہم نے پانچ ماہ کی مدت میں یکے بعد دیگرے سات آپریشن کئے اور جو متعلقہ اعضا کم تھے انھیں آخر سے تیار کر لیا۔ ساتویں آپریشن کے بعد جب مریض بیدار ہوا تو وہ مرد نہیں بلکہ مکمل عورت تھا! اس کامیاب آپریشن کو یورپ میں بہت شہرت حاصل ہوئی۔ اور آخر کار سرکاری کاغذات میں کا ہر ... ڈورن کو فرالین جوہانہ ڈورن تسلیم کر لیا گیا۔ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے اب میرا تعلق اچھے مریض سے ختم ہو گیا تھا لیکن جذبۂ تجسس کو تسکین دینے کے لئے میں اس کے حالات سے باخبر رہتا تھا۔ ایک سال کے اندر فرالین ... نغموں کی دلکشی بڑھ گئی۔ اور اس کی قسمت پہلے سے کہیں بہتر تھی ... ... سرے سال فرالین جوہانہ ڈورن کی شادی ... کے جنین ... دوست جانج کے ساتھ ہو گئی اور ... ابھی اس شادی میں دلی مسرت کے ساتھ شریک ہوا تھا۔ خاتون کی ازدواجی زندگی بہت ہی خوش گوار اور کامیاب بھی اور میں اکثر سوچتا تھا کہ اگر موجودہ سرجری کی مدد اس کے شامل حال نہ ہوتی تو یہ مسرور و شاد کام عورت اب تک ایک مصیبت زدہ مرد کی ناکام زندگی بسر کرتی ہوتی۔

تبصرے

”چارمینار“ ہفتہ وار حیدرآباد دکن

بدل اشتراک ... سالانہ گیارہ روپیہ ششماہی چھ روپیہ فی پرچہ چار آنے۔

پتہ ... دفتر چارمینار ہفتہ وار عقب صدر ناکہ کوتوالی گول بنگلہ افضل گنج حیدرآباد دکن۔

مملکت حیدرآباد کی قومی صحافت میں ”پنچ“ کی کمی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی اور غالباً اسی نقطۂ نظر سے حکیم انصاری صاحب کی سرپرستی اور حکیم سید نور الحق صاحب کی ادارت میں جون ۱۹۴۶ء کے آخری ہفتہ سے اس مزاحیہ ہفتہ وار کا اجرا عمل میں آیا ہے جس کے اب تک چار شمارے شائع ہو چکے ہیں مضحکات اور طنزیات ہر زبان میں کافی اہمیت رکھتے ہیں اور اس عنوان سے بڑے بڑے معرکے سر کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ”چارمینار“ بھی اسی مقصد کے ساتھ عالم وجود میں آیا ہے کہ ملک کے نام نہاد قومی خدمت گاروں کے عذاب سے ملک کے عوام کو نجات دلائے۔

انگلستان کے مشہور ادیب چسٹرٹن سے ایک مرتبہ جب طنزیات کی تعریف پوچھی گئی تھی تو اس نے نہایت ہی مضحک انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔

”سور کو اس سے بھی زیادہ مکروہ شکل میں پیش کرنا جیسا کہ خدا نے اسے بنایا ہے طنز یا تضحیک ہے۔“

لیکن طنز اور تضحیک سے قطع نظر مزاح ایک جداگانہ چیز ہے اور جس کی تعریف ... کی تاثر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ... زا کافی نہ ہوں گی ہے کہ۔

”از دشنام گدایاں و سیلئی زناں و زبان شاعراں و ستم گاں مرنجید“

اردو ادب کے متقدمین سودا و انشا ...

رم جھم

جب انگلستان کے ایوان عام میں حیدرآباد کے مسئلہ پر مباحثہ ہوا تو مسٹر اٹیلی نے مسٹر چرچل پر الزام لگایا کہ وہ ہمیشہ "ہندو" کو "غلطی" کے معنی میں استعمال کرتے رہے ہیں! اس الزام کا جواب دوران مباحثہ میں مسٹر چرچل نے سخت احتجاج کے ساتھ دیا اور ان کے ساتھی تو مسٹر اٹیلی کو الفاظ واپس لینے پر مجبور کرنے لگے! —
گویا مسٹر اٹیلی بھی کوئی "مجسم غلطی" ہیں یا اپنی ہی لغت میں "ہندو" حالانکہ مسٹر چرچل نے اپنی ایک نجی گفتگو میں ہمارے نامہ نگار خصوصی سے کہا کہ مسٹر اٹیلی ہمیشہ "مسلمان" کو "غلطی" کے معنی میں استعمال کرتے ہیں — ہم نہتے ہیں ہندو اور مسلمان ہیں کس شمار قطار میں جبکہ "دولت متحدہ" کی لغت میں "انگریز" ہی ایک ایسا لفظ ملتا ہے جس کے معنی ہیں — "سچائی"!
اب ہندوستان کے پنڈتوں اور ابوالکلاموں کا یہ کام ہے کہ وہ ثنا مسٹر اٹیلی اور "الہلالوں" سے یہ ثابت کردکھائیں کہ واقعی منوجی نے "برہمن" کو سچائی کہا تھا اور وہ سچائی چونکہ دولت متحدہ کی فرہنگ کی رو سے صرف انگریز ہے اس لئے انگریز ہی برہمن بھی ہے! اس طرح مسٹر اٹیلی اور منوجی کی سچائی مل کر اور کچھ نہ سہی تو ایوان عام سے باہر ایک خیالی "اکھنڈ ہندوستان" بنا سکتے ہیں۔ اس بارے میں مولانا ابوالکلام کی رائے نہ جانے کیا ہوا ور قدوائی نہ جانے کیا کہیں! — "جے ہند!"

حیدرآباد کے معیاری روزنامے جو ملک کی اونچی اونچی کوٹھیوں میں پڑھے جاتے ہیں۔ اور بازاری چیتھڑے جو بازاروں ہی میں پامال کئے جاتے ہیں۔ یک زبان ہوکر سر مرزا ہی کو مسٹر اٹیلی کی اصطلاح میں ایک چلتی پھرتی "غلطی" ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ سر مرزا بیچارے رفیع احمد قدوائی وزیر مواصلات اور ابوالکلام آزاد وزیر تعلیمات کی طرح حکومت ہند کے زرخرید تو بہرحال نہیں ہیں — البتہ وہ حیدرآباد کی اونچی اونچی کوٹھیوں کو انتا پست کرنا ضرور پسند کرتے ہیں کہ وہاں "رہبر" کی رہزنی بے اثر بن جائے اور "گزٹ" تنگ بازار! جب ہی تو اب ہر خانہ زاد بنگال اور دکن کے جعفر اور صادق اور مرزا سے تڑپ تڑپ کر کہہ رہا ہے کہ —

"حضور! پیٹھ پر ماریئے لیکن پیٹ نہ ماریئے"

اور سر مرزا کو شاید اسی لئے ہندوستانی مسلم صحافت کے سارے تابندہ آفتاب جن میں رہبر اور گزٹ جیسے لاکھوں تارے ٹمٹماتے ہیں خراج عقیدت ادا کر رہے ہیں کیونکہ ان کو بھی پیٹ کی حفاظت پیٹھ سے زیادہ عزیز ہے!!
اب بتلایئے! شکایت "پیٹ کی دیوی" کی پوجا کرنے والوں سے کی جائے یا سر مرزا کی زمانہ شناسی سے؟ ہمارا سوال مولانا ابوالکلام کی عالمانہ بصیرت کا محتاج توجہ ہے اور رفیع احمد کی مواصلاتی روح سے برسر پیکار بھی ہے!!

حکومت ہند ایک طرف تو حیدرآباد کو مملکت ہندوستان کا جزو لاینفک کہہ رہی ہے اور دوسری طرف حیدرآباد کو "فوجی کارروائی" سے ڈرا رہی ہے — ہماری ملکی زبان میں اسی کو شاید "ہمسایہ سے لڑنا" کہتے ہیں۔ اور غیر ملکی زبان میں "ہمسایہ چھوڑنا" — یہ بحث ہی نہیں کہ ہمسایہ اپنا ہی یا غیر! — "جے ہند"!!

تبصرے

"بہن" ماہنامہ۔ لاہور۔ سالانہ چندہ چار روپیہ۔ قیمت فی شمارہ آٹھ آنہ۔
پتہ:۔ دفتر ماہنامہ "بہن" ۴۴ مال روڈ۔ لاہور

یہ مجلہ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ مطابق مئی ۱۹۴۸ء سے محترمہ سیدہ سعیدہ صادق کی ادارت میں ملک بردین بیگم منصور جعفری اور بیگم نادرہ سبزواری کی اعانت سے شائع ہو رہا ہے جو "انجمن خواتین الشیعہ" لاہور کا سرکاری ترجمان ہے اور جس کی اشاعت کا مقصد جناب سیدہ کی مشعل سیرت کی روشنی میں مقصود اتحاد کے ساتھ ملک کی خواتین میں ادبی ذوق پھیلانا، معیاری و اصلاحی امور پیش کرنا، مردوں کی ناجائز قیود سے آزادی حاصل کرنے میں مدد کرنا، امور خانہ داری کی طرف راغب کرکے بچوں کی تعلیم و ترتیب کا سچا وقوف پیدا کرنا ہے لیکن اپنی منزل مقصود کی سمت کوچ کرنے والے قافلہ نے پہلا قدم ہی اس عذر کا سہارا لے کر اٹھایا ہے کہ —
"ناگزیر مشکلات کی وجہ سے وہ معیار پیش نہیں کیا جا سکا جس کا ارادہ تھا"

اور یہی ارادہ کی کمزوری و ضعف ہے جو عورت کی فطرت ہے — مگر اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ اسی کی خاک سے ٹوٹا شرار افلاطون اور ایسے لاکھوں شرارے ٹوٹتے ہی رہیں گے۔ بہرحال ہم خوش ہیں کہ ہماری قوم کی خواتین نے تعلیمی مدارج حیات کو پہچان لیا اور اپنے ان حقوق و مراعات کا مطالبہ کرنے کے لئے پیش قدمی بھی کی جنھیں وہ اب سے بہت پہلے ہی پانے کی مستحق تھیں۔ ان خیر مقدمی جذبات کے ساتھ ساتھ ہم اپنی ان معزز بہنوں کو جن کے حوصلہ نے "بہن" کے اجراء کی جرأت کی ہے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ موجودہ صدی کی سیاسیات بہت کم اشخاص کے بس کی بات ہے اس لئے وہ حکومت پاکستان کے خلاف کوئی ایسا ماحول تیار کرنے میں کسی عاقبت نا اندیش ادارہ کا ہاتھ نہ بٹائیں جس سے آنے والی نسلیں بدگمانیوں کا شکار رہتی رہیں! اس وقت نہ صرف پاکستان بلکہ سارے عالم اسلام میں جو شدید انحطاط نظر آتا ہے وہ نتیجہ ہے اسی نوعیت کی پچھلی بدگمانیوں کا جن کو بڑی حد تک اُن کی تنگ نظری نے اور بھی شدید بنا دیا۔ اور یہ شدت پسندی آل ہے مسلمان عورتوں کی اس رجعت پسند ذہنیت کا جو اُن کے عیش پسند مردوں نے پیدا کیا۔ مگر یہ اس وقت تک کی بات ہے جب "آتش جوان تھا" اور "اسداللہ خاں رند شاہد باز"۔ آج ہندوستان اور پاکستان کی مسلمان عورتوں کے لئے یقیناً پردہ کا مسئلہ بہت زیادہ قابل توجہ ہے جس کے بارے میں قرآن مجید کے سورۂ نور کی چوبیسویں آیت تو یہی فیصلہ سناتی ہے کہ عورتیں اپنے سروں گردنوں اور سینوں کو چھپائیں اور اپنے شوہروں، بھائیوں، بھتیجوں، غلاموں اور اولاد کے علاوہ کسی اور کے سامنے بناؤ سنگار کرکے نہ آئیں۔ اس آیت سے کہیں یہ نتیجہ تو نہیں نکلتا کہ وہ اپنا منہ چھپائے دولت خانہ کی مسند پر ڈٹی رہیں۔ پھر چونکہ اس باب میں خود مجتہدین متفق الرائے نہیں ہیں اس لئے سیاسی اختلافات کو اس مسئلہ کی آڑ میں خواتین کے سامنے پیش کرنا کوئی قابل ستائش حرکت نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ اس نوعیت کے مضامین کافی احتیاط سے شائع کئے جائیں گے۔

چونکہ مجلہ کا آغاز امید افزا ہے سرورق بھی کافی محنت سے تیار کیا گیا ہے اور مضامین و منظومات بھی سلیقہ شعاری سے منتخب و شائع کئے گئے ہیں اس لئے ہماری دلی تمنا ہے کہ یہ کوشش کامیاب رہے اور قوم کی خواتین کی صحیح رہبری کا سلسلہ جاری رہے تاکہ وہ مستقبل کے لئے مفید ثابت ہوں۔ ہم اپنی قوم کی تعلیم یافتہ خواتین سے قوی امید کرتے ہیں کہ وہ "بہن" کی رکنیت قبول کرکے اپنی آئندہ زندگی کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل "ادارۂ بہن" کے تعاون سے مرتب کریں گی جس سے شاعر مشرق کی توقعات پایۂ تکمیل کو پہونچیں گی جیسا کہ انھوں نے کہا کہ —

دکن کا ایک ہفتہ

ہندو جاتریوں کی امداد۔ حکومت سرکار عالی نے غیر منقسم ہندوستان کے زائرین کی مدد کے لئے جو ہندوستان کے جگناتھ دھام، بدری ناتھ دھام وغیرہ جیسے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے، پانچ ہزار روپے سالانہ منظور کئے تھے۔

موجودہ حالات کے تحت جب کہ روپے کی قوت خرید کم ہوگئی ہے اور ریلوں کے کرایے بھی بڑھ گئے ہیں حکومت سرکار عالی نے اس رقم کو بڑھا کر دس ہزار روپے کر دی ہے۔

قتل عام کی سزا۔ کوتوالی ملگنڈہ نے تین مجرموں کو بتاریخ ۱۹ر جولائی بوقت سپہر موت کے گھاٹ اتار کر کیفر کردار کو پہونچا دیا۔ یہ مجرم اس جتھے میں شریک تھے جس نے امسال حیدرآباد ملگنڈہ شاہراہ پر گنڈر امپلی میں خطرناک حملہ کیا تھا۔

کمیونسٹوں کی درندگی۔ کمیونسٹوں کی ایک بڑی جماعت نے موضع رامپور تعلقہ ہنور نگر ضلع ملگنڈہ پر حملہ کیا اور کئی مکان لوٹ لئے۔ ان اشرار نے تین ہندوؤں کا اغوا کیا جنھیں بعد میں نہایت سفاکی کے ساتھ مار ڈالا گیا۔

حیدرآباد کو ضروری دوائیں بھیجنے کا انتظام صلیب احمر پاکستان کے مساعی

کراچی ۲ر اگسٹ پاکستان کی انجمن صلیب احمر نے حیدرآباد دکن کی انجمن ہلال احمر کی درخواست پر حیدرآباد کو ضروری دوا میں بھیجنے کا انتظام کر دیا ہے۔

ہندوستان کی ایک اور الزام تراشی

حیدرآباد ۴ر اگسٹ حکومت سرکار عالی کی ترجمان ہندوستان کے تراشے ہوئے اس الزام کی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ کراچی کے قریب جو طیارہ ٹوٹ کر گرا ہے اس کا تعلق حیدرآباد سے ہے حکومت سرکار عالی کو اس طیارے یا اس حادثہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے بجز اس کے کہ انسانی جانوں کے نقصان پر حکومت افسوس کرتی ہے بالحاظ اس کے کہ مصیبت زدوں کی قومیت کیا تھی۔

حیدرآباد کی سرحدوں پر مزید حملے

حیدرآباد ۴ر اگسٹ ۲۱ر اور ۲۸ جولائی کے درمیان انڈین یونین سے حیدرآبادی علاقہ پر مزید (۳۵) حملے کئے گئے ہیں، اس طرح ۱۵ر ستمبر کے بعد سے حملوں کی تعداد مجموعی طور پر ۱۹۹ تک پہونچ گئی ہے۔

ان میں سے (۲۵) حملے بمبئی کی سرحد سے اور دس صوبہ جات متوسط کی سرحد سے کئے گئے ان میں چھ ملازمین سرکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا نیز چار غیر سرکاری افراد ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ دو ملازمین سرکار اور پانچ غیر سرکاری افراد کا اغوا کیا گیا۔

بارگاہ خسروی سے مادر وطن کے سچے سپوت ہز اکسلنسی میر لائق علی کے استعفیٰ کی نامنظوری ایجنٹ جنرل پر مولوی احمد محی الدین چیف سکریٹری کا تقرر۔ حیدرآباد ۵ر اگسٹ اورینٹ پریس کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جلالت الملک حکیم السیاست شہریار دکن و برار نے مملکت آصفیہ کے ہر لعزیز مادر دکن کے سچے سپوت ہز اکسلنسی میر لائق علی کے استعفیٰ کو نامنظور فرماتے ہوئے نواب زین یار جنگ بہادر کی ایجنٹ جنرلی سے علیحدگی کا حکم صادر فرمایا ہے اور ان کی جگہ مسٹر احمد محی الدین رضوی چیف سکریٹری کو دہلی میں ایجنٹ جنرل حیدرآباد مقرر فرمایا ہے۔

کھجور کی ضبطی۔ حیدرآباد ۵ر اگسٹ بلحاظ حفظ ما تقدم حکومت مقامی کے حکم کی بناء پر بلدیہ نے شہر کے مختلف مقامات پر بہینڈ کھجور کو ایک کافی مقدار میں ضبط کر لیا جس کی قیمت دس ہزار سے زائد بیان کی جاتی ہے ضبطی کے بعد مالکوں کو فوری قیمت ادا کر دی گئی ہے وہ کھجور کو تلف کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کھجور پر مکھیاں کثرت سے بھنبھناتی ہیں اس لئے ہیضہ کی انسدادی تدابیر کے طور پر کھجور کو ضبط کیا گیا۔

کلورین کے بدل کی دریافت۔ حیدرآباد ۵ر اگسٹ معلوم ہوا ہے کہ غیر سرکاری طور پر کلورین کے بدل کی دریافت کے لئے متعدد کوشش کی جا رہی ہیں اس سلسلہ میں بعض تجربات بھی کئے گئے ہیں لیکن وہ پوری طرح کامیاب نہ ہو سکے اب یہ توقع کی جا رہی ہے کہ بہت جلد اس کا حل دریافت کر لیا جائے گا۔

نواب محمد افضل علی خاں بہادر خلف نواب علی یاور جنگ مرحوم و مغفور اسپشیل انجنیر محکمہ برقی اضلاع سرکار عالی نے چیف الکٹریکل انجنیر محکمہ برقی بلدہ کا جائزہ مسٹر جے۔ دکن سے بتاریخ ۸ر شہریور ۵۷ف حاصل فرمایا۔ نواب صاحب ممدوح پہلے دکنی ہیں جو اس منصب پر فائز ہوئے ہیں۔

شاہ ذی جاہ پر افضال الٰہی

چار مینار پر بجلی گری

۱۰ر اگسٹ اطلاع ملی ہے کہ پرسوں چار مینار کے ایک مینار پر بجلی گر پڑی جس کے باعث ایک مینار خفیف متاثر ہو گیا۔ واقعات یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ سواری شاہانہ جب عین چار کمان میں پہنچی تو اچانک اور خلاف توقع اس میں کچھ خرابی پیدا ہو گئی جیسے ہی اس سواری مبارک رکی چار مینار کے سیدھے مینار پر بجلی گر پڑی۔ اس طرح ظل اللہ کو اللہ پاک نے بال بال بچا لیا۔ جیسے ہی جلالت الملک دوسری سواری میں تشریف فرما ہو کر آگے بڑھے سواری شاہانہ یکایک درست ہو گئی۔

اس واقعہ سے حیدرآباد کے ہندو مسلم سکھ، عیسائی، پارسی، لنگایت، پست اقوام غرض سب طبقات انتہائی متاثر ہیں اور سواری مبارک کے اچانک رک جانے کو ظل اللہ کی ایک تازہ کرامت سے تعبیر کر رہے ہیں۔

مسٹر منشی قلعہ بند ہو گئے۔ حیدرآباد ۱۰ر اگسٹ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کے ایم منشی ہندوستانی ایجنٹ جنرل برائے حیدرآباد جو دکن ہاؤس میں مقیم تھے اپنے حفاظتی فوجی دستے کے ساتھ بلملگری فورٹ میں منتقل ہو گئے ہیں۔

اس قلعہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی فوج کے قیام کے زمانہ میں اسکو تعمیر کیا گیا تھا اور فوجی نقطہ نظر سے اس کا محل وقوع اتنا اچھا ہے کہ پورا سکندرآباد اور حیدرآباد اسکی زد میں ہے۔

حیدرآباد کانگریس کے ایک رکن نے شولاپور میں بم سازی کا کارخانہ کھولا۔ حالیہ دیہاتوں میں اسی کارخانہ کے بم استعمال کئے گئے۔ حیدرآباد ۱۰ر اگسٹ ایک باوثوق اطلاع کے بموجب بیان کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی مجلس عاملہ کے ایک رکن مسٹر پھولچند گاندھی نے شولاپور میں بم سازی کا ایک کارخانہ کھول دیا ہے۔

حیدرآباد کے سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ بلدہ میں بم کے حالیہ دھماکوں کے سلسلہ میں پھولچند کے کارخانہ کے تیار شدہ بم کثیر تعداد میں پائے گئے ہیں۔

روغن گیاس کا بدل معلوم کر لیا گیا۔ حیدرآباد ۱۲ر اگسٹ گیاس کے تیل کا بدل معلوم کرنے والے شہری کے نام کا انکشاف ہو گیا ہے۔ یہ موتی گلی حیدرآباد کے باشندے مسٹر حکیم دلدار علی ہیں۔

ان کے فارمولے کے بموجب گیاس کے تیل کا یہ بدل روغن گیاس کی موجودہ قیمت سے سستا ہی ہوگا لیکن کہا جاتا ہے کہ اگر اسے تجارتی پیمانہ پر تیار کیا جائے تو اس کی قیمت بہت کم یعنی برائے نام ہو جائے گی۔

مسٹر حکیم دلدار علی نے اس نسخہ کی عنقریب رجسٹری کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

انسداد ہیضہ کی تدابیر کے لئے پچاس ہزار کی رقم کی منظوری۔ حیدرآباد ۱۲ر اگسٹ اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آنریبل مسٹر محمد یامین زبیری وزیر حکومت مقامی کی تجویز پر حکومت نے پچاس ہزار روپے کی رقم بلدہ میں انسداد ہیضہ کی تدابیر کے لئے منظور کی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر متعلقہ نے حسب ضرورت رقم صرف کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ یہ کمیٹی ناظم طبابت، ناظم بلدیہ اور چند دیگر حکام متعلقہ پر مشتمل ہے۔

عالم پور اور پلاس کھیڑہ پر حملے حکومت سرکار عالی کا احتجاج۔

۷ر اگسٹ سے گورنمنٹ ریلوے اسٹیشن عالم پور روڈ اور ۳ر اگسٹ سے موضع پلاس کھیڑہ ضلع اورنگ آباد پر جو حملے کئے گئے ہیں ان کے خلاف حکومت سرکار عالی نے حکومت ہندوستان سے احتجاج کیا ہے۔

حکومت سرکار عالی نے مطالبہ کیا ہے کہ ان حادثات میں حصہ لینے والے اشرار کو موثر سزا دی جائے اور ان پانچ مسلمانوں کی فوری رہائی کا انتظام کیا جائے جنھیں حملہ آور موضع پلاس کھیڑہ سے پکڑ لے گئے ہیں۔

حکومت سرکار عالی ان حملوں کے متعلق انتہائی سخت نقطہ نظر رکھتی ہے جو اس کے علاقہ پر بغیر کسی وجہ اشتعال کے کئے گئے ہیں۔ اور اس نے حکومت ہندوستان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس قسم کی لوٹ اور غارتگری کا فوری سد باب نہ کیا گیا تو وہ اپنی موجودہ حکمت عملی پر نظر ثانی کرنے کے لئے مجبور ہو جائے گی۔

۲۱ر شوال کو نواب عسکر علی خاں خلف نواب اکبر علی خاں بہادر نبیرہ نواب کرم جنگ مرحوم کا بعارضہ ہیضہ انتقال ہوا اللہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہووے۔

نشان اول

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہو جائے گی روانگی سے مجبوری ہے ۔ پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف ۔

حدیث سنۃ والجماعۃ عربی

- اتحافات السنیۃ فی الاحادیث القدسیہ ۔ ۳
- نقایہ منفی ۳
- مشارق الانوار ۵
- درۃ الواعظین عربی ترکی ۴
- مختصر النحوی فی شرح تعلیق النووی ۔ ۴
- شرح امالی علی قاری ۱
- درۃ المکلل رسالہ ما یتعلق بولایۃ النبی و جوہر المنظم ۴
- و شرح اسماء اللہ الحسنیٰ تاج العروس
- التحفۃ المرضیہ ۴
- تفریح الاحباب فی مناقب آل والاصحاب مترجم ۔ ۵
- منہاج عسقلانی و تقدیر و صلاح المعاد ۵
- خیر المواعظ ترجمہ فارسی جلد ثانی ۴
- شرح شیخ ابن اسماعیل بر تعلیم المتعلم ۔ ۲
- درۃ الناصحین ۳
- ترمذی شریف ۱۵
- مشکوٰۃ شریف ۱۰
- ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ۳۵ جلد ۳ تا ۱۰
- تلخیص الصحاح ترجمہ اردو ۵
- جامع ترمذی ۱۰
- سنن ابی داود ۱۰
- مجالس الابرار مع ترجمہ مطالع الانوار ۔ ۸
- نور الابصار فی مناقب اہل بیت النبی المختار ۴
- رحمۃ المہداۃ ترجمہ المشکوٰۃ محشی نصف اول ۱۰
- جوہر النقی فی رد علی البیہقی ۸
- ہادی المرشدین ۶
- مسند امام اعظم ۴
- خیر المواعظ ترجمہ اللہ جلد اول ۸
- مختار الصحاح ۱۰
- مفتاح دار السعادہ ۸
- سنن نسائی

حدیث سنۃ والجماعۃ فارسی

- افاضۃ الحجۃ و مفتاح الحقائق ۵
- ارشاد الطالبین ۴
- مالا بد منہ ۱
- شواہد النبوۃ جامی ۵
- بستان المحدثین ۲

حدیث سنۃ والجماعۃ اردو

- کوکب الہداۃ فی ترجمۃ المشکوٰۃ ۲۰
- و دلائل النجاۃ ترجمہ المشکوٰۃ
- و مظہر العجائب و ترجمہ شرح وقایہ کامل ۔
- نصرۃ المجتہدین برد ہفوات غیر المقلدین و چمنستان مرغوب ۴
- ظفر جلیل شرح حصن حصین ۴
- انتصار الحق ۶
- مراۃ الواعظین ترجمہ اردو نورہ الناصحین ۴
- مفتاح الصلوٰۃ و احادیث الاربعین ۔ ۲
- ایضاح الحق و تنبیہ الغافلین و وظیفہ مسنونہ ۔ ۵
- حکایات الصالحین و مناقب حنفیہ ۔ ۴
- انتہائی الاستوا و تجلی رحمانی ۵
- فیض الباری شرح بخاری ۵
- فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری پارہ ۷ و ۸ ۱۰
- ایضاً پارہ ۹ و ۱۰ ۱۰
- ایضاً پارہ ۱۱ و ۱۲ ۱۰
- ایضاً پارہ ۱۴-۱۷ تا ۱۸ ۱۵
- ایضاً پارہ ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ ۱۵
- تسہیل القاری شرح البخاری پارہ ۲۰

- تسہیل القاری شرح البخاری پارہ سوم ۵
- ایضاً پارہ ۵ ۴
- تنبیہ الغافلین ۲
- ناصر المحسنین فی اخلاق المرسلین ۲
- حکم النبی و کفر من یصلی ۳
- احوال الصادقین اجادۃ مجددیہ
- الحقوق و الفرائض کامل ۱۵
- زجر الشبان و الشیبہ عن ارتکاب الغیبۃ ۴
- احسن المواعظ ۳
- مقاصد الاسلام حصہ اول ۱-۸
- ایضاً حصہ دوم ۱-۸
- مقاصد الاسلام حصہ پنجم ۲
- انوار احمدی ۱-۸
- نافع المسلمین ۵
- صلاح المعاد بہشتیہ ۲
- فریدیہ و مراۃ خوارق عادات
- گلدستہ محمدیہ ۔
- شمائل الرسول ۶
- انتخاب صحاح ستہ ۳
- نصب الرایۃ عن احادیث القدسیہ ۔ ۲
- احکام العیدین کلام مبین ۳
- تحفۃ الزوجین رسالہ عقیقہ
- محرم النساء و سبیل النجات رسالہ
- شب برات
- باب الفتوح لمعرفۃ احوال الروح ۳
- فیض الباری ترجمہ صحیح البخاری پارہ پنجم
- ایضاً پارہ ۷
- ایضاً پارہ ۹ و بعث
- مراۃ الحقائق اسرار رشد جلد سوم ۵
- خیرات حسان
- ترجمہ صحیح بخاری جلد اول پارہ اول تا ہم

- قیامت نامہ یعنی دابۃ الارض ۱
- وسیلۃ المعاد و ذخیرۃ الافکار ۱
- مفتاح الصلوٰۃ ۱
- اسرار حق ۵
- مولود طاہریہ ۱
- فواہر ہندی و ابلیس نامہ ۱
- بہار خلد یعنی شمائل النبی منظوم ۲
- تذکرۃ الاخوان ۲
- تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ۱۰
- آئینہ کمالات اسلام دافع الوسواس ۔ ۵
- افادۃ الافہام حصہ دوم ۳
- مواعظ جلد ۱۳ و ۱۴ ابابتہ ۳
- ایضاً جلد ۱۵ و ۱۶ ۳
- ایضاً جلد ۱۹ و ۲۰ ۳
- ایضاً جلد ۲۱ و ۲۲ ۳
- ایضاً جلد ۲۳ تا ۲۶ ۵
- ایضاً جلد ۲۷ و ۲۸ ۳
- کتاب التوحید و ترجمہ فقہ اکبر ۱
- سراج الحیات ۱
- اسلام میں کوئی فرقہ نہیں ۳
- کشف المغطا ترجمہ تحفۃ الموحدین ۳
- تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری جلد اول ۳
- بستان العارفین ۶
- طی الفراسخ فی منازل البرزخ ۵
- اسلامی مسائل کنز الدقائق ۲

- تدبیر و تقدیر ۸
- تحقیق الجہاد از چراغ علی ۶
- مقاصد الصالحین ۳
- جنان المسیر ۸
- انوار احمدی ۴
- المراۃ المسلمۃ در سرمہ ۳
- رفع العجاجۃ ترجمہ طنین ۳
- ابن ماجہ جلد سوم
- فوائد عیاثیہ ۲
- افادۃ الافہام حصہ اول ۶
- رد ذم نکس ۔
- شمائل الرسول ۴
- آیات اللہ الکاملہ ترجمہ ۱۵
- حجۃ اللہ البالغہ
- جلاء الابصار ترجمہ قرۃ الانوار ۲۰
- شرح المنار دو حصہ ۔
- ذکر الحبیب ۳
- لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ۴
- المجاہد ۳
- مرقات الایقان ترجمہ مفتاح الجنان ۔ ۲
- مناقب ائمۃ اربعہ و غیرہ مذہب سنت و جماعت

عربی

- مشارق الانوار ۳

فارسی

- داستان غم ۲

اردو

- عروس المجالس دوازدہ مجالس ۳
- تصویر انور ۳
- زین المجالس ۳
- مصباح المجالس ۳
- معراج سخن ۱
- مولود شریف بہاریہ ۱

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا 26 آکی 81

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۳۹۶)

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار انتخاب

مدیر شیخ ابوالقاسم حسامؔ

مہتمم محمد حسین

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۳/

ممالک غیر سے دس روپیہ پرانا پرچہ ۸/

ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا

اجرت اشتہار

فی انچ .... ایک روپیہ

چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہئے

اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

جلد (۲) ۲۵ رشوال ۱۳۶۷ھ ۲۲ مہر ۱۳۵۷ف ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء بروز سہ شنبہ نمبر ۱۵

ترتیب

رموز و اسرار

نجم آفندی

یاں خیر سے فرصت ہی من و تو کی نہیں

حق یہ ہے میں دنیا میں ہوں تنہا شاعر

احساس کو قوت نمو دیتا ہوں

شاعر ہوں مرے دم سے ہے یہ جوش حیات

مانا کہ دماغ عقل برساتا ہے

میرے لئے اے کارکنان قدرت

آثار میں شان کبریائی تو نہیں

بے مال و کمال و علم انساں تو رہا

ہے قابل اعتنا نہ بیداد نہ داد

ہوتے ہیں نئے ستم تو کیا اس کا گلہ

لینا مجھے کیا ہے منزل فانی سے

کام آئیں گے میرے بعد جوہر میرے

دہریات

میں نے تو کسی کی راہ بھی روکی ہی نہیں

اس تنگ ستارہ میں جگہ دو کی نہیں

لفظوں کو مجال گفتگو دیتا ہوں

میں قوم بنا کے آبرو دیتا ہوں

حکمت سے زمیں زیر نگیں لاتا ہے

دل لاؤ جو تاج و تخت ٹھکراتا ہے

در پر کوئی صرف جبہ سائی تو نہیں

صد شکر کہ دعوئ خدائی تو نہیں

اے نجمؔ خلافِ شان ہوگی فریاد

کرتی ہے ضرورتِ زمانہ ایجاد

امید غلط عالم انسانی سے

ہے تو کا بھلا ایک کی قربانی سے

اداریہ

اسرائیلی مملکت

فلسطین میں برطانوی انتداب کے قیام کا فیصلہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء کو اتحادی دول کی مجلس اعلیٰ نے کیا اور جمعیت اقوام نے ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء کو اس فیصلہ کو باضابطہ طور پر منظور کر لیا۔ اسی کی رو سے ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء سے فلسطین میں انتداب کا نفاذ رہا۔ فلسطین کے لئے اس عالمی حکمت عملی کے اختیار کرنے کا مقصد ابتدا سے یہی تھا کہ کسی طرح "اعلان بالفور" کو جس میں یہودی مملکت کے قیام کا وعدہ کیا گیا تھا، بروئے کار لایا جائے۔ پھر سنہ ۱۹۲۲ء میں برطانیہ نے ایک بیان کے ذریعہ اپنی پالیسی کی وضاحت کی تھی کہ انتداب کا بوجھ صرف اس لئے گوارا بنایا گیا ہے کہ عالمی خواہش اور ارادہ کی بناء پر فلسطین میں ایک مکمل یہودی مملکت کی تخلیق کی جائے۔ فلسطینی عربوں نے برطانوی بیان کو مسترد کر دیا جس کی وجہ سے سنہ ۱۹۲۲ء کے انقلاب تک فلسطین متعدد بدنظمیوں کا شکار بنا رہا۔ یوں تو سنہ ۱۹۲۱ء ہی سے عربوں اور انگریزوں میں اختلاف اور اس خلفشار کا آغاز ہو چکا تھا جس کی یادگار سنہ ۱۹۲۹ء اور سنہ ۱۹۳۶ء سے سنہ ۱۹۳۹ء اور پھر سنہ ۱۹۴۵ء سے سنہ ۱۹۴۷ء تک کے ہنگامے ہیں ـــــ ان ہی بدنظمیوں کے نتیجہ کے طور پر سنہ ۳۶ء میں "شاہی کمیشن" کا تقرر عمل میں آیا جس کو "پیل کمیشن" بھی کہتے ہیں۔ اس کمیشن نے سنہ ۱۹۳۷ء میں اپنی رپورٹ شائع کی اور ساتھ ساتھ تقسیم فلسطین کی سفارش بھی کی۔ اس وقت یہ بالکل واضح ہو چکا تھا کہ انتدابی نظام اپنی ناکامی کے باوجود یہودی مملکت کے لئے زمین ہموار کر چکا ہے مگر عرب انتدابی نظام کے ساتھ ساتھ یہودی مملکت کی منصوبہ بندی کو بھی ٹھکرا چکے تھے۔ اس عرب رجحان سے مجبور ہو کر مغرب کے فسوں پیشہ ساحروں نے ایک دوسرے کمیشن کو مقرر کیا جس کو "وڈ ہیڈ کمیشن" سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کمیشن کی سفارشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے برطانوی حکومت نے تقسیم فلسطین کی حکمت عملی سے علیحدگی کا اعلان اور سنہ ۱۹۳۹ء میں ارض مقدس کے مسئلہ پر ایک "قرطاس ابیض" شائع کیا جس کی رو سے فلسطین میں داخل ہونے والے یہودیوں کا داخلہ جنگ عالمگیر کے دوران میں ممنوع قرار پایا اور عربوں کو عرب مملکت کے قیام کا یقین دلایا گیا۔ جب جنگ ختم ہوئی تو سنہ ۱۹۴۵ء میں پچھلے ہنگامے پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ لیکن اب برطانوی حکومت خود اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ وہ اپنے کسی سابقہ وعدہ کو ایفا کرنے کی طرف متوجہ ہوتی! چنانچہ اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے ایک مشترکہ اینگلو امریکی کمیشن کی تشکیل کا اعلان کیا جس کا مقصد فلسطین کی صورت حال کی تحقیق و تفتیش اور اطمینان بخش حل دریافت کرنا تھا۔ اس کمیشن نے یہودیوں کی تبدیلی وطن کے متعلق جو سفارشات کیں، انھیں برطانوی حکومت نے ناممکن العمل قرار دیا ـــــ اور بالآخر فروری سنہ ۱۹۴۷ء میں برطانوی وزیر خارجہ ہی نے اعلان کیا کہ برطانوی حکومت فلسطین کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کے سپرد کرنے پر مجبور ہے۔ یہ مجبوری امریکی دباؤ کا نتیجہ تھی۔ اس کے بعد اقوام متحدہ نے اس سوال پر بحث کے لئے خصوصی اجلاس طلب کیا لیکن کوئی قابل عمل حل دریافت نہ ہو سکا۔

یہ ہے فلسطین کی گذشتہ ربع صدی کی تاریخ جس کو برطانوی اغراض و مقاصد نے کافی الجھایا ـــــ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس طویل مدت میں فلسطینی عرب کیا کرتے رہے؟ پہلی جنگ عظیم میں ترکوں کے خلاف ابھار کر عربوں کو برطانوی حکومت اپنا آلۂ کار بنا چکی تھی۔ جب جنگ ختم ہوئی اور عرب مملکت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا تو عرب برطانیہ کی نیت پر شبہ کرنے لگے اور بعد کے حالات کی بناء پر انھوں نے یہ بھی محسوس کیا کہ کمیشنوں کے تقررات کے ذریعہ یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اور اس کے لئے تو عمل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انھوں نے حصول آزادی اور عرب مملکت کے قیام کے لئے عملی جد و جہد شروع کی۔ اب عربوں کے اس رجحان کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور حالات کے لحاظ سے برطانوی حکومت کبھی یہودیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور کبھی عربوں کی پیٹھ ٹھونکتی ہے! چنانچہ جب دوسری جنگ عظیم میں یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ متحدین کی مساعی اسلامی ممالک کا تعاون حاصل کئے بغیر مشرقی محاذ پر ناکام ہو جائیں گی، تو فلسطین کے مسئلہ کو معرض التوا میں ڈالنے کے لئے عربوں کو یقین دلایا گیا کہ اختتام جنگ کے ساتھ ہی فلسطین کو عرب مملکت قرار دے دیا جائے گا اور ایک مقررہ مدت میں یہودیوں کا ایک مقررہ تعداد کو جو (۷۵) ہزار ہوگی فلسطین میں داخلہ کی اجازت دینے کے بعد غیر قانونی طریقہ پر ان کے فلسطین میں داخل ہونے کو روک دیا جائے۔ لیکن پچھلے وعدوں کی طرح اس وعدہ کو بھی شرمندۂ تعمیل نہ ہونا تھا نہ ہوا۔ جنگ جیسے ہی ختم ہوئی برطانوی حکومت اپنے وعدہ سے منحرف ہو گئی اور اسی اثنا میں امریکہ بھی یہودیوں کا حامی بن کر میدان میں کود پڑا۔ اس طرح برطانوی حکومت نے بھی یہود نواز امریکہ کے مسلسل دباؤ سے متاثر ہو کر اس مسئلہ ہی کو مجلس اقوام متحدہ کے حوالہ کر دیا۔ اب ارض مقدس کا مسئلہ صرف برطانیہ ہی سے متعلق نہیں بلکہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے۔ چونکہ اسرائیلی مملکت کی تخلیق ابتداء ہی سے عالمی سیاست کے ماہروں کے پیش نظر تھی، اس لئے جب تک ہو سکا عربوں کو دھوکا دیا گیا اور جب کچھ نہ بن پڑا تو اقوام متحدہ کا سہارا لے کر کھلے بندوں اسرائیلی حکومت کے قیام کا اعلان کر دیا گیا اور اس نام نہاد مملکت کو دنیا کے سارے سونے کے ٹھیکہ دار امریکہ نے مان بھی لیا۔ اس فیصلہ سے اگر کچھ نہیں تو کم از کم عرب ممالک کو ایک غیر ضروری جنگ میں مبتلا کر کے فائدہ اٹھانے کے مواقع تو ضرور پیدا کر لئے گئے ہیں۔ آج اقوام متحدہ کی اس نازیبا حکمت عملی کی وجہ سے فلسطین کی مقدس زمین جنگ کے شعلوں میں گھر گئی ہے ـــــ جہاں معرکی رضاکار فوج اور سرکاری فوج کے علاوہ دوسرے ہمسایہ عرب ممالک کے نوجوان، بوڑھے اور بچے "حالت جنگ" کی زندگی گذار رہے ہیں۔ لیکن امریکہ کے سرمایہ اور برطانیہ کے تغافل کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا دشوار نہیں کہ "اسرائیلی مملکت" شائد وجود میں آ کر ہی رہے گی!!

اس امکان کی وجوہ یہ ہیں کہ اس وقت عرب لیگ کی رکن اسلامی ریاستوں کی فوجی طاقت دو لاکھ بیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہے اور اس تعداد میں تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی عصری جنگی اصولوں پر تربیت یافتہ ہیں مگر فلسطین کے محاذ پر اسرائیلی مملکت سے برسر جنگ ہونے کے باوجود اب تک صرف بیس تا تیس ہزار سپاہی محاذ پر مصروف ہیں اور باقی افواج باہمی شکوک کی بناء پر میدان جنگ میں نہیں بھیجی جا رہی ہیں۔ اگر ایک اجتماعی وار کھلے دل سے عرب ممالک نام نہاد اسرائیلی حکومت پر کریں تو یقینی سے کہا جا سکتا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ بارہ گھنٹے کے اندر ہمیشہ کے لئے حل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مصر نہر سوئز کی حفاظت میں انگریزی اشتراک کو دھکا دیکر نکال دے، عراق اپنے ہوائی اڈوں کو بند کر دے اور سعودی عرب تیل کے چشموں کا ٹھیکہ منسوخ کر دے تو امریکی و برطانوی یہود نوازی کا نشہ ہرن ہو جائیگا اور اسرائیلی مملکت کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں گی۔ لیکن چونکہ سعودی عرب کو اور عراق و مصر کو [illegible] برطانوی معاہدہ [illegible] سے دست [illegible] محسوس ہوتا ہے اس لئے عرب لیگ [illegible] فلسطین کی جنگ جیتنے کی تمنا ہے ـــــ اور اس تمنا کی ناکامی کا نتیجہ بھی

تارا

افسانہ

(محترمہ [illegible] سعیدہ)

بہت سے بارہ برس پہلے ڈاکٹر صغیر احمد نے کلکتہ میں ڈاکٹری کی تعلیم کے اختتام پر اپنا مطب کھولا۔ آج کل ڈاکٹروں کی ویسے ہی کثرت ہے اور کلکتہ جیسی جگہ میں جہاں اس جیسے ہزاروں ہیں ان میں لاتعداد ڈاکٹر کسی کو اس واقعہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ آس پاس کے دس بیس کے سوائے کسی کو اس کا پتہ بھی نہیں ہوا یہاں ایک اور حکیم کا اضافہ ہو گیا ہے۔

جیسی استطاعت تھی انھوں نے بالاخانے کے چار کمرے کرایہ پر لئے ایک میں ان کا دواخانہ تھا اور اسی میں مریض بھی دیکھ لیا کرتے تھے دوسرے کمرے میں کھانے اور سونے کا انتظام تھا باقی دو چھوٹے چھوٹے کمروں میں غسل خانہ باورچی خانہ اور نوکر کے لئے جگہ تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے حالانکہ اپنی ڈاکٹری جمانے میں روپیہ تھوڑا ہی خرچ کیا تھا مگر امیدیں بہت تھیں، ایسی امیدیں کم ہی پوری ہوا کرتی ہیں ایک اور چیز تھی جس میں ان کا کافی روپیہ خرچ ہوا تھا اور وہ "سائن بورڈ" تھا پورے پچاس روپیہ میں اتنا بڑا بورڈ تیار ہوا کہ جتنی اس مکان یا دکان کی لمبائی تھی۔

ڈھائی مہینے ہو گئے مگر دو تین روپیہ روز سے زیادہ کی آمدنی نہیں ہوتی تھی اس سے زیادہ کا تو مکان کا کرایہ ہی تھا مگر ڈاکٹر صاحب ایسے خوش دل اور بے فکر واقع ہوئے تھے کہ جب سنیچر کے دن رات کو دکان بند کی اور آمدنی میں کچھ بھی اضافہ نہیں ہوا تھا تو وہ اس طرح سیٹی بجا رہے تھے کہ جیسے پچاس ساٹھ روپیہ کی آمدنی ہوئی ہے۔

جب تمام دن کی محنت کر چکے تو ایک جگہ کلکتہ بھر میں ایسی تھی جہاں ان کو اپنی آمدنی کے خیال کو رفع کرنے کا کافی انتظام تھا کوئی ایک میل کے فاصلہ پر بابو جگدیش چندر بوس کا مکان تھا ان کی خوبصورت لڑکی نرملا کماری کو ان سے اس قدر اُنس تھا جتنا کہ مریضوں کو بے اعتقادی تھی ایک نئے ڈاکٹر اور ایک نئے دوست میں بڑا فرق ہوتا ہے شروع شروع میں ڈاکٹر صاحب ایک ملاقاتی تھے پھر رفتہ رفتہ دوست بن گئے۔ آخر کار یہ نوبت آئی کہ جگدیش چندر ان کو اپنا بیٹا سمجھنے لگے۔

نرملا کو ایک ساتھی، وہ کس قدر خوش تھی جب ڈاکٹر صاحب آئے تو اس کے پاس ہزاروں باتیں کرنے کو ہوتیں مریض کیسے پیش آتے ہیں؟ آج کتنی آمدنی ہوئی؟ آج کیوں دیر سے آئے؟

ڈاکٹر صاحب ان سب کا جھوٹا سچا جواب دے دیا کرتے، ایک مہینہ سے آمدنی میں کوئی ترقی نہیں ہوئی تھی، نرملا نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میں ایک پیر صاحب کو جانتی ہوں وہ بڑے پہنچے ہوئے ہیں، وہ بڑے اچھے تعویذ دیتے ہیں ایک میری سہیلی کو ضرورت تھی، اس کا شوہر برسوں سے چھوٹا ہوا تھا، اس تعویذ کے دیتے ہی ہفتہ بھر میں آگیا ایک اور کو جانتی ہوں، اس کو کہیں روزی نہیں ملتی تھی جب سے انھوں نے تعویذ دیا ہے کام سے لگا ہوا ہے اور کسی کا محتاج نہیں ہے۔

ڈاکٹر کو ایک لمحہ کے لئے تو خیال ہوا کہ ڈاکٹر ہے ان تعویذ وغیرہ پر یقین کرنا فضول ہے مگر بیکاری تھی کیا نہ کرتا، نرملا سے کہا کہ کیا اچھا ہوتا کہ ایک تم مجھے بھی منگوا دیتیں اس طرح یہ طے ہوا کہ وہ اور نرملا پیر صاحب کے پاس جائیں گے۔

اگلے دن چار بجے دکان بند کر کے نرملا کے ساتھ ڈاکٹر صاحب پیر صاحب کے پاس پہنچے، پیر صاحب سے کہا کہ اس طرح سے ایک مہینہ ہو گیا ہے اور آمدنی ہی نہیں ہے کوئی دعا کریں، یا تعویذ دیں، نرملا نے بھی ہاتھ جوڑ کر التجا کی کہ میرے بھائی بڑی آفت میں ہیں کچھ مل جانا چاہیئے میری سہیلی اب تک آپ کو دعا دیتی ہے۔

پیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے اٹھ کر ایک پیتل کا تارا دیا، جس پر کچھ عربی لکھے الفاظ کھدے ہوئے تھے دیا اور کہا "جا اسی کو اپنے دروازہ پر لگا لے تیرا کام ہو جائے گا اور جب کام ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا کھلا دینا خدا تیرے لئے برکت دیگا"۔ نرملا نے بڑے اعتقاد سے کہا کہ بھائی جی کہیں اس کی بے ادبی نہ ہو جائے، اس کو بڑے احتیاط سے مکان کے دروازہ پر لگا دیجیئے گا۔ اور دیکھئے بہت بڑی کیل سے لگائیے گا، کوئی چرا نہ لیجائے۔ دروازہ پر لگا ہوا جانے والے دیکھیں گے اور سب ڈاکٹروں کو چھوڑ کر آپ کے پاس آئیں گے، اور آپ ہی آپ کا نام ہوگا اور آمدنی ہوگی۔

ڈاکٹر صغیر احمد اس نقش کو پا کر اس قدر خوش تھے کہ ان کو ساری دولت مل گئی، یا کم از کم اس کی کنجی، اگلے دن صبح ہی ایک لوہار کے یہاں سے تین انچ کی کیل خریدی اور اپنے دروازہ کے بیچ میں وہ تارا ٹھونک دیا ایک قدم پیچھے ہٹے اور دیکھا، سڑک پر گئے اور دیکھا تعجب کی بات تھی کہ حالانکہ وہ تارا کسی طرح سے ایک روپیہ سے زیادہ بڑا نہ تھا، اور نہ ہی بہت چمکدار، مگر سڑک کے دوسرے کنارے سے بھی صاف طور سے دکھائی دیتا تھا، راہ چلتے رکتے تھے کہ اس کو غور سے دیکھ سکیں، ایک دو دفعہ ٹرام بھی رکی، شاید اسی کے دیکھنے کے لئے لوگوں نے رکوائی ہو، اب وہ مطمئن تھے ان کے خیال میں مریضوں کا ایک غول آجاوے گا اور بھیڑ ایسی ہوگی کہ انتظام نہ ہو سکے گا، مگر ان سب میں سے کچھ نہیں ہوا، لوگ آئے روزانہ سے زیادہ مگر بھیڑ پانچ دن کے لوگ جمع کر کے بھی نہ ہوتی۔

شام کو حساب لگایا تو اس دن دس بارہ کی آمدنی ہوئی۔

چھ بجے شام کے ایک بہت بڑی اور لمبی موٹر گذری اس میں ایک بڈھا جس کے چہرہ پر ہزاروں جھریاں تھیں بیٹھا تھا، اس نے تارے کو بڑے غور سے دیکھا اور ڈرائیور سے کچھ کہا، ڈاکٹر صاحب سمجھے کہ روکنے کو کہتا ہے، مگر موٹر چلی گئی جیسے اور بہت سی دن میں گذر جاتی تھیں۔

رات کے وقت قریب دس بجے کے کسی کی موٹر دروازہ پر رکی، ڈاکٹر صغیر احمد پلنگ پر لیٹے دن کے واقعات پر غور کر رہے تھے، پھر زینہ پر لڑکھڑاتے ہوئے قدموں کی آہٹ اور آخر کار دستک کی آواز آئی آج تک دس بجے رات کو ڈاکٹر صاحب کے پاس کوئی نہیں آیا، ڈاکٹر صاحب نے گھبرا کر دروازہ کھولا۔ دیکھا تو وہی بڈھا تھا جو موٹر میں سے تارے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

ڈاکٹر نے بڈھے سے پوچھا کہ اس وقت کیسے آئے۔

بڈھا۔ کیا ڈاکٹر صغیر آپ ہی ہیں؟

"جی ہاں"

بڈھے نے ذرا مشتبہ نگاہ سے غور کیا جیسے کوئی اناڑی ڈاکٹر کو پرانا تجربہ کار مریض بھانپتا ہے، اور پھر اس نے کہا کہ "ڈاکٹر صاحب مجھے بدہضمی ہو رہی ہے، کیا آپ سوڈا کھانے کو دے سکتے ہیں، اس وقت آپ کتنا دے سکتے ہیں؟"

ڈاکٹر صاحب ذرا چونکے کہ اس وقت بڈھے نے اتنی تکلیف صرف سوڈا لینے کے لئے کیوں کی، محض بدہضمی کے لئے اور خاص طور سے میری دکان پر کیوں آئے، بہرحال خیال کرتے ہوئے کہ اب اس کو خوش کرنے کے لئے دے ہی دیا جائے تو کیا حرج ہے، ڈاکٹر صاحب نے پوچھا۔

"آپ کو کتنا چاہیئے"؟

بڈھے نے کہا "آدھی چھٹانک، کیا آپ پورا آدھی چھٹانک دے سکتے ہیں"۔

"ضرور" اور جلدی سے جا کر احتیاط سے آدھی چھٹانک سوڈا تولا اور ایک پیکٹ بنا کر اس پر چہرے کی مہر لگا دی اور لا کر بڈھے کو دیا۔

بڈھے کی باچھیں پیکٹ کو دیکھ کر کانوں تک کھل گئیں، اور اس نے اتنی جلدی جلدی سے لے کر اپنے کوٹ کی اندر کی جیب میں رکھ لیا کہ میں سمجھا کہ ضرور یہ کوئی سوڈے کا پاگل ہے، اپنی جیب سے دوسرا لفافہ نکال کر مجھے دیا کہ "اس میں ٹھیک ہوگا" اور چلنے لگا دروازہ کے پاس جا کر رکا اور کہا کہ "یار تم نے تارا تو بہت بڑا لگایا ہے، کہیں پکڑے نہ جاؤ، اس سے چھوٹا کیوں نہیں لگایا"۔

ڈاکٹر صاحب انھوں نے بڑھ کر لفافہ کو چاک کرنے کے درست ہوتے ہی آدمی [illegible]

ہوا ہے اگر بدہضمی کے بعد بھی یہ آدمی کتنا خوش تھا اس نے لفافہ کھولا تو اس میں سو سو کے پانچ نوٹ تھے۔

دوسرا تو دیکھو کر دنگ رہ گیا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جادو کی پڑیا کے لئے یہ بڈھا پانچ سو روپیہ دے جاوے ضرور اس نے کوئی غلطی کی ہے، خیر پھر کبھی آئے گا تو لے جائے گا۔

اگلے دن شام کو وہ نرملا کے پاس گیا، نرملا نے ڈاکٹر کو پوچھا "بھائی جی اس تارے کا کچھ اثر بھی ہوا یا نہیں" ڈاکٹر نے کہا "کوئی خاص اثر تو نہیں ہوا، صرف ایک واقعہ پیش آیا ہے" اور اس نے بڈھے کی سرگزشت اور پانچ سو روپیہ کا حال سُنایا۔ نرملا نے کہا بڈھا وہ روپیہ آپ ہی کو دے گیا ہے، بھلا کوئی غلطی سے بھی روپیہ دیدیا کرتا ہے، یہ سب اسی تارے کا اثر ہے اب کوئی اس روپیہ کو لینے نہیں آئے گا، اور دیکھئے اس روپیہ کو آپ بینک میں جمع کر دیں، وہاں سے واپسی پر ڈاکٹر نے اپنے دوست کے کہنے کے بموجب اس روپیہ کو بینک میں جمع کر دیا۔ یہ پہلی رقم تھی جو وہ جمع کر سکے۔

اس دن معمول سے زیادہ آمدنی ہوئی، شام کو میزان اکیس روپیہ تھا، لوگ آنا شروع ہو گئے تھے اور وہ اب ضرور ایک کامیاب ڈاکٹر ہو جائیگا، ڈاکٹر کو یقین ہو گیا کہ تارے کا کچھ کچھ اثر ضرور ہو رہا ہے۔

دن بھر کے کام کے بعد جب وہ مکان بند کر کے آرام کے لئے بیٹھا تو کسی نے دروازہ پر دستک دی، جاکر دروازہ کھولا تو ایک عورت دکھائی دی، بظاہر تو تندرست معلوم ہوتی تھی مگر چلنے پھرنے میں رعشہ تھا، اس کا چہرہ زردی مائل سیاہ تھا، مگر کپڑوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایسی نہیں کہ خود اپنا علاج کرتی پھرے اس نے سوال کیا۔

"کیا آپ کا نام ڈاکٹر صغیر احمد ہے"؟

"جی ہاں" ڈاکٹر نے کہا۔

اور اسی طریقے سے جیسے اس بڈھے نے اسکا جائزہ لیا تھا، اس عورت نے بھی دیکھا اس نے اشارہ کیا کہ دروازہ بند کر دیا جائے، ڈاکٹر اس پر ذرا متعجب ہوا مگر اس کو خوش کرنے کے لئے بند کر دیا۔

دروازہ بند ہونے کے بعد عورت نے کہا "مجھے بدہضمی ہے، مجھے کچھ سوڈے کی ضرورت ہے آپ کتنا دے سکتے ہیں"؟

"ہاں میں سوڈا دے سکتا ہوں" ڈاکٹر کو تعجب ہوا کہ اس سے لوگ سوڈا کیوں مانگتے ہیں، اس کے یہاں کسی خاص طرح کا سوڈا تو نہیں ہوتا۔

عورت نے کہا "میں نے آپ کا وہ تارا دیکھا ہے کتنا خوبصورت ہے مجھے یقین ہے، مجھے بدہضمی کی شکایت ہو گئی ہے" اور سوڈے کی ضرورت ہے، کیا آپ آدھی چھٹانک دے سکتے ہیں"؟

"ابھی لاتا ہوں" ڈاکٹر نے کہا اور دواخانہ میں سوڈا لینے گیا، وہ سوچتا رہا کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے کہ ایسے رئیس آدمیوں کو بدہضمی ہوتی ہے اور اس کے علاج کے لئے خاص طور پر میرے پاس آتے ہیں، اس بڈھے اور اس عورت سے کوئی خاص تعلق تو نہیں، ان دونوں نے اسی قسم کے سوالات کئے ہیں، مگر یہ ممکن نہیں ہو سکتا، اور سوڈا ایسی معمولی چیز کسی اور دکان پر بھی مل سکتی ہے، میرے یہاں، میرا نام پوچھ کر سوڈا کیوں خریدا جاتا ہے!

اور جیسے اس بڈھے نے جلدی سے سوڈے کا پیکٹ لیا تھا اس عورت نے بھی وہ پیکٹ لیا۔

"میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں قیمت گلدان کے پاس رکھی ہے" یہ کہکر وہ چلی گئی۔

ڈاکٹر اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل گیا دیکھا کہ وہ عورت تیزی سے ادھر ادھر دیکھ کر جا رہی ہے، کوئی پچاس قدم پر ایک لمبی موٹر کھڑی تھی اس میں وہ سوار ہو گئی اور موٹر چلی گئی۔

وہاں سے لوٹ کر ڈاکٹر گلدان کے پاس آیا، اس کے خیال میں وہاں ایک چونی پڑی ملے گی، مگر وہاں پانچ سو کے نوٹ رکھے ہوئے تھے، اس کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی، اس نے ایک دفعہ دوبارہ آنکھیں ملیں کہ آیا وہ پانچسو کے نوٹ ہیں یا ایک چونی، وہ نوٹ ہی تھے۔

اب اسے کچھ کچھ خیال ہونے لگا کہ کہیں اس تارے کا جادو تو نہیں کہ لوگ اس طریقہ سے روپیہ دے جاتے ہیں، مریضوں کی تعداد بھی اب پہلے سے دگنی ہو گئی تھی اور روزانہ پچیس روپیہ کی آمدنی ہوتی تھی، نرملا کے کہنے کے بموجب اس نے وہ روپیہ بھی بینک میں جمع کیا۔

یہ بہت بڑی خوش نصیبی تھی اور ڈاکٹر کے خیال میں ایک بڑے عالیشان اسپتال ایک بنگلہ، اور موٹر سب ہی چیزوں کی تصویر گھومنے لگی۔

اگلے ہفتہ بھر اسی طرح روپیہ ٹپکتا رہا اور اس کی سوڈے کی بوتل خالی ہو گئی، اور دوسری لانا پڑی، روزانہ موٹریں آتیں اور سوڈا صرف سوڈا خرید کر لے جاتیں۔

ڈاکٹر کی آمدنی اب پچھلے ہفتہ سے چوگنی ہو گئی تھی جس جگہ اتنے بڑے آدمی آتے ہوں وہ ڈاکٹر کیسے گمنام رہ سکتا ہے تھوڑے ہی دنوں میں ڈاکٹر صغیر کی قابلیت کا شہرہ ہو گیا، پرانے ڈاکٹروں نے بھی کان کھڑے کئے اکہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے

آخر کار ایک دن اس کو پتہ لگا کہ یہ کیسا تارا ہے اور یہ کیسی بکری ہے، جب کہ وہ نرملا کے یہاں سے واپس آ رہا تھا رات ہو چکی تھی اور شاید ٹرام کا یہ آخری چکر ہو گا، گاڑی میں صرف ایک اور آدمی تھا وہ آدمی اس کے پاس آیا، وہ ایک چینی تھا جس کی چوٹی کی لمبائی سے پتہ لگتا تھا کہ اس کی عمر کم از کم پچاس سال کی ہوگی، آنکھیں بچوں کی طرح چھوٹی چھوٹی اور رنگ پیلی مٹی کی طرح، اسکی مونچھوں میں چوہے کی طرح صرف چند بال تھے وہ ڈاکٹر کے قریب آکر بیٹھ گیا اور آہستہ آہستہ کہنے لگا۔

وہ "تم کو اور چاہیئے تو مجھ سے لینا، میرے پاس بہت سی ابھی آئی ہے۔"

"اور تازی ہے"

ڈاکٹر چونک کر "یہ تم کیا کہہ رہے ہو"؟

وہ مسکرایا "میں خوب جانتا ہوں، یار مجھ سے چھپاتے ہو، تم نے تارا تو اتنا بڑا لگا رکھا ہے اور روپیہ بھی کما رہے ہو، دوست ہم سوڈے کی بوتل خود تمہارے مکان میں پہنچا دیتے ہیں"۔

اب ڈاکٹر کی سمجھ میں آیا کہ یہ تارا کیا ہے اور اس کا کیا مطلب، یہ ایک قسم کی نشانی ہے کہ کوکین یہاں بکتی ہے، یہ آدھی چھٹانک اور اتنی قیمت کا کیا مطلب ہے، یہ تو کمانے کی اچھی ترکیب ہے، کتنی تھوڑی محنت سے آدمی کتنا زیادہ کما سکتا ہے، اتنے میں ٹرام رکی اور چینی نے آہستہ سے کہا کہ "میں اودتر پار میں رہتا ہوں، جب چاہے آجانا، اور لے جانا، تین دفعہ کھٹکھٹانا" یہ کہکر اس نے سلام کیا اور چلا گیا۔

رات بھر ڈاکٹر صغیر سوچتا رہا کہ کیا کرنا چاہئے، آخر اس نے طے کیا کہ یہ سب جرم ہے، اسکی اطلاع پولیس کو دیدینا چاہیئے۔

صبح کو وہ جگدیش چندر کے پاس گیا اور اس کو تمام واقعہ شروع کا سنایا وہ بھی چونک پڑا کہ کیسے عجیب عجیب طریقہ سے لوگ یہ پیشہ کرتے ہیں، ان دونوں نے سب سے پہلے جاکر اس تارے کو نکالا، اور پھر پولیس کو خبر کی کہ اودتر پار میں اتنی بہت کوکین ابھی آئی ہے۔

صحیح مخبری پر پولیس کی طرف سے ڈاکٹر صغیر احمد کو پانچہزار روپیہ انعام ملا، اور یہ آخری آمدنی تھی جو تارے کی وجہ سے ہوئی۔

٭

ابیات خمسہ در مدح حضرت امیرؑ

از
حکیم سید صوفی صاحب لطیفی لکھنوی

اللہ کے پیارے ہو محمدؐ کے وصی ہو   تم رہبر اسلام ہو خالق کے ولی ہو
تم شیر خدا قوت بازوئے نبیؐ ہو   تم واقف اسرار خفی اور جلی ہو
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی ہو

تم حیدرؓ و حیدر ہو یا حیدر کرار   تم فاتح خیبر بھی ہو ہو قاتل کفار
واللہ ہو تم بعد نبیؐ دین کے سردار   ہو شیر خدا اور وصی احمد مختار
شاہد شب ہجرت ہے محمدؐ کے وصی ہو

ارشاد ہو تم حضرت جبرئیل امین کے   لکھا ہے کہ مختار ہو تم ساری زمین کے
ہو باعث تخلیق تمہیں عرش بریں کے   سردار ہو لاریب ہر اک خلد نشین کے
محبوب تمہیں بیشک خدا بعد نبیؐ ہو

یٰسین ہو طٰہٰ ہو مزمل ہو مدثر ہو   تم جلوہ گر طور ہو تنویر قمر ہو
ہر ایک پیمبر کے تمہیں نور نظر ہو   سردار تمہیں بعد خدا جن و بشر ہو
تم گوہر مکنون کتاب صمدی ہو

آدم سے بھی پہلے تمہیں حق نے کیا پیدا   اس وقت تو بیت اللہ بھی نہ آدم کا بنا تھا
تھا پنجتن پاک کا انوار تجلی   ہر شئے سے خدا نے تمہیں پہلے کیا پیدا
تم خلق میں ہر ایک سے اعلیٰ ہو علیؑ ہو

تو بہ کی روشن ہے شمع ذات علیؑ سے   قائم ہے ستون دین محمدؐ کا علیؑ سے
نسبت ہے کسے خاص خدا اور نبی سے   رتبے میں فزوں کون ہے احمدؐ کے وصی سے
یا حیدر کرار تمہیں حق کے ولی ہو

ظاہر میں تو انسان ہو پر سب سے جدا ہو   باطن میں خدا جانے کہ تم کون ہو کیا ہو
سنتے ہیں کہ آدم سے بھی رتبے میں سوا ہو   مشہور تو یہ بھی ہے نصیری کے خدا ہو
کیا جانے خدا ہو کہ ولی یا کہ علیؑ ہو

خالق نے بنایا ہے تمہیں ساقی کوثر   پیدا ہوئے تم خانہ اللہ کے اندر
دی تیغ خدا نے تمہیں لے حیدر و صفدر   بخشی تمہیں اللہ کے محبوب نے دختر
یہ سچ کہ مولیٰ تمہیں داماد نبیؐ ہو

ہر ایک پیمبر پہ ہے احسان تمہارا   ہر ایک نبی کو دیا تم ہی نے سہارا
یوسفؑ کی مدد چاہ میں کی آپ نے مولاؑ   اک آن میں سلمان کو ضیغم سے چھڑایا
مشکل کشا مشہور ہے حاتم سے سخی ہو

یہ سچ ہے کہ حاجت روا کونین کے تم ہو   یہ سچ ہے کہ مشکل کشا دارین کے تم ہو
یہ سچ ہے دوائے دل بے چین کے تم ہو   یہ سچ ہے پدر حضرت حسنینؑ کے تم ہو
حاجت روا مخلوق خدا کے ازلی ہو

مشکل میں ہر اک شخص کے آتے ہو تمہیں کام   گرتے ہوئے انسان کو لیتے ہو تمہیں تھام
محشر میں پیاسوں کو تمہیں دوگے بھرا جام   خالق نے اسی واسطے رکھا ہے علیؑ نام
کام آتے ہو سب کے وہ کرم ہو کہ غنی ہو

پُر درد صدائے دل ناشاد تو سن لو   ٹوٹے ہوئے دل کی ذرا روداد تو سن لو
سن لو مرے مولا ذرا فریاد تو سن لو   مداح لطیفی ہو اگر یاد تو سن لو
روضہ پہ بلا لو اسے تم حق کے ولی ہو

نوجوان

از - ذاہل رضوی

پیغام غریبوں کا زمانہ کو سنا دو   دہقان کو بیداد مصیبت سے چھڑا دو
کیا قوم کی پستی کا نہیں ہے تمہیں احساس   بیدار ہو تم نیند کے ماتوں کو جگا دو
جابر کے مظالم کی کوئی حد نہ رہی اب   دیوان امارت کو اٹھو آگ لگا دو
سنجر کی عدالت ہو کہ دربار جہانگیر   حق کے لئے تم عدل کی زنجیر ہلا دو
گر برق کی اٹھ جائیں نشیمن پہ نگاہیں   تم اپنے ہی ہاتھوں سے نشیمن کو جلا دو
آزادی کامل کے طلبگار ہو گر تم   کہتے ہیں اخوت جسے دنیا کو بتا دو
موجوں کی سیاست سے بہادر نہیں ڈرتے   کشتی تہ گرداب ہے ساحل سے لگا دو
وہ کام کرو قوم کی جس میں ہو بھلائی   اصنام کو تم تفرقہ پردازی کے ڈھا دو

آتی ہے سر عرش بریں سے یہی آواز
فرعون تونگر کو زمانہ سے مٹا دو

مجریہ اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود

اعلان

روڈ ٹرانسپورٹ سکشن حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود کو حسب ذیل جائیدادوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں

جائیداد	گریڈ	تعلیمی معیار قابلیت	فنی معیار قابلیت	معتبر شخص کی ضمانت
۱ - فورمین	۱۵۰-۲۵۰	میٹریکولیشن	ڈپلوما ڈرائیونگ لائسنس کے ساتھ اٹوموبائیل انجنیرنگ میں پندرہ سالہ تجربہ	۵۰۰۰
۲ - ٹرانسپورٹ ٹرافک کلرکس	۱۸۰-۳۲۵	، ،		۵۰۰۰
۳ - اسٹور کیپر	۱۲۵-۲۰۰	، ،	اٹوموبائیل انجنیرنگ اسٹورس کا پانچ سالہ تجربہ	۵۰۰۰
۴ - میکانکس	۷۰-۱۰۰	خواندہ	کسی اٹوموبائیل ورکشاپ کا پانچ سالہ تجربہ	۱۰۰۰
۵ - اسسٹنٹ اسٹور کیپر	۵۵-۱۲۵	میٹریکولیشن	اٹوموبائیل انجنیرنگ ٹریڈ کا دو سالہ تجربہ	۱۰۰۰
۶ - لوہار	۶۰-۹۰	-	پانچ سالہ تجربہ	۲۰۰
۷ - الکٹریکل میکانک	۱۰۰-۱۵۰	خواندہ اردو انگریزی	لائسنس یافتہ اور اٹوموبائیل الکٹریسٹی کا کم از کم پانچ سالہ تجربہ	۵۰۰

ف ۱ - قواعد کے بموجب گرانی الونس اور کرایہ مکان بھی مندرجہ بالا تنخواہ کے علاوہ ایصال ہوگا۔

ف ۲ - درخواستیں روڈ ٹرانسپورٹ افسر کارپوریشن کی موسومہ ۱۷ آبان ۱۳۵۷ف سے قبل پیش کی جائیں۔ درخواستوں کے ساتھ چال چلن کی نسبت دو معزز اشخاص کے صداقت نامہ جات منسلک کئے جائیں۔

ف ۳ - امیدواروں کو اندرون یا بیرون ملک کسی مقام پر بھی خدمت انجام دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہوگا۔

ف ۴ - معیار قابلیت کے مد نظر ابتدائی مشاہرہ کا تعین کیا جائے گا۔

روڈ ٹرانسپورٹ افسر

منزل مقصود

از جناب مولوی سید مصطفیٰ حسین صاحب ایم اے علیگ
صدر مدرس [illegible] فوقانیہ [illegible]

(۱) ہر شخص اپنی منزل مقصود کو اپنے آپ مقرر کرے تو [illegible] صورت میں ممکن ہے جبکہ اس کی عقل کامل ہو مگر چونکہ ایسا نہیں ہے لہذا ہر شخص اپنی منزل مقصود کی تعیین نہیں کرسکتا لیکن کامل العقل انسان اُس کے لئے منزل کی تعیین کر دے تو وہ اپنی ناقص عقل کی مدد سے پہچان ضرور سکتا ہے اور اس کی طرف پورے جوش اور انہماک سے پیش قدمی کرسکتا ہے۔ (۲) کامل العقل انسانوں کو خدا نے اپنا نبی [illegible] امام یا پیشوائے خلق بنایا ہے اور اُن کے ذریعہ سے ناقص العقل انسانوں کے سامنے اُن کی منزل مقصود کو پیش کر دیا ہے جو کہ ایک اور صرف ایک ہے اور [illegible] کا راستہ بھی ایک ہی ہے۔ (۳) کسی شخص کے کمال عقل کو سمجھنے کیلئے بھی جتنا عقل کی ضرورت ہے اس لئے وہ لوگ جن کے پاس عقل ہی نہیں ہے۔ (مجبوط [illegible]) یا فاتر العقل افراد یا وہ لوگ جو شروع سے نفس کے غلام رہے اور عادات بد میں مبتلا ہو کر شر پذیر ہو گئے اور اپنی عقل کو معطل یا ماؤف یا مفلوج کر بیٹھے) بیشک راہ راست کو نہیں دیکھ سکتے۔ (۴) جو لوگ خدا کے فضل سے عقل رکھتے ہیں اور حتی المقدور اعتدال کے راستے پر گامزن رہتے ہیں ان میں اتنی صلاحیت رہتی ہے کہ وہ برتر صداقتوں کو پہچان کر تسلیم کرسکیں۔ متلاشیان حقیقت کو ہمیشہ خدا کی جانب سے ہدایت ہوتی رہتی ہے۔ (۵) بُری عادتوں اور تعصبات نے عقل پر پردہ نہ ڈال دیا ہو تو پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ علیہ وعلیٰ والہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا بغور مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ کیا حضور اکرم کے کمال عقل کی قدم قدم پر گواہی نہیں ملتی۔ کیا آنحضرت صلعم کے مستند احادیث حضور کے صادق اللہجہ ہونے کا بین ثبوت پیش نہیں کرتے؟ کیا قوم نے اعلان رسالت سے قبل ہی سرکار والا کو "صادق" کے القاب نہیں دیئے؟ کیا جن لوگوں نے آنحضرت صلعم کی سیرت کا کامل اتباع کیا وہ عزت کے آسمان پر نہیں ہوتے اور تاریخ نے انکو ہیرو نہیں قرار دیا؟ (۶) کیا برتر صداقتوں کے [illegible] نے دل کے [illegible] ملت کی تشکیل نہیں کرتے؟ کیا جن لوگوں نے حضرت محمد [illegible] [illegible] ایک شیرازہ میں منسلک نہ ہوں؟ کیا خدا کی کتاب نے وضاحت کے ساتھ اوامر و نواہی اُن کے سامنے پیش نہیں کئے؟ کیا زندگی بسر کرنے کا گرامی منزلت پروگرام اُن کی نگاہوں کے سامنے نہیں آیا؟ (۷) ناواقفیت اور شے ہے لیکن واقف ہو جانے کے بعد تاریخ کا بغور مطالعہ کرلینے کے بعد آنحضرت صلعم اور ان کے سچے متبعین یعنی ان کی آل پاک اور ان کے اصحاب کرام رضی کے کارناموں اُن کی معارف پروری اُن کے عدیم المثال ایثار اور اُن کی شجاعت کے نمونوں کو دیکھ لینے کے بعد ایک منصف مزاج شخص کیا فیصلہ کرسکتا ہے؟ یہی نہ کہ مذہب اسلام ایک حقیقت ثابتہ ہے اور پیغمبر اسلام ایک کامل العقل انسان تھے جنھیں خدائے بزرگ و برتر نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے احکام سپرد فرمائے اور آپ نے بغیر کم و کاست وہ احکام بندگان خدا تک پہونچا کر دین کے کامل ہونے کا اعلان فرمایا۔ "الیوم اکملت لکم دینکم" (۸) کیا رسول اکرم نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد (منجانب اللہ) کوئی نبی نہیں آئیگا؟ کیا قرآن کریم میں آپ کے خاتم النبیین ہونے پر مہر نہیں کی گئی ہے؟ کیا قیامت تک کے لئے آپ کے بارہ جانشینوں کے اسما کا اعلان آپ کی زبان صداقت بیان سے کتب معتبرہ میں درج نہیں ہے جو سب کے سب قریش سے (الائمۃ من قریش) اور آپ کے اہلبیت اور آل نبی کے افراد اور نفوس قدسیہ ہیں جو قرآن کریم کے حافظ اور شریعت اسلام کے محافظ ہیں جنھوں نے ہر حال میں دین خدا کی نصرت کی اور فی سبیل اللہ گرانقدر قربانیاں دیں؟ (۹) اگر مسلمان خواہش نفس کا شکار نہ ہوئے ہوتے اور انھوں نے اپنے رسول کے ساتھ ناانصافیاں نہ کی ہوتیں تو [illegible] آج وہ ترقی کے [illegible] بلند پر ہوتے۔ مذہب اسلام کے عروج کے لئے ہر زمانہ میں [illegible] اور اب بھی لازم ہے کہ انتہائی عالم اور انتہائی متقی شخص کو خلیفہ رسول تسلیم کیا جائے رسول اکرم کے اہلبیت اور اُن کی آل کو خدا نے یہی تو مخصوص فضیلت عنایت فرمائی تھی کہ وہ علوم نبوی کے بھی وارث قرار دے گئے اور عمل صالح کے لحاظ سے بھی پیشوائی و امامت کے قابل ٹھہرے لیکن چونکہ امت نے ان کو ہر دور میں اپنا حاکم وقت مان کر اُن کی علمی اور عملی قابلیتوں سے پورا پورا استفادہ نہ کیا اس کا نقصان ظاہر ہو کر رہا کہ امور امت مسلمہ میں بیجا انتشار اور اختلال اُن حضرات کے تشریف لے جانے کے بعد واقع ہوا۔ خیر گذشت آنچہ گذشت۔ اب قابل غور یہ ہے کہ آیا ہم ماضی سے سبق سیکھ کر حال کو درست اور مستقبل کو درخشاں بنا سکتے ہیں؟ (۱۰) چونکہ مذہب اسلام سچا دین ہے اس لئے اس کی بقا اور ترقی کے لئے کوشش کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے اس کے لئے انفرادی کوششوں کی بھی ضرورت ہے اور اجتماعی مساعی بھی درکار ہیں۔

(ا) آج دنیا میں ہر جماعت (خواہ اس کا نصب العین کتنا ہی محدود ہو) اتفاق کے فوائد سے آگاہ ہو کر اپنی طاقت کو بڑھا رہی ہے اور دوسروں سے اپنے آپ کو منوانے کے درپے ہے لیکن جب [illegible] اور موقتی منافع کے لئے قومیں متحد ہوسکتی ہیں تو کیا مسلمان "مدعا قتدار دنیا اور عقبیٰ" [illegible] برتر مفاد کے لئے جسد واحد نہیں بن سکتے؟ اور کیا ازلی و ابدی صداقتوں کے دامن [illegible] کے لئے سر جوڑ کر جان توڑ کوششیں نہیں کرسکتے؟ مسلمان ناسمجھی سے اگر دوسری جماعتوں میں [illegible] ہو جائیں یا اپنی فرقہ وارانہ سیاسی انجمنیں بنا کر ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جائیں تو وہ کیونکر اپنی منزل مقصود کو پہونچ سکیں گے جو حصول رضائے الٰہی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو حقیقتاً سب کچھ ہے۔ (ب) ممالک کے لحاظ سے اُن کی سیاسی جماعت ہر ملک میں صرف ایک ہونی چاہیئے جس کا مقصد بقائے اسلامیان ملک ہو۔ (ج) چونکہ ملک ہند اور ملک اسلام (پاکستان) الگ قرار دیئے جاچکے اور کشمیر اور حیدرآباد کے مسائل کی یکسوئی ہنوز نہیں ہوئی اس لئے حیدرآباد کے مسلمانوں کی طاقت کی حفاظت اور استحکام کے [illegible] پر غور کرنا ہر سمجھدار مسلمان کا فریضہ ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کی بھی ایک ہی سیاسی تنظیم ہونی چاہیئے اور وہ موجود ہے جس کا نام مجلس اتحاد المسلمین ہے اور جس نے مسلمانوں کی اس نازک ساعت میں گرانقدر خدمت انجام دی ہے اور انھیں خواب غفلت سے بڑی حد تک بیدار کر دیا ہے مجلس کی طاقت میں روز افزوں اضافہ ہونا چاہیئے۔ مناسب ہے کہ سب مسلمان ذاتی اور مذہبی اختلافات سے قطع نظر کر کے اپنی بقا اور استحکام کی خاطر اس سیاسی انجمن "مجلس" سے مربوط ہو جائیں اور حکومت کو مدد پہونچائیں یکجہتی کی بدولت قوت بڑھتی چلی جائیگی اور اشرار کی ہمتیں پست ہوتی چلی جائیں گی۔ (د) جو قوم مسلمانوں کو کمزور کرنے اور مٹا دینے کے درپے ہے وہ درحقیقت عقل کی دشمن ہے۔ ضرورت تو اس کی ہے کہ ہر قوم خود اپنی خوشی سے حلقہ بگوش اسلام ہو جائے اور اسلام کی ان نعمتوں سے بہرہ ور ہو جس سے آج کل کے یا کسی دور کے نام نہاد مسلمانوں نے بھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ مشکل یہ ہے کہ دنیا اسلام پر نہیں بلکہ صرف مسلمانوں پر نظر ڈالتی ہے اور ان کے اعمال کو اپنے اعمال سے کچھ بہت بہتر نہیں پاتی۔ تقریباً وہی عیوب جو دوسرے اقوام میں ہیں مسلمانوں میں بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ لہذا اس نوبت پر بھی مسلمان اگر اپنی تنظیم کو مستحکم کرلیں اور ساتھ ہی ساتھ داخلی انفرادی اصلاح کا کام بھی جاری رہے تو انشاء اللہ بہت جلد مسلمانوں کا کیرکٹر قرون اولیٰ کی طرح دیگر اقوام سے خراج تحسین حاصل کرلے گا اور کیا تعجب کہ "یدخلون فی دین اللہ افواجاً" کا منظر پھر سامنے آجائے اور تاریخ اپنے آپ کو پھر دہرا دے!! (ہ) لیکن فوری سوال بقا کا ہے اور یہ اہم ہے۔ یہ نام نہاد مسلمان اگر باقی رہیں گے تو اپنی اصلاح بھی

کو [redacted] پیش کریں گے۔ توان کی دوران کے لیڈروں کو اتنی فرصت کہاں کہ وہ پیغمبر اسلام اور اُن کی آل پاک کے کارناموں کو غور سے مطالعہ کریں لیڈر مصلح بنانہیں چاہتے۔ وہ اپنی قوم کی تمناؤں کی خواہ وہ جائز ہوں یا ناجائز تکمیل کردینا چاہتے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں کا اُمت اصلاح خیال اور ذہنیت کی تبدیلی کا متوقع ہونا قبل از وقت ہے۔ اِس وقت تو انھیں اپنی قوتوں کو مجتمع کرلینا ہے اور ہر فرد کی صلاحیتوں کو جانچتے ہوئے اُس سے قومی کام لینا ہے۔ "قائد ملت" میں یہ وصف تھا کہ وہ ہر فرد کی صلاحیت کا پورا اندازہ کرلیتے تھے سب کو یہ بات نصیب نہیں پھر بھی ہر فرد کی مخصوص حالت کے پیش نظر اُس سے ممکنہ حد تک قومی خدمت لیجانی چاہئے اور ہر فرد کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اگر اس نازک ساعت میں میں مسلمانوں کی خدمت سے پہلو تہی کررہا ہوں تو میں اسلام سے غداری کر رہا ہوں اور سیرت آل محمد صلعم سے منہ موڑ رہا ہوں جس کے بعد نجات کی توقع بالکل عبث ہے۔ نجات صرف فرض شناس کے لئے ہے۔ **و**۔ یہ دیکھ کر روح کو فرحت ہوتی ہے کہ حضرات اہل تشیع اس نازک موقع کی اہمیت کو سمجھ کر اہل تسنن کے دوش بدوش مدافعت کے کام میں حصہ لے رہے ہیں سچی بات تو یہ ہے کہ عنداللہ عندالرسول و شیعیان علیؑ و آل علیؑ اُسی وقت قرار دئیے جاسکتے ہیں جبکہ وہ اپنی خداداد عقل و فہم سے پورا کام لیں اور فراست مومن کے ذریعہ نزاکت وقت کو ہمیشہ محسوس کرکے اپنے آئمہ علیہم السلام کی پیروی کا حق ادا کریں۔ جناب امیر علیہ السلام اور ان کی ذریت طاہرہ نے باوجود اختلافات کے ہمیشہ اہم اُمور میں حکام اسلام کے ساتھ تعاون فرمایا اور مشکلات کو حل کرکے اسلام کی خدمت بجالاتے رہے۔ فجزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔ **ف**۔ انفرادی کوششوں کے متعلق عرض ہے کہ جو مسلمان اپنے رسولؐ کا حقیقی احترام کریگا وہ کبھی جھوٹا اور خائن نہیں بن سکتا۔ "صادق" اور "امین" رسولؐ کا پیرو بھی صادق و امین ہی ہوگا اور اگر نہ بن سکا ہوگا تو بننے کی کوشش ضرور کریگا۔ اگر اس میں ذرا بھی صلاحیت باقی رہی ہوگی تو غفلت شعار اور بدکردار مسلمان بھی قوت ارادی اور عزم راسخ سے کام لے کر اپنی اصلاح کی جانب متوجہ ہوجائے گا اور پیہم جدوجہد کرکے اپنی بُری عادتوں کو ترک اور مفید اشتغال اور اعمال صالحہ کو اختیار کریگا۔ وہ ہر اُس شغل سے پرہیز کریگا جو اُس کی عقل کو خراب یا سلب کرے (جیسے شراب نوشی غنا نوازی اور تعیش وغیرہ) کیونکہ عقل کے صحیح رہنے پر ہی انسان ہدایت ربانی کو سمجھ سکتا اور اُس سے روحانی لطف اٹھا سکتا ہے اور اُس پر عامل ہوکر قابل اعتماد کردار دنیا کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ غرض وہ اپنے آپ کو اخلاق فاضلہ کا ایسا نمونہ بنانے کی کوشش کریگا جو جاذب نظر ہو اور بغیر قولی تبلیغ کے ہی دلوں میں گھر کرسکتا ہو۔ وہ زبان سے وہی کہے گا جو ضروری اور مفید ہو۔ لوگوں کی غیبت اور اُن پر بہتان تراشی سے (جو فتنہ و فساد کے بڑے دروازے ہیں) کامل اجتناب کریگا۔ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھے گا۔ انکسار ایثار اور اخلاق سے قلوب کو مسخر کریگا۔ ہمدردی اُس کا شیوہ ہوگا اور طلب علم اُس کا دائمی فریضہ اور مشغلہ۔ وہ علم کے ساتھ ساتھ اپنے پروردگار سے عقل کے اضافہ کا بھی خواستگار رہیگا کیونکہ مشہور ہے کہ ایک من علم کو دس من عقل درکار ہے وہ علمیت محض سے مرعوب نہ ہوگا اور ایسے شخص کو اہم امور میں کبھی اپنا پیشوا نہ بنائیگا جس کی عقل پر اس کو اعتماد نہ ہو۔ غیر مسلم خواہ ازراہ جہل خواہ ازراہ بغض و عناد و تعصب حقیقت ثابتہ اسلام کے منکر ہوتے ہیں لہٰذا عقل سے عاری اور مسلمانوں کے قائد بننے کی قطعاً اہلیت نہیں رکھتے۔ **ح**۔ حقیقت شناس مسلمان ہر زمانہ میں آل محمدؐ ہی کا تابع اور آج بھی اسی ارادہ سے اپنے بارہویں امام حجۃ اللہ و خلیفۃ الرسول قائم آل محمدؐ کے ظہور پرنور کا ١٦٦
منتظر ہے جو دنیا کو عدل و داد سے منور فرمائیں گے۔ اس کے باوجود وہ مسلمانوں کی قوت کے اضمحلال کو گوارا نہیں کرسکتا وہ جہالت اور کفر کے غلبہ کو نہیں دیکھ سکتا۔ وہ مورچہ ہائے اسلامی کی حفاظت کے لئے بے دریغ اپنے خدمات کا پیش کش کریگا۔ مومن کبھی غداری نہ کریگا وہ کبھی دشمنوں سے سازباز کرکے قوت اسلام کو کمزور نہ کریگا وہ نازک موقعوں پر ذاتی یا مذہبی اختلافات کو نظرانداز کرکے صرف تحفظ اسلامیاں کی خاطر کھڑا ہوجائیگا اور عزت کی زندگی اور عزت کی موت (شہادت) ہی کو اختیار کریگا۔ اس میں شک نہیں کہ بستر پر مرنے کی لذت میں بھی فرض شناس مومن (شیعہ علیؑ و آل علیؑ) کے لئے درجۂ شہادت کا وعدہ فرمایا گیا ہے مگر شہادت کے درجات ہیں اور وقت کے تقاضے پر برتر درجۂ شہادت حاصل کرنے کے لئے لپکنا مومن کامل کی پہچان اور اُس کا طغرائے امتیاز ہے۔ مومن کی زندگی عالم قدس کی طرف ایک مسلسل پرواز ہے اُسے ٹھہراؤ اور جمود سے کوئی کام نہیں وہ جانتا ہے کہ پروردگار عالم اُسی کو پسند کرتا ہے جو خیر محض سے خیر برتر کی جانب بڑھ رہا ہو جس کا عمل اس کی پیہم جدوجہد کے باعث حسین سے احسن بن رہا ہو چنانچہ فرماتا ہے "تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شئی قدیر الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً"

اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد وسلم تسلیماً وعجل فرجھم و فرجنا بھم برحمتک یا ارحم الراحمین

اعلان

مجریہ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن

حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود کو گودامات موقوعہ ضلع محبوب نگر کا کونڈہ پرم وجیٹو فروخت کرنیکے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں داخل کنندگان ٹنڈر پر امور ذیل کی پابندی لازمی ہوگی۔ (۱) ٹنڈر مقررہ فارم پر لکھ کر سربمہر لفافہ موسومہ چیف ڈسپوزل آفیسر بتاریخ ۲ آبان ۵۵ف ایک بجے دن تک دفتر کارپوریشن میں پیش کیا جائے۔ ٹنڈر فارم دفتر چیف اکونٹس افسر صاحب سے بہ ادائی قیمت دو روپیہ سکۂ عثمانیہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ (۲) ٹنڈر دہندگان پر لازمی ہوگا کہ وہ ادخال ٹنڈر سے قبل علی الحساب پچاس روپیہ سکۂ عثمانیہ دفتر چیف اکونٹس افسر صاحب میں جمع کرکے متعلقہ رسید ٹنڈر کے ساتھ منسلک کریں۔ جو ٹنڈر بلا انسلاک رسید زرضمانت داخل کئے جائیں گے۔ وہ ناقابل لحاظ متصور ہونگے خواہ ادخال زرضمانت کے باوجود سہواً ہی رسید ٹنڈر کے ساتھ شریک نہ کی گئی ہو۔ (۳) ٹنڈر دہندگان کو چاہئے کہ وہ گودام کے ساتھ خریدشدنی مقدار و نرخ فی پلہ کی صاف و صریح الفاظ میں وضاحت کریں۔ (۴) ٹنڈر دہندگان کے لئے خریدی کونڈہ کے اغراض کی وضاحت بھی ضروری ہوگی۔ آیا برآمد کے مقصد کے تحت کونڈہ خریدا جارہا ہے یا صرف مقامی ضروریات کے لئے۔ (۵) اضلاع کے بیوپاری بھی ٹنڈر داخل کرسکیں گے۔ (۶) منظورہ ٹنڈر کی اطلاع فوری بعد دیجائے گی اور کارپوریشن کے نوٹس بورڈ پر منظورہ ٹنڈر دہندگان کے ناموں کی فہرست چسپاں کی جائے گی۔ (۷) منظورہ ٹنڈر دہندگان پر کارپوریشن کے احکام رائج الوقت اور ان تمام احکام کی جو وقتاً فوقتاً جاری ہونگے تعمیل لازمی ہوگی۔ (۸) منجانب ڈائرکٹر کارپوریشن کو اختیار ہوگا کہ کوئی ٹنڈر بلا اظہار وجوہ منظور یا نامنظور کرے۔

چیف ڈسپوزل افسر

اشتہار حاضری مدعی علیہ نمبر ۲ مجریہ عدالت منصفی تعلقہ اودگیر ضلع بیدر شریف نمبر مقدمہ ۲۵۶/۱ بابتہ ۵۶ف باجلاس عالیجناب مولوی مرزا رضا علی بیگ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی منصف

راجہ رام مدعی بنام سنگپا وغیرہ مدعی علیہم دعوے دلاپانے زرنقد مبلغ الیدہ ۱۵/۹ سکۂ عثمانیہ

بنام ستیا رام رامیشور قوم مارواڑی عمرہ ۳۵ سال پیشہ تجارت ساکن جالنہ مدعی علیہ نمبر ۲

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ صدر تمہارے نام متعدد مرتبہ عدالت ہذا سے سمن جاری کئے گئے لیکن تمہارا پتہ نہ چلنے سے بلاتعمیل واپس ہوئے بالآخر مدعی نے درخواست طبع اشتہار پیش کی پس بمنظوری درخواست مدعی و بتقرر تاریخ پیشی ۱۲ آبان ۵۶ف یوم پنجشنبہ بوقت دس ساعت دن تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تاریخ مذکور پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہوکر جواب دہی و پیروی مقدمہ کرو بصورت غیر حاضری تمہارے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آئے گی۔ کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۵ مہر ۵۵ف بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط عالیجناب مولوی مرزا رضا علی بیگ ناظم دستخط مولوی محمد طاہر علی صاحب

دستخط باقر علی صیغہ دار دیوانی منتظم عدالت منصفی اودگیر

طبی

اقوال حکماء

(۱) "طب قیاس اور تجربہ کا باب ہے" یعنی جس طرح طب میں نظریات و قیاسات سے کام لیا جاتا ہے اسی طرح تجربہ اور عمل کو بھی کار برآری کی جاتی ہے۔ (بقراط)

(۲) ہمارے کھانے کا مقصد زندگی قائم رکھنا ہے نہ یہ کہ زندگی کی غرض صرف کھانا پینا ہو جائے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است (بقراط)

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است (سعدی)

(۳) "عادت دوسری طبیعت بن جاتی ہے" (بقراط) عربی میں بھی مشہور مقولہ ہے۔ العادۃ طبیعۃ ثانیۃ یعنی انسان کی عادت دوسری طبیعت ہوتی ہے۔ نوٹ۔ ہماری روزمرہ کی زندگی میں ایسی حرکتیں بکثرت ہوتی ہیں جو پہلے پہل تو ناگوار گزرتی ہیں لیکن رفتہ رفتہ ہمارے اعصاب ان کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا چھوڑنا دوبھر ہو جاتا ہے اس لئے انسان کو مستحسن حرکتیں اور اچھے اعمال اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اعصاب اچھے کاموں کے عادی ہو جائیں۔ بچوں کی تربیت و تعلیم کے معاملہ میں یہ مقولہ خاص طور سے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

(۴) "جس بیماری کا سبب معلوم ہو اس کی شفا بھی موجود ہے" (بقراط)

(۵) "بلا ضرورت ہرگز دوا نہ کھاؤ کیونکہ اگر بلا ضرورت دوا کھائے گئے اور بدن کوئی بیماری نہ پائے گی جس پر وہ اثر کرے تو صحت پر اثر ڈالے گی اور وہ مرض پیدا کر دیگی" (بقراط)

(۶) "جن چیزوں کو بیمار کا دل چاہے ان میں سے کوئی چیز اس کو دے دینا اس سے بہتر ہے کہ جو چیزیں وہ پسند نہیں کرتا ہے سب ہی اس کے سر تھوپی جائیں" (بقراط)

(۷) "جاہل طبیب موت کا ذریعہ ہے" (ابن جنی)

(۸) تجربات کی کثرت سے زیادہ عقل کامل ہوتی ہے۔ ایضاً

(۹) بدترین اقوال وہ ہیں جن میں باہم تناقص (ٹکراؤ) پایا جائے۔ (طبری)

(۱۰) تین چیزیں سم قاتل کا حکم رکھتی ہیں (۱) خراب دودھ (۲) بھنا ہوا گوشت جو گرم گرم ڈھانپ دیا گیا ہو۔ اور (۳) بدبودار مچھلی۔ (ابن زکریا رازی)

(۱۱) جو شخص صرف گیہوں کی روٹی اور بکری کے بچے کا گوشت کھانے پر اکتفا کرتا ہے اور گندے ہوا اور خراب پانی سے پرہیز کرتا ہے وہ کبھی بیمار نہیں ہوتا۔ (اسحاق بن سلمان)

(باقی آئندہ)

نسوانی

زنانہ باتیں

تفصیل ان عورتوں کی جن پر ایک چالاک عورت مرد کا قابو چل سکتا ہے

(۱) وہ عورتیں جو مکانوں کے دروازوں اور کوٹھوں پر کھڑی رہیں۔ (۲) جن کے شوہر ان کو تکلیف میں رکھنا گوارا کرتے ہیں (۳) جن کے شوہر اپنی عورتوں سے التفات نہیں کرتے۔ (۴) جوان بالغ لڑکیاں جن کی شادی دیر سے ہوتی ہے۔ (۵) پڑھی لکھی عورتیں جو بہت جلد ورغلائے میں آجاتی ہیں۔ (۶) شوہر کے پردیس میں چلے جانے کے بعد۔ بارہ خوش پوشاک رکھنے اور بہت ٹیپ ٹاپ سے رہنے والی عورتیں۔ (۷) بہت خوبصورت و تندرست عورتیں۔ (۸) بغیر ساتھ لئے ہوئے معتبر عورت کے سوار ہو کر جانے والی عورتیں۔ (۹) برقعہ پوش عورتیں (۱۰) ہر پھرنے والی عورتیں۔ (۱۱) بدصحبت عورتوں سے دوستی رکھنے والی عورتیں۔ (۱۲) بڈھے شوہروں کی بیویاں۔ (۱۳) وہ عورتیں جن کے والدین اُن مردوں سے شادی کر دیتے ہیں کہ جو شادی سے قطعی انکار کریں (بوجہ نامرد ہونے کے) (۱۴) صغر سنی میں شادی ہو جانے والی عورتیں جن کا نتیجہ آخیر میں بے التفاتی ہوتا ہے۔ (۱۵) بدصورت مردوں کی خوبصورت بیویاں۔ (۱۶) جوان لڑکی اور کم سن شوہر والی عورتیں۔ (۱۷) مکان میں غیر معتبر عورتوں کا دخل رکھنے والی عورتیں (۱۸) اولاد کی طالب عورتیں۔ (۱۹) تعویذ گنڈوں پر زیادہ اعتقاد رکھنے والی عورتیں۔ (۲۰) بیہودہ گیت اور فحش غزلوں کی گانے والی عورتیں (مرزا امیر محمد برلاس مراد آباد)

صبیانی

فضیلت علم

(۱) علم کے پاس لوگ جایا کرتے ہیں علم نہیں جایا کرتا۔ (۲) علم ایک نور ہے جو خدائے تعالیٰ اس کو جہاں چاہتا ہے وہاں روشن کر دیتا ہے کثرت روایت علم نہیں پھیلاتا (امام مالک) (۳) علم کی ایک مجلس دوسری ستر مجلسوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ (عطاء)۔ (۴) جس عزت کی مضبوطی علم سے نہ ہو تو اس کا انجام ذلت ہے۔ (احنف)۔ (۵) اگر علماء نہ ہوتے تو آدمی مثل چوپایوں کے ہوتے۔ (حسن بصری)۔ (۶) عالموں کی سیاہی اور شہیدوں کا خون تولا جائے تو سیاہی زیادہ ٹھہرے گی۔ (۷) مجھ کو اس شخص پر تعجب ہے جو علم طلب نہ کرے پھر اس کا نفس اسے کسی بزرگی کی طرف کیسے بلاتا ہے۔ (۸) علم کا مذاکرہ تھوڑی سی رات میں کرنا میرے نزدیک تمام رات جاگنے سے اچھا ہے۔ (ابن عباس، ابو ہریرہ و امام حنبل) (۹) حضرت سلیمان علیہ السلام نے علم کو پسند فرمایا تو مال اور حکومت علم کے ساتھ عطا ہوئے۔ (۱۰) کوئی چیز علم سے بڑھ کر عزت والی چیز نہیں بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتے ہیں علماء بادشاہوں پر۔ (۱۱) جس شخص کی یہ تجویز ہو کہ طلب علم جہاد نہیں وہ اپنی عقل و تجویز میں ناقص ہو۔ (ابو داؤد) (۱۲) عالم و طالب علم خیر میں شریک ہیں باقی سب جنگلے میں جن میں کچھ بہتری نہیں۔ (۱۳) صرف علماء کے بدن پر قبائے فخر زیبا ہے کہ وہ خود بامراد دوسروں کے رہنما اور زندہ رہتے ہیں۔ (۱۴) عالم شب بیدار روزہ دار مجاہد سے افضل ہے۔ (۱۵) علم مال سے بہتر ہے علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی علم حاکم ہے اور مال محکوم علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے مال گھٹتا ہے (۱۶) جو شخص لوگوں کا پیشوا بننا چاہتا ہو اس کے لئے لازمی ہے پہلے خود اپنے نفس کو تعلیم دینا شروع کرے۔ اور زبان سے تعلیم دینے کی بجائے اپنے افعال و اخلاق سے تعلیم دے۔ (۱۷) علم سکندری جو حکمت ایک سمندر ہے علماء اس کے کنارے ہیں اہل حکمت سمندر میں غوطہ زن اور خدا شناس نجات کی کشتیوں پر سوار ہو کر دریا میں سفر کر رہے ہیں۔ (۱۸) انسان میں علم و فضل کی جتنی کمی ہوتی ہے اتنی ہی قدر و منزلت بھی کم ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

(۱۹) لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ ہے جو لوگوں کے علموں سے اپنا علم بڑھائے یعنی لکیر کا فقیر نہ بنا رہے اپنی استعداد اور قابلیت سے علوم کو ترقی دے۔ ہر ایک عالم خواہ کتنا ہی علم حاصل کرے پیاسا ہی رہتا ہے۔

(۲۰) جن علوم سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو سکتی ہے اگر کوئی شخص ان علوم کو اس غرض سے سیکھے کہ کوئی دنیاوی منصب حاصل ہو تو وہ شخص بہشت کی بو تک نہ پائے گا۔ (ماخوذ)

حسب و نسب

ہشام بن عبدالملک جو بیحد بدشکل تھا ایک دفعہ صحرا میں پھرتے پھراتے ایک پیرمرد کو پوچھا کہ تم کون ہو اور کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔ پیرمرد نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں لیکن تمہیں میرے حسب و نسب سے مطلب۔ بالفرض اگر میں شریف خاندان سے ہوں تو تمہیں کیا فائدہ۔ اگر میں پیچ قوم کا فرد ہوں تو تمہیں کیا۔ ہشام نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم رذیل ہو اسی لئے تم حسب و نسب کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہو۔ پیرمرد نے کہا تمہارے خاندان سے نہیں اس پر خدا کا شکر واجب ہے۔ پیرمرد نے پوچھا آپ کس خاندان سے ہیں۔ ہشام نے کہا کہ میں قریشی ہوں اور بنی امیہ کا چشم و چراغ ہوں۔ پیرمرد نے کہا اچھا تو تم اس خاندان کے فرد ہو جو زمانہ جہالت میں سود خوار اور بادہ خوار تھا۔ اور ظالم حجاج بھی تمہارے خاندان ہی کا ایک فرد تھا جس نے خانہ کعبہ پر پتھر برسائے تھے۔ ہشام یہ معقول جواب سن کر چپ ہو گیا۔

ولید بن یزید

ولید بن یزید کی شان میں عرب کے ایک شاعر نے قصیدہ لکھا۔ ولید نے خوش ہو کر حکم دیا کہ شاعر کو ہر شعر کے بدلے ایک ہزار درہم دئیے جائیں قصیدے کے اشعار شمار کئے گئے تو پچاس کے قریب نکلے۔ حسب الحکم پچاس ہزار درہم ادا کر دئیے گئے اور یہ پہلا بادشاہ ہے مسلمانوں میں جس نے سب سے پہلے اپنی شاعر نوازی کا ثبوت بہم پہنچایا۔ (ماخوذ)

رم جھم

کیا آپ جانتے ہیں کہ حیدرآباد کے بعض وظیفہ خواروں نے اپنی حکومت کو ”حقایق“ سے روشناس کرنے کی سعی کی اور خود خوار ہوئے۔ حالانکہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا مقصد اپنی پچپن سالہ تجربہ کی زندگی کا نچوڑ حکومت کے ”حجام مٹے“ میں انڈیل دینا تھا اور امن کی زندگی کی قدر کرنے کے گر بتانا بھی!

ہم اس ساری کارروائی کو محترم مدیر ”نظام گزٹ“ کے حوالے کرتے ہیں تاکہ وہ ”تفصیلی کیفیت یا اصل“ پیش کرے!!

لیکن ”یاران میکدۂ سیاست“ نے محترم مدیر ”وقت“ کو یہ کہتے سنا ہے کہ — ”کارروائی لائق اختتام اور زینت محافظ خانہ ہونے کے قابل ہے“۔ مگر کس قدر حیرت کی بات ہے کہ مدیر وقت کی ”تجویز“ داخل دفتر ہوگئی اور کارروائی ہنوز دفتری مراحل طے کر رہی ہے ——۔ یہ ہے حیدرآباد کی صحافت کا معیار؟ یعنی جو جی میں آئے لکھو اور لکھاؤ!! اس لئے کوئی کچھ یا نہ کہے آپ مانتے ہی ہونگے کہ وظیفہ خواروں کی بات گھر کی چاردیواری سے باہر آکر بھی بڑی غیر دلچسپ محسوس ہوتی ہے لیکن کسی پائیگاہ کی رکنیت کی کرسی اور اسی نوعیت کی اور دوسری کرسیوں سے ”قابل شنوائی و لایق توجہہ“ قرار پاتی ہے!

اب ان اختلافات کی پر پیچ گھاٹی میں عوام بھٹکتے رہیں اور ”رم جھم“ کا سلسلہ جاری رہے تو نہ جانے کتنے اداس ہوجائیں؟

پھر بھی ایک حقیقت پسند اگر چند غیر سرکاری اداروں کے تنخواہ یاب مگر بیکار وظیفہ خواروں سے پوچھے کہ یہ کارروائی اُن کے نقطۂ نظر سے کیا محل رکھتی ہے؟ تو وہ سب کے سب یہی کہیں گے ——

”یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان اپنی“!!

اب اقوام متحدہ کی مجلس میں حیدرآباد کا مسئلہ پیش ہونے والا ہے —— مگر ”اب“ کا اطلاق کسی ماہ ستمبر پر ہوگا ——؟ اس غیر معمولی تاخیر سے گھبرا کر ”کشمیر کمیشن“ کے اراکین کشمیر کی برفیلی گھاٹیوں کے پیچ و خم میں گم رہ کر گنگناتے پھر رہے ہیں ——

”کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک؟“

حکومت ہند نے حکومت حیدرآباد سے استدعا کی ہے کہ ”کمیونسٹ خطرہ“ سے خود بچو —— اور دوسروں کو بھی بچاؤ!!

کہاں ہوں گے اس وقت ہمارے جے پرکاش بابو؟

سنا ہے کہ پرکاش بابو کو مخمل کے بچھونے کی سربراہی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں! حکومت ہند کے لئے یہ کام برموقع نکل آیا ہے۔ لے لیجئے سیٹھ جی ٹھیکہ!!

تبصرے

”حیات نو“ ہفتہ وار حیدرآباد دکن۔

قیمت فی پرچہ ۲/ سالانہ چھ روپیہ۔ بیرون حیدرآباد کے لئے سات روپیہ۔ پتہ: — منیجر حیات نو کوچہ راجہ بھگوان داس۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدرآباد دکن۔

اس ہفتہ وار جریدہ کے مدیر اعلیٰ محمد مصلح الدین صدیقی ہیں جن کی ایک مجلس ادارت بھی ہے۔ اس مجلس کے اراکین سید اصغر علی عابدی اور محمد حمایت المتقیت ہیں اس وقت ہمارے پیش نظر ”حیات نو“ کی دوسری جلد کے تین شمارے ہیں جن پر نمبر ۵، ۶، ۷ درج ہے! ہوسکتا ہے کہ یہ جریدہ اب تک کاغذ کی قلت کی وجہ سے چھوٹے پیمانہ پر چھپتا رہا ہو۔ بہرحال اپنے موجودہ رنگ روپ میں تو ”زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہئے“ کیونکہ زندگی کے جدید ترین افکار پر انتہائی سنجیدگی سے سلیس اسلوب میں اظہار خیال کیا جاتا ہے اور اسلام کی خوبیوں پر روشنی بھی ڈالی جاتی ہے۔ پھر ملک کی خبروں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا اور اکثر خبروں پر اپنے انداز فکر کو ہاتھ سے نہ دیتے ہوئے تنقید بھی کی جاتی ہے۔ مگر حالات و واقعات کو جس انداز میں سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے وہ کسی قدر ”تشہیری انداز“ کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے توقع ہے کہ آئندہ جریدہ نگاری کے فن کو فراموش کرکے ”تشہیری درجہ“ کی کوئی چیز ”حیات نو“ کے لئے قبول نہ کی جائیگی جس کا سب سے اہم مقصد ملک کے غریب طبقوں کو جاگنے کی دعوت دینا ہے ان زیر تبصرہ تین شماروں میں شائع شدہ مضامین و منظومات کے پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ”حیات نو“ اس اعتبار سے کافی اچھے معیار کا ہفتہ وار ہے۔ اور بلاشبہ لائق مطالعہ بھی۔ توقع ہے کہ اہل ملک اس جریدہ کی رکنیت قبول فرمانے سے دریغ نہ فرمائیں گے۔

اشتہار حاضری قایم مقامی

اشتہار حاضری قایم مقام مدعی علیہ — مجریہ محکمہ صدر عدالت صوبہ گلشن آباد میدک۔ واقع ۲۳ ربہمن ۱۳۵۷ف

نمبر مقدمہ ۲۵ بابتہ ۱۳۵۷ف مستقر حیدرآباد دکن

باجلاس عالیجناب مولوی میر احمد علی خان ایم۔اے۔ ایل ایل۔بی (علیگ) ایل ایل۔بی (لندن) ایل ایل۔ایم (لندن) بیرسٹرایٹ لا ناظم صوبہ

گجل راجیا (مدعی) درخواست گزار دعوے

بنام درخواست قایم مقامی مدعی علیہ

گجل راملو فوت قایم مقام گجل جنار دہن وغیرہ طرفثانیان تقسیم جائداد معینہ

بنام گجل لچھما زوجہ گجل راملو قوم جتال عمر ۳۱ سال پیشہ خانہ داری ساکن حیات نگر تعلقہ شرقی ضلع اطراف بلدہ قایم مقام ۲۔ مدعی علیہ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں تمہارے نام عدالت ہذا سے سمن اجرا کیا گیا تھا جو بلا تعمیل اس عذر سے واپس ہوا کہ تم بیرون ممالک محروسہ چلی گئی ہو جس پر مدعی نے استدعا کی کہ تمہارے نام اشتہار طبع اخبار فرمایا جائے چونکہ منجانب مدعی ایک درخواست قایم مقامی عدالت ہذا میں پیش ہوئی کہ گجل راملو کا انتقال بتاریخ ۴ رتیر ۱۳۵۷ف ہوچکا ہے اور اسکے وارث و قایم مقامان میں ایک فرزند مسمی گجل جنار دہن اور ایک زوجہ مسماۃ لچھما ہے ہر دو کی قایم مقامی منظور فرماکر مقدمہ چلایا جائے۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۱۱ رآبان ۱۳۵۷ف یوم شنبہ بوقت دس ساعت صاف آباد کالا حاضر اجلاس عدالت ہذا ہوکر جواب دہی و پیروی کرو کہ کیوں نہ تم کو گجل راملو مدعی علیہ متوفی کا قایم مقام قرار دیا جائے۔

آج بتاریخ ۲۳ ربہمن ۱۳۵۷ف میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا فقط ناظم صوبہ

عالم

دنیا کا ایک ہفتہ

اسلا[redacted] پاکستان

ہندوستان

برطانوی جیل کی آبادی میں مستقل اضافہ

لندن ۱۲ اگسٹ۔ برطانوی جیلوں کی آبادی میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے ماقبل جنگ روزآنہ کا اوسط دس ہزار تا گیارہ ہزار تھا ۱۹۴۶ء میں بارہ ہزار نو سو پندرہ ہوگیا ہے سال رواں کے ماہ مئی تک (۱۹) ہزار ہوگیا ہے ان اعداد کا انکشاف کمشنر جیل کی ۱۹۴۷ء والی رپورٹ سے ہوا جو حال میں شائع ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں آبادی کا روزآنہ اوسط (۲۰) ہزار سے زائد ہو جائیگا

جوہری بم کو پانچ ہزار میل تک لیجانے کے لئے امریکی سائنسدانوں کی تدابیر

واشنگٹن ۲۲ اگسٹ امریکی ہوائی فوج کے چیف آف اسٹاف جنرل اسپا ئنز کانگریس کو اپنی سرکاری رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ امریکی سائنسدان ایک ایسا مشین تیار کر رہے ہیں جو کہ جوہری بم کو پانچ ہزار میل تک لیجا سکے گا۔ جونکہ اس قسم کے مشین کے خلاف بہ حالت موجودہ مدافعت کی کوئی تدبیر نہیں ہے لہذا سب سے پہلے امریکہ ہی کو اس مشین کو ترقی دینی چاہیئے۔

جنرل اسپا ئنز نے کہا کہ امریکی ہوائی فوج امید رکھتی ہے کہ وہ اپنے موجودہ معیاری لڑاکو اور متوسط بمبار طیاروں کی جگہ چند سال کے اندر تیز رفتار جیٹ طیاروں کو دے گی ایسے طیاروں کی تیاری پر بھی تجربہ کیا جا رہا ہے جنکی رفتار ہوا سے تیز ہوگی۔

ماں کو ہلاک کرنے کیلئے بیٹے کی سازش

نیویارک ۲۴ اگسٹ ایک لڑکے نے اپنی ماں کو اسکی بیمہ رقم حاصل کرنے کیلئے ہلاک کرنیکی سازش کی لیکن ماں نے لڑکے کو (۵۰۰) ڈالر کی ضمانت دیکر قید سے رہا کر دیا۔ اس صاجزادے کی ماں جسکا نام مسز بیری نیگ ہے اور جسکی عمر (۴۳) سال کی ہے ... (ین سلوینا) کے تصریح سے کہا کہ جب مجھے یہ خیال آیا کہ میرا لڑکا جیل میں ہے تو رات بھر سو نہ سکی۔ وہ درحقیقت برا نہیں ہے ... کرنا چاہیئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسنے اپنے ہمسایہ کو (۴۲۵۰) ...

عراق کو دس لاکھ پونڈ کا خسارہ

بغداد ۱۶ اگسٹ عراقی وزیر مالیہ نے کہا ہے کہ پائپ لائن کی برسدات کے مسدود ہو جانے کی وجہ سے عراق میں دس لاکھ پونڈ کا خسارہ ہوا ہے

عراق اور شرق اردن کی فوجیں عراقی کمان کے تحت رہیں گی

بغداد ۲۴ اگسٹ یہ معلوم ہوا ہے کہ فلسطین میں عراقی اور شرق اردن کی فوجیں عراقی کمان کے تحت رہیں گی

یہودیوں نے صلیب احمر کے مرکز کا تخلیہ کر دیا

بیت المقدس ۲۴ اگسٹ۔ فلسطین کی تازہ ترین اطلاع سے کہ بیت المقدس کے عرب کالج کے احاطہ کے صلیب احمر کے مرکز کا یہودیوں نے تخلیہ کر دیا ہے ارض مقدس میں عارضی صلح کے تصفیہ کے بعد سے جب رقبوں کے متعلق طرفین میں نزاع چلی آرہی تھی ان میں یہ رقبہ بھی شامل تھا۔

عربوں اور یہودیوں کے مابین صلح کی گفت و شنید جاری ہے

نیویارک ۲۵ اگسٹ۔ نیویارک ریڈیو کی اطلاع کے مطابق نام نہاد حکومت اسرائیل کے وزیر خارجہ نے بیان کیا ہے کہ فلسطین کے عربوں اور یہودیوں کے مابین ایک بیرونی صدر مقام میں جس کا نام ظاہر نہیں کیا گیا ہے صلح کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ تل ادیب کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیلی اور عرب قائدین حالیہ چند ہفتوں سے ایک غیر جانب دار ملک میں ایک ممکنہ صلح پر بحث کر رہے ہیں۔

بیت المقدس میں یہودیوں نے مجلس عام کے اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے متعدد یہودیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ شہر بیت المقدس کو مملکت اسرائیل میں شامل کرنا چاہیئے۔ انھوں نے رائے ظاہر کی کہ بیت المقدس عالم صیہونیت کا مرکز رہیگا

ترکی کا تجارتی وفد عازم روم ہوگا

انقرہ ۲۰ اگسٹ ترکی کا ایک تجارتی وفد اس ماہ کے آخر میں عازم روم ہوگا تاکہ اطالوی حکومت سے گفت و شنید کا آغاز کرے

پاکستان نے روس سے دو سو دبابے خرید کئے

کراچی ۱۷ اگسٹ اطلاع ملی ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت دفاع نے روس سے دو سو دبابے خرید کئے ہیں۔ جو بیان کیا جاتا ہے کہ عنقریب پاکستان پہونچ جائیں گے۔

وزیر اعظم سندھ کو ایک ہزار قومی محافظین کا پیش کش

کراچی ۱۸ اگسٹ مسٹر ہاشم علی انعامدار پاکستان کے مسلم لیگی قومی محافظین کے سالار اعلیٰ نے وزیر اعظم سندھ پیر الہی بخش کو ایک ہزار قومی محافظین کی پیش کش کی ہے جو بالائی سندھ کے سیلاب زدہ رقبوں میں امدادی کام انجام دیں گے۔

ہندوستانی پولیس نے پاکستانی طیارہ کو اجازت روانگی دیدی

کراچی ۲۲ اگسٹ پاکستانی فضائیہ کا وہ طیارہ جسے ہندوستانی پولیس نے کل کلکتہ میں روک لیا تھا۔ کلو رینج کی سکنڈ رن لیکر کراچی آگیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی پولیس نے طیارہ کے عملہ کو ڈمڈم کی طیران گاہ پر پندرہ گھنٹہ نظر بند رکھا اور آج صبح روانہ ہونے کی اجازت دی۔

حکومت پاکستان اس طیارہ کے کمانڈر کی مکمل رپورٹ وصول ہونے کے بعد اس مسئلہ پر حکومت ہند سے سخت باز پرس کرنے والی ہے۔

حکومت پاکستان کی کراچی کاٹن ایسوسی ایشن کو ہدایات

کراچی ۲۰ اگسٹ حکومت پاکستان نے کراچی کاٹن ایسوسی ایشن کو آگاہ کر دیا ہے کہ پاکستان سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو برآمد ہونیوالی تمام اشیاء کے بارہ لوں پر پاکستان میں لکھا جانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے الفاظ نہ لکھے جانیکی وجہ سے امریکہ کے درآمد کنندوں کو ممالک (؟) اشاعتوں میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے

گورنر مدراس سر آرچیبالڈ نائی اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے

مدراس ۲۴ اگسٹ۔ حکومت مدراس کے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ صوبہ کے گورنر سر آرچیبالڈ نائی ۷ ستمبر کی صبح کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اسی روز صبح میں مہاراجہ صاحب بھاونگر صوبائی گورنر کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا جائزہ لیں گے۔

برطانوی ہائی کمشنر متعینہ دہلی سر ٹرنس شون جو کہ اب سبکدوش ہو چکے ہیں کل بحری جہاز کے ذریعہ بمبئی سے عازم انگلستان ہوئے۔

گاندھی جی کے قتل کا مقدمہ

نئی دہلی ۲۴ اگسٹ آج صبح لال قلعہ دہلی میں گاندھی جی کے قاتل ناتھورام گوڈسے اور دیگر سات ملزمین کے مقدمہ کی سماعت جاری رہی اور بمبئی کے وزیر داخلہ مسٹر مرارجی دیسائی نے اپنی شہادت مکمل کی۔

حکومت صوبجات متوسط دو کروڑ روپیئے کے قرضے جاری کرنیوالی ہے

ناگپور ۲۶ اگسٹ۔ توقع کیجاتی ہے کہ حکومت صوبجات متوسط دو برابر تین فیصد شرح سود کے دو کروڑ روپئے کے قرضے جاری کرنے والی ہے۔ ان قرضوں کا مقصد صوبہ میں برقی کے متعلق بعض پراجکٹ کی تکمیل کے لئے رقم حاصل کرنا ہے۔

مہاراجہ کشمیر معہ بیوی بچوں کے فرار ہو گئے

تار ملا شیل۔ مہاراجہ کشمیر دکا سکو اپنی بیوی کو لیکر ایک خاص طیارہ کے ذریعہ دہلی چلے آئے۔ ایک دوسرے طیارے میں قیمتی جواہرات سونا چاندی اور نقدی دہلی بھیجدی گئی۔

دکن کا ایک ہفتہ

وظائف تعلیمی یادگار سر ... جنگ یورپ جاپان۔ حیدرآباد ۱۸ راگسٹ حکومت سرکار عالی کے منظور ہوا ہے کہ جنگ یورپ جاپان کی مسرت میں ایک یادگار وظائف تعلیمی فنڈ کے قیام کی منظوری دی ہے۔ یہ فنڈ (۱۵ لاکھ) کا مشتمل ہوگا اور اس فنڈ کے منافع سے تعلیمی وظائف عطا کئے جائینگے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس فنڈ کی منظور رقم سرکار عالی کے ۲ ½ فیصد قرضہ میں لگائی جائیگی۔ تاکہ خالص حقیقی آمدنی کا تعین ہوسکے

حیدرآباد کی خود مختاری و آزادی کو وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے تسلیم کرلیا۔ لاہور ۱۸ راگسٹ عثمان اتفاق حسین صدر وفد نمائندہ مسلم ورلڈ نیوز ڈائک پیپر حیدرآباد پر محافظ ... کیا گیا اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کا جواب حکومت حیدرآباد کو دینا چاہئیے میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ حیدرآباد آزاد ہے اور اسکی آزادی کو خود مسٹر اٹیلی نے تسلیم کرلیا ہے تو اس پر کسی غور و فکر کی کوئی ضرورت نہیں میں اس سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ حیدرآباد ایک مملکت ہے جو ایک مسلم حکمران کے تحت آزادی کے ساتھ قائم و برقرار ہے

جامعہ اندھرا کو حکومت سرکار عالی کا دولاکھ کا عطیہ۔ حیدرآباد ۲۱ راگسٹ جامعہ اندھرا نے ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ اس کے کنوکیشن ہال کی تعمیر کے لئے حکومت سرکار عالی نے دولاکھ روپیے کا جو عطیہ دیا تھا اسے اس نے تشکر کے ساتھ قبول کیا ہے۔ اس خط میں یہ اطلاع بھی دی گئی ہے کہ جامعہ اندھرا کی سنڈیکیٹ نے ۲۴ راپریل کو ایک قرارداد منظور کی جس کے ذریعہ اس فیاضانہ عطیے کو قبول کرتے ہوئے اعلیحضرت بندگان اقدس کی بارگاہ فلک اشتباہ میں جامعہ اندھرا کے گہرے تشکر و امتنان کا اظہار کیا گیا۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جامعہ اندھرا کے سینیٹ ممبر اور سنڈیکیٹ ان خیالات اور جذبات کی پوری پوری تائید اور ان سے کامل اتفاق کرتے ہیں جو صدر اعظم بہادر دولت آصفیہ نے خط موسومہ معتمد امیر جامعہ اندھرا میں ظاہر کئے ہیں۔ اور جو یہ ہیں کہ مملکت آصفیہ بالخصوص اسکے علاقہ تلنگانہ اور آندھرا دیس کے مابین جو دیرینہ روابط اور جو دوستانہ اور تاریخی تعلقات ہیں قائم رہنا چاہئیں۔

روز بروز زمانہ کے ساتھ ساتھ استحکام اور ترقی ہوتی جائے گی۔

۲۰ راگسٹ ۱۷ رشوال آج امیر اعظم نواب سالار جنگ بہادر دام اقبالہ کا سالانہ سالگرہ دیوڑھی مبارک میں منایا گیا۔ اور اس تقریب میں اسٹیٹ میں دعوت قومی بپا ہوئی اسٹیٹ کے تمام دفاتر کو ایک دن کی تعطیل دیگئی۔

مدیر امروز کا قتل۔ ۲۱ راگسٹ آج رات کو مدیر امروز مسٹر محمد شعیب اللہ خان بی۔ اے عثمانیہ کو رات کے تقریباً ایک بجکر ۵ منٹ کو جبکہ وہ اور آپ کے نسبتی برادر دفتر سے مکان واپس جارہے تھے بعض نامعلوم اشخاص نے بندوق اور تلوار سے قتل کیا انکے ساتھی بھی زخمی ہوئے۔ قتل کے اسباب کچھ باہمی رنجش بتلائی جارہی ہے۔

پٹرول کی کوئی مقدار حیدرآباد نہیں پہنچی۔ حیدرآباد ۲۲ راگسٹ پٹرول کی کوئی مقدار حیدرآباد نہیں پہونچی ہے اگرچہ کہ اس قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کہ حکومت ہندوستان کی وزارت حمل و نقل نے ماہ اگسٹ و ستمبر ۱۹۴۸ء کے کوپن روانہ کرتے ہوئے مطلع کیا ہے کہ ان دو مہینوں کے لئے حیدرآباد کے واسطے ۳۰۶۰۰۰ گیلن پٹرول کا کوٹا مقرر کیا گیا ہے۔ مجلس رسد موٹر اسپرٹ سرکار عالی حکومت ہندوستان کی وزارت حمل و نقل سے اس بارے میں استفسار کررہی ہے آخر پٹرول کی یہ مقررہ مقدار کب اجرا کی جائے گی۔

فضیلت مآب صدر اعظم بہادر کو عطائے اختیارات۔ حیدرآباد ۱۳ راگسٹ جلالۃ الملک اعلیحضرت حضور اقدس نے براہ خسروانہ ہز اکسلنسی وزیر اعظم کو اراکین باب حکومت کی رخصتیں منظور کرنے کا اختیار مرحمت فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک فرمان مبارک شرف صدور لایا ہے جس میں حضرت جلالۃ الملک نے فرمایا ہے کہ آئندہ سے اراکین کونسل کو رخصت دینے کا اختیار میں نے خاص طور پر پرائم منسٹر کو دیدیا ہے کہ اپنے صوابدید پر وہ عمل کریں ادنیٰ

بوجہ سے استمزاج کرنے کی ضرورت نہیں۔

قافلہ حجاج کی روانگی کو ملتوی کردیا گیا۔ حیدرآباد ۲۳ راگسٹ حکومت سرکار عالی نے ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر اور پاسپورٹ کے معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اس سال قافلہ حجاج کی روانگی کو ملتوی کردیا ہے۔

ہز ہائینس پرنس آف برار۔ ہز ہائینس شہزادہ برار نے گذشتہ چندماہ سے اپنی صحت میں خرابی محسوس فرمارہے تھے اعلیٰ حضرت بندگان اقدس کے ملاحظہ میں یہ معروضہ گذرانا تھا کہ انہیں بغرض علاج یورپ روانہ ہونے کی اجازت عطا کی جائے اور فی الوقت کمانڈر انچیف کے فرائض سے سبکدوش کردیا جائے حضرت اقدس و اعلیٰ نے والاشان شہزادے برار کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہ موجودہ کشیدہ سیاسی صورت حال کے مدنظر اپنے سفر یورپ کو ملتوی کردیں اور ملک کی دفاعی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کمانڈر انچیف کے فرائض انجام دیتے رہیں۔ ارشاد شاہانہ کی تعمیل میں شہزادہ برار مفاد ملک کی خاطر خرابی صحت کے باوجود اپنے فرائض کی انجام دہی پر رضامند ہوگئے ہیں

خلدآباد کے لئے آبرسانی۔ نئی اسکیمیں منظور ہوگئیں۔ خلدآباد، ضلع اورنگ آباد کے لئے آبرسانی کی ایک لاکھ ۶۵ ہزار روپیے کی ایک اسکیم حکومت سرکار عالی نے منظور کی ہے اس کے ساتھ ہی ایک لاکھ پانچ ہزار روپیے کی ڈرینج اسکیم بھی منظور ہوئی ہے جس کے تحت بدررویں بھی تعمیر کی جائینگی اور سڑکوں درست اور استوار بھی کیا جائے گا۔

ہیضہ کا دوسرا حملہ۔ مرض ہیضہ کی وبا کا دوسرا حملہ جو ۶ سے ہوا تھا اس پر قابو پالیا گیا ہے۔ ۱۴ راگسٹ تک (۷۶۳) اشخاص مرض میں مبتلا اور (۱۹۶) فوت ہوئے۔ اموات کی تعداد ایسے مریضوں میں زیادہ رہی جو دواخانہ میں رجوع نہیں ہوئے

اعلیٰ حضرت بندگان اقدس کا مہاجرین فلسطین کو گراں قدر عطیہ۔ حیدرآباد ۲۴ راگسٹ اعلیحضرت بندگان اقدس نے فلسطین کی مہاجرین کی امداد کے لئے دس لاکھ روپئے کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے کہ یہ عطیہ ہز مجسٹی سلطان عبداللہ والی شرق اردن کی اپیل پر مرحمت فرمایا گیا ہے سلطان عبداللہ نے حضرت اقدس و اعلیٰ کے نام اپنے پیام میں کہا تھا فلسطین سے تقریباً دو لاکھ مہاجرین ہماری سرحدوں پر منتقل ہوگئے ہیں اور ان کی نصف تعداد اب تک ہمارے ملک میں داخل ہوچکی ہے یہ سب لوگ جن میں سے بعض نہایت متمول اور معزز تھے اب مصیبت میں ہیں۔ یہودیوں نے انہیں اپنا ملک چھوڑنے پر مجبور کردیا ان کی جائداد ضبط کرلی اور انکی ساری دولت یہانتک کہ عورتوں کے زیورات بھی چھین لئے ہیں ان مہاجرین کی خبرگیری کے لئے عمان میں ایک سرکاری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو شرق اردن اور فلسطین کے ارکان پر مشتمل ہے یہاں جس قدر رقم جمع کی گئی ہے وہ ان کے ناگزیر اخراجات کے ایک جزو کی پابجائی کے لئے بھی ناکافی ہے۔ میں آپ کو یہ پیام دیتے ہوئے آپ کے جذبۂ اخوت اسلامی اور انتہائی ہمدردی سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس مقصد کے لئے کوئی رقم عطا کریں گے اعلیحضرت بندگان اقدس نے بحری تار کے ذریعہ جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ مہاجرین کی مصیبت کا حال معلوم کرکے آپ کو سخت تردد ہوا اور آپ کو بھروسہ ہے کہ فلسطین کے سیاسی حالات اس قابل ہوجائینگے کہ وہ جلد اپنے گھروں کو واپس ہوسکیں حکومت سرکار عالی نے حکومت ہندوستان سے خواہش کی ہے کہ وہ فوراً حیدرآباد کے بلاکڈ اکونٹ (..........) سے دس لاکھ روپیہ (ہندوستانی سکہ) کی روانگی کا انتظام کردے۔

شیدا الاخبار کی بندش۔ حیدرآباد ۲۸ راگسٹ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے شیدا الاخبار ہفتہ وار کو بعض قابل اعتراض بیان شائع کرنے کی پاداش میں ایک ماہ کے لئے بند کردیا ہے

خادم کی بندش۔ حیدرآباد ۲۸ راگسٹ خادم ہفتہ وار جو ملا عبدالباسط کی ادارت میں شائع ہوتا تھا اسکی بندش کے احکام وصول ہوگئے ہیں

مکتوب شاہانہ صدر مجلس صیانتی کے نام۔ لیک سکسس ۲۵ راگسٹ لیک سکسس کی اطلاع ہے کہ خسرو دکن و برار نے صیانتی مجلس کے صدر کے نام جو مکتوب ارسال فرمایا ہے اس میں ہندوستان اور حیدرآباد کے تعلقات سے متعلق اس خیال کا اظہار فرمایا ہے کہ اگر موجودہ صورت حال کو جاری رہنے دیا گیا تو اس سے عالمی امن کو خطرہ ہے اسلئے حیدرآباد کو تیقن امن کیلئے اپنا مسئلہ مجلس اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا حق پہنچتا ہے۔

اردو

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہو جائے روانگی سے مجبوری ہے پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف ہے

حدیث سنت والجماعۃ عربی

اتحافات السنیۃ فی الاحادیث القدسیہ ۳
عقائد منفی ۳
مشارق الانوار ۵
درۃ الواعظین عربی ترکی ۴
مختصر البخاری فی شرح تعلیق المغزی ۴
شرح املی ملا علی قاری ۱
درۃ المکلۃ رسالہ ابن تعلق ۴
بولایۃ النبی وجوہر المنظم
وشرح اسماء اللہ الحسنی تاج العروس
التحفۃ المرضیہ ۴
تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب مترجم ۵
منہاج حسنات وقدری
وصلاح المعاد
خیر البلاغ الاعلام ترجمہ فارسی جلد ثانی ۴
شرح شیخ ابن اسمٰعیل بر تعلیم المتعلم ۲
درۃ الناصحین ۳
ترمذی شریف ۱۵
مشکوٰۃ شریف ۱۰
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ۲۵
جلد ۳ تا ۱۰
تلخیص الصحاح ترجمہ اردو ۵
جامع ترمذی ۱۰
سنن ابی داؤد ۱۰
مجالس الابرار مع ترجمہ مطارح الانظار ۸
نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ۴
رحمۃ المھداۃ ترجمہ المشکوٰۃ محشی نصف اول ۱۰
جوہر النقی فی رد علی البیہقی ۸
ہادی المرشدین ۲
مسند امام اعظم ۴
خیر المواعظ ترجمہ اردو جلد اول و دوم
مختار الصحاح ۱۰
مفتاح دار السعادہ ۸
سنن نسائی ۱۵

حدیث سنت والجماعۃ فارسی

افاضۃ المجد ومفتاح الحقائق ۵
ارشاد الطالبین ۴
مالابد منہ ۱
شواہد النبوۃ جامی ۵
بستان المحدثین ۲

حدیث سنت والجماعۃ اردو

کوکب الھداۃ فی ترجمۃ المشکوٰۃ ۲۰
ودلائل النجاۃ ترجمہ المشکوٰۃ
ومظہر العجائب وترجمہ شرح وقایہ کامل
نصرۃ المجتہدین بردھفوات ۴
غیر المقلدین وچمنستان رد غرب
ظفر جلیل شرح حصن حصین ۴
انتصار الحق ۲
مراۃ الواعظین ترجمہ اردو ۴
درۃ الناصحین
مفتاح الصلوٰۃ واذکار ۲
الاربعین
ایضاح الحق وتنبیہ الغافلین ۵
ووظیفہ مسنونہ
حکایات الصالحین و مناقب حافظیہ ۳
انتہاء الاستواء وتجلی رباً ۵
فیض الباری شرح بخاری ۵
فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری ۱۰
پارہ ۷ و ۸
ایضاً پارہ ۹ و ۱۰ ۱۰
ایضاً پارہ ۱۱ و ۱۲ ۱۰
ایضاً پارہ ۱۳-۱۴-۱۵ ۱۸ ۱۵
ایضاً پارہ ۱۹-۲۰-۲۱ ۱۵
تسہیل القاری شرح البخاری
پارہ ۲ ۵

تسہیل القاری شرح البخاری پارہ سوم ۵
ایضاً پارہ ۵ ۴
تنبیہ الغافلین ۲
ناصر المسلمین فی اخلاق المرسلین ۲
حکم النبی وکفر من لا یصلی ۳
احوال الصادقین اتحاف تذکرۃ الحقوق والفرائض کامل ۱۵
رجز الشیطان والتنبیہ عن ارتکاب الغیبۃ ۴
احسن المواعظ ۳
مقاصد الاسلام حصہ اول ۸-۱
ایضاً حصہ دوم ۸-۱
مقاصد الاسلام حصہ پنجم ۲
انوار احمدی ۸-۱
نافع المسلمین ۵
صلاح المعاد بہشتیہ ۲
فریدیہ ومراۃ خوارق عادات
گلدستہ محمدیہ
شمائل الرسول ۶
انتخاب صحاح ستہ ۳
نصب الرایۃ عن احادیث القدسیہ ۲
احکام العیدین کلام المبین ۳
تحفۃ الزوجین رسالہ حقیقہ
محرم الفنا وسبیل النجات رسالہ
شب برات
باب الفتوح لمعرفۃ احوال الروح ۳
فیض الباری ترجمہ صحیح البخاری ۵
پارہ پنجم
ایضاً پارہ ۷ ۵
ایضاً پارہ ۹ ۵
مراۃ الحقائق اسرار قبر ۵
جلد سوم
خیرات حسان ۳
ترجمہ صحیح بخاری جلد اول ۵
پارہ اول تا نہم ([illegible])

قیامت نامہ ودابۃ الارض ۱
وسیلۃ المعاد وذخیرۃ الافعال ۱
مفتاح الصلوٰۃ ۱
اسرار حق ۵
مولود طاہریہ ۱
نوادر جنیدی والجمال ۱
بہار خلد یعنی شمائل النبی منظوم ۲
تذکرۃ الاخوان ۲
تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ۱۰
آئینہ کمالات اسلام دافع الوسواس ۵
افادۃ الافہام حصہ دوم ۳
واعظ جلد ۱۳ و ۱۴ ۳
ایضاً جلد ۱۵ و ۱۶ ۳
ایضاً جلد ۱۹ و ۲۰ ۳
ایضاً جلد ۲۱ و ۲۲ ۳
ایضاً جلد ۲۳ تا ۲۶ ۵
ایضاً جلد ۲۸ ۳
کتاب التوحید وترجمہ فقہ اکبر ۱
سراج الحیات ۱
اسلام میں کوئی فرقہ نہیں ۲
کشف المغطا ترجمہ ۸
تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری جلد اول ۳
بستان العارفین ۶
ملی الفراسخ فی منازل البرزخ ۵
اسلامی مسائل کنز الدقائق ۲

تذکرۃ الاولیاء
تحفۃ الجواد ترجمہ ۲
مقاصد الصالحین ۳
جلاء السیر ۸
انوار احمدی ۴
المراۃ المسلمۃ ۴
رفع الحجاب ترجمہ ستر ۱۰
ابن ماجہ جلد سوم
غایۃ البیان ۳
افادۃ الافہام حصہ اول ۹
دوم کمی
شمائل الرسول ۶
آیات اللہ الکاملہ ترجمہ ۱۵
حجۃ اللہ البالغہ
جلاء الابصار ترجمہ نور الانوار ۲۰
سراج المنادر وحصہ
ذکر الحبیب ۳
لوائح الانوار فی طبقات الاخیار ۴
الجامع ۳
مرقات الایقان ترجمہ ۲
مفتاح الجنان
مناقب امام ابی نوح وغیرہ مذہب سنت والجماعۃ

عربی

مشارق الانوار ۳

فارسی

داستان غم ۲

اردو

عروس المجالس دوازدہ مجالس ۳
تصویر انور ۳
زین المجالس ۳
مصباح المجالس ۳
معراج سنی ۱
مولود شریف بہاریہ ۱

رجسٹرڈ نمبر ایم ۲۶۶ رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر ۸۱

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۳۶)

ہفتہ وار انتخاب

مدیر شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم محمد حسین

جلد (۲) نمبر ۱۲ — سہ شنبہ — ۷ آبان ۱۳۵۷ف

دعا

از
باقر رضوی امانت خانی

وہ حوصلہ ہو عطا دل کی آبرو سمجھوں
جو اشک آنکھ سے ٹپکے اُسے لہو سمجھوں

خطوطِ حسن نظر میں وہ بھر دے رنگینی
کہ سادگی کو بھی دنیائے رنگ و بو سمجھوں

ہو دوسرے کی بھی عزت کا قلب کو احساس
وقارِ غیر کو بھی اپنی آبرو سمجھوں

نماز میں وہ ہو کیفیتِ خشوع و خضوع
کہ خود کو اسکی جلالت کے روبرو سمجھوں

عطا ہو قلب کو احساسِ عاقبت کا شعور
سکوتِ شہرِ خموشاں کو گفتگو سمجھوں

ہو اس طرح سے سکوں جذبِ نامرادی کو
لہو جو قلب سے نکلے تو آرزو سمجھوں

ضمیر ٹوکتا ہے ہر گناہ پر باقر
خدا کرے کہ میں اسکی بھی گفتگو سمجھوں

ترتیب

اداریہ

بھری بزم میں راز کی بات کہدی!

... وہ بھی معزز معاصر "رہبر دکن" نے کہ:-

ہمارے عوامی وزراء کو وزارت کے بلند عہدوں پر فائز ہو کر تقریباً دس ماہ ہو چکے ہیں لیکن جو معاملات ان کے دور سے قبل تھے وہ ان کی عدم توجہی کے باعث اب بھی باقی ہیں۔ محض سفارشوں پر تبادلے، مستحقین کی حق تلفی، اقربا نوازی اور ... پہلے ہی کے اصول پر اور بھی زیادہ شدت سے عمل پیرا ہیں۔ یہ ساری خرابیاں اور یہ واقعات جس طرح سابق میں حکومت کی کارکردگی کو متاثر کر رہی تھیں وہ آج نظم و نسق کی مشنری کو بری طرح متاثر کر رہی ہیں۔ پڑوسی صوبہ جات میں بعض عوام کے منتخبہ وزراء کے نامعقول حرکات کی وجہ سے وہاں کا نظم و نسق جس طرح معطل ہو گیا ہے، حیدرآباد کا بھی یقیناً یہی حال ہوگا اگر ہمارے عوامی وزراء فوری اصلاح کی جانب مائل نہ ہوئے۔ اقربا نوازی اور احباب پروری سے متعلق شکایات اب تو بہت زیادہ عام ہو گئی ہیں۔ نیز رشوت ستانی کا بھی الگ دور دورہ ہے۔ ان سارے اعمال بد کی جانب فوری موثر توجہ کی ضرورت ہے --- ورنہ ہمیں حکومت سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا اور اقتدار کو بھی کھونا پڑے گا۔ موجودہ حالات میں عوامی وزراء کا اولین فرض ہے کہ وہ ہمیشہ انصاف کے اصول پیش نظر رکھا کریں کیونکہ ان کا سختی سے نفاذ ہی دراصل مملکت کی بقاء و استحکام کا ضامن ہوا کرتا ہے!

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ افشائے راز کی جرات نہ تو بے ادبی ہے اور نہ ذوق سخن کا اعتراف بلکہ ثبوت ہے محترم مدیر "رہبر دکن" کی وطن دوستی اور قوم پرستی کا، جس کی قدر کرنا عوام اور حکومت دونوں کا فرض ہے۔ مگر یہ جانتے ہوئے کہ حیدرآباد نے ہندوستان کے نئے دستور کے ڈھانچے ... [illegible] ... اور ہندوستان سے وہ علیحدہ رہے گا یا نہیں ... [illegible] ... غلہ، کپڑا، ادویات اور ایسی ہی دوسری ... [illegible] ... ہند سے "معاہدہ جاریہ" کے ذریعہ ... [illegible] ... ہند پر واجب ہے۔ لیکن ان بیرونی حالات سے قطع نظر ... [illegible] ... قابو حاصل کیا جائے --- یہی سوالات غالباً محرک ہیں معزز معاصر کے بھری بزم میں راز کی بات کہدینے کے!

البتہ محترم معاصر نے اس امر کو فراموش کر دیا ہے کہ جب کوئی فکری اور سیاسی انقلاب کسی ملک میں برپا ہوتا ہے تو ایسے ملک میں اقتصادی بحران پیدا ہو جاتا ہے یا کوئی اور ہنگامی صورت حال رونما ہو جاتی ہے --- اور اس سے سرمایہ دار طبقے بقدر توفیق استفادہ کرتے ہیں۔ لیکن اس کی راست ضرب پڑتی ہے تو بیچارے عوام پر اور یہ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ایک سال سے حیدرآباد میں ایسے ہی حالات رونما ہیں جن کا مقابلہ عوام بڑی ہمت سے کر رہے ہیں اور حکومت تو بیرونی مسائل کی گتھی سلجھانے میں مشغول ہے۔ پھر بھی اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ حیدرآبادی عوام کی بیشتر مشکلات و تکالیف کی ذمہ داری ہنگامی صورت حال سے زیادہ حکومت کے ان بعض محکموں اور عہدہ داروں پر عائد ہوتی ہے جن کا راست تعلق عوام کے شعبہ ہائے زندگی سے ہے اور جن کی ذرا سی توجہ ایسی ساری عوامی مشکلات و تکالیف کا بڑی حد تک خاتمہ بھی کر سکتی ہے کیونکہ ...

حیدرآبادی عوام کی اپنی حکومت کے ساتھ ثابت قدمی سے ہر دشواری پر غالب آنے کی کوشش اب کوئی چھپی ہوئی بات تو نہیں ہے مگر جب ناقص اجناس کے ساتھ ساتھ ہمہ موختنی بھی اجناس کے نرخ پر فروخت ہونے لگے تو پھر عوام کے صبر کا پیمانہ کیوں نہ چھلکے؟ خصوصاً جب یہ انتظام اپنی ہی حکومت کے ایک محکمہ کے سپرد ہو اور ملک میں جنگلات کی کمی بھی نہ ہو۔ تو ظاہر ہے کہ یہ درد سوا ہو جاتا ہے اور تعاون کا جذبہ شکوک و شبہات سے مملو! ان حالات میں حاصل کی ہوئی عوامی طاقت کسی وقت بھی اپنی ہی حکومت سے منحرف ہو سکتی ہے۔ پھر بھی یہ ماننا پڑتا ہے کہ ان واقعات و حالات کا ہماری حکومت کو پورا پورا علم و احساس ہے لیکن مجرد احساس و علم عوام کی تکالیف کے زخم کا مرہم تو نہیں بن سکتا --- کیونکہ جب زندگی کی روزمرہ ضروریات میں دیا سلائی کی قیمت دو آنے سے اونچی ہو جائے تو اجناس کی قیمت پر خریدی جانے والی لکڑی کو آگ دینے کی ہمت کیسے ہو؟

چنانچہ ان ہی واقعات و حالات سے متاثر ہو کر صدر اعظم بہادر نے بھی اہل ملک سے اپیل کی تھی کہ اشیائے مایحتاج کو احتیاط و کفایت شعاری سے صرف کیا جائے اور ذخائر جو اس وقت ملک میں موجود ہیں ان پر نفع اندوزی کے بھوت کو قابض کی حیثیت نہ دی جائے۔ اس کے باوجود سب جانتے ہیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے زندگی کی ساری ضروریات بازار میں دوگنا بلکہ سہ گنا قیمتوں پر فروخت کی جا رہی ہیں لیکن دکان داروں اور فروشندوں سے کوئی پلٹ کر بھی نہیں پوچھتا کہ یہ اضافہ آخر کس کے حکم سے ہو رہا ہے؟ یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے کہ ہر جدید قانون کے ساتھ اس کا ردعمل انتہائی مایوس کن ہوتا ہے اور حکومت کے مقررہ نرخنامہ پر بازار میں کوئی چیز بھی نہیں خریدی جا سکتی۔ اس پر طرفہ یہ ہے کہ وہ مسلمان تاجر جو مجلس اتحاد المسلمین سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں جلب منفعت میں کسی سے پیچھے نہیں --- اسی بنا پر صدر المہام بہادر عدالت و کوتوالی نے ارشاد فرمایا کہ ملک کے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوئی جرات نہ کرے!

اس ساری ہنگامہ آرائی کے باوجود متمول و متوسط طبقے تو بہ ہزار خرابی اپنی ضروریات فراہم کر لیتے ہیں لیکن اللہ کی وسیع زمین تنگ ... ہوئی ہے تو صرف غریب عوام اور محنت کش طبقوں پر!!

اور یہ خطرناک کھیل ایسے وقت میں کھیلے جا رہے ہیں جب کہ اہل ملک ایک نازک آزمائش میں مبتلا ہیں اور اس امر کا ہر وقت امکان ہے کہ کوئی نہ کوئی ہیجانی صورت حال پیدا ہو جائے۔ ایسے میں حکومت، عوامی وزراء اور متعلقہ عہدہ داروں کا فرض جیسا کہ معزز معاصر "رہبر دکن" نے کہا ہے یقیناً اقربا نوازی، احباب پروری اور رشوت ستانی کی بجائے عوام کی سہولتوں کا پاس و لحاظ کرنا ہے۔ آج ضرورت کی کسی ایک ہی چیز کو لے کر اس کی قیمت کا اندازہ پچھلی قیمتوں سے لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ واقعاً زندگی کس قدر گراں ہو گئی ہے --- اور موت ارزاں!! اب دوا کے ساتھ غذا و لباس کی مہنگائی بھی اس قدر ناقابل برداشت ہو چکی ہے کہ غریب عوام اور اس طبقہ کے ہمیشہ بیمار رہنے والے افراد بھوکے رہ کر برہنہ جینے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اس طرح اگر روزمرہ ضروریات بھی بہ دقت ملتی ہوں اور جو تھوڑا بہت ملے بھی وہ مہنگا پڑے تو عوام کی قوت برداشت معلوم! --- پھر بہر حال و بہر کیف سرمایہ دار، تاجر، زمیندار و جاگیردار اور عہدہ دار تو نفع کما رہے ہیں اور ان کا عذر یہ ہے کہ قومی انجمنوں کی جیب خالی ہے!!

اسی لئے ہم معزز معاصر "رہبر دکن" کے ہمنوا بن کر اپنی حکومت کے سارے عہدہ داروں سے عموماً اور عوامی وزراء سے خصوصاً یہ کہنے کی جرات کرتے ہیں کہ عوام کی اکثر مشکلات و تکالیف ایسی ہیں جن کا رفع کرنا بالکلیہ ان کی معمولی سی توجہ کی بات ہے۔ ...

صورت حال پر قابو پانے کا آسان طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ حکومت کے ایسے عہدہ داروں کو سخت سزائیں دی جائیں جن کی چشم پوشی چور بازار کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں نامناسب نہ ہوگا اگر پولیس کے مقامی عہدہ داروں کو عوام کی شکایات سننے اور ان کا سد باب کرنے سختی سے پابند کیا جائے اور جن کے لئے صرف عوامی شکایات پر کم سے کم معطلی کی سزا تجویز کی جائے۔ یہی طریقہ کار دوسرے سررشتوں میں بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔ مگر حیدرآباد میں تو اقربا نوازی اور احباب پروری کی پچھلی حکمت عملی آج بھی کارفرما ہے اور اکثر عہدہ دار اپنے فرائض منصبی کی تکمیل سے زیادہ اثرات کے بل بوتے پر برسر اقتدار ہیں۔ اس موقع پر ہم عوام سے بھی اتنا ضرور کہیں گے کہ وہ سینہ سپر ہو کر اپنی حکومت اور عوامی وزراء کی غلطیوں کو چھپانے کی بجائے اُن کی فرد گذاشتوں کو اُن ہی کے سامنے پیش کر کے طالب انصاف ہوں کیونکہ ہر حکومت کا اولین فرض امن و امان قائم کرنا اور قیام امن کے لئے مملکت کے افراد کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے لیکن چونکہ اس وقت عوامی وزراء عوام کی تکالیف کے تجربہ کے باوجود اپنی سیاسی مصروفیات کی بناء پر عوام کی بر وقت امداد سے کسی حد تک قاصر ہیں اس لئے عوامی تکالیف کی ذمہ داری بڑی حد تک عوام کے سکوت اور صحافت کی بے خبری و بے اعتنائی پر عائد ہوتی ہے — کیا حیدرآباد کے ارباب صحافت نے کوئی گونگے کا گڑ کھایا ہے جو معزز معاصر "رہبر دکن" کی حق گوئی پر کچھ نہیں بولتے ؟

قومی اطلاعات

انجمن ید اللہی کے منتظم مولوی مرزا افضل علی صاحب نے ایک خط بغرض اشاعت بھیجا ہے جو درج ذیل ہے تاکہ مومنین آگاہ ہوں۔ مدیر

بخدمت مدیر صاحب "انتخاب"

سلام علیکم

میں عرصہ سے کوہ مولا پر ہر پہلے پنجشنبہ کی مجلس کے انتظامات کے سلسلہ میں جایا کرتا ہوں اور وہاں بارگاہ مبارک کے اندرونی حصے میں اکثر حضرات کو محو استراحت بھی پاتا ہوں۔ چونکہ اس عمل سے احترام بارگاہ مبارک متاثر ہوتا ہے اس لئے ازراہ کرم مومنین کو اس فعل سے باز رہنے کے لئے اخبار "انتخاب" کے ذریعہ متوجہ فرما کر ممنون فرمائے۔

خادم قوم :— مرزا افضل علی

رم جھم

مجلس مقننہ حیدرآباد کی میقات موازنہ میں ایک رکن بولے کہ بانسواڑہ میں مدرسہ کیوں نہیں تعمیر ہوا ؟ دوسرے رکن نے کہا کہ عدالت کی عمارت کیوں نہیں بنی ؟

جواب دیا گیا' افسوس حالات ناموافق تھے اور ہیں — وغیرہ مگر ہم سوچ رہے ہیں کہ مدرسہ و عدالت کے لئے عمارت کیوں ؟ اگر کسی کو پڑھنے لکھنے کا شوق ہے تو وہ مسجد اور دھرم سالہ کیوں نہیں جاتا۔ اور عدالت تو محشر پر منحصر ہے ! پھر آخر بحثوں کی گرما گرمی کیوں ؟

سفیر ہندوستان متعینہ امریکہ نے کہا کہ ہندوستان کو امداد نہیں' قرضہ کی ضرورت ہے! گویا کسی کو قرض دینا ہندوستانی نقطۂ نظر سے امداد کی تعریف میں نہیں آتا۔ شاید فرض ہے ؟؟؟

ہندوستان کی مجلس دستور ساز کے ایک رکن نے سوال کیا کہ پیرس یا اور دوسرے مقامات پر بین الاقوامی مسائل کے تصفیہ کے سلسلہ میں ہندوستانی وفد جب جاتے ہیں تو اُن کا قومی لباس کیا ہوا کرتا ہے ؟ — اور ایسے وفد کے اراکین کو شراب خواری اور حرام کاری سے باز رکھنے کے لئے حکومت ہند کیا تدابیر اختیار کرتی ہے !!

مسٹر نہرو نے جواب دیا' قومی لباس کا تعین تو کیا جاچکا ہے لیکن شراب نوشی و دیگر تفریحات پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی !!

ہم پوچھتے ہیں کہ اس مباحثہ کو آخر دستور سازی سے کیا تعلق ہے ؟ — اور اگر اسی "نشستند و گفتند و برخاستن" کا نام دستور سازی ہے تو یہ کام آسانی کے ساتھ ہر شہر کے اوباش بڑی سلیقہ مندی کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں !!

خبر ہے کہ حیدرآباد کے مسئلہ کی چھان بین کے لئے برطانوی دفتر خارجہ نے ماہرین دستور کی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے !
لیکن سوال یہ ہے کہ ایسی کمیٹی اگسٹ ۱۹۴۷ء سے پہلے آخر کیوں مقرر نہیں کی گئی ؟

ایک معزز معاصر نے "ہندو مسلم پانی" کی تفریق ختم ہونے پر ہندوستانی ہندو مسلم عورتوں کو شادی کے بارے میں "پانی" بنا کے رکھ دیا ہے — لیکن سچ تو یہ ہے کہ موتی کی آب جوہری جانتا ہے اور پانی کی قدر پیاسا ؟؟

حضرت خواجہ حسن نظامی نے اپنے روزنامچہ میں اندیشہ ظاہر فرمایا ہے کہ ان کی جائداد جو دہلی میں ہے' شائد ضبط ہوجائے — مگر حکومت ہند خوب جانتی ہے "دولت خواجہ" بغداد کی خرابی کے بعد ضبط شدہ ہی سمجھی جاتی ہے — ؟

ہندوستان کے مشہور سرکاری ماہنامہ "آجکل" کی ادارت حضرت جوش ملیح آبادی کے سپرد کردی گئی ہے۔ اور بحالت مجبوری شاعر انقلاب نے "کلیم" کو برباد کر کے "آجکل" کی ادارت بھی قبول فرمائی ہے — یعنی
"دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا"
اس ابتدائے ویرانی پر حکومت ہند شاعر انقلاب کو نہ جانے کیا معاوضہ ادا کرے ؟ اور پھر وہ قبول ہوگا یا نہیں ؟

قبل اسلام جاہلیت میں

شراب۔ زنا۔ جوا عرب میں شراب کی فروخت کی کثرت تھی۔ گھر گھر لوگ شراب پیتے تھے۔ بلکہ بچوں کی بھی گھٹی تھی۔ ہمیشہ بدمست ہوکر گلیوں۔ کوچوں۔ بازاروں میں پڑے رہتے۔ مکھیاں بھنبھنایا کرتیں۔ کتے شرابیوں کے منہ چاٹتے تھے۔ دوم۔ زناکاری کا عام بازار گرم تھا شریف زادیاں و شریف زادے کھلم کھلا حرام کاری کرتے تھے۔ وہ خلاف فطرت افعال کرنے میں مردوں کے کان کترتی تھیں۔ طوائفوں کے مکانوں پر جھنڈے لگے ہوئے تھے۔ بچے۔ اوباش۔ بدمعاش لوگ رات و دن راستوں و سڑکوں پر بیٹھ کر عورتوں پر آوازے کستے تھے۔ یہ لوگ نہایت قوی نشہ آور عرقوں کے پینے کے عادی تھے۔

(ب)۔ قصائد کے شروع میں جو تشبیب کے اشعار ہوتے تھے ان میں وہ اور امیروں کی لڑکیوں اور بہنوں کا نام لے لے کر بیان کرتے تھے اور ہر طرح کے عیبوں کو علانیہ ان کی طرف منسوب کرتے تھے۔ بدکاری اور زناکاری سے نادم نہیں ہوتے تھے اور ہر طرح کی غیر مہذب نظم میں ازراہ بے شرمی اس کو مشتہر کرتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے (خطبات احمدیہ صفحہ (۱۹۹)۔

(ج)۔ لونڈیوں کو جو مغنیات کہلاتی تھیں گانا بجانا ناچنا سکھایا جاتا تھا وہ حرام کاری کرنے کی مجاز تھیں اور اس حرام کاری کی آمدنی ان کے مالک اپنے تصرف میں لاتے تھے۔ (خطبات احمدیہ صفحہ ۲۰)

(د)۔ قماربازی سب لوگوں کا بلا استثنا ایک ہر دل عزیز کھیل تھا اگر کوئی خاص مقام قماربازی کا مشہور ہوتا تھا تو لوگ دور دراز مسافت سے وہاں جوا کھیلنے کو جایا کرتے تھے۔ سود خواری بھی عام طور سے نہایت درجہ مروج تھی۔ (خطبات احمدیہ صفحہ ۲)

(ہ)۔ جوا کی بھی حد ہو گئی تھی علاوہ بھیڑ بکری اور اسباب تجارت کے جوئے میں اپنی عورتیں بھی ہار دیا کرتے تھے اور یہ وہاں عام بات تھی روزمرہ نئی نئی بیویاں ہر شخص کے ہاتھ لگتی تھیں اور یہ بات کچھ عیب نہ خیال کی جاتی تھی۔ (سیرت محمدیہ صفحہ ٦٦)

(و)۔ عرب کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ وہ تیروں سے پاسوں کا کام لیتے تھے اُن ہی کے ذریعہ سے فال دیکھتے اور خاص طور پر انہی سے جوا کھیلتے اور اسی پر بازی حیرت کا مدار رکھتے ہمارے ملک میں تیروں کی جگہ نرے پاسے ہیں جیسے چوسر کے پاسے۔ رمل کے پاسے قرآن شریف نے اس کو حرام و ناجائز قرار دیا۔ زنا کے واسطے حد قایم کی کہ بیاہا ہوا مرد اور بیاہی ہوئی عورت اگر زنا کریں تو ان کو سنگسار کیا جائے اگر کنوارا مرد اور کنواری عورت زنا کریں تو ان کو مجمع عام میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں اور شرابی کو بھی کوڑے لگائیں۔ شراب اور جوا اور بت اور پاسے کو ناپاک شیطانی کام قرار دیا۔ (قرآن شریف پ۔ المائدہ۔ ع ۱۱)۔

کھلم کھلا قماربازی بہت سے ملک اب بھی ایسے ہیں جہاں قماربازی دھڑلے سے جاری ہے اور یہ اسٹیٹ لاٹری کی شکل میں ہے۔ اٹلی میں ابھی ابھی یہ رواج جاتا رہا۔ اور فرانس میں ہر سنہ ۱۹۱۲ء میں ایک مرتبہ کھیلا گیا۔ آئرلینڈ میں روپیہ کمانے کا یہ ایک عام قاعدہ تھا۔ لاٹری ڈالی جاتی تھی۔ ملکہ الزبتھ نے اول اس کی ابتدا اسینٹ پال کیتھڈرل سے کی تھی اور اس کے منافعہ سے وہ کل سامان خریدا گیا تھا جو کہ اسپین کے امیڈا جہاز کے مقابلے میں صرف ہوا۔

تبصرے

"سرفراز" ہفتہ وار لکھنؤ

پتہ:۔ "سرفراز" ہفتہ وار لکھنؤ (ہندوستان)

وہ قومی جریدہ ہے جو کبھی روزنامہ تھا لیکن قوم کی کم توجہی سے اب ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کے شیعوں کی نمائندگی اور ان کی آواز حکومت کے نیتاؤں تک پہونچانے کی مقدور بھر کوشش اس معزز ہمعصر کی ایک اہم ذمہ داری ہے جس کو "سرفراز" بڑی انوکھی طرز میں پورا کرتے ہیں چنانچہ ۱۴ اگست سنہ ۴۸ء کو ایک خصوصی "یوم آزادی نمبر" زیور طباعت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر اہل ملک سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے جس میں آزادی کے بعد کی ابتری پر تفصیل کے ساتھ بحث کرتے ہوئے مقصد آزادی سے متعارف بھی کرایا گیا ہے۔ اس قسم کی خصوصی اشاعتوں کے علاوہ اس وقیع جریدہ کی معمولی اشاعتوں کا معیار بھی کافی بلند ہوا کرتا ہے۔ اور جن کے محاسن مطالعہ کے بعد ہی ظاہر ہو سکتے ہیں ہندوستان کے شیعوں سے مربوط رہنے کے لئے پاکستان و حیدرآباد کے شیعہ "سرفراز" کے مطالعہ کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔

"دوستوں کی دنیا" ماہنامہ حیدرآباد دکن

پتہ:۔ منیجر صاحب صیفی اینڈ کو کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن

چندہ:۔ عوام سے سالانہ چار روپیہ فی پرچہ آٹھ آنے۔

"دوستوں کی دنیا" ایک حیدرآبادی حلقۂ احباب کے افکار کی ترویج کے مقصد کو لئے ہوئے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا ہے جو اوقات فرصت میں شخصی رجحانات کے لحاظ سے مشاغل و تفریحات کے ذرائع فراہم اور اہل ملک میں ذوق سلیم پیدا کرتا ہے اس حلقۂ احباب کی رکنیت کے لئے سالانہ فیس دس روپیہ ادا کرنی پڑتی ہے اور ایسے اراکین کے نام یہ ماہنامہ بلا قیمت ارسال کیا جاتا ہے "دوستوں کی دنیا" کی زندگی ابھی اپنے تیسرے مہینے سے گزر رہی ہے لیکن اس مدت میں ماہنامہ کے اجرا کے علاوہ "ارباب حلقہ" نے عملی طور پر کیا کام کیا کچھ پتہ نہیں۔ بہرحال جس حد تک زیر تبصرہ ماہنامہ کی خوبیوں کے اعتراف کا سوال پیدا ہوتا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نئی آزمایش کچھ بری تو نہیں — مضامین و منظومات کافی اچھے ہوتے ہیں۔ اور اسی بناء پر ملک کے ادبی ذوق رکھنے والے افراد سے سفارش کی جاتی ہے کہ وہ اس ماہنامہ کی خریداری قبول کرکے ایک نئی آزمایش کو کامیاب بنانے میں "دوستوں کی دنیا" کے اراکین کی اعانت فرمائیں۔

قند پارسی

ترجمه کلمات قصار حضرت امیر علیه السلام

قسط سوم

(۱۷۶) ظلم می لغزاند قدم را و نابود میکند نعمت را (۱۷۷) زینت و آرایش به نیکوئی کردار است نه بزیبایش لباس (۱۷۸) اگر تشنگی به است از خضوع و تذلل (۱۷۹) کریم طبیعت را ناگوار آید آنچه را که لئیم باعث افتخار داند (۱۸۰) جاهل وحشت کند از آنچه حکیم با وانس گیرد (۱۸۱) دنیا فانی و ناپایدار است اگر برای تو بماند و دوام کند تو نخواهی ماند برای او. (۱۸۲) جاهل را اعتماد بر آرزوست از بجهت از عمل نیک قاصر باشد (۱۸۳) عاقل جدت در کار کند و آرزو را چیزی نشمارد (۱۸۴) صبر بر تنگدستی با عزت بهتر است از آسایش و ثروت در ذلت (۱۸۵) تنبلی و بیکاری آزاد شریف را چون بنده ذلیل کند و آبرو ببرد و روزی تنگ کند (۱۸۶) عالم زنده ایست بین مرده گان (۱۸۷) جاهل مرده ایست بین زنده گان (۱۸۸) کریم آنست که عرض را بمال حفظ کند و لئیم آنست که مال را بر عرض مقدم دارد (۱۸۹) مومن آنست که دنیا را فدای دین کند و فاجر آنست که دین را فدائی دنیا کند (۱۹۰) قرار بده زمان فراخی و آسودگی را تهیه برای روزهای تیره و تاریک خود (۱۹۱) نه پسند برای نفس خود آنچه بر دیگران قبیح دانی و به پسند برای نفس خود آنچه برای دیگران پسندی (۱۹۲) قرار بده از نفس خود بر نفس خود نگرانی (۱۹۳) محترم دار اکرام نما طائفه خود را بدرستیکه انها بال های تواند که با و پرواز نمائی و بیخ و ریشه تواند که باو باز گردی و دست تواند که باد برا شیا قابض شوی (۱۹۴) اختیار بکن از هر چیزی تازه و نو آنرا مگر دوست که هر چه کهنه باشد بهتر است (۱۹۵) مشورت مکن از اعدای خود تا مقدار عداوت و مقاصد انها را دانی (۱۹۶) دریغ مکن از برای دوست خود نصیحت را و از برای آشنایان اعانت را و از برای عموم مردم خوشروئی و بشاشت را (۱۹۷) اطاعت کن کسی را که بالای تست اطاعت کنند کسانیکه زیر تواند و درون خود را پاکیزه کن تا خدا ظاهرت را پاکیزه گرداند (۱۹۸) بیاد بیاورید هنگام گناه رفتن لذت و بقای جرم را (۱۹۹) بپرهیز از زنهای شریر و از خوبان انها هم در حذر باشید (۲۰۰) بطریق نیکو گفتگو نمائید تا جواب نیکو بشنوید (۲۰۱) بپرهیز از احمق بدرستیکه دوام او اذیت است و موافقتش ضرر و مخالفتش ضرر و مخالفتش صدمه و مصاحبتش وبال (۲۰۲) بپرهیز از لئیم در وقتیکه او را احسان و اکرام کرده باشی و از ذل وقتیکه او را مقدم داشته باشی و عقل و کمینه در وقتیکه او را مقدم و بلند نموده باشی (۲۰۳) بپرهیز از صولت کریم در وقتیکه گرسنه باشد و از شر لئیم در وقتیکه سیر باشد (۲۰۴) بی شعورترین مردم کسی است که خود را عاقلتر از همه داند (۲۰۵) فصیح ترین موعظه ما عبرت گرفتن بقبور مردگان است (۲۰۶) بهترین دلیل کمال عقل نیکوئی تدبیر است (۲۰۷) بهترین رای آنست که تنها نباشد بلکه دیگری باو مشاورت داشته باشد (۲۰۸) بهترین قسم سخاوت رساندن حقوق است به اهلش (۲۰۹) شقی ترین مردم کسی است که دین خود را بدنیای دیگری بفروشد (۲۱۰) احمق ترین مردم فقیر متکبر است (۲۱۱) بزرگ ترین عیب آنست که عیب کنی مردم را بانچه خود با و مبتلائی (۲۱۲) بهترین کردار آنست که با مردم چنان رفتار کنی که خود توقع داری با تو رفتار کنند (۲۱۳) بیشتر فانی و نابود شدن عقل بسبب طمع است (۲۱۴) قوی ترین مردم کسی است که قادر بر نفس خود باشد (۲۱۵) بهترین مردم از حیث عقل کسی است که اداره زندگی خود را مرتب دارد و در اصلاح آخرت کوشد (۲۱۶) بزرگ ترین جهل دشمنی با قوی است و دوستی با فاجر و اطمینان بخائن و غدار (۲۱۷) سزاوار ترین مردم در بذل انعام و احسان کسی است که انعام و احسان در باره او زیاده شده باشد (۲۱۸) پرهیزگاری اقدام در کسب و عمل است و پرهیز از سوال و خواستن (۲۱۹) اگر پستان بحکومت رسند بزرگان بهلاکت افتند (۲۲۰) اگر کمینه گان ببزرگی رسند هیچ مقصد انجام نگیرد (۲۲۱) چون زمان فاسد شود لئیم ها ببزرگی رسند (۲۲۲) چون تقدیر آید تدبیر باطل شود (۲۲۳) چون سیاهیت سفید شود خوشی و سرورت بمیرد (یعنی مو) اگر بزرگ زاده علم و دانش آموخت فروتن متواضع شود (۲۲۴) اگر کمینه و پست علم و هنر آموخت متکبر و خودپسند شود (۲۲۵) اگر خلق نیکو شد نطق نرم و گیرنده شود (۲۲۶) اگر عقل بحد کمال رسد در شهوت نقصان شود (۲۲۷) اگر طالب ثروت و توانگری باشی بیاب او را در قناعت و اقتصاد (۲۲۸) اگر دنیا بکسی رو کند نیکوهائے دیگران را باو پوشاند و اگر پشت کند نیکوئیهای ذاتی او را از برو و سلب کند (۲۲۹) عاقل هر قدر پیر شود عقلش نیز پیر و کامل شود و جاهل هر قدر پیر شود جهل او کامل تر شود به سوار شدن سختیها و انداختن خود به مهلکها مال و ثروت بدست آید (۲۳۰) به بذل و بخشش بر مردم رئیس و بزرگ توان شد (۲۳۱) بقدر همت هم و غم موجود شود (۲۳۲) علم و حکمت پست و دنی را بلند کند و جهل و نادانی شریف را پست و ذلیل کند (۲۳۳) روی تو آبی است لبسته شده می چکاند آن را سوال پس بنگر که نزد که به چکانی (۲۳۴) بهترین کردار تو آن است که اصلاح کنی با و روز خود را و بدترین کردار تو آنست که فاسد کنی تو بان قوم خود را (۲۳۵) بهترین میراثی که از پدران به پسران رسد ادب است (۲۳۶) بهترین بخشایش آنست که بدون طلب و خواهش باشد (۲۳۷) از رفتن میزان عقل انسان معلوم شود و از کلام میزان فضل (۲۳۸) دولت و حکومت لئیمها ذلت عزیزها ست (۲۳۹) دست از اسراف بدار و اقتصاد پیشه کن و تهیه فردا را امروز بین (۲۴۰) بپرهیز از اسراف بدرستیکه مسرف را کسی در وقت جودش نه ستاید و در وقت گرفتاری و فقرش کسی بر او رحم نکند (۲۴۱) بسا فتنه ها که از گفتار خیزد (۲۴۲) بسا عالم که علمش او را نابود ساخت (۲۴۳) بسا جاهل که بسبب جهل نجات یافت (۲۴۴) بسا کلام که جوابش سکوت است (۲۴۵) بسا جنگ که بهتر از صلح است (۲۴۶) بسا سکوت که فصیح تر از کلام است (۲۴۷) بسا گفتار که از تیر تیزتر است (۲۴۸) بسا جمع کننده از برای کسی که هیچ او را شکر و سپاس نکند (۲۴۹) بسا زاهد که دین ندارد (۲۵۰) بسا وصلت که بیگانگی از او بهتر است (۲۵۱) بسا کمی که ترقی و برکتش بیش از زیاد است (۲۵۲) بسا بخششی که ترک از و بهتر است (۲۵۳) بسا برادر که مادرت او را نزائیده (۲۵۴) بسا علم که میکشد انسان را بضلالت (۲۵۵) چه بسیار شده است که عاجز بمقصد خود رسیده است (۲۵۶) چه بسا بلیغ که در اثبات حق خود گنگ شده (۲۵۷) چه بسیار مردمان هوشیار خطا کرده اند در کردار (۲۵۸) چه بسیار مردمان فصیح در وقت جواب مانده اند (۲۵۸) بهترین حالت زیادی کردار است بر گفتار و بدتر حالت عکس انست (۲۵۹) نابود شدن حکومتها بسبب گماشتن نیستان است (۲۶۰) سبب نابود شدن سو تدبیر است (۲۶۱) دستور بزرگان پی در پی اکرام و انعام نمودن است دستور لئام بدگفتاری است (۲۶۲) ستر تو اسیر تست تا او را فاش نکنی تا فاش کردی تو اسیر او شدی (۲۶۳) ضرورت و پیش آمدهای روزگار گردن مردها را خم و ذلیل کند (۲۶۴) طلب چیزهائی فضول گمراه نمودن عقل است (۲۶۵) ظن انسان میزان عقلش است و کردار او دلیل بر اصل و نجابتش است (۲۶۶) ظن عاقل صحیح و درست تر است از یقین جاهل۔

(باقی آئندہ)

ابیات

قومی مسدس

از جناب سید ابو الحسن صاحب فطن صفا

در حمد خالق موجودات و نعت سرور کائنات و مدح شجاعت حضرت علی خوش وتوصیف امام لیلذات و وعظ نماز بے نیاز و صفت صنعت و حرفت و تجارت و زراعت وغیرہ

اے رب تیری نرالی ہے حکمت تو ہے حکیم   قدرت کو تیری دیکھ کے ہیں دنگ سب فہیم
رحمت ہے تیری سب سے بڑی کونسی رحیم   بخشش ہے خاص و عام پہ تو ہے بڑا کریم
پہلے سے ہے اور اب بھی رہے گا مدام تو
کرتا رہے گا اپنے خدائی کا کام تو

مبعوث تو نے ایسا پیمبر کیا یہاں   جس کے سبب سے راستہ پہ آگیا جہاں
بحر جہاں میں کشتی دین ہوگئی رواں   مسلم ہوئے تو خوش ہوئے ہر پیر اور جواں
ڈنکا بجا ہر ایک جا اسلام و دین کا
کلمہ پڑھا سبھی نے خدا کے امین کا

بعد اس کے کام شیر خدا نے کیا تمام   اسلام کے معین رہے ہر جگہ مدام
جھکنے دیا نہ پرچم اسلام لاکلام   ہر جنگ میں تھے فتح و ظفر سے وہ شاد کام
کفار ان سے ڈرتے تھے اور تھرتھراتے تھے
لڑنے میں ان سبھوں کے قدم لڑکھڑاتے تھے

بعد از علی جو دین پہ آنے لگا زوال   سبط رسول یعنی شہ بحر و بر کا لال
جس سے کہ راضی ہے وہ خداوند ذوالجلال   نانا کے دین پہ کرتا تھا اور تھا جان و مال
اس دین کے لئے گلا اپنا کٹا دیا
اپنے عزیز و اقربا سب کو مٹا دیا

پژمردہ ہو چلا تھا گل دین مصطفےٰ   ویران ہو چلا تھا گلستان پُرفضا
غرق ہو چکی تھی کشتی اسلام برملا   ساحل پہ آئے بن کے وہ ہشیار ناخدا
سر دیکے کام کر لیا ابن بتول نے
بکھرا سے بچا لیا سبط رسول نے

ورنہ خراب ہوتا یہ دست یزید سے   برباد ہوتا دین لعین کے مرید سے
قائم نہ دین رہتا یزید پلید سے   چمکا جہاں میں دین حسین شہید سے
دین محمدی سے منور ہوا جہاں
اسلام کے فلک پہ ہوا مہر ضوفشاں

کیونکر نہ جان و مال کریں انپہ ہم نثار   کیوں یاد کرکے روئیں نہ ہم انکو بار بار
دین نبی کا بیڑا انہیں نے لگایا پار   جو سنگدل ہیں اور نہیں ہیں وہ دیندار
ہرگز نہ یاد کر کے کبھی انکو روتے ہیں
تخم عمل نہ مزرعۂ عقبیٰ میں بوتے ہیں

شو کھا گلا تھا ان کا تہ تیغ پر نماز   چھوڑی نہیں ادا کیا بس سر بسر نماز
سمجھو فقیر تم پڑھا کرو میرے پسر نماز   بنوائے گی خدا کا تیرے دل میں گھر نماز
ہرگز نہ چھوڑو اس کو مسلمان ہے اگر
پابند اس کا رہ تجھے ایمان ہے اگر

روزی بڑھانے کے لئے بہتر نماز ہے   ایمان و دین کے چرخ کا اختر نماز ہے
بحر یقین و صدق میں گوہر نماز ہے   اخلاص کا اور حسن خلق کا جوہر نماز ہے
باغ جہاں میں جاؤ گے پڑھتے رہو نماز
راضی و خوش رہے گا ہمیشہ وہ کارساز

چھوڑو نہ اس کو ترک ہو گفت رہیں شمار   ترک نماز سے نہیں تم ہوگے دیندار
ہے دین مصطفےٰ کا یہ اک رکن استوار   اس کشتی نجات میں ہوجاؤ تم سوار
پڑھتے رہو نہ چھوڑو کبھی تم نماز کو
راضی و خوش ہمیشہ رکھو بے نیاز کو

چھوڑے ہوئے ہیں دامن اسلام سربسر   پڑتے غلط ہیں میرے ہر اک گام سربسر
پھیلائے رہتے زور کے ہیں دام سربسر   دل سے لگا لے شرع کے احکام سربسر
اس واسطے ہر ایک بلا میں پھنسے ہیں ہم
دلدل میں رنج و غم کے الم کے دھنسے ہیں ہم

قول خدا و نور خدا ہم گئے ہیں بھول   تھوڑی سی تھی ہدایت پہ گئے ہم بہت میں پھول
نزیاؤں کے دلوں کو بہت کرتے ہیں ملول   کرتے ہیں باتیں جس میں ہیکار اور فضول
جو میرے فعل ہیں نہ کوئی ہیں وہ کام کے
ہم رہ گئے جہاں میں مسلمان نام کے

اے اہل ایمان موجب آزار تو نہ بن   گل بن کے خوشبو ہو جا کبھی خار تو نہ بن
جاں دیجے اس جہان کا خریدار تو نہ بن   غافل نہ رہ اور ہمدم اغیار تو نہ بن
ڈھونڈھیگا جو وہ پائے گا پروردگار کو
غافل جو اس سے رہ گیا پائیگا نار کو

اے زر پرست کیوں تجھے بیجا غرور ہے   کیوں مال و زر کے نشہ میں تو آنکھا چور ہے
مفلس کو بھول بیٹھا ہے ایسا سرور ہے   جود و کرم سے دل تیرا اب کوسوں دور ہے
اس بخل سے یہاں ترا کچھ نام ہوگا کیا
اس نخوت و غرور کا انجام ہوگا کیا

تو کار خیر میں ہو کمربستہ اور سنبھل   جائے گی تیرے ساتھ تیری کرنی اور عمل
تھوڑا عروج پاکے جہاں میں نہیں اچھل   گرنا پڑے گا کر لے یقیں تجھ کو منہ کے بل
چند روز کی ہے زندگی اچھا تو کام کر
اچھا تو کارنامہ دکھا اپنا نام کر

سیکھو ضرور صنعت و حرفت اے نیکذات   جس سے ہمیشہ سبز رہے گلشن حیات
دامن ہنر کا پکڑو کہ ہے یہ رہ نجات   ہے کیمیا یہی اور یہی اعلیٰ ہیں صفات
ہر سو رواں ہے صنعت و حرفت کا سکہ آج
ہم ایسے ہیں کہ ہم میں نہیں اسکا ہے رواج

غافل کبھی نہیں رہو دن ہو کہ رات ہو   بیدار ہو کے سیر گلشن حیات ہو
علم و ہنر سے کام لو جس سے نجات ہو   اس بازی میں حریف سے ہرگز نہ مات ہو
دن رات تم پھنسے ہوئے ہو مہملات میں
غفلت میں پڑ کے آگئے تم کس کی گھات میں

تاجر بنو ہمیشہ تجارت کرو ضرور   بازار زندگی کو کرو گرم تم وفور
کار تجارتی کو نہ چھوڑو ہو ذی شعور   افلاس اس سے اور مصیبت رہے گی دور
چھوڑا ہے میری قوم نے اس پیشہ کو اگر
پھرتے ہیں مارے مارے گلی کوچہ دربدر

اس کے سبب سے سیکڑوں دنیا میں بن گئے   جب بن سکے تو روٹھے ہوئے سب ہی تن گئے
جو بار غم سے پشت خمیدہ تھے تن گئے   دوران سے سارے دنیا کے رنج و محن گئے
دنیا و دین مل گیا خوش حال ہو گئے
فرط خوشی سے پھول کے لال ہو گئے

دنیا میں سب کا بڑھ کے زراعت کا کام ہے   بعد اس کے تم سمجھ لو تجارت کا کام ہے
اور اس کے بعد حرفت و صنعت کا کام ہے   سب سے خراب سائلی خدمت کا کام ہے
جو ہوشیار و دانا ہیں وہ کھیتی کرتے ہیں
غلہ کو پیدا کر کے وہ گھر اپنا بھرتے ہیں

کھیتی بہت ہی عمدہ ہے دنیا میں اے جواں — غیروں میں اس کا سکہ ہے اب تیزی سے رواں
کچھ غور تم کروگے تو ہو جائے گا عیاں — کرتے ہو کھیتی اور ہو اس فن سے بدگماں

چھوڑا ہے اسکو قوم نے غیروں نے لے لیا
اور کھیتی کر کے تم کو انھوں نے بتا دیا

سمجھا تھا جس کو تم نے یہہ ادنیٰ ہے اور حقیر — اُس کو عمل سے اپنے دکھایا کہ ہے کبیر
مفلس غریب تم ہوئے وہ بن گئے امیر — زندان مفلسی میں ہو اب آ کے تم اسیر

دکھلاؤ گے طبیب کو کل یا کہ آج تم
غفلت بُری ہے اس کا کرو اب علاج تم

افسوس اب بھی سوچ سمجھ کر چلو ذرا — کچھ غور اور خوض یہاں پر کرو ذرا
غفلت کی نیند سوتے ہو نواب اٹھو ذرا — ہشیار ہو کے چار وطرف دیکھ لو ذرا

یہہ بات کام کی ہے اسے خوب جان لو
کہنا فطن کا بہرِ خدا اب تو مان لو

قرآن تھا جو حق کی طرف سے عطا ہوا — جو قول تھا رسول خدا کا کہا ہوا
فرمان تھا نبی کا جو تجھ کو دیا ہوا — سب کچھ تھا تیرے واسطے بہتر لکھا ہوا

ٹھکرا دیا ہے سب کو فطن تو نے حیف ہے
چھوڑا ہے اپنے رب کو فطن تو نے حیف ہے

غزل

از جناب نواب میر عباس حسین خان بزم ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

داور حشر حسینوں کے ستم یاد نہیں — صاف کہتا ہوں کہ ان سے مری فریاد نہیں
کیا یہہ انصاف ہے مجھ پر ہو جفا غیر پہ مہر — تجھ کو یہہ بات تو زیبا ستم ایجاد نہیں
رنج و غم ساتھ ہیں انسان کے گدا ہو یا شاہ — یہہ ہے وہ قید کہ جس سے کوئی آزاد نہیں
کیا حسینوں کی کمی ہے جو سہوں بیجا ظلم — آپ کچھ حور نہیں آپ پریزاد نہیں
ہاتھ کیوں کانوں پہ رکھتے ہو ذرا سن تو لو — قصۂ درد جگر ہے مری فریاد نہیں
ناتواں صید ہوں فریاد کروں کیا میں — لب ہلانے کی بھی طاقت اے صیاد نہیں
کیا کروں کیا ترے بہلانے کو جنت لاؤں — چین تجھ کو تو کسی جا دل ناشاد نہیں
کیوں نہ پک جائے ستم روز کے سہتے سہتے — ارے سفاک کلیجہ ہے یہہ فولاد نہیں
کیا نمک کھا کے میں صیاد کو بدنام کروں — اس لئے لب پہ مرے نالہ و فریاد نہیں

چل دیا بزم خدا جانے کہاں وحشت میں
کوئے جاناں میں بھی وہ خانہ برباد نہیں

مد و جزر

از۔ زاہد رضوی

افلاک کی گردش سے نہ اے دل ہو پریشاں — ہمت سے تری ہونگی یہ سب مشکلیں آساں
تو ساحل مقصود کی جانب ہی بڑھے جا — کر فکر نہ حائل ہوں اگر راہ میں طوفاں
خود غرض زمانہ ہے نہ کر شکوۂ بیداد — تو اپنے غم و رنج کو رکھ دل ہی میں پنہاں
سر دینے میں پوشیدہ حیاتِ ابدی ہے — بیکار نہ جائے گا کبھی خون شہیداں
پنہاں ہے ہر ایک یاس میں امید کی دنیا — تاریکیٔ شب میں ہے نہاں صبح درخشاں
دیتی نہیں دنیا تو کبھی ساتھ کسی کا — خود غرضیٔ عالم سے کبھی ہو نہ ہراساں
کیوں صبح مسرت پہ نہیں ناز ہے اتنا — ارباب دول آئے گی اب شام غریباں

قدموں کو ترے چومنے خود آئے گا اقبال
زاہد جو خودی تیری یوں ہی ہوگی نمایاں

مجریہ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن

اعلان

ف ۱ ۔ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن کے گودامات بلدہ و سکندرآباد میں حسب ذیل اشیاء فروخت شدنی ہیں جس کے لئے بیوپاریوں سے بشرائط ذیل ٹنڈر مطلوب ہیں۔

نام شئے	مقدار تخمینی
امریکن میدہ	۴۶ تھیلے
آٹا گیہوں	۱۶۷ ″
امریکن آٹا	۴ ″
بھونسہ گیہوں	۴ ″
پرانا میدہ	۴ ″
پرانا آٹا	۱ ″
ڈبے وہیٹ میل	۷۰ ڈبے
آٹا مکئی	۱۲ تھیلے
روا مکئی	۳۰ ″
بھونسہ مکئی	۴ ″

ف ۲ ۔ ٹنڈر سربمہر لفافہ میں چیف ڈسپوزل افسر کے اجلاس پر ۱۱ر آبان ۱۳۵۷ف دن کے ایک بجے تک قبول کئے جائیں گے۔

ف ۳ ۔ داخل کنندگان ٹنڈر کو نرخ بحساب فی پلہ گودام ڈلیوری کی اساس پر پیش کرنا ہوگا۔

ف ۴ ۔ ٹنڈر گذار پر دفتر چیف اکوٹنٹ افسر میں مبلغ (یک سو) روپیہ بطور ضمانت جمع کر کے رسید ٹنڈر کے ساتھ منسلک کرنا لازمی ہوگا۔

ف ۵ ۔ ٹنڈر بتاریخ ۱۲ر آبان ۱۳۵۷ف کھولے جائیں گے اور منظوری یا نامنظوری کا اعلان کارپوریشن کے نوٹس بورڈ پر ۱۵ر آبان یا اس سے قبل کیا جائے گا۔

ف ۶ ۔ بصورت منظوری خریدار پر لازم ہوگا کہ وہ حسب نمونہ مرتبہ کارپوریشن ہذا دستاویز معاہدہ کی تحریر و تکمیل کردے۔

ف ۷ ۔ مینجنگ ڈائرکٹر کمرشیل کارپوریشن کو بلا اظہار وجوہ کسی ٹنڈر کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا اختیار ہوگا۔

ف ۸ ۔ منظورہ ٹنڈر دہندگان کو فروخت شدہ مال کی پوری قیمت پیشگی ادا کرنی ہوگی۔ اور گودامات کارپوریشن سے اندرون ایک ہفتہ مال کی حصولی کا لازمی طور پر انتظام کرنا ہوگا۔

ف ۹ ۔ اگر شرائط مندرجہ بالا یا ان میں سے کسی ایک خلاف ورزی کی جائے تو نہ صرف دہرٹوت داخل شدہ بحق کارپوریشن ضبط کر لی جائے گی بلکہ یہ تنسیخ معاہدہ جو نقصان وہرجہ کارپوریشن کا ہو وہ بھی وصول کیا جائے گا۔

ف ۱۰ ۔ فروخت شدہ مال بلا باردانہ سربراہ کیا جائے گا۔

ف ۱۱ ۔ مزید معلومات چیف ڈسپوزل افسر کارپوریشن سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

منجانب مینجنگ ڈائرکٹر
اتحادی کمرشیل کارپوریشن

دینِ بابی اور حاجی حسین قلی

مقالۂ ہفتم

بابی مذہب کے چار مہم اشخاص علی محمد باب، یحییٰ صبح ازل، حسین علی بہاء اللہ اور زرین تاج قرۃ العین کے حالات کو نومسلم حاجی حسین قلی نے اپنی کتاب منہاج الطالبین میں ایسا پراگندہ لکھا ہے کہ ہر ایک کے واقعات دیکھنے کے لئے پوری کتاب پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ میں نے اس کتاب، یادداشت دال گردی، اور معاصر تاریخوں سے مذکورہ چار اشخاص کے مختصر حالات کی ابتدا کی تھی اور مقالۂ ششم میں ۱۲۶۳ھ تک کے واقعات کو لکھا تھا۔ جب کہ باب صاحب آذربائیجان کے قلعہ چہریق میں نظربند تھا اور اس کے مبلغین ایران کے شہروں میں سرگرم عمل تھے، اس وقت ایران کا تاجدار بادشاہ محمد شاہ تھا اور ناصر الدین میرزا ولیعہد آذربائیجان کا حاکم اور تبریز میں رہتا تھا۔ ہرچند اس وقت بابیوں نے سلطنت کے خلاف کوئی حرکت نہ کی اور حکومت کے نزدیک بابی تحریک کی اہمیت نہیں تھی پھر بھی ولیعہد نے باب کو چہریق سے تبریز بلایا اور علماء کی ایک محفل منعقد کرکے اس کے معلومات اور دعووں کی آزمائش کروائی۔ محفل میں اس سے جس علم کا بھی کوئی مسئلہ پوچھا گیا وہ جواب میں عاجز رہا اور اپنا معجزہ یہی بتلایا کہ وہ روزانہ ایک ہزار سطر لکھ سکتا ہے اور مرتجلاً فصیح عربی خطبہ انشا کرسکتا ہے۔ لیکن اس میں بھی عاجز ہوگیا اور محفل کا خیال ہوا کہ جب وہ بوشہر میں تھا وہاں کی سخت دھوپ میں گھر کی چھت پر گھنٹوں کھڑے ہوکر تسخیر آفتاب کے اوراد پڑھتا تھا لہٰذا اس کے دماغ میں خلل آگیا ہے جو ایسے دعوے کررہا ہے لہٰذا پھر اس کو چہریق میں بھیج دیا گیا۔ یہاں سے باب کے سیاسی عملیات کی شروع ہے۔ مریدوں کو لکھا کہ مہدی سارا جہان کا بادشاہ دینے کا تم حکومت کا تختہ اُلٹ دو۔ ۱۲۶۴ھ کی شروع سے ایران کے مختلف مقامات سے بابی مرد اور عورت صحرا بدشت میں جو مازندران اور خراسان کے سرحد پر واقع ہے بغاوت کے لئے جمع ہوگئے۔ وہاں باب صاحب کا حکم پڑھا گیا کہ اسلام منسوخ ہوگیا اور وہ خود نئی شریعت دینے والا ہے۔ نئی شریعت آنے تک کوئی شریعت نہیں ہوگی اور ہر عورت خاوند والی ہو یا نہ ہو ہر مرد پر ہر وقت حلال ہے۔ اس مجمع میں ازل، بہاء اور قرۃ العین بھی تھے مشہور ہے کہ قرۃ العین باب کے اشتراک نساء کے حکم پڑھنے کے بعد اپنا یہ مصرع پڑھی۔ اَنکحتُ وَزَوَّجتُ فَقَدْ فَتَّحْتُ بَابَ الْمَیدان (نکاح اور تزویج میدان سے فرار ہوگئے) اس حکم کا اثر یہ ہوا کہ عوام کی زندگی بداطواری کا شکار ہونے لگی اور آس پاس اطراف کے گاؤں والوں کو معلوم ہوگیا کہ وہ تباہ ہورہے ہیں اس لئے وہ سب بندوق بیل کلنگ لے کر ان کو اپنی سرزمین سے نکال دیا اور وہ مازندران کے بارہ فروش شہر کے قریب ایک پرانے قلعہ میں جاکر سلطنت سے لڑنے کے لئے تیاری کرنے لگے قلعہ کی مرمت بھی کی گئی ازل، بہاء اور قرۃ العین وہاں پر نہیں تھے۔ لیکن ملا حسین جو خراسان کے ایک قصبہ بشرویہ کا رہنے والا تھا اور باب الباب کا لقب پایا تھا قلعہ میں پہونچا اور اس کو سردار مانا گیا۔ وہ بدشت میں نہیں تھا۔ قلعہ کا دوسرا سردار ملا محمد علی مازندرانی ملقب بہ قدوس تھا جو بدشت کا مزہ بھی لے چکا تھا۔ قلعہ والوں نے بغاوت کا اعلان کیا کہ ایران اور تمام جہان کی سلطنت مہدی کا حق ہے۔ انکی خوش قسمتی تھی کہ اس وقت محمد شاہ کا انتقال ہوگیا تھا اور ناصر الدین شاہ تخت پر بیٹھ گیا تھا اور ایران کے قاعدہ کے موافق حکام اور امراء آداب بجالانے اور اپنے عہدوں کی توثیق لینے کے لئے پایۂ تخت کو گئے تھے۔ بابی لوگ نے اس قلعہ کو جس کا نام قلعہ شیخ طبرسی تھا خوب مضبوط کیا اور آذوقہ بھی ذخیرہ کرلیا۔ جب حکام اپنے مقاموں پر واپس ہوگئے تو بابیوں کی قلعہ بندی کو دیکھا۔ انھوں نے پایۂ تخت کو گذارش لکھ دی اور بادشاہ سے حکم ہوا کہ قلعہ پر قبضہ کرکے قلعہ والوں کو تباہ کیا جائے۔ قلعہ پر مشکلوں سے قبضہ ہوا اتفاق سے اندر میں کوئی بابی نہیں بچا۔ باب کو اس خبر سے رنج اور مایوسی ہوگئی یہاں تک کہ ایک برس کے بعد جب خود اس کی نوبت آئی اور اس کو تبریز میں بلاکر محاکمہ میں ڈال دیا تو اس نے ایک توبہ نامہ لکھ کر حاکم اور علماء کے پاس بھیجا مگر اس کو بابیوں کے مذہبی اور سیاسی فسادات کا بانی مبانی سمجھ کر قتل کا حکم ہوا۔ جب بابیوں میں کوئی بزرگ باب الباب اور قدوس کے ویسے نہ رہے اور باب کو خود اپنے مارے جانے کا بھی یقین ہوگیا تو فکر میں پڑا کہ کس کو اپنا جانشین بناؤں۔ میرزا یحییٰ ملقب بہ صبح ازل کو جانشین بناکر اپنی کتاب بیان، قلمدان اور عبا وعمامہ مع وصیت نامہ اس کے پاس بھیج دیا۔ باب کو تبریز میں لے جاکر گولیوں سے مار ڈالا گیا اور ناصر الدین شاہ کو اطمینان ہوگیا کہ قلعہ شیخ طبرسی میں باغی لوگ مارے گئے اور ان کا مرشد بھی تبریز میں مار ڈالا گیا، جیسا کہ خسرو انوشیروان مزدکیوں کا قلع قمع کردیا تھا اس نے بھی نئے مزدکیوں سے ایران کو صاف کردیا ہے لیکن اس کو علم نہیں تھا کہ باقی ماندہ بابی اپنے عقیدہ میں محکم ہیں کہ وہ دنیا کے بادشاہ بن جائیں گے اگر مہدی گیا تو اس کا جانشین ازل موجود ہے۔ تین برس کے اندر بابیوں نے پھر اپنی تیاری کرلی تاکہ ناصر الدین شاہ کو قتل کرکے اس کے تخت پر ازل کو بیٹھادیں۔ ۱۲۶۸ھ میں راستہ میں انہوں نے شاہ پر گولی چلادی جو اُن کی بدقسمتی سے خطا گئی اور بادشاہ کا حکم ہوا کہ جہاں کہیں بھی بابی ہو گرفتار ہوکر مارا جائے۔

پیغمبروں کے لطائف ۵

بسلسلۂ اخبار انتخاب نمبر ۱۲ مورخہ ۱۵ / شوال ۱۳۶۷ھ

کوفہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک دن میرے ایک دوست آئے اور کہا "تم نے کچھ اور بھی سُنا، یہاں ایک پیغمبر صاحب پیدا ہوئے ہیں، چلو ذرا ان سے مل کے دیکھیں، وہ کیا کہتے ہیں۔" میں فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور ہم دونوں اس نبی کے مکان پر پہونچے یہ ایک نہایت ہی بدصورت خراسانی بڈھا تھا اور بھینگا بھی تھا، میرے دوست کانے تھے، انھوں نے کہا "تم چپ رہو، میں گفتگو کرتا ہوں۔" میں نے کہا "بہتر" اب اس سے ان دوست نے پوچھا "جناب کا کیا دعویٰ ہے"۔ بولا:- "میں نبی ہوں" پوچھا: "دلیل"۔ بولا:- "دلیل یہ کہ تم کانے ہو، اگر اپنی دوسری آنکھ نکال کے اندھے ہوجاؤ، تو میں اسی وقت دعا کرکے تمھیں اچھا کردوں گا۔"

میں نے ہنسی روک کر کہا کہ "پیغمبر صاحب آپ نے بات معقول کہی لیکن یہ مانے گا نہیں"۔ میرے دوست نے مجھ سے کہا۔ "تو تمھیں اپنی آنکھیں پھوڑ کے کیوں نہیں امتحان لیتے۔"

اس کے بعد ہم دونوں ہنستے ہوئے گھر چلے آئے۔

خلیفہ متوکل کے زمانہ میں ایک عورت پکڑ کر لائی گئی پیغمبر ہونے کی مدعی تھی۔ متوکل نے پوچھا۔ "تو نبیہ ہے" بولی "جی ہاں" پوچھا "تو محمدؐ کو بھی رسول مانتی ہے یا نہیں"۔ بولی "کیوں نہیں" متوکل نے کہا۔ "عجب تو مضحکہ خیز ہے، تو آپ کے اس قول کو بھی مانتی ہوگی کہ لا نبی بعدی (میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا)"۔ بولی کہ "میں ان کے ہر قول کو مانتی ہوں لیکن انھوں نے یہ تو نہیں فرمایا کہ لا نبیۃ بعدی (میرے بعد کوئی نبیہ نہ ہوگی)"

متوکل ہنس پڑا اور اسے چھوڑ دیا۔

انتخاب حیدرآباد دکن

آسمان کتنا اونچا ہے اور سمندر کتنا گہرا ہے

ڈاکٹر جین اور آگسٹ پکارڈ کا ارادہ ہے کہ وہ اس کا علمی مشاہدہ کریں۔ ڈاکٹر جین اور اس کی بیوی غبارہ سے ایک لاکھ فٹ کی بلندی تک پہونچنے کی فکر میں ہیں اور اگر یہ اس بلندی تک پہونچ گئے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کرۂ باد کا ننانوے فیصدی حصہ انھوں نے عبور کر لیا اور باقی ایک حصہ طے کرنے پر وہ اس فضا میں پہونچ جائیں گے جہاں تمام سیارے اور ستارے معلق ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر پکارڈ سمندر میں ۱۳ ہزار فٹ کی گہرائی تک جانے کی ترکیبیں سوچ رہے ہیں۔ یہ گہرائی اس گہرائی کی پانچ گنا ہے جہاں اب تک انسان پہونچ سکا ہے۔

ڈاکٹر جین اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ پرواز کر چکے ہیں ۱۹۳۶ء میں انھوں نے فضا کا حال معلوم کرنے کے لئے (. . Minnesota) یونیورسٹی سے ایک غبارہ چھوڑا جسے وہاں کے طلبہ نے خود ہی تیار کیا تھا اور اس میں رکھے جانے والے بہت سے آلات بھی انھوں نے بنائے تھے ۲۴ جون کو اس میں ایک آٹومیٹک ریڈیو رکھ کر اڑایا گیا ڈھائی گھنٹے تک پیغامات موصول ہوتے رہے اس کے بعد وہ بند ہو گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسا بیٹریوں کے منجمد ہو جانے کی وجہ سے ہوا غبارہ ۵۵ گھنٹے تک پرواز کرتا رہا اور ۱۰ گھنٹے تک فضا میں قائم رہا اس کے بعد وہ یونیورسٹی سے ۶۱۵ میل کے فاصلہ پر گر گیا سنہ ۱۹۳۳ء میں ڈاکٹر جین اپنے غبارہ کو ۷۰ ہزار فٹ کی بلندی تک لے گئے اور اسی پرواز میں شعاع فضائی کے متعلق بہت کچھ معلومات حاصل ہوئیں جن سے جوہر ذرہ کی تحقیق میں بڑی مدد ملی۔ اب ڈاکٹر موصوف کا ارادہ ہے کہ وہ ایک لاکھ فٹ کی بلندی پر جا کر شعاع کائناتی کے کرشمے ملاحظہ کریں۔ اور اس پرواز میں پچھلے تلخ تجربات کی بنا پر بڑی احتیاط سے کام لے رہے ہیں پہلا مسئلہ تو غبارے ہی کا ہے کہ اترتے وقت ربڑ والے غبارے نشست گاہ اور آلات کو بڑا نقصان پہونچاتے ہیں اسلئے اس مرتبہ غبارے ایک خاص قسم کی لچکدار فلزاتی چادر سے بنائے جائیں گے تخمینہ کیا گیا ہے کہ ان غباروں کو تیار کرنے کے لئے ۲ لاکھ مربع گز چادر درکار ہوگی۔ ہر غبارے کا قطر ۷۰ فٹ اور سطح کا رقبہ ۱۱۳ ہزار مربع گز ہوگا۔ غباروں میں بھرنے کے لئے جسقدر ہیلیم یا نائٹروجن گیس درکار ہوگی اس کا اندازہ دس لاکھ مکعب فٹ کیا گیا ہے لیکن وہ اس سے کم مقدار استعمال کرے گا۔ کیونکہ گیس اوپر جا کر بڑھ جاتی ہیں۔ اس لئے غباروں میں تھوڑی سی مقدار گیس کی بھری جائے گی اور اگر ضرورت سے زیادہ بڑھ جائے گی تو اسے غبارہ کا منہ کھول کر خارج کر دیا جائے گا۔ اسکے علاوہ . . ۷ گز رسی درکار ہوگی جن سے غبارے مرکزی نشست سے باندھے جائیں گے لیکن یہ بندشیں اس قسم کی ہوگی کہ جب غبارہ کو چاہیں گے نشست گاہ سے بیٹھے ہی بیٹھے ہی علٰحدہ کر دیں گے۔ نشست گاہ ۷ فٹ اونچی ہوگی اور جو موسم کی سختی کو برداشت کر سکے گی مناظر کا معائنہ کرنے کے لئے اس کے چاروں طرف اس قسم کی شفاف کھڑکیاں لگی ہوں گی جو کہر کا اثر قبول نہ کریں گی۔ یہ ڈاکٹر موصوف ہی کی ایجاد ہیں اور سب سے پہلے سنہ ۳۴ء کی پرواز میں استعمال کی گئی تھیں، جنگی جہازوں میں تو اب انکا استعمال عام ہو گیا ہے پچھلے تجربات کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو آلات تیار کئے گئے ہیں۔ ان میں خاص خاص یہ ہیں، شعاع پیما ایک ریڈیو جو انکے پیغامات زمین والوں تک پہونچا سکے، مقیاس الحرارت و مقیاس الہوا اور کیمرے۔ تمام آلات اس قسم کے ہوں گے جو بلا تیل کے کام کریں گے کیونکہ بہت بلندی پر تیل جم کر فولاد کی طرح سخت ہو جاتا ہے۔ آلات کو شعاع کائناتی سے محفوظ رکھنے کے لئے جو سیسہ کا حصار قائم کیا جائے گا۔ وہ نشست کا اندرونی توازن قائم رکھے گا۔ بیرونی توازن قائم رکھنے کیلئے ریت کی تھیلیاں استعمال کی جائیں گی جن سے بہت سی ریت بوقت پرواز خالی کر دی جائے۔ اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ دنیا کے سائنسدان ضروری آلات فراہم کر دیں گے اگر ایسا ہوا بھی تو بہت سے آلات نئے نمونہ کے مطابق بنائے جائیں گے تاکہ ڈاکٹر موصوف کے ساتھ بیالہ جن کی اونچائی ۲ فٹ ۲ انچ ہے، ۷ فٹ اونچی نشست گاہ میں آ جائیں گی۔ پھر یہ بھی قید ہے کہ کل آلات کا وزن . . . ۲ پونڈ سے زیادہ نہ ہو۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس پرواز میں ۳ لاکھ ڈالر خرچ ہوں گے۔ سوئیزرلینڈ میں اعماق بحر تک پہونچنے کے لئے بھی اسی شدت سے کام ہو رہا ہے اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر آگسٹ پکارڈ کا خیال اس طرف اسی دن منعطف ہوا جس دن اسکے جڑواں بھائی ڈاکٹر جین پکارڈ نے اپنے شاگردوں کو سمندر میں ۱۳ ہزار فٹ کی گہرائی کا حال معلوم کرنے کا حکم دیا۔

مجریہ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن

اعلان

(۱) حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود کے گوداموں موقوعہ بلدہ و اضلاع مندرجہ ذیل میں۔ ثابت تور۔ مونگ اور دال مونگ فروخت شدنی ہے۔ جس کے لئے بیوپاریوں سے بشرائط ذیل ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۱) عادل آباد (۲) اورنگ آباد (۳) اطراف بلدہ و باغات (۴) بیڑ (۵) بیدر (۶) گلبرگہ شریف (۷) کریم نگر (۸) محبوب نگر (۹) میدک (۱۰) نلگنڈہ (۱۱) ناندیڑ (۱۲) نظام آباد (۱۳) عثمان آباد (۱۴) پربھنی (۱۵) رائچور (۱۶) ورنگل (۱۷) گوداماتِ بلدہ۔

(۲) ٹنڈر سر بمہر لفافہ میں چیف ڈسپوزل آفیسر کے اجلاس پر ۱۱ آبان سنہ ۱۳۵۷ف دن کے ایک بجے تک قبول کئے جائیں گے۔

(۳) داخل کنندگان ٹنڈر کو نرخ بحساب فی پلہ گودام ڈلیوری کی اساس پر پیش کرنا ہوگا۔

(۴) ٹنڈر گزار دفتر چیف اکونٹس افسر میں مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور ضمانت جمع کر کے رسید ٹنڈر کے ساتھ منسلک کرنا لازمی ہوگی۔

(۵) کم از کم ۱۰۰ پلوں کی مقدار کے لئے ٹنڈر پیش کئے جاتے چاہیں

(۶) ٹنڈر بتاریخ ۱۲ آبان سنہ ۵۷ف کھولے جائیں گے۔ اور منظوری یا نامنظوری کا اعلان کارپوریشن کے نوٹس بورڈ پر ۱۵ آبان یا اس سے قبل کیا جائیگا۔

(۷) بصورت منظوری خریدار پر لازم ہوگا کہ وہ حسب نمونہ مرتبہ کارپوریشن ہذا دستاویز معاہدہ کی تحریر و تکمیل کر دے۔

(۸) منیجنگ ڈائرکٹر کارپوریشن کو بلا اظہار وجوہ کسی ٹنڈر کو قبول کرنے یا مسترد کرنیکا اختیار ہوگا۔

(۹) منظورہ ٹنڈر دہندگان کو فروخت شدہ مال کی پوری قیمت پیشگی ادا کرنی ہوگی اور گودامات کارپوریشن سے اندرون ایک ہفتہ مال کی وصولی کا لازمی طور پر انتظام کرنا ہوگا۔

(۱۰) اگر شرائط مندرجہ بالا یا ان میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی کیجائے تو نہ صرف ڈپازٹ داخل شدہ بحق کارپوریشن ضبط کر لی جائیگی بلکہ بہ تنسیخ معاہدہ جو نقصان و ہرجہ کارپوریشن کا ہو وہ بھی وصول کیا جائیگا۔

(۱۱) فروخت شدہ مال بلا باردانہ سربراہ کیا جائیگا۔

(۱۲) مزید معلومات چیف ڈسپوزل آفیسر کارپوریشن سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

منجانب منیجنگ ڈائرکٹر اتحادی کارپوریشن۔

دُنیا کا ایک ہفتہ

عالم

ایک عظیم تجرباتی دھماکے کے سلسلہ میں تین ہزار ٹن بموں کو ایک ساتھ اڑا دیا جائے گا۔ کین بیرا۔ ۱۹ اگسٹ سال آیندہ نیوزیلنڈ کے شمالی ساحل پر ٹاڈجی کے مقام پر کیمبرج یونیورسٹی اور رائل سوسائٹی کے سائنسدان ایک عظیم تجرباتی دھماکے کا مشاہدہ کریں گے۔

آسٹریلین یونیورسٹی کے طلبا اس تجربہ کے انتظامات میں حصہ لیں گے۔ اور نسانی چوکیوں پر مقرر کئے جائیں گے۔ اس تجربہ میں تین ہزار ٹن بموں کو ایک ساتھ اڑا دیا جائیگا اور اس زبردست دھماکے کے جو اثرات میں سمندر اور ہوا پر مرتب ہوں گے سائنسدان ان کو ضبط تحریر میں لائینگے۔

اس دھماکے کے نتائج سے علاقہ مذکور کی طبقات الارضی ساخت پر روشنی پڑنے کی اور تیل کی تلاش کے اہم پہلوؤں کے اجاگر ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

آسٹریلیا میں گیہوں کی برآمد۔ کین بیرا ۳۰ اگسٹ آسٹریلیا میں گیہوں کے بورڈ کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ ملک سے گیہوں کی برآمد اب اس ماہ کی ۱۲ تاریخ تک انتہائی عدد تک پہنچ گئی ہے۔ اس مدت تک آسٹریلیا نے جملہ دس کروڑ پچاس لاکھ بشل گیہوں برآمد کیا ملک میں گیہوں کا ذخیرہ سات کروڑ بشل تک پہنچ چکا ہے۔

شہری آبادی کے تحفظ کیلئے بین الاقوامی صلیب احمر کا نیا میثاق۔ اسٹاکہام ۳۱ اگسٹ۔ بین الاقوامی صلیب احمر نے کل یہاں اپنی کانفرنس کے آخری اجلاس میں متفقہ طور پر جنگ کے زمانہ میں شہری آبادی کے تحفظ کے لئے ایک نیا میثاق منظور کر لیا ہے ۵۰ اقوام نے جنہوں نے اس کانفرنس میں حصہ لیا۔ دستخط کنندہ ممالک سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں تمام عمر کے بیمار اور زخمی شہریوں کے لئے ہسپتالوں اور طبی خدمات کا ایک جداگانہ حفاظتی رقبہ قائم کریں۔

اسلام

چار لاکھ بہتر ہزار مسلمان شہید ہوئے کراچی ۲۹ اگسٹ مشرقی پنجاب اور مالیر کوٹلہ کے سوا وہاں کی ریاستوں میں مارچ ۱۹۴۸ء میں مسلم آبادی ۵۵ لاکھ ۲۵ ہزار ہونی چاہیے تھی۔ لیکن مغربی پنجاب میں اسی مہینے تک صرف ۵۱ لاکھ نوے ہزار مسلمان ان علاقوں سے آچکے تھے اور دو لاکھ بہتر ہزار وہاں موجود تھے ان اعداد و شمار کے مطابق ۴ لاکھ بہتر ہزار مسلمان غذا کی قلت سفر کی واماندگی۔ اور دشمن کی درندگی باعث شہید ہوئے۔

ترکی میں پٹرول کے زبردست ذخائر استنبول۔ ۴ ستمبر۔ ترکی میں جو پٹرول کے ذخیرہ نکل آئے ہیں وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے مشرقی وسطیٰ میں عظیم ترین ہیں لیکن حکومت ترکی نے اپنی تیل کی دولت پر گہرا پردہ ڈال رکھا ہے۔

ترکی جیسے ملک میں جہاں اس سے پہلے تیل کا قطرہ نہیں تھا اب اس ملک کے انجینروں کا کہنا ہے کہ ترکی تین سال کے اندر اندر بیرونی تیل سے بے نیاز ہوجائیگا ترکی میں چار لاکھ ٹن پٹرول سالانہ صرف ہوتا ہے لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ ترکی کے چشموں سے اس سے کہیں زیادہ تیل برآمد ہوگا اتنا زیادہ کہ ایران کے عظیم تر تیل کے چشمے اور عراق اور عرب ملک بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اس اندیشہ کے پیش نظر کہ بیرونی طاقتیں سرمایہ کے ذریعہ ترکی کی اس دولت پر مسلط ہونے کی کوشش نہ کریں حکومت ترکی اس ذخیرہ کی کارروائی کو راز میں رکھنا چاہتی ہے۔

پاکستان

پاکستانی صحافت کی جانب سے مجاہد اعظم کو شیر دکن کے لقب کا بخشش ۔ کراچی ۲۷ اگسٹ نامہ نگار سلطنت مقیم کراچی نے اطلاع دی ہے کہ صدر مجلس مولوی سید محمد قاسم رضوی کو دول اسلامیہ اور مملکت پاکستان میں مجاہد اعظم کے ساتھ شیر دکن کے لقب سے مخاطب کیا جارہا ہے چنانچہ پاکستانی صحافت نے مجاہد اعظم کیساتھ شیر دکن کے لقب کا مزید اضافہ کیا ہے۔

دریائے سندھ کے آبی راستوں کا انتظام۔ ۳۱ اگسٹ مسلم ورلڈ کو معلوم ہوا ہے کہ دریائے سندھ میں آبی راستوں کو برقرار رکھنے کے لئے کوٹری کے قریب دریائے سندھ کے نشیبی بند پر جو پل موجود ہے اس میں سے کشتیوں بجروں وغیرہ کے گزرنے کے لئے لاکس (یا ایسے دروازے جو مقررہ وقت پر کھولے اور بند کئے جاتے ہیں) کے طریقہ کو استعمال کیا جائیگا۔

اب توقع کی جاتی ہے کہ یہ طریقہ اس قسم کا ہوگا جو جنوبی ہند کے جزائر منڈرم اور رامیشورم کے درمیانی جرمنوں کے تعمیر کردہ پلوں کے سلسلے میں اختیار کیا گیا تھا

ہندوستانی کرنسی کا پاکستان میں مساوی قیمت پر تبادلہ۔ کراچی یکم ستمبر پاکستان پاکستان اسٹیٹ بنک کا۔ اسٹیٹ بنک نے مثالی کارنامہ۔ ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہندوستانی کرنسی نوٹ اس ماہ کی ۳۰ تاریخ تک پاکستان میں قانونی سکہ کی طرح چل سکتے ہیں اور اس تاریخ کے بعد بھی پاکستانی کرنسی کی مساوی قیمت پر اس کا تبادلہ ہوا کرے گا۔

پاکستان میں نامہ بر کبوتر۔ کراچی ۳۰ اگسٹ فوجی خدمات کے لئے کراچی میں نامہ بر کبوتروں کی تربیت کے لئے ایک مرکز قائم کیا جارہا ہے کبوتروں کو پہلے نادرن ملٹری روڈ کے فوجیوں کو پیغامات پہنچانے کے کام میں تیرایا جائے گا۔

ہندوستان

آٹھ بڑے تالابوں اور برقابی قوت کے کارخانوں کی تعمیر کیلئے حکومت ہند کے منصوبے۔ نئی دہلی ۲ ستمبر۔ توقع ہے کہ دامودر ویلی پراجکٹ کے تحت آیندہ ماہ تک کم از کم آٹھ بڑے بڑے تالابوں کی تعمیر شروع ہوجائیگی کل دامودر ویلی کارپوریشن کے صدر مسٹر مجمدار نے کلکتہ میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مرکزی ٹکنیکل پاور بورڈ کی رہنمائی میں پیمایش منصوبہ بندی اور ڈیزائین کے کاموں میں ابتک ہی ایک بنیادی ترقی کی جاچکی ہے۔

آٹھ بڑے بڑے تالابوں اور برقابی قوت کے کارخانوں کی تعمیر کے سلسلہ میں بیرونی فرموں کی ابتدائی تجاویز بھی وصول ہوچکی ہیں مسٹر مجمدار نے مزید بتایا کہ کارپوریشن کے اہم فرائض میں سے ایک حصول اراضی سے متعلق ہے کیونکہ آٹھ ذخائر آب تقریباً دو سو مربع میل پر پھیلے ہوئے ہوں گے۔

ہندوستان نے اپنی جنگی تیاریوں کی رفتار اور تیز کر دی۔ اجمیر ۳۱ اگسٹ متعدد کارخانوں کو اسلحہ سازفیکٹریوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ حکومت ہند دن رات اپنی جنگی مشین کی رفتار تیز کر رہی ہے اور فوجی بھرتی نیز اسلحہ سازی کے معیار کو جنگ کے معیار پر لارہی ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کی مشہور ورکشاپ بمقام اجمیر کو اسلحہ بنانے والے کارخانے میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور اب وہاں دن رات دھماکے سے پھٹنے والے اور آگ لگا دینے والے بم بنائے جارہے ہیں ریلوں اور انجنوں کے تمام پرزوں کی تکمیل و تیاری روک دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ناگپور۔ کرلی۔ لکھنؤ اور دہلی کی ریلوے ورکشاپوں کو بھی اسلحہ سازفیکٹریوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حکومت ہند کی ان جنگی تیاریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عنقریب وسیع پیمانہ پر کوئی حملہ کرنا چاہتی ہے

دکن کا ایک ہفتہ

ایک غلط اطلاع۔ حیدرآباد ۲۹ اگست ایک اطلاع جس کو آل انڈیا ریڈیو نے ایک ہندو نیوز ایجنسی کے حوالے سے نشر کیا ہے کوئی صداقت نہیں ہے کہ حیدرآبادی فوج ہندوستانی علاقہ پر حملہ کرنے کی غرض سے تلیا پور ضلع عثمان آباد پر مجتمع ہو رہی ہے۔

شعبہ خواتین اور ہلال احمر بیگم لائق علی کی سرپرستی۔ حیدرآباد ۲۹ اگست یہ امر باعث مسرت ہے بیگم لائق علی صاحبہ نے انجمن ہلال احمر کے شعبہ خواتین کی سرپرستی کو قبول فرمالیا ہے۔

جاگیری عدالتوں کا انضمام۔ حیدرآباد ۲۹ اگست جاگیری عدالتوں کے انضمام کی وجہ سے جو عملہ اس وقت تک جذب نہیں ہوا ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکاری اس عملہ کو عدالت العالیہ کے ماتحت عدالتوں میں جذب کر رہی ہے اس انجذاب کے بعد جو لوگ بچ جائیں گے ان کو محکمہ مال کے تحت محکموں میں جذب کر لیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انجذاب ان تمام لوگوں کی تنخواہیں بدستور جاگیرات سے ایصال ہوتی رہیں گی۔

محصول باربرداری میں اضافہ حیدرآباد ۲۹ اگست حکومت سرکار عالی نے ہیں دفعہ (۴) کے تحت اندرون حد بلدہ بلدیہ کریم نگر دوڑنے والی سواریوں کے سلسلہ میں محصول باربرداری دو آنے یومیہ کے چار آنے وصول کرنے کی منظوری دی ہے۔

آبکاری کے گتہ داروں کے نقصان کی تلافی۔ حیدرآباد ۳۰ اگست اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت سرکار عالی نے محکمہ آبکاری کے گتہ داروں کو مزید (۱۹۲۰۱۷) روپے دے جانے کی منظوری دی ہے تاکہ گتہ داروں کا جو نقصان ممالک محروسہ سرکار عالی میں کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کی وجہ سے ہوا ہے اس کی تلافی ہو جائے

اشرار کی گرفتاری بم وغیرہ کی برآمدگی

حیدرآباد ۳۰ اگست تخریبی اعمال کرنے والی ایک پارٹی کی سنگاریڈی میں گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ جس کے پاس بم برآمد ہوئے اس پارٹی کے صدر اچھیا کو سلطان بازار سے گرفتار کیا گیا اس کے پاس سے بھی بم اور دیگر غیر رجسٹرڈ شدہ اسلحہ برآمد ہوئے ہیں ملزمین زیر حراست ہیں تحقیقات جاری ہے۔

صدر ناظم کوتوالی کے اختیارات میں توسیع حیدرآباد ۲۸ اگست تحفظ امن عامہ سرکار عالی کے تحت جو اختیار فضیلت مآب صدر اعظم بہادر کو حاصل تھے وہ آج سے صدر ناظم کوتوالی کو اس شرط پر تفویض کئے گئے ہیں کہ وہ ان اختیارات کے استعمال کے موقع پر کسی تحت کو نزاع میں...

چنانچہ آج ہی ان اختیارات حاصلہ کے تحت ایک مسماۃ کو جو غیر ملکی بیان کی جاتی ہے۔ آج صبح سرائے نام پلی میں گرفتار کر لیا

اورنگ آباد میں تین بموں کی برآمد

حیدرآباد ۔ ۳۰ اگست نامہ نگار پبلک پریس اورنگ آباد سے اطلاع دیتا ہے کہ ۱۷ اگست کو محلہ صراف کے ایک مکان سے مقامی پولیس نے تین بم برآمد کئے اور غیر مسلم نوجوان کو اپنی حراست میں لے لیا۔

ریڈیو بلا لائسنس لینا جرم ہوگا۔

اعلیٰحضرت بندگان اقدس نے براہ خسروانہ دستور العمل لاسلکی کے نفاذ کی منظوری عطا فرمائی۔

اس دستور العمل کی رو سے کوئی شخص مجاز نہ ہوگا کہ بغیر اجازت نامہ حاصل کئے لاسلکی آلہ ترسیلی یا موصولی اپنے قبضہ میں رکھے، نصب کرے۔ یا ان آلات یا ان کے پرزوں کی تجارت کرے جن کے پاس آلات موصول پہلے سے ہیں۔ وہ ایک ماہ کے اندر اجازت نامہ حاصل کریں۔

دستور العمل کے احکام کی خلاف ورزی کی صورت میں تین ماہ تک کی قید کی سزا دی جا سکے گی یا جرمانہ کیا جا سکے گا یا یہ دو سزائیں دی جائیں گی۔

اجازت ناموں کے لئے درخواستیں بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد کی حد تک ناظم صاحب لاسلکی اور اضلاع میں اول تعلقداران کے پاس پیش کی جا سکتی ہیں اجازت نامہ صرف ایک سال کے لئے کارآمد ہوگا اور ناقابل انتقال ہوگا۔

پٹرول اور الکحل کا نرخ۔ پٹرول اور الکحل کے آمیزے کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ۱۲ آنہ سکہ عثمانیہ فی گیلن مقرر کی گئی ہے اور الکحل کی ۲ روپیے ۱۱ آنے۔

پٹرول کی مقدار حیدرآباد نہیں پہونچی ہے اگرچہ کہ اس قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ حکومت ہندوستان کی وزارت حمل و نقل نے ماہ اگست وستمبر ۱۹۴۸ء کے کوپن روانہ کرتے ہوئے مطلع کیا ہے کہ ان دو مہینوں کے لئے حیدرآباد کے واسطے ۲۰۰۰۰۰۰ گیلن پٹرول کا کوٹہ مقرر کیا گیا ہے مراسلت کے باوجود معلوم نہیں یہ مقررہ مقدار کب اجرا کی جائیگی۔

ہندو آقا کے لئے جان دیدی۔ مسلمان ملازم کی فرض شناسی۔ موضع دگری ضلع عادل آباد کے ایک ہندو باشندے کے مسلم ملازم نے اپنے آقا کی وفاداری میں اپنی جان دیدی۔ ۱۶ اگست کو تقریباً ۱۰۰ مسلح حملہ آوروں نے ایک مالدار ہندو کے مکان پر دھاوا کیا جس کی محافظت ایک مسلمان ملازم اسمٰعیل کر رہا تھا۔ آسمٰعیل کو اسکا موقع حاصل تھا کہ وہ موقع پر اپنی جان بچا تا لیکن احساس فرض اور اپنے آقا کی محبت ... نے اسے اس سے باز رکھا وہ تن تنہا حملہ آوروں کے ساتھ لڑتا رہا یہاں تک کہ مغلوب ہو کر حملہ آوروں کے ہاتھوں قتل ہو گیا اس کے بعد حملہ آوروں نے مکان کو جی بھر کے لوٹا اور تقریباً دس ہزار روپیے کی مالیت کے سامان کا سرقہ کیا۔

عرس حضرت خواجہ بندہ نواز۔

حیدرآباد ۳۱ اگست عرس حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ بمقام گلبرگہ شریف ۱۸ تا ۲۰ آبان ۱۳۵۷ف منایا جائے گا۔ چونکہ تعلقہ گلبرگہ پر مرض ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس لئے عرس شریف کو مقامی طور پر منانے کی اجازت دی گئی ہے

کمیونسٹوں نے تین مسلمانوں کو شہید کیا حیدرآباد ۳۱ اگست نامہ نگار پبلک پریس مقیم بھونگیر اطلاع دیتا ہے کہ انکریال جاگیر سیور راج تھانہ تعلقہ بھونگیر پر کمیونسٹوں نے حملہ کر کے دو مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موضع ملائے پلی کے ایک قصاب گوپایا ریڈی نے بیدردی سے قتل کر دیا۔

چائے پر کنٹرول۔ حیدرآباد یکم آبان معتمد رسد نے چائے کے بیوپاریوں کو مجاز گردانا ہے کہ وہ ایک گاہک کو وقت واحد میں زیادہ سے زیادہ چائے کا ایک پونڈ کا ڈبہ پیکٹ فروخت کریں

شاہانہ عطیہ کے لئے والی شرق اردن کا اظہار تشکر۔ حیدرآباد اعلیٰحضرت بندگان اقدس نے فلسطین کے عرب مہاجرین کی امداد کے لئے دس لاکھ روپئے کا جو شاہانہ عطیہ مرحمت فرمایا ہے اس کے لئے سلطان عبداللہ والی شرق اردن نے ایک برقیے کے ذریعہ حضرت اقدس واعلیٰ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

سلطان عبداللہ نے واضح کیا ہے کہ حضرت اقدس واعلیٰ کا شاہانہ عطیہ دوسرے تمام وصول شدہ عطیوں سے بڑا ہوا ہے۔

مسلمانوں کا قتل عام۔ ۶ اگست کو علی الصباح کبلا ضلع شولاپور صوبہ بمبئی کے تقریباً (۶۰) حملہ آوروں نے مواضعات ... اور پورکھیڑہ تحت تھانہ ... ضلع عثمان آباد پر حملہ کیا حملہ آوروں نے مسلمانوں کے مکانات لوٹ لیا ... برچھوں اور کلہاڑیوں کے ذریعہ پورکھیڑہ کے تین مسلمانوں اور بورگاؤں کے دو مسلمانوں کو ہلاک کر ڈالا مذکورہ مواضعات کے چھ زخمی اشخاص کو عثمان آباد کے ہسپتال میں شریک کیا گیا ۱۲ اگست کو تقریباً ۲۰۰ مسلح حملہ آوروں نے ہندوستانی پولیس کی امداد کے ساتھ موضع بڑے گاؤں تحت تھانہ پولیس سکالی ضلع عثمان آباد پر حملہ کر دیا۔ ۲ مسلمانوں کے گھروں کو لوٹ لیا چار مکانات کو آگ لگا دی محمد ولد امیر صاحب کو ہلاک کر دیا اور دو اشخاص کا اغوا کیا ۱۸ اگست کو ناکہ کوتوالی ایلائی ضلع عثمان آباد پر حملہ ہوا لیکن اس حملہ کو پسپا کر دیا گیا۔

اطلاع

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہوجائیگی
روانگی سے مجبوری ہے سابقاً پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف۔

حدیث سنۃ والجماعۃ
عربی

اتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	۳
عقاید سنفی	۴
مشارق الانوار	۵
درۃ الواعظین عربی لڑکی	۴
مختصر النووی ریاض مع شرح	۴
تعلیق النووی	
شرح امالی ملا علی قاری	۱
ورقہ المکللہ رسالہ ما ینفعات	۴
بولایۃ النبی وجوہر المنظم	
وشرح اسماء اللہ الحسنیٰ تاج العروس	
التحفۃ المرضیہ	۴
تفریج الاحباب فی مناقب الآل	۵
والاصحاب مترجم	
منہاج عسقلانی و قندوزی	۵
وصلاح المعاد	
خیر المواعظ ترجمہ فارسی جلد ثانی	۴
شرح شیخ ابن اسمٰعیل بر	۲
تعلیم المتعلم	
درۃ الناصحین	۳
ترمذی شریف	۱۵
مشکوٰۃ شریف	۱۰
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری	۳۵
جلد ۳ تا ۱۰	
تلخیص الصحاح ترجمہ اردو	۵
جامع ترمذی	۱۰
سنن ابی داود	۱۰
مجالس الابرار مع ترجمہ مطارح	۸
الانظار	
نور الابصار فی مناقب اہل	۴
بیت النبی المختار	
رحمۃ المہداۃ ترجمہ المشکوٰۃ	۱۰
محشی نصف اول	
جوہر النقی فی رد علی البیہقی	۸
ہادی المسترشدین	۶
مسند امام اعظم	۴
خیر المواعظ ترجمہ جلد اول دوم	
مختصر الصحاح	۱۰
مفتاح دار السعادہ	۸
سنن نسائی	۱۵

[illegible] ۵ ، جامع ترمذی مترجم اردو ۸ ، مشکوٰۃ شریف ۱۰ ، [illegible] ۱۰ ، [illegible] ۲ ، [illegible] جلد اول ۴ ، ایضاً جلد دوم ۴ ، ایضاً جلد سوم ۴ ، [illegible]

حدیث سنۃ والجماعۃ
فارسی

افاضۃ المجد و مفتاح الحقایق	۵
ارشاد الطالبین	۴
مالا بد منہ	۱
شواہد النبوۃ جامی	۵
بستان المحدثین	۲

حدیث سنۃ والجماعۃ
اردو

کوکب المداۃ فی ترجمۃ المشکوٰۃ	۲۰
دلایل النجاۃ ترجمہ المشکوٰۃ	
ومظہر العجائب و ترجمہ شرح	
وقایہ کامل	
نصرۃ المجتہدین برد ہفوات	۴
غیر المقلدین وچمنستان مرغوب	
ظفر جلیل شرح حصن حصین	۴
انتصار الحق	۶
مراۃ الواعظین ترجمہ اردو	۴
درۃ الناصحین	
مفتاح الصلوٰۃ واحادیث	۲
الاربعین	
ایضاح الحق و تنبیہ الغافلین	۵
و وظیفہ مسنونہ	
حکایات الصالحین و	۳
مناقب حافظیہ	
انتباہ فی الاستوا و تجلی رحمانی	۵
فیض الباری شرح بخاری	۵
فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری	۱۰
پارہ ۷ و ۸	
ایضاً پارہ ۹ و ۱۰	۱۰
ایضاً پارہ ۱۱ و ۱۲	۱۰
ایضاً پارہ ۱۶ - ۱۷ - ۱۸	۱۵
ایضاً پارہ ۱۹ - ۲۰ - ۲۱	۱۵
تسہیل القاری شرح بخاری	
پارہ ۲	۵
تسہیل القاری شرح البخاری	
پارہ سوم	۵
ایضاً پارہ ۵	۴
تنبیہ الغافلین	۲
ناصر المحسنین فی اخلاق	۲
المرسلین	
حکم النبی وکفر من لا یصلی	۳
احوال الصادقین اجاد قدسیہ	
الحقوق والفرائض کامل	۱۵
زجر الشبان والشیبہ	۴
عن ارتکاب الغیبۃ	
احسن المواعظ	۳
مقاصد الاسلام حصہ اول	۱-۸
ایضاً حصہ دوم	۱-۸
مقاصد الاسلام حصہ پنجم	۲
انوار احمدی	۱-۸
نافع المسلمین	۵
صلاح المعاد بہشتیہ	۲
فریدیہ و مراۃ خوارق عادات	
گلدستہ محمدیہ	
شمائل الرسول	۶
انتخاب صحاح ستہ	۳
نصب الرایۃ عن احادیث	۲
القدسیہ	
احکام العیدین کلام المبین	۳
تحفۃ الزوجین رسالہ عقیقہ	
محرم النسا دلیل النجات رسالہ	
شب برات	
باب الفتوح لمعرفۃ احوال الروح	۳
فیض الباری ترجمہ صحیح البخاری	۵
پارہ پنجم	
ایضاً پارہ ۷	۵
ایضاً پارہ ۹ بیعت	۵
مراۃ الحقایق اسرار شر	۵
جلد سوم	
خیرات حسان	۳
ترجمہ صحیح بخاری جلد اول	۱۵
پارہ اول تا دہم از مرزا حیرت دہلوی	
قیامت نامہ یعنی دابۃ الارض	۱
وسیلۃ المعاد و ذخیرۃ الافکار	۱
مفتاح الصلوٰۃ	۱
اسرار حق	۵
مولود طاہریہ	۱
فواجر ہندی و البیس نامہ	۱
بہار خلد یعنی شمائل النبی منظوم	۲
تذکرۃ الاخوان	۲
تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار	۱۰
آئینہ کمالات اسلام دافع	۵
الوسواس	
افادۃ الافہام حصہ دوم سوم	۳
واعظ جلد ۱۳ و ۱۴ ابابتہ	۳
ایضاً جلد ۱۵ و ۱۶ سنہ ۲۵	۳
ایضاً جلد ۱۹ و ۲۰ سنہ ۲۷	۳
ایضاً جلد ۲۱ و ۲۲ سنہ ۲۸	۳
ایضاً جلد ۲۳ تا ۲۶ سنہ ۲۹ و ۵۰	۵
ایضاً جلد ۲۷ و ۲۸ سنہ	۳
کتاب التوحید و ترجمہ فقہ اکبر	۱
سراج الحیات	۱
اسلام میں کوئی فرقہ نہیں	۲
کشف الغطا ترجمہ کتاب الموطا	۸
تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری	۳
جلد اول	
بستان العارفین	۶
ملی الفراسخ فی منازل البرزخ	۵
اسلامی مسائل کنز الدقایق	۲
تدبیر و تقدیر	
تحقیق الجہاد از چراغ علی	۶
مقاصد الصالحین	۳
جنان السیر	۸
انوار احمدی	۲
المراۃ المسیر و بردہ	۳
رفع العجاجۃ ترجمہ سنن	۳
ابن ماجہ جلد سوم	
فواید غیاثیہ	۳
افادۃ الافہام حصہ اول	۶
دوم مکمل	
شمائل الرسول	۶
آیات اللہ الکاملہ ترجمہ	۱۵
حجۃ اللہ البالغہ	
جلاء الابصار ترجمہ نور الانوار	۲۰
سراج المنار دو حصہ	
ذکر الحبیب	۳
لواقح الانوار فی طبقات الاخیار	۴
المجاہد	۳
مرقات الایقان ترجمہ	۲
مفتاح الجنان	
مناقب ابی حنیفہ وغیرہ مذہب سنۃ والجماعۃ	

عربی

مشارق الانوار	۳

فارسی

داستان غم	۲

اردو

عروس المجالس دوازدہ مجالس	۳
تصویر پرنور	۲
زین المجالس	۳
مصباح المجالس	۳
معراج سخن	۱
مولود شریف بہاریہ	۱

رجسٹرڈ نمبر انڈیا M ۱۲۶۸ اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۲

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ۵۱۲۶ ڈی

پیارے آصف (۲۶۶)

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

[illegible] ہفتہ وار

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

خاص رعایت

جدید خریداروں کو محرم نمبر بلا تصویر ودرجہ تعمیر یا تصویر جو ہر پرچہ بجائے خود ایک شاہکار ہے مفت دیئے جائیں گے۔

بوقت وا امدیا ایک ماہ میں کتب خانہ سے سو روپیہ کے کتب خریدنے یا مطبع میں سو روپیہ کی چھپوائی کا کام لینے یا خریدار مہیا کرنے والے حضرات کو ایکسال تک پرچہ بلا قیمت جاری کیا جائے گا۔

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۲ آنہ
ممالک غیر دس روپیہ ششماہی پانچ روپیہ
ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا

اجرت اشتہار

فی انچ ...... ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونا چاہیئے۔
اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

جلد ۲ | ۱۶ / ذی قعدہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۰ آبان ۱۳۵۷ف م ۲۰ / ستمبر ۱۹۴۸ء یوم دوشنبہ | نمبر (۱۵)

روحِ فریاد

(شاعر اہل بیت علامہ نجم آفندی)

گیارہ سو سال سے ایک آنیوالے کے انتظار میں

بدلا ہوا ہے دہر کا عنواں ترے بغیر
تنظیم شش جہات میں آثار بے رخی
بالاتفاق رقص مہ و مہر بے محل
پژمردہ نَے میں شورش نغمات مضمحل
برہم سی ہے زمیں پہ ترتیب شمع و گل
بے کیف وقت نظر و زحمت خیال
بے آب چشم شوق کی گوہر فشانیاں
بے حصر ناز حسرت و ارمان و آرزو
سر پھوڑنے کا زعم تڑپنے کی بے کلی
بے جان توقعات کی تمکین بے خودی
ادراک بے ضرورت و احساس بے محل

امکان زیست ہے غم امکاں ترے بغیر
تقویم کائنات پریشاں ترے بغیر
بے اعتبار گردش دوراں ترے بغیر
افسردہ لے میں جوش بہاراں ترے بغیر
دھندلا سا ہے فلک پہ چراغاں ترے بغیر
بے لطف ارتعاش رگ جاں ترے بغیر
بیقدر حسن چاک گریباں ترے بغیر
بیجا نوازش سر و ساماں ترے بغیر
عہد جنوں گناہ بہ داماں ترے بغیر
باطل تصورات فروزاں ترے بغیر
بے ربط امتزاجِ تن و جاں ترے بغیر

اتری ہوئی نگاہ سے ہے موج درد دل
کھویا ہوا زباں پہ افسانۂ فراق
معیار سے گرے ہوئے تسکین و اضطراب
روٹھی ہوئی نگاہ کی خلش ترے لئے
ہر ہر قدم پہ عقل کی بدلی ہوئی روش
آزردہ کشاکش عہد حیات ہوں
امید یک نظر میں ہر آئینہ جمال
رخصت طلب ہے آج غم ہوش و ہوش غم
ٹھہرا نہ ایک وضع پہ سو بار ہو چکا

ایک ایک آہ تشنۂ طوفاں ترے بغیر
سہما ہوا ملال فراواں ترے بغیر
درماں و درد دست و گریباں ترے بغیر
سمٹا ہوا سوال کا داماں ترے بغیر
بگڑا ہوا مزاج نگہباں ترے بغیر
مشکل ترے بغیر نہ آساں ترے بغیر
ایک ایک میری جان کا خواہاں ترے بغیر
دو اک گھڑی کا اور ہوں مہماں ترے بغیر
کافر ترے بغیر مسلماں ترے بغیر

کچھ دن میں تیری یاد کی محفل اداس ہے
اب چل بسے گا نجم غزل خواں ترے بغیر

حضرت اقدس و اعلیٰ کی نشری تقریر

حیدرآباد ۱۷ر ستمبر آج شام نشرگاہ حیدرآباد سے اعلیٰ حضرت بندگان اقدس نے مندرجہ ذیل پیام اپنی رعایا کے نام نشر فرمایا ہے۔ میری عزیز و محبوب رعایا! مجھے اپنی رعایا کو یہ اطلاع دیتے ہوئے بڑی مسرت ہوتی ہے کہ میں نے آج ہز اکسلنسی راج گوپال چاری گورنر جنرل ہند کے نام مندرجہ ذیل پیام روانہ کیا ہے۔

۱۔ میری حکومت نے اپنا استعفیٰ پیش کر دیا ہے اور مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں پوری سیاسی صورت حال کو اپنے ہاتھ میں لے لوں۔ میں نے اس کے جواب میں انھیں مطلع کیا ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ یہ صورت حال اس سے پہلے اختیار نہیں کی گئی اور اس نازک وقت میرا ہمیشہ اپنے کچھ کرنے کے لئے بہت تاخیر ہوگئی ہے اس نازک موقع میرے لئے کچھ کرنا مشکل ہے۔ بہر حال میں یور اکسلنسی کو اس امر سے مطلع کرتا ہوں کہ میں نے آج شام اپنی فوجوں کو لڑائی بند کرنے کا حکم دے دیا ہے اور رضاکاروں کی جماعت کو ختم کرنے کا بھی حکم دیدیا ہے۔ اس کے علاوہ میں ہندوستانی افواج کو بلارم اور سکندرآباد کی بارکوں میں ٹھیرنے کی اجازت دے رہا ہوں۔

۲۔ اس وقت تک کے لئے جب تک کہ ایک نئی وزارت قائم نہ ہو جائے اور وزیر اعظم کا تقرر عمل میں آ جائے روزمرہ کے نظم و نسق میں مجھے مدد دینے کے لئے میں نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس کے ارکان حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) ہز ہائینس شہزادہ برار سپہ سالار اعظم (۲) میجر جنرل العیدروس۔ کمانڈر۔ (۳) نواب دین یار جنگ کمشنر کوتوالی (۴) مسٹر راماچاری سابق وزیر (۵) مسٹر ابو الحسن سید علی سابق صدر مجلس اتحاد المسلمین (۶) مسٹر پنا لال پٹی۔

۳۔ میں سر مرزا اسماعیل۔ نواب زین یار جنگ بہادر دیوان بہادر آر اموداینگار کو بھی مدعو کر رہا ہوں۔ اور معمولات کے بحال ہوتے ہی ان لوگوں کو لائق عملی وزارت کے تشکیل ہو جانے سے جو نئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مشورہ کیا جائے۔

۴۔ میں نے صدر اسٹیٹ کانگریس سوامی رامانند تیرتھ کی فوری رہائی کے احکام بھی جاری کئے ہیں مجھے یقین ہے کہ سوامی جی اس بحران میں حیدرآباد کی مدد کریں گے۔ اس کے علاوہ میں نے اسٹیٹ کانگریس کی مجلس عمل کے اراکین کے خلاف جاری کئے ہوئے تمام احکام اور وارنٹ کی منسوخی کا بھی حکم دیا ہے۔

۵۔ میں نے اپنے دوست مسٹر کے ایم منشی ایجنٹ جنرل ہندوستان سے مشورہ کیا اور میں اس امر کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے مجھے اس موقع پر بڑی مدد دی۔

۶۔ میں اپنی تمام عزیز رعایا سے بلا لحاظ مذہب و ملت یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ صبر اور سکون سے کام لیں۔ مجھے یقین ہے کہ حیدرآباد میں امن و امان بحال ہونے کے بعد حکومت ہند سے انتظامات طے کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ تکمیل کے بعد میری رعایا جس کی فلاح و بہبود میرا واحد مطمح نظر ہے ہندوستان کے بقیہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر فلاح و بہبود کے ساتھ زندگی بسر کر سکے گی۔

۷۔ میں نے سابق وزارت کے نمائندوں کو جو اس وقت حیدرآباد کی طرف سے اتحادی قوموں کی کونسل میں اپیل کر رہے ہیں یہ حکم دے دیا ہے کہ اس مسئلہ پر زور نہ دیں۔ کیونکہ میں ہندوستان کے ساتھ دوستی کا ایک نیا باب کھولنا چاہتا ہوں۔

۸۔ مجھے اپنی رعایا کو یقین دلانے کی ضرورت نہیں کہ میں خاندان آصفی کی بہترین روایات کو برقرار رکھنے اور بلا لحاظ مذہب و ملت اپنی تمام رعایا کی بہتری کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھوں گا۔

فضیلت مآب مولوی میر لائق علی صاحب کی نشری تقریر

حضرت اقدس و اعلیٰ نے ہمارا استعفا منظور فرما لیا ہے

حیدرآباد ۱۷ر ستمبر ۔ فضیلت مآب مولوی میر لائق علی صاحب صدر اعظم دولت آصفیہ نے ۱۷ ستمبر بوقت ۷ بجے نشرگاہ حیدرآباد سے حسب ذیل اپیل نشر فرمائی۔

میرے عزیز ہم وطنو۔ آج سے چار دن قبل ۱۳ر ستمبر کو میں نے آپ کو ریڈیو سے مخاطب کرتے ہوئے مطلع کیا تھا کہ ہندوستانی یونین کی فوجوں نے کوئی اطلاع دیئے بغیر حیدرآباد کے علاقے میں کئی سمت سے اقدام شروع کر دیا ہے باوجود ہمارے محدود وسائل کے ہم نے مقدور بھر کوشش کی لیکن بقیہ پانچ دن کے تجربے نے یہ بتلایا کہ ہندوستانی افواج غیر معمولی کثیر تعداد میں عصری اسلحہ خصوصاً ٹینک۔ دبابے اور بمبار ہوائی جہاز ولی کیا تھا ایک ایسے پیمانہ پر حملہ کیا ہے جس کا کبھی بھی پیش از پیش اندازہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے باوجود ان چند ایام میں ہماری افواج نے اور دوسری خدمات نے جس بے مثال ہمت اور اولو العزمی کا مظاہرہ کیا ہے وہ تاریخ میں ناقابل فراموش رہے گا۔ آج اس لڑائی کے آغاز کا پانچواں دن ہے اور کئی مقامات سے ہم کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ مزید مقاومت سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوتا کیونکہ اس کے معنی سوائے اپنی فوجوں کو کٹوا دینے کے اور کچھ نہ تھے۔ ان حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کونسل نے آج صبح اعلیٰ حضرت بندگان اقدس کی خدمت میں یہ معروضہ پیش کیا کہ حضرت اقدس و اعلیٰ جملہ ارکان کونسل کا استعفا براہ خسروانہ قبول فرمائیں اور اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیں کیونکہ ممبران کونسل کا خیال ہے کہ بحیثیت فرمانروا کے صرف اقدس و اعلیٰ ہی موجودہ نازک صورت حال سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ ہمارے اس مودبانہ معروضہ کو حضرت اقدس و اعلیٰ نے منظور فرما کر موجودہ حکومت کو مستعفی فرماتے ہوئے جدید حکومت کی تشکیل کو جو کل سے کام کا آغاز کرے گی شرف قبولیت بخشا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ حضور پر نور والا نے گورنر جنرل ہند کو مطلع کیا ہے کہ میں نے پوری ذمہ داری بحیثیت فرمانروا حاصل کر لی ہے گو اس کا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ ذمہ داری ان کے آگے بدیر پیش ہوئی ہے اور آج جیسے سے مطلع فرمایا ہے کہ ان کی افواج بلارم اور سکندرآباد میں داخل ہو سکتی ہیں اور نیز یہ کہ رضاکارانہ تنظیم موقوف کر دی جائے گی۔ اس موقع پر میں اس امر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کے چند روز نہایت ہی نازک تھے ان میں بفضل خدا اندرونی حالات کو پوری طرح قابو میں رکھا اور اس دوران میں کوئی فرقہ وارانہ یا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش ہونے نہ دیا اس دوران میں اس ملک کی رعایا نے جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی رواداری اور خلوص کا جو مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین اور لائق فخر ہے۔ میری مخلصانہ توقع ہے کہ یہی رواداری ہمیشہ کے لئے برقرار رہے گی۔ اب میں ہر مرد اور عورت سے درخواست کروں گا کہ موجودہ حالات کا بہت سنجیدگی وقار اور ٹھنڈک کے ساتھ مقابلہ کریں اور بتدریج لیکن اطمینان کے ساتھ شاید کچھ تھوڑے سے مختلف طرز زندگی کا خود کو عادی کریں اور کوئی موقعہ ایسا نہ دیں جو آپ کے کردار کے لئے باعث ننگ ہو۔

خدا آپ سب کا حافظ رہے

۱۳ر ستمبر ۱۹۴۸ء آج صبح کے (۵) بجے یونین کی فوجوں نے مملکت آصفیہ پر حملہ کر دیا۔
بیدر، ورنگل گلبرگہ پر بمباری شروع کی عثمان آباد اور نلگنڈہ پر فوجی یورش شروع کر دیا۔
۱۷ر ستمبر ۱۹۴۸ء آج جنگ کا خاتمہ ہوا اور جلالۃ الملک نے براہ خسروانہ جنگ بند کرنے کا حکم دیا۔
۱۸ر ستمبر میجر جنرل چودہری حیدرآباد میں ملٹری گورنر مقرر ہوئے اور شہر کا انتظام آپ کے سپرد کیا گیا۔

مسٹر منشی کی نشری تقریر!

بنگلور

حیدرآباد ۱۸ ستمبر رات کو ۔ ایم ۔ منشی ایجنٹ جنرل ہند متعینہ حیدرآباد نے آج شام دکن ریڈیو سے اپنی تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ میں نشر گاہ حیدرآباد سے تقریر کرنے پر کیوں آمادہ ہو گیا کیونکہ ہز اگزالٹیڈ ہائی نس نے مجھے ایسا کرنے کی خواہش کی ہے ۔ میں اس موقع پر نہ صرف باشندگان حیدرآباد بلکہ باقی ہند سے مخاطب ہوں کیونکہ فی الحال مواصلات کے تمام راستے منقطع ہو چکے ہیں ۔ گزشتہ رات ہز اگزالٹیڈ ہائی نس سے ربط قائم کیا اور پولیس ایکشن کے اغراض و مقاصد کو ان کی خدمت میں پیش کر دیا تھا جو میری حکومت حیدرآباد میں بحالی امن کے لئے کر رہی ہے ۔ مجھے یہ کہتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ ہز اگزالٹیڈ ہائی نس نے پولیس کارروائی کی ستائش کی اور آج صبح التوائے جنگ کے احکام صادر فرمائے ۔ میں نے ہز اکسلنسی سی ۔ راجگوپال چاری گورنر جنرل ہند کی خدمت میں ہز اگزالٹیڈ ہائی نس کا پیام روانہ کر دیا ہے اور میں نے جنرل راجندر سنگھ جی اور دوسرے کمانڈنگ افسروں سے ربط قائم کیا ہے تاکہ التوائے جنگ کے احکام ان تک پہونچا دئے جائیں ۔ اس کی توقع کی جاتی ہے کہ اگر وقت کا تعین کیا جائے تو کل مجھے مسرت ہوگی کہ میں اپنی فوج کا خیر مقدم کروں جو چند میل کے فاصلہ پر ہے ۔

ہز ہائینس پرنس آف برار ، جنرل العیدروس اور نواب دین یار جنگ بہادر نے از راہ مہربانی میرے ساتھ چلنے کے لئے رضامندی ظاہر کی ہے ۔ میں حیدرآباد کے باشندوں کو خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان کی قسمت ہندوستان سے وابستہ ہے ہم سب ایک ہی لوگ ہیں اور ہم جدا نہیں ہو سکتے ہمیں مل جل کر رہنا ہوگا جیسا کہ ہز ہائینس نے ابھی ابھی بہت ہی اچھے الفاظ میں مل جل کر رہنے کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ آزاد ہندوستان ہر قسم کے شعبہ حیات میں بٹ رہا ہے ۔ میں آپ کو ایک تیقن دے سکتا ہوں اور وہ یہ تیقن ہے جس کو پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم نے بار بار دیا ہے ۔ ہندوستان ایک دنیاوی ریاست ہے اور اس میں مذہب و ملت کا کوئی لحاظ نہیں ۔ ہم اس نصب العین پر چلنے کی انتہائی کوشش کریں گے ۔ ہر شخص کو اس میں پورے پورے شہری حقوق حاصل ہوں گے اور نہ ہندؤں اور نہ مسلمانوں کو کسی قسم کے ایسے شکوک کا اندیشہ نہ کرنا چاہیئے جسے امتیازی کہا جا سکے میں حیدرآباد کے باشندوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خوف زدہ نہ ہوں ۔ فوجوں کا داخلہ دوستانہ جذبہ کے تحت ہو رہا ہے ۔ امن و امان کی خلاف ورزی کو برداشت نہیں کیا جائے گا ۔ کسی پُر امن شہری کو اذیت نہیں پہونچائی جائے گی ۔ ہندوستانی فوج ہندوستان کی فوج ہے جس میں حیدرآباد کو بھی شامل کر لیتا ہوں یہ آپ کی فوج ہے یہ دوستوں کی فوج ہے تاکہ وہ حیدرآباد کی زندگی

رضوی صاحب کی آخری تقریر

صبح دس بجے سید محمد قاسم صاحب رضوی صدر اتحاد المسلمین نے بھی نشر گاہ حیدرآباد سے ایک مختصر سی تقریر نشر کی جس میں عاملین کو اس کی تلقین کی کہ وہ نظم و ضبط سے رہیں اور انڈین یونین کی فوجوں کا خندہ پیشانی سے خیر مقدم کریں اور مسلمانوں کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ فی الوقت حیدرآباد چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہے ہیں اور یہ بھی کہا کہ یہ میری آخری تقریر ہے ۔

حیدرآباد فوجی گورنر کے تحت کر دیا گیا عوام ہتھیار واپس کر دیں

حیدرآباد ۱۸ ستمبر ۔ آج شام ۴ بجے ہندوستانی فوجیں سکندرآباد پہنچ گئی ہیں

حکومت ہند نے میجر جنرل چودھری کو حیدرآباد کا فوجی گورنر مقرر کیا ہے ۔

حیدرآباد کے میجر جنرل سید احمد العیدروس کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فوجی گورنر کے جائزہ لینے تک قانونی احکام بحال رکھیں ۔

نیز حیدرآبادی عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہتھیار فتح میدان یا سکندرآباد پولو گراؤنڈ پر لاکر حوالے کر دیں ۔ عوام کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ ہندوستانی فوجیں ان لوگوں کی جان و مال کی محافظ رہے گی جو قانون کی پابندی کریں گے ۔ اس سے مراد ہر قسم کے آتشیں [illegible]

شاہی محل پر ریاستی فوج کا پہرہ برقرار ہے

کل رات میجر جنرل چودھری ریاست کے فوجی گورنر نے ان افواہوں کی تردید کی ہے کہ شاہی محل سے ریاستی فوج کا پہرہ اٹھوا دیا گیا ہے ۔ ریاستی فوج کا پہرہ قائم ہے ۔

صدر مملکتی مجلس گرفتار کر لئے گئے

حیدرآباد ۔ ۱۸ ستمبر صدر مملکتی مجلس لئیق علی و قاسم رضوی کو فوجی گورنر حیدرآباد کے احکام کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا اور فوجی حوالات میں رکھا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ موصوف پر لال قلعہ میں مقدمہ چلایا جائے گا ۔

اعلان

مجریہ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن

ف ۱ ۔ حیدرآباد اتحادی کمرشیل کارپوریشن محدود کے گودامات بلدہ میں شکر تقریباً (۵۰۰ تھیلے) فروخت شدنی ہے جس کے لئے بیوپاریوں سے بشرائط ذیل ٹنڈر مطلوب ہیں ۔

ف ۲ ۔ ٹنڈر سربمہر لفافہ میں چیف ڈسپوزل افسر صاحب کے اجلاس پر بتاریخ ۲۲ آبان ۱۳۵۷ف دن کے ایک بجے تک قبول کئے جائیں گے ۔

ف ۳ ۔ داخل کنندگان ٹنڈر کو نرخ بحساب فی پلہ بلدہ گودام ڈلیوری کے اساس پر پیش کرنا ہوگا ۔

ف ۴ ۔ ٹنڈر گزار پر دفتر چیف اکونٹس افسر صاحب میں ایک ہزار روپیہ بطور ضمانت جمع کر کے رسید ٹنڈر کے ساتھ منسلک کرنا لازمی ہوگا ۔

ف ۵ ۔ کم از کم ایک سو تھیلوں کی مقدار کے لئے ٹنڈر پیش کئے جانے چاہئیں ۔

ف ۶ ۔ ٹنڈر کی منظوری یا نامنظوری کا اعلان کارپوریشن کے نوٹس بورڈ پر بعد فیصلہ فوری کیا جائے گا ۔

ف ۷ ۔ بصورت منظوری ٹنڈر خریدار پر لازم ہوگا کہ وہ حسب نمونہ مرتبہ کارپوریشن ہذا دستاویز معاہدہ کی تحریر و تکمیل کر دے ۔

ف ۸ ۔ مینجنگ ڈائرکٹر صاحب کارپوریشن کو بلا اظہار وجوہ کسی ٹنڈر کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا اختیار ہوگا ۔

ف ۹ ۔ منظور شدہ ٹنڈر دہندگان کو فروخت شدہ مال کی پوری قیمت پیشگی ادا کرنی ہوگی اور گودامات کارپوریشن سے اندرون ایک ہفتہ مال کی وصولی کا لازمی طور پر انتظام کرنا ہوگا ۔

ف ۱۰ ۔ اگر شرائط مندرجہ بالا میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی کی جائے تو نہ صرف زر امانت داخل شدہ بحق کارپوریشن ضبط کر لی جائے گی بلکہ بہ تنسیخ معاہدہ جو نقصان کہ ہر جہ کارپوریشن کا ہو وہ بھی وصول کیا جائے گا ۔

ف ۱۱ ۔ فروخت شدہ مال بلا باردانہ سربراہ کیا جائے گا ۔

ف ۱۲ ۔ مزید معلومات چیف ڈسپوزل افسر صاحب کارپوریشن سے حاصل کی جا سکتی ہیں ۔

منجانب مینجنگ ڈائرکٹر

ملک معظم و ملکہ معظمہ کا تعزیتی برقیہ

ملک معظم اور ملکہ معظمہ برطانیہ عظمیٰ نے مس فاطمہ جناح کے نام ایک تعزیتی تار روانہ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مجھے اور ملکہ کو سخت رنج ہوا۔ ہماری طرف سے انتہائی مخلصانہ ہمدردیاں قبول کیجئے۔

اعلیٰحضرت بندگان اقدس و اعلیٰ کا برقیہ موسومہ وزیر اعظم پاکستان

مجھے قائد اعظم کی اچانک وفات کی خبر سنکر انتہائی صدمہ اور بیحد رنج ہوا۔ بالخصوص ایسے وقت جب کہ مسلمانان عالم اور پاکستان کو ان کی خدمات کی شدید ضرورت تھی۔ براہ کرم میری عمیق ہمدردیاں قبول فرمائیے اور میرے تاثرات کو اپنی حکومت اور پاکستان کے باشندوں تک پہنچا دیجئے۔ خداوند ذوالجلال سے میری دعا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے قائد اعظم کی روح کو سکون اور آپ کو اس صدمہ عظیم کے برداشت کرنے کی قوت عطا فرمائے ساتھ ہی میری دعا یہ بھی ہے کہ خدا آپ سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق اور بلند مقاصد کے حصول کی رہبری عطا فرمائے جن کے لئے قائد اعظم نے عمر بھر جدوجہد کی۔

پرخلوص تمناؤں کے ساتھ۔

اعلیٰحضرت جلالت الملک کا المناک برقیہ محترمہ فاطمہ جناح کے نام

مجھے آپ کے عالی مرتبت برادر اور موجودہ قرن کے قائد اعظم کی اچانک وفات سے انتہائی صدمہ اور بے حد رنج ہوا، مرحوم نے مسلمانوں کی جو خدمات انجام دیں اور بنی نوع انسان کے لئے جو شاندار قابل تقلید مثال چھوڑی ہے وہ اس الم انگیز محرومی میں آپ کے لئے صبر کا حقیقی ذریعہ ثابت ہوں گی باری تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ عظیم المرتبت روح کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اس حادثہ جانکاہ میں آپ کی ہمت بلند رکھے

پرخلوص تمناؤں کے ساتھ

[illegible] پاکستان کا [illegible] مسلمانوں کو [illegible] ہم سے جدا ہو گیا۔ پاکستان مسلمانان [illegible] جس کو قائم کر کے اور مستحکم بنانے میں آخر [illegible]

گورنر جنرل ہند

کراچی [illegible] گورنر جنرل ہند [illegible] نے مس فاطمہ جناح کو ایک تعزیتی پیام بھیجا ہے جس میں اس المناک حادثہ پر اظہار رنج و غم کیا گیا ہے۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے لکھا ہے کہ قائد اعظم جناح ہندوستان کے مایہ ناز سپوت تھے جن کے انتقال سے نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان کو بھی عمیق صدمہ پہنچا ہے۔

پنڈت جواہر لعل نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے اپنی اور اپنے وزراء کی جانب سے بھی پاکستانی وزیر اعظم لیاقت علیخاں کو پیام تعزیت بھیجا ہے۔

مسٹر سری پرکاشا ہائی کمشنر ہندوستان برائے پاکستان نے [illegible] سے اپنے گہرے رنج و ملال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قائد اعظم جناح کی شخصیت بین الاقوامی تھی وہ زبردست سیاستدان تھے جنہوں نے آخر وقت تک خدمت [illegible]

ہز اکسیلنسی خطیب سید الحسینی سفیر [illegible] کراچی نے کہا کہ قائد اعظم جناح کی وفات سارے عالم اسلام کے لئے سانحہ عظیم ہے

قطعۂ تاریخ ارتحال حضرت قائد اعظم مرحوم

از خامۂ سید الواعظین مولانا مولوی سید علی محمد صاحب قبلہ اجلال زید فضلہ

(۱)

گیرم برفت قائد اعظم وے جہاں
مرگش حیات تازہ ورا کردہ افتتاح

تاریخ فوت خامۂ اجلال زد رقم
روح القلوب گشت محمد علی جناح

سنہ ۱۳۶۷ھ

(۲)

اے موت تو نے قائد اعظم کو لے لیا
بدلی ہے شام یاس سے امید کی صباح

اجلال ارتحال کا فصلی میں سن لکھو
مرحوم خلد میں ہیں محمد علی جناح

سنہ ۱۳۵۷ف

(۳)

افسوس اٹھ گیا وہ زمانے سے اہل دل
اسلام کا خلوص تھا جس کی سرشت میں

تاریخ عیسوی کی ہے اجلال گر تلاش
کہہ دیجئے۔ ہے قائد اعظم بہشت میں

سنہ ۱۹۴۸ء

بابائے قوم کا آخری دیدار اور جنازہ کا جلوس و تدفین

کراچی ۱۲ر ستمبر۔ قائد اعظم کے آخری دیدار کا منظر نہایت ہی روح فرسا اندوہگین تھا۔ گورنمنٹ ہوز کراچی کے برآمدے میں ۱۱ بجے نعش لائی گئی۔ عوام بلا لحاظ امتیاز مذہب و ملت گورنمنٹ ہوز کے اطراف اس طرح ہجوم کر گئے تھے کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی دور تک ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک انسانی سمندر ہے جو دبکا جا رہا تھی۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔

دیدار عام

قائد اعظم کی میت ۱۱ بجے برآمدے میں لائی گئی۔ لوگ دیدار کے لئے ہجوم کر رہے تھے۔ جہاں دیدار سے ہزاروں آدمی مشرف ہوئے۔ وہاں لاکھوں محروم رہے۔ دو بجے کے بعد گورنمنٹ ہوز کے [illegible] کمرے میں منتقل کی گئی۔ جہاں بیرونی سفارتوں کی جانب سے بھیجی ہوئی [illegible]

بہن کا آخری دیدار

فاطمہ جناح کے [illegible] رکھی گئی تھی۔ [illegible] گئے اس طرح بہن نے جس کی زندگی قائد اعظم کی [illegible] بھرے ہوئے دل سے اپنے بھائی کو آخری دفعہ دیکھا [illegible] تھی سنبھالا۔ انتہائی ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے [illegible]

جنازہ کا جلوس اور اس کی ترتیب

اور اس کے بعد جنازہ کا جلوس [illegible] خان صاحب وزیر اعظم پاکستان [illegible]

[illegible]

شاہ فاروق کا اظہار غم

قاہرہ ۱۲ر ستمبر۔ حاجی اسحٰق سیٹھ سفیر پاکستان برائے مصر کو آج صبح جلالت الملک شاہ فاروق نے قائد اعظم کے انتقال پر پیام تعزیت بھیجا ہے۔ جس میں اہل پاکستان کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ آج قاہرہ میں سرکاری طور پر قائد اعظم کے انتقال کی وجہ سے تمام سرکاری مصروفیات کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا نے آج پاکستانی سفارتخانہ میں سفیر پاکستان اور مسٹر غلام محمد وزیر مالیہ پاکستان کو تعزیت ادا کی اسی طرح جملہ سفراء اور مصری وزراء اور ارکان پارلیمان بھی پاکستانی سفارتخانہ میں تعزیت کے لئے آئے تھے

مسٹر غلام محمد وزیر فینانس پاکستان نے نمائندہ مسلم ورلڈ نیوز سے کہا کہ قائد اعظم کی وفات [illegible] اندوہناک واقعہ ہے۔ قائد اعظم [illegible]

نقراشی [illegible] وزیر اعظم مصر نے کہا کہ مسٹر جناح نے ہم کو حقیقت [illegible] دوستی اور پاکستان کے رہنما تھے۔

وزیر اعظم برطانیہ کا پیام

لندن ۱۲ر ستمبر۔ مسٹر ابراہیم رحمت اللہ ہائی کمشنر پاکستان نے [illegible] وزیر اعظم برطانیہ نے قائد اعظم کی وفات کی اطلاع [illegible] بھیج [illegible] پاکستان کے پرچم کو نصف ستون پر لہرا دیا۔ ہائی کمشنر نے نمائندہ مسلم ورلڈ [illegible]

[illegible]

آئندہ کیا ہوگا؟

یہ دنیا بہت سے دوروں سے گزر چکی ہے۔ ابتدائی زندگی کے بعد جب انسان ضرورتوں سے مجبور ہو کر تمدن کی پہلی ارتقائی منزل میں داخل ہوا تو اس نے پتھر اور چقماق کے حربے اور اوزار بنانے شروع کئے۔ اسی لئے اس کو دورِ تجریہ ([illegible]) کہا جاتا ہے پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا لوہے اور فولاد اور کوئلے کے دور آئے۔ مشین چلانے کے لئے تیل کی کثیر مقداروں کی ضرورت ہوئی اور دنیا میں ہر طرف تیل کے چشموں کی جستجو ہونے لگی۔ اس طرح ایک "تیل کا دور" بھی آیا اور اسی کے پیچھے پیچھے ایک دور "سرعت رفتار" کا آیا جب کہ دنیا میں فاصلہ کا تخیل ختم ہونے لگا۔ اب جو جدید دور گزر رہا ہے اس کو جوہری دور کہتے ہیں۔ اس کا سبب آپ کو معلوم ہے یعنی اسی زمانے میں ایٹم کی ([illegible]) بے پناہ اور غیر محدود طاقت دریافت کی گئی۔ لیکن ظاہر ہے کہ دنیا کی ارتقائی منزلیں ابھی ختم نہیں ہوئی ہیں۔ جوں جوں یہ منزلیں طے ہوتی ہیں۔ آج کی ہر بڑی اور حیرت انگیز چیز کل چھوٹی اور معمولی دکھائی دینے لگتی ہے۔ جوہری انرجی کی دریافت نے آج دنیا کو مبہوت کر دیا ہے مگر شاید بہت دن گزریں گے کہ دوسری دریافتیں آپ کی حیرت اور استعجاب کے لئے اس سے بھی بڑا ذخیرہ پیش کر دیں گے۔

اس مضمون میں آپ جو کچھ بھی پڑھیں گے آپ کے لئے ایک نئی سی بات معلوم ہوگی۔ بعض کو آپ ایچ۔ جی۔ ویلز کی مشہور خیالی باتوں سے بھی زیادہ "خیالی" سمجھیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس کے متعلق ماہرین سائنس کی حقیقی سرگرمیاں اس وقت جاری نہ ہوں۔ آپ جس دنیا میں داخل ہو رہے ہیں اس کے لئے یہ ایک نشان راہ کا کام دے گا۔ اور آپ کو معلوم ہوگا کہ زندگی و حیات کو برقرار رکھنے کے لئے کیا کیا نئے سامان مہیا ہونے والے ہیں۔

اگر پچھلی عالمگیر جنگ سے پہلے آپ نے سائنس کی رفتار ترقی پر نگاہ ڈالی ہوگی تو آپ نے ان تجربات کے متعلق کچھ پڑھا ہوگا۔ جو یورینیم کے ذرات کے شق ہونے کا باعث ہوئے تھے۔ سمجھنے والے اسی وقت یہ سمجھے ہوں گے کہ "ایٹم بم" کا بنانا بھی ایک امکان کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ ایٹم بم درحقیقت کبھی بنایا بھی جا سکے گا لیکن ایک دولت مند قوم نے جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ایٹم بم کی ایسی شدید ضرورت محسوس کی کہ اس نے کثیر دولت اور انسانی طاقت کو اسی مقصد پر لگا دیا اور ایٹم بم تیار کر لیا۔ اس سلسلے میں شدید ضرورت کے فقرے کو ہمیشہ یاد رکھیے۔ عقلمندوں کا قول ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اس مضمون میں جن سائنٹفک ترقیوں کا تذکرہ کریں گے وہ سب کی سب "امکانات" میں داخل ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ وہ اسی وقت حقیقی وجود کا جامہ پہنیں گی جب انسانی سوسائٹی کو ان کی ایسی ہی شدید ضرورت محسوس ہوگی کہ ان کو حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دے گی۔

مثلاً اس وقت دنیا میں ایندھن کی اور مشینوں کو چلانے کے لئے "طاقت" کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے ظاہر ہے کرۂ ارض میں کوئلہ اور تیل کا ذخیرہ محدود ہے اور وہ آہستہ آہستہ خرچ ہو کر ختم ہو رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ افریقہ وسطی ایشیا، اور بحر منجمد جنوبی کے علاقوں میں کوئلے کی کافی مقدار اب بھی پوشیدہ ہے مگر یہ بھی کب تک؟ اور پھر کوئلے کی بڑی بڑی مقداروں کو منتقل کرتے رہنا بھی آسان نہیں ہے اور اس کے ٹرانسپورٹ میں بڑی رقمیں خرچ ہوتی ہیں۔ دوسری طرف تیل کو لیجئے تو "سیاسی" اعتبار سے بہت گراں پڑتا ہے اور لڑائیوں کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اس مشکل کو حل کرنے کی پانچ صورتیں ممکن معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کوئلہ اور تیل کی جگہ "جوہری انرجی" کام میں لائی جائے۔ لیکن اس سلسلہ میں ہمیں یہ بھولنا نہیں چاہیئے کہ کوئلے اور تیل ہی کی طرح "یورینیم" کو خرچ کرنا بھی گویا "سرمایہ" ہی کو خرچ کرنا ہے دنیا میں یورینیم کی مقدار بھی محدود ہونے کے باعث جلد ختم ہو جائے گی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جوہری انرجی کے لئے کسی دوسری چیز پر نگاہ ڈالی جائے۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ آفتاب کی وہ تپش جو کروڑوں سال تک اس کو ایک ہی درجۂ حرارت پر مشتعل رکھتی ہے ذرات ہی کے انشقاق سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ایٹم بم کی طرح یہ یورینیم کے ذرات نہیں ہوتے، بلکہ آفتاب میں انتہائی حدت اور دباؤ کے باعث ہائیڈروجن اور کاربن اور دوسرے معمولی ذرات بھی بے انتہا جوہری انرجی پیدا کرتے ہیں اس لئے جب ہم اس کا راز معلوم کر لیں گے اور اس جوہری طاقت سے کام لینے کے لائق ہو جائیں گے تو وہ ایٹم بم جو پہلے پہل ہیروشیما پر پھینکا گیا تھا ایک معمولی کھلونا دکھائی دے گا۔ اگرچہ ابھی ہم اس دریافت سے بہت دور ہیں لیکن جب ہم یہ سنتے ہیں کہ روسی سائنسدان کاکیشس (قاف) کے پہاڑوں میں کائناتی شعاعوں کے مطالعے میں مصروف ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دریافتوں میں شاید اس کی بھی راہ کھل جائے کہ آفتاب سے پیدا ہونے والی جوہری انرجی کی طرح اس دنیا کی جوہری انرجی بھی "یورینیم" کے علاوہ دوسرے معمولی اور دستیاب ذرات سے پیدا کی جا سکے۔

تیسرا امکان یہ ہے کہ جس طرح سبز پودے آفتابی شعاعوں کو اپنے لئے کاربنی اور آکسیجنی اور ہائیڈروجنی نسیجوں میں تبدیل کر لیتے ہیں اور پودوں کا سبز مادہ مفرد عناصر سے کیمیائی مرکبات تیار کر لیتا ہے اسی طرح ہم بھی اس راز کو معلوم کر کے انرجی پیدا کرنے لگیں۔ چوتھی سائنٹفک ترقی یہ ہو سکتی ہے کہ ہم بجلی کا ذخیرہ جمع کرنے اور منتقل کرنے کا کوئی طریقہ ایجاد کریں اور پانچواں امید افزا میدان تحقیقات یہ ہے کہ مصنوعی ایندھن تیار کیا جائے۔ جنگ کے زمانے میں جب سویڈن میں پیٹرول کا فقدان ہو گیا اور دوسری طرف کاغذ کی برآمد ہونے کے باعث لکڑی کا مادہ ([illegible]) بڑی مقدار میں بے کار ہو گیا تو اس نے اس سے ایندھن کے لئے الکحل نکالنا شروع کیا۔ یہ طریقہ بہت کامیاب ثابت ہوا اور آج بھی سویڈن میں تمام موٹریں اسی ایندھن سے چلتی ہیں۔

غذا ۔ اس وقت ساری دنیا میں غذائی اشیاء کی کمی ہے اور بہت سی قومیں قحط کی سی حالت میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ اس لئے سائنٹفک تحقیقات کا یہ میدان انسانی صحت و زندگی کے اعتبار سے سب سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مگر ماہرین سائنس کو غذا کے مستقبل کے سلسلے میں ہمیشہ ماضی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ یعنی یہ کہ جنگ سے پہلے انسانی آبادی کے تین افراد میں سے دو افراد "نیم تغذیہ" یا بالفاظ دگر نیم فاقہ کشی کا شکار تھے اس لئے یہ خیال کرنا غلط ہوگا کہ اگر ہم قبل از جنگ کی غذاؤں کی طرف لوٹ آئیں گے تو ہمارا کام پورا ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں بھی سائنس پانچ طریقوں سے بہتر غذائی معیار دنیا کیلئے پیش کر سکتی ہے۔

(۱) غذا اور غذائی ذرائع کی بربادی و تضییع کو قطعاً روک دیا جائے جن قوموں کو متمدن کہا جاتا ہے وہ قدرتی ذرائع کو بہت دنوں سے تباہ اور برباد کر رہی ہیں۔ زراعت کے غلط طریقوں کا نتیجہ یہ ہے کہ امریکہ، ایشیا، اور آسٹریلیا کی بہترین زرخیز زمینوں کے لاکھوں مربع میل رقبے کی اوپری زرخیز مٹی بارشوں کے پانی سے دھل کر سمندروں میں چلی جاتی ہے اور زمین کی نچلی بنجر اور پتھریلی تہ اوپر آ جاتی ہے۔ جنگلوں کو اسی طرح کاٹا اور برباد کیا جاتا ہے کہ بہترین زرخیز وادیاں بنجر اور غیر آباد ہو جاتی ہیں، روئی اور تمباکو کی کاشت اس طرح کی جاتی ہے کہ اراضی کی زرخیزی ختم ہو جاتی ہے بدرو اور نالوں کے ذریعہ نائٹروجن اور دوسری کھاد کی بہت سی مقدار ہم دریا اور سمندر میں ڈال دیتے ہیں یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں کہ سائنس کا فرض یہ ہے کہ کرۂ ارض کی مزروعہ سطح کے ۱/۳ حصہ کو جسے ہم صدیوں سے تباہ کر رہے ہیں پھر اچھی زرخیز حالت پر واپس لائے۔

(۲) سائنس اس طرح کی نئی غذائی چیزیں بھی دریافت کر سکتی ہے جو اس وقت غیر آباد زمینوں پر پیدا کی جائیں ہماری غفلتوں کی صرف ایک مثال "آلو" کی شکل میں موجود ہے۔ ہر آلو جو ان دنوں کی غذا کے لئے بویا جاتا ہے ایک خاص نسل سے تعلق رکھتا ہے جو پہلے پہلے جنوبی امریکہ میں پائی گئی تھی مگر حقیقت یہ ہے کہ ان ہی علاقوں میں آلو کی مختلف نسلوں کے آلو جنگلی پیداوار کی حیثیت سے پیدا ہوتے اور خارج ہو جاتے اور

ضائع ہو جاتے ہیں اور ان کی طرف سائنس نے اب تک توجہ نہیں کی ہے پچھلے دنوں برطانوی اور روسی ماہرین نے ان کے کچھ نمونے حاصل کئے ہیں اور تجربوں سے معلوم ہوا ہے کہ یہ نہ صرف اعلیٰ غذائی قدریں رکھتے ہیں، بلکہ ان پر بیماریوں کا حملہ نہیں ہوتا اور یہ سائبیریا اور کناڈا کی آب و ہوا میں بہ آسانی پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ غذائی اناجوں، سبزیوں اور پھلوں کی ایسی نسلیں پیدا کی جائیں جو نباتاتی امراض سے پاک ہوں۔

(۳) سائنس کا تیسرا فرض یہ ہے کہ وہ درحقیقت نئے غذائی پودے "ایجاد" کرے ہمیں ایک ایسا طریقہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم دو قسم یا دو نسلوں کے پودوں کی آمیزش یا پیوند سے ایک نئی قسم کی اولاد پیدا کر لیں۔ مثلاً ہمیں گندم کے پودوں کی ایک قسم ایسی مل سکتی ہے جو امراض کے حملوں سے متاثر نہ ہوتی ہو۔ اور ایک دوسری قسم ایسی دستیاب ہو سکتی ہے جس کے خوشے جلد پک جاتے ہوں، اس لئے اگر ہم دونوں قسم میں پیوند لگا کر ایک ایسا پودا وجود میں لا سکتے ہیں۔ جس میں دونوں اوصاف موجود ہوں، تو غذائی مسئلہ کو حل کرنے میں آسانی ہوگی۔ اس مقصد کے لئے ہمیں نئی پودوں پر کچھ کیمیائی تدبیر عمل میں لانی پڑتی ہے یا ایکس ریز سے کام لینا ہوتا ہے۔

(۴) نئی غذاؤں کی دریافت اور ایجاد بھی سائنس کا ایک اہم فریضہ ہے اس کے لئے یا تو ان خوردنی چیزوں کی نسلیں پیدا کی جا سکتی ہیں جو اب تک خوراک کے لئے استعمال نہیں کی گئی ہیں، یا کیمیائی ترکیب و ساخت کے ذریعے بالکل نئی غذائیں تیار کی جا سکتی ہیں اول الذکر کی ایک مثال غذائی خمیر ہے۔ ہم اپنے لئے پروٹینی اجزا کا زیادہ تر حصہ صرف گوشت سے حاصل کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ چوپاؤں کے لئے بہت سی جگہ درکار ہوتی ہے دوسرے وہ بہت دنوں میں نشو و نما پا کر بڑے ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ گوشت کی بہت بڑی بڑی مقداروں سے بہت تھوڑی سی پروٹین حاصل کی جاتی ہے لیکن صرف نصف ٹن خمیر سے ۲۴ گھنٹوں میں ۲۰۰ ٹن پروٹین پیدا کی جا سکتی ہے۔ قیمتوں کو دیکھئے تو گوشت کے پروٹین کے مقابلے میں خمیر کی پروٹین کہیں زیادہ سستی پڑتی ہے غذائی جانوروں کی پرورش کے لئے ان کو بہت سا کھانا دینا پڑتا ہے۔ خمیر کی غذا کے لئے شکر ساز کارخانوں اور دوسرے صنعتی کارخانوں کی ردی چیزیں کافی ہوتی ہیں۔ جنگ کے زمانے میں غذائی خمیر بنانے والے جو کارخانے جاری کئے گئے تھے اگر ان کے ساتھ وہی ترجیحی سلوک کیا جاتا جو "پنسلین" کے ساتھ کیا گیا تو آج پوری مغربی دنیا میں کافی پروٹینی غذا موجود ہوتی۔

کیمیائی ترکیبی غذائیں "اب بھی" "امکانات" میں داخل ہو چکی ہیں۔ جرمنوں نے کوئلے سے ایک قسم کا مکھن بنایا تھا یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں وہ تقریباً سب کی سب چند قسم کے عناصر یا اجزا کے کیمیائی مرکبات ہیں یہی صورت ہماری غذاؤں کی بھی ہے۔ کیمیا داں کا کام یہ ہے کہ وہ ان کیمیائی اجزا کو الٹ پھیر کر اپنی ضرورت کے مطابق نئی نئی چیزیں بنا تا رہے ہمارے ارد گرد جتنی کار آمد چیزیں ہیں ان کی ترکیب کاربن، آکسیجن، ہائڈروجن، نائٹروجن اور بعض دوسرے اجزا کی مختلف مقداروں سے ہوتی ہے کوئلے کے مکھن سے کہیں زیادہ اہم ضرورت اس چیز کی ہے کہ ہم کیمیائی ترکیب کے ذریعے شکر اور نشاستہ کی کبھی نہ ختم ہونے والی مقدار حاصل کریں۔ اس وقت شکر کی فراہمی کا انحصار نباتاتی دنیا پر ہے ہم دیکھتے ہیں کہ پیڑ پودے آفتاب کی انرجی کاربن، آکسیجن اور ہائڈروجن میں مبدل کر کے تین اہم مرکبات تیار کر لیتے ہیں۔ یعنی شکر، نشاستہ اور سیلولوز۔ پیڑ پودوں کی نیجوں کا زیادہ تر حصہ مشتمل ہوتا ہے اور یہ چیز درحقیقت شکر کے مشتملات کی ایک لمبی لڑی ہوتی ہے۔ اگر ہمیں ان لڑیوں کو توڑ کر شکر بنانے کا طریقہ معلوم ہو جائے تو شکر کے لئے خاص طور پر گنوں اور چقندر وغیرہ کی کاشت درکار نہ ہوگی۔ پھر تو ہم لکڑی کے مادے (Pulp) اور بھوسے اور خشک گھاس سے بھی شکر نکال سکیں گے۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ اس طرح کی شکر "سیکرین" صرف ایک بدل کا کام دے گی۔ بلکہ وہ حقیقت میں ویسی ہی شکر ہوگی جیسی کہ ہم چلہ میں استعمال کرتے ہیں۔

(۵) موجودہ غذائی مسئلے کو حل کرنے میں سائنس ایک آخری مدد اس طرح کر سکتا ہے کہ غذائی چیزوں کو محفوظ کرنے کے بجائے انہیں ان کی اصلی حالت میں برقرار رکھے اور بوسیدگی سے بچانے کے لئے کوئی نئی ترکیب دریافت کرے۔ غذائی اشیاء کو عضو مائی سے پاک کر کے خشک کر لینے (Dehydration) اور محفوظ کر دینے کا طریقہ ایجاد ہو چکا ہے مگر اس میں ابھی بڑی اصلاح و ترقی کی گنجائش باقی ہے۔ لیکن ایک اس سے بھی زیادہ اہم طریقہ ہماری نگاہوں کے سامنے ہے اس کو "ڈی ہائیڈریشن" (Dehydration) یعنی "تیزی سے منجمد کر دینے" کا عمل کہتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ تیز رو (Quick Freezing) اس سے جداگانہ عمل ہے۔ اس کی ایک معمولی سی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اپنے ایک بکرے کا گوشت اس طرح محفوظ کر لے کہ کئی ماہ تک اس کے ٹکڑوں کو حسب ضرورت استعمال میں لا سکے تو اسے اپنا بکرا ایک مذبح میں لے جانا ہوگا جو "منجمد کرنے والے ڈپو" کا کام بھی انجام دیتا ہوگا۔ وہیں اس کے ٹکڑے کئے جائیں گے۔ اور ان ٹکڑوں کو فوراً سردی کے نقطۂ انجماد میں پہنچا کر جما دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک خاص قسم کے پارسل بکس میں جو اسی ڈگری کو قائم رکھ سکے گا ان ٹکڑوں کو بند کر کے اس شخص کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ کئی ماہ تک جب چاہے گا کوئی ٹکڑا نکال کر اپنے کام میں لا سکے گا اور ایک سال کے بعد بھی اس کی لذت اور تازگی اور تغذیہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ اسی طرح تیزی سے منجمد کئے ہوئے نازک سے نازک پھل بھی کئی فصلوں تک کام دے سکیں گے۔

کپڑا

انسانی صحت و زندگی کے لئے کھانے کے بعد کپڑے کی اہمیت سب سے زیادہ ہے اس میدان میں بھی سائنس ایک انقلاب کی طرف اشارہ کر رہا ہے "ریون" (Rayon) اور مصنوعی ریشم کی ایجاد کے کیا معنی ہیں؟ ہم رفتہ رفتہ ریشم کے کپڑوں کے احسانات سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے نے شہرت اس لئے حاصل کی کہ اس کا معدہ ایک کیمیائی حیثیت رکھتا ہے شہتوت کے پتے جب آفتابی شعاعوں کو کاربن، آکسیجن اور ہائڈروجن میں مبدل کر کے سیلولوز تعمیر کرتے ہیں تو اسے وہ اپنے معدے میں حل کر کے اس میں نائٹروجن ملا دیتا ہے اور اسی مرکب کو ایک خوبصورت دھاگے کی صورت میں خارج کرتا ہے مصنوعی سلک کی تیاری میں بھی بالکل یہی عمل اختیار کیا جاتا ہے گو وہ زیادہ بڑے پیمانے پر ہوتا ہے اور اس کا کارخانہ ریشم کے کیڑے کے پیٹ سے کہیں بڑا ہوتا ہے لیکن اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگرچہ اس طریق کار میں ریشم کے کیڑے کا وجود خارج کر دیا گیا ہے پھر بھی خام شے سیلولوز کو حاصل کرنے کے لئے نباتاتی دنیا سے رشتہ منقطع نہیں ہوا ہے۔

لیکن اب سائنس نے اس سے بھی آگے ایک قدم بڑھایا ہے، یعنی یہ کوشش کی ہے کہ نباتاتی دنیا سے اس سلسلے میں علیحدگی اختیار کر لی جائے اس لئے "ریون"، (مصنوعی ریشم) کے بعد ایک چیز "نائلون" (NYLON) تیار کی گئی ہے اس کی تیاری کی ابتدا "سیلولوز" سے نہیں کی جاتی ہے بلکہ خود انہی اجزا سے کی جاتی ہے جنہیں نباتاتی دنیا "سیلولوز" میں مبدل کرتی ہے یعنی کاربن آکسیجن، ہائڈروجن وغیرہ۔ عام الفاظ میں یہ کہا جاتا ہے کہ نائلون "کوئلہ پانی اور ہوا سے تیار کیا جاتا ہے لیکن یہ کہاں تک درست ہے۔ اگرچہ مطلوبہ کاربن، آکسیجن، ہائڈروجن اور نائٹروجن بھی تین وسیع ترین ذرائع سے حاصل کیا جاتا ہے تاہم اس سے قبل کہ وہ مل جل کر نائلون کے سالمات تیار کریں ان کو بہت سی پیچیدہ منزلوں سے گذرنا ہوتا ہے۔ نائلون سے کپڑے وغیرہ بننے کی تمام ضرورتیں اس طرح پوری ہو جاتی ہیں جیسے کہ آج تک کسی نباتاتی یا ریشمی ریشوں یا دھاگوں سے پوری نہیں ہوئی ہیں۔ لیکن اب امید کی جاتی ہے کہ آئندہ "پلاسٹک" کپڑے تیار ہونے لگیں گے، اس صورت میں نائلون کے دھاگوں کو بننے کی بھی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر ایسا دن آیا تو صنعت پارچہ بافی پر گویا انقلاب آ جائے گا دوسری چیزیں۔ ان کے علاوہ بہت سی دوسری چیزیں بھی وجود میں آ رہی ہیں یا آنے والی ہیں جن کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے۔

(۱) الکٹرو مائکروسکوپ، یعنی برقی ذرات سے کام لینے والی خوردبین کے مقابلے میں زیر نظر چیزوں کو دس گنی جسامت عطا کر دیتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بیماریوں کے

وہ بہت ہی چھوٹے جراثیم جواب تک معمولی خوردبین سے دیکھے نہیں جا سکتے تھے اس برقی خوردبین سے دیکھے جانے لگے ہیں۔ ہم اس کے ذریعہ سرطان اور جذام اور دوسری مہلک بیماریوں کے جراثیم کو اچھی طرح دیکھ سکیں گے۔ ظاہر ہے کہ اگر اسی طرح کوئی ایسی خوردبین ایجاد کی گئی جو موجودہ خوردبین سے پچیس یا تیس گنی زیادہ طاقت ور ہو تو ہم دنیا کے کتنے حیرت انگیز عجائب دیکھ سکیں گے اور طبی و معالجاتی ترقی کے لئے کتنی راہیں کھل جائیں گی۔

(۲) دوسری چیز کیتھوڈ شعاعوں کی نلکی ہے جو کسی شئے کے گزر کر اس کے دوسرے رخ کو بھی نمایاں کر دیتی ہے اور اسی سلسلے کی چیز ایک برقی دماغ ہے جو ریاضی کے بڑے بڑے حسابوں کا جواب آن کی آن میں دے دیتا ہے۔

(۳) ایک نیا سائنٹفک آلہ جو برقی عکسی خلایا کو استعمال کر کے ایسے ستاروں کے ریڈیائی اشعاع کو اخذ کر لیتا ہے جو بے حد دور ہیں اور طاقتور دوربین کی نوٹوپلیٹ پر اثر انداز نہیں ہوتے۔

(۴) بعض آلات کے ذریعے ہم آفتاب کی شعاعوں کو اپنے کمروں کے تاریک سے تاریک گوشوں تک پہنچا سکیں گے۔

(۵) ہم اپنے کمروں کی حرارت کو اس طرح اعتدال پر رکھ سکیں گے کہ جسمانی حرارت کے علاوہ ہمیں اور کسی خارجی حرارت کی ضرورت نہ ہوگی۔

(۶) ایک ٹیلیفون ایسا ایجاد ہوگا جو خیال کی خدمت بھی انجام دے گا، یعنی جب ہم باہر ہوں گے تو پیغام لے کر ہم تک پہنچا دے گا۔

(۷) اگر ہم جوہری انرجی سے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کا ارادہ ترک کر دیں گے تو اس سے ایک اہم ترین خدمت یہ لی جا سکے گی کہ موسموں میں ضرورت کے مطابق تبدیلی پیدا کر لی جائے گی۔ مثلاً ہم خط منجمد شمالی سے کہ وہ بائے برف کو اڑا کر کناڈا، شمالی یورپ اور ایشیا کی آب و ہوا کو کچھ دنوں کے لئے بدل سکیں گے۔ یا ہم سمندر کی لہروں کو افریقہ کے صحرائے اعظم تک پہنچا سکیں گے۔ مگر ان خیالی منزلوں سے آگے بڑھنے کی سردست ضرورت نہیں ہے۔

تاریک روشنی

بظاہر کس قدر عجیب بات ہے کہ روشنی تاریک ہو یعنی روشنی ہو اور اسے کوئی دیکھ نہ سکے۔ لیکن امریکہ نے اس محال کو بھی ممکن بنا دیا ہے فرانکفورٹ (جرمنی) میں امریکہ کا ایک بہت بڑا گودام ہے جس میں کھانے پینے کی چیزیں، کپڑے، فرنیچر، دوائیں، ریڈیو اور سیکڑوں قسم کا سامان کروروں روپیہ کی مالیت اور باوجود نہایت حفاظت کے وہاں کی چوریاں نہ رکتی تھیں، کسی نہ کسی ترکیب سے چور اندر پہونچ جاتے اور مال چرا لیجاتے تھے، لیکن امریکہ نے تاریک روشنی کی ایجاد سے چوری کا بالکل سد باب کر دیا۔ لیکن کس طرح؟ اسے بھی سنئے:۔

رات کا وقت ہے، روشنی چاروں طرف گل ہے اور لوگوں کی آمد و رفت بالکل بند۔ دو جرمن چور نقب لگا کر اندر پہونچتے ہیں جو پہلے اس گودام میں کام کر چکے تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کونسی چیز کہاں ہے اور امریکی سپاہی کس کس وقت یہاں کا گشت لگاتے ہیں۔

یہ دونوں اندر پہونچکر کوئی روشنی نہیں کرتے بلکہ تاریکی ہی میں چیزیں اکٹھا کر رہے ہیں کہ ٹھیک اسی وقت ایک امریکی سپاہی جو ایک برج پر متعین تھا۔ آنکھوں پر ایک آلہ لگا کر دیکھتا ہے۔ یہ آلہ بالکل دوربین کی قسم کا ہے جس سے نظر نہ آنے والی شعاعیں پیدا ہوتی ہیں اور اسی تاریکی میں چوروں کو دیکھ لیتا ہے۔ فوراً لاسلکی (وائرلس) کے ذریعہ سے مرکزی پولیس کو اطلاع دیتا ہے کہ دو آدمی گودام کے کمرہ نمبر ۵۸۲ میں نظر آتے ہیں اس اطلاع پر فوراً ایک دستہ پولیس کا ایک ایسی موٹر میں سوار ہوکر روانہ ہوتا ہے جس سے نہ کوئی آواز پیدا ہوتی ہے اور نہ کوئی روشنی، کیونکہ اس موٹر میں بھی وہی نظر نہ آنے والی روشنی کا آلہ لگا ہوا ہے جس سے ڈرائیور کو راستہ صاف نظر آتا ہے لیکن اور کسی کو روشنی نظر نہیں آتی۔ اس طرح یہ دستہ نہایت خاموشی سے بغیر کسی کے علم کے گودام پر پہونچ جاتا ہے اور چاروں طرف سے اسکا محاصرہ کر لیتا ہے۔ برج کا سپاہی پھر اسی لاسلکی کے ذریعے سے اطلاع دیتا ہے کہ اب چور دروازہ سے نکل کر باہر جا رہے ہیں۔ پولیس والے تیار ہو جاتے ہیں اور جیسے ہی وہ باہر نکلتے ہیں دفعتاً بجلی کے قمقمے روشن ہو جاتے ہیں اور ان دونوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

یورپ کی عجیب و غریب شرطیں

سنہ ۱۹۱۶ء میں برلن میں ایک نوجوان شخص نے شرط بدی کہ بلا توقف دس لڑکیوں کے ہزار بوسے لے سکتا ہوں چنانچہ ایک پنچایت بٹھائی گئی اور حضرت بوسباز صاحب نے اپنا کام شروع کیا۔ حالانکہ شرائط معاہدہ کے بموجب ہر سو بوسوں کے بعد اس کو منہ دھو ڈالنے کی اجازت تھی۔ مگر وہ چھ سو بوسوں کے بعد چیں بول گیا۔ اس کے لب اس قدر پھول گئے تھے کہ وہ اپنی مرضی کی پابندی نہیں کر سکتا تھا۔ آخر اس کو ہر پچاس بوسوں کے بعد منہ دھو ڈالنے کی اجازت مل گئی۔ جب وہ اپنا معاہدہ پورا کر سکا۔

ایک وکیل صاحب نے آٹھ سو روپیہ کی شرط بدی کہ وہ ہفتہ بھر تک ہر عورت سے جس سے مڈبھیڑ ہوگی۔ چومیں گے چھ روز تک تو وہ برابر کامیاب ہوتے رہے ساتویں روز انھیں ایک قوی الجثہ عورت سے سابقہ پڑا جس کے ساتھ ایک قوی ہیکل کتا بھی تھا۔ وہ اس عورت کو دیکھکر اتنا گھبرایا کہ شرط ہار گیا۔

سنہ ۱۹۰۸ء میں بریڈفورڈ کی ایک لڑکی کے دو عاشق تھے دونوں اپنی محبت میں یکساں سرگرم تھے آخر فیصلہ کیونکر ہو۔ ایک نے یہ تجویز کی کہ جو شخص دس منٹ کے اندر دوسرے سے زیادہ مرتبہ بوسے لینے میں کامیاب ہو اس کے ساتھ لڑکی کی شادی ہوگی ادھر لڑکی نے یہ شرط قبول کی ادھر اسکی رقیب نے غور تو ایک پنچایت اس امر کے فیصلہ کے لئے بٹھائی گئی اور رقیبوں میں معاملہ طے ہوا اور مقابلہ کو تیز کرنے کے لئے سو روپیہ کی شرط بدی گئی ایک پر جوش کوشش شروع ہوئی جس کا انجام یہ ہوا کہ جس شخص نے یہ شرط تجویز کی تھی وہ کامیاب ہوا۔ اور نہ صرف ایک حسین لڑکی اس کی بیوی بنی۔ بلکہ سو روپیہ نفع بھی ہوا

کھاتے وقت پڑھنا مضر ہے

بعض آدمی کھانا کھاتے وقت اس لئے پڑھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ اس کی وجہ سے وہ غذا کو خوب چباتے رہیں گے اور بغیر چبائے جلد جلد نہیں نگل لیں گے لیکن یہ خبر نہیں کہ وہ ایک خرابی سے بچنے کے لئے دوسری اس سے بھی زیادہ خرابی مول لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اچھے کھانے کی خوشبو ذائقہ اور ان کا نظارہ یہ سب چیزیں بھوک میں تحریک پہنچاتی ہیں اور ہضم غذا پر نہایت اچھا اثر ڈالتی ہیں۔ اس کے پڑھنے اور کھانے سے دلچسپی نہ ہونا ایسی چیزیں ہیں جو ہضم میں فتور پیدا کیا کرتی ہیں اس کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز یہ ہے کہ آدمی خوش دلی سے کھائے۔

ایسے بہت کم لوگ نکلتے ہیں۔ جو کھاتے وقت پڑھتے بھی رہیں اور اپنے کھانے سے بھی لطف اٹھاتے رہیں۔

موازنہ بیک نظر سنہ ۱۳۵۸ف

تمام اعداد لاکھ روپیہ عثمانیہ کو ظاہر کرتے ہیں

ابواب	[illegible]	[illegible]	سنہ ۱۳۵۵ف	سنہ ۱۳۵۶ف	موازنہ سنہ ۱۳۵۷ف	نظرثانی تخمینہ ۱۳۵۷ف	موازنہ سنہ ۱۳۵۸ف
۱	۲	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۷	۸
آمدنی از محاصل جاریہ (معمولی)	۱۶۴۲/۰۸	۱۸۲۸/۱۸	۲۰۲۶/۵۳	۲۰۰۷/۰۸	۲۵۵۹/۷۶	۲۱۶۵/۰۰	۲۲۶۲/۹۰
آمدنی از محاصل جاریہ جدید مجوزہ محاصل و منتقلیات از محفوظات وغیرہ	۹/۲۱	۸۵/۴۳	۸۹/۲۳	۶۸/۳۲	۱۱۸/۳۴	۶۳/۴۷	۶۱/۴۴
جملہ آمدنی ابواب سرکاری	۱۶۵۵/۳۰	۱۹۱۳/۹۱	[illegible]	۲۰۷۵/۴۰	۲۶۷۸/۱۰	۲۲۲۸/۴۷	۲۳۱۴/۳۴
جملہ خرچ ابواب سرکاری	۱۲۲۷/۴۶	۱۴۳۳/۲۶	۱۷۳۳/۰۸	۲۰۱۷/۴۷	۲۷۷۳/۰۴	۲۶۶۲/[illegible]	۲۶۴۲/۵۲
فاضل (+) یا خسارہ (-)	[illegible]	۴۸۰/۶۵	۴۳۳/۸۸	۵۷/۹۳	[illegible]/۰۶	۴۳۳/۰۳	۲۲۸/۱۸
اخراجات [illegible]	۳۵/۲۲	۴۱۰/۳	۲۵۹/۱۳	۲۹۹/۶۲	۱۰۱۰/۱۵	۴۲۳/۹۱	۷۵۰/۰۰

قومی تعمیری سرگرمیوں پر اخراجات کی رفتار (سنہ ۱۳۴۹ف و سنہ ۱۳۵۸ف)

ابواب	سنہ ۱۳۴۹ف خرچ	سنہ ۱۳۴۹ف فیصد تناسب بہ آمدنی	سنہ ۱۳۵۸ف خرچ	سنہ ۱۳۵۸ف فیصد تناسب بہ آمدنی	حقیقی شرح سنہ ۱۳۴۹ف سے فیصد اضافہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
تعلیمات	۹۳/۹۵	۱۰/۲۷	۲۸۰/۶۹	۱۱/۶۳	۱۹۸/۹۸
طبابت وصحت عامہ	۳۰/۸۸	۳/۳۷	۱۰۰/۰۰	۴/۱۴	۲۲۳/۸۶
زراعت	۷/۶۸	/۸۳	۲۵/۰۰	۱/۰۳	۲۲۵/۹۵
علاج حیوانات	۵/۲۵	/۵۷	۱۵/۰۰	/۶۲	۱۸۴/۰۹
امداد باہمی	۷/۶۷	/۵۱	۲۵/۱۳	۱/۰۵	۴۴۱/۹۷
صفائی و آرائش بلدہ	۲۸/۰۵	۳/۶۶	۴۳/۰۰	۱/۷۸	۵۶/۸۸
امکنہ وشوارع	۷۷/۳۷	۸/۴۵	۱۶۳/۷۰	۶/۷۸	۱۱۱/۵۸
آبپاشی	۱۴/۶۴	۱/۶۰	۷۱/۱۵	۲/۹۵	۳۸۵/۹۹
صنعت وحرفت	۳/۹۲	/۴۲	۲۵/۰۴	۱/۰۳	۵۳۸/۷۸
قحط	۱۴/۰۴	۱/۵۷	۴۹/۹۶	۲/۰۸	۲۴۵/۹۹
جملہ	۲۸۰/۸۷	۳۱/۲۵	۷۹۹/۰۵	۳۳/۰۹	۱۸۴/۵۳

جدید تجویز کی محصل اندازی (محصول فروخت) سے (۹۰/۰۰) کی توضیح

قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے موازنہ سنہ ۱۳۵۸ف میں مختص رقمی گنجائشیں

سررشتہ جات		ابواب	رقوم
تعلیمات	۱	امداد بہ مدارس امدادی	۷/۰۰
	۲	تعلیم پست اقوام	۵/۳۴
	۳	صنعتی وفنی تعلیم	۱۶/۷۴
	۴	مرحمہ بلاک گرانٹ بہ جامعہ عثمانیہ	۵۳/۲۸
	۵	جدید دواخانوں اور شفاخانوں کا قیام اور صحت عامہ کی سرگرمیوں میں توسیع	
طبابت وصحت عامہ	۵		۷/۸۱
زراعت	۶	مجمل گنجائش برائے توسیع اسکیمات موجودہ زراعت	۴/۰۰
	۷	تقاوی (زراعت)	۵۸/۰۰
علاج حیوانات	۸	قیام جنگولی اسٹڈ فارم	۲/۴
	۹	توسیع مخزن ادویہ و سیرم انسٹی ٹیوٹ اور آلات برائے تجربہ گاہ	۱/۴۵
امداد باہمی	۱۰	تنظیم انجمن ہائے امداد باہمی	۸/۰۰
پناہ گزینان	۱۱	نو آبادکاری مہاجرین	۲۰/۰۰
صنعت وحرفت	۱۲	لیڈیز انڈسٹریل ہوم	۱/۵۰
	۱۳	مرکز تربیت پارچہ بافی	۲/۰۰
معدنیات	۱۴	تلاش معدن طلاء	۵/۰۰
تعمیرات	۱۵	تنگبھدرا پراجکٹ، راجولی بنڈہ پراجکٹ و دیگر کارہائے آبپاشی	۱۷۵/۰۰
	۱۶	نظام ساگر ہائیڈرو الکٹرک اسکیم	۳۰/۰۰
	۱۷	شوارع	۱۰۷/۳۲
ریلوے	۱۸	تعمیر ریلوے	۱۱۷/۰۰
تنظیم وترقیات	۱۹	اسکیم ترقیات وادی گوداوری	۷۰/۰۰
مجلس آرائش بلدہ	۲۰	امداد بہ مجلس آرائش بلدہ	۴۰/۰۰
حکومت مقامی	۲۱	بلدیات ومجالس کے لئے خاص امدادیں	۱۰/۰۰
	۲۲	بلدیات ومجالس کے تحت کارہائے ترقیات کے لئے امدادیں	۱۸/۰۰
متفرقات	۲۳	بغرض خدمت منانے کے لئے گنجائش	۵/۰۰
رسید	۲۴	درآمد کردہ غلہ کی ارزان فروخت کی وجہ سے عائد ہونے والے نقصان کی پابجائی کے لئے	۹۰/۰۰

[illegible]

اصلات	۱۰۵۳۴/۷۲
واجبات	۱۳۴۸/۹۶

تختہ سلک افتتاحی محفوظات بابتہ سنہ ۱۳۵۸ف

نام محفوظ	مقدار سلک
۱۔ محفوظ ترقیات مابعد جنگ	۲۹۲۴/۰۶
۲۔ محفوظ برائے تحفظ قیمت تمسکات	۲۲۲/۷۰
۳۔ محفوظ برائے استقامت سکہ عثمانیہ	۳۰۰/۰۱
۴۔ محفوظ قحط	۲۳۹/۸۸
۵۔ ذخیرہ ادائی قرضہ	۶۵۳/۵۲
۶۔ محفوظ صنعتی	۴۹۸/۴۴

میزان ۴۸۲۸/۶۹

دین بابی اور حاجی حسین قلی

(مقالہ ہشتم)

۱۲۶۸ھ میں بابیوں نے ناصرالدین شاہ پر گولی چلائی جو بیکار گئی۔ بادشاہ جوان تھا اور اس کی حکمرانی کے چوتھے برس میں یہ واقعہ ہوا۔ ایک مستبد جوان بادشاہ جس کے دل میں ہزاروں امنگیں ہیں اس کی زندگی تباہ کرنے کی سازش ہو جائے تو سازش کرنے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے؟ ایسے وقت پر ایسے بادشاہ کے دل میں ذرہ برابر رحم نہیں آسکتا کیونکہ موجودہ زمانے میں بھی واجب القتل مجرم کو پھانسی دیجاتی ہے لیکن ایک صدی پیشتر ہر مشرقی ملک میں خاص شکنجوں کا رواج تھا۔ بابیوں کو بری طرح سے شکنجہ کرکے مارڈالتے تھے اس وقت طہران میں یورپ کے سفرا بھی تھے وہ ان شکنجوں پر تعجب کرتے تھے اور اپنی بیزاری کا بھی اظہار کرتے تھے کیونکہ اس وقت شکنجہ کرنا یورپ سے اٹھ گیا تھا۔ طہران میں فرانس کا سفیر گوبینو نام کا تھا۔ وہ ایک کتاب میں اپنے چشم دید حالات اور بابیوں کی کتابیں بھی جمع کرکے فرانس لے گیا جو کہ بعد کے یورپین مورخین کے لئے صحیح مواد بن گیا۔ اسوقت یورپ والے ناصرالدین شاہ کو ظالم اور بابیوں کو مظلوم سمجھنے لگے اور ان کو یہ خیال بھی ہوا کہ بابی مذہب مسلمانوں کے موہومات دور کرنے کی اصلاح ہے یعنی وہ ہو ہوتا جو بعد میں اسلام میں داخل ہو گئے۔ یورپ والوں کو چالیس برس پیشتر پروفیسر اڈورڈ برون نے اس غلطی سے نکالا اور بتایا کہ بابی اور بہائی مذہب میں کسی قسم کی اصلاح نہیں ہے بلکہ وہ خود خرافات سے بھرے ہوئے ہیں۔ مسٹر برون نے جب بابی اور بہائی مذہب کی تاریخ کی تحقیق کرنا چاہی تو وہ ایران میں جاکر بابیوں میں ایک مدت تک رہ کر مواد جمع کیا۔ عکا کا سفر بھی کیا جو بہائیوں کا مرکز تھا۔ قبرص کو بھی گیا جو ازلیوں کا مرکز تھا اور ایک کتاب "بابی مذہب کے مطالعہ کے لئے مواد" (Material for the Study of the Babi Religion) کے نام سے انگریزی میں لکھی۔ بابیوں کی بعض کتابوں کے ترجمے بھی انگریزی میں کرکے ان پر مقدمہ لکھا۔ جب اس نے بابیوں کی کتاب "تاریخ جدید مولفہ میرزا حسین ہمدانی بہائی" کو پڑھا تو قیاس کرنے لگا کہ بابیوں کی کوئی قدیم تاریخ بھی ہے بہائی لوگ اس کے منکر تھے لیکن ازلیوں نے بتایا کہ وہ میرزا جانی کاشانی کی لکھی ہوئی ہے جس کا نام "نقطۃ الکاف" ہے برون کو اس کا نسخہ فرانس میں گوبینو کے کتبخانہ سے مل گیا جس پر اس نے مفصل مقدمہ لکھا اور چھپوایا۔ تاریخ جدید نقطۃ الکاف ہی سے ماخوذ ہے جس سے اشتراک نسواں اور ازل کی جانشینی کو حذف کردیا گیا۔

باب کے مارے جانے کے بعد بابی قائدین چار تھے! اول ازل جو باب کا جانشین تھا اور اسوقت اس کی عمر انیس برس کی تھی دوسرا بہاء جو ازل کا سوتیلا بڑا بھائی تھا اور اس کی عمر باب سے بھی تین برس بڑی تھی۔ تیسری قرۃ العین جو خاوند کا گھر چھوڑنے کے بعد برسوں ازل اور بہاء کے ساتھ رہی تھی۔ چوتھا میرزا جانی کاشانی ہے جو کہ باب کے خاص مریدوں سے تھا اور جب باب کو سرکاری مامورین اصفہان سے آذربائجان لیجا رہے تھے جس راستے میں کاشان واقع ہے تو میرزا جانی مامورین کو رشوت دیکر باب کو اپنے گھر میں اتارا۔ میرزا جانی نے نقطۃ الکاف میں باب کے مارے جانے تک کے حالات اور اس کی وصیت اور ازل کی جانشینی کو مفصل لکھا ہے۔

نقطۃ الکاف سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا حسین باب الباب صحرائی بدشت میں نہیں تھا اور اس پر اس کو اعتراض بھی تھا۔ باب کے بعد برسوں بہاء صاحب ازل کا تابع اور اس کا مبلغ رہا۔ اس کے بعد ایک لوح لاکر پڑھا اس مضمون پر کہ ازل کافر ہو گیا ہے اور خدا نے بہاء کو پیغمبر بنایا ہے اس وقت سے بہائی مذہب بابیوں کا بڑا فرقہ بن گیا اور اس وجہ سے کہ نقطۃ الکاف میں ازل ہی باب کا جانشین ہے تو بہائیوں نے نقطۃ الکاف کے نسخوں کو جہاں تک ہو سکا تلف کردیا اور باب کی وصیت اور اشتراک نسواں کا ہی انکار کردیا۔

ناصرالدین شاہ پر گولی چلانے کے بعد ازل فقیروں کے لباس پہن کر ایرانی سرحد پار کرکے بغداد میں اطمینان کا سانس لیا۔ حسین علی بہاء نے طہران کے روسی سفارت خانہ میں پناہ لی اور روسیوں کی شفاعت سے اس کی جان بخشی ہوئی اور اس شرط پر کہ ایران کو چھوڑدے۔ اس نے بھی بغداد کی راہ لی۔ میرزا جانی کاشانی اور قرۃ العین گرفتار ہو کر مارے گئے۔ نقطۃ الکاف سے معلوم ہوتا ہے کہ ازل قرۃ العین کا منظور نظر تھا۔ شاید اسی وجہ سے ازل قرۃ العین کی سفارش سے باب کا جانشین ہوا ورنہ بڑا بھائی بہاء صاحب زیادہ مستحق تھا۔

پیغمبروں کے لطائف نمبر (۶)

بسلسلہ انتخاب نمبر ۱۴ مورخہ ۵ ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ

ثمامہ بن اشرس کہتے ہیں کہ میں قید میں تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مہذب و شایستہ انسان قید خانے میں لایا گیا اسوقت میرے ہاتھ میں شربت کا پیالہ تھا اسے دیکھ کر میں اس قدر متحیر ہوا کہ پیالہ منہ سے لگانا بھول گیا اور اس سے پوچھا "آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ کو کس جرم میں مقید کیا گیا"

بولا "یہ بدمعاش مجھے پکڑ لائے ہیں اور محض اس قصور پر کہ میں نے سچی بات ظاہر کی، میں نبی مرسل ہوں"

یہ سن کر میں متعجب ہوا اور بولا "کوئی معجزہ بھی آپ کے پاس ہے" اس نے جواب دیا کہ "جی ہاں میرے پاس سب سے بڑا معجزہ ہے" پوچھا "کیا" بولا کہ "کسی حسین عورت کو لاؤ میری دعا سے وہ حاملہ ہو جائے گی اور اس سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو میری نبوت کی تصدیق کریگا"

ثمامہ یہ سن کر مشکل سے ہنسی ضبط کرسکے اور کہا "صلی اللہ علیک" اور پیالہ پیش کرکے کہا "لیجئے اسے نوش فرمائیے"

ایک بار مامون کے پاس کسی مدعی نبوت کو پیش کیا گیا، پوچھا "تمہارے پاس کوئی معجزہ بھی ہے"۔ بولا "جی ہاں، میں آپ کے دل کی بات بتا سکتا ہوں" مامون نے کہا "اچھا بتاؤ اس وقت میرے دل میں کیا ہے" بولا "اس وقت آپکے دل میں یہ ہے کہ یہ شخص بڑا جھوٹا ہے"

مامون نے کہا "یہ تو تم نے سچ بتایا" اور اسے قید خانہ بھیجدیا۔ چند روز بعد پھر بلوایا اور پوچھا "اس درمیان میں کوئی وحی تم پر نازل ہوئی یا نہیں"۔ بولا "نہیں"۔ پوچھا "کیوں" کہا "اس لئے کہ قید خانے میں فرشتے نہیں آتے"۔ مامون ہنس پڑا اور اسے چھوڑدیا۔

مامون کے پاس آذربیجان سے ایک مدعی نبوت گرفتار کرکے لایا گیا۔ مامون نے اپنے محل کے داروغہ ثمامہ کو حکم دیا کہ اس سے باتیں کرے۔

ثمامہ نے پوچھا کہ "تمہاری نبوت کی کیا دلیل ہے"۔ بولا "تم اپنی جورو کو میرے پاس بھیجدو اس سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو گہوارہ ہی میں میری نبوت کی تصدیق کریگا"

ثمامہ نے کہا "جناب میں بغیر کسی دلیل کے آپ کو نبی مانتا ہوں، اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ"

مامون نے کہا "تم تو چھوٹتے ہی ایمان لے آئے" ثمامہ نے عرض کیا "امیرالمومنین کا تو کچھ بگڑے گا نہیں اور میں بے آبرو ہو جاؤں گا جیسے اپنی بیوی سے دست بردار ہونا ہو وہ ان کی نبوت میں شک کرے" مامون ہنس پڑا اور اسے چھوڑدیا۔

قائد اعظم کی مختصر سوانح

قائد اعظم آج سے اکہتر سال قبل ۲۵ر ڈسمبر سنہ ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد ایک مشہور تاجر تھے آپ نے کراچی اور انگلستان میں تعلیم حاصل کی۔ آپ سولہ سال کی عمر میں حصول تعلیم کے لئے انگلستان گئے اور سنہ ۱۸۹۶ء میں آپ نے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا دوسرے ہی سال بمبئی ہائیکورٹ میں آپ نے ایڈوکیٹ کی حیثیت سے وکالت شروع کی سنہ ۱۹۱۰ء میں آپ مجلس کونسل کے رکن تھے سنہ ۱۹۱۶ء میں آپ کل ہند مسلم لیگ کی صدارت پر پہلی بار فائز ہوئے اور سنہ ۱۹۲۰ء میں ایک خصوصی اجلاس میں اس منصب جلیلہ پر آپ کو دوبارہ منتخب کیا گیا سنہ ۱۹۳۴ء کے بعد سے تقسیم ہند تک آپ اس عہدہ پر مسلسل فائز رہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے تقسیم ہند کے مطالبہ کی سرپرستی کی اور سنہ ۱۹۴۰ء سے آپ نے مسلمانان ہند کے لئے ایک جداگانہ اور مقتدر کامل پاکستان کے قیام کی تحریک کو پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھایا۔

قائد اعظم محمد علی جناح ہندو انتہائی قومی کانگریس کی روح رواں اور اس کے صف اول کے قائدین بھی شامل رہے۔ گزشتہ سال ۱۵ر اگسٹ سنہ ۱۹۴۷ء کو قیام پاکستان کے موقع پر آپ مملکت پاکستان کے گورنر جنرل اور پاکستانی مجلس دستور ساز کے صدر منتخب ہوئے۔

بی۔ بی۔ سی کے نمائندہ متعینہ پاکستان و ہندوستان رابرٹ اسٹمس نے لندن کے اپنے ایک پیام میں بیان کیا ہے کہ قیام پاکستان صرف تیرہ ماہ بعد قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی یہ ناگہانی اور بے وقت موت اس مسلم مملکت کے لئے ایک سانحہ عظیم ہے، نامہ نگار نے لکھا ہے کہ قلمرو پاکستان میں اس وقت کوئی دوسری ایسی شخصیت بظاہر موجود نہیں ہے جس میں قائد اعظم کی ایسی دقت نظر اور قوت فکر اور آپ کی جیسی منیجنگ قوت اور اپنے نصب العین سے ایسے والہانہ شغف پایا جاتا ہو۔ آپ کی مساعی کی بدولت نہ صرف پاکستان معرض وجود میں آیا بلکہ اس مملکت کے عالم معقولیت کی ہر ایک مشکل منزل میں آپ نے اس کی پرداخت کی بڑے بڑے مسائل کو حل کرنے کے لئے شخصی طور پر آپ کو بار بار مداخلت کرنی پڑی اور ہر مرتبہ آپ کے ناخن تدبر اور مقناطیسی شخصیت ہر ایک گتھی کو بڑے ہی کمال سے سلجھا دیا۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ اگر آپ کی جلیل القدر شخصیت رہنمائی کے لئے موجود نہ ہوتی تو پاکستان اپنے وجود میں آنے کے پہلے ہی چند مہینوں میں ہولی بڑی آفتوں کا مقابلہ کرکے زندہ بھی رہ سکتا ہے۔ قائد اعظم نے اپنے اس عزم صمیم کو کبھی راز میں نہیں رکھا کہ مملکت پاکستان مذہبی تنگ نظری سے بالکل آزاد رہے گی اور صحیح معنوں میں وہ اسلامی فلسفہ سیاست کو اپنے لئے شمع ہدایت بنائے گی۔ اب وقت ہی یہ فیصلہ کرے گا کہ آپ کی ان سیاسی تعلیمات کو آپ کے جانشین کس حد تک پورا کرسکیں گے۔

مرجھا گیا جو پھول گلستان کی جان تھا

باقر رضوی امانت خانی

جو جیل بسا وہ قلب کا اک ترجمان تھا
چپ ہوگیا ہے باغ سیاست کا عندلیب
اس عمر میں بھی آہنی عزائم کا تھا شباب
اب کار واں کو اذن سفر کون دے گا
روشن دماغ کہتے ہیں بالاتفاق یہ
آزادیٔ خیال مقید نہیں ہوئی
حصہ میں تو اسی کے تھی تخلیق ملک نو
شیرازہ بند و قائد مسلم۔ خدا شناس
طے یوں ہوئے منازل آزادیٔ ضمیر
بے رنگ و بو چمن ہے اداسی فضا میں ہے
کہتی تھی خلق جس کو محمد علی جناح

گویا کہ محفلوں میں ہماری زبان تھا
کل تک جو نغمہ سنج تھا جادو بیان تھا
مانا کہ تھا ضعیف مگر دل جوان تھا
اس پیش رو کا نقش قدم بھی نشان تھا
وہ عقل کا کمال۔ سیاست کی جان تھا
مانا کہ وہ اسیر زمان و مکان تھا
جو ملک کا وقار تھا اور اس کی شان تھا
خوش خلق و خوش خیال و نظر خوش بیان تھا
ہر ہر قدم پہ راہ میں اک امتحان تھا
مرجھا گیا جو پھول گلستان کی جان تھا
وہ عاشق نبیؐ و علیؑ بے گمان تھا

نبضوں میں حریت کا لہو جب تڑپ گیا
باقر یہ پیر سب کی نظر میں جوان تھا

قائد اعظم کے چند نمایاں کارنامے

پیدائش ۲۵ر ڈسمبر سنہ ۱۸۷۶ء
میٹریکولیشن کا امتحان سنہ ۱۸۹۱ء
لندن کو روانگی سنہ ۱۸۹۲ء
بحیثیت بیرسٹر ہندوستان کو واپسی سنہ ۱۸۹۶ء

سیاست میں داخلہ ۶ر ڈسمبر سنہ ۱۹۰۶ء
امپیریل لیجسلیٹو کونسل کو انتخاب سنہ ۱۹۱۰ء
سفر یورپ اور واپسی سنہ ۱۹۱۲ء
کانگریس کے اجلاس کراچی میں ایک انقلابی تحریک پیش کی ۲۶ر ڈسمبر سنہ ۱۹۱۳ء
کانگریس و مسلم لیگ اتحاد
میثاق لکھنو } ۳۰ر ڈسمبر سنہ ۱۹۱۵ء، یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء
کانگریس سے علیحدگی سنہ ۱۹۲۱ء
مسلم لیگ کی صدارت پر انتخاب سنہ ۱۹۲۳ء
آل پارٹی مسلم کانفرنس دہلی کی صدارت ۲۰ر مارچ سنہ ۱۹۲۷ء
یونٹی کانفرنس شملہ کی صدارت ۸ر ڈسمبر سنہ ۱۹۲۷ء
نہرو رپورٹ کی مخالفت اور مشہور عام چودہ نکات ۱۹۲۸-۱۹۲۹ء
راونڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت سنہ ۱۹۳۰ء

مزید سات نکات کی پیشی سنہ ۱۹۲۶ء
مسلم لیگ کی صدارت پر دوبارہ انتخاب سنہ ۱۹۲۷ء
پیرپور رپورٹ کی تیاری کا حکم سنہ ۱۹۳۸ء
اجلاس پٹنہ میں دو قوموں کا نظریہ پیش کیا سنہ ۱۹۳۸ء
یوم نجات منانیکا حکم ۲۲ر ڈسمبر سنہ ۱۹۳۹ء
لاہور رزلیوشن اجلاس لاہور سنہ ۱۹۴۰ء
پاکستان مسلم لیگ کو سیاسی مسلک میں شامل کر لیا گیا اجلاس مدراس سنہ ۱۹۴۱ء
وائسرائے کی ڈیفنس کونسل کو شکست سنہ ۱۹۴۱ء
کرپس مشن کو مسترد کر دیا اجلاس الہ آباد سنہ ۱۹۴۲ء
گاندھی جی کو دعوت اتحاد (دہلی) سنہ ۱۹۴۳ء
قائد اعظم پر قاتلانہ حملہ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء
قیام پاکستان کے لئے ڈائرکٹ ایکشن کا انتباہ ڈسمبر سنہ ۱۹۴۳ء کراچی
پارلیمنٹری ڈیلیگیشن کی نمایندگی۔ ہندوستان کو آمد اور قائد اعظم سے ملاقاتیں۔ سنہ ۱۹۴۴ء
شملہ کانفرنس سنہ ۱۹۴۵ء
برطانوی وزارتی وفد کی آمد سنہ ۱۹۴۶ء
وزارتی وفد کی تجویز کی منظوری جون سنہ ۱۹۴۶ء
کانگریس کی مشروط منظوری جون سنہ ۱۹۴۶ء
وزارتی وفد کی تجاویز کو ٹھکرا دیا۔ اور تقسیم ہند پر اصرار جولائی سنہ ۱۹۴۶ء
ڈائرکٹ ایکشن ڈے ۱۶ر اگسٹ سنہ ۱۹۴۶ء
مرکز میں کانگریس حکومت کا قیام ستمبر سنہ ۱۹۴۶ء
مرکزی حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت ڈسمبر سنہ ۱۹۴۶ء
صوبجاتی گروہ بندی کی تاویل پر کانگریس اور مسلم لیگ میں اختلاف جنوری سنہ ۱۹۴۷ء اور قائد اعظم کی لندن کو روانگی۔
مسلمانان بہار کا خون ضائع نہیں جائیگا (قائد اعظم کا پیام) سنہ ۴۷ء
ویول کی روانگی اور مونٹ بیٹن کی آمد سنہ ۴۷ء
لندن کے آئینی ماہرین کا قائد اعظم کے نقطہ نظر سے اتفاق سنہ ۱۹۴۷ء
ملت اسلامیہ کے خواب کی تعبیر قیام پاکستان کا اعلان } ۳ر جون سنہ ۱۹۴۷ء
مسلم لیگ کونسل کا آخری تاریخی انقلابی اجلاس } ۹ر جون سنہ ۱۹۴۷ء
پاکستان کے گورنر جنرل کے عہدہ پر تقرر کا اعلان } جولائی سنہ ۱۹۴۷ء

افق عالم پر پاکستان کا ظہور | شب قدر ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء | دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کی پہلی سالگرہ | ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء

موسس و معمار پاکستان کا وصال | ۶ ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء

انا للہ وانا الیہ راجعون

بطل حریت معمار پاکستان، ملت اسلامیہ ہند، دنیائے اسلام کے قائد اعظم حضرت محمد علی جناح کا جانگداز اور روح فرسا سانحۂ ارتحال

کراچی ۱۲ ستمبر۔ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے انتقال پر ملال کی خبر رات ہی میں ساری دنیا میں پھیل گئی۔ کراچی ماتم کدہ بنا ہوا ہے عوام جو اپنے ہر دلعزیز قائد اعظم کے دیدار کے لئے گورنمنٹ ہوز کے اطراف لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو گئے مختلف ممالک کے سفراء قنصل اور مشاہیر مس فاطمہ جناح کو تعزیت ادا کرنے کے لئے گورنمنٹ ہوز آتے رہے گورنمنٹ ہوز میں بے پناہ ہجوم کے باوجود عوام نہایت صبر و سکون اور نظم و ضبط کے ساتھ اپنے قائد اعظم کو الوداع کہتے رہے۔

رات میں (۱۲ ½) بجے مس فاطمہ جناح گورنمنٹ ہوز کی بالکنی پر جیسے ہی نمودار ہوئی مجمع آہ و زاری کرنے لگا۔ اس وقت مس جناح کے ساتھ وزیر اعظم پاکستان لیاقت علیخاں بیگم لیاقت علی خاں، مسٹر جگناتھ منڈل، بیگم شاہنواز، بیگم غلام حسین ہدایت اللہ اور سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان موجود تھے

فاطمہ جناح کا پیام

فاطمہ جناح نے مائکروفون سے مجمع کو پانچ منٹ تک مخاطب کیا آپ نے کہا کہ میرے بھائی قائد اعظم محمد علی جناح انتقال فرما گئے۔ مجھ کو جتنا غم ہے میں بیان نہیں کر سکتی۔ لیکن ہم کو صبر و سکون کے ساتھ اپنے اپنے فرائض انجام دینا ہے اور ان بتلائے ہوئے کاموں کو پورا کرنا ہے۔ آخر وقت تک انہوں نے مسلمانوں کی خدمت اور ہم سب کو ایک ہونے کی ہدایت کی۔ ان کی اس تمنا کو پورا کرنا ہم سب کا فرض ہے مس فاطمہ جناح نے آخر میں کہا کہ اس زبردست نقصان کے باوجود بھی مسلمان اتحاد اور نظم و ضبط کے ساتھ بتلائے ہوئے راستہ پر چل کر پاکستان کو قوی کریں جب مس فاطمہ جناح غمگین آواز میں مجمع کو مخاطب کر رہی تھیں تو لوگ بے اختیار دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور کئی آدمی بیہوش بھی ہو گئے جن کو فوری دواخانے پہنچا دیا گیا۔

اسی وقت مجمع کو وزیر اعظم پاکستان اور وزیر خارجہ پاکستان نے بھی مخاطب کیا۔

وزیر اعظم کی تقریر

مسٹر لیاقت علیخاں نے فرمایا کہ ہمارا قائد اعظم آج ہم سے جدا ہو گیا جس نے ملت اسلامیہ کو آزادی دلائی ہے آپ نے کہا کہ اس میں شک نہیں آج سے ہماری ذمہ داریاں بیحد بڑھ گئی ہیں لیکن خدا کے فضل سے خود کو زیادہ توانا اور طاقتور پا رہے ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا کہ قائد اعظم کی وفات کی وجہ ساری دنیا میں کہرام مچا ہوا ہے اور تمام دنیا کے مسلمان سوگوار ہیں اور کمی محسوس کر رہے ہیں لیکن قدرت کا فیصلہ اٹل ہے اور غالباً ہمارا امتحان مقصود ہے۔ انشاء اللہ پاکستان اس امتحان میں پورا اترے گا ہم میں نہ منافقتیں ہیں اور نہ باہمی رنجش بلکہ مملکت کا ہر فرد اس کے استحکام و ترقی کے لئے اپنی جان تک قربان کر دینا چاہتا ہے میں اس وقت ہر مسلمان کے ساتھ سوگ میں شریک ہوں۔ اور ہر ایک سے متوقع ہوں کہ وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کر دکھائیں کہ قائد اعظم کی تمنائیں پوری ہو رہی ہیں اور ملت اسلامیہ ایک ہے۔

آخر میں وزیر اعظم پاکستان نے اعلان فرمایا کہ پاکستانی ملازمین عوام کراچی آنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اپنے اپنے مقامات پر اپنی خدمات عمدگی کے ساتھ انجام دیں

وزیر خارجہ کی تقریر

سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے کہا اس وقت قائد اعظم کے پیش نظر نہایت اہم تجاویز تھیں لیکن خدا نے ہم سے ایسے وقت ان کو چھین لیا جس کی وجہ سے سخت نقصان پہنچیگا۔ لیکن ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کر دکھائیں گے کہ قائد اعظم زندہ ہیں اور ان کے حکم کی موجب کام انجام پا رہے ہیں۔ سر ظفر اللہ نے کہا کہ آدمی پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں لیکن قائد اعظم کی وفات نہ صرف ملت اسلامیہ بلکہ سارے عالم کے لئے سانحۂ عظیم ہے پاکستان کے قیام کے بعد قائد اعظم نے اس کو جس طرح ترقی کے زینہ پر چڑھایا اور جن شخصیتوں کو ابھارا اس کی وجہ سے ہماری مملکت نظم و نسق کے اعتبار سے قوی اور مضبوط ہے۔

پاکستان کے سکریٹری جنرل مسٹر محمد علی نے اس وقت اعلان کیا کہ قائد اعظم کی تدفین جامع مسجد کی عمارت جگہ تعمیر ہو رہی ہے اس کے صحن میں ہو گی اور نماز جنازہ بھی اسی ملحقہ میدان میں ۳ ½ بجے سہ پہر کو پڑھائی جائے گی۔

دم واپسیں تک

سنبھالا لیتے سنبھالا لیتے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بےحس ہو گئے۔ ڈاکٹر الہی بخش اور میجر جنرل ڈاکٹر عبدالرحمن ۱۰ ½ سے ۱۱ ½ بجے شب تک قائد اعظم کے پاس رہے اور بدن میں گرمی پہنچانے کی تدابیر اختیار کیں۔ ان دونوں ڈاکٹروں کے متفقہ فیصلہ کے بعد ۱۱ ½ بجے اعلان کیا گیا کہ قائد اعظم ۱۰ ½ بجے شب حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ وفات پا گئے اس وقت ریڈیو پاکستان سے یہ غم انگیز خبر سنائی گئی۔

قائد اعظم کی وفات کی روح فرسا اطلاع نے حیدرآباد کے عوام کو پاگل بنا دیا

حیدرآباد ۱۲ ستمبر قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کے انتقال پر ملال کی اطلاع آج علی الصبح حیدرآباد پہنچی اور اس روح فرسا حادثہ نے پورے شہر کو غم و اندوہ کی چادر میں لپیٹ لیا۔ دکن ریڈیو کی نشریات نے چاروں طرف بجلی کی سی سرعت کے ساتھ اس برق آسا صدمہ کی اطلاع پھیلا دی۔ لوگ بے ساختہ گھروں سے نکل آئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کھوئی ہوئی چیز نے انہیں پاگل بنا دیا ہے۔ تمام دوکانیں اور سب کاروبار کی مرکز بالخصوص مذہب و ملت بند ہو گئے حکومت سرکار عالی جملہ دفاتر، مدارس اور سرکاری اداروں کے لئے تعطیل کا اعلان کر دیا اور آج کا دن حیدرآباد میں "یوم ماتم" قرار دیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بندگانعالی آج شام کے ½ ۴ بجے مکہ مسجد میں قائد اعظم کی غائبانہ نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ نماز مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب قادری پڑھائی دوسرے روز ۱۰ ½ بجے بابائے پاکستان کی اس بے وقت جدائی پر عدالت العالیہ کے ارکان کی طرف سے تعزیتی جلسہ ہوا۔

لیاقت علی خاں

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے اس سانحۂ عظیم پر قوم کے نام اپنے ایک پیام میں اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ قائد اعظم کی موت پاکستان کے جوش عمل کو مضمحل کرنے کی بجائے اس میں مزید تقویت کا باعث ہوگی اور باشندگان پاکستان قائد اعظم کی زندگی کے عظیم الشان واقعات سے درس حاصل کرتے ہوئے اس صدمہ جانکاہ کے باوجود جو قائد اعظم کی اس اچانک رحلت سے پوری ملت اسلامیہ کی ترقی و استحکام پر تمام قوتیں اور توانائیاں، پہلے سے زیادہ عزم اور پہلے سے زیادہ جوش و قوت کے ساتھ مرکوز کر دیں گے۔ مسٹر لیاقت علی خاں آخر میں بیان کرتے ہیں کہ قائد اعظم کے نقش قدم پر چلنا اور آپ کی عظیم الشان رہنمائی کو مشعل ہدایت بنانا ہی آپ کی سب سے بڑی یادگار قائم کرنا ہے۔ وزیر اعظم پاکستان قوم سے اپیل کرتے ہیں کہ قائد اعظم کے مشن کو اس قومی سانحۂ عظیم کے باوجود آگے بڑھائیں اور قائد اعظم کی دلی آرزو بھی اس کے سوا اور کچھ نہ ہو سکتی تھی۔ (بقیہ صفحہ چار پر ملاحظہ فرمایئے)

ذخیرۂ کتب

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے۔ کتاب ختم ہو جائے روانگی سے مجبوری ہے پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصولڈاک و پیکنگ معاف

تصوف عربی

روپیہ

- مرآۃ العارفین فی ملتمس زین العابدین ۱
- یواقیت والجواہر و بہامشہ کبریت الاحمر ۸
- احیاء العلوم جز ثانی و ثالث ۱۰
- کتاب المختار فی کشف الاسرار ۸
- شرح فصوص الحکم شیخ داؤد قیصری ۸

تصوف فارسی

- رشد معنوی فی شرح مثنوی ۱ - ۸
- مثنوی صفوۃ الصفا ۱۲
- مثنوی مع کشف الابیات طبع ایران قطع بزرگ ۱۵۰
- ایضاً قطع خورد ۷۵
- طاقدلیس نراقی ۵
- شرح گلشن راز طبع ایران ۸
- زبدۃ الاسرار " ۶
- گنجینۃ الاسرار " ۳
- مثنوی گنج زر " ۵
- بے سرنامہ شیخ عطار " ۱
- اسرار التصوف ۵
- مثنوی خط وصال ۲۰
- صراط المستقیم ۲
- مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز ۴
- اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید ۲۰
- گرانمایہ مثنویات تصوف ۶
- حدیقہ حکیم سنائی ۱۵
- معمولات مظہریہ و محبوب العارفین ۱
- کیمیائی سعادت ۳
- آدم نامہ ۱
- حقیقت گلزار صابری و شرائط الوسائط ۵

- مطالب رشیدی ۲
- مثنوی بحر الحقایق ۶
- نالۂ عندلیب جلد اول ۱۰
- لب لباب مثنوی ۳
- تحفۃ الاحرار جامی ۱
- معدن الجواہر ۴
- لمعین المعانی ۳
- انوار الرحمٰن لتنویر الجنان ۶
- اخبار الاخیار فی اسرار الابرار ۴
- مکتوبات خواجہ محمد معصوم ۵
- ہدیہ مجددیہ ۳
- کلمات طیبات ۲
- مطالب غربیہ ۶
- ذوق روحانی ۳
- جواہر غیبی ۸
- فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والثواب ۸
- جواہر السلوک ۱۵
- جواہر الحقایق ۱۵
- نکات العاشقین و دیوان مسعود ۸
- شرح لوائح جامی و عین المعانی ۵
- معین الاولیاء در حالات خواجہ معین الدین چشتی ۸
- مثنوی معنوی خط میرزا عبدالکریم تکلسی طبع برلن ۵۰
- مثنوی نہر ہم و غم و ہم نام بحر العشق ۱
- منطق الطیر عطار ۳
- مکتوب اشرفی ۸

- مقالات الطریقت ۳
- شرح کلام ربانی ۴

تصوف اردو

- ترجمہ مرغوب جذب القلوب ۲
- تجلیات سماع فی اباحۃ السماع ۱
- ولی بنانے والی کتاب ۳
- فیض سبحانی ترجمہ فتح ربانی ۴
- مخزن الکرامات ترجمہ معدن الجواہر ۴
- مثنوی صراط المستقیم ۱۲
- حقیقت الانسان ۲
- حکایات الصالحین فی محاسن المحسنین ۴
- پیراہن یوسفی شرح و ترجمہ مثنوی ۲۰
- مقامات الطریقت ۳
- مرشد کامل و پیر صادق ۴
- مخزن معرفت ۱
- کنز مخفی ۲
- تبویب تربیت السالک ۱۲
- عیون المعارف ۴
- المنظر ۲
- افضل الشمائل ترجمہ احسن الخصائل ۴ والسراج الصدر۔
- رفع الاشتباہ عن صفات الفقیہ ۲
- اعلیٰ زغوثیہ و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار و گلدستہ کرامات ۴
- سبع اسرار فی مدارج الاخیار ۲
- ضیاء السلوک فی شرح مثنوی نور وحدت حصہ دوم و ہدایۃ الطالبین ۴

- مذاق العارفین و مراد العاشقین ۶
- تحفۃ الہند ۲
- آئینہ محبوب ۱
- آئینہ حقیقت و خورشید منور ۱
- رہنما ابرار ۴
- مکتوبات حضرت یحییٰ منیری ۵
- عزیز الآخرۃ ۳
- تحفۂ سبحانی ۶
- تجلیات رحمانی ۲
- فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والثواب ۱۵
- خلوت محبوبیہ و مفتاح الفتوح و مجالس کلیمی ۵
- ترجمہ فتوحات مکیہ جلد اول ۶
- دسبیل الرشاد و کشکول کلیمی و اسرار الفرقانیہ ۵ حصہ و اسرار التوحید۔
- کتاب مرقوم شرح مثنوی مولانا روم حصہ دوم ۵
- شرح مثنوی مولانا روم از بحر العلوم دفتر پنجم و ششم و نہایۃ البیان و مسالک الجمیل الکبیر ہدایت ۱۵ ۸
- انوار العارفین از عابد میاں ۱۵
- کشف المحجوب ترجمہ فیروز الدین ۵

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ عربی

- شمس المعارف الکبریٰ طبع مصر ۱۵
- ایضاً طبع بمبئی ۱۲
- کنز المکتوم فی اسرار النجوم ۱۲

- تعبیر الرؤیا ۲
- شمس المعارف ۔۔۔ [illegible]
- کتاب ۔۔۔ [illegible]
- رسالہ غرائب طبع مصر ۱۵
- تعبیر نامہ ابن سیرین ۵
- قرعۃ الانبیا ۸
- قرعہ شیخ محی الدین ۸
- علم الاکسیر ۴
- ثمرۃ الفنون در کیمیا ۴
- ابو معشر فلکی ۲
- غایۃ الاختصاص ۱۰

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ فارسی

- منتخبات محمدی ۱۰
- منتخبات باقری ۱۲
- مجمع الدعوات کبیر ۱۲
- مجمع الدعوات ۱۵
- جامع الدعوات طبع بمبئی ۵
- ایضاً طبع لاہور ۳
- حرز الامان من فتن الزماں ۳۵
- خلاصہ ہاشمی در علم تقویم ۴
- جفر خافیہ ۲
- اسرار النقاد ۱
- معمیات افلاطون ۲
- حل المشکلات حکیم مطلم ہندی ۲
- قانون الحکما ۲
- طلسم اسکندر ذوالقرنین ۱
- اساطیر الاولین ۴
- منثور و منظوم رسالہ جعفر ۵

محصولڈاک اس نے علاوہ ہوگا۔
لیکن
پیشگی قیمت آنے پر محصولڈاک معاف



جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اس ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا

لہٰذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمائیے۔

اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ ختم ہوگیا آیندہ پرچہ ذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کرکے ہمیں مزید مشکلات پیش ڈالئے۔

واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید ہے آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہونگے۔

مدیر

M5126
رجسٹرڈ نمبر انڈیا اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۲۲

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شایع ہوا

M15126 رجسٹرڈ نمبر سرکار آندھرا — رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۲۶۶)

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اِرشاد ہفتہ وار

خاص رعایت

جدید خریداروں کو محرم نمبر باتصویر و رجب نمبر باتصویر جو ہر پرچہ بجائے خود ایک شاہکار ہے مفت دیئے جائیں گے۔

بوقت واحد یا ایک ماہ میں کتب خانہ حیدری سے سو روپیہ کے کتب خریدنے یا مطبع حیدری میں سو روپیہ کی چھپوائی کا کام لینے والے یا ۸ خریدار مہیا کرنے والے حضرات کو ایک سال تک پرچہ بلا قیمت جاری کیا جائے گا۔

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۲؍
ممالک غیر سے دس روپیہ پرانا پرچہ ۴؍
یکمشت رقم سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا

اجرت اشتہار

فی انچ .... ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے۔
اخبار نہ پہونچے تو فوراً اطلاع دیجئے

مہتمم
محمد حسین

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

جلد ۲ | یکم ذیحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۵ آذر ۱۳۵۸ف م ۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء یوم سہ شنبہ | نمبر (۱۶)

سلام

از آبر زیدی فتح پوری

ایسی زمیں کو سلام ایسی زمیں کو سلام!!
خوں میں ہو غرق جس کا بدن خون ہی جس کا ہو کفن!
خون ہی جس کی ہو رسن
جس کی ہر ایک راہ پر ظلم و ستم ہوں خندہ زن
جس کی ہر ایک بات پر رقصاں ہوں بغض و مکر و فن
جس کی ہر ایک چال میں آتشِ دردسے چمن
جس کی ادا ادا میں ہو بحرِ حیات پُر محن!
سامنے جس کی آنکھوں کے خون کی ندیاں بہیں
ایسی زمیں کی گود میں صاحبِ امن کیوں رہیں؟
میرا سلام اے فلک
میرا سلام اے فلک

خام ہے تیرا ہر سفر! اندھے ہیں شمس اور قمر
لمحہ خمیدہ ہے کمر
ظلم کے تیروں سے ہے پُر آج بھی ترکش نظر!
لوہے سے سخت دل ترا کوہ شکن ترا جگر!
ظلم و فریب و مکر کا ہے وہی تاج زیب سر!
چال میں اپنی تو مثال باتوں میں سیکڑوں ہنر
تیری ہنسی کی گود میں کھا گئی موت زندگی
تیرے کرم کی چھاؤں میں آج جواں ہے بے کسی
ظلم کے خاندان کو میرا سلام آخری
درد کے آسمان کو میرا سلام آخری
موت کے پاسبان کو میرا سلام آخری
غم کے نگاہ بان کو میرا سلام آخری
جن و ملک تمھیں سلام
ارض و فلک تمھیں سلام

ترتیب

انتخاب

آپ کا قومی و مذہبی واحد پرچہ ہے اس قومی پرچہ کی خریداری کے علاوہ مالی و قلمی امداد فرمانا اسکی توسیع اشاعت میں حصہ لینا اپنے احباب کو خریدار بنانا آپکا قومی و مذہبی فرض ہے۔

اداریہ

ہم ہندستانی ہیں!

اکثر کڑوی باتیں جو سب کو ناگوار گذرتی رہیں، لیکن اُن کی اہمیت اب ظاہر ہو رہی ہے — حیدرآباد میں رضاکارانہ تنظیم کی ابتداء پر اظہار خیال کرتے ہوئے ہم نے واضح طور پر کہدیا تھا۔

"ناتوانی سے کانپتے ہوئے سوکھے جسم اور کمزور بصارت دونوں سپاہی کی روح سے یکسر عاری ہیں جن کو مضبوط اور قوی بنانا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ صرف برقی قمقموں کی روشنی میں کسی بلندی پر کھڑے ہوکر قوم کی گری ہوئی صحت جسمانی کو تقریروں سے نہیں ابھارا جاسکتا!"

(انتخاب جلد (۱) نمبر ۲۵)

مگر ہر بلندی سے نشیب کی کیچڑ میں پھنسے ہوئے انسانوں کو ابھارا گیا —————

اور وہ بھی غلط طریقہ پر۔ اسی غلط روی کی طرف اعلیٰحضرت بندگانعالی نے اپنے ۲۳ر ستمبر ۱۹۴۸ء کے پیام میں معنی خیز اشارہ فرماتے ہوئے درست ارشاد فرمایا ہے کہ۔

"یہ گروہ جو آخر وقت تک اور آخری آدمی باقی رہنے تک لڑنے کا دعویٰ کیا کرتا تھا غائب ہوگیا؟"

حضور پرنور پہلے ہی سے جانتے تھے کہ غیر اصولی عسکری تنظیم ملک کے لئے مفید ثابت نہیں ہوسکتی لیکن حالات اور وقت کے تقاضوں نے خاموشی کو مناسب سمجھا —

اس طرح ہم نے نہ صرف عسکری تنظیم کی غلط روی کو آج سے ٹھیک چھ ماہ پہلے ٹوکا بلکہ ملک کے ذی علم حلقوں کو غور و فکر کے لئے مجبور کرتے ہوئے یہ بھی کہا تھا

"وطن دوستی اور قوم پرستی، جس کی قدر کرنا عوام اور حکومت دونوں کا فرض ہے۔ مگر یہ جانتے ہوئے کہ حیدرآباد نے ہندوستان کے نئے دستور کے ڈھانچے میں اپنا مقام کہاں متعین کیا ہے؟"

(انتخاب جلد ۲ نمبر ۱۴)

اور اسی "مقام" کے تعین کی غلطی نے متواتر غلطیوں پر مجبور کیا لیکن ماضی کی غلطیوں پر کف افسوس ملتے رہنے کی بیسویں صدی میں کوئی قیمت نہیں اپنی فکر کو درست سانچوں میں ڈھالنا آج بھی اتنا ضروری ہے جتنا کہ کل ضروری تھا۔

اس حقیقت کو کبھی نہ بھولئے کہ قومیت کا تصور مذاہب پر نہیں بلکہ جغرافی اور معاشرتی مسائل سے متعلق ہے۔ آپ کی قومیت ہندوستانی ہے اور اس اصولی حقیقت سے انکار ہمیشہ نقصان رساں ثابت ہوگا۔ پھر جس حد تک انسانی برادری کا سوال پیدا ہوتا ہے، ہمیں حضرت علیؑ کا قول فیصل کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ سارے انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اور یہ برادری

مذہب کے تصور سے [illegible] ہندستان کے رہنے والے [illegible] وسیع ہندستان میں مسلمان، ہندو، عیسائی، یہودی اور پارسی سب ایک ہی ملک کے شہری ہیں اور ان سارے افراد میں اتحاد خیال کی سخت ضرورت ہے۔

ان حقیقتوں اور صداقتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمت کے ساتھ ضروری ہے کہ پچھلی باتوں کو فراموش کرکے مستقبل کی طرف ہم آہنگی کے ساتھ قدم اٹھائیں اور اپنے برادرانہ تعلقات کو خوشگوار رکھیں۔ اسی لئے ہم نہ صرف حیدرآبادی ہندوستانی مسلمانوں سے یہی کہیں گے کہ وہ اپنے ملک کے بہترین شہری کی حیثیت سے ممتاز جگہ حاصل کریں اور امن کی قیمت کو پہچانیں۔ زندگی اور وقت بار بار پلٹنے والی اقدار نہیں ہیں۔ ان کی قدر ہی مقصد حیات ہے جس کی تکمیل ہر انسان پر واجب ہے۔ اپنے فرائض کو پہچان کر آگے بڑھیے اللہ کا فضل و کرم آپ کے شامل حال رہے گا۔

اشتہار حاضری مدعی علیہ مرتبہ عدالت ضلع بیڑ مورخہ ۴ آبان ۱۳۵۷ف

باجلاس پنڈت مرلی دھر راؤ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ناظم عدالت ضلع بیڑ

مدعیہ گنگو بائی بنام پانڈو گل

نوعیت

فسخ نکاح

بنام پانڈوگل ولد نکیا قوم مرہٹہ عمر ۳۰ سال پیشہ مزدوری ساکن ڈمیگول [illegible] تعلقہ مومن آباد حال دندروڑ تعلقہ منجلیگاؤں۔

ہرگاہ بمقدمہ صدر تمہارے نام عدالت ہذا سے متعدد بار سمن بغرض حاضری وجواب دہی مختلف پتہ پر روانہ کئے گئے تھے مگر وہ تمہارا پتہ نہ ملنے کی وجہ سے بلاتعمیل واپس ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم سمن کی تعمیل کرانے اور حاضری عدالت سے گریز کررہے ہو لہذا حسب استدعا مدعیہ ذریعہ اشتہار ہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ر آذر ۱۳۵۷ف یوم پنجشنبہ وقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر مقدمہ کی پیروی وجواب دہی کرو۔ بصورت عدم حاضری حسب ضابطہ کارروائی ہوگی۔ پھر کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

آج بتاریخ ۴ر آبان ۱۳۵۷ف میری دستخط و مہر عدالت سے اشتہار ہذا جاری کیا گیا فقط

مہتمم عدالت

انتخاب محرم نمبر کے لئے۔

جلد از جلد مضامین اور نظمیں روانہ فرمایئے۔

نسوانی مضامین بھی شایع کئے جائیں گے لہذا مخدرات بھی مضمون نظم نوحے، سلام وغیرہ جلد بھیجدیں مثل سال گذشتہ محرم نمبر نہایت شاندار بلند پایہ مضامین کے ساتھ کثیر تعداد میں شایع ہوگا۔

مشتہرین جلد اشتہار کے لئے جگہ محفوظ کرلیں۔

جو حضرات زیادہ تعداد میں بغرض تجارت یا تقسیم محرم نمبر خریدنا چاہتے ہیں وہ بھی [illegible] آرڈر بھیجدیں۔

مدیر

سلطان العلوم حضور اقدس و اعلیٰ شہریار دکن

(و برار) کی نشری تقریر

اعلیٰحضرت بندگانعالی نے ۲۳ ستمبر ۱۹۴۸ء کو شام کے ساڑھے سات بجے نشرگاہ حیدرآباد سے جو تقریر نشر فرمائی ہے اس کا متن حسب ذیل ہے۔

ممالک اسلامیہ میں قیام کرنے والے قائدین اور دوستو!

لایق علی وزارت کے بھیجے ہوئے کئی وفود جو اپنے آپ کو حیدرآبادی وفود کہتے ہیں انھوں نے ہندوستان کی نام نہاد دستدرازی کے خلاف ایک مہم جاری کر رکھی ہے جس نے درحقیقت مجھے دوبارہ آزادی دلائی ہے تاکہ میں حیدرآباد کی قسمت کی تعمیر ایک ایسے طریقے پر کرسکوں جو آصفی روایات اور حیدرآباد کے بہترین مفاد کے مطابق ہو۔ اس لئے میں دنیا کے سامنے حقیقی صورت حال پیش کرنا چاہتا ہوں۔

گذشتہ سال نومبر میں ایک چھوٹے سے گروہ نے جس نے حیدرآباد کی بہترین روایات کے خلاف ایک نیم فوجی تنظیم قائم کرلی تھی میرے وزیراعظم نواب صاحب چھتاری جن کی دانشمندی پہ مجھے کامل اعتماد تھا اور میرے مشیر دستوری سر والٹر مانکٹن کے مکان کو گھیر لیا اور اس طرح جو دھمکی دی گئی اس کے ساتھ نواب صاحب چھتاری اور دوسرے قابل اعتماد وزراء کو مستعفی ہونے پر مجبور کردیا اور مجھ پر لایق علی وزارت کو مسلط کردیا۔ اس گروہ نے جو ملک میں کوئی مقام یا اپنی خدمت کا کوئی کارنامہ نہیں رکھتا تھا۔

قاسم رضوی کی سرکردگی میں ہٹلری جرمنی کے سے طریقوں کو کام میں لاتے ہوئے ریاست پر قبضہ جمالیا اور سراج کے تمام طبقات مسلمانوں اور غیر مسلموں میں جنھوں نے اس کی اطاعت کرنے سے انکار کردیا تھا۔ دہشت پھیلادی اور ایک وسیع پیمانہ پر آتشزنی اور لوٹ کھسوٹ کا ارتکاب کیا اور بالخصوص ہندوؤں پر بے پناہ مظالم کئے گئے اور مجھے بالکل بے بس کردیا گیا۔ ایک عرصہ تک میں ہندوستان کے ساتھ ایک باعزت سمجھوتہ کرنے کے لئے بیتاب رہا جس کے لئے ہندوستان بھی آمادہ تھا لیکن اس گروہ نے ایک آزاد اسلامی مملکت قائم کرنے کے شوق میں جس میں مسلمانوں کو تمام حقوق حاصل رہیں مجھ سے ان پیشکشوں کو رد کرادیا جو حکومت ہندوستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً وصول ہوتے رہے ہیں۔ ایک مسلمان ہوں اور اپنے مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ حیدرآباد ہندوستان سے علحدہ نہیں رہ سکتا۔ میرے اسلاف نے ریاست کے ۸۶ فیصد ہندوؤں اور ۱۳ فیصد مسلمانوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں برتا۔ دونوں فرقوں کے تعلقات خواہ سیاسی ہوں یا معاشرتی یا مذہبی انتہائی دوستانہ رہے جن کی نظیر ہندوستان میں کسی اور جگہ نہیں مل سکتی۔ یہ اس حکمت عملی کا نتیجہ تھا جس پر ماضی میں میرے اسلاف اور میں گامزن رہے ہیں۔ اٹھارہ ماہ کے دوران میں اس گروہ نے جو برسر اقتدار تھا رضاکاروں کی مدد سے انتہائی شدید فرقہ واری منافرت پیدا کردی اور بدقسمتی سے مجھے ایسے موقف میں ڈال دیا گیا تھا کہ میں اس کا کوئی سدباب نہیں کرسکتا تھا۔

جب اس بحران کا آغاز ہوا جس کا باعث یہی گروہ تھا تو یہ گروہ جو آخر وقت تک اور آخری آدمی باقی رہنے تک لڑنے کا دعویٰ کیا کرتا تھا غائب ہوگیا جب ہندوستانی فوج حیدرآباد سے چالیس میل کے فاصلہ پر رہ گئی تو وزارت مستعفی ہوگئی اور صورت حال کو مجھ پر چھوڑ دیا گیا۔ میں جس بہترین طریقہ پر ہو سکے اس سے عہدہ برآ ہوں میرے اطراف میرے معتمد علیہ مسلم عہدہ دار موجود ہیں جنھوں نے ہر حکومت کے دور میں ریاست کی تعمیر میں ہمیشہ بہترین حصہ لیا ہے۔

مجھے انڈین یونین کی طرف سے کوئی اندیشہ نہیں۔ میں جانتا ہوں اور ہمیشہ سے جانتا ہوں کہ ہندوستان ایک غیر مذہبی مملکت ہے۔ حالات کے لحاظ سے یہ امر فطری ہے کہ حیدرآباد کا جس کی ۸۶ فیصد آبادی ہندو ہے ایک اسلامی مملکت بن جانا ممکن نہیں ہے۔ اس اثناء میں ایسے ہزاروں بیرونی افراد جنھیں بیرونی ممالک سے روپیہ کا لالچ اور لوٹ کھسوٹ کی ترغیب دے کر بلایا گیا اور ریاست میں آزاد چھوڑ دیا گیا تھا۔ اب بھی قابو سے باہر ہیں۔ مشہور حیدرآباد کو آپ کے نظم و ضبط اور ہندوستانی فوج کے مثالی برتاؤ کی بدولت ان کی تباہ کاریوں سے بچا لیا گیا ہے۔ اب نظم و نسق ایک فوجی گورنر کے ہاتھ میں ہے جن سے کامل تعاون کرنے کی میں نے آپ سے خواہش کی ہے وہ ہندوستانی فوج کے میجر جنرل چودھری ہیں۔ میں نے لایق علی وزارت کے بھیجے ہوئے تمام سابقہ وفود کی تحلیل کے احکام جاری کردیئے ہیں اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کئے دیتا ہوں کہ وہ ان کے غرض مندانہ پروپگنڈے کا شکار نہ ہوں۔

مسٹر راجگوپال چاری گورنر جنرل ہندوستان کی تقریر

نئی دہلی ۲۶ ستمبر

آج ہندوستان بھر میں "پولس کارروائی" کے کامیاب اختتام میں سارے ہندوستان سے یوم تشکر منایا گیا مساجد مندروں اور گرجاؤں میں دعائیں کی گئیں۔ آج صبح نئی دہلی میں ہندوستانی گورنر جنرل راجگوپال چاری نے یوم تشکر کے دو جلسوں کو مخاطب کیا۔ ایک جلسہ لکشمی نارائن مندر میں ہوا اور دوسرا جامع مسجد دہلی میں۔ لکشمی نارائن مندر کے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے راجہ جی نے کہا کہ حیدرآباد کے خلاف پولس کارروائی سے ملک میں ایک بھی حادثہ نہیں ہوا اور انھوں نے خاص طور پر ہندوستان کے مسلمانوں کی تعریف کی اور کہا کہ اب ہندوستان میں قومی اعتماد اور خیرسگالی کا نیا دور شروع ہوا ہے۔ ہندوستان حیدرآباد کے خلاف کوئی برا منصوبہ نہیں رکھتا ہم حیدرآباد کے مسئلہ کو اس طرح سلجھائیں گے کہ تمام خوف و دہشت دور ہو جائے گی۔

جارحانہ اقدام کا الزام مضحکہ خیز ہے

جامع مسجد دہلی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر راجگوپال چاری نے کہا کہ ہم حیدرآباد کے خلاف جو کارروائی کی تھی اس میں ہم آہنگی کی وجہ سے ہمیں اپنا کام ختم کرنے میں بڑی سہولت ہوئی۔ حیدرآباد کے موقف کا ذکر کرتے ہوئے راجہ جی نے کہا کہ ہم پر یہ الزام لگایا جارہا ہے کہ ہم نے اس کے خلاف جارحانہ اقدام کیا ایک مضحکہ خیز ہے کہ برطانیہ کے اقتدار اعلیٰ کے خاتمہ کے بعد حیدرآباد آزاد ہوگیا۔ کوئی ملک ہندوستان کے قلب میں آزاد نہیں رہ سکتا۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر راجگوپال چاری نے کہا کہ اقتدار اعلیٰ کے خاتمہ کے بعد یہ اقتدار ہندوستان کو منتقل ہوگیا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ سیاستی کو نصیحت کہ حیدرآباد کے مسئلہ میں زیادہ تشویش سے کام نہیں لینا چاہئے۔ راجہ جی نے اس کا اعادہ کیا کہ جوں ہی حیدرآباد میں عام حالات پرسکون ہو جائیں گے اس کو اپنی حکومت قایم کرنے کا موقع ملے گا۔

محاربات عالم

(۱) کلنگ کی فتح کے لئے اشوک کو ایک لاکھ سپاہیوں کی قربانی دینی پڑی اور ½ لاکھ سپاہی یا تو زخمی ہوئے یا گرفتار کر لئے گئے۔

(۲) جنگ جہلم۔ جو سکندر اعظم اور راجہ پورس کے درمیان ہوئی تھی اس میں راجہ پورس کے ۳۵ ہزار سپاہی شریک تھے جن میں سے ۱۲ ہزار سپاہی کام آئے اور سکندر اعظم کے ڈیڑھ ہزار سپاہیوں کا نقصان ہوا۔

(۳) عثمانی تاجدار سلیمان اول شاہ یونان کنٹاسو لنی canta ... کی افواج کے مابین جو معرکہ ۱۳۹۵ء میں ہوا اس میں طرفین کے تقریباً ۲ لاکھ افراد مارے گئے۔

(۴) ۱۳۸۹ء میں کوسو (Kosovo) کے مقام پر ترکوں کے ۴۰ ہزار سپاہی اور عیسائیوں کے ۲۰ لاکھ لشکر جرار کی مڈبھیڑ ہوئی اور اگرچہ مراد اول کو فتح نصیب ہوئی لیکن اس نے ایک لاکھ سپاہیوں کا خاتمہ ہوا جس میں مراد اول بھی شامل ہے۔

(۵) ۱۴۵۳ء میں محمد ثانی نے قسطنطنیہ پر فوج کشی کی ... بازنطانی Byzantine empire حکومت کے خلاف کئی ماہ کی جنگ و جدال کے بعد اس وقت قسطنطنیہ فتح ہوا۔ جب کہ طرفین کے ... لاکھ ۲۰ ہزار سپاہی میدان جنگ میں کھیت رہے۔

(۶) ۱۵۲۹ء میں سلیمان اعظم Suleman Magnificent ... اور فرانس دوم ... اور چارلس پنجم CHARLES V کے مابین جو ہولناک ہنگامہ جدال و قتال ہوا۔ اس میں ترکوں کو شکست اٹھانی پڑی ترکوں کے ۲۰ ہزار اور اتحادیوں کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار سپاہی کام آئے۔

(۷) نپولین کے خلاف جو ۹ محاربات عظیم ہوئے ان میں مجموعی طور پر تقریباً ۲۲ لاکھ سپاہیوں نے حصہ لیا جن میں تقریباً چار لاکھ ہلاک ہوئے۔

(۸) جنگ ہائے انقلاب فرانس و نپولین میں ۱۲½ لاکھ سے زیادہ آدمی مارے گئے اور تقریباً ۱۰ لاکھ مجروح یا زخمی ہو گئے۔

(۹) پانی پت کی تیسری لڑائی میں (۱۷۶۱ء) احمد شاہ ابدالی کے خلاف تین لاکھ مرہٹہ فوجیں صف آرا تھیں۔ ۱۳ گھنٹوں میں ۲ لاکھ مرہٹہ سپاہیوں کی لاشوں کے انبار لگ گئے تھے۔

(۱۰) جنگ کریمیا Crimean War میں انگلستان، فرانس اور جرمنی کے تقریباً ۵ لاکھ سپاہیوں کا مجموعی طور پر نقصان ہوا۔ اس جنگ میں مالی نقصان مجموعی طور پر ۳۴ کروڑ پونڈ ہوا جس میں برطانیہ عظمیٰ نے ۸ کروڑ پونڈ روس نے ۱۵ کروڑ پونڈ اور فرانس نے دس کروڑ پونڈ صرف کئے۔

(۱۱) لیپانٹو (Lepanto) کی بحری جنگ میں ترکوں کے ۲۰ ہزار سپاہی چشم زدن میں مارے گئے۔

(۱۲) جنگ پنن سولار (Peninsular War) میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کا مجموعی نقصان ایک لاکھ سپاہیوں کے لگ بھگ رہا۔ اور اس میں فرانس کے ۲۰ کروڑ پونڈ اور برطانیہ کے ایک ارب پونڈ صرف ہوئے۔

(۱۳) ممالک متحدہ امریکہ کی خانہ جنگی جو چھ ماہ تک جاری رہی ... میں تقریباً ۴ لاکھ افراد کام آئے اور اس خانہ جنگی میں تقریباً ۱۳ لاکھ پونڈ ...

(۱۴) فرانسیسی جرمن جنگ (Franco-German ...) ... جاری رہی۔ اس میں طرفین کو تقریباً ۳۰ لاکھ سپاہیوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ۴۴ کروڑ پونڈ مجموعی طور پر صرف ہوئے۔ اور ... فرانس نے جرمنی کو بطور تاوان ادا کئے۔

(۱۵) ۱۹۱۴ء کی ہولناک جنگ میں تقریباً ایک کروڑ ۴۰ لاکھ افراد مارے گئے اور ایک کروڑ ۵۰ لاکھ افراد بری طرح زخمی یا ناکارہ ہوئے جن میں جرمنی کے ۲۲ لاکھ، روس کے ۲۱ لاکھ، فرانس کے ۱۵ لاکھ، آسٹریا اور ہنگری کے مجموعی طور پر ۱۵ لاکھ، ترکوں کے ۳ لاکھ، برطانیہ کے ۱۲ لاکھ، امریکہ اور اطالیہ کے ۹ لاکھ اور بقیہ ممالک کے تقریباً ۵ لاکھ افراد کی جانیں تلف ہوئیں۔ جرمنی کے تقریباً ۴۳½ لاکھ، برطانیہ کے ۲۲ لاکھ، آسٹریا کے ۲۰½ لاکھ، ہنگری اور فرانس کے تقریباً ۳۳ لاکھ، ترکوں کے ۸ لاکھ اطالیہ کے ۷ لاکھ اور امریکہ کے ۲ لاکھ اور دیگر ممالک کے تقریباً ۵ لاکھ افراد کی جانیں تلف ہوئیں۔ جرمنی کے تقریباً ۴۳½ لاکھ برطانیہ کے ۲۲ لاکھ، آسٹریا کے ۲۰½ لاکھ، ہنگری اور فرانس کے تقریباً ۳۳ لاکھ، ترکوں کے ۸ لاکھ اطالیہ کے ۷ لاکھ اور امریکہ کے ۲ لاکھ اور دیگر ممالک کے تقریباً ۵ لاکھ افراد زخمی یا ناکارہ ہوئے۔

جنگی موازنہ۔ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں فرانس ۵۴ لاکھ پونڈ، جرمنی نے ۵۰ لاکھ پونڈ اور برطانیہ عظمیٰ ۲۷ لاکھ پونڈ یومیہ صرف کرتے رہے۔ اسی جنگ میں اتحادیوں کے مجموعی طور پر ۲۴ ارب پونڈ صرف ہوئے اور مخالف قوتوں نے ۲۰ ارب پونڈ صرف کئے۔ گذشتہ جنگ میں آسٹریلیا نے ۴۰ کروڑ پونڈ، ہندوستان نے ۶۹ کروڑ پونڈ حیدرآباد نے ۵ کروڑ پونڈ، افریقہ نے ۵۰ کروڑ پونڈ جنگی امداد کے لئے برطانیہ کو دی تھیں۔ فرانس نے اس جنگ میں تقریباً ۱۰½ ارب پونڈ اور امریکہ نے ۱۹ ارب پونڈ صرف کئے تھے۔

(۱۶) روس اور جاپان کی مسلسل تین جنگوں میں (۱۹۰۴ء) طرفین کے تقریباً ایک لاکھ ۵۷ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔ فاتح جاپان رہا۔

(۱۷) روس اور عثمانی حکومت کے درمیان جو جنگ ۱۸۷۷ء میں ہوئی تھی اور جو کامل ایک سال تک جاری رہی اس میں فریقین کے تقریباً ۲½ لاکھ سپاہی مارے گئے۔

(۱۸) جنگ پلونہ (PLOUNA) میں ترکوں اور روسیوں کے جانی نقصانات مجموعی طور پر ۴۰ ہزار بتلائے جاتے ہیں۔

(۱۹) جنگ چین و جاپان جو ۷ جولائی ۱۹۳۷ء کو شروع ہوئی اور ایک عرصہ تک جاری رہی ۱۹۴۱ء کے آخر تک چین کے ۱۰ لاکھ اور جاپان کے ۴ لاکھ سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔

(۲۰) اسپین کے خانہ جنگی میں جنرل فرانکو FRONCO اور الفانسو کی فوجوں کا مجموعی طور پر ۷ لاکھ کا نقصان ہوا۔

حساب بیباق

ایک جوان لفٹنٹ کو ترقی دیکر کپتان بنایا گیا لیکن پروانہ میں ترقی کی تاریخ ۱۹۴۱ء کی جگہ ۱۰۴۱ء درج ہوگئی۔ اس کے ساتھیوں نے اسے سمجھایا کہ تم ۱۰۴۱ء سے اس وقت تک کا مطالبہ کرو، یہ راضی ہوگیا اور اس نے باضابطہ درخواست دیدی ایک ہفتہ کے بعد فوج کے دفتر سے جواب ملا کہ تمہارا مطالبہ درست ہے اور ۳۹۹۹ پونڈ تم کو ملنا چاہئے لیکن فوج کا قانون یہ بھی ہے کہ اگر کسی لڑائی میں کمانڈر کی غفلت سے کوئی نقصان ہو جائے تو وہی اسکا ذمہ دار ہوگا۔ چونکہ تمہاری درخواست سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ۱۰۶۶ء کی لڑائی (Battle of Hastings) میں کمانڈر تھے اور اس میں ۴۰ ہزار گھوڑے تمہاری غفلت سے ضائع ہوئے جن کی قیمت تم ... لہٰذا اس حساب میں وضع کر لیا گیا اور ایک ... تمہارے ذمہ ... باقی ہے۔ اس لئے فوراً ادا کرو۔

قند پارسی

ترجمه کلمات قصار حضرت امیر علیه السلام

قسط چهارم

(۲۶۷) حاسد دوستی خود را در گفتار آشکار کند و کین خود را در کردار بکار برد نام او در شمار احمقانست و صفات او در حساب اعدا (۲۶۸) عقل فضلا در اطراف قلم ایشانست (۲۶۹) انتهای بخشش دادن است آنچه را موجود است (۲۷۰) انتهای عقل اقرار بجهل است (۲۷۱) در تغییر احوال و روزگار شناخته و ظاهر میشود جوهر مردان (۲۷۲) در کشادگی اخلاق است گنجهای رزق (۲۷۳) کوری چشم ظاهر سهلتر است از کوری چشم باطن (۲۷۴) فخر انسان بفضیلت است نه باهل و قبیله (۲۷۵) فقر نفس بدترین فقرها است (۲۷۶) کمی از ادب بهتر از زیادی نسب است (۲۷۷) چه بسا غنی و متمول که انسان از وبی نیاز است (۲۷۸) چه بسا فقیری که انسان محتاج اوست (۲۷۹) چه بسا کلمه که نعمتها نابود و فانی نموده (۲۸۰) چه بسا کمینه که خوبی اخلاق او را بزرگ نمود (۲۸۱) و بسا بزرگ که کردار ناخلف او را پست نمود (۲۸۲) از برای هر رزق و نعمتی سببی است پس کوشش کنید که سبب پاکیزه و شریف باشد (۲۸۳) از برای هر داخلی وحشتی است پس ابتدا کنید بسلام تا برفع وحشت شود (۲۸۴) از برای تازه رسیده حیرت ایست بگفتار رفع حیرتش نمائید (۲۸۵) خوش نه گذرد بان کسی که محتاج باشد و بزرگ نشود هر که برادران او به دیگران محتاج باشند (۲۸۶) بهدر نرفته است آن مالی را که برای عرض و ابروی خود صرف نمودی (۲۸۷) تلف نه شده است مالی که در ضرورت خود صرف نمودهٔ (۲۸۸) اگر عقل و خرد داشتن اهل دنیا دنیا خراب و ویران نمیگشت (۲۸۹) اگر تحصیل رزق روزی بعقل و دانش بود مردم بیخرد واحمق و بهایم از گرسنگی میمردند (۲۹۰) اگر دنیا باقی میماندی بر یک شخص بانان که امروز در دست آنهاست نمی رسید (۲۹۱) لذت اهل سخاوت در خوراندن است ولذت لئیمها در خوردن (۲۹۲) هر که عدل کند حکمرا نافذ گردد (۲۹۳) هر که زیاد گوید ملامت و سرزنش بیند (۲۹۴) هنگام امتحان بزرگ میشود مرد یا خوار میگردد (۲۹۵) هر که بزرگ شود همتش کار وز حمتش زیاد شود (۲۹۶) هر که چیزی را دوست دارد همیشه بر زبان آورد (۲۹۷) هر که نفس خود را عظیم شمارد پست و حقیر شود (۲۹۸) هر که زمام نفس خود گیرد مرتبهٔ او بزرگ شود (۲۹۹) هر که نفس بر او غالب شود بیقدر و ناتوان گردد (۳۰۰) هر که بد تند بر کند خود سرنگون گردد (۳۰۱) هر که هوا و هوسش قوی گردد عزم و ارادهاش ضعیف شود (۳۰۲) هر که عاقبت بین شود سالم ماند (۳۰۳) هر که با مخالفین صلح کند مراد خود نائل گردد (۳۰۴) هر که از تازیانه تو بترسد مرگ را انتها کند (۳۰۵) هر که باطل او زیاد شود حق او هم متابعت نشود (۳۰۶) هر که نفاقش زیاد شود و نفاقش معلوم نشود (۳۰۷) هر که لایقی ادب حقیر شمارد شرف حسب او را بجنگ و عزیز نکند (۳۰۸) هر که بر رائی خود مغرور باشد اعدا بر او غالب آیند (۳۰۹) هر که پست باشد بواسطه حسب بزرگ شود بسبب ادب (۳۱۰) هر که نیک باطن باشد از هیچ کس نترسد (۳۱۱) هر که بد باطن باشد همیشه خائف باشد (۳۱۲) هر که مردم را شناسد با نها اطمینان نکند (۳۱۳) هر که شهوت خود را بمیراند مروت خود را زنده کند (۳۱۴) هر که شهوت و رغبتش زیاد شود امور زندگانیش سخت گردد (۳۱۵) هر که سیاستش نیکو گردد ریاستش دوام کند (۳۱۶) هر که لب از فضول گوئی بندد مردم بعقل و دانش او شهادت دهند (۳۱۷) هر که از تیر مرگ جست به بند پیری و ناتوانی گرفتار آید (۳۱۸) مردم فرزندان دنیا اند و کسی را ملامت نمیشود که در محبت و دوستی مادر خود (۳۱۹) خود پسند عیوب خود نه بیند و اگر فضل و هنر دیگران بیند انوقت بر نقص خود بیند و محسود و متغیر شود (۳۲۰) هر که فقر و ناداری خود را اظهار کند قدر خود کم گرداند (۳۲۱) هر که حق را لوهنه و افسار خود سازد مردم او را امام و پیشوائی خود کنند (۳۲۲) هر که بی سبب شکر تو کند از ادا مون نباشش چه بیجهت نیز مذمت تو کند (۳۲۴) هر که مشغول شود بچیز غیر مهم از دست او رود چیزهای مهم (۳۲۵) هر که پیروی حق کند مردم مایل او گردند (۳۲۶) هر که کمال و هنر او کم باشد اسباب وسیله او ضعیف گردد (۳۲۷) هر که منصف باشد بمرتبه اشراف رسد (۳۲۸) هر که بجود بند کبر و اسراف را دور کرده باشد از خود شرافت و بزرگی او (۳۲۹) زبان خردمند در پس دل اوست یعنی تا تامل نکند و نیک و بد او نفهمد نگوید و دل احمق در پس زبان اوست یعنی بی تامل هر چه بر زبان او آید گوید (۳۳۰) قیمت و ارزش مرد بمقدار دانش و هنرهای نیکوی اوست (۳۳۱) چه بسیار است عبرتهای روزگار و چه کم است عبرت گیرنده گان از او (۳۳۲) از برای هر شخصی در مال و ثروت او دو شریک اند یکی وارث و دیگری حوادث و آفتهای روزگار (۳۳۳) هر که بنگر و بر عیب و نقصهای خود دست باز دارد از عیب دیگران (۳۳۴) هر که نفس خود را بزرگوار شمارد شهوات را پست گرداند (۳۳۵) خدائی تبارک تعالی طلب علم را فرض نکرد بر جهال مگر بعد از انکه فرض کرد بر حکما تعلیم دادن را (۳۳۶) منزه ساختن اشرار بزرگترین گناهان است (۳۳۷) تدارک کن در آخر عمر خود آنچه را در اول عمر بیجا صرف نمودی (۳۳۸) حساب از نفس خود گیرید قبل از انکه از شما حساب گیرند (۳۳۹) بهترین برادران تو کسی است که مساوات کند با تو ثروت و وسعت خود و از او بهتر کسی است که بی نیاز کند ترا از غیر خود (۳۴۰) بگیر حکمت را از هر که باشد و نظر کن در گفتار نه در گوینده (۳۴۱) با مردمان چنان بنیکوئی معاشرت کنید که اگر بمیرید بر شما بگریند و اگر غائب شوید آرزوی دیدار شما کنند (۳۴۲) متانت عقل را هنگام فرح و شادی و روز اندوه و سوگواری بمیزان امتحان و اختبار توان سنجید (۳۴۳) بهترین وسیله برای ادب و تهذیب اخلاق اجتناب از چیزها ئیست که از دیگران نه پسندی (۳۴۴) بهترین اقسام اخلاص بی نیازیست از آنچه در دست مردم است (۳۴۵) بدترین مردم کسی است که خود را بهترین مردم داند (۳۴۶) بدترین مردم کسی است که بترسد از مردم در رضاجوی خدا و نترسد از خدا در رضاجوی خلق (۳۴۷) بدترین مردم کسی است که باک ندارد از اینکه مردم او را در فسق و فجور دیدار کنند (۳۴۸) بدترین وطنها جائی است که ساکنین آنجا ایمن نباشند (۳۴۹) بدترین برادران کسی است که در دولت و نعمت پیوستگی جوید و در سختی و بلیت گسیختگی طلبد (۳۵۰) خاموشی که داعی گویائی شود بهتر است از گویائی که فرمان خاموشی دهند (۳۵۱) اگر بر حسب اتفاق جاهلی کار بصواب کند چنانست که گاهی عاقلی را لغزشی افتد (۳۵۲) گمان عاقل از یقین جاهل استوارتر است (۳۵۳) شگفت می آید مرا از بخیل که با مال و ثروت زندگانی میکند در زی فقیری که از آن گریزان است و فوت میشود از او وسعت و غنائی که آنرا طلبگار است پس زندگانی میکند در دنیا زندگانی فقرا و باز میدهد در آخرت حساب دادن اغنیا را -

(باقی آئنده)

جگر گوشہ رسول

از سید ... حسن صاحب امروہوی

امام حسنؑ مدینہ کے اس گھر میں پیدا ہوئے جو خدا کو محبوب تھا اسلام کی تبلیغ میں آپ کے بزرگوں کو بڑی اہمیت حاصل تھی یہ ایسی ہستیاں تھیں جو عسرت کی زندگی بسر کرتی تھیں، خدا کی ہو چکی تھیں اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریزی اور قدرت کی بخششوں کی بدولت مہذب دنیا کو آپ کے اجداد ذوق و شوق سے اخلاق کی دعوت دے رہے تھے اور توحید سے انس رکھتے تھے امام حسنؑ کی رگ رگ میں محمدؐ کا خون دوڑ رہا تھا اور آپ کی زندگی ایک متبرک گھر میں بسر ہوئی اور پرورش آغوش رسالت میں ہوئی جو نوع انسان کا فخر اور عالموں کے لئے مجسم ہدایت تھا اور جس نے اپنی تہذیب اور اسلام کی ترقی کا ثبوت اپنے عمل سے دیا تھا محمدؐ کی زبان پر آزادی اور توحید کا نعرہ تھا اس وقت مکہ محمدؐ کے امن و امان کے لئے مفید اور پرسکون جگہ نہیں تھا جہاں ... کم تعداد محمدؐ کے رفقا کی تھی اور بڑی سخت الجھنوں کا زمانہ تھا اور بالکل غیر محفوظ یہ خطہ اس وقت محمدؐ کے لئے تھا یہاں کفار قریش کافی قوی تھے۔ ابوجہل، ابولہب، عتبہ اور ابوسفیان وغیرہ نے ان کو خصوصی رعایت دے رکھی تھی اور یہاں فضا میں بڑی دشواری کا سامنا تھا شر انگیزوں نے اپنا جال پھیلا دیا تھا اور اسلام کے استحکام کو نقصان پہنچانے کی تدبیر کی تھی اسلام کی ترقی اور آسودہ حالی دشمنوں کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہی تھی اور ہر طرف سے بدامنی اور دہشت پیدا کرنے کی ہر ممکن سعی کی گئی کفار قریش مفسد و شر انگیزوں کی حوصلہ افزائی کا باعث بنے تھے انھوں نے اپنی تنظیم وسیع اور مکمل کر کے عوام کی زندگی کو بری طرح متاثر کیا تھا محمدؐ کے خلاف طرح طرح کی افواہیں پھیلا رہے تھے جس کی وجہ سے مایوسی پیدا ہو چکی تھی اور کم تعداد محمدؐ کے ساتھ تھی۔ جناب ابوطالبؑ، حضرت امیر حمزہ، حضرت خدیجہؑ اور علیؑ ابن ابی طالبؑ نے محمدؐ کے تحفظ کی صورت پیدا کی تھی رسالتمآبؐ کی تجاویز اور توحید کو قابل قبول بنانے کی ممکنہ کوشش کی تھی کفار قریش کے سامراجی آقاؤں کی تحریک نے جس شدت اور تیزی کے ساتھ ترقی کی تھی اسے کچلنے کی سب سے زیادہ کارگر تدبیر ابوترابؑ نے کی اور اسلام اور محمدؐ کو بچانے کی ہر جگہ تدبیر کی تھی اور اسی طرح جنگ کے دشمن کی سرکوبی کی تاکہ اسلام کا راستہ ہموار ہو جائے ابوسفیان و عتبہ اور ابوجہل وغیرہ اپنے مفاد کی حفاظت کر رہے تھے اور حقایق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے تھے یہ لوگ قابل بار ... رشدید مواخذہ کے لائق تھے اور حالات کا اقتضا یہی تھا کہ اشرار و غدار جس جنگ بدر، خیبر، خندق، احد میں جہاں بھی پائے گئے انھیں کیفر کردار کو پہنچایا جائے یہ اسلام کی آزادی اور محمدؐ کی راہ میں کانٹے بونے والے انسان تھے۔ جن کی رگ رگ میں مکر اور فریب بھرا ہوا تھا ان کے گندہ خیالات نے اصول و آئین اور حقایق سب کو پس پشت ڈال دیا تھا ان کی تخریبی سرگرمیاں ایسی تھیں کہ ان کی بیخ کنی کی طرف توجہ کی جائے صرف علیؑ سے توقع کی جا رہی تھی کہ اسلام کے مشکل وقت میں محمدؐ کو کافی مدد اور سہولت دیں محمدؐ نے اپنی بہت سارے توقعات کو علیؑ ابن ابی طالبؑ سے وابستہ کر دیا تھا علیؑ مرتضیٰ نے کفار قریش کے تنازعہ کو خوش اسلوبی ... میں اس خوش اسلوبی سے حل کیا جو اسلام کے وقار کے شایان شان تھا اور مہلک عناصر کی سرکوبی اور ان کے استیصال میں تامل یا تاخیر کو روا نہ رکھا ابوترابؑ نے اپنی سرگرمیاں ہر جگہ جاری رکھیں اس سے اسلام کے راستہ کے امکانات رفتہ رفتہ ابھر رہے تھے اور اسلام کی گرتی ہوئی قوت کو علیؑ نے غزوات میں اپنے سہارے سے اٹھالی تھی اور اس راستے میں اشرار اپنے منصوبہ میں کامیاب ...

... ہو چکے تھے اور فتح مکہ میں ان کو اس کا احساس ہو گیا تھا کہ جو راستہ اختیار کیا گیا تھا وہ غلط تھا دوسری طرف ابوسفیان وغیرہ کی قیادت میں اونچے محلوں والے آہستہ آہستہ نیچے اتر رہے تھے تاکہ بنائے اسلام سے مقابلہ ہو سکے اور اس وقت سادہ سے آثار ایسے تھے کہ کفار قریش کے آقاؤں میں ہلچل ہو گئی اور ابوسفیان اپنی سامراجی پالیسی سے فتح مکہ میں دستبردار ہو گیا تھا اور جو اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کے تیز دھارے کو روک دینے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا اور وہ جو فتنہ پرداز ملک کے آلہ کار بنے ہوئے تھے انکی اور انکے سامراجی آقاؤں کی سرگرمیاں فتح مکہ میں ٹھنڈی پڑ گئیں اور علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنے بلند کردار سے اسلام کی فضا کو خوشگوار بنا دیا اور محمدؐ کے خلاف ریشہ دوانیوں کا زبردست اور مستقل مورچہ بنا تھا وہ فتح مکہ میں ختم ہو گیا علیؑ نے اسلام کے مستقبل اور محمدؐ کی آرزوں اور تمناؤں کو پورا کر دیا تھا محمدؐ ہر گوشہ میں امن چاہتے تھے اور اسلام کی آسودگی اور خوشحالی کے خواہاں تھے اور اسلام کے جائز اور واجبی حقوق کے حصول کے لئے جد وجہد کر رہے تھے اسی طرح آپ کے نواسے امام حسنؑ پاکیزہ خیالات کے اہل تھے آپ کی رائے ہمیشہ صائب اور متوازن رہی اور علم و عمل ... برقرار رکھا تھا امام حسنؑ بچپن سے ہی اپنے نانا کی تجاویز کو قابل قبول بنانے کی ممکنہ کوشش کر رہے تھے امام حسنؑ اپنے پدر بزرگوار کی طرح نہایت دانشمند اور اسلام کے حالات کے پیش نظر فوری فیصلہ کرتے تھے یہ خواہش آپ کی بالکل فطری تھی آپ انصاف اور مساوات کے نظریہ کے حامل تھے اور اس امر کو بہت اہمیت دیتے تھے کہ عوام کو انسانیت کے پورے پورے حقوق دیئے جائیں امام حسنؑ بچپن سے تمام حقائق و معاملات سے واقف تھے دراصل حقیقت یہ ہے کہ اولاد علیؑ کی علمی اور اخلاقی حالت کا قیاس نہیں کیا جا سکتا امام حسنؑ کا دور شروع ہونے سے پہلے ہی سے بنی امیہ نے ہر طرف بغاوت کر دی تھی اور آپ کے والد بزرگوار کا برسر اقتدار ہونا سخت ناگوار تھا حضرت یہ چاہتے تھے کہ اصلی حکومت و سلطنت اسلامی قایم ہو جس میں عدل و انصاف سے ایسا کام لیا جائے کہ کسی ایک فرد کو بھی شکایت کا موقع نہ ملے یہ ان لوگوں کو ناگوار ہوا جو پہلے سے ظلم و جور کے عادی اور عیش و نشاط کے خوگر تھے یہ اپنی حکومت کی کوشش کرنے لگے اور جنگ جمل، صفین اور نہروان میں سخت عداوت سے پیش آئے تھے امام حسنؑ جنگ جمل، صفین اور نہروان میں شریک تھے اور عہد رسالت میں مباہلہ وغیرہ میں محمدؐ کے ساتھ ساتھ تھے گذشتہ اور موجودہ حالات کی نزاکت سے خوب واقف تھے اس وقت ایسے بھی بدبخت تھے جو حسنؑ مجتبیٰ کے ساتھی نہیں تھے اور اپنا پرانا راگ الاپ رہے تھے یہ دور چیرہ دستی اور استبداد کا دور تھا معاویہ اپنے آمرانہ تیور سے کھیل رہا تھا۔ اور بنی امیہ اور شام والوں کی دلجوئی میں سرگرمی سے مصروف تھا اور امام حسنؑ کے خلاف مسلسل ایک محاذ تیار کیا گیا تھا تاکہ آپ کی آئینی حیثیت کو ختم کر دیا جائے معاویہ کے ساتھ شام والوں کی اکثریت تھی اور امن کو زیادہ مستحکم بنانے کے لئے اس کے موجد کو تقویت دے رہے تھے امام حسنؑ کی مخالفت کرنے والی وہ قوتیں تھیں جن کے اجداد نے کسی زمانے میں اسلام سے ایک مکر و در سا رشتہ اتحاد فتح مکہ میں قایم کیا تھا چند سال کے عرصے کے بعد اس کمزور رشتے کو بھی توڑ دیا اور جیسے جیسے حالات ناموافق ہوتے گئے عوام سے آل محمدؐ کا تعلق منقطع ہوتا گیا اور معاویہ کے مفادات کا سلسلہ مضبوط بنتا گیا تھا عافیت پسند بڑی تیزی سے عوام کو ہموار کر رہے تھے اور ان رجعت پرست عناصر نے بہر حال امام حسنؑ کو ہزاروں الجھنوں میں ڈالنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی اور ماضی پرست قوتوں نے جس انداز سے پیش بندیاں کیں اس میں ان کے اپنے مفاد کا بچاؤ تھا شام ایک مدت دراز سے ان افراد کے ہاتھوں میں تھا گرتی ہوئی قوت شام کے دولتمندوں کے سہارے پھر اٹھ رہی تھی اور اس کو ٹیکا دینے کے لئے غیر مہذب سہاروں سے کام لیا جا رہا تھا اور دشمن تھے ہوئے تمام شامیوں کے سہاروں پر منحصر تھے اور بنی امیہ کے افراد کے

میں یزید بن معاویہ کی ولیعہدی کی گتھی الجھی ہوئی تھی اور انتشار و ابتری کی ایک ایسی فضا پیدا کر دی تھی جو امام حسنؑ کے راستہ میں حائل ہوئی اور ان لوگوں نے جن انسانیت سوز حرکات و اعمال کا اظہار کیا تھا ان پر عمل کیا جاتا تھا اور غیر مشفقانہ سلوک کر کے امام حسنؑ کی طاقت اور اقتدار کو کچلنے پر تلے ہوئے تھے اور اپنے سامراجی چالبازیوں کا جال بچھا دیا تھا اور فرزند فاطمہؑ کے اثر و رسوخ کی وسعت کو گوارا نہیں کر سکتے تھے۔ امام حسنؑ کی حکومت کا زمانہ کل چار ماہ تین دن تھا اس مختصر عرصے میں بھی آپ کو چین نہ لینے دیا گیا اور اپنے عزائم کا اظہار فوجی قوت کے ذریعہ کیا جا رہا تھا۔ ابوسفیان کا بیٹا ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر عراق عرب کے فتح کرنے کے لئے آیا حسن مجتبیٰ بھی لشکر کو لے کے باہر نکلے اور مسافت طے کر کے ساباط مدائن پہونچے تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ مجھے کسی شخص سے بھی بغض و عداوت نہیں ہے مشرق سے مغرب تک تم میں کا ایک شخص بھی ایسا نہیں جس کو تکلیف رسانی کا خیال بھی کبھی میرے دل میں گزرا ہو میں آپس میں انسانیت و ہمدردی اور آشتی کو تفرقہ و دشمنی اور بغض و عداوت سے کہیں زیادہ دوست رکھتا ہوں امام حسنؑ کو حقیقت سے تعلق تھا اسلام کے مفادات سے دلچسپی تھی اس کی فلاح و بہبود کے لئے آپ کا یہ ارشاد درا صل آپ کے خیالات کا مظہر تھا جو بہت ہی معنی خیز رجحان تھا مگر آپ کے قول اور فیصلہ کو بے اثر بنا دیا گیا اور محض تعصب اور پست ذہنیت کے تحت نقصان پہونچانے میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھی گئی اس کے بعد ہی آپ مدائن کی جانب روانہ ہوئے راہ میں جراح بن اسود نے حضرت پر تلوار کا وار کیا جس سے آپ زخمی ہو گئے اور [illegible] مدائن پہونچا اور عبیداللہ بن عامر معاویہ کا لشکر سپہ سالار مدائن آپہونچا اور محاصرہ کر لیا یہ شخص قدیم اور ازکار رفتہ نظریات کا قائل تھا اور جس ابتر حالت میں پہلے تھا اسی حال میں اب بھی تھا اور اپنے غیر معقول رویہ پر قائم تھا جو اس سلسلہ میں اختیار کیا تھا جس کو انسانیت سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ اس کی وجہ سے حالات زیادہ نازک ہو گئے اور دونوں کے مابین پھوٹ ڈال دی جس سے تعلقات اور کشیدہ ہو گئے اس کے سب سے اعمال تخریبی منظر عام پر آ گئے تھے یہ وہ اصلی امام حسنؑ کے مفادات کا سب سے بڑا دشمن تھا جس نے امام حسنؑ کی پریشانیوں میں بے اندازہ اضافہ کر دیا تھا اور مدائن سامراج کی رشیدہ دوانیوں کا زبردست محور بن گیا تھا معاویہ کے کارکنوں نے امن و امان کو برباد کرنے کی خاطر قتل و خون، لوٹ و غارت گری کے جن اخلاق سوز افعال کا ارتکاب کیا اس کی وجہ سے یہ لوگ ہر انسانیت پسند کی نظروں میں حد سے زیادہ ذلیل و خوار ہو چکے تھے اس طاقتور طبقہ نے اقتدار کے حصول کی کشمکش کو جاری رکھا عبداللہ بن عامر کی گفتگو کے اختتام کے بعد حالات افسوسناک حد تک خراب ہو گئے تھے اور جنگ کے اندیشے شدید ہو گئے تھے حسن مجتبیٰ کی معصومیت سے جس قدر فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا اس میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اس کا یہ طرز عمل کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے۔ یہ اقتدار کے لئے مسلسل قلابازیاں کھا رہا تھا بنی امیہ کے حکمرانوں نے بیشک اپنی عیارانہ حکمت عملی میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی تھی اور وہی سرزمین عرب جہاں پر تھوڑے ہی عرصہ قبل عہد رسالت میں ان کے اجداد کے خلاف زبردست مظاہرے اور ہنگامے ہو چکے تھے عہد امام حسنؑ میں معاویہ انہیں ہر قسم کی امداد دے رہا تھا اس باشندوں نے حکمران جماعت کے ساتھ پوری ساز باز کر لی تھی اہل شام آل محمدؐ سے علیحدہ ہو چکے تھے اور ایک بڑی تعداد ان افراد پر مشتمل تھی جو محمدؐ کا کلمہ پڑھنے کے باوجود آپ کی آل کے مخالف تھے ان افراد کی مجرمانہ ذہنیت کا اظہار بہت پہلے سے مختلف مواقع پر مختلف طریقوں پر ہوتا رہا تھا اور اضافہ ہی ہوتا گیا تھا تخریبی عناصر نہایت وسیع تنظیم کے ساتھ ریشہ دوانیوں میں مشغول تھے مدائن کے ہنگامے

جو تمام تر معاویہ کی سیاست کاری کا نتیجہ تھا یہ دولت کے غلاموں کی تائید کرتے تھے ان کی تمام تر توجہ امام حسنؑ کے خلاف پھیر دی گئی تھی یہ اشاروں پر چلنے والے اور عیاشیوں کا ساتھ دینے والے اشخاص کا محور روئی و رشتہ تھا جس سے انکی گندگی و خباثت کی بو آتی تھی اور مدائن کے میدان میں کود پڑے اللہ کے مزاج میں ذرہ برابر فرق نہیں پیدا ہوا تھا اپنے وجود اور اپنے مفاد کو محفوظ و برقرار رکھنے کے لئے لڑائی کے طریقے میں تبدیلی کر دی تھی اور معاویہ چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی ترکیب سے صلح کو فرزند زہراؑ سے تسلیم کرائے اور اپنی حکومت کا اعلان کر دے اور باہمی اختلافات کی زد سے بچ کر جنگ کے راستہ کو ترک کرتے ہوئے صلح کے موڑ پر قدم رکھا تھا اور عبداللہ بن عامر کے ذریعہ سے صلح کی تجاویز امام حسنؑ تک پہونچیں اور کئی روز تک جنگ و صلح کی پیغام رسانی کا سلسلہ جاری رہا تھا اور صورت یہ ہوئی کہ امام حسنؑ نے جد و جہد موقوف کر دی اور معاہدہ [illegible] صلح [illegible] ہو گئے اور مخالف حالات اور [illegible] کی تائید کرتے ہوئے صلح نامے میں معنی خیز اشارہ [illegible] صلح نامے کی اہم خصوصیت تھی کہ سلطنت سبط رسولؐ امام حسینؑ کو منتقل ہو جائے گی یہ تجویز مان لی گئی تھی اس صورت میں معاویہ کی نمائندگی کرنے والے عبیداللہ بن عامر کے [illegible] رکاوٹ نہیں رہی جب کو دور کرنے کے لئے حسن مجتبیٰ کی مساعی نے کام کیا تھا اور صلح کے بعد آخر وقت تک عمل کر کے بتلا دیا تھا اور خلوص نیت کے ساتھ یہ خواہش رہی معاویہ با عزت سمجھوتہ پر عمل کرے جگر گوشۂ رسولؐ سوچنے اور سمجھنے کے بعد بہت کچھ غور و نظر رکھتے تھے صلح کر کے لڑائی کو موقوف کر دیا تاکہ نا سمجھ لوگ کچھ سمجھیں اور سکون کے ساتھ اسلام کے حقیقی مسائل کو سوچ سکیں اور منافقانہ مداخلت سے آزاد ہو کر اسلام کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کریں امام حسنؑ میں گتھیوں کو خوش اسلوبی سے سلجھانے کی خداداد قابلیت تھی اپنے نانا کے مسلک اور نظریات پر قائم تھے اپنے ارادوں کو متزلزل ہونے نہیں دیا خدا اپنے راستہ میں صلح کے لئے اتنا ہی ثابت قدم تھے جتنا کہ صلح حدیبیہ میں ثابت قدم رہے امام حسنؑ اپنے نانا کی خصوصیات کے مالک ہونے کی بنا پر ایسے فضائل سے مطلق پریشان نہ ہوئے صلح کے خد و خال کا اندازہ معاویہ کے ان رجحانات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جس کی جانب ہم نے اوپر اشارہ کیا اس میں بہت بڑا نقطۂ اختلاف موجود تھا اور اسی نقطہ اختلاف کے زیر اثر صلح کرنے کے بعد جگر گوشۂ رسولؐ کے لئے زہر دینے کا انتظام کرنے کا ذمہ دار تھا اس کے ایماء سے جسن مجتبیٰ کے خاتمہ کے منصوبوں کو سازش کے ذریعہ روبہ عمل لایا گیا تھا یہ صلح جگر گوشۂ رسولؐ امام حسنؑ کو سخت جوکھم میں ڈالنے والی ثابت ہوئی تھی اور مصنوعی بنیادوں پر جو صلح کی کچی عمارت اٹھائی گئی تھی وہ گر پڑی جہاں تک واقعات کا تعلق ہے دباؤ و تلخی و ناگواری کے بعد عارضی اور نمائشی طور پر جو صلح ہوئی تھی اس سے آگے کے نئے نئے راستے نکلے جن کے دھندلے دھندلے خد و خال ابھی سے نظر آ رہے تھے اور یزید کے لئے لوگ ہموار کئے جانے لگے تھے ان کا دامن خون ناحق کے دھبوں سے آلودہ ہے بنی امیہ کے ارباب اقتدار کے ہاتھوں بیگناہ معصوموں کے خون سے رنگین ہیں اور یہ جماعت قتل و غارت گری سے اپنی تاریخ کے اوراق ہمیشہ سیاہ کرتی ہی رہی تھی۔

طبی

(اقوال حکماء) سلسلہ

بسلسلۂ انتخاب نمبر ۱۳ مورخہ ۲۵ شوال

(۱۲) جو لوگ نصاریٰ کو سور کا گوشت کھانے کی رغبت دلاتے ہیں وہ ان کیلئے شیطان ہیں اور جو لوگ مسلمانوں کو شراب پینے، خشکی یعنی گوشت کھانے اور ہوس کی دعوت دیتے ہیں وہ انکے حق میں شیطان ہیں (ابوبکر یا نیشاپوری)

(۱۳) بیماری کی حالت میں پرہیز کرنا آگ کے مانند ہے جو صحت کو بدن اور مزاج کی طرف کھینچتی ہے (ابو الحسن ضمیری)

(۱۴) اعتدال سے زیادہ پرہیز بھی محمود نہیں افراط و تفریط دونوں کو مذموم و ناپسند ہیں اور میانہ روی مفید اور بہتر ہے (ابوالحسن بن بخش بغدادی)

(۱۵) چار چیزیں ایسی ہیں جن کی تھوڑی مقدار کو زیادہ سمجھنا چاہئیے (۱) قرض (۲) آگ (۳) عداوت (۴) بیماری (محمد بن جابر)

(۱۶) دن کو کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر سو رہنا کسی مفید دوا استعمال کرنیکے مقابلہ میں بہتر اور مفید تر ہے۔ (ابوسہل مسیحی)

(۱۷) بہترین غذا وہ ہے جس میں ہلکا پن چکنائی اور سخونت (گرمی) موجود ہو۔ کیونکہ چکنائی جسم کو فربہ اور حواس کو قوی بناتی ہے اور ہلکی غذا سریع الہضم ہوتی ہے۔ گرم خوراک سے معدہ کی حرارت طابخہ (پکانے والی) بڑھتی ہے (طرا)

(۱۸) خواہشات نفسانی کی لذت صرف تھوڑی دیر کے لئے ہوتی ہے لیکن اس کا الم مدت دراز تک رہتا ہے۔ (ابن سنان طبیب)

(۱۹) عقلمند لوگوں کے ساتھ مشورہ کرنا چاہئیے کیونکہ مرد عاقل حاذق طبیب کے مانند ہوتا ہے جو مرض کے ظاہری حالات پر غور و فکر کرکے اسکی اصل کو پالیتا ہے اور پھر اس کے مطابق علاج کرتا ہے (حکیم ابن ہروان خراسانی)

(۲۰) طبیب جھوٹ نہیں بولتا۔ کیونکہ جھوٹ خیانت ہے اور طبیب خیانت سے محترز ہوتا ہے (حکیم ابوسہل نیشاپوری)

(۲۱) طبیب وہ ہے جو فضائل نفسانی کے ذریعے اپنے نفس کا علاج کرے اور رذائل کے امراض سے اسے محفوظ رکھے۔

(۲۲) بادام کا کھانا جو ہر دماغ کا محافظ اور اعضا کی اصلی رطوبتوں کا نگہبان ہے (ابو زہرہ موسیٰ ابن میمون) (باقی آئندہ)

صبیانی

تعلیم

از محمود کمیں انصاری نائندہ

تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ تعلیم یافتہ قوموں نے ترقی کی ہے تعلیم کے بغیر دنیا کا کوئی فرد کوئی بستی اور کوئی قوم نہ کبھی نام پیدا کرسکی ہے اور نہ کرسکتی ہے ہر وہ قوم جس کا تہذیب و تمدن میں اعلیٰ مقام رہا ہے "تعلیم" سے بے بہرہ نہ تھی اس کے افراد علم سے لگاؤ رکھتے تھے اور اسی کے سہارے ترقی کی منزلیں طے کرتے تھے اسی لئے اگر یہ کہا جائے کہ "تعلیم" انسانی ترقی کی کنجی ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ لہذا (۱) تعلیم ہی وہ نعمت ہے جس سے انسان کے دل و دماغ کی قوت صحیح معنیٰ میں کام کرتی ہے (۲) "تعلیم" ہی وہ قیمتی ہوتی ہے۔ جس کی چمک دمک میں ترقی کی پریاں ناچتی ہیں۔ (۳) "تعلیم" ہی وہ کنجی ہے جس سے ترقی کے خزانے کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (۴) تعلیم ہی وہ مشعل زندگی ہے جس سے ترقی کی راہیں نظر آتی ہیں۔ (۵) یہی وہ بے مثال رہنما ہے۔ جس کی سرگردگی میں ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔

بہرحال تعلیم کا اصل مقصد ہمارے دل و دماغ کی اصلاح ہے تاکہ ہم ان تکالیف و مصائب کو آسانی سے شکست دے سکیں جو ہماری زندگی میں وقتاً فوقتاً پیش آتی ہیں اس مختصر تمہید کا نچوڑ یہ ہے کہ تعلیم حاصل کرنا انسان کے لئے نہایت ضروری ہے اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ لوگ آجکل اسے کس مقصد سے حاصل کرتے ہیں اور کس مقصد سے حاصل کرنا چاہئیے بعض طالب علموں کا شروع ہی سے یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم نوکری حاصل کرنے کے لئے پڑھ رہے ہیں۔ لیکن یہ خیال بالکل لغو ہوتا ہے کیونکہ صرف نوکری تک تعلیم کے مقصد کو محدود کردینا انسانیت سے بعید ہے۔ لیکن آج کل عام طور پر لوگ اعلیٰ تعلیم اسی نظریہ کے تحت حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب غلط خیالات ہیں بلکہ تعلیم حاصل کرنے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدمی میں انسان بننے کی صلاحیت پیدا ہوجائے۔ زندگی دنیا و آخرت کیلئے مشعل راہ کا کام دے سکتی ہے بر آدمی انسان نہیں ہوتا بلکہ یہ خصوصیت تعلیم سے حاصل ہوسکتی ہے بقول غالب ؎ ۲۲

نسوانی

دختر کشی اور اسلام کی خاص خصوصیت

اسلام کی خاص خصوصیت خوبی ہے کہ اس نے عرب سے خصوصاً اور ممالک محروسہ سے عموماً دختر کشی کی رسم دور کردی۔ عرب عورتوں پر ظلم کرتے تھے متروکۂ پدری و خاوند سے محروم کردی جاتی تھیں۔ لڑائی میں مفتوحہ قبیلہ کی عورتیں عین میدان جنگ میں فاتحین کے تصرف میں آجاتیں۔ ان کے ناموس برباد کردیے جاتے۔ نکاح کی کوئی حد نہ تھی۔ آٹھ دس بیس چالیس تک عورتیں رکھ سکتے تھے۔ حقیقی بہنوں سے نکاح کرتے باپ مرجاتا تو اس کی کل بیویاں بجز حقیقی ماں کے بیٹے کے تصرف میں آتیں اور اس کی جائز بیویاں سمجھی جاتیں ایام ماہواری میں عورتوں سے الگ رہتے اور ان کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے۔ بیوہ عورتوں کو تنگ کوٹھری رہنے کو اور خراب سے خراب کپڑے پہننے کو دیتے مجموعی حیثیت سے عورت بدترین مخلوق اور ہر قسم کی جبر و تعدی کا تختۂ مشق تھی۔ اسلام نے ان تمام برائیوں کو دور کیا اور اصلاح کی۔ عورتوں کو تکالیف سے چھڑایا عرب کے گھر میں جب لڑکی پیدا ہوتی تو وہ شرم کے مارے اس کو چھپاتا پھرتا اور خود لوگوں سے شرم کے مارے چھپتا رہتا قرآن شریف سورۂ نحل میں گواہی دیتا ہے "اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو اس کا منہ کالا پڑجاتا ہے اور غصہ کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے اس خوشخبری کے رنج سے لوگوں کو چھپتا پھرتا اور سوچتا ہے کہ ذلت کے ساتھ اس کو قبول کرلے یا زندہ زمین میں دفن کردے" ابو حمزہ ایک رئیس تھا۔ اس کی لڑکی پیدا ہوئی تو اس نے گھر میں رہنا چھوڑ دیا رفتہ رفتہ دختر کشی کی رسم جاری ہوگئی لڑکی پیدا ہوجاتی تو اس کو میدان میں لیجاکر زمین کھودتے اور زندہ گاڑ دیتے اس کو عربی میں واد کہتے ہیں۔ ایک صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ اس نے آٹھ لڑکیاں زندہ دفن کیں۔

سیرۃ النبی جلد صفحہ ۲۳۱

باقی آئندہ

حکمائے عرب کے قدیم چٹکلے

(سید محمد نذیر حید رجعفری مجوّلا امام باڑہ ...) کہتے ہیں کہ خلیفہ متوکل عباسی کی ایک کنیز نہایت خوبصورت تھی اور وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ ایک دن وہ تمام بدن کے سستی معلوم ہوئی دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب تن کر انگڑائی لی تو پھر ہاتھ اوپر سے نیچے لا نہ سکی فوراً طبیب جمع ہوگئے بہت کوشش کی گئی لیکن کنیز کے ہاتھ اکڑے ہی رہے۔ ابن صباغ اودی حکیم کو فوراً بلایا گیا۔ حکیم نے کنیز کی حالت دیکھی اور کہا کہ اچھی ہوجائیگی مگر اس شرط سے کہ اس کو بالکل برہنہ کردیا جائے۔ خلیفہ یہ سن کر خفا ہوا۔ کر پھر پوچھا کہ اگر اس طرح اچھی نہ ہوئی تو حکیم نے جواب دیا۔ میری گردن مار دینا۔ خلیفہ کو مجبوراً یہ شرط منظور کرنا پڑی۔

کنیز ایک کمرہ میں بالکل برہنہ کردی گئی ابن صباغ کے ایک شاگرد کو وہاں بھیج دیا گیا۔ جس کے منہ پر لمبی داڑھی تھی کنیز نے اجنبی مرد کو آتا دیکھا تو شرم سے بے چین ہوگئی جھٹ اپنے کپڑوں کی طرف دوڑی اور انہیں اٹھا کر لپیٹنے لگی۔ اب اس کے ہاتھ ٹھیک ہوچکے تھے۔ ابن صباغ نے اپنے شاگرد کو بلالیا۔ خلیفہ نے شاگرد کی لمبی داڑھی دیکھی تو کہا کہ اتنی عمر میں بھی طبیب نہ بن سکا۔ حکیم نے بغیر جواب دئے شاگرد کی داڑھی پر ایک ہاتھ ڈالا داڑھی الگ ہوگئی خلیفہ نے دیکھا کہ اس کے سامنے مرد نہیں بلکہ ایک عورت ہے۔ جو مردانے کپڑے پہنے کھڑی ہے۔

دو آدمی ایک گھوڑے پر بیٹھے ہوئے تھے گھوڑا تیز چلا تو وہ آدمی جو پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ سرکتے سرکتے بالکل گھوڑے کی دم پر آگیا۔ وہ لگا چیخنے۔ ارے ارے! ارے ارے! روکنا! روکنا ارے ارے آگے جو بیٹھا تھا اس نے پوچھا کیوں! کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ گھوڑا ختم ہوگیا۔

دین بابی اور حاجی حسین قلی

مقالہ نہم

نومسلم حسین قلی نے اپنی کتاب منہاج الطالبین میں تعجب کا اظہار کیا ہے کہ باب اپنے وصیت نامہ میں خود کو اور کبھی ازل کو خدا کہا ہے مذکورہ وصیت نامہ خود باب کا لکھا ہوا ہے جو پروفیسر براؤن کو ازلیوں سے مل گیا اور جسکی براؤن نے اپنی انگریزی کتاب بابی مذہب کے مطالعہ کے لئے مواد میں دیا ہے۔ وصیت نامہ باب صاحب کی خاص آپ کشیدہ عربی میں ہے جس کا اردو ترجمہ ہے۔

یہ نامہ (یا کتاب بیان) خدائے مہیمن قیوم (باب) کی طرف سے خدائے مہیمن قیوم (ازل) کے لئے کہدے سب ہی خدا کی طرف سے ابتداء کے ہوئے ہیں اور اسی کے پاس پلٹینگے۔ یہ نامہ علی محمد سے جو تمام عوالم کے لئے ذکر ہے اس شخص کے لئے ہے جسکا نام وحید (حروف ابجد میں مطابق ہے (یعنی یحییٰ) اور وہ بھی تمام عوالم کے لئے خدا کا ذکر ہے۔ کہدے کہ سب بیان کے نقطہ سے ابتدا کرتے ہیں۔ اے وحید نام محفوظ رکھ جو کچھ کہ بیان میں نازل ہوا ہے اور اسی پر حکم دے کیونکہ تو بڑا راہ حق ہے۔

جب تک یہ لوگ بغداد میں تھے تو ازل ہی سب کا خدا اور باب کا جانشین تھا اس کا بڑا بھائی حسین علی بہاء فقط اس کا جبرئیل تھا کہ اس کے الواح (اور اس وحی) کو بابیوں کے مجمع میں لاکر پڑھتا تھا۔ ازل میں خدائی صفت یہ تھی کہ پردہ میں رہتا تھا کوئی اس کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس وقت ایران میں ہر بابی سیاسی مجرم مانا جاتا تھا اور جب بادشاہ کو معلوم ہو گیا کہ ازلی ایران میں تبلیغی کام جاری رکھا ہے تو سلطنت ترکیہ سے خواہش کی کہ بغداد سے جو ایران کے قریب ہے سیاسی مجرموں کو ایک دور مقام پر بھیجدے لہذا ترکیہ نے انکو اپنے یورپ کے ایک شہر ادریانوپل بھیجدیا۔ وہاں پر یکایک بہاء ایک لوح لاکر بابیوں کے مجمع میں پڑھا گیا جس کا یہ مضمون تھا کہ ازل کافر ہو گیا ہے اور باب کا جانشین بہا ہی ہے۔ اس میں بابی دو فرقے ازلی اور بہائی ہو گئے اور ان کا اختلاف بڑھ گیا لہذا سلطنت ترکیہ نے انکو الگ کر دیا کہ ازل اور ازلیوں کو جزیرہ قبرص بھیجدیا اور بہاء اور بہائیوں کو عکا میں بھیجدیا جو کہ فلسطین کا چھوٹا بندرگاہ ہے اور دونوں مقاموں میں سیاسی مجرمین نظربند ہوتے تھے۔ پینتیس برس بیشتر جب ترکی سلطنت مشروطہ ہو گئی تو سب سیاسی مجرمین آزاد ہو گئے تھے اس وقت بہاء کا انتقال ہو گیا تھا اور اسکے دونوں بیٹے عباس غصن اعظم اور محمد علی غصن اکبر بہاء نے جانشینی کے دعویدار ہو گئے لیکن عباس اپنا لقب عبدالبہاء رکھکر یورپ اور امریکہ کا سفر بھی کیا۔ ہندوستان میں جو بہائی ہیں۔ وہ سب غصن اعظمی ہیں۔ غصن اکبر میں انتظامی مادہ نہیں تھا اس کے مرید تھوڑے سے ہی رہگئے۔ ازلی صاحب میں بھی تبلیغی اور انتظامی مادہ کم تھا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایران ہی میں تھوڑے سے ازلی ہیں ہند میں اب تک ان کا کوئی مبلغ نہیں آیا۔ بہائیوں نے ازل کے متعلق جو کچھ مواد تھا اس کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔ میرزا جانی کاشانی ازلی مر گیا اس زمانہ سے اس کو اور اسکی کتاب نقطۃ الکاف کو بھول گئے۔ خود ازل کا نام تک نہیں لیتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ ....

...... قرۃ العین جو کہ برسوں خاوند کو چھوڑ کر ازل کے ساتھ رہا اور ازلی مذہب میں بہائیوں کے عقیدہ میں تو نیا [illegible] خود تشت ہے اور اس کے معلومات اور فارسی اشعار بے نظیر ہیں۔ آئندہ مقالات میں اس کے معلومات اور اشعار کے بارے میں بحث کی جائیگی۔ عباس عبدالبہاء کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کا فرزند ذکور نہیں تھا۔ لہذا اس کا نواسہ شوقی افندی جانشین ہو گیا اور اپنا لقب ولی امر اللہ رکھا۔ غنیمت ہے کہ انہوں نے اب تک خدائی کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ لیکن نوجوان ہے۔ وقت باقی ہے۔ باب اور ازل دونوں خدا تھے بہاء صاحب بھی ان سے کم نہیں تھا ایک وحی میں (جس کو وہ لوح کہتے ہیں) کہا ہے۔ لا الہ الا انا المسجون الفرید یعنی کوئی خدا نہیں ہے۔ سوائے میرے جو زندان میں ہوں اور تنہا ہوں اپنے ایک سالگرہ کے موقع پر لکھا ہے۔ الیوم ولد فیہ من لم یلد ولم یولد (آج وہ دن ہے جس میں وہ پیدا ہوا جو کبھی بچہ پیدا نہیں کیا اور کسی کا بچہ نہیں ہے) یعنی خدا۔ بہائیوں کی تشکیل اور انتظام قابل تعریف ہے کہ سب کے نام اور کام ولی امر اللہ کے دفتر میں ثبت ہیں۔ جس جگہ پہنچ بہائی اشخاص ہوں۔ وہ ایک محفل سے وابستہ ہیں اور چھوٹے محفلیں کوئی بڑے محفل سے وابستہ ہیں اور چھوٹے محفلیں کوئی بڑے محفل سے مربوط ہیں اور بڑے محفلیں مرکزی محفل سے مربوط ہیں۔ محافل زنجیر کے حلقے ہیں اور زنجیر کا سرا ولی امر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہر مستطیع بہائی کو زکوۃ دینا فرض ہے جسکا ایک حصہ محل کے بہائیوں کے لئے صرف ہوتا ہے اور باقی مرکز کو بھیجدیا جاتا ہے اگر مسلمانوں میں ایسا تبلیغی انتظام ہوتا تو وہ تمام دنیا کو مسلمان بنا سکتے تھے۔ بہائیوں میں نو کا عدد اس وجہ سے مقدس ہے کہ بہاء کا عدد حروف ابجد میں نو ہے۔

پیغمبروں کے لطائف بسلسلۂ انتخاب [illegible]

ایک بار ہارون رشید کے دربار میں ایک مدعی نبوت پیش کیا گیا۔ رشید نے پوچھا تو بولا "جی ہاں، میں نبی کریم ہوں"۔ پوچھا:۔ "دلیل" بولا "آپ جو فرمائیں" رشید نے کہا:۔ "میں چاہتا ہوں کہ یہاں جتنے بے ریش و بے بروت غلام کھڑے ہیں ان سب کے اسی وقت داڑھیاں نکل آئیں"۔ جواب دیا:۔ "بھلا اس میں کیا خوبی ہے کہ ان کے خوبصورت چہرے داڑھی نکال کے خراب کئے جائیں۔ ہاں یہ معجزہ دکھا سکتا ہوں کہ یہاں جتنے داڑھی والے اس وقت موجود ہیں، ان سب کی داڑھیاں غائب کر دوں"۔

یہ سنکر رشید بہت ہنسا اور اسے انعام دے کر رخصت کر دیا۔

ایک اور مدعی نبوت کو مامون کے سامنے لایا گیا اور جب اس سے معجزہ طلب کیا گیا تو کہا "میں سنگریزے پانی میں ڈالتا ہوں، اگر گھل جائیں تو جانئے میں سچا نبی ہوں" مامون نے کہا "منظور" اس نے ایک کٹورے میں پانی بھر کر سب کے سامنے سنگریزے ڈالے تو وہ گھل گئے۔ مامون نے کہا یہ اصلی سنگریزے نہ تھے، ہم جو سنگریزے دیں، انہیں گھلا دو تو جانیں"۔ بولا:۔ "نہ تم فرعون سے بڑے ہو اور نہ میں موسیٰ سے۔ فرعون نے موسیٰ سے کب کہا تھا کہ تمہارے عصا کی سند نہیں، ہم جو عصا دیتے ہیں اسے اژدہا بناؤ تو جانیں"۔ مامون اس لطیفہ پر بہت ہنسا اور اسے انعام دیکر رخصت کیا۔

خلیفہ معتصم باللہ کے پاس ایک مدعی نبوت کو گرفتار کر کے لایا گیا۔ خلیفہ نے پوچھا۔ تم کس کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہو۔ بولا۔ آپ کی ہدایت کیلئے۔ معتصم بولا۔ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ تم کمینے اور احمق ہو۔ بولا۔ جی ہاں، یہ تو قاعدہ ہی ہے کہ جیسے لوگ ہوتے ہیں ویسے ہی پیغمبروں کے پاس بھیجے جاتے ہیں۔

یہ جواب سنکر معتصم ہنس پڑا اور اسے رہا کر دیا۔

ختم شد

حیدرآباد کی خبریں

کرفیو کے اوقات ۲۳ ستمبر سے

یکم اکتوبر تک کرفیو کے اوقات ۸ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک رہیں گے

ناظمان اول فوجداری کے اختیارات

حیدرآباد ۳۰-۲۳ ستمبر۔ بہ نفاذ ان اختیارات کے جو سرکار عالی کو تحت دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری بابتہ سنہ ۱۳۲۹ف حاصل ہیں بلدہ ناظمان فوجداری بلدہ کے علاوہ حسب ذیل عہدہ داروں کو بھی جو بلدہ کے اطراف دس میل کے رقبہ کے لئے ناظمان اول فوجداری مقرر کیا جاتا ہے اور ان کو حسب دفعہ ۲۱۸ ضابطہ فوجداری اختیارات سرسری استعمال کرنے کا مجاز کیا جاتا ہے۔ (۱) محمد ولی اللہ صاحب (۲) حفیظ الکبیر خان صاحب (۳) بدرالدین صدیقی صاحب (۴) خالد عبدالرحیم صاحب (۵) رضا محمد خان صاحب (۶) بالکشن راؤ صاحب (۷) وینکٹ راؤ صاحب (۱۰) مستنصر علی صاحب (۱۱) عزیزالدین احمد خان صاحب

تنقیح بلا امتیاز مذہب و ملت

حیدرآباد ۲۳ ستمبر۔ سکندرآباد پریڈ گراؤنڈ بلارم اور اس سے متصلہ حصوں سے گزرنے والوں کی تنقیح ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ وہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہے۔ ارباب فوج تنقیح کے موقعہ پر یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ کون کس مذہب کا ہے وہ صرف فوجی گورنر کے احکام کی تعمیل کر رہے ہیں ریل گاڑی جو بلارم کیولری بارکس رام کشنا پورا اور رحیم پل سے گزر رہی ہیں ان مقامات کے اسٹیشنوں پر فوجی دستے جو تنقیح کر رہے ہیں وہ انتہائی شریفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوتی ہے بحران سے فائدہ اٹھا کر جو غنڈہ گردی ہو رہی تھی فوج نے اس پر قابو پا لیا۔

غنڈہ گردی کو قوت کے ساتھ دبا دیا جائے گا

حیدرآباد ۲۳ ستمبر۔ بلارم رزیڈنسی میں کل سہ پہر ایک صحافتی ملاقات میں فوج کے ایک ذمہ دار عہدہ دار نے یہ یقین دلایا کہ غنڈہ گردی اور شر پسندوں کو قوت سے دبا یا جائیگا۔ قانون پسندوں کی ہر طرح حفاظت کی جائے گی۔ اس فوجی عہدہ دار نے یقین دلایا کہ شکایات پر فوری توجہ کی جائے گی

حیدرآباد کا غیر فوجی نظم و نسق

حیدرآباد ۲۳ ستمبر۔ ہندوستانی اعلیٰ کمان عہدہ دار اور حیدرآباد کے فوجی گورنر جے۔ این۔ چودہری کے درمیان ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس کے بعد مسٹر بھلے کو حیدرآباد کے غیر فوجی نظم و نسق کا اعلیٰ عہدہ دار مقرر کیا گیا

پولیس کی جماعتیں

حیدرآباد ۲۳ ستمبر۔ پولیس کی جماعتوں کو مختلف اضلاع پہنچایا جا رہا ہے جہاں وہ قیام امن کے سلسلہ میں اپنا کام شروع کر دیں گی۔ حیدرآباد کی پولیس اور فوج کو راست فوجی گورنر کے تحت کر دیا گیا ہے

محکمہ اطلاعات کی ارم منزل میں منتقلی

حیدرآباد ۲۳ ستمبر۔ محکمہ اطلاعات حکومت سرکار عالی کل بتاریخ ۲۱ آبان ۱۳۵۸ف سے ارم منزل واقع سوماجی گوڑہ میں منتقل ہو گیا ہے

رہبر دکن اور وقت ۳ ستمبر۔ روزنامہ رہبر دکن اور وقت کی مسدودی تا اطلاع ثانی عمل میں آئی ہے مسدودی کے احکام ان اخبارات کو گذشتہ رات کے (۱۲) بجے وصول ہوئے۔

ریلوے لیسن

حیدرآباد ۲۳ ستمبر۔ اطراف بلدہ اور بعض مضافات کی ریلوے لیسن جو مسدود تھیں پھر سے جاری ہو گئی ہیں

انسپکٹر جنرل پولیس کا جائزہ

حیدرآباد ۲۳ ستمبر۔ مسٹر پاترو جو ریاست حیدرآباد کے انسپکٹر جنرل پولیس مقرر ہوئے ہیں انھوں نے آج اپنی خدمت کا جائزہ حاصل کیا۔

مسٹر منن کی باریابی

حیدرآباد ۲۵ ستمبر۔ ریاستی محکمہ کے معتمد مسٹر وی۔ پی۔ منن نے اپنے قیام حیدرآباد کے موقع پر اعلیحضرت بندگانعالی کی پیش گاہ میں دو مرتبہ شرف باریابی حاصل کیا۔

فوجی گورنر کی باریابی

حیدرآباد ۲۵ ستمبر۔ فوجی گورنر مسٹر جے۔ این۔ چودہری حضور پر نور کی پیش گاہ میں کل باریابی سے مشرف ہوئے۔

خانہ تلاشیاں

حیدرآباد ۲۳ ستمبر تاریخ مقررہ تک اسلحہ داخل کئے جائیں اور اگر کسی کے پاس اسلحہ کے ذخائر کی اطلاع ملی تو فوجی گورنر کے حکم سے خانہ تلاشی لی جائے گی اس سلسلہ میں گذشتہ رات دکن ریڈیو سے فوجی گورنر کا ایک انتباہ نشر کیا گیا کہ انھوں ہتھیار واپس کرنے کی جو مدت مقرر کی ہے اس تاریخ تک عوام ہتھیار واپس کر دیں۔ فوجی گورنر نہیں چاہتے کہ خواتین کو تکلیف ہو اور گھروں کا امن و سکون برباد ہو جائے۔ ... عوام کے تعاون پر ہے

عہدہ داران کوتوالی

حیدرآباد ۲۴ ستمبر۔ عہدہ داران کوتوالی جو منتقر اضلاع سے بلدہ حیدرآباد آگئے تھے ان کو اپنے مستقر پر فوری روانہ ہونے کے احکام دئے گئے ہیں۔

دیندار انجمن اور حیدرآباد کمیونسٹ پارٹی پر پابندی

حیدرآباد ۲۶ ستمبر۔ اورینٹ پریس باور کرتا ہے کہ دیندار انجمن اور حیدرآباد کمیونسٹ پارٹی پر جس میں اس کے ملحقہ ادارہ جات بھی شامل ہیں حکومت نے پابندی عائد کر دی ہے۔

فوجی گورنر حیدرآباد

فوجی گورنر میجر جے۔ این۔ چودہری کی مدد کیلئے ہندوستان کے کئی صوبوں سے سینیر عہدہ دار حیدرآباد آ رہے ہیں۔

تقریباً ایک لاکھ اسلحہ کی حوالگی

حیدرآباد ۲۶ آبان۔ آج حیدرآباد میں اسلحہ کی واپسی کی تاریخ ختم ہو گئی باور کیا جاتا ہے کہ بندوق اور ریوالور اور دوسرے اسلحہ کی تعداد تقریباً ایک لاکھ سے زاید ہے جنھیں حیدرآباد کے پرامن شہریوں نے ملٹری گورنر کے حکم کی بنا پر واپس کیا۔

حیدرآبادی مسلمانوں کو حج بیت اللہ کے لئے خصوصی سہولتوں کی فراہمی

سکندرآباد ۲۷ ستمبر۔ میجر جنرل جے۔ این۔ چودہری فوجی گورنر حیدرآباد نے (۱۲) حیدرآبادی مسلمانوں کو حج بیت اللہ کے سلسلہ میں خصوصی سہولتوں کی منظوری دی ہے یہ مسلمان حج بیت اللہ کے لئے بیحد مشتاق و بیقرار تھے اور انھوں نے فوجی گورنر سے ضروری امداد کی اپیل کی تھی چنانچہ فوجی گورنر نے درخواست گزاروں کو بمبئی تک ریل کے ذریعہ سفر کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کر دئے ہیں۔ جہاں سے وہ بحری جہاز کے ذریعہ عازم مکہ معظمہ ہوا گئے۔

سات ہزار عربوں کو غیر مسلح کر دیا گیا

حیدرآباد ۲۸ ستمبر۔ (۷) ہزار عربوں کو جو اضلاع کے مختلف حصوں پر مامور تھے۔ فوج اور پولیس نے بے ہتھیار کر دیا اور (۲) ہزار پٹھانوں کو بھی غیر مسلح کر دیا

اسلحہ کی واپسی میں مزید توسیع

حیدرآباد ۲۸ ستمبر ۲۶ ستمبر سے اسلحہ کی واپسی میں مزید ایک ہفتہ کی توسیع کر دی گئی ہے قانون اسلحہ سرکار عالی کی تعریف میں جو اسلحہ آتے ہیں انھیں واپس کر دیا جائے۔

نئی حکومت

حیدرآباد ۲۸ آبان ''یونین نیوز'' کو معلوم ہوا ہے کہ نئی حکومت تشکیل پا رہی ہے جس میں دو ہندو عہدہ دار ہونگے جبکہ حالات پر پوری طرح قابو پا لیا جا کر ملک کا امن و سکون اپنی سابقہ حالت پر عود کر آجائے گا۔ سوامی رامانند تیرتھ پرسوں حیدرآباد واپس ہو رہے ہیں سوامی جی دہلی میں اسٹیٹ کانگریس کی مجلس عمل کے اجلاسوں میں شرکت کی تھی اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی حکومت ریاستی وفد کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے سرکاری اعلان کی عنقریب توقع کی جا رہی ہے۔

ہتھیاروں کی واپسی پر تاثرات

حیدرآباد ۲۸ ستمبر۔ اسلحہ کی واپسی کے سلسلہ میں ایک فوجی ترجمان نے کہا کہ ہندوستان کی تاریخ میں پرامن طریقہ سے اتنے زیادہ ہتھیار کبھی حکام کے حوالے نہیں ہوئے۔

حسب الحکم ملٹری گورنر حیدرآباد

حسب ذیل اضلاع سرکار عالی میں جدید عہدہ داران ہند کے مختلف

مطبوعات کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

مراثی

ہلال محرم یعنی شش ترکیب حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۲ رباعی ۱۰ نوحے ۳۰ سلام ۹ مراثی ۴۲ مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک حجم ۲۰۴ صفحہ کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۶۵ سوز ۶۰ سلام ۸۰ مرثیے تا راجی خیام سے واپسی اہل حرم مدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم۔ ۹۵ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک صفحہ ۳۲۰ کھرد ہے

ہلال محرم حصہ چہارم۔ تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بیمثل بکی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۵۴۰ چکنا کاغذ ۳ کھرد ہے

ہلال محرم حصہ پنجم۔ ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵ سلام ۵۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام و ملاقات ہند تک کے بیمثل بکی سوز خوانی کے مرثیے حجم ۴۶۰ چکنا ہے کھرد ہے۔

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم مدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و بکی مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے کھرد ہے۔

ہلال ماتم ۷ سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا ۸ کھرد ۸ ہے۔

فغان بر جیس ۱۱ رباعی ۲۰ سلام ۲ خمسہ ۲ مرثیے منبر خوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کھرد ہے۔

سفیر ماتم ۱۰ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۲ چکنا کاغذ ۱۲ کھرد ۸ ہے۔

سبع مثانی۔ مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ انتخابی مرثیے صفحہ ۲۹۲ کاغذ کھرد ہے۔

شہید غم	۸
اشک غم	۸ ، ۸
صحیفۂ ماتم	۸ ، ۸
زندان شام	۸
کامیاب بستہ	۸ ، ۸
غیر منقوط مرثیے	۸

نوٹ

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر و شعر لکھنوی وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۲۷۶ کاغذ چکنا ہے کھرد ہے

نوائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ صفحہ ۶۸ کھرد ۱۰ ہے

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹ کاغذ چکنا ہے

حصہ دوم۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰ کاغذ چکنا ہے

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۴۹ نوحے صفحہ ۳۰ کاغذ چکنا ہے ہر حصہ یکجائی ہے۔

فکر منظوم نوحہ جات ماسی محرم ۱۶۶ نوحے صفحہ ۲۱۳ کاغذ ۱۲

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش مجموعہ نوحہ جات عصمت جو نوحہ گوئی میں یگانۂ روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہند و دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۱۴۴ کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۵۲ نوحے صفحہ ۳۲ کاغذ کھرد ہے

ساغر آل عبا۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ہے۔

تسکین فاطمہ ۳ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول ۲۰ نوحے ۱۰۶ صفحے چکنا کاغذ ہے۔

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ ہے

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کھرد ہے۔

بیاض اہل ماتم۔ نوحہ جات لائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ

حصہ دوم ۵۵ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ۸ کھرد ۶

قرۃ غم۔ نوحہ جات ضامن مرحوم جدید ۳۰۰ صفحے چکنا کاغذ ہے۔

طوفان درد۔ نوحہ جات فرزند ۱۰ نوحے صفحہ ۱۴۲ کھرد کاغذ ہے۔

وسیلۂ بخشایش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے صفحہ ۸ چکنا ۸ کھرد ۶۵

چودہ ساغر حصہ اول۔ چودہ مشہور شعرا کے ۴۸ بیمثل رقت آمیز نوحے صفحہ ۲۲ ہے

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ہے

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر ہے

سرمایۂ غم۔ نوحہ جات باقر رضوی ہے

اوراق غم۔ نوحہ جات حکیم شیدا ۶

معراج غم نوحہ جات رعد چکنا ۸ کھرد ہے

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن ۲

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے صفحہ ۲۵ چکنا ہے

پیام شہادت۔ نوحہ جات حکیم بسمل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۶۴ نوحے ۲۶۴ صفحہ چکنا

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسنین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا ہے کھرد ہے

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ۔

ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۳۳۶ صفحہ قیمت ہے

آخر رمضان تک برعایتی قیمت ہے

روح السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث اخلاق میں ایک بیمثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے

اقوال اہل بیت نبی مختار در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۵۸ کاغذ چکنا ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات۔

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کھرد ۴ ہے

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی معاد آخرت از لائق صاحب مرحوم صفحہ ۵

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد ناد علی۔ ۴

جذبات عقیدت روپ کنواری کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیر ۴

خلوص انتیس مناجات ۳

اخلاص نفیس مناجات ۴ ، سلام

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت ہے

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰

سوانح شہید ثالث ۴

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴ چکنا ۶ کھرد ۴

حیات ماہ لقا سوانح عمری چندا بی بی مخاطب بہ ماہ لقا بائی ۴

نقشہ ایران رنگین ۸ ، سادہ ۴

سوانح زندہ شاہ مدار ۱

رہبر عراق و ایران مولفہ مولوت صاحب حیدری جنتری ۔ ۴

عراق و ایران

سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خاں رئیس سنگی پلی ضخامت صفحہ ۵۰ تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر قیمت ہے

سفرنامۂ عراق

از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین سفرنامہ ۴

ذخیرہ

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہونے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہوجائے روانگی سے مجبوری ہے دیکھا۔ پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصولڈاک و پیکنگ معاف

تصوف عربی

روپیہ

مراۃ العارفین فی ملتمس الامام زین العابدین ١
یواقیت والجواہر وبہامشہ کبریت الاحمر ٨
احیاء العلوم جز ثانی و ثالث ١٠
کتاب المختار فی کشف الاسرار ٨
شرح فصوص الحکم شیخ داؤد قیصری ٨

تصوف فارسی

رشتہ معنوی فی شرح مثنوی ١٠٨
مثنوی صفوۃ الصفا ١٢
مثنوی مع کشف الابیات ١٥٠
طبع ایران قطع کلاں
ایضاً قطع خورد ٧٥
طاقدلیس نراقی ٥
شرح گلشن راز طبع ایران ٨
زبدۃ الاسرار " ٦
گنجینۃ الاسرار " ٣
مثنوی گنج زر " ٥
بے سرنامہ شیخ عطار " ١
اسرار التصوف ٥
مثنوی خط وصال ٢٠
صراط المستقیم ٢
مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز ٤
اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید ۔ ٢٠
گرانمایہ مثنویات تصوف ٢
حدیقہ حکیم سنائی ١٥
معمولات مظہریہ و محبوب العاشقین ١
کیمیائی سعادت ٣
آدم نامہ ١
حقیقت گلزار صابری و شرائط الوسائط ۔ ٥

مطالب رشیدی ٢
مثنوی بحر الحقایق ٦
نالہ عندلیب جلد اول ١٠
لب لباب مثنوی ٣
تحفۃ الاحرار جامی ١
معدن الجواہر ٤
عین المعانی ٣
انوار الرحمن لتنویر الجنان ٢
اخبار الاخیار فی اسرار الابرار ٤
مکتوبات خواجہ محمد معصوم ٥
ہدیہ محمدیہ ٣
کلمات طیبات ٢
مطالب غربیہ ٦
ذوق روحانی ٣
جواہر غیبی ٨
فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والثواب ۔ ١٠
جواہر السلوک ١٥
جواہر الحقایق ١٥
زکات العاشقین و دیوان مسعود ٨
شرح لوائح جامی و عین المعانی ٥
معین الاولیاء در حالات خواجہ معین الدین چشتی ٨
مثنوی معنوی خط میرزا عبدالحکیم ککسی طبع برلن ۔ ٥٠
مثنوی نہر تسنیم و مرہم بہ آزار العشق ١
منطق الطیر عطار ٣
مکتوب اشرفی ٨

مقالات الطریقت ٣
شرح کلام ربانی ٤

تصوف اردو

ترجمہ مرغوب جذب القلوب ٣
تجلیات سماع فی اباحۃ السماع ١
دل بہلانے والی کتاب ٣
فیض سبحانی ترجمہ فتح ربانی ٤
مخزن الکرامات ترجمہ معدن الجواہر ٤
مثنوی صراط المستقیم ٢
حقیقت الانسان ٢
حکایات الصالحین فی محاسن المحسنین ٤
پیراہن یوسفی شرح و ترجمہ مثنوی ٢٠
مقالات الطریقت ٣
مرشد کامل و پیر صادق ٣
مخزن معرفت ١
کنز مخفی ٢
تبویب تربیۃ السالک ١٢
عیون المعارف ٤
المنظر ٢
افضل الشمائل ترجمہ احسن الخصائل والسراج الصدر ۔ ٤
رفع الاشتباہ عن صفات الصوفیہ ٢
اعجاز غوثیہ و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار و گلدستہ کرامات ۔ ٤
سبع اسرار فی مدارج الاخیار ٢
ضیاء السلوک فی شرح مثنوی نور وحدت حصہ دوم و ہدایۃ الطالبین ۔ ٤

مذاق العارفین و مراد العاشقین ١
تحفۃ الہند ٢
آئینہ محبوب ١
آئینہ حقیقت و خورشید معرفت ١
رہنما ابرار ٤
مکتوبات حضرت یحیی منیری ٥
عزیز الآخرۃ ٣
تحفہ سبحانی ٦
تجلیات رحمانی ٢
فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والثواب ١٥
خلوت محبوبیہ و مفتاح الخزائن و مجالس کلیمی ۔ ٥
ترجمہ فتوحات مکیہ جلد اول ٦
دسبیل الرشاد و کشکول کلیمی و اسرار القرآنیہ ٥ حصہ و اسرار التوحید ۔
کتاب مرقوم شرح مثنوی مولانا روم حصہ دوم ٨
شرح مثنوی مولانا روم از بحر العلوم دفتر پنجم و ششم و نہایۃ البیان و مسالک البصیرہ آلسیر ہالیت ١٥
١٥ ٨
انوار العارفین از عابد میاں ١٥
کشف المحجوب ترجمہ فیروز الدین ٥

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ عربی

شمس المعارف الکبری طبع مصر ١٥
ایضاً طبع بمبئی ١٢
کنز المکتوم فی اسرار النجوم ١٢

تعبیر الرویا ٢
شمس المعارف صغری ١٥
کتاب الاکسیر برکلاتس ٨
رسالہ غرائب طبع مصر ١٥
تعبیر نامہ ابن سیرین ٥
قرعۃ الانبیا ١٠
قرعہ شیخ محی الدین ٨
علم الاکسیر ٤
ثمرۃ الفنون در کیمیا ٤
ابو معشر فلکی ٢٠
غایۃ الاختصاص ١٠

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ فارسی

منتخبات محمدی ١٠
منتخبات باقری ١٢
مجمع الدعوات کبیر ١٢
مجمع الدعوات ١٥
جامع الدعوات طبع بمبئی ٥
ایضاً طبع لاہور ٣
حرز الامان من فتن الزمان ٣٥
خلاصہ ہاشمی در علم تقویم ٤
جفر جامعیہ ٢
اسرار النقاد ١
مصحمات افلاطون ٢
حل المشکلات حکیم مطلق ٢
قانون الحکما ٢
طلسم اسکندر ذوالقرنین ١
اساطیر الاولین ٤
منثور و منظوم رسالہ جفر ٥
محصولڈاک اس کے علاوہ ہے
لیکن پیشگی قیمت آنے پر محصولڈاک معاف

جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اس ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا
لہذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمائیے ۔
اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپکا چندہ ختم ہوگیا آیندہ پرچہ ذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی مذہبی فرض ہوگا ۔
اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کر کے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالئے ۔
واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید کہ آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہونگے ۔
نوٹ ۔ آئندہ سے وی پی واپس کرنے والوں کا نام اخبار میں شائع کیا جائیگا ۔

٢٠٤ M5126
رجسٹرڈ نمبر انڈیا اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ٢٦٦

مرزا اعلا بیگ

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۲۶۶)
رجسٹرڈ نمبر... انڈیا [illegible]

ارشاد
ہفتہ وار
چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسام

مہتمم
محمد حسین

جلد ۱۸ | ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳ آذر ۱۳۵۸ف م ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء یوم جمعہ | نمبر

تحصیل حاصل

شاعر اہل بیت علامہ نجم آفندی

عشق نے سر رکھدیا قدموں پہ منزل دیکھ کر
حسن نے دل دیدیا انسان کامل دیکھ کر

دین حق نے ساری دنیا میں اذاں دی کھینچ کر
کافری نے کرویں لیں اپنا قاتل دیکھ کر

اک نبی تنہا اک وصی تھا حق کی تنہا نگاہ
مسکرایا دیر تک تکمیل کو بل دیکھ کر

کر گیا تطہیر کعبہ حسن مولود حرم
ذرہ ذرہ کو خراب نقش باطل دیکھ کر

چل پڑا اس کے اشارہ پر سفینہ کربلا کا
ڈوب رہا تھا دریائے غم کا ساحل دیکھ کر

قصر لرزے بت گرے سینوں میں دل تھرا گئے
ایک ٹھوکر ماری دنیا کو غافل دیکھ کر

ایک ہاں والے نے اپنا دل بھی شامل کر دیا
ایک ہاں کو ساری دنیا کے مقابل دیکھ کر

دست ہمت پر تصدق ہو گئیں آسانیاں
حل مشکل دیکھ کر حلال مشکل دیکھ کر

یا علی تھے یا محمد چودہویں معصوم تک
امر حق تھم گیا تحصیل حاصل دیکھ کر

ختم کا وہ منبر و چاند لگے وہ پیچھے آفتاب
محو حیرت ہو گئی محفل کی محفل دیکھ کر

مشتری ہے خود ازل سے خالق جن و بشر
ان کی چادر آئی بشر کو بھی گردن دیکھ کر

جو سر چوکھٹ پر نجف رکھدیا آگئی
پاؤں پھیلائے تو لالے بھی منزل دیکھ کر

مشکلیں دنیا کی اور مشکل کشا سے التماس
چھا لی ہے ایک مشکل اس قابل دیکھ کر

بے تحاشا مانگ لی اک دن دعا مرگ بھی
نجم ہم نے زندگی کا عہد مشکل دیکھ کر

اداریہ

غدیر خم سے ایک پیمانہ!

ایسے زمانہ میں جب کہ سیاست کو بلا امتیاز حق و ناحق حصول مقصد کا ایک ہی ذریعہ سمجھا جا رہا ہو، کیا اس امر کا اعلان ضروری نہیں ہے کہ سیاست دراصل حقیقت اُس انتظامی قابلیت کا نام ہے جو مبدا فیاض کی طرف سے مدنیت و اجتماع کی حفاظت کے لئے کسی انسان میں ودیعت کی جاتی ہے اور جس کے آثار کسی ملک و قوم کی اصلاح کے ضمن و دوران میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اسی صلاحیت کو بدرجہ کمال ایک ذی مرتبت انسان میں پاکر دوسرے فوق البشر نے ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کو اعلان کیا تھا۔

"میں خدائے تعالیٰ کی حمد اُن نعمتوں کے سبب سے کرتا ہوں جو مجھ میں پائی جاتی ہیں اور اس امتحان و بلاکی وجہ سے جو میری عترت اہلبیت پر ہونے والی ہے اور دنیا کے ناگوار مصائب اور آخرت کے مہالک پر میں اُسی سے مدد چاہتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے"

پھر خدائے تعالیٰ کی ذات سے زمانہ کو متعارف کر کے ارشاد فرمایا۔

"میری اہلبیت بہترین امت ہیں اور میرے علم کے حامل اور میرے اسرار کے خازن، اور یہی بموجب ارشاد خدا تمہارے حاکم ہیں — اور میں پروردگار کے حکم سے تم کو بجز اس کے کوئی حکم نہیں دیتا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں اس کے علیؑ مولیٰ ہیں"

اس قطعی حکم کے بعد دعا فرمائی گئی:—

"خدایا! دوست رکھ اُن کو جو اہلبیت کو دوست رکھیں اور دشمنی کر اُن سے جو اہلبیت سے عداوت رکھیں۔ اور مدد کر اُن کی جو آل رسولؐ کی مدد کریں اور ذلیل و خوار کر اُن سب کو جو اہلبیت کی عزت کے درپے ہوں"

لیکن سنہ ۱۰ھ کے انسان ایمائی انداز بیان کی خوبیوں کو کب سمجھ سکتے تھے؟ اسی لئے پھر ایک بار اعلان فرمایا۔

"ایہا الناس! خدا نے مجھ پر تین بار وحی نازل فرمائی کہ علیؑ سید المسلمین و امام المتقین ہیں۔ جس امر پر میں منجانب خدا مامور تھا، اس کی میں نے تبلیغ کی۔ اب میں تم لوگوں کو اہلبیت کے ساتھ چھوڑتا ہوں اور اُن کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اور اپنے لئے اور تمہارے لئے خدا سے مغفرت چاہتا ہوں"

ہم نے اوپر جس خطبۂ رسالت کے اقتباسات کو درج کیا ہے، وہ توضیح للّالی سے ماخوذ ہیں — یہ خطبہ بہت طویل ہے اور جس بحر بیکراں کے لئے سفینہ چاہئے اُسے چند سطروں یا صفحوں کے کوزہ میں کیسے بند کیا جا سکتا ہے؟ پھر بھی یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ پیمانہ غدیر خم سے بھرا ہے جس میں بادۂ معرفت پڑی چھلک رہی ہے اور جس نے ایک ہی جرعہ کی پی کر غالبؔ نے کہا تھا ؎

غالبؔ ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیٔ بوتراب میں

مگر زمانہ نے دیکھ لیا کہ حق پرستی بہت جلد سرمایہ پرستی سے بدل جاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ملوکیت کا اضافہ ہوتا ہے اور وہ بھی اس شان سے کہ ذاتی اغراض کے محور پر عالم اسلام گھومتا ہے۔ مصر، عراق اور شام اقتدار کا مرکز بن جاتے ہیں۔ اسلام کی سادہ غریب داستان یکایک شاہانہ شان و شوکت، ملوکانہ طمطراق، سیاسی جوڑ توڑ، مکاری، چالبازی اور اپنے مفاد کے لئے قوم و مذہب کے مفاد کو پامال کرنے سے عبارت ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور یہی حالت آج بھی ہے!

اسی وجہ سے تو ہم یہ کہنے پر مجبور بھی ہو رہے ہیں کہ سیاست جائز و ناجائز کے امتیاز کے بغیر حصول مقصد کا نام ہے — اور ملک و قوم کی اصلاح کا تو کسی کے سامنے کوئی سوال ہی نہیں، لیکن دنیا کی ملوکیت پسندی کا انجام اب سب کی نظروں کے سامنے ہے — وہ دنیا جس نے اپنی عاقبت نااندیشی سے اپنے "امام" کو نہیں پہچانا اور جس کو شاعر مشرق علامہ اقبالؔ نے پوری طرح محسوس کر کے کہا ؎

چوں خلافت رشتہ از قرآں گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت!

مگر سچ ہی تو ہے کہ قدح خوار کا ظرف بھی کوئی چیز ہے اور بادہ کشی کی توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے! پھر گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس میں دنیا ایسے انسانوں سے خالی بھی نہیں رہی جنھوں نے ہر آزمائش و ابتلا کی منزل میں یہی کہا ؎

ز مشرق تا بمغرب گر امام است
علیؑ و آلِ او مارا تمام است

لیکن دنیا اب ایسے "اہل نظر" کے لئے ترس رہی ہے جو غدیر خم سے اپنے پیمانہ کو بھر کے اپنے وجود کو "مشغول حق" پاتے تھے۔ اور پھر دعوت عام دیتے تھے ؎

بیا کہ قاعدۂ آسماں بگردانیم

حجۃ الوداع اور خم غدیر

سنہ ۱۰ ہجری (غالباً ۶۳۲ء) میں ۲۵ ذیقعدہ کو حضرت رسول خدا صلعم ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کے ساتھ آخری حج کرنے مکہ کی طرف تشریف لے چلے اور ۴ ذی الحجہ کو وہاں پہونچ گئے۔ کل بی بیاں اور جناب سیدہ بھی ساتھ تھیں اس کے قبل حضرت علیؑ کو یمن کی طرف بھیج چکے تھے جو وہاں لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کے بعد مکہ واپس آئے تو آنحضرت سے ملاقات ہوئی۔ جو کچھ یمن میں گزرا آپ نے بیان کیا۔ آنحضرتؐ ان حالات اور حضرت علیؑ کی ملاقات سے بہت خوش ہوئے اور پوچھا تم نے کیا نیت باندھی ہے۔ عرض کی یہ کہ جو نیت رسول اللہ نے باندھی ہے وہی میری نیت بھی ہے اور ۳۴ اونٹنیاں لایا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اللہ اکبر ۶۶ میں لایا ہوں (اس طرح ۱۰۰ ہو گئیں) اے علیؑ تم حج۔ قربانی اور مناسک حج میں میرے شریک ہو۔ غرض حج و قربانی سے فارغ ہو کر آنحضرت ۱۴ ذی الحجہ کو مکہ سے مدینہ چلے۔ راستے میں قریب حجفہ مقام خم پر ۱۸ کو پہونچے جہاں ایک تالاب غدیر تھا تو یہ آیۃ اتری یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس اے رسول تمہیں جو حکم بھیج دیا گیا ہے اسے اب پہونچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو سمجھا جائیگا کہ رسالت کا کوئی کام نہیں کیا اور اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچائیگا (پ ۶ ع ۱۴) حضرت فوراً اتر پڑے اور زمین کو صاف کرا کے اونٹ کے پالانوں کا ایک منبر طیار کرایا پھر اس پر حضرت علیؑ کو لے جا کر ایک خطبہ فرمایا جس میں یہ بھی ارشاد کیا کہ میں تمہارے درمیان دو امر عظیم چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک قرآن دوسرے میرے اہلبیتؑ۔ اگر تم لوگ ان دونوں کی پیروی کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ان میں ایک دوسرے سے بزرگ ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم لوگ ان دونوں سے کسی طرح پیش آتے ہو اور ان کی رعایت حقوق کس طرح کرتے ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچ جائیں۔ پھر فرمایا لوگو! کیا میں تمہارے نزدیک تمہارے نفسوں سے اولیٰ نہیں ہوں؟ سب نے کہا بیشک ہیں۔ تب آپ نے فرمایا جس کے نفس سے میں اولےٰ ہوں علیؑ بھی اوس کے نفس سے اولےٰ ہیں اور حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا اور اتنا بلند کیا کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر فرمایا۔ من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار جس کا میں مولا ہوں یہ علیؑ بھی اس کے مولے ہیں۔ اے اللہ جو ان کو اپنا مولا سمجھے تو اس کو دوست رکھ اور جو ان سے دشمنی رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ جو ان کی مدد کرے اس کی تو بھی مدد کر اور جو ان کو چھوڑ دے تو بھی اوسے چھوڑ دے اور یہ جدھر پھریں اُدھر ہی تو حق کو بھی پھیرتا رہ۔ تین مرتبہ یہ کہکر ارشاد فرمایا کہ تم حاضرین کو چاہیئے کہ غائبین تک اس خبر کو پہونچا دو۔ یہ فرما کر منبر سے اتر آئے اور حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ ایک خیمہ میں بیٹھیں تاکہ لوگ آ کر آپ کو مبارکبادیں۔ بہت کثرت سے لوگوں نے تہنیت ادا کی حضرت عمرؓ نے بھی کہا۔ بخ بخ یا ھنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولے کل مومن ومومنۃ۔ مبارک ہو آپ کو اے فرزند ابوطالب کہ آپ میرے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے مولا ہو گئے۔ اکثر اصحاب یہاں تک کہ ازواج رسولؐ نے بھی حضرت علیؑ کو مبارکبادی۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اب میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ تمہارے اوپر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل نعمت کے تمام اور میری رسالت اور علیؑ کی ولایت سے خدا کے خوشنود ہونے پر (تفسیر در منشور جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ وغیرہ) اس موقع پر ایک شخص حارث بن نعمان فہری نے آنحضرت پر اعتراض کیا اور گمان کیا کہ آنحضرت نے بغیر حکم خدا اپنی خواہش نفسانی سے صرف حضرت علیؑ کی محبت میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا ہے یہ خیال کر کے اس نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ اگر درحقیقت رسول اللہ نے تیرے حکم سے ایسا کیا ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسا۔ اسی وقت اُس کے سر پر ایک پتھر آ کر پڑا جو اس کے پائخانہ کے مقام سے ہوتا ہوا نکل گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جس کے بعد یہ آیۃ بھی نازل ہوئی سال سائل بعذاب واقع سوال کرنے والے نے واقع ہونے والے عذاب کی خود دعا مانگی (سیرۃ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۴ نور الابصار صفحہ ۷۸ وغیرہ) ان واقعات سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ خدا و رسولؐ نے پھر حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کا عام اعلان کر دیا اور اب اسمیں کوئی سمجھدار شخص شک و شبہ نہیں کر سکتا

”وہ قرار پا گیا دنیا میں مومنوں کا امیر“

ایک تمہید کا اقتباس جیسر

از میر محمد باقر امانت خانی باقر

وہ ریگ گرم کے ذروں پہ رقص مہر منیر
ہوا کے ساتھ وہ ہر سمت شعلۂ لرزان
وہ پھیلی کرنوں میں اک ارتعاش کا عالم
سکوت توڑنے والی جرس کی آوازیں
تھکے ہوئے وہ قدم اور نڈھال قلب و نظر
تو اب حج کا شرف ہے عیاں جبینوں سے
ہے خاص بات جو لیے وقت کارواں اترا
وہ حکم خاص کے تیور وہ امر رب جلیل
نرالی شان کا منبر دکھائی دیتا ہے
نظر کو ساقی محفل کا انتظار شدید
دکھانے والے دکھا جلد جلوۂ رنگین
نبیؐ کے کار رسالت ہوں منحصر جس پر
وہ آیا مرکز قلب و نظر سر منبر
ہے ناز خامۂ قدرت کو اپنی صنعت پر
نبیؐ کا حالت صحت میں آخری خطبہ
جو لفظ منہ سے نکلتا ہے پھول بنتا ہے
سکوں نواز فضاؤں کا جذب کیا کہنا
ہر ایک ذرۂ عالم درود پڑھتا ہے

شعاع مہر کے دامن میں آگ کی تاثیر
کہائی دیتی ہے ہر دم سراب کی تصویر
خط نظر کو جلاتی ہے آتشیں تنویر
صدائے بانگ درا اور فضائے عالمگیر
وہ میر قافلہ کے ساتھ اژدہام کثیر
جھلک رہے ہیں عجب شان سے خط تقدیر
ہیں جمع ریت کے میدان میں سب صغیر و کبیر
تمازتوں میں وہ تسکین روح کی تصویر
کہ جس پہ دھوپ میں شاید کسی کی ہے تقریر
بھرے ہوئے مئے عرفاں سے جام خم غدیر
چھٹے نہ بزم کے ہاتھوں سے صبر کی زنجیر
وہ شان حکم کہ تعمیل میں نہ ہو تاخیر
ہے آفتاب کے پہلو میں دن کو ماہ منیر
کھنچی ہے آیت بلغ کی خوشنما تصویر
نہ ہو سکیگا فصاحت کا جس کی مثل و نظیر
بہار گلشن ایماں ہے یہ نہیں تقریر
کہ لے لی خطہ احمدؐ کی بولتی تصویر
نبیؐ کے ہاتھوں یہ تکمیل دیں کی ہے تصویر

ہوا بحکم خدا جانشین ختم رسل
قرار پا گیا دنیا میں مومنوں کا امیر

ینابیع المودۃ میں شیخ سلیمان قندوزی حنفی نے جناب امیرؑ سے روایت نقل کی ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے فرمایا اے مجمع صحابہ تم جانتے ہو کہ خدا میرا مولیٰ یعنی مجھ پر صاحب اختیار ہے۔ اور میں مومنوں کا مولیٰ اور صاحب اختیار ہوں لوگوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ صلعم پس میرا دعلیؑ کا) ہاتھ پکڑ کے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں علیؑ بھی اس کا مولیٰ ہے۔ خدایا تو دوست رکھ علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے سلمان جلسہ میں کھڑا ہو گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ارشاد کیجئے کہ ولا علیؑ سے کیا مراد ہے پیغمبر صلعم نے فرمایا علیؑ کی ولایت میری ولایت بعینہ ہے جس کی جان پر میں اولے تبصرف ہوں علیؑ بھی اس کی جان پر اولے تبصرف ہے۔ اس وقت آیت اکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی۔ پیغمبر نے آیت اکمال دین کے نزول پر خدا کا شکریہ ادا کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ آیتیں خاص علی علیہ السلام کے حق میں اتری ہیں۔ فرمایا ہاں بے شک۔ علیؑ اور اس کے اوصیا کے حق میں۔ لوگوں نے درخواست کی اوصیاء کے نام بتا دیجئے پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ وہ علیؑ ہے۔ بھائی وارث اور وصی میرا جو ولی اور صاحب اختیار ہے۔ ہر مومن پر بعد میرے اس کے بعد میرا بیٹا حسنؑ اور اس کے بعد حسینؑ ہے اور اس کے بعد نو فرزند ہیں اولاد حسین علیہ السلام سے جن کے ہمراہ قرآن ہے اور وہ ہمیشہ قرآن کے ہمراہ ہیں۔ نہ تو قرآن سے یہ کبھی علیحدہ ہوں گے اور نہ ان سے کبھی قرآن علیحدہ ہوگا جب تک کہ حوض کوثر پر یہ میرے پاس پہنچ جائیں [illegible]

ایضاً مودۃ القربیٰ صفحہ ۲۲ سطر ۴ میں قطب ربانی امام ہمدانی حضرت عمرؓ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے حضرت علیؑ کو خلیفۃ الاسلام مقرر کیا اور فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علیؑ بھی اس کا مولیٰ ہے۔ خدایا تو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے اور مخذول کر جو علیؑ کو مخذول کرے اور یاری و مددگاری کر جو علیؑ کی نصرت کرے۔ خداوندا تو شاہد رہنا! پر عمر خطابؓ نے کہا اس وقت میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت خوش سیرت کھڑا مجھے کہہ رہا تھا کہ اے عمر آج (۱۸ ذی الحجہ) کے روز پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے (علیؑ کی خلافت میں) ایک ایسی گرہ لگا دی ہے کہ سوائے منافق کے اسے کوئی نہیں کھول سکتا پس اس کے کھولنے سے تم ڈرتے رہنا حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب حضور علیؑ کی ولایت عہد کی تبلیغ کر رہے تھے تو ایک جوان خوبصورت خوش سیرت میرے پہلو میں کھڑا مجھے ایسی ایسی باتیں کہہ رہا تھا۔ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہاں اے عمر! وہ شخص آدم کی اولاد میں سے نہ تھا۔ بلکہ جبرئیل تھا تمہیں تاکید کر رہا تھا اسی امر کی جو میں نے علیؑ کی ولایت اور خلافت کے متعلق تم سے کہا تھا۔

آئندہ پرچہ محرم نمبر با تصویر ہوگا!

رزم

برلن کی ناکہ بندی کے بارے میں روسی سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ ناکہ بندی جو بھی کرے وہ کافر۔۔ اور جو ناکہ بندی کے نہ ہوتے ہوئے بہتان لگائے وہ منافق! مگر عام طور پر سمجھا جا رہا ہے کہ ناکہ بندی کا ٹکراؤ "شب بازی" پر بھی ہوئی ہے اور یہ معاملہ نظر بازی ایک ایسی سرزمین سے متعلق ہے جس پر زیادہ تر باطہارت مومن رہتے بستے ہیں!!

ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم پاکستان نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کے کسی موضع جلال پور میں ایک غنڈہ نے سر راہ ایک مومن کی ناک کاٹ لی! لیکن حیرت ہے کہ اب تک اس سلسلہ میں نہ تو لکھنؤ میں کوئی ایجی ٹیشن ہوا اور نہ حیدرآباد میں کوئی احتجاجی جلسہ!!

پیرس میں صیانتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے اور لندن میں وزراء دول متحدہ برطانیہ عظمیٰ کے اجتماع۔۔ مگر عام طور پر پیرس کا کوئی ناچ گھر اور لندن کا کوئی میوزیم بہت مشہور ہے جہاں صیانت محو رقص اور اشتراک و اتحاد کے مجسمے ساکت ہیں اور سوچ رہے ہیں تو بیک وقت امن و دفاع کے بارے میں۔۔ کیونکہ امن بغیر دفاع کے ممکن ہی نہیں!!

حیدرآباد میں گذشتہ چند دنوں سے حیدرآباد کے بعض ذی اثر غنڈوں نے پردہ کی رسم کے خلاف عملی قدم اٹھایا ہے اور وہ اپنی ناموس کو بے پردہ دعوتوں میں لئے پھرتے دیکھے جا رہے ہیں! ایسے میں توقع ہے کہ پردہ کے رواج کی دلدادہ قوم متوجہ ہوگی اور ایسے بیباک غنڈوں کا قلع قمع کر دے گی!!

ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم ملیح آباد نے اطلاع دی ہے کہ وہاں غیب سے ندا سے آتی ہے کہ۔۔۔

سنو! اے ساکنانِ بزم ہستی
ندا کیا آ رہی ہے آسماں سے!

لیکن نامہ نگار موصوف نے بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ "ندا" مفقود ہو چکی ہے اور چاروں طرف سناٹا ہی سناٹا ہے!!

دُرہائے عقیدت بخدمت امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ

از جناب سید علی مہدی صاحب خیالؔ نقوی الواسطی

علیؑ اعلیٰ علیؑ بالا علیؑ فاضل علیؑ افضل
علیؑ طاہر علیؑ اطہر علیؑ کامل علیؑ اکمل
علیؑ عالم علیؑ اعلم علیؑ انور علیؑ عابد
علیؑ مسلم علیؑ مومن علیؑ طاہر علیؑ ساجد
علیؑ عالی علیؑ والی علیؑ صوفی علیؑ صافی
علیؑ ناصر علیؑ منصور علیؑ ساقی علیؑ کافی
علیؑ حاکم علیؑ عادل علیؑ سرور علیؑ سردار
علیؑ محکم علیؑ منعم علیؑ شاہد علیؑ سالار
علیؑ غمخوار علیؑ آزاد علیؑ اعظم علیؑ کرار
علیؑ محکوم علیؑ مخدوم علیؑ کاظم علیؑ جرار
علیؑ سالم علیؑ صفدر علیؑ غالب علیؑ ابرار
علیؑ قاسم علیؑ ظاہر علیؑ باطن علیؑ اخیار
علیؑ صابر علیؑ شاکر علیؑ قانع علیؑ راکع
علیؑ آقا علیؑ مولا علیؑ فاتح علیؑ قاطع

قند پارسی

کلمات قصار حضرت امیر ع

قسط پنجم

(۳۵۴) علمی که اصلاح نکند ترا گمراهی است و مالی که سود ندهد ترا وبال است (۳۵۵) تفکر مرد در امور خویش آئینه را ماند که می نماید کردار نیک او را از افعال زشت او (۳۵۶) خردمند کسی است که نه بند د زبانرا صاحب حزم کسی است که مدارا کند با زمان (۳۵۷) دلهای رعیت گنجینهٔ پادشاه است انچه از عدل یا ستم در انجا میگذارد همان را در می یابد (۳۵۸) قدرت تو بر نفس تو بزرگترین قدرت است و امارت تو بر نفس تو بهترین امارت (۳۵۹) چگونه باقی میمانی بجای خود و حال آنکه روزگار سرعت دارد در تبدیل و نابود ساختن تو (۳۶۰) دعی نفس خود باش بکن در اموال خود انچه را متوقع که دیگران بعد از تو کنند (۳۶۱) مانند مگس عسل باش که اگر بخورد از شکوفهای لطیف نیکو خورد و اگر بار فرو نهد عسل پاک طیب باشد و اگر بر شاخی نشیند چنان بی ثقل و سبک باشد که آسیب نرساند (۳۶۲) نرم و هموار باش بی آنکه ضعیف و سست باشی و شدید و با سطوت باش بدون زمختی و عنف (۳۶۳) هر چه فائده ندهد ضرر رساند و دنیا با شیرینی تلخی دهد (۳۶۴) متعقد باش از برای دنیا و اسباب زندگانی او چنانکه گو یا همیشه زنده خواهی بود و متعقد باش از برای آخرت خود چنانکه گویا فردا خواهی مرد (۳۶۵) اگر از برای خداوند شرکی بود نزد او نیز پیغمبری میرسید (۳۶۵) روز داد خواهی مظلوم از ظالم شدید تر است از روز ستم کردن ظالم بر مظلوم (۳۶۶) بپرهیز از سطوت کریم چون پست شود و از حمله لئیم چون بلند مرتبه گردد (۳۶۷) کسیکه شناخت روزگار را غافل نشود از تهیهٔ و تدارک زبرائے خود (۳۶۸) هر که عبرت نگیرد از اهل روزگار خدا او را عبرت اهل روزگار گرداند (۳۶۹) هر که همت او مصروف باشد به پر کردن شکم قیمت او بمقدار آنست که از شکم بیرون آید (۳۷۰) هر که تجسس کند در عیوب مردم محروم ماند از محبوب بودن در دلها (۳۷۱) هر که مصیبتهای کوچک را بزرگ شمارد بمصیبتهای بزرگ گرفتار آید (۳۷۲) هر که نعمتهای خدا بر او زیاد شود حاجتهای مردم نیز باو زیاد شود (۳۷۳) کسیکه جامهٔ کبر و اسراف در بر کند از خلعت اشرافیت خلع گردد (۳۷۴) هر که سپاس گذاری کند بی آنکه نفع باو رسیده باشد نیز مذمت کند بی آنکه ضرری باو رسیده باشد (۳۷۵) عمر تو همین وقتی است که در آن میگذرانی

(۳۷۶) هیچ شهر و دیاری را پابند نباید بود و مزیت بر دیگری نباید داد چه بهترین شهر با شهریست که اسباب استراحت و آسایش تو در او فراهم شود (۳۷۷) اول شهوترانی شادمانی است و آخرش هلاکت جاودانی (۳۷۸) کسیکه بپذیر د عطای ترا اعانت کرده باشد ترا بکرم (۳۷۹) هر که درجه با همت طی کند مردم روزگار را بزرگ شمارند (۳۸۰) هر که شرائط بندگی بجای آورد لائق آزاد شدن گردد ـ (۳۸۱) هر که لوازم آزادگی بجای نیاورد به غلامی و بندگی بر گرود (۳۸۲) کسیکه نارضا باشد سیاست او ضعیف شود ریاست او (۳۸۳) کسیکه شود بما دب او پراپست کند شرافت حسب بلند نسازد (۳۸۴) کسیکه چون ترا بختیار شود بتو روی آورد چون روزگار تو برگرد او نیز از تو بگسرد (۳۸۵) هر که در کوچکی تعلیم نیابد در بزرگی مقدم نگردد (۳۸۶) هر که دوست صادق و فادار خواهد چیزیرا طلبد که نیابد (۳۸۷) فریفته مشو به نیکوئی دشمن زیرا که دشمن آب ماند چندکه او را با تش گرم کنی هم از فرو نشاندن آتش باز نایستد (۳۸۸) مصاحبت و دوستی مکن با کسی که نگهدارد عیبهای ترا و فراموش کند کردارهای نیک ترا (۳۸۹) کوچک مدان و بی اهمیت مشمار رای متین مصیب را اگرچه شخص حقیر داده باشد (۳۹۰) معصیت مکن با مردم روزگار چه اگر فقیر شدی بر تو بلندی میجویند و اگر صاحب ثروت شدی حسد میبرند (۳۹۱) بندهٔ دیگران مباش چه خدا ترا آزاد قرار داده (۳۹۲) فراوان دوست گیر از مردم دنیا چه از معاشرت ایشان عاجز مانی و با تو دشمن شوند همانا مثل ایشان مثل آتش است چون بسیار شود بسوزاند و چون اندک باشد سود رساند (۳۹۳) حیا مکن از عطا کردن چیز اندک چه عطا نکردن کمتر از آن ست (۳۹۴) دلالت میکند بر زوال دولت

(۱)

کسی بگفت که علیؑ ز مصطفیٰ اعلیٰ است
که این بزیر زمین دفن و ان باوج سماست
بگفتمش که نه این حجت قوی باشد
حباب بر سر آب و گهر ته دریاست

(۱)

اولاد علی خلاصهٔ ابرار اند
چون والد خویش محرم اسرار اند
تحلیل مواد فاسد کفر کنند
در منفعت مزاج دین جدوار اند

چهار چیز ضایع داشتن اصول امور و متمسک شدن باجزائے فروع و مقدم داشتن اراذل بر اعالی ـ و موخر داشتن افاضل از ادانی ـ

وقتی سلطان محمود غزنوی برای سیر و تفرج بباغیکه در خارج شهر داشت رفت چون بباغ رسید سوال نمود که از شعرا که همراه است جمعی را نام بردند آنها را احضار نموده گفت از این عمارت که وسط باغ است میخواهم بالا روم و در پله اول که پا گذارم یک مصرع گفته شود که هجو باشد و تو حبت ... شود و در پله دوم که پا نهم مصرع دیگر گفته آید که شعر باشد و نقیض باشد که مصرع اول را هم مدح کند و هر آئینه در جائیکه باید هجو را مدح کند نتوانست و در ماند حکم به قتل او خواهم نمود همه شعرا از این امر انکار کردند و اظهار عجز نمودند مگر اسدی طوسی که قبول کرد ـ از زمین تا سطح قصر دوازده پله بود ـ شاه پا در پله اول نهاد اسدی طوسی گفت ـ

پلهٔ اول ـ خواهم اندر تو کنم ای بت پاکیزه خصال ـ پلهٔ دوم ـ نظر از منظر خوبی نشب ... و وصال
پلهٔ سوم ـ خفته باشی تو و من میزده باشم همه شب ـ پلهٔ چهارم ـ بوسها بر کف پای تو ... بخیال
پلهٔ پنجم ـ غرق شد تا به سر القصه که نتوان بکشید ـ پلهٔ ششم ـ تیر مژگان که زدی بر دل زار من ای لیال
پلهٔ هفتم ـ وه که بر پشت تو افتادن و جنبش مجوش است ـ پلهٔ هشتم ـ کاکل مشک فشان از طرف یا دشمال
پلهٔ نهم ـ یاد داری که ترا شب بسحر می کردم ـ پلهٔ دهم ـ صدعا از دل مجروح پریشان احوال
پلهٔ یازدهم ـ طوسی خسته اگر در تو نهد طمع مکن ـ پلهٔ دوازدهم ـ نام معشوق دعاشق کشی و حسن و دلال

قصیدہ جلوۂ قمر

المسمیٰ بتاریخ

فائز الظفر ۱۳۰۹ھ

(مصنفہ)

مصنفہ سید شاہ قمرالدین حیدر صاحب المعروف بہ شاہ قمر صاحب آروی

در مدح مولائے متقیان علیہ السلام

سریر آرائے تخت خسرو کون و مکاں حیدرؑ جہاں پیرائے نصفت بادشاہ انس و جاں حیدرؑ
دُرِ دریائے رحمت قاسم نار و جناں حیدرؑ مہِ برج امامت مدعائے کن فکاں حیدرؑ
وصی و جانشین خاتم پیغمبراں حیدرؑ

امام المتقیں ہے وہ امیر المومنیں ہے وہ رضا جوئے خدا ہے نفس خیر المرسلیں ہے وہ
امام و پیشوا ہے وہ شہ دنیا و دیں ہے وہ بلا فصل احمد مرسل کا بیشک جانشیں ہے وہ
شب معراج احمد بھی گیا تا آسماں حیدرؑ

نکالا کشتی امت کو طوفان ضلالت سے گیا کعبہ کو طاہر بت کو توڑا دست قدرت سے
بٹھایا سکہ اسلام احکام شریعت سے اوٹھایا رایت فوج خدا کس شان و شوکت سے
ہے بیشک قوت بازوئے شاہ مرسلاں حیدرؑ

ہدایت اس نے کی خلق خدا کو راہ دکھلائی ہر اک مطلب بتایا ہر طرح کی بات سمجھائی
مآل نیک و بد کی کیوں نہ ہو عالم کو بینائی منور ہوگئیں آنکھیں تو سب خلقت نظر آئی
کہیں کیونکر نہ ہم خضر رہ گم گردگاں حیدرؑ

بچایا شیر سے سلماں کو سولی سے مسیحا کو سلیماںؑ کو فریب دیو سے دریا سے موسیٰؑ کو
جناب نوحؑ کو طوفان سے مہجوری سے حوا کو شب ہجرت قریشوں کی جفا سے شاہ بطحا کو
ہوا روز ازل سے یاور پیغمبراں حیدرؑ

جہادوں میں محمدؐ پر ہمیشہ جاں فدائی کی احد میں بدر میں خیبر میں جا جا کر لڑائی کی
تملاء ی ملی اس کو لوائی کبریائی کی تہِ بیر العلم فوج نبی جاں کی صفائی کی
ہوا جو ہر نمائے ذوالفقار بے اماں حیدرؑ

ہوا راکب خدا کے گھر میں وہ دوش پیمبرؐ کا دو بالا ہوگیا دو قدؔ آدم نور داور کا
مرقع کھنچ گیا جان دو قالب دو برادر کا ہوا حاصل علیؑ کو مرتبہ معراج اکبر کا
کہ تھا دوش شہ لولاک پر جلوہ کناں حیدرؑ

سحاب آسمان و آسمان رحمت یزداں نقود گنج فطرت فطرت گنجینۂ عرفاں
ظہور نور قدرت قدرت خلاق بے پایاں کلیم طور طور اوج بخش موسیٰ عمراں
سراپا مظہر نور خدا و تمدّ کہساں حیدرؑ

مراد مشکل کشا اہل جہاں کا پیشوا بھی ہے بتولؑ پاک کا شوہر وصی مصطفیٰ بھی ہے
شہنشاہ دو عالم تاجدار اتقیا بھی ہے خدا کا بندۂ اشرف نصیری کا خدا بھی ہے
ملک سیرت بشر صورت امیرؑ دو جہاں حیدرؑ

شب معراج جب عرش بریں پر تھے نبی پہنچے بصد رغبت قریب پردۂ عصمت سرا پہنچے
تھے شاید پیشتر شاہ رسل سے اونچے ہو کے خدا سے لئے انگشتری شیر خدا پہنچے
ہوئے گویا حجاب ذات یزداں میں نہاں حیدرؑ

علیؑ کی گفتگو سے کیا شہ والا کو حیرت تھی عیاں پیش نظر خلاق بے ہمتا کی قدرت تھی

طعام شیر و شکر سے رسول اللہ کی دعوت تھی مگر تنہا خوری سے اس حبیب حق کو نفرت تھی
ہوئے اسدم شریک افتخار مرسلاں حیدرؑ

جمال پاک تھا یا شرق نور طور سینا تھا بدن خاکی تھا یا انوار یزدانی کا نگینا تھا
ہر اک جا ظاہر و باطن شہ مرداں کا جلوہ تھا عجب حیرت تھی عقل کل کو بھی اس راز میں کیا تھا
خدا کی شان تھی دیکھا جہاں پر تھا وہاں حیدرؑ

علیؑ کی ذات انور سے جہاں بیشک ہوا روشن زمیں بیشک ہوئی روشن زماں بیشک ہوا روشن
رُخ پُر نور سے کون و مکاں بیشک ہوا روشن نہ تھا خلق خدا پر جو عیاں بیشک ہوا روشن
کہ تھا سر الٰہ العالمیں کا رازداں حیدرؑ

فصاحت میں بلاغت میں طلاقت میں صداقت میں جلالت میں ریاضت میں کرامت میں امامت میں
شرافت میں نجابت میں سعادت میں سیادت میں سخاوت میں شجاعت میں عبادت میں قناعت میں
مکمل تھا وزیر بادشاہ مرسلاں حیدرؑ

خدا کی راہ میں فرزند کو اپنے دیا اس نے زکوٰۃ انگشتری سے کام طاعت کی عطا اس نے
غریبوں کو کھلایا اور خود فاقہ کیا اس نے مصیبت میں بھی کی ہر ایک کی حاجت روا اس نے
زمیں پر لطف حق سے چارہ ساز بیکساں حیدرؑ

علیؑ نفس نبیؐ و رشتہ دار شاہ بطحا ہے وصی احمد مرسل ولی حق نما سے ہے
امیر کوثر و تسنیم ہے سردار طوبیٰ ہے قسیم نار و جنت زینت عرش معلیٰ ہے
خدا کی رحمت بے انتہا کا ہے نشاں حیدرؑ

ضیائے روئے انور سے منور چرخ اخضر تھا ہوائے زلف سرور سے مشام دیں معطر تھا
یہی افضل سے افضل اور یہی بہتر سے بہتر تھا رضائے حق میں حاضر جان سے وہ خاص داور تھا
ہمیشہ سر بکف شاہ رسل کا جان جاں حیدرؑ

خدا کی راہ میں سر دے دیا مولائے عالم نے نہ شمشیر بھی مارا نہ دم اس فخر عالم نے
رواج دین دیا دنیا میں جس کے فیض مقدم نے گھٹایا نام باطل حق بڑھایا جید محکم نے
شہید راہ حق مقبول خلاق جہاں حیدرؑ

کیا عنتر کو دو اُس شیر نے شمشیر براں سے گرا کر اسپ سے مارا علیؑ نے عمرو کو جاں سے
گیا مرحب جہنم میں لڑا جب شاہ مرداں سے کٹے جبرئیلؑ کے شہ پر بھی ضرب تیغ یزداں سے
زہے شیر خدا بازوئے فخر مرسلاں حیدرؑ

کرامت میں کمال ذات اقدس افضل و اعلیٰ مروت میں تھا یکتا وہ رسول اللہ کا پیارا
شرافت میں وہ فخر خاندان ہاشمی ٹھیرا امامت میں امام اولیں و مرجع دنیا
سریر آرائے عقبیٰ قالب ایماں کی جاں حیدرؑ

لکھا ہے شان میں جس کے کتاب اللہ و الحق نزول آیۂ بلغ سے ظاہر پایۂ شوکت
لقب سے مصحف ناطق سے روشن نطق کی قوت ید اللہ فوق ایدیہم سے ظاہر ہاتھ کی قوت
فلک رفعت ملک طلعت شہ کروبیاں حیدرؑ

ہوا رجعت سے ظاہر مہر و مہ پر اس کا قبضہ ہے وصال حور جنت اسکی الفت کا نتیجہ ہے
ازل سے مالک لوح و قلم وہ شاہ والا ہے ابد تک ساری خلق اللہ کا ماویٰ و ملجا ہے
رسول حق کا پیارا بیکسوں کا مہرباں حیدرؑ

در خیبر اوکھاڑا شیر نے اللہ کی قدرت تزلزل قلعہ خیبر میں تھا بس کاہ کی صورت
کیا در کو سپر پیش نظر اللہ ری قدرت بنایا اس کا پل اور اوسپہ ساری فوج کی کثرت
زہے ہمت تجھے نیروئے شاہ انس و جاں حیدرؑ

عطا کی اُس نے سائل کو ہوا جس کا جو مطلب مگر بحر سخاوت تھا علی ابن ابی طالبؑ
عدو دین احمدؐ پر رہا ہر مرتبہ غالب وہ تھا نفس نبیؐ بیشک وہ تھے اک جان دو قالب
نصیر غزوۂ بدر و حنین و نہرواں حیدرؑ

مرا دل آج پیمانہ ہے صہبائے تولا کا خیال مرتضیٰ ہے سر میں یا نشہ ہے صہبا کا
زباں پر ذوالفقار ہے حکم پاک حق تعالیٰ کا کہ ہے اسکی رسالت میں ولا ہے اہل قربیٰ کا
کہ ہے تو ہی قریب افتخار مرسلاں حیدرؑ

سلام اے قبلۂ دنیا و دین شاہنشۂ اکرم   سلام اے رشکِ ہاروں افتخارِ عیسیٰ مریم
سلام اے غیرتِ الیاس و یونس ثانیِ آدم   سلام اے جانِ احمد وارثِ دار سید عالم
امام الانس والجنہ معین قدسیاں حیدر

سلام اے شاہِ مرداں السلام اے سید والا   سلام اے جانِ ایماں السلام اے شوہرِ زہرا
سلام اے دافعِ عرفاں السلام اے شافعِ عقبیٰ   سلام اے شیرِ یزداں السلام اے مبدأ تقویٰ
سلام اے رہنما و مالکِ باغِ جناں حیدر

لکھا تھا لوح پر جس دم قلم نے نام احمد کا   رقم تجھ کو کیا تھا قوتِ بازو محمد کا
وصی مصطفےٰ اہبط ہے تو ہی فیض سرمد کا   بیاں ممکن نہیں بندہ سے تیرے وصف بیحد کا
کہ تو ہے پیکرِ کون و مکاں کی جانِ جاں حیدر

ولادت سے تری کعبہ عبادت گاہِ عالم ہے   شہادت سے تری کوفہ کی مسجد خانۂ غم ہے
تو ہی اعلیٰ سے اعلیٰ اور معظم سے معظم ہے   ترا اسمِ گرامی کیا ہے گویا اسمِ اعظم ہے
ثنا خوانِ علیٰ خالقِ علی کا مدح خواں حیدر

شہ معجز نما و بادشاہِ قل کفیٰ تو ہے   شجاعِ لافتیٰ تو تاجدارِ انما تو ہے
مرادِ عندہ علم الکتاب اے رہنما تو ہے   پس از شاہِ رسل دونوں جہاں کا پیشوا تو ہے
ترا جلوہ ہے بس یہ از زمیں تا آسماں حیدر

معلق ہے عبادت پر شہا تیری تولا کو   تعلق ہے تیری سرکار سے اعلیٰ و ادنیٰ کو
تعمق ہے تیرے اوصاف میں درکار دانا کو   تعشق تجھ سے تھا روح القدس کو شاہِ بطحا کو
تصدق سے محبت کا تری باغِ جناں حیدر

تیرا ہر گاہِ امرِ ایزدی غفار ہے بیشک   غضب تیرا جلالِ خالقِ قہار ہے بیشک
ترحم ترا رحمِ احمدِ مختار ہے بیشک   جہاں میں ذات تیری مظہرِ اسرار ہے بیشک
ازل سے تو ہے فخرِ دودۂ پیغمبراں حیدر

محبت کو ترے ہم الفت اللہ سمجھے ہیں   تولا کو تیری واللہ خضر راہ سمجھے ہیں
تیرے رنجوں کو کب یہ مرتد و گمراہ سمجھے ہیں   یہ سرِ حق فقط مردانِ حق آگاہ سمجھے ہیں
کہ ہے بیشک کمالِ ذاتِ یزداں کا نشاں حیدر

تجھی سے ہست و بود گلشنِ ایجاد ہے مولا   تر و تازہ ریاضِ علم و استعداد ہے مولا
تیری ادراک وجود کا چمن آباد ہے مولا   تیرا باغی جہاں میں نقطۂ شداد ہے مولا
کہ تو ہے بوستانِ خلد کا سرو رواں حیدر

ترے ابرِ کرم کا ایک قطرہ آب گوہر ہے   ترے جاہ و حشم کا ایک شمہ چرخِ اخضر ہے
مقابل بادشاہوں کے تیرے در کا قلندر ہے   چراغِ خانۂ اجلال ترا شاہِ خاور ہے
جبیں کا ہے آستاں بوسی کو ترے آسماں حیدر

ترے فیضِ کرم سے گلشنِ عالم تر و تازہ   نبی ہے علمِ حق کا شہر اور تو اس کا دروازہ
تیری الفت عروسِ چہرۂ مومن کا ہے غازہ   عداوت تیری نشۂ خوابِ مدہوشی کا خمیازہ
کہ تو ہے گلشنِ دینِ نبی کا باغباں حیدر

نظامِ ملکِ دیں سرحلقۂ پیغمبراں حیدر   امام المتقیں فرماں دہِ روحِ رواں حیدر
امیر المومنین ماوائے ہر پیر و جواں حیدر   برفعت باعثِ شادابیِ باغِ جناں حیدر
بزیرِ گنبدِ گرداں شفیقِ انس و جاں حیدر

چھوڑایا تم نے شاہا یوسفِ مصری کو زنداں سے   ملایا آپ نے بچھڑے پسر کو پیرِ کنعاں سے
بری یونس کو رکھا ماہیِ دریا کے نقصاں سے   اماں دی حضرت جرجیس کو شمشیرِ براں سے
کرم مجھ پر بھی کر اے انبیاء کے مہرباں حیدر

پئے زندانِ پیغمبر رہوں باآبرو مولا   برائے جانِ محسن جان پر صدمہ نہ ہو مولا
مری عزت نہ ہو ضایع برائے فاطمہ مولا   نہ ہوں رسوا بحقِ اہلِ بیتِ سرورِ طہٰ
میرے مولا مرے آقا شہ شاہنشہاں حیدر

برائے شبر و شبیر حرمت ہو مری افزوں   بحقِ عابد و باقر رہوں نامی نہ گردوں
تصدق جعفر و کاظم کا پاؤں میں دلِ محزوں   رضا کا واسطہ چاہوں رضائے خالقِ بیچوں
ہو صدقہ سے تقی کا مجھ پہ اب تو مہرباں حیدر

نقی کے فیض سے گردش نہ ہو اب میرے اختر کو   برائے عسکری محفوظ رکھ تجھ کو میرے گھر کو
تصدق مہدیِ ہادی کا دیکھوں روئے انور کو   لبالب بادۂ الفت سے پاؤں دل کے ساغر کو
ہمیشہ تیری مدحت میں رہوں رطب اللساں حیدر

شہا کچھ روز سے خستہ و عاجز پریشاں ہے   بیاں ہوت تھا قوس اک خیالی جسم میں جاں ہے
جہاں میں ذاتِ تیری رحمتِ افضالِ یزداں ہے   عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے
مدد کرنا میری اے واقفِ دردِ نہاں حیدر

کبھی تدبیر روزی دن میں سو سو بار ہوتی ہے   کبھی بستی قسمت سارے منصوبوں کو کھوتی ہے
عروسِ فکر بھی حسرت سے آنکھوں میں روتی ہے   خجالت مجھ کو ہر دم بحرِ خفت میں ڈبوتی ہے
نہ ہونے دے مجھے رسوا میاں دو جہاں حیدر

بوقتِ جانکنی مجھ زار خستہ کی مدد کرنا   نکیرین آئیں مرقد میں تو خود دینا جواب ان کا
بچانا مجھ کو تاریکیِ مرقد سے میرے مولا   فشارِ قبر سے محفوظ رکھنا یا شہ والا
کہ میں بھی دل سے ہوں تمہارا جاوداں حیدر

حمایت میری کرنا صبحِ محشر جب ہویدا ہو   شہ خاور سرِ پر نیزہ پر جب جلوہ آرا ہو
حسابِ خلق پر آمادہ جب خلاقِ یکتا ہو   شفاعت پر کمربستہ شہ یٰسین و طٰہٰ ہو
کہیں جب تیرے یاور و یا معینِ بیکساں حیدر

قمر مشتاق ہے مدت سے تیری قبرِ انور کا   بلا روضہ پر اب ہے واسطہ تجھ کو پیمبر کا
قبولِ مدح میں وقفہ نہ ہو شاہا نظر بھر کا   مرادیں میری سب ملتی ہیں صدقہ فتحِ خیبر کا
مرے دونوں جہاں کے مونس و آرامِ جاں حیدر

سلام

بہ پیشگاہ امیر المومنین علیہ السلام

(ش)

یا علی مرتضیٰ سلام علیک   جلوۂ کبریا سلام علیک
مرجعِ انبیا و سلام علیک   منبعِ اولیا سلام علیک
شیرِ ربّ العلا سلام علیک   ذوالفقارِ خدا سلام علیک
وارثِ مصطفےٰ سلام علیک   علمِ ذاتِ خدا سلام علیک
سرورِ اتقیا سلام علیک   رہبرِ اصفیا سلام علیک
تو شہنشاہِ ملکِ لاہوتی   قدرتِ کبریا سلام علیک
رہبرِ رہبرانِ اہلِ یقیں   شمعِ راہِ خدا سلام علیک
کشتیم را چہ باک از طوفان   چو توئی ناخدا سلام علیک
لحمک لحمی گفت در شانت   حضرت مصطفےٰ سلام علیک
چون تو مشکل کشا لقب داری   مشکل ما کشا سلام علیک
قدرتِ پنجۂ ید اللہ ہست   شانِ تو لافتا سلام علیک
ہر دو عالم ز جلوہ است روشن   اے مہِ پر ضیا سلام علیک
ہست مقصودِ من در پاکت   بر تو جانم فدا سلام علیک
دین و دنیا بہ زیرِ فرمانت   اے شہ ناخدا [illegible] سلام علیک
شانِ تو شانِ پیغمبر   مصطفیٰ [illegible] سلام علیک
عینِ منشا و ظاہر و باطن   منتہے [illegible] سلام علیک

دمبدم بر تو از دلِ حزیں
اے سلام خدا سلام علیک

دین بابی اور حاجی حسین ۳ ؎

مقالہ پانزدہم

بمبئی کے بہائی کبھی جامعہ عثمانیہ اور کبھی نشرگاہ حیدرآباد سے رسائی حاصل کرکے بہائی مذہب اور قرۃ العین کے بارے میں کچھ دیتے ہیں اور ان کو معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ میرے ہم وطن حیدرآبادیوں کو اس نئے دین کی تاریخ معلوم نہیں ہے ورنہ وہ کبھی ایک دشمن اسلام تحریک کو اپنی سلطنت میں اسلام کے خلاف تبلیغ کرنے کا موقع نہ دیتے۔ اب مجھے امید ہے کہ میرے مقالات سے حقیقت واضح ہو جائے گی۔ مقالہ دہم میں میں نے قرۃ العین کی ایک غزل پر تبصرہ کیا ہے اب اس کی دوسری غزلوں کی تنقید ملاحظہ کیجئے۔ اس کی ایک غزل ہے جس کا مقطع یہ ہے

توکہ فلس ماہی حیرتی چہ زنی زبحر وجود دم
بنشیں چو طوطی و دمبدم بشنو خروشِ نہنگ لا

یہ غزل صحبت لارنحری کے دیوان میں ہے جو کہ قرۃ العین سے پیشتر کا شاعر ہے اور بجائے طوطی اس دیوان میں صحبت کا لفظ ہے۔

قرۃ العین کی اور ایک غزل ہے جس کا یہ مطلع ہے۔

جذبات شوقک الجمت لسلاسل الغم والبلا ہمہ عاشقان شکستہ دل کہ دہند جاں بروِلا

اس غزل میں صوفیانہ مضامین ہیں جو کہ سب صوفی شعراء کے اشعار میں ہیں شاعرہ کے خاص حصہ کا کوئی مضمون نہیں ہے صوفیانہ مضامین کو غیر صوفی شعراء بھی بطور تقلید کے اپنے وزن و قافیہ میں باندھتے ہیں اور اگر یہ غزل اس شاعرہ کی ہو تو تقلیدی ہے کیوں کہ یہ شاعرہ مزدکی تھی اور مزدکیت کو تصوف سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ شاعرہ کی خامی دیکھئے کہ بیچارہ عاشقوں کو گدھے اور گھوڑے بنا کر ان کے سر پر لجام ڈال دی ہے حالانکہ کوئی صوفی شاعر نے عشاق سے ایسی بے ادبی نہیں کی مطلع کے معنی یہ ہیں "تیرے شوق کے جذبات غم اور بلا کے زنجیروں نے عاشقان شکستہ دل کے سر پر لجام ڈال دی ہے تاکہ وہ مجبوراً تیری دوستی میں جان دیں" یہ عجیب صوفیانہ شاعری ہے کہ معشوق عاشق کو لجام میں باندھ کر لے جائے اور قتل کروادے اور وہ بھی زنجیر کی لجام جو شاعرہ کا اختراع ہے۔ اس کی اور ایک غزل ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

بدیار عشق تو ماندہ ام ز کسی ندیدہ عنایتی بغریب نظری فگن توکہ پادشاہ ولایتی

اس غزل میں بھی مضامین سب مبتذل ہیں جو کہ سابق شعراء کے کہے ہوئے ہیں شاعرہ کا خاص حصہ اس میں کوئی نہیں ہے سوائے خامیاں اور غلطیاں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاعری میں مبتدی اور بہت کم علم بھی تھی۔ مطلع میں یہ خامی ہے کہ عاشق کو دیار عشق میں غریب الوطن کہا گیا ہے حالانکہ وہاں اس کا اصلی وطن ہے۔ دوسری بیت یہ ہے۔

کنہی بود گرائے صنم کند ترعشق تو دمبدم اہجرتنی وقلتنی واخذتنی بجنایتی

معنی یہ ہے کہ تو اے معشوق ہر دم مجھ کو فراق میں ڈال دیتا ہے قتل کر دیتا ہے اور مجھے عشق کے جرم میں گرفتار کر لیتا ہے۔ مار ڈالنے کے بعد گرفتار کر لینا عجیب ہے۔ اور یہ بیت ہے۔

عجز العقول لادرکہ تقص المحسوس بوصفہ بکمال تو کہ بردہی بنود بجز تو نہایتی

اس بیت میں مضمون وہی ہے جو ہر مسلمان بولتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ اس کا خالق ہے لیکن خالق کی ذات کی حقیقت سمجھنے میں قاصر ہے۔ اب شاعرہ اس مضمون کو اپنی بیت میں بیان کرتی ہے لیکن اس میں محسوس کا لفظ خاص بناوٹی عربی ہے اور منطقی استدلال کہ تو نہایت ہے' اس وجہ سے تیرے کمال کو ہم پہچان نہیں سکتے ہیں' غلط ہے

کیوں کہ جو چیز نہایت ہو وہ ادراک کو مانع نہیں ہے۔ مثلاً دیوار گھر کی نہایت ہے اور ہم اس کو درک کر سکتے ہیں۔ بعد یہ بیت ہے۔

چو صبا برت گند آورد بلاکشاں خبر آورد رخ تہ دچشم ترآ وردپہ شود کنی تو عنایتی

باد صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے چلتی ہے اور جب وہ عربستان کی خشک زمین میں چلنے لگتی ہے تو وہ بارش کی بشارت دیتی ہے اس وجہ سے عربی شاعری میں صبا وہ بارش کا قاصد ہے عاشق کا بھی فرضی قاصد ہے جس کا حال معشوق کو بتاتا ہے۔ ایران میں مشرق کی ہوا ترکستان کیطرف سے آتی ہے وہ برسات نہیں لاتی۔ وہاں پر شمالی ہوا بحر خزر سے ابر لاتی ہے اور مغربی ہوا بحر متوسط سے ابر لاتی ہے لیکن فارسی شاعری میں عربی کی تقلید سے صبا ہی کو عاشق کا قاصد قرار دیا گیا۔ بہائیوں کی شاعرہ باد صبا کا وہی مبتذل مضمون مستعار لیتی ہے اور وہ بھی اس غلطی کے ساتھ کہ اپنے رخ زرد اور چشم تر کو صبا کے ذریعہ معشوق پر ظاہر کرے دوسری بیت یہ ہے۔

قدمی نہی تو بہ بستر م سحری بنا گہی از کرم بہ ہوائے قرب تو بر پرم بدو بال وہم بجناحتی

جناح اور بال مترادف ہے دونوں کو لانا حشو قبیح ہے۔ بیت کے معنی بھی غلط ہیں کیوں کہ جب معشوق خود عاشق کے بستر پر آگیا تو پھر عاشق کو پرواز کی کیا ضرورت ہے بہائیوں کی بے نظیر شاعرہ کی ایک اور غزل ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

جوانی چہ آورد و پیری چہ برد بہت خودد سال دمی سالخورد

اس غزل میں شراب اور عشق کے مبتذل مضامین ہیں اس میں کوئی خاص مضمون نہیں ہے جو اساتذہ کے اشعار میں ہوتے ہیں۔ اس بیت میں قافیہ بھی غلط ہے۔ بُرد کا لفظ خورد کا قافیہ نہیں ہو سکتا کیوں کہ خورد کا لفظ جو کہ تکلم میں بضم خاء ہے۔ اصل میں بفتح خاء ہے اور کوئی شاعر مبتدی بھی اتنا جانتا ہے کہ بُرد اور فشرد اور سترد خورد سے قافیہ نہیں ہوتے ہیں۔ اب قرۃ العین کی پانچویں اور آخیر غزل کا حال ملاحظہ کیجئے اس کا مطلع یہ ہے۔

ہلا ای گروہ عمائیان بکشید بلبلہ ولا کہ ظہور دلبر ما عیان شدہ فاش و ظاہر و برملا

ظہور کا عیاں ہونا غلط ہے اور فاش و ظاہر و برملا تینوں حشو قبیح ہیں اور عمائی (اندھا) بھی درست نہیں ہے صحیح اعمیٰ ہے جب اس کے مخاطب وگ اعمیٰ ہیں تو وہ ظہور کو کیا دیکھ سکتے ہیں؟ بیت سے ظاہر ہے کہ بابیوں سے خطاب ہے کہ باب کے آنے سے بلبلہ کرو اور ان ہی کو اندھے بھی کہا گیا ہے' مسلمان تو کبھی باب کے لئے بلبلہ کا نعرہ نہیں مارتے۔ بیت دوم میں قناع کو نقاب کے مترادف قرار دے کر یہ کہا گیا ہے کہ قناع کے رفع کرنے سے روشنی اندھیرے کی جگہ لیتی ہے حالانکہ قناع دوپٹہ ہے جو کہ سر کو ڈھا پتا ہے۔ اس کے رفع کرنے سے معشوق کے زلف نکل کر اور اندھیرا کر دیتا ہے۔ اس طرح متذکرہ شعر بالکل لغو قرار پاتا ہے۔ ایک اور بیت یہ ہے

فوران نار زارض فا نوران نور زشہر طا ظہران روح زشطر صاد لقد علا وقد اعتلا

شاید ارض فا' فارس' ارض طا' طہران' اور ارض صا' ہمدان ہوں لیکن فوران اور ظہران جعلی عربی ہیں۔ اور یہ بیت بھی ہے۔

طبرالعماء وتکفکفت ورق البہاء تصفصفت دیک الضیاء تذورقت متجلا متجللاً

عربی شعر ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ نابینائی کے پر منصرف ہوگئے اور روشنی کا پتہ ہموار ہوگیا۔ روشنی کا مرغ بانگ دینے لگا جب کہ اپنے جمال اور جلال بتاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ غزل باب صاحب کے ظہور کی تعریف میں ہے تو اب پڑھنے والے اس کے الفاظ کو باب صاحب پر مطابق کر دیں اور تذورقت جعلی عربی ہے۔ ایک اور بیت یہ ہے۔

ز ظہور آن شہ آلہہ ز الست آن مہ مالہہ شدہ آلہہ ہمہ والہہ بہ تغنیات بلی بلی

اسلام نے تعدد خدا کو رد کر دیا لیکن بابی مذہب نے پھر خداؤں کو مان لیا اس طور سے کہ باب صاحب خداؤں کا بادشاہ ہے اور سب باب کے دیکھنے سے والہ ہوکر

ہاں ہاں کہنے لگے۔ اس بیت میں مالہ جبلی عربی ہے۔ اور ایک بیت یہ ہے۔

زکمان آن رخ پر دلہ زکمند آن حمدہ دلہ دو ہزار فرقہ وسیلہ متفرق مسلسلا

اس وجہ سے کہ اس بیت کے پڑھنے والے دوسرے شعراء کے اشعار پڑھے ہیں ان کو معلوم ہے کہ کمان کا مقصد ابرو ہے اور کمند کا مقصد زلف تو شاعر ابرو اور زلف کے بیان کی ضرورت نہیں سمجھتی صرف کمند اور کمان کے الفاظ پر اکتفا کرلی ہے لیکن رخِ معشوق کو پردلہ کہنا درست نہیں ہے اور معشوق کو دہ دلہ کہنا مزدکیشہ ہے۔ اس غزل کے باقی ابیات بھی ویسے ہی ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔

تبصرے

"سرمایۂ غم"

قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدر آباد دکن سے طلب کی جاسکتی ہے۔

مجموعہ ہے قدیم و جدید طرز کے (۱۴۲) نوحوں کا جو میر محمد باقر صاحب متخلص بہ باقر کی طبع زاد تخلیقات کا نتیجہ ہیں۔ اس مجموعہ کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وفات حضرت رسولِ خدا اور اس کے بعد کے جس قدر ایام عزا دنیائے شیعیت میں منائے جاتے ہیں، ان سب سے متعلق مسلسل نوحہ جات بڑی خوبی سے کہے گئے ہیں اور پھر ان کی ترتیب بھی واقعات کے تسلسل کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ یہ مجموعہ (۲۰۸) صفحات پر مشتمل ہے جس کی طباعت و کتابت بھی بہت عمدہ ہے۔ ان ظاہری و صوری خوبیوں سے قطع نظر معنوی اعتبار سے بھی "سرمایۂ غم" اس قابل ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے ـــ گو یہ امر مسلمہ ہے کہ غم کا تعلق کسی فرقہ سے نہیں بلکہ سارے انسانوں سے ہوتا ہے، لیکن اس کا کیا علاج کہ ہر انسان کسی نہ کسی ایک ہی سماج اور ماحول سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اس حقیقت کے پیشِ نظر جب ہم باقر کے نوحوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہماری آنکھوں کے سامنے ایک ایسا گروہ آجاتا ہے جس کے لئے سلام، مرثیہ اور نوحہ کہنا، سننا اور پڑھنا بڑی اہمیت رکھتا ہے اور جس کی رسمی حیات اجتماعی کا مدار اسی یکسانیت فکر و عمل پر ہے۔

اس وقت اصنافِ سخن میں نوحہ کی اہمیت پر بحث کرنے کا موقع اور زیرِ تبصرہ مجموعہ پر تفصیلی گفتگو کا کوئی امکان نہیں کیونکہ (۱۴۲) نوحوں پر فی نوحہ دو سطر کے حساب سے بھی کچھ لکھا جائے تو یہ خود ایک کتاب بن جائے گی۔ اس لئے یہاں صرف اشاراتی تقدیر اکتفا کی جاتی ہے۔ روزِ عاشورا کی صبح پر ایک جدید طرز کا نوحہ اس مجموعہ میں شریک ہے جس میں شاعر نے صبح کے تارہ سے بڑے ہی دلچسپ انداز میں باتیں کی ہیں اور پوچھا ہے۔

اس صبح کی کیا شام ہے کچھ یہ بھی خبر ہے؟ پُر ہول سحر ہے!

روئیں گے شہیدوں کے لئے شام کے تارے! اے صبح کے تارے

اس نوعیت کے اور بھی شعر اس مجموعہ میں ملتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ باقر کی فکر کو حضرت سرور کی رہبری نے بہت سنوارا ہے جو اپنے عصر کے اکیلے سخنور ہیں مگر زمانے کے ہاتھوں پریشان۔ ہم ہندوستان و پاکستان کے شیعوں سے خصوصاً اور ادبی ذوق رکھنے والے حلقوں سے عموماً اس مجموعہ کے مطالعہ کی توقع رکھتے ہیں۔ اور مصنف کے لئے ہماری دعا ہے کہ ان کا یہ نذرانہ بارگاہ اہلبیت میں مقبول ہو۔

"کارنامۂ پہلوی"

مطبوعہ نظامی پریس لکھنو۔ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی کی تالیف ہے جو (۳۳) ابواب اور (۳۶۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا سرورق ایرانی پرچم سے آراستہ کیا گیا ہے جس کے سایہ میں کھڑے ہوئے طاقِ کسریٰ کے کھنڈر دیدہ عبرت نگاہ کے لئے تازیانۂ عبرت بن جاتے ہیں۔ کتاب و طباعت کے اعتبار سے اس تالیف کو جس قدر اچھا کہئے زیب دیتا ہے اور محترم مولف کی شخصیت نہ کسی تعارف کی محتاج ہی نہیں کیونکہ آپ ہندوستان کی علمی دنیا سے متعارف ہیں اور حیدر آباد دکن میں اپنے علمی شغف ہی کی وجہ سے برسوں سرکار آصفیہ کی عنایات سے بہرہ ور ہوتے رہے ہیں۔ اس تالیف کا مقصد ایران جدید کی تاریخ بیداری کو پوری طرح منظرِ عام پر لانا ہے اور یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ ملت ایران کا شیرازہ سکندر کے حملوں کی ابتدا سے انگریزی اور امریکی ریشہ دوانیوں کی انتہا تک بھی مربوط نظر آتا ہے۔ پھر چونکہ ایران جدید کی تشکیل نام ہے رضا شاہ پہلوی کی ملت ساز کوششوں کا اس لئے اس تالیف کے لئے "کارنامہ پہلوی" سے زیادہ موزوں انتساب کوئی اور ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ اس اعتبار سے لائق مولف کے ذہن رسا کی داد دینی پڑتی ہے۔ اس ضروری تعارف و تفہیم کے بعد نفس تالیف کے بارے میں مختصر طور پر یہ کہنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تالیف کی ابتدا سفرنامہ کی صورت میں کی گئی ہے اور سفر کا آغاز بمبئی جیسے رنگین بندرگاہ سے ہوا ہے۔ اس انوکھے پن سے پوری تالیف بے انتہا دلچسپ اور لائق مطالعہ بن گئی ہے ـــ لیکن ملت ایران کی بیداری کے حالات سے متعلق اہم عنوانات کی ابتداء سنہ ۱۹۰۱ء کے انقلاب سے ہوتی ہے جن میں قابل ذکر عنوان ایران میں دستوری حکومت کے قیام کی تفصیلات، ایرانی ملاؤں کے اقتدار کے خاتمہ اور ایران جدید میں طبقۂ اناث کی بیداری اور نقاب کے ترک کرنے سے متعلق ہیں۔ اس سلسلہ میں اس زمانے کے اہل قلم کی تحریروں کے نمونے پیش کرکے رضا شاہ کے اصلاحات پر سیر حاصل بحث بھی کی گئی ہے، مگر ان موضوعی عنوانات کے باوجود فاضل مولف کا اندازِ بیان شگفتہ اور سلیس ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اردو ادب میں اس پایہ کی تالیف اب تک موجود ہی نہ تھی۔ اس لحاظ سے یہ قابل قدر کام اردو داں طبقوں سے عموماً اور ایران جدید کے حالات سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں سے خصوصاً خراج تحسین حاصل کرے گا۔ پھر چونکہ ایران جدید کی تشکیل کسی مذہبی یا فرقہ وارانہ ذہنیت پر منحصر نہیں ہے، اس لئے اس تالیف کے مقبول عام ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہم قارئین انتخاب سے بطور خاص اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں ـــ اور بہ نظر سہولت اس کی پچاس نسخے کتب خانہ حیدری میں محفوظ بھی کرائے گئے ہیں جہاں سے یہ تالیف بہ آسانی طلب کی جاسکتی ہے۔ اس کی قیمت مبلغ چار روپیہ رکھی گئی ہے جو اپنی صوری و معنوی خوبیوں کی بنا پر بہت ہی قلیل ہے۔

غزل

از مولانا حکیم سید وحید الدین عالی مرحوم

عجب نبود گر آب ازدل سوزان ما آمد … کہ آتش ہر کجا زد شعلہ دود ش از قفا آمد

کرامی داغ دل طاؤ زلف او برافروزد … کہ بوئے سوز عشقم از دم باد صبا آمد

جہاں با این ہمہ نعمت چو با یک جو نمی ارزد … ازین شادم کہ در دستم دل بے مدعا آمد

ز حسن و عشق باشد رونقے گلزار امکان را … بگل گر رنگ و بو آمد پئے بلبل نوا آمد

جزا موقوف بر عقبیٰ بود اعمال دنیا را … ببین نخلش کجا پرورده شد بارش کجا آمد

بروئے روشنش تا زلف تیرہ سایہ افگن شد … یقین شد از شب تاریک ہر روزم بلا آمد

نباشد از زمین و آسمان امید جان بردن … کزین ہر دو دلم چون دانہ در آسیا آمد

ہمائے فقر را زین بعد باشد طالع دیگر … مرا بر استخوان جوہر زد نقش بوریا آمد

ندیدہ لذت عمر ابد جز بوسۂ لعلش … خضر صد بار گو بر چشمۂ آب بقا آمد

مرا گاہے ز شرم غیر در محفل نمی پرسد … کہ آمد از کجا آمد چساں آمد چرا آمد

بصحرائے محبت نقش پائے ناقۂ لیلےٰ … پے مجنون ما آئینۂ مقصد نما آمد

چہ شد امشب ندارد عالی آشفتہ سر ہوشے

پریزادے در آغوشے مگر دیوانہ را آمد

دفتر ہذا کو انتخاب جلد ا نمبر ا سورخہ یکم رجب ـــ کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب مرحمت فرمائیں تو باعث تشکر ہوگا۔ اس کے معاوضہ میں انتخاب کا جو پرچہ چاہیں وہ پرچہ یا قیمت حاصل فرماسکتے ہیں۔

مدیر۔

ایک غیب داں عجیب بندریا

اخبار آج جیون نے ایک بنگالی اخبار سے یہ عجیب مضمون ترجمہ کرکے درج کیا ہے کہ بنگالی اخبار بھارت درشن نامی میں ایک عجیب بندریا کے متعلق ایک حیرت انگیز مضمون بابو انباش چندر داس صاحب نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہاں بہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جہاں تہاں کہ یہ رشی کہتے ہیں کہ ایسی بات کہ جس سے دوسروں کو حیرانی ہو۔ اور ناممکن معلوم ہو کبھی نہ کہنی چاہئے آجکل بے اعتباری کا زمانہ ہے کوئی معمولی سی بات کان میں پڑتے ہی فوراً یہ ٹھٹھا اڑانا شروع کر دیتا ہے اور عجیب لوگوں کو ایسی باتوں پر اعتبار نہیں آتا تو اُس کو ناممکن کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

مگر ایک بات جو ایک شخص کے خیال میں ناممکن ہے وہی دوسروں کے خیال میں ممکن ہو سکتی کیونکہ اس دنیا میں ہر ایک کا علم اور عقل ایک جیسا نہیں ہوتا اور ایسی حالت میں جو بات غیر معمولی ہے یعنی جو ہم لوگوں کے علم و عقل اور دستکاری سے باہر ہے، اُسے ناممکن کہنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

میں جس عجیب واقعہ کے متعلق بیان کروں گا اسے بہت سے لوگ ناممکن کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ سچی کہانی ہے اور اس میں ذرا بھی ملاوٹ نہیں اس کہانی کو بیان کرنے سے پہلے میں عقل والے جانوروں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں حیوانوں میں بندر کتے گھوڑے وغیرہ اور پرندوں میں سے کوا اور طوطا وغیرہ عقلمند سمجھے جاتے ہیں۔ بندر جسمانی بناوٹ میں ہی نہیں بلکہ عقل میں بھی انسان سے کچھ نسبت رکھتا ہے اس کے علاوہ بہت سے جانوروں اور پرندوں میں خاص طرح کا علم بھی پایا جاتا ہے یہ ان لوگوں کا طبعی علم کیا ہے چڑیاں انڈے دینے سے پہلے اپنا گھونسلہ بناتی ہیں کتنے جانور اور پرندے ایسے ہیں جو کہ نا[illegible] موسم کی تبدیلی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ گرمی کے دنوں میں ہمالیہ کی چوٹیوں پر جھنڈ کے جھنڈ بندروں کے دیکھے جاتے ہیں مگر سردی کے شروع ہونے سے پہلے ہی سے یہ لوگ کوسوں دور چلے جاتے ہیں۔ بارش کے آثار نظر آنے پر چیونٹیاں تک اپنے اپنے انڈے منہ میں دبا کر کسی محفوظ جگہ میں چلی جاتی ہیں ایسی اور بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

مگر ایک طاقت انسان کے اندر ہوتی ہے کہ جو اور جانداروں میں نہیں پائی جاتی یہ کسی وقوع میں آنے والے واقعہ کے متعلق معلوم کرنے کی طاقت ہے کہتے ہیں کہ نجومیوں میں یہ طاقت پائی جاتی ہے مگر ان کو چھوڑ کر دور اندیشی کی طاقت دوسرے جانوروں میں بھی پائی جاتی ہے اس سے ہم سب ہی واقف ہیں۔ ایک بندریا بڑی دور اندیش ہے یہ بات جب میں نے سنی تو میں نے بھی اسے ہنسی میں اڑا دیا۔ مگر جب میں نے اس کے کام کو بذات خود دیکھا تو مجھے بڑی حیرانی ہوئی وہ واقعہ اس طرح پر ہے۔

بانکڑا کے جج کی عدالت میں میرا ایک مقدمہ تھا اُس میں اپنے اظہار دینے کیلئے میں پچھلے سال بیساکھ میں گھر گیا تھا۔ ایک دن دوپہر کو میں کھانا کھانے کے لئے آرام کر رہا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی لڑکی بیٹھی ہوئی اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد اُس نے ایک بندریا کی کہانی شروع کی کہنے لگی۔ بابا میری بہن کی ایک چیز گم ہو گئی۔ بہت تلاش کرنے پر بھی اس کا کچھ پتہ نہ چلا لیکن کل ایک درویش ایک بندریا کو ساتھ لیکر یہاں آیا اُس بندریا نے اس جگہ کو کہ جہاں سے وہ چیز گم ہوئی تھی دیکھا اور اشارے سے یہ بھی بتلا دیا کہ کسی عورت نے ہی اسے چرایا ہے۔ میں اس کی اُس بات پر ہنس دیا۔

دوسرے دن میرے ایک بھتیجے نے آکر مجھ سے کہا وہ فقیر اس بندریا کو لیکر آ رہا ہے کیا آپ اُسے دیکھنا چاہتے ہیں۔

میں نے فقیر کو بلایا۔ دیکھا اُس کے ہاتھ میں زنجیر سے بندھی ہوئی ایک معمولی بندریا ہے زنجیر اتنی ڈھیلی ہے کہ فقیر اسے ہلا جلا کر اس کے ذریعہ اشارے کے ساتھ کچھ نہ بتا سکتا تھا فقیر مبدنی پور کا رہنے والا ایک مسلمان تھا اُس نے مجھ سے کہا۔

آپ اپنے دل میں جو سوال کریں گے اس کا جواب یہ بندریا آپ کو اشارے سے دے گی۔ میں نے فقیر کے کہنے کے موجب زمین پر پانچ پیسے اور پانچ سپاریاں رکھ دیں۔ اُن سپاریوں میں سے ایک کو (قفل) اور دوسری کو سہیل کا نام دیدیا۔

تب میں نے اُس بندریا سے پوچھا میں نے اپنے دل میں کیا سوال کیا ہے۔ اور اُس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ بندریا نے جھٹ اپنے ہاتھ پر وہ سہیل والی سپاری رکھکر اُس فقیر کی چھڑی کندھے پر رکھ لی۔ اور دو چار قدم آگے بڑھ کر اُس چھڑی سے مٹی کھودنے لگی میں نے فقیر سے اس کا مطلب دریافت کیا اس نے کہا۔ آپ کا سوال زمین کے متعلق ہے کیونکہ بندریا نے اپنے کندھے پر چھڑی رکھکر ہل کے کندھے پر جوا چڑھانے اور اس سے مٹی کھود کر کھیت میں ہل چلانے کا اشارہ کیا ہے مگر آپ یہ تو بتلا دیں کہ آپ نے کونسی پٹاری پائی ہے سہیل والی یا قفل والی ہے میں نے کہا سہیل والی۔ اس کے بعد بندریا سے سوال کیا کہ سہیل مجھے کب تک ملے گا۔ بندریا نے تین سپاریاں اٹھا کر زمین پر رکھ دیں پھر کچھ پیسے رکھکر اُس نے فقیر کی ڈگڈگی تین دفعہ بجائی۔ فقیر بولا۔

آپ کو سہیل تین دنوں میں ملے گا۔ مگر اس میں کچھ روپیہ خرچ ہوگا اور ڈگڈگی تین دفعہ بجانے کا یہی مطلب ہے کہ آخر میں آپ کی ضرور جیت ہوگی۔

میں نے اس بندریا سے پوچھا۔ میرے بال بچے کتنے ہیں؟ بندریا نے ایک ایک کر کے پانچ سپاریاں زمین پر رکھ دیں اور ایک چھوٹی سی لڑکی کو جا کر چھوا۔ تب اس نے ایک سپاری اور رکھی اور ایک چھوٹے سے لڑکے کے پاس جا کر اُس کے بدن کو چھو دیا۔

فقیر کے کہنے سے پہلے ہی میں اس اشارے کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ میرے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا یہی بندریا نے بتلایا تھا میں نے پھر پوچھا۔ کیا میرے ایک ہی لڑکا ہے؟ یہ سن کر بندریا نے میری طرف .... کچھ میں کرتی ہوئی آئی۔ اُس نے دو سپاریوں کو زمین پر رکھ دیا پھر ان میں سے ایک اٹھا کر وہ آنکھ بند کر کے زمین پر سو گئی یہ نظارہ دیکھکر پاس بیٹھی ہوئی عورتوں کے دل پر کچھ چوٹ لگی میں پچھتانے لگا۔ ہائے میں نے کیوں ایسا سوال کیا۔ کئی برس پہلے میرے سب سے بڑے لڑکے کا سورگ باش ہو گیا تھا۔ یہی اس بندریا کا مطلب تھا۔ اس سے مجھے بڑا دکھ ہوا۔

میری بیوی نے پوچھا۔ کیا بابو جی کی ساری لڑکیاں یہیں ہیں۔

بندریا نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ مگر جب میں نے یہی سوال کیا تو اس نے تین سپاریاں زمین پر رکھکر کپڑے کے ٹکڑے سے اپنے منہ کو ڈھک لیا۔ بندریا کا کہنا ٹھیک تھا کہ میری تین لڑکیاں بیاہی ہوئی اپنے اپنے گھر ہیں میں نے دریافت کیا۔ میری دو لڑکیاں یہاں پر بیٹھی ہیں۔ کیا ان کو دکھا سکتی ہو۔

چھ سال کی سدرشن بالا اور تین برس کی ہنس داسی بارہ لڑکیوں کے ساتھ اِدھر اُدھر کھیل رہی تھیں بندریا نے ایک کا دامن اور دوسرے کے سر کے بال پکڑ کر دونوں کو میرے سامنے حاضر کر دیا۔ میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ میں نے کہا۔ کیا میرا لڑکا یہی ہے بندریا نے فقیر کی چھڑی اٹھا کر اُسے جنوب کی طرف پھینک دیا۔ پھر وہ اپنی انگلی سے زمین پر ریکھائیں بنانے لگی۔ کہنے کی ضرورت نہیں میں نے اپنے مقدمے ہی کے متعلق سوال کیا تھا تیسرے ہی دن اُس کی پیشی تھی۔ مگر رنگ ڈھنگ سے مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ تین دن بعد تو نہیں شاید تین مہینے کے بعد اس کا آخری فیصلہ ہوگا تب میں نے اپنے دل میں ایک اور سوال کیا۔ بندریا نے وہ سہیل والی سپاری میرے ہاتھ پر رکھ دی۔

میں نے پوچھا میرا سوال کس مضمون کا تھا۔

بندریا اپنے ہاتھوں سے اپنا بدن کھجانے لگی۔ فقیر نے کہا۔ آپ نے اپنے جسم کے متعلق سوال کیا۔ اس پر بندریا زمین پر لیٹ گئی میرے جسم کے جس حصہ میں درد تھا۔ اپنے جسم کے ٹھیک اسی حصے کو وہ دکھلانے لگی۔ میں حیران ہوگیا۔ میرے جسم کے ٹھیک اسی حصے میں درد تھا۔ مگر یہ بات میرے گھر کے بھی بہت سے لوگ نہ جانتے تھے۔ بندریا اسے کیسے جان گئی۔ میں نے پوچھا۔ یہ بیماری کیسی جائیگی بندریا نے اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں کندھے پر نشان سا بنایا۔ اس کے بعد ذرا سی مٹی لے کر وہ کھا گئی۔ پھر دونوں ہاتھوں سے ایک گولی کا اشارہ کرکے اس پر پانی ڈالنے کو اس نے کہا۔ اور آخر میں چلو کا اشارہ کرکے اس پر پانی ڈالنے کو اس نے کہا۔ اور آخر میں چلو کا اشارہ کرکے اس کو اپنے منھ سے چھو لیا۔

فقیر کہنے لگا ہر روز کسی براہمن کا درشن کرنے اور رنبوجی کے اوپر چڑھائے ہوئے پانی کے پینے سے بیماری دور ہو جائے گی۔ اس کے سوائے نہیں۔ تب میں نے دل ہی دل میں تیسرا سوال کیا۔ اس دفعہ بھی مجھ کو پہلی والی ہی بیماری دے کر بندریا میرے لڑکے کی طرف دیکھنے لگی۔ فقیر نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے آپ نیا گھر بنانا چاہتے ہیں۔ یہ کہتی ہے گھر بن تو جاوے گا مگر کچھ عرصہ لگے گا۔ یہ جواب سن کر میں حیران ہوا۔ اس قسم کے جسمانی سوال کرنا چھوڑ کر اب فقیر نے کہا۔ آپ کا لڑکا یہاں سے جنوب کی طرف گیا ہے۔ وہیں پر وہ لکھنا پڑھنا سیکھتا ہے۔ کیا یہ ٹھیک جواب تھا؟ میرا لڑکا اس وقت عظیم گنج کے کالج میں پڑھتا تھا۔ اور عظیم گنج بانکڑا سے جنوب ہی کو ہے۔

اسی طرح اور بھی کئی سوال کرکے میں نے اس بندریا سے بالکل صحیح جواب پائے۔ میری سب سے چھوٹی لڑکی کھیرے کا ایک ٹکڑا کھا رہی تھی۔ فقیر نے کہا۔ کھیرے کا ایک ٹکڑا کھیرے کا دیجئے۔ بندریا اسے کھانا چاہتی ہے۔ بندریا کو فوراً کھیرا دیا گیا۔ اس کو کھا لینے پر اس نے پانی پینا چاہا۔ ایک برتن میں اسے پانی بھی دیا گیا۔ میں نے بندریا کو کچھ پیسے دیئے۔ انھیں اس نے منظور کرلیا۔ اس پر میں نے فقیر کو کچھ انعام دے کر اس سے اس بندریا کا سارا حال پوچھا۔ وہ کہنے لگا میرے دادا ایک بڑے مشہور اور مانے ہوئے فقیر تھے۔ یہ انہیں کی بندریا ہے۔ اس کی عمر اس وقت قریباً ساٹھ برس کی ہے۔ ان کے پاس ایسے بھی بہت سے بندر اور بندریاں تھیں۔ میرے گھر کے پاس ہی ایک میر صاحب کی درگاہ ہے۔ کہتے ہیں میرے دادا نے اسی درگاہ کے پاس ایک کنواں کھودا تھا۔ اسی میں وہ بندریا کے بچے کو اکیس دن تک رکھتے تھے۔ کھانے کے لئے اوپر سے کچھ مٹی گرا دیتے تھے۔ ان میں سے کچھ تو پہلے ہی مر جاتے تھے۔ جو جیتے جاگتے رہتے تھے۔ ان میں ایسی طاقت آ جاتی تھی کہ وہ بھی پورے دور اندیش ہو جاتے تھے۔ تین دن کے بعد میرے مقدمہ کی تاریخ تھی۔ بندریا کے کہنے کے بموجب اس کا کچھ نتیجہ بھی اچھا ہی ہوگیا۔ بندر کی عجیب طاقت کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس میں ایک لفظ بھی جھوٹ یا اپنی طرف سے بڑھا ہوا نہیں ہے۔ میں جب سے اس حیرت انگیز معاملہ کے متعلق ہمیشہ فکر میں رہتا ہوں۔ مگر آج تک کوئی بھی تسلی نہیں دے سکا۔ اگر ناظرین میں سے کوئی اس عجیب چیز کے متعلق کچھ بھی پتہ دیں گے تو میں ان کا نہایت مشکور رہوں گا۔

آئندہ جنگ کی نوعیت کیا ہوگی

یورپ کے موجودہ سیاسی حالات اسقدر پیچیدہ ہیں کہ جتنا انکو سلجھایا جاتا ہے اتنی ہی گتھیاں پڑتی جارہی ہیں اور اسی کو پیش نظر رکھ کر نہ صرف عوام بلکہ ماہرین سیاست کو بھی اسکا یقین ہو چلا ہے کہ دس سال کے بعد لڑائی چھڑ جانے کا سخت خطرہ ہے دس سال کی قید اس لئے لگائی جاتی ہے کہ آئندہ جس نہج کی لڑائی ہوگی اسکی طیاری کے لئے کم از کم دس سال اور درکار ہوں گے۔

یہ لڑائی کس نہج کی ہوگی پہلے اسے سمجھ لیجئے۔ تمام ماہرین سائنس کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آئندہ جنگ میں حملہ یا دفاع کی وہ صورت نہ ہوگی جو اس وقت اختیار کی جاتی ہے، اب تک تو یہ ہوتا آیا ہے کہ ملک کی ایک فوج دوسرے ملک پر حملہ کرتی ہے اور پھر دونوں میں توپوں، بندوقوں، سنگینوں اور دستی بموں کی لڑائی ہوتی ہے اسی کے ساتھ ہوائی جہازوں سے بم گرائے جاتے ہیں، لیکن آئندہ رو در رو مقابلہ کی لڑائی نہ ہوگی اور نہ فوجیں میدان میں آئیں گی، بلکہ سب سے پہلے براہ راست فوجی مرکزوں، گودیوں کارخانوں اور شہروں پر حملہ کیا جائے گا لیکن یہ حملہ کس قسم کا ہوگا اس میں اختلاف ہے، بعض کا خیال ہے کہ جوہری بم سے ہوگا، بعض جراثیمی بم کہتے ہیں اور موخر الذکر بہت زیادہ ہلاکت پھیلانے والی چیز ہے۔

ماہرین سائنس کا خیال ہے کہ دس سال کے اندر یہ بم راکٹ کی قسم کے طیارہ ہو جائیں گے اور وہ جس وقت سر کئے جائیں گے تو آناً فاناً ہزاروں میل طے کرکے خود نشانہ تک پہونچ جائیں گے اور بستیوں کی بستیاں خاک سیاہ کردیں گے۔ ان بموں کا توڑ اس وقت تک دریافت نہیں ہوا اور نہ اس کا کوئی امکان نظر آتا ہے۔

بعض ماہرین جنگ کا خیال ہے کہ اگر فوجیں نہایت تیزی سے پہونچکر بموں کے اسٹیشنوں پر قبضہ کرلیں تو یہ خطرہ دور ہو سکتا ہے، لیکن یہ ان کا خیال ہی خیال ہے کیونکہ اول تو بموں کے اسٹیشن زمین دوز ہوں گے اور اس قدر محفوظ کہ وہاں تک کسی کی رسائی ممکن ہی نہ ہوگی اور اگر اس کا امکان ہو بھی تو اس کا کیا علاج کہ فوجوں کے پہونچتے پہونچتے نہ جانے کتنے بم سر ہو چکے ہوں گے اور قوم کی قوم تباہ ہو چکی ہوگی۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم سب سے پہلے بم روانہ کرے گی وہی کامیاب ہوگی، لیکن چونکہ ہر ملک کے پاس ایسے بم موجود ہوں گے جو حملہ کے وقت از خود سر ہو جائیں اس لئے حملہ کی ابتدا کرنے والی قوم بھی محفوظ نہیں رہ سکتی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ کی جنگ گویا مختلف قوموں کے درمیان عام خودکشی کا معاہدہ ہوگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دس سال کے اندر روس اور امریکہ دونوں قطب شمالی کی طرف سے جو قریب راستہ ہے ایک دوسرے کے خلاف جوہری یا جراثیمی بم پہونچا سکنے کے قابل ہو جائینگے اور اگر اس خطرہ کو دور نہ کیا گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ روس اور امریکہ دونوں صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

رہا یہ سوال کہ یہ خطرہ کیونکر دور کیا جا سکتا ہے، اس کے متعلق مختلف رائیں ہیں بعض کہتے ہیں کہ جوہری بم کی طیاری ممنوع قرار دی جائے، بعض کا خیال ہے کہ اس بم کے بنانے کا راز عام کر دیا جائے تاکہ ہر قوم اس کو پا سکے اس طرح ہر ملک کو ڈر پیدا ہو جائے گا اور وہ اس کا استعمال نہ کریگا۔ لیکن ان میں سے رائے کوئی قابل عمل نہیں کیونکہ اگر ایسے بم کی طیاری کو ممنوع قرار دیا جائے تو [illegible] اور وہ کونسی قوت ہے جو تمام ملکوں کو اس بات پر مجبور کر سکتی ہے اس راز کو عام کر دیا جائے تو اس سے بھی یہ خطرہ دور نہیں ہو سکتا کیونکہ اس وقت تک دو سٹر [illegible] آلات کی طیاری کا راز عام ہونے پر لڑائی کب رکی ہے کہ آئندہ رک سکے گی۔

سر گفا یڈمارٹل کہتے ہیں کہ جوہری بم سازی زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے اندر ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گی، اس لئے ضرورت ہے کہ اس مدت کے ختم ہونے پر تمام بڑی بڑی طاقتیں ملکر کسی ایک جزیرہ کا انتخاب اس کے تجربہ کے لئے کرلیں اور دنیا کی تمام قوموں کے

بقیہ کالم ۲ پر

بقیہ مضمون۔ آئندہ جنگ کی نوعیت کیا ہوگی۔

نمایندوں کو طلب کرکے حملہ سے قبل جزیرہ کی حالت دکھا دیں یقیناً یہ جزیرہ ایسا ہوگا جہاں انسانی آبادی تو نہ ہوگی لیکن جانور ضرور کثرت سے ہوں گے، اور اگر نہ ہوں تو وہاں جانور کثیر تعداد میں پہونچا دیئے جائیں۔ اسی کے ساتھ وہاں بڑی بڑی مضبوط عمارتیں بھی بنائی جائیں اور جوہری بم سے بچنے کی جتنی تدابیر ہو سکتی ہیں وہ بھی اختیار کی جائیں اور پھر اس کے بعد بم گرایا جائے، ظاہر ہے کہ یہ کام صرف چند سکنڈ کا ہے، لیکن جب قوموں کے نمایندے خود وہاں جا کر دیکھیں گے کہ اس جزیرہ میں ایک جاندار بھی باقی نہیں رہا، ہر مکان خاک کا ڈھیر ہے اور وہاں کی سرزمین زہریلی ہوا کے اثر سے کم از کم بیس سال تک کسی جاندار کے رہنے کے قابل نہیں ہو سکتی تو ان کی آنکھ کھلے گی کہ واقعی یہ بم کیسی بلا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس مشاہدہ کے بعد وہ اس کے استعمال سے باز آئیں۔

طویل افسانوی طنزیہ

گھر

قسط اول

از میر محمد علی رضوی

(اس شمارے سے ارباب فکر و نظر کے لئے ایک طویل افسانوی طنزیہ کی ابتدا کی جارہی ہے تاکہ روبہ انحطاط قوتِ قوائے فکر کو سہارا دیا جاسکے۔ اس طنزیہ کے آغاز اور زیر اشاعت قسط کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس عنوان کے قلم کار کے پیش نظر دورِ حاضر کی تہذیبی تمدنی فریب کاریوں کے خانۂ تاریک میں محبوس عروسِ ہستی کو فطرت کے روشن وسعت بخش ایوان میں منتقل کرلینا ہے خدا کرے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ اور ان کے افکار قوم کے لئے لائق توجہ)

(شیخ ابوالقاسم مدیر)

زندگی کی حوصلہ شکن ناکامیوں کے بعد وقت گزرتا گیا۔ بازار کی رونقیں روشن آج خاموش ہوتی گئیں اور میں اپنے اقامت خانے کی خیال آفرین تنہائی میں گھس پڑا۔ اقامت خانہ کسی مدرسہ یا جامعہ کا نہیں جہاں پست معیارِ تعلیم اور بلند معیارِ مصارف کی کشمکش پیدا کی جاتی ہے بلکہ وہ جس کی دیواروں پر لکھا ہوتا ہے "طعام و قیام کا بہترین انتظام"۔ اسی "بہترین" کے پیچھے ایک حجرہ ہوتا ہے۔ تاریک بھیگا ہوا کہ صفائی وضائی ... والی چارپائی ہوتی ہے جس کی فرسودگی نامکمل سے بستر میں چھپا دی جاتی ہے ... یا وابستہ جس کی ہر شکن میں آنسوؤں کی نمی یا معصیت کی "نکہت" ... ہے۔ یہ بھی ایک طریقہ ہے رہنے سہنے کا اور جیئے جانے کا ——— زندگی ! ... کبھی اس لفظ کو میں نے زیر لب گنگنایا ہے اسی لمحہ میرے سینہ سے ... اٹھتا ہے!

تو اس طرح میں اپنے اقامت خانہ کی خیال آفریں تنہائی میں گھس پڑا۔ ایک دیا سلائی روشن کی پھر اپنے حجرہ کا جائزہ لیا۔ چارپائی کے اطراف جو میز کا بھی کام دیتی ہے جلی ہوئی سگریٹوں کی راکھ میں جلی ہوئی سگریٹوں کے علاوہ کبھی بجھی ہوئی دیا سلائیوں کا ڈھیر ہے۔ چارپائی پر چند کاغذات بکھرے پڑے ہیں ان میں سے بعض پر کچھ لکھا جا چکا ہے اور بعض ابھی سادہ ہیں۔ میں نے ان چیزوں میں سے کسی کی بھی پروا نہیں کی کیونکہ یہاں واقعاً اگر کوئی چیز قیمتی تھی تو وہ صرف "میں" تھا۔ لیکن میں نے ایسے حجرے بھی دیکھے ہیں جہاں زندگی خس و خاشاک سے اٹے ہوئے صوفوں، کرسیوں اور دوسرے آرائشی سامان کا نام ہو کر رہ گئی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا ہے کہ ایسے حجروں کے رہنے والے اپنی قیمتی اشیاء کو تو جھاڑتے جھٹکتے ہیں مگر خود گرد آلود ہو جاتے ہیں۔ یہاں صرف سامان قیمتی ہوتا ہے اور انسان کم قیمت! زندگی شاید اسی کا نام ہو!

میرے حجرے کی دیواریں چونے اور ریگ کی بنی ہوئی ہیں لیکن انکی سفیدی اب نہیں رہی ہے ——— بلکہ ان کی رنگت کو گرد اور پان کے پیک کے دھبوں نے بدل ڈالا ہے۔ ان دھبوں کو دیکھ کر مجھے مسخ شدہ انسانیت اور بگڑی ہوئی زندگی کی مکروہ صورت یاد آگئی ——— اور دل نے صدا دی ——— زندگی شاید اسی کا نام ہے۔

"آہ" یہ صدا جو گلوگیر بن کر میرے سینہ سے نکلی تو زہر خند ہو کر رہ گئی۔ میں نے دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ لئے جیسے راز ہائے درون سینہ کو "سینہ صدف" میں رکھ چھوڑنا چاہتا ہوں اور پھر حجرے میں ٹہلنے لگا ——— جس طرح مکڑی کے جالے میں مکھی پھڑپھڑاتی ہے! میں نے گنگنانا شروع کیا۔

زخم دل کے چھپا رہا ہوں میں ٭ کوئی میری ہنسی کو کیا جانے؟

کیا یہ شعری تفسیر نہیں؟ لیکن صرف تعمیر اور آئینہ توان رہبروں کا نعرہ ہے جن کے دماغ فلسفہ کو ہضم کرکے حماقت میں مبتلا ہیں۔ سائنس پر حاوی ہو کر تو ہم کا شکار ہیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ ادب اور فنون لطیفہ کو مستقبل کا "خالق" بنایا جائے۔ اسی لئے ... زندگی میں موسیقی کی سی مترنم ہم آہنگی کی ضرورت ہے مگر یہاں تو موسیقی قدامت کے فن کارانہ شعور یا حالی نے گراما فون ریکارڈ میں بند ہو ... جیسے زندگی گھر میں اکرام کے جا رہے ہیں کبھی پھڑپھڑا کر اپنی قوت پرواز آزما رہی ہے۔ اور میں گنگنا رہا ہوں ———

میرا صدموں میں مسکرا دینا ٭ بدتر از صد ہزار ماتم ہے

لیکن یہ بھی تصنع ہے اور تاوقتیکہ "ہوتے ہیں کچھ اور نظر آتے ہیں کچھ" کا فریب ختم نہ ہو جائے ——— روح کی ترجمانی موسیقی کے علاوہ زندگی سے اور زندگی کی ترجمان ادب سے نہ ہو سکے گی کیونکہ زندگی سے وہ تصویر چھین لیا گیا ہے جس کے خیال آفریں ترانے کوئی تھی تو میں کہہ رہا تھا کہ میں اپنے اقامت خانہ کی خیال آفریں تنہائی میں گھس پڑا۔

آج مجھے اپنے گھر سے نکلے ہوئے ایک سال ہو چکا ہے ——— وہی گھر جس میں اپنی زندگی کے چوبیس سال بسر کر چکا ہوں۔ مگر اب تو وہ بھی ایک موہوم سا نقطہ نظر آرہا ہے۔ آخر یہ گھر ہے کیا؟ کہتے ہیں کہ یہ ایک بہت پرانی کہانی ہے۔ انسان نے صحرا نوردی اور خانہ بدوشی کی زندگی ترک کرکے جب مقیم زندگی اختیار کی تھی تو اس کا آغاز جھونپڑی سے ہوا تھا اور وہ نقش ہنوز باقی ہے پھر جھونپڑی نے رفتہ رفتہ گھر، ڈیوڑھی اور کوٹھی تک ترقی کی ——— یہ ارتقا ان صاحب دماغ انسانوں کی جدت تھی جو اپنے زمانے کے "مصلح" تھے۔ انھوں نے قوت بازو اور زور شمشیر سے زمین پر قبضہ کرکے گھر، جائداد اور مملکت خاندان، قبیلہ اور قوم کا تصور پیدا کیا تھا۔ اب دنیا ان ہی گھر یلو ہنگاموں جائداد کے قضیوں اور ریاستی لڑائیوں سے معمور ہے۔ لیکن مجھے اس ماجرانہ اور سامراجی قیام پسند ہنگامہ پسندی سے نفرت ہے۔ میں ہر اس چیز کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں جو محض منفعت کے لئے جنبش کرتی ہے۔ مجھے تو صرف مہر انجم، روشن دن اور تاریک رات سے لگاؤ ہے کیونکہ یہ سب فطری مترنم ہم آہنگی کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ پھر ان میں یکسانیت و توافق کا تسلسل بھی نہیں ہے۔ میرے لئے ہر صبح کی افق پہ اندازِ دگر اور ہر شام کی شفق نوبہ نو ہوتی ہے بہار کی خوش گوار ہوائیں اور خزاں کے پت جھڑ لانے والے طوفان بھی میرے لئے ہمیشہ تازہ بہ تازہ ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ جچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی۔ مگر نام نہاد گھریلو ہنگامہ پسندی اور سود و زیاں کے ترازو میں تلنے والی زندگی "فساد فی الارض" ہو اصلاح کے عنوان سے تو...؟ مگر ہو سکتا ہے کہ زندگی شاید اسی کا نام ہو!!

لیکن میں تو گھر کی کہانی سنا رہا تھا کہ قدرت نے قیام پسند زندگی سے پہلے حیات انسانی کے لئے سب کچھ مہیا کر دیا تھا کہ یکایک انسان نے خدا سے بغاوت کی اور بھائی نے بھائی کو قتل کیا ——— باغی کی سزا کیلئے ہو سکتا تھا کہ اس کو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جھونک دیا جاتا مگر مشیت انتہائی سزا دینا چاہتی تھی۔ اسی لئے اس کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا اور عقل عصا بنا کر ہاتھ میں دیدی گئی۔ قاتل دہشت و صحرا میں مارا مارا پھرتا رہا تاکہ ارتکاب جرم کے بعد روپوشی کے سہارے امان ہی مل جائے! ایسی حالت میں وہ زمین کا سینہ چاک کرتا پہاڑوں پر ڈاکہ ڈالتا اور جنگلوں کو لوٹتا پھرتا رہا۔ کھلے میدانوں میں مٹی پتھر اور لکڑی کے ڈھیر لگاتا رہا۔ پھر بڑی غور و فکر اور جانفشانی سے ایک حقیر جائے پناہ تیار کرکے چیخ اٹھا کہ "گھر" بن گیا اور امان مل گئی۔ (باقی آئندہ) ———

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

ہٹلر چکا ہے اسکی پوری فرانکوٹ جائداد ضبط کر لینے کا حکم ۱۵ اکٹوبر دیدیا گیا! آج میونک کی نازیوں کو تحلیل کرنے والی ایک عدالت نے (جہاں نازی لیڈر کا مقدمہ دائر ہو چکا تھا) اڈولف ہٹلر کی پوری جائداد کو ضبط کر لینے کا حکم دیدیا ہے اس جائداد کی مالیت (۱۵) ہزار پونڈ سے زائد ہے۔ ہٹلر کی بیوی ایوا براؤن پر بھی مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہٹلر مر چکا ہے اور اسکی جائداد شخصی وارثوں کے ادعا کے باوجود ضبط کر لیا جائے گا اس مقدمہ کی سماعت ایک گھنٹہ دس منٹ تک ہوتی رہی۔ اختتام بحث پر صدر عدالت نے سزا منظور کرتے ہوئے عدالت کے اس ایقان کا اعلان کیا کہ ہٹلر مر چکا ہے۔

اسلام

کل فلسطین عرب حکومت کو عراقی مصری حکومتوں نے تسلیم کر لیا۔ لندن ۱۴ اکٹوبر بغداد کا ایک پیام مظہر ہے کہ گذشتہ مہینے میں بمقام غازہ میں جو کل فلسطین عرب حکومت تشکیل دی گئی ہے اس کو عراقی حکومت نے تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

مصری حکومت نے بھی نئی تشکیل یافتہ عرب حکومت کو تسلیم کرنے سے متعلق فیصلے کا اعلان کیا ہے۔

تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں ترکی کی بلجیم اور اطالیہ سے گفت و شنید لندن ۱۵ اکٹوبر۔ توقع ہے کہ ترکی اور بلجیم کے مابین تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں جلد گفت و شنید کا آغاز ہوگا۔ ترکی نے اسی نوعیت کی گفتگو اطالیہ سے بھی کی ہے۔

فلسطین

سعودی عرب حکومت نے بھی فلسطین میں قائم شدہ عارضی حکومت کو تسلیم کر لیا! لندن ۱۶ اکٹوبر یہاں کے سعودی عرب کے سفارت خانہ سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سعودی عرب کے منشاء وزیر خارجہ نے بمقام راز فلسطین میں قایم شدہ عارضی عرب حکومت سے وزیر اعظم احمد حلمی

پاکستان کے نام ایک پیام

پہ بتلایا گیا ہے سعودی عرب کی حکومت وزیر اعظم موصوف کی حکومت کو تسلیم کر لیگی

جنوبی فلسطین کے علاقہ میں ایک شعلے پھر بھڑک اٹھے۔ صورت حال کے متعلق یہودیوں اور مصریوں کا ادعا۔ پیرس ۱۷ اکٹوبر تازہ اطلاعات کے بموجب جنوبی فلسطین میں جنگ کی تجدید ہو چکی ہے یہودیوں کا بیان ہے کہ ان کے ایک مسلح کالم نے مصری دفاعی مورچوں کو توڑتے ہوئے ایک توپ خانہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اس سے یہودیوں کا موقف مستحکم ہو گیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہود دہشت پسند مصری رسدات کے قیام پر کاروائی کر رہے ہیں۔ مصریوں نے ادعا کیا ہے کہ انھوں نے یہودیوں کے دو ہلکے ٹینکوں کو تباہ کر دیا ہے۔

بیت المقدس کی صورت حال ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان کا بیان لندن ۱۶ اکٹوبر اسرائیلی عبوری حکومت جنوبی فلسطین کے صحرائی علاقہ میں آتشباری کی موقوفی سے متعلق اقوام متحدہ کی درخواست پر عمل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

اقوام متحدہ کے ایک ترجمان مقیم حیفہ نے بتلایا ہے کہ بیت المقدس کی صورت حال ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ طرفین نے اس مقدس مملکت پر جارحانہ اقدامات کی تجدید کی ہے کل بندوق اور مشین گن سے آتشباری کی گئی۔

پاکستان

خواجہ ناظم الدین نے قائد اعظم کی مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی پاکستان سے غیر متزلزل وفاداری کا حلف۔ کراچی ۱۱ اکٹوبر طلبہ قدیم علی گڑھ جن میں خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان بھی شامل ہیں قائد اعظم کی مزار پر پھول چڑھائے۔ آپ کیساتھ مسٹر غلام محمد وزیر مالیہ پاکستان۔ سردار محمد خان، مسٹر عبدالحمید۔ مسٹر اے پی حلیم اور مسٹر صدیقی کے علاوہ پاکستان کے اعلیٰ عہدہ دار بھی شامل تھے طلبہ قدیم علی گڑھ کی جانب سے خواجہ ناظم الدین نے قائد اعظم کی مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ اس کے بعد طلبہ قدیم پاکستان سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا حلف اٹھایا

ہندوستان

دو لاکھ سینتالیس ہزار ٹن غلہ ہندوستان آرہا ہے۔ نئی دہلی ۱۵ اکٹوبر۔ توقع ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ روس اور اسٹریلیا سے ۲ لاکھ ۴۷ ہزار ٹن غلہ ۱۰/ نومبر کو ختم ہونیوالے مہینے میں ہندوستان آنے والا ہے جس میں ایک لاکھ ستر ہزار ٹن گیہوں اور (۱۹) ہزار ٹن آٹا اور (۴۲) ہزار ٹن چاول ہونگے

دہلی کی (۳۵۰) مسجدیں خالی ہو گئیں۔ دہلی ۱۶ اکٹوبر مہاتما گاندھی سے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق مقامی حکومت نے (۳۵۰) مسجدوں کو جن پر یا تو شرنارتھیوں کا قبضہ تھا یا انھیں مندر کا روپ دیا گیا تھا خالی کرا کر مسلمانوں کے حوالے کر دیا گیا ہے سو مسجدیں جن پر ابھی شرنارتھیوں کا قبضہ ہے جلد خالی کرائی جائینگی۔

دکن

نواب معین نواز جنگ بہادر کا بیان۔ لندن ۱۰ اکٹوبر ڈیلی اکسپریس نے پیرس سے یہ خبر دی ہے کہ نواب معین نواز جنگ بہادر نے دس لاکھ سات ہزار پونڈ کی اور رقم کو جسے حیدرآباد کے ہتھیار ڈالنے سے قبل انھوں نے اپنے نام سے ہائی کمشنر پاکستان کے نام منتقل کر دیا تھا باوجود حکومت سرکار عالی کو واپس آنے کے سلسلہ میں کوئی کارروائی کر رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ نواب معین نواز جنگ بہادر نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس رقم کے حقیقی مالک کا فیصلہ ادارہ اقوام متحدہ کے فیصلہ پر ہوگا۔ اس رقم میں سے میں نے ایک پائی نہیں خرچ کی ہے۔ میں ابھی خود کو صدر المہام امور خارجہ تصور کرتا ہوں اور اس عہدہ سے سبکدوش ہونے کے لئے میرے پاس کوئی ہدایات وصول نہیں ہوئی۔

قدرت کے حیرت انگیز کرشمے۔ حیدرآباد ۱۱ اکٹوبر۔ وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل میں ایک انوکھی پیدائش عمل آئی واقعات یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ ایک حاملہ کو پانچ ماہ کے حمل سے بجائے اسقاط حمل کے دو تندرست لڑکے پیدا ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد میں یہ پہلا واقعہ ہے

اعلیحضرت بندگانعالی کا ۱۶ لاکھ پونڈ کے حسابات پیش کرنے کیلئے نواب میر نواز جنگ بہادر کو حکم حیدرآباد ۱۱ اکٹوبر۔ لندن میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل نواب میر نواز جنگ کو حضرت اقدس و اعلیٰ حکم دیا ہے کہ وہ (۱۶) لاکھ پونڈ کا حساب پیش کریں اور بتائیں کہ یہ رقم انھوں نے کس لئے خرچ کی کیونکہ یہاں اطلاع ملی ہے کہ انھوں نے لندن میں متذکرہ رقم گذشتہ چند ہفتوں میں صرف کر ڈالی۔

معتمدی مال حیدرآباد ۱۱ اکٹوبر آذر محکمہ مال کی سے مولوی عبدالحمید خانصاحب سبکدوش ہو کر معتمدی مال پر راجہ رام چندر راؤ کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

دکن کا ایک ہفتہ

اورنگ آباد، بیڑ، عثمان آباد اور گلبرگہ شریف کا نظم و نسق فوجی گورنر کے سپرد کردیا گیا

حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ اورنگ آباد، بیڑ، عثمان آباد اور گلبرگہ شریف کا نظم و نسق بھی اب حیدرآباد کے فوجی گورنر کے سپرد کیا جاچکا ہے۔ یاد ہوگا کہ ریاست میں پولیس کارروائی کے آغاز کے موقع پر مختلف فوجی کمانوں کے تحت اضلاع کی تقسیم کے تحت میں مذکورہ بالا چاروں اضلاع منطقہ بمبئی کی فوجی کمان کے سپرد ہوگئے تھے۔ اب ان اضلاع میں فوجی سیول حکام کے زیر نگرانی ممکنہ حد تک سابقہ عہد کے ساتھ ہی نظم و نسق چلایا جارہا ہے۔

ایجنٹ جنرل حیدرآباد متعینہ نئی دہلی کے دفتر کی برخاستگی حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ حکومت حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل متعینہ دہلی کا دفتر برخواست کردیا جارہا ہے۔

شر انگیزوں کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے مسٹر یا ... انسپکٹر جنرل کوتوالی کے احکام حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ بیگم بازار، امیر پیٹھ، گنج جمعرات دیگر مقامات پر جو لوٹ کھسوٹ کے واقعات ہوئے ہیں ان کی روک تھام اور دیگر مقامات پر قیام امن کے لئے مسٹر یا ... انسپکٹر جنرل نے اپنی توجہ خصوصی مرکوز کردی ہے۔ اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل کوتوالی نے مقامی پولیس کو احکام دیئے ہیں کہ غنڈوں اور اشرار کے خلاف خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں سخت ترین کارروائی کی جائے چنانچہ ان احکام کی بنا پر مختلف اسمات میں اشرار کی گرفتاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ سکھ ... منڈی، ... منڈی، گنج، سکندرآباد، بیگم پیٹھ، سلطان بازار اور دھول پیٹھ میں جہاں لوٹ ہوئی تھی۔ کوتوالی نے بعد تحقیقات لوٹا ہوا مال برآمد کر کے ان کے مالکوں کو دلارہی ہے اور مرتکبین کی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی جارہی ہیں۔

گرفتاری کا حکم حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ جام باغ میں ایک جماعت نے ایک ڈھیرو کو گھیر کر اس کی سائیکل اور دستی گھڑی چھین لی تھی جس کی رپورٹ پر صدر محکمہ سمت کی پولیس کو حکم دیا گیا ہے کہ ملزمین کو فوری گرفتار کرلیا جائے۔

دسہرہ کا جلوس حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ گردوارہ سکھان گولی گوڑہ سے آج ۳ بجے سکھوں کا جلوس دسہرہ نکلا۔ جلوس سے قبل گردوارہ میں مذہبی مراسم ادا ہوئے۔ جلوس فضل گنج تا بیگم بازار پل قدیم سے ہوتا ہوا گلشن باغ پہنچا۔

سنٹرل جیل میں منتقلی حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ مولوی ابوالخیر صاحب صدیقی معتمد ملکتی مجلس اتحاد المسلمین جن کو کل شام تک صدر محکمہ کوتوالی میں رکھا گیا تھا اب وہ سنٹرل جیل میں منتقل کردیئے گئے ہیں۔

گرفتاری حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ صدر مجلس اتحاد المسلمین گل باغ سیٹھ غازی الدین احمد کی گرفتاری عمل میں آئی۔

اضلاع کی صورت حال حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ فوجی گورنر میجر جنرل جے۔ این چودھری کے منشاء کے مطابق اضلاع میں قیام امن کے لئے پوری توانائیاں صرف کی جارہی ہیں۔ اور صورت حال پر قابو پانے میں حکومتی مشنری پوری طرح متحرک ہے۔ بعض اضلاع کی تکلیف دہ اطلاعوں کو جیسے ہی فوجی گورنر تک پہونچایا گیا بمصوف نے موثر تدابیر کے فوری احکام جاری کئے۔ رضاکاروں سے ہٹ کر امن پسند شہریوں کے ساتھ جو بدسلوکی کی جارہی ہے اس کی تفصیلات بھی فوجی گورنر کے علم میں لائی گئی ہیں۔ فوجی گورنر سے خواہش کی گئی ہے کہ تخریبی اعمال کی جن افراد پر ذمہ داری ہے ان کو گرفتار کر کے عدالتی تحقیقات عمل میں لائی جائے اور سزائیں دی جائیں لیکن محض کسی فرقہ کے افراد کے کہنے پر کسی کو مبتلائے دار و گیر نہ کیا جائے اور کسی فرقہ کے افراد کو قانون اپنے ہاتھ میں رکھنے کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔

عید کی بیرقیں حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ عید الضحیٰ کی تقریب میں حسب عملدرآمد قدیم امراء پائیگاہ کی دیوڑھیوں سے آج عید کی بیرقوں کے جلوس نکلے۔

۱۳ ہزار سیاسی قیدیوں میں سے اب تک ۱۲ ہزار رہا کئے گئے حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ متعدد سیاسی قیدی کل رہا کئے گئے اور آئندہ ہفتے کے دوران میں مزید سیاسی قیدی رہا کئے جائیں گے۔ اس وقت جیلوں میں تقریباً ۱۳ ہزار سیاسی قیدی تھے جب کہ ہندوستانی فوج حیدرآباد میں داخل ہوئی۔ ان میں سے ۱۲ ہزار گذشتہ چند دنوں میں رہا کئے گئے اور باقی ایک ہزار اب باقی رہ گئے ہیں۔

وقار آباد، کورٹ پلی اور بیگام میں ۱۶۵ رضاکاروں کی گرفتاری حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ کل وقار آباد، کورٹ پلی اور بیگام میں (۱۶۵) رضاکار گرفتار کئے گئے جن کے پاس سے تقریباً ایک سو سے زائد بندوقیں تلواریں اور خنجر حاصل کئے گئے آج انہیں حیدرآباد لایا گیا۔

ہتھیاروں کی واپسی حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ ہتھیار ... واپسی کے احکام ہر فرقہ و مذہب پر واجب التعمیل ہیں۔ ہتھیار داخل کرنے والوں میں ہندو و مسلم دونوں مذہب کے لوگ شریک ہیں۔

رہبر و حراست ناجائز میں حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ رضاکار کے نام پر امن پسند شہریوں کے ساتھ جو بدسلوکی کی جارہی ہے اس کا انکشاف اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ ... میں ایک جماعت نے بعض رہبروں کو رضاکار کہہ کر گرفتار کرلیا اور ان کو کئی گھنٹے تک حراست ناجائز میں رکھا۔ انسپکٹر جنرل کوتوالی مسٹر یا ... کے احکام کی بنا پر اس امن شکن جماعت میں سے (۶) افراد کی گرفتاری عمل میں آئی ہے جن کی مزید تفتیش کے لئے کوتوالی نے مہلت حاصل کی ہے۔

بندگان عالی کی نماز عید حیدرآباد ۱۵ اکتوبر۔ اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے نماز عید مسجد باغ عامہ میں ادا فرمائی۔ مسجد جودی سے مسجد باغ عامہ کو تشریف فرمائی ہوئی۔ نماز عید میں بندگان اقدس کے ساتھ والا شان حضرت ولی عہد بہادر صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر بھی شریک تھے۔

عیدگاہ میں نماز عید حیدرآباد ۱۷ اکتوبر۔ عیدگاہ میں ۲۵ ہزار سے زائد مسلمانوں نے عید الضحیٰ کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد خطبہ میں خطیب کی زبان پر جیسے ہی اعلیحضرت بندگان عالی کا اسم گرامی آیا عیدگاہ کے میدان سے ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ مکہ مسجد اور جامع مسجد سکندرآباد میں بھی مسلمانوں کا اژدہام تھا۔

باریابی حیدرآباد ۱۵ اکتوبر۔ لفٹننٹ جنرل راجندر سنگھ جی جی میجر جنرل نے اپنی حیدرآباد سے واپسی کے قبل بارگاہ ہمایونی میں باریابی کا شرف حاصل کیا۔

قبرستانوں میں ہتھیار حیدرآباد ۱۵ اکتوبر۔ سمت فلک نما میں درگاہ شاہ راجو قتال حسینی صاحبؒ کے قبرستان سے ہتھیار برآمد ہوئے ہیں۔ ہتھیاروں کی برآمدی کے موقع پر مکانات میں گھسنے اور ... کے ناخوشگوار واقعات بھی پیش آئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو تین ہزار کا مجمع قبرستان کے پاس جمع ہوگیا تھا۔ اس مجمع کے بعض لوگ اس علاقہ کے بعض مکانات میں گھس پڑے لوٹ مار میں مصروف ہوگئے۔ بیچ بچاؤ کے لئے جب کوتوالی داخل ہوئی تو اس کو بھی پیٹا گیا چار جوان کوتوالی زخمی ہوئے جن کو رجوع دواخانہ کیا گیا۔ کوتوالی نے ۲۰ سے زائد افراد کو گرفتار کرلیا ہے لوٹے ہوئے مال کی تلاش جاری ہے۔

سرکاری کاغذات کو حضرت بندگان عالی منظور فرمارہے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ فوجی گورنر کے تصفیہ کے بعد باقاعدہ منظوری کے لئے اعلیٰحضرت بندگان عالی کی بارگاہ میں سرکاری کاغذات پیش کئے جارہے ہیں۔

مطبوعات کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

مراثی

بلالِ محرم یعنی شمشیرِ ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۱ رباعی ۴ سوز ۳۸ سلام ۹۸ مراثی ۲ نوحے شہیدانِ ستمدیدہ کے منتخب جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے وفاتِ رسولِ خدا سے شہادتِ امام حسینؑ تک ۴۲۴ صفحہ کاغذ چکنا ۱۲؍

بلالِ محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴ سوز ۵۰ سلام ۸۸ مرثیہ تا ماجیِ خیام سے واپسی اہلِ حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخب جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے حجم ۴۳۶ صفحے کاغذ چکنا ۱۲؍

بلالِ محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۱۰ سوز ۶۰ سلام ۲۴ منتخب سوزخوانی کے جگر سوز مرثیے وفاتِ رسولِ خدا سے شہادتِ حبیب بن مظاہر تک صفحہ ۴۳۲ کرو ۱۲؍

بلالِ محرم حصہ چہارم تکملۂ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۱۰ نوحے شہادتِ عونؑ و محمدؑ سے شہادتِ امام حسینؑ تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم ۸ ۴۲ کاغذ چکنا کرو ۱۲؍

بلالِ محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۱۶ سوز ۵۰ سلام ۵۵ مرثیے تاراجیِ خیام سے زندانِ شام و ملاقات ہند تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم ۴۶۲ صفحے چکنا کرو ۱۲؍

بلالِ محرم حصہ ششم تکملۂ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۹۲ نوحے وفاتِ حضرت سکینہؑ سے واپسیِ اہلِ حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادتِ امام زین العابدینؑ سے شہادتِ حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدامِ جنت البقیع کے منتخب دلکش مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے کرو ۱۲؍

ہلالِ ماتم ۹ سلام ۴۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے چکنا کرو ۱۲؍

فغانِ برجیس ۱۱ رباعی ۳۰ سلام ۱۲ خمسے سوزخوانی صفحہ ۱۸۱ کاغذ کرو ۱۲؍

سفیرِ ماتم ۱۷ قصائد ۲۰ مرثیے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ کرو ۱۲؍

سبعِ مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۳ کاغذ کرو ۱۲؍

شہیدِ غم	۱۲؍
اشکِ غم	۱۲؍ ۸؍
صحیفۂ ماتم	۸؍
زندانِ شام	۱۲؍
کامیاب بیعت	۸؍
غیر مطبوعہ مرثیے	۸؍

نوحے

فغانِ محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر و شمس العلماء شاد عظیم آبادی شہادتِ امام حسینؑ کے متعلق ۳۶۲ نوحے صفحہ ۱۲۶ کاغذ چکنا چھپا ہے۔

نوائے ماہِ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ صفحہ کرو ۱۲؍

جامِ شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۲ نوحے صفحہ ۲۹ کاغذ چکنا ۱۲؍

حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰ کاغذ چکنا ۱۲؍

حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۹۹ نوحے صفحہ ۲۰ کاغذ چکنا ۱۲؍ ہر حصہ علیحدہ ہے۔

فکرِ منظوم نوحہ جات ماہ محرم ۱۶۶ نوحے صفحہ ۲۱۳ ۱۲؍

فغانِ زہرا یعنی آہ جگر خراش مجموعہ نوحہ جات ہست و رجونہ گوئی میں یگانۂ روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہند و دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۱۲؍ کاغذ چکنا ہے۔

ساغرِ آلِ نبیؐ نوحہ جات حکیم حلمی ۹ نوحے صفحہ ۳۲ کاغذ کرو ۱۲؍

ساغرِ آلِ عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۰۸ صفحے کاغذ چکنا ۱۲؍

تسکینِ فاطمہؑ مجموعہ نوحہ جات تمکین حصہ اول ۲۰ نوحے ۱۰۶ صفحے چکنا کاغذ ۱۲؍

تسکینِ فاطمہؑ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا کاغذ (۱۲؍)

تسکینِ فاطمہؑ حصہ سوم کاغذ کرو ۱۲؍

بیاضِ اہلِ ماتم ۔ نوحہ جات سالک مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۱۵۲ چکنا کاغذ ۱۲؍

حصہ دوم ۱۰۵ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ۱۲؍ کرو ۱۲؍

فریادِ غم ۔ نوحہ جات ضامن مرحوم ۱۰۰ نوحے ۳۰ صفحہ چکنا کاغذ ۱۲؍

طولِ ماتم ۔ نوحہ جات فرد ۱۱۰ نوحے صفحہ ۱۲۴ کرو کاغذ ۱۲؍

وسیلۂ بخشایش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے ۸ صفحہ چکنا ۸؍ کرو ۶؍

چودہ ساغر حصہ اول ۔ چودہ مشہور شعرا کے ۴۸ بہترین رقت آمیز نوحے صفحہ ۲۳ ۱۲؍

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ۱۲؍ حصہ سوم ۱۲؍

افکارِ جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر ۱۲؍

سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر رضوی ۱۲؍

اوراقِ علم ۔ نوحہ جات مکیں ستان ۶؍

معراجِ غم نوحہ جات رعد چکنا کرو ۱۲؍

حصہ دوم نوحہ جات حضرت امام حسنؑ ۱۲؍

ارمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۵۶ نوحے صفحہ ۱۵ چکنا ۱۲؍

پیامِ شہادت ۔ نوحہ جات حکیم سنبل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴ نوحے ۲۶۴ صفحہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسینؑ

یہ نادر کتاب بزبانِ عربی سی تصانیفِ علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف سے طبع ہوکر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ اور تمام انصارِ حسینؑ و شہدائے کربلا کے بیشتر مفصل واقعات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا ۱۲؍ کرو ۱۲؍

مختار المسائل مسائلِ فقہ میں یہ کتاب بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسبِ فتویٰ سرکار آیۃ اللہ سرکار نجم الملۃ ۔ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طبع ثانی مع ضمیمہ حجم ۳۲۶ صفحہ قیمت ۱۲؍

آخر میں ضمیمہ رسالۂ قیمت ۱۲؍

ودایع السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیثِ اخلاق میں ایک بیمثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ۱۲؍

اقوالِ اہلِ بیتِ نبیِ مختار در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم ۵۵ صفحہ کاغذ چکنا ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات۔

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطب کاغذ کرو ۱۲؍

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی معادِ آخرت از فائق صاحب مرحوم ۱۲؍

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادر علی ۔ ۱۲؍

جذباتِ عقیدت روپ کنواری کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ ۱۲؍

خلوصِ انیس مناجات ۱۲؍

اخلاصِ نفیس مناجات ۱۲؍

سیرتِ صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب سلام اللہ علیہا جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت ۱۲؍

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰؍

سوانح شہیدِ ثالث ۱۲؍

تذکرۂ فردوسی نوشتۂ حکیم سید شمس اللہ قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴ چکنا ۱۲؍ کرو ۱۲؍

حیاتِ ماہ لقا سوانح عمری چندا بی بی مخاطب بہ ماہ لقا بائی ۱۲؍

نقشۂ ایران رنگین ۸؍ سادہ ۱۲؍

سوانح زندہ شاہ مدار ۱۲؍

رہبرِ عراق و ایران مولفہ مولوی سید ... حیدری جنتری ۔ ۱۲؍

عراق و ایران

سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر اسد علی خان رئیس بنگی پلی ... تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر کورٹ پیپر پر قیمت ۱۲؍

... از حافظ محمد محسن صاحب ...

سفر ... ۱۲؍

جملہ کتب پتۂ ذیل سے طلب کیجئے ۔ محمد حسین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ذخائر تصوف

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہو جانے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہو جائے روانگی سے مجبوری ہے۔ پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصول ڈاک و پیکنگ معاف

تصوف عربی

- [illegible] العیہ الفیہان فی علوم اہل العیان ۱۲
- [illegible] والجواہر [illegible] ۸
- الجزء الآخر
- احیاء العلوم جز ثانی و ثالث ۱۰
- کتاب [illegible] فی کشف الاسرار ۸
- شرح [illegible] داؤد قیصری ۸

تصوف فارسی

- رشد معنوی فی شرح مثنوی ۱۰۰
- مثنوی بی صفوۃ الصفا ۱۲
- مثنوی مع کشف الابیات ۱۵۰ طبع ایران قطع بزرگ
- ایضاً قطع خورد ۲۵
- طافیس مرانی ۵
- شرح گلشن راز طبع ایران ۸
- [illegible] ۶
- گنجینۃ الاسرار ۳
- مثنوی گنج زر ۵
- بے سر نامہ شیخ عطار ۱
- اسرار التصوف ۵
- مثنوی خط وصال ۲۰
- صراط المستقیم ۲
- مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز ۴
- اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید ۲۰
- کرانمایہ مثنویات تصوف ۶
- حدیقہ حکیم سنائی ۱۵
- معمولات مظہریہ و محبوب العارفین ۱
- ہمایوں سعادت ۳
- آدم نامہ ۱
- [illegible] صابری و شرائط الوسائط ۵

- مطالب رشیدی ۲
- مثنوی بحر الحقائق ۶
- نالہ عندلیب جلد اول ۱۰
- لب لباب مثنوی ۳
- تحفۃ الاحرار جامی ۱
- معدن الجواہر ۴
- عین المعانی ۳
- انوار الرحمٰن لتنویر الجنان ۶
- اخبار الاخیار فی اسرار الابرار ۴
- مکتوبات خواجہ محمد معصوم ۵
- ہدیہ مجددیہ ۳
- کلمات طیبات ۲
- مطالب غریبیہ ۲
- ذوق روحانی ۳
- جواہر غیبی ۸
- فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والثواب ۰
- جواہر السلوک ۱۵
- جواہر الحقائق ۱۵
- نکات الحق شققین و دیوان مسعود ۸
- شرح لوائح جامی و عین المعانی ۵
- معین الاولیاء در حالات خواجہ معین الدین چشتی ۸
- مثنوی معنوی خط میرزا عبد الکریم عکسی طبع برلن ۵۰
- مثنوی نہ رحم و عظم و رحم بنام عشق ۱
- منطق الطیر عطار ۳
- مکتوب اشرفی ۸

- مقالات الطریقت ۳
- شرح کلام ربانی ۴

تصوف اردو

- ترجمہ مرغوب جذب القلوب ۲
- تجلیات سماع فی اباحۃ السماع ۱
- دلی بنانے والی کتاب ۳
- فیض سبحانی ترجمہ فتح ربانی ۴
- مخزن الکرامات ترجمہ مجمع الجواہر ۴
- مثنوی صراط المستقیم ۲
- حقیقت الانسان ۲
- حکایات الصالحین و مجالس المحسنین ۴
- پیراہن یوسفی شرح دفتر مثنوی ۲۰
- مقالات الطریقت ۳
- مرشد کامل و پیر صادق ۳
- مخزن معرفت ۱
- کنز مخفی ۲
- تبویب تربیۃ السالک ۱۲
- عیون المعارف ۴
- المنظر ۲
- افضل الشمائل ترجمہ احسن الخصائل والسراج المصدر ۴
- رفع الاشتباہ عن صفات الجنۃ ۲
- اعجاز غوثیہ و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار و گلدستہ کرامات ۴
- سبع اسرار فی طلوع الاخیار ۲
- ضیاء السلوک فی شرح مثنوی نور وحدت حصہ دوم و ہدیۃ الطالبین ۴

- مذاق العارفین و مراد المشتاقین ۱
- تحفۃ الہند ۲
- آئینۂ محبوب ۱
- آئینۂ حقیقت و خورشید [illegible] ۱
- رہنمائے ابرار ۴
- مکتوبات حضرت یحییٰ منیری ۵
- عزیز الآخرۃ ۳
- تحفۂ سبحانی ۲
- تجلیات رحمانی ۲
- فصل الخطاب فی القرب اعظاء الواقع ۱۵
- خلوت محبوبیہ و مفتاح الفتوح ۵
- مجالس کلیمی -
- ترجمہ فتوحات مکیہ جلد اول ۲
- وسبیل الرشاد و کشکول کلیمی و اسرار الفرقانیہ ۵ حصہ و اسرار التوحید -
- کتاب مرقوم شرح مثنوی مولانا روم حصہ دوم ۴
- شرح مثنوی مولانا روم از بحر العلوم دفتر پنجم و ششم و نہایۃ البیان فی ادراک الحقیقۃ و اکسیر ہدایت ۵ / ۸
- انوار العارفین از عابد میاں ۱۵
- کشف المحجوب ترجمہ فیروز الدین ۵

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ عربی

- شمس المعارف الکبریٰ طبع مصر ۱۵
- ایضاً طبع بمبئی ۱۲
- کنز المکتوم فی اسرار النجوم ۱۲

- تعبیر المدیا ۲
- شمس المعارف الصغریٰ ۲۵
- کتاب الاکسیر پرکلوس ۸
- رسالہ فوائد طبع مصر ۱۵
- تعبیر نامہ ابن سیرین ۵
- قرعۃ الانبیاء ۸
- قرعہ شیخ محی الدین ۸
- علم الاکسیر ۴
- ثمرۃ الفنون در کیمیا ۴
- ابو معشر فلکی ۲
- غایۃ الاختصاص ۱۰

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ فارسی

- منتخبات محمدی ۱۰
- منتخبات باقری ۱۲
- مجمع الدعوات کبیر ۱۲
- مجمع الدعوات ۱۵
- جامع الدعوات طبع بمبئی ۵
- ایضاً طبع لاہور ۳
- حرز الامان من فتن الزمان ۳۵
- خلاصہ ہاشمی در علم تقویم ۴
- جفر جامعہ ۲
- اسرار النقاد ۱
- مصحفات افلاطون ۲
- حل المشکلات حکیم فطم ۲
- قانون الحکما ۲
- طلسم اسکندر ذوالقرنین ۱
- اساطیر الاولین ۴
- منثور و منظوم رسالہ جفر ۵

محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا -
لیکن
پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

جب یہ چٹ نمبری آ جائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اس ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا

لہٰذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمایئے -

اور جب یہ نشان سرخی آ جائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ ختم ہو گیا آئندہ پرچہ زر پیشگی وصول ہونے یا اجازت وی پی آنے پر بھیجا جائیگا - پرچہ کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائے اور وی پی واپس کر کے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالئے -

واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی و مذہبی قانونی جرم ہے آپ جیسے اس جرم کے مرتکب نہ ہونگے -

نوٹ - آئندہ سے وی پی واپس کرنے والوں کا نام انتخاب میں شائع کیا جائیگا - مدیر

M 5126

رجسٹرڈ نمبر انڈیا اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۲۸

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر ...

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفتہ وار النجف

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامی

مہتمم
محمد حسنین

جلد ۲ | ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳ آذر ۱۳۵۸ف م ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۸ء یوم جمعہ | نمبر

تحصیل حاصل

شاعرِ اہل بیت علامہ نجم آفندی

عشق نے سر رکھدیا قدموں پہ منزل دیکھ کر
جس نے دل دیدیا انسانِ کامل دیکھ کر

دینِ حق نے سر بلندی اور دنیا میں آبرو دی کیا نہ
کافری کروٹیں لینے لگی قاتل دیکھ کر

آرزو تھا اک وصی حق کی قربانگاہ پر
مسکرایا دیر تک بسمل کو بسمل دیکھ کر

کر گیا تطہیر کعبہ حسنِ مولود حرم
ذرہ ذرہ کو خراب نقشِ باطل دیکھ کر

چل پڑا اس کے اشارہ پر سفینہ شکر کا
در کا تنہا دریائے غم کا ساحل دیکھ کر

قصر لرزے بت گرے سینوں میں دل ٹھہرا گئے
ایک ٹھوکر ماری دنیا کو غافل دیکھ کر

ایک دل والے نے اپنا دل بھی مل کر شاد کر دیا
ایک دل کو ساری دنیا کے مقابل دیکھ کر

دستِ ہمت پر تصدق ہو گئیں آسانیاں
حل مشکل دیکھ کر حلال مشکل دیکھ کر

یا علی تھے یا محمد چودہویں معصوم تک
امرِ خالق تھم گیا تحصیل حاصل دیکھ کر

خم کا وہ منبر وہ چاند آگے وہ پیچھے آفتاب
محو حیرت ہو گئی محفل کی محفل دیکھ کر

مشتری ہے خود ازل سے خالق جن و بشر
ان کی ہمت جا دی بشر کو بھی گردن دیکھ کر

سر جو چوکھٹ پر نجف کی رکھدیا نیند آ گئی
پاؤں پھیلائے تو لا نے بھی منزل دیکھ کر

مشکلیں دنیا کی اور مشکل کشا سے التماس
چھا لی ہے ایک مشکل اس قابل دیکھ کر

بے تحاشا مانگ لی اک دن دعا مرگ بھی
نجم ہم نے زندگی کا عہد مشکل دیکھ کر

اداریہ

غدیر خم سے ایک پیمانہ!

ایسے زمانہ میں جب کہ سیاست کو بلا امتیاز حق و ناحق حصولِ مقصد کا ایک ہی ذریعہ سمجھا جا رہا ہو، کیا اس امر کا اعلان ضروری نہیں ہے کہ سیاست در حقیقت اُس انتظامی قابلیت کا نام ہے جو مبداء فیاض کی طرف سے مدنیت و اجتماع کی حفاظت کے لئے کسی انسان میں ودیعت کی جاتی ہے اور جس کے تمام کسی ملک و قوم کی اصلاح کے ضمن و دوران بہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اسی صلاحیت کو بدرجہ کمال ایک ذی مرتبت انسان میں پا کر دوسرے فوق البشر نے ... کا اعلان کیا تھا۔

"میں خدائے تعالیٰ کی حمد اُن نعمتوں کے سبب کرتا ہوں جو مجھ میں پائی جاتی ہیں اور اس امتحان و بلا کی وجہ سے جو میری عترت اہلبیت پر ہونے والی ہے اور دنیا کے ناگوار مصائب اور آخرت کے مہالک پر ہیں اُسی سے مدد چاہتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے۔"

پھر خدائے تعالیٰ کی ذات سے زمانہ کو متعارف کر کے ارشاد فرمایا۔

"میری اہلبیت بہترین امت ہیں اور میرے علم کے حامل اور میرے اسرار کے خازن، اور یہی بموجب ارشاد خدا تمہارے حاکم ہیں — اور میں پروردگار کے حکم سے تم کو بجز اس کے کوئی حکم نہیں دیتا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں اس کے علیؑ مولیٰ ہیں۔"

اس قطعی حکم کے بعد دعا فرمائی گئی:—

"خدایا! دوست رکھ اُن کو جو اہلبیت کو دوست رکھیں اور دشمنی کر اُن سے جو اہلبیت سے عداوت رکھیں۔ اور مدد کر اُن کی جو آلِ رسولؐ کی مدد کریں اور ذلیل و خوار کر اُن سب کو جو اہلبیت کی عزت کے درپے ہوں۔"

لیکن ... کے انسان ایمائی اندازِ بیان کی خوبیوں کو کب سمجھ سکتے تھے؟ اس لئے پھر ایک بار اعلان فرمایا۔

"ایہا الناس! خدا نے مجھ پر تین بار وحی نازل فرمائی کہ علیؑ سید المسلمین و امام المتقین ہیں۔ جس امر پر میں منجانب خدا مامور تھا اس کی میں نے تبلیغ کی۔ اب میں تم لوگوں کو اہلبیت کے ساتھ چھوڑتا ہوں اور اُن کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ اور اپنے لئے اور تمہارے لئے خدا سے مغفرت چاہتا ہوں۔"

ہم نے اوپر جس خطبۂ رسالت کے اقتباسات کو درج کیا ہے، وہ توضیح الدلائل سے ماخوذ ہے — یہ خطبہ بہت طویل ہے اور جس بحرِ بیکراں کے لئے ... چند سطروں یا صفحوں کے کوزہ میں کیسے بند کیا جا سکتا ہے؟ پھر بھی ... جا سکتا ہے کہ یہ پیمانہ غدیر خم سے بھرا ہے جس میں بادہ معرفت پڑی چھلک رہی ہے اور جس کے ایک ہی جرعہ کو پی کر غالبؔ نے کہا تھا ؎

غالبؔ ندیمِ دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگیٔ بوتراب میں

مگر زمانہ نے دیکھ لیا کہ حق پرستی بہت جلد سرمایہ پرستی سے بدل جاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ملوکیت کا اضافہ ہوتا ہے اور وہ بھی اس شان سے کہ ذاتی اغراض کے محور پر عالمِ اسلام گھومتا ہے۔ مصر، عراق اور شام اقتدار کا مرکز بن جاتے ہیں۔ اسلام کی سادہ غریب داستان ملوکانہ شان و شوکت، ملوکانہ طمطراق، سیاسی جوڑ توڑ، مکاری، چالبازی اور اپنے مفاد کے لئے قوم و مذہب کے مفاد کو پامال کرنے سے عبارت ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور یہی حالت آج بھی ہے!

اسی وجہ سے تو ہم یہ کہنے پر مجبور بھی ہو رہے ہیں کہ سیاست جائز و ناجائز کے امتیاز کے بغیر حصولِ مقصد کا نام ہے — اور ملک و قوم کی اصلاح کا کسی کے سامنے کوئی سوال ہی نہیں، لیکن دنیا کی ملوکیت پسندی کا انجام اب سب کی نظروں کے سامنے ہے — وہ دنیا جس نے اپنی عاقبت نا اندیشی سے اپنے "امام" کو نہیں پہچانا اور جس کو شاعرِ مشرق علامہ اقبالؔ نے پوری طرح محسوس کر کے کہا ؎

چوں خلافت رشتہ از قرآں گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت!

مگر سچ ہی تو ہے کہ قدح خوار کا ظرف بھی کوئی چیز ہے اور بادہ کشی کی توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے! پھر گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس میں دنیا ایسے انسانوں سے خالی بھی نہیں رہی جنھوں نے ہر آزمائش و ابتلا کی منزل میں یہی کہا ؎

ز مشرق تا بہ مغرب گر امام است
علیؑ و آلِ او مارا تمام است

لیکن دنیا اب ایسے "اہلِ نظر" کے لئے ترس رہی ہے جو غدیر خم سے اپنے پیمانہ کو بھر کے اپنے وجود کو "مشغولِ حق" پاتے تھے۔ اور پھر دعوتِ عام دیتے تھے ؎

بیا کہ قاعدہ آسماں بگردانیم

حجۃ الوداع اور خم غدیر

سنہ ہجری (غالباً سنہ ۶۳۲ء) میں ۲۵ ذیقعدہ کو حضرت رسول خدا صلعم ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کے ساتھ آخری حج کرنے مکہ کی طرف تشریف لے چلے اور ۴ ذی الحجہ کو وہاں پہونچ گئے۔ کل بی بیاں اور جناب سیدہ بھی ساتھ تھیں۔ اس کے قبل حضرت علی کو یمن کی طرف بھیج چکے تھے جو وہاں لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کے بعد مکہ واپس آئے تو آنحضرت سے ملاقات ہوئی۔ جو کچھ یمن میں گزرا آپ نے بیان کیا۔ آنحضرت ان حالات اور حضرت علی کی ملاقات سے بہت خوش ہوئے اور پوچھا تم نے کیا نیت باندھی ہے۔ عرض کی یہ کہ جو نیت رسول اللہ نے باندھی ہے وہی میری نیت بھی ہے اور ۳۴ اونٹنیاں لایا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اللہ اکبر ۶۶ میں لایا ہوں، اس طرح ۱۰۰ ہو گئیں) اے علی تم حج۔ قربانی اور مناسک حج میں میرے شریک ہو۔ غرض حج و قربانی سے فارغ ہو کر آنحضرت ۱۴ ذی الحجہ کو مکہ سے مدینہ چلے۔ راستے میں قریب جحفہ مقام خم پر ۱۸ کو پہنچے جہاں ایک تالاب غدیر تھا تو یہ آیۃ اتری یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ و اللہ یعصمک من الناس اے رسول تمہیں جو حکم بھیج دیا گیا ہے اسے اب پہونچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو سمجھا جائیگا کہ رسالت کا کوئی کام نہیں کیا اور اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچائیگا (مائدہ ۱۴)

حضرت فوراً اتر پڑے اور زمین کو صاف کرا کے اونٹ کے پالانوں کا ایک منبر طیار کرایا پھر اس پر حضرت علی کو لے جا کر ایک خطبہ فرمایا جس میں یہ بھی ارشاد کیا کہ میں تمہارے درمیان دو امر عظیم چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک قرآن دوسرے میرے اہلبیت۔ اگر تم لوگ ان دونوں کی پیروی کرتے رہوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں ایک دوسرے سے بزرگ ہے۔ دیکھنا ہے کہ میرے بعد تم لوگ ان دونوں سے کس طرح پیش آتے ہو اور ان کی رعایت حقوق کس طرح کرتے ہو۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچ جائیں۔ پھر فرمایا لوگو! کیا میں تمہارے نزدیک تمہارے نفسوں سے اولیٰ نہیں ہوں؟ سب نے کہا بیشک ہیں۔ تب آپ نے فرمایا جس کے نفس سے میں اولیٰ ہوں علی بھی اوس کے نفس سے اولیٰ ہیں اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا اور اتنا بلند کیا کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر فرمایا۔

من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ و انصر من نصرہ و اخذل من خذلہ و ادر الحق معہ حیث دار جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کے مولا ہیں۔ اے اللہ جو ان کو اپنا مولا سمجھے تو اس کو دوست رکھ اور جو ان سے دشمنی رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ جو ان کی مدد کرے اس کی تو بھی مدد کر اور جو ان کو چھوڑ دے تو بھی اوسے چھوڑ دے اور یہ جدھر پھریں ادھر ہی تو حق کو بھی پھیرتا رہ۔ تین مرتبہ یہ کہکر ارشاد فرمایا کہ تم حاضر کو چاہیے کہ غائبین تک اس خبر کو پہونچا دو۔ یہ فرما کر منبر سے اتر آئے اور حضرت علی کو حکم دیا کہ ایک خیمہ میں بیٹھیں تاکہ لوگ آکر آپ کو مبارکباد دیں۔ بہت کثرت سے لوگوں نے تہنیت ادا کی حضرت عمر نے بھی کہا۔ بخ بخ یا ھنیئاً لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولی کل مومن و مومنۃ۔ مبارک ہو آپ کو اے فرزند ابوطالب کہ آپ میرے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے مولا ہوگئے۔ اکثر اصحاب بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ ازواج رسول نے بھی حضرت علی کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اب میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ تمہارے اوپر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔ اس پر آنحضرت نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل نعمت کے تمام اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے خدا کے خوشنود ہونے پر (تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ وغیرہ) اس موقع پر ایک شخص حارث بن نعمان فہری نے آنحضرت پر اعتراض کیا اور گمان کیا کہ آنحضرت نے بغیر حکم خدا اپنی خواہش نفسانی سے صرف حضرت علی کی محبت میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا ہے یہ خیال کرکے اس نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ اگر درحقیقت رسول اللہ نے تیرے حکم سے ایسا کیا ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسا۔ اسی وقت اس کے سر پر ایک پتھر آکر پڑا جو اس کے پائخانہ کے مقام سے ہوتا ہوا نکل گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جس کے بعد یہ آیۃ بھی نازل ہوئی سأل سائل بعذاب واقع سوال کرنے والے نے واقع ہونے والے عذاب کی خود دعا مانگی (سیرۃ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۴ نور الابصار صفحہ ۷۸ وغیرہ) ان واقعات سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ خدا و رسول نے پھر حضرت علی کی خلافت بلا فصل کا قطعی اعلان کر دیا اور اب اسمیں کوئی سمجھدار شخص شک و شبہ نہیں کر سکتا

"وہ قرار پایا گیا دنیا میں مومنوں کا امیر"

ایک قصیدہ کا اقتباس

از میر محمد باقر امانت خانی باقر

وہ ریگ گرم کے ذروں پہ رقص مہر منیر
ہوا کے ساتھ وہ ہر سمت شعلۂ لرزاں
رو پہلی کرنوں میں اک ارتعاش کا عالم
سکوت توڑنے والی جرس کی آوازیں
تھکے ہوئے وہ قدم اور نڈھال قلب و نظر
تو اب حج کا شرف ہے عیاں جبینوں سے
ہے خاص بات جو بے وقت کارواں اترا
وہ حکم خاص کے تیور وہ امر رب جلیل
نرالی شان کا منبر دکھائی دیتا ہے
نظر کو ساقی محفل کا انتظار شدید
دکھانے والے دکھا جلد جلوۂ رنگین
نبی کے کار رسالت ہوں منحصر جس پر
وہ آیا مرکز قلب و نظر سر منبر
ہے ناز خامۂ قدرت کو اپنی صنعت پر
نبی کا حالت صحت میں آخری خطبہ
جو لفظ منہ سے نکلتا ہے پھول بنتا ہے
سکون نواز فضاؤں کا جذب کیا کہنا
ہر ایک ذرۂ عالم درود پڑھتا ہے

شعاع مہر کے دامن میں آگ کی تاثیر
دکھائی دیتی ہے ہر دم سراب کی تصویر
خط نظر کو جلاتی ہے آتشیں تنویر
صدائے بانگ درا و فضائے عالمگیر
وہ میر قافلہ کے ساتھ اثر دہام کثیر
چمک رہے ہیں عجب شان سے خط تقدیر
ہیں جمع ریت کے میدان میں سب صغیر و کبیر
تمازتوں میں وہ تسکین روح کی تصویر
کڑکتی دھوپ میں شاید کسی کی ہے تقریر
بھرے ہوئے مئے عرفاں سے جام خم غدیر
چھٹے نہ بزم کے ہاتھوں سے صبر کی زنجیر
وہ شان حکم کہ تعمیل میں نہ ہو تاخیر
ہے آفتاب کے پہلو میں دن کو ماہ منیر
کھنچی ہے آیت بلغ کی خوشنما تصویر
نہ ہو سکیگا فصاحت کا جس کی مثل و نظیر
بہار گلشن ایماں ہے یہ نہیں تقریر
کہ لے لی خطبۂ احمد کی بولتی تصویر
نبی کے ہاتھوں یہ تکمیل دیں کی ہے تصویر

ہوا بحکم خدا جانشین ختم رسل
قرار پایا گیا دنیا میں مومنوں کا امیر

خم غدیر

ینابیع المودۃ میں شیخ سلیمان قندوزی حنفی نے جناب امیرؑ سے روایت نقل کی ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے فرمایا اے گروہ صحابہ تم جانتے ہو کہ غدیر خم میں یعنی مجھ پر صاحب اختیار ہے۔ اور میں مومنوں کا مولیٰ اور صاحب اختیار ہوں لوگوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ صلعم پس میرا (علیؑ کا) ہاتھ پکڑ کے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں علیؑ بھی اس کا مولیٰ ہے۔ خدایا تو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ سلمان جلسہ میں کھڑا ہو گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ارشاد کیجئے کہ ولاء علیؑ سے کیا مراد ہے پیغمبر صلعم نے فرمایا علیؑ کی ولایت میری ولایت بعینہٖ ہے جس کی جان پر میں اولیٰ تبصرف ہوں علیؑ بھی اس کی جان پر اولیٰ تبصرف ہے۔ اس وقت آیت الکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی۔ پیغمبر نے آیت اکمال دین کے نزول پر خدا کا شکر یہ ادا کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ یہ آیتیں خاص علی علیہ السلام کے حق میں اتری ہیں۔ فرمایا ہاں بے شک۔ علیؑ اور اس کے اوصیا کے حق میں۔ لوگوں نے درخواست کی اوصیا کے نام بتا دیجئے پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ وہ علیؑ ہے۔ بھائی وارث اور وصی میرا جو ولی اور صاحب اختیار ہے۔ ہر مومن پر بعد میرے اس کے بعد میرا بیٹا حسنؑ اور اس کے بعد حسینؑ ہے اور اس کے بعد نو فرزند ہیں اولاد حسین علیہ السلام سے جن کے ہمراہ قرآن ہے اور وہ ہمیشہ قرآن کے ہمراہ ہیں نہ تو قرآن سے یہ کبھی علیحدہ ہوں گے اور نہ ان سے کبھی قرآن علیحدہ ہوگا جب تک کہ حوض کوثر پر یہ میرے پاس پہنچ جائیں۔

ایضاً مودۃ القربیٰ میں سطرہ میں قطب ربانی امام ہمدانی حضرت عمرؓ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام حضرت علیؑ کو خلیفہ اسلام مقرر کیا اور فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علیؑ بھی اس کا مولیٰ ہے۔ خدایا تو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو علیؑ کو دشمن رکھے اور مخذول کر جو علیؑ کو مخذول کرے اور یاری و مددگاری کر جو علیؑ کی نصرت کرے۔ خداوندا تو شاہد رہنا۔ پھر عمر خطابؓ نے کہا اس وقت میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت خوش سیرت کھڑا مجھ سے کہہ رہا تھا کہ اے عمر آج (۱۸ ذی الحجہ) کے روز پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے (علیؑ کی خلافت میں) ایک ایسی گرہ لگا دی ہے کہ سوائے منافق کے اسے کوئی نہیں کھول سکتا پس اس کے کھولنے سے تم ڈرتے رہنا حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب حضور علیؑ کی ولایت عہد کی تبلیغ کر رہے تھے تو ایک جوان خوب صورت خوش سیرت میرے پہلو میں کھڑا مجھے ایسی ایسی بات کہہ رہا تھا پیغمبر صلعم نے فرمایا ہاں اے عمر وہ شخص آدم کی اولاد میں سے نہ تھا۔ بلکہ جبرئیل تھا تمہیں تاکید کر رہا تھا اسی امر کی جو میں نے علیؑ کی ولایت اور خلافت کے متعلق تم سے کہا تھا۔

آئندہ پرچہ محرم نمبر با تصویر ہوگا!

دُرہائے عقیدت بخدمت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ

از جناب سید ... نقوی نواسطی

علیؑ اعلیٰ علیؑ بالا علیؑ فاضل علیؑ افضل — علیؑ طاہر علیؑ اطہر علیؑ کامل علیؑ اکمل

علیؑ عالم علیؑ اعلم علیؑ انور علیؑ عابد — علیؑ مسلم علیؑ مومن علیؑ ظاہر علیؑ ساجد

علیؑ عالی علیؑ والی علیؑ صوفی علیؑ صافی — علیؑ ناصر علیؑ منصور علیؑ ساقی علیؑ کافی

علیؑ حاکم علیؑ عادل علیؑ سرور علیؑ سردار — علیؑ محکم علیؑ منعم علیؑ شاہد علیؑ سالار

علیؑ غمخوار علیؑ آزاد علیؑ اعظم علیؑ کرار — علیؑ محکوم علیؑ مخدوم علیؑ کاظم علیؑ جرار

علیؑ سالم علیؑ صفدر علیؑ غالب علیؑ ابرار — علیؑ قاسم علیؑ طاہر علیؑ باطن علیؑ اخیار

علیؑ صابر علیؑ شاکر علیؑ قانع علیؑ راکع

علیؑ آقا علیؑ مولا علیؑ فاتح علیؑ قاطع

رزم جہم

برلن کی ناکہ بندی کے بارے میں روسی سیاست دانوں کا کہنا ہے کہ ناکہ بندی جو بھی کرے وہ کافر۔ اور جو ناکہ بندی کے نہ ہونے دینا۔ تاکہ وہ خلافی مجرم عام طور پر سمجھا جا رہا ہے کہ دنیا کی نظر کسی ”ترک شمشیر ازی پر مجھی ہوئی ہے“ اور یہ معاملہ نظر بازی کی ایک ایسی سرزمین سے متعلق ہے جس پر زیادہ تر باطہارت مومن رہتے بستے ہیں!!

ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم پاکستان نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کے کسی موضع جلال پور میں ایک غنڈہ نے سر راہ ایک مومن کی ناک کاٹ لی! لیکن حیرت ہے کہ اب تک اس سلسلہ میں نہ تو کہیں کوئی ایجی ٹیشن ہوا اور نہ حیدرآباد میں کوئی احتجاجی جلسہ!!

پیرس میں صیانتی کونسل کے اجلاس ہو رہے ہیں اور لندن میں وزراء دول متحدہ برطانیہ عظمیٰ کے اجتماع۔ مگر عام طور پر پیرس کا کوئی ناچ گھر اور لندن کا کوئی میوزیم بہت مشغول ہے جہاں صیانت محو رقص اور اشتراک و اتحاد کے مجسمے ساکت ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ بیک وقت امن و دفاع کے بارے میں۔ کیونکہ امن بغیر دفاع کے ممکن ہی نہیں!!

حیدرآباد میں گزشتہ چند دنوں سے حیدرآباد کے بعض ذی اثر غنڈوں نے پردہ کی رسم کے خلاف عملی قدم اٹھایا ہے اور وہ اپنی ناموس کو بے پردہ دعوتوں میں لئے پھرتے دیکھے جا رہے ہیں! امید ہے کہ پردہ کے رواج کی دلدادہ قوم متوجہ ہوگی اور ایسے بیباک غنڈوں کا قلع قمع کر دے گی!!

ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم ملیح آباد نے اطلاع دی ہے کہ وہاں غیب سے ندا سے آتی ہے کہ ......

سنو! اے ساکنان بزم ہستی
ندا کیا آ رہی ہے آسماں سے!

لیکن نامہ نگار موصوف نے بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ”ندا“ مفقود ہو چکی ہے اور چاروں طرف سناٹا ہی سناٹا ہے!!

قند پارسی

کلمات قصار حضرت امیر ؑ

قسط پنجم

(۳۵۴) علمی که اصلاح نکند ترا گمراهی است و مالی که سود ندهد ترا وبال است (۳۵۵) تفکر مرد در امور خویش آئینه را ماند که می نماید کردار نیک او را از افعال زشت او (۳۵۶) خردمند کسی است که به بند و زبان را صاحب حزم کسی که مدارا کند با زمان (۳۵۷) دلهای رعیت گنجینهٔ پادشاه است انچه از عدل یا ستم در انجا میگذارد همان را در می یابد (۳۵۸) قدرت تو بر نفس تو بزرگترین قدرت است و امارت تو بر نفس تو بهترین امارت (۳۵۹) چگونه باقی میمانی بحال خود و حال آنکه روزگار سرعت دارد بتحویل و نابود ساختن تو (۳۶۰) وصی نفس خود باش و بکن در اموال خود انچه را متوقع که دیگران بعد از تو کنند (۳۶۱) مانند مگس عسل باش که اگر بخورد از شگوفهای لعز بنکو خورد و اگر بار فرو نهد عسل پاک طیب باشد و اگر بر شاخی نشیند چنان بی ثقل و سبک باشد که آسیب نرساند (۳۶۲) نرم و هموار باش بی آنکه ضعیف و سست باشی و شدید و باسطوت باش بدون زمختی و عنف (۳۶۲) هر چه فائده ندهد ضرر رساند و دنیا با شیرینی تلخی دهد (۳۶۳) مستعد باش از برائی دنیا و اسباب زندگانی او چنانکه گویا همیشه زنده خواهی بود و مستعد باش از برائی آخرت خود چنانکه گویا فردا خواهی مرد (۳۶۴) اگر از برائی خداوند شریک بود از نزد او نیز پیغمبری میرسید (۳۶۵) روز داد خواهی مظلوم از ظالم شدیدتر است از روز ستم کردن ظالم بر مظلوم (۳۶۶) بپرهیز از سطوت کریم چون پست شود و از حملهٔ لئیم چون بلند مرتبه گردد (۳۶۷) کسیکه شناخت روزگار را غافل نشود از تهیه و تدارک از برائے خود (۳۶۸) هرکه عبرت نگیرد از اهل روزگار خدا او را عبرت اهل روزگار گرداند (۳۶۹) هرکه همت او معروف باشد به پر کردن شکم قیمت او بمقدار آنست که از شکم بیرون آید (۳۷۰) هرکه تجسس کند در عیوب مردم محروم ماند از محبوب بودن در دلها (۳۷۰) هرکه مصیبتهای کوچک را بزرگ شمارد بمصیبتهای بزرگ گرفتار آید (۳۷۱) هرکه نعمتهای خدا بر او زیاد شود حاجتهائی مردم نیز باو زیاد شود (۳۷۳) کسیکه جامهٔ کبر و اسراف در بر کند از خلعت اشرافیت خلع گردد (۳۷۴) هرکه سپاس گذاری کند بی آنکه نفع باو رسیده باشد نیز مذمت کند بی آنکه ضرری باو رسیده باشد (۳۷۵) عمر تو همین وقتی است که در آن میگذرانی (۳۷۶) ... (۳۷۷) ... شهر و دیاری را پابند نباید بود و مزیت بر دیگری نباید داد چه بهترین شهرها شهریست که اسباب استراحت و آسایش تو در او فراهم شود (۳۷۹) اول شهوترانی شادمانی است و آخرش هلاکت جاودانی (۳۷۸) کسیکه بپذیرد عطای ترا اعانت کرده باشد ترا بکرم (۳۷۹) هرکه درجه های همت طی کند مردم روزگار او را بزرگ شمارند (۳۸۰) هرکه شرائط بندگی بجای آورد لائق آزادی شمرده گردد ـ (۳۸۱) هرکه لوازم آزادگی بجای نیاورد به غلامی و بندگی برگردد (۳۸۲) کسیکه نارضا باشد سیاست او ضعیف شود ریاست او (۳۸۳) کسیکه ادب او را پست کند شرافت حسب بلند نسازد (۳۸۴) کسیکه چون ترا بختیار شود تو روی آورد چون روزگار تو برگردد او نیز از تو بگسرد (۳۸۵) هرکه در کوچکی تعلیم نیابد در بزرگی مقدم نگردد (۳۸۶) هرکه دوست صادق و وفادار خواهد چیزها را تطلبیکه نیابد (۳۸۷) فریفته مشو به نیکوئی دشمن زیرا که دشمن آب ماند چندکه او را باتش گرم کنی هم از فرو نشاندن آتش باز نایستد (۳۸۸) مصاحبت و دوستی مکن باکسی که نگهدارد عیبهای ترا و فراموش کند کردارهای نیک ترا (۳۸۹) کوچک مدان و لی اهمیت مشمار آن تنین مصیب را که شخص حقیر داده باشد (۳۹۰) مصاحبت مکن با مردم روزگار چه اگر فقیر شدی بر تو بلندی مجو بیند و اگر صاحب ثروت شدی حسد میبرند (۳۹۱) بندهٔ دیگران مباش چه خدا ترا آزاد قرار داده (۳۹۲) فراوان دوست مگیر از مردم دنیا چه از همانها است ثروت ایشان عاجز مالی و با تو دشمن شوند همانا مثل ایشان مثل آتش است چون بسیار شود بسوزاند و چون اندک باشد سود رساند (۳۹۳) حیا کن از عطا کردن چیز اندک چه عطا نکردن کمتر از آن است (۳۹۴) دلالت میکند بر زوال دولت چهار چیز ضایع داشتن اصول امور و متمسک شدن باجزائے فروع و مقدم داشتن اراذل بر اعالی ـ و موخر داشتن افضل از ادانی ـ

(۱)

کسی بگفت که علیی ز مصطفی اعلی است
که این بزیر زمین دفن وان باوج سماست
بگفتمش که نه این حجت قوی باشد
حباب بر سر آب و گهر نه در یاست

(۱)

اولاد علی خلاصهٔ ابرار اند
چون والد خویش محرم اسرار اند
تحلیل مواد فاسد کفر کنند
در منفعت مزاج دین جدوار اند

وقتی سلطان محمود غزنوی برای سیر و تفرج بباغیکه در خارج شهر داشت رفت چون بباغ رسید سوال نمود که از شعرا که همراه است جمعی را نام بردند آنها را احضار نموده گفت از این عمارت که در وسط باغ است میخواهم بالا روم و در پلهٔ اول که پا گذارم یک مصرع گفته شود که هجو باشد و توصیف ا شود و در پلهٔ دوم که پا نهم مصرع دیگر گفته آید که نتیجه با خود تقیص باشد که مصرع اول را هم مدح ... هر آئینه در جائیکه باید هجو را مدح کند نتوانست و درماند حکم بقتل او خواهم نمود همه شعرا ازین امر انکار کردند. و اظهار عجز نمودند مگر اسدی طوسی که قبول کرد ـ از زمین تا سطح قصر دوازده پله بود ـ شاه پا در پلهٔ اول نهاد اسدی طوسی گفت ـ

پلهٔ اول ـ خواهم اندر تو کنم ای بت پاکیزه خصال ـ پلهٔ دوم ـ نظر از منظر خوبی شب و روز و مه و سال
پلهٔ سوم ـ خفته باشی تو و من میزده باشم همه شب ـ پلهٔ چهارم ـ بوسها بر کف پای تو ولیکن بخیال
پلهٔ پنجم ـ غرق شد تا به برالقصه که نتوان بکشید ـ پلهٔ ششم ـ تیر مژگان که زدی بر دل زیشتی الیال
پلهٔ هفتم ـ وه که بر پشت تو افتادن و جنبش چه خوش است ـ پلهٔ هشتم ـ کاکل مشک فشان از طرف باد شمال
پلهٔ نهم ـ یاد داری که ترا شب به سحر می کردم ـ پلهٔ دهم ـ صد دعا از دل مجروح پریشان احوال
پلهٔ یازدهم ـ طوسی خسته اگر در تو نهد طمع مکن ـ پلهٔ دوازدهم ـ نام معشوق و عاشق کشی حسن و جلال

قصیدہ جلوہ قمر

المسمّٰی بتاریخ

فائز الظفر ۱۳۰۹ھ

(مصنفہ)

مصنفہ سیّد شاہ قمرالدین حیدر صاحب المعروف بہ شاہ قمر صاحب آروی

در مدح مولائے مرتضیٰ علیہ السلام

مربی آرا سے تخت خسرو کون و مکاں حیدرؑ جہاں پیرائے نصفت بادشاہ انس و جاں حیدرؑ
دُرِ دریائے رحمت قاسم نار و جناں حیدرؑ مہ برج امامت مدعائے کن فکاں حیدرؑ
وصی و جانشین خاتم پیغمبراں حیدرؑ

امام المتقین ہے وہ امیرالمومنین ہے وہ رضا جوئے خدا ہے نفس خیرالمرسلین ہے وہ
امام و پیشوا ہے وہ شہ دنیا و دین ہے وہ بلافصل احمدؐ مرسل کا بیشک جانشیں ہے وہ
شب معراج احمد بھی گیا تا آسماں حیدرؑ

نکالا کشتی امت کو طوفان ضلالت سے کیا کعبہ کو طاہر بت کو توڑا دست قدرت سے
بٹھایا سکہ اسلام احکام شریعت سے اوٹھایا رایت فوج خدا کس شان و شوکت سے
ہے بیشک قوت بازوئے شاہ مرسلاں حیدرؑ

ہدایت اس نے کی خلق خدا کو راہ دکھلائی ہر اک مطلب بتایا ہر طرح کی بات سمجھائی
مآل نیک و بد کی کیوں نہ ہو عالم کو بینائی منور ہوگئیں آنکھیں تو سب خلقت نظر آئی
کہیں کیونکر نہ ہم خضر رہ گم گردگاں حیدرؑ

بچایا تیر سے سلماں کو سولی سے مسیحا کو سلیمانؑ کو فریب دیو سے دریا سے موسیٰؑ کو
جناب نوحؑ کو طوفان سے مہجوری سے حوا کو شب ہجرت قریشوں کی جفا سے شاہ بطحا کو
ہوا روز ازل سے یاور پیغمبراں حیدرؑ

جہادوں میں محمدؐ پہ ہمیشہ جاں فدائی کی احد میں بدر میں خیبر میں جا جا کر لڑائی کی
عملداری ملی اس کو لوائے کبریائی کی تہ بیرالعلم فوج نبی جاں کی صفائی کی
ہوا جو ہر نمائے ذوالفقار بے اماں حیدرؑ

ہوا اک خدا کے گھر میں وہ دوش پیمبرؐ کا دوبالا ہوگیا دو قدِ آدم نور داور کا
مرقع کھنچ گیا جان دو قالب دو برادر کا ہوا حاصل علیؑ کو مرتبہ معراج اکبر کا
کہ تھا دوش شہ لولاک پر جلوہ کناں حیدرؑ

سحاب آسمان و آسمانِ رحمت یزداں نقود گنج فطرت فطرت گنجینۂ عرفاں
ظہور نور قدرت قدرت خلاق بے پایاں کلیم طور طورِ اوج بخش موسیٰ عمراں
سراپا مظہر نور خدا و تدکہساں حیدرؑ

وہ مشکل کشا اہل جہاں کا پیشوا بھی ہے بتولؑ پاک کا شوہر وصی مصطفےٰ بھی ہے
شہنشاہ دو عالم تاجدار اتقیا بھی ہے خدا کا بندۂ اشرف نصیری کا خدا بھی ہے
ملک سیرت بشر صورت امیرؑ دو جہاں حیدرؑ

شب معراج جب عرش بریں پر [illegible] بصد رغبت قرینِ پردۂ عصمت سرا پہونچے
تھے شاہد پیشتر شاہ رسل سے [illegible] محمدؐ سے لئے انگشتری شیر خدا پہونچے
ہوئے گویا حجاب ذات یزداں میں نہاں حیدرؑ

[illegible] گفتگو سے کیا شہ والا کو حیرت تھی عیاں پیش نظر خلاق بے ہمتا کی قدرت تھی

طعام شیر و شکر سے رسول اللہ کی دعوت تھی مگر تنہا خوری سے اُس حبیب حق کو نفرت تھی
ہوئے اس دم شریک افتخار مرسلاں حیدرؑ

جمال پاک تھا یا شرق نور طور سینا تھا بدن خاکی تھا یا [illegible] [illegible] تھا
ہر اک جا ظاہر و باطن شہ مرداں کا جلوہ تھا عجب حیرت تھی عقل کل کو بھی اس کا زمیں کیا تھا
خدا کی شان تھی دیکھا جہاں پر تھا وہاں حیدرؑ

علیؑ کی ذات انور سے جہاں بیشک ہوا روشن زمیں بیشک ہوئی روشن زماں بیشک ہوا روشن
رُخ پرنور سے کون و مکاں بیشک ہوا روشن نہ تھا خلق خدا پر جو عیاں بیشک ہوا روشن
کہ تھا سرّ الٰہ العالمیں کا راز داں حیدرؑ

فصاحت میں بلاغت میں طلاقت میں صفا میں جلالت میں یا عفت میں کرامت میں امامت میں
شرافت میں نجابت میں سعادت میں ہدایت میں سخاوت میں شجاعت میں عبادت میں قناعت میں
مکمل تھا وزیر بادشاہ مرسلاں حیدرؑ

خدا کی راہ میں فرزند کو اپنے دیا اس نے زکوٰۃ انگشتری ہنگام طاعت کی عطا اُس نے
غریبوں کو کھلایا اور خود فاقہ کیا اُس نے مصیبت میں بھی کی ہر ایک کی حاجت روا اُس نے
زمیں پر لطف حق سے چارہ ساز بیکساں حیدرؑ

علیؑ نفس نبیؐ و رشتہ دار شاہ بطحا ہے وصی احمدؐ مرسل و لی حق نوا سے ہے
امیر کوثر و تسنیم ہے سردار طوبیٰ ہے قسیم نار و جنت زینت عرش معلےٰ ہے
خدا کی رحمت بے انتہا کا ہے نشاں حیدرؑ

ضیائے روئے انور سے منور چرخ اخضر تھا ہوائے زلف سرور سے مشام دیں معطر تھا
یہی افضل سے افضل اور یہی بہتر سے بہتر تھا رضائے حق میں حاضر جان سے وہ خاص داور تھا
ہمیشہ سر بکف شاہ رسل کا جان جاں حیدرؑ

خدا کی راہ میں سر دیدیا مولائے عالم نے نہ شمشیر بھی مارا نہ دم اس فخر عالم نے
رواج دین دیا دنیا میں جس کے فیض مقدم نے گھٹایا نام باطل حق بڑھایا جید محکم نے
شہید راہ حق مقبول خلاق جہاں حیدرؑ

کیا عنتر کو وناس شیر نے شمشیر بُرّاں سے گرا کر اسپ سے مارا علیؑ نے عمرو کو جاں سے
گیا مرحب جہنم میں لڑا جب شاہ مرداں سے کٹے جبریلؑ کے شہ پر بھی ضرب تیغ یزداں سے
زہے شیر خدا بازوئے فخر مرسلاں حیدرؑ

کرامت میں کمال ذات اقدس افضل و اعلےٰ مروت میں تھا یکتا وہ رسول اللہ کا پیارا
شرافت میں وہ فخر خاندان ہاشمی ٹھہرا امامت میں امام اولیں و مرجع دنیا
سریر آرائے عقبیٰ قالب ایماں کی جاں حیدرؑ

لکھا ہے شان میں جس کے کتاب اللہ ولیکن نزول آیۂ بلّغ سے ظاہر پایہ شوکت
لقب ہے مصحف ناطق سے روشن نطق کی [illegible] یداللہ فوق ایدیہم سے ظاہر ہاتھ کی قوت
فلک رفعت ملک طلعت شہ کروبیاں حیدرؑ

ہوا رجعت سے ظاہر مہر و مہ پر اُس کا قبضہ ہے وصال حور جنت اسکی الفت کا نتیجہ ہے
ازل سے مالک لوح و قلم وہ شاہ والا ہے ابد تک ساری مخلوق اللہ کا ماوا و ملجا ہے
رسول حق کا پیارا بیکسوں کا مہرباں حیدرؑ

درِ خیبر اوکھاڑا شیر نے اللہ کی قدرت تزلزل قلعہ خیبر میں تھا بس کاہ کی صورت
کیا در کو سپر پیش نظر اللہ ری قدرت بنایا اُس کا پل اور اوسپہ ساری فوج کی کثرت
زہے ہمت تھے نیروئے شاہ انس و جاں حیدرؑ

عطا کی اُس نے سائل کو ہوا جس شے کا جویا مگر بحر سخاوت تھا علی بن ابی طالبؑ
عدو دین احمدؐ پر رہا ہر مرتبہ غالب وہ تھا نفس نبیؐ بیشک وہ تھے اک جان دو قالب
نصیر غزوۂ بدر و حنین و نہرواں حیدرؑ

مراد دل آج پیمانہ ہے صہبائے تولّا کا خیال مرتضیٰؑ ہے سر میں یا نشہ ہے صہبا کا
زباں پر ذوالفقار ہے حکم پاک حق تعالےٰ کا کہ ہے اس کی رسالت میں ولا ہے اہل قربیٰ کا
کہ ہے تو ہی قریب افتخار مرسلاں حیدرؑ

سلام اے قبلۂ دنیا و دین شاہنشۂ اکرم   سلام اے رشک ہارون افتخار عیسیٰ مریمؑ
سلام اے غیرت الیاس و یوشع ثانیٔ آدم   سلام اے جان احمدؐ وارث دار سید عالم
امام الانس والجنہ معین قدسیاں حیدرؑ

سلام اے شاہ مرداں السلام اے سید والا   سلام اے جان ایماں السلام اے شوہر زہراؑ
سلام اے روح عرفاں السلام اے شافع عقبیٰ   سلام اے شیر یزداں السلام اے مہبط تقویٰ
سلام اے رہنما و مالک باغ جناں حیدرؑ

لکھا تھا لوح پہ جس دم قلم نے نام احمدؐ کا   رقم تجھ کو کیا تھا قوت بازوئے محمدؐ کا
وصی مصطفےٰؐ اعلیٰ ہے تو ہی فیض سرمد کا   بیاں ممکن نہیں بندہ سے تیرے وصف بے حد کا
کہ تو ہے پیکر کون و مکاں کی جان جاں حیدرؑ

ولادت سے تری کعبہ عبادت گاہ عالم ہے   شہادت سے تری کوفہ کی مسجد خانۂ غم ہے
تو ہی اعلیٰ سے اعلیٰ اور معظم سے معظم ہے   ترا اسم گرامی کیا ہے گویا اسم اعظم ہے
ثنا خوان علیؑ خالق علیؑ کا مدح خواں حیدرؑ

شہ معجز نما و بادشاہ قل کفیٰ تو ہے   شجاع لافتیٰ و تاجدار انما تو ہے
مراد عندہ علم الکتاب اے رہنما تو ہے   پس از شاہ رسل دونوں جہاں کا پیشوا تو ہے
ترا جلوہ ہے بس بہ از زمیں تا آسماں حیدرؑ

تعلق ہے عبادت پر شہا تیری تولا کو   تعلق ہے تیری سرکار سے اعلیٰ و ادنیٰ کو
تمتع ہے تیرے اوصاف میں درکار دانا کو   تعشق تجھ سے تھا ذریح القدس شاہ بطحا کو
تصدق ہے محبت کا تری باغ جناں حیدرؑ

تیرا ہر گام امر ایزد غفار ہے بیشک   غضب تیرا جلال خالق قہار ہے بیشک
ترحم تیرا جسم احمد مختار ہے بیشک   جہاں میں ذات تیری مظہر اسرار ہے بیشک
ازل سے تو ہے فخر دودۂ پیغمبراں حیدرؑ

محبت کو تیرے ہم الفت اللہ سمجھے ہیں   تولا کو تیری واللہ خضر راہ سمجھے ہیں
تیرے رتبوں کو کب یہ مرتد و گمراہ سمجھے ہیں   یہ سر حق فقط مردان حق آگاہ سمجھے ہیں
کہ ہے بیشک کمال ذات یزداں کا نشاں حیدرؑ

تجھی سے ہست و بود گلشن ایجاد ہے مولا   تر و تازہ ریاض علم و استعداد ہے مولا
تیری ادراک وجودت کا چمن آباد ہے مولا   تیرا باقی جہاں میں نقطۂ شداد ہے مولا
کہ تو ہے بوستان خلد کا سرو رواں حیدرؑ

ترے ابر کرم کا ایک قطرہ آب گوہر ہے   ترے جاہ و حشم کا ایک شمہ چرخ اخضر ہے
مقابل بادشاہوں کے تیرے در کا قلندر ہے   چراغ خانۂ اجلال ترا شاہ خاور ہے
جھکا ہے آستاں بوسی کو تیرے آسماں حیدرؑ

تیرے فیض کرم سے گلشن عالم تر و تازہ   نبیؐ ہے علم حق کا شہر اور تو اس کا دروازہ
تیری الفت عروس چہرۂ مومن کا ہے غازہ   عداوت تیری نشۂ خواب مدہوشی کا خمیازہ
کہ تو ہے گلشن دین نبیؐ کا باغباں حیدرؑ

نظام ملک دیں سرحلقۂ پیغمبراں حیدرؑ   امام المتقیں فرماں دہ روح رواں حیدرؑ
امیر المومنینؑ ماوائے ہر پیر و جواں حیدرؑ   بر رفعت باعث شادابی باغ جناں حیدرؑ
بزیر گنبد گرداں شفیق انس و جاں حیدرؑ

چھوڑایا تم نے شاہا یوسفؑ مصری کو زنداں سے   ملایا آپ نے بچھڑے پسر کو پیر کنعاں سے
بری یونسؑ کو رکھا ماہی دریا کے نقصاں سے   اماں دی حضرت جرجیسؑ کو شمشیر براں سے
کرم مجھ پر بھی کر اے انبیاء کے مہرباں حیدرؑ

پئے دندان پیغمبرؐ رہوں با آبرو مولا   برائے جان حسنؑ جان پر صدمہ نہ ہو مولا
مری عزت نہ ہو ضائع برائے فاطمہؑ مولا   نہ ہوں رسوا بحق اہل بیت سرور طہٰ
میرے مولا مرے آقا شہ شاہنشہاں حیدرؑ

برائے شبرؑ و شبیرؑ حرمت ہو مری افزوں   بحق عابدؑ و باقرؑ رہوں نامی تہ گردوں
تصدق جعفرؑ و کاظمؑ کا پاؤں میں دل مجروح   رضاؑ کا واسطہ چاہوں رضائے خالق بیچوں
ہو صدقہ سے تقیؑ کا مجھ یہ اب تو مہرباں حیدرؑ

نقیؑ کے فیض سے گردش نہ ہو اب میرے اختر کو   برائے عسکریؑ محفوظ رکھ مجھ کو میرے گھر کو
تصدق مہدیؑ ہادی کا دیکھوں روئے انور کو   لبالب بادہ الفت سے پاؤں دل کے ساغر کو
ہمیشہ تیری مدحت میں رہوں رطب اللساں حیدرؑ

شہا کچھ روز سے خستہ و عاجز پریشاں ہے   بیان صوت تھا تو بس اک خیالی جسم میں جاں ہے
جہاں میں ذات تیری رحمت فضال یزداں ہے   عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے
مدد گر نا میری اے واقف درد نہاں حیدرؑ

کبھی تدبیر روزی دن میں سو سو بار ہوتی ہے   کبھی پستی قسمت سارے منصوبوں کو کھوتی ہے
عروس فکر بھی حسرت بھری آنکھوں سے روتی ہے   خجالت مجھ کو ہر دم بحر خفت میں ڈبوتی ہے
نہ ہونے دے مجھے رسوائیاں دو جہاں حیدرؑ

بوقت جانکنی مجھ زار خستہ کی مدد کرنا   نکیرین آئیں مرقد میں تو خود دینا جواب ان کا
بچانا مجھ کو تاریکیٔ مرقد سے میرے مولا   فشار قبر سے محفوظ رکھنا یا شہ والا
کہ میں بھی دل سے ہوں تمہارا جاوداں حیدرؑ

حمایت میری کرنا صبح محشر جب ہویدا ہو   شہ خاور سر نیزہ پر جب جلوہ آرا ہو
حساب خلق پر آمادہ جب خلاق یکتا ہو   شفاعت پر کمربستہ شہ یٰسین و طٰہٰ ہو
کہیں جب تیرے ہیرو یا معین بیکساں حیدرؑ

قمر مشتاق ہے مدت سے تیری قبر انور کا   بلا روضہ پر اب ہے واسطہ تجھ کو پیمبرؐ کا
قبول مدح میں وقفہ نہ ہو شاہا مقرر کا   مرادیں میری سب ملتی ہیں صدقہ فتح خیبر کا
سرے دونوں جہاں کے مونس و آرام جاں حیدرؑ

سلام

بہ پیشگاہ امیر المومنین علیہ السلام

(ش)

یا علی مرتضیٰ سلام علیک   جلوۂ کبریا سلام علیک
مرجع انبیاء سلام علیک   منبع اولیا سلام علیک
شیر رب العلا سلام علیک   ذوالفقار خدا سلام علیک
وارث مصطفےٰ سلام علیک   تلم ذات خدا سلام علیک
سرور اتقیا سلام علیک   رہبر اصفیا سلام علیک
تو شہنشاہ ملک لاہوتی   قدرت کبریا سلام علیک
رہبر پیروان اہل یقیں   شمع راہ خدا سلام علیک
کشتیم را بہ پاک از طوفان   چو توئی ناخدا سلام علیک
لحمک لحمی گفت در شانت   حضرت مصطفےٰ سلام علیک
چون تو مشکل کشا لقب داری   مشکل ما کشا سلام علیک
قدرت پنجۂ ید اللہ ہست   شان تو لافتیٰ سلام علیک
ہر دو عالم ز جلوہ است روشن   اے مہ پر ضیا سلام علیک
ہست مقصود من در پاکت   بر تو جانم فدا سلام علیک
دین و دنیا بہ زیر فرمانت   اے شہ باخدا سلام علیک
شان تو شان پیغمبرؐ   مصطفےٰ مرتضیٰ سلام علیک
ہمین منشا و ظاہر و باطن   مبدء و منتہیٰ سلام علیک

دمبدم بر تو از [illegible] حزیں
اے سلام خدا سلام علیک

دین بابی اور حاجی [redacted] علی

مقالہ یازدہم

بمبئی کے بہائی کبھی جامعہ عثمانیہ اور کبھی نشرگاہ حیدرآباد سے رسائی حاصل کرکے بہائی مذہب اور قرۃ العین کے بارے میں لکچر دیتے ہیں اور ان کو معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ میرے ہم وطن حیدرآبادیوں کو اس نئے دین کی تاریخ معلوم نہیں ہے ورنہ وہ کبھی ایک دشمن اسلام تحریک کو اپنی سلطنت میں اسلام کے خلاف تبلیغ کرنے کا موقع نہ دیتے۔ اب مجھے امید ہے کہ میرے مقالات سے حقیقت روشنی میں آجائے گی۔ مقالہ دہم میں میں نے قرۃ العین کی ایک غزل پر تبصرہ کیا ہے اب اس کی دوسری غزلوں کی تنقید ملاحظہ کیجئے۔ اس کی ایک غزل ہے جس کا مقطع یہ ہے

توکہ فلس ماہی حیرتی چہ زنی زبحر وجود دم
بنشیں چو طوطی و دمبدم بشنو خروش نہنگ لا

یہ غزل صحبت لاری کے دیوان میں ہے جو کہ قرۃ العین سے پیشتر کا شاعر ہے اور بجائے طوطی اس دیوان میں صحبت کا لفظ ہے۔

قرۃ العین کی اور ایک غزل ہے جس کا یہ مطلع ہے۔

جذبات شوقک الجمت بسلاسل الغم والبلا
ہمہ عاشقان شکستہ دل کہ دہند جاں بروِ ولا

اس غزل میں صوفیانہ مضامین ہیں جو کہ سب صوفی شعراء کے اشعار میں ہیں شاعرہ کے خاص حصہ کا کوئی مضمون نہیں ہے صوفیانہ مضامین کو غیر صوفی شعراء بھی بطور تقلید کے اپنے وزن و قافیہ میں باندھتے ہیں اور اگر یہ غزل اس شاعرہ کی ہو تو تقلیدی ہے کیوں کہ یہ شاعرہ مزدکی تھی اور مزدکیت کو تصوف سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔

شاعرہ کی نامی دیکھیئے کہ بیچارہ عاشقوں کو گدھے اور گھوڑے جانکر ان کے سر پر لجام ڈال دی ہے حالانکہ کوئی صوفی شاعر نے عشاق سے ایسی بے ادبی نہیں کی مطلع کے معنی یہ ہیں "تیرے شوق کے جذبات غم اور بلا کے زنجیروں نے عاشقان شکستہ دل کے سر پر لجام ڈال دی ہے تاکہ وہ مجبوراً تیری دوستی میں جان دیں" یہ عجیب صوفیانہ شاعری ہے کہ معشوق عاشق کو لجام میں باندھکر لے جائے اور قتل کروادے اور وہ بھی زنجیر کی لجام جو شاعرہ کا اختراع ہے۔ اس کی اور ایک غزل ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

بدیار عشق تو ماندہ ام زکسی ندیدہ عنایتی
بغریبیم نظری فگن توکہ پادشاہ ولایتی

اس غزل میں بھی مضامین سب مبتذل ہیں جو کہ سابق شعراء کے کہے ہوئے ہیں شاعرہ کا خاص حصہ اس میں کوئی نہیں ہے سوائے خامیاں اور غلطیاں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شاعری میں مبتدی اور بہت کم علم بھی تھی۔ مطلع میں یہ خامی ہے کہ عاشق کو دیار عشق میں غریب الوطن کہا گیا ہے حالانکہ وہاں اس کا اصلی وطن ہے۔ دوسری بیت یہ ہے۔

کنہی بود مگر اے صنم کہ ز تیر عشق تو دمبدم
اہجرتنی وقتلتنی واخذتنی بجنایتی

معنی یہ ہے کہ تو اے معشوق ہردم مجھ کو فراق میں ڈال دیتا ہے قتل کردیتا ہے اور مجھے عشق کے جرم میں گرفتار کرلیتا ہے۔ مارڈالنے کے بعد گرفتار کرلینا عجیب ہے۔ اور یہ بیت ہے۔

عجز العقول لدرک نفس المحسوس بوصفہ
بکمال توکہ بردرہی بنود بجز تو نہایتی

اس بیت میں مضمون وہی ہے جو ہر مسلمان بولتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ اس کا خالق ہے لیکن خالق کی ذات کی حقیقت سمجھنے میں قاصر ہے۔ اب شاعرہ اس مضمون کو اپنی بیت میں بیان کرتی ہے لیکن اس میں محسوس کا لفظ خاص بناوٹی عربی ہے اور منطقی استدلال کہ تو نہایت ہے' اس وجہ سے تیرے کمال کو ہم پہچان نہیں سکتے ہیں' غلط ہے

کیوں کہ جو چیز نہایت ہے وہ ادراک کو مانع نہیں ہے۔ مثلاً دیوار کی نہایت ہے اور ہم اس کو درک کرسکتے ہیں۔ اور یہ بیت ہے۔

چو صبا برت گذر آورد زبلاکشان خبر آورد
رخ تو دو چشم تر آورد ید شود کنی تو عنایتی

باد صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے چلتی ہے اور جب وہ عربستان کی خشک زمین پر چلنے لگتی ہے تو وہ بارش کی بشارت دیتی ہے اس وجہ سے عربی شاعری میں جیسا وہ بارش کا قاصد ہے عاشق کا بھی فرضی قاصد ہے جس کا حال معشوق کو بتاتا ہے۔ ایران میں مشرق کی ہوا ترکستان کیطرف سے آتی ہے وہ برسات نہیں لاتی۔ وہاں پر شمالی ہوا بحر خزر سے ابر لاتی ہے اور مغربی ہوا بحر متوسط سے ابر لاتی ہے لیکن فارسی شاعری میں عربی کی تقلید سے صبا ہی کو عاشق کا قاصد قرار دیا گیا۔ بہائیوں کی شاعرہ باد صبا کا وہی مبتذل مضمون مستعار لیتی ہے اور وہ بھی اس غلطی کے ساتھ کہ اپنے رخ زرد اور چشم تر کو صبا کے ذریعہ معشوق پر ظاہر کرے دوسری بیت یہ ہے۔

قدمی بنہ تو بہ بسترم سحری بنا گہی از کرم
بہ ہوائے قرب تو بر پرم بدو بال وہم بجناحتی

جناح اور بال مترادف ہے دونوں کو لانا "حشو قبیح ہے۔ بیت کے معنی بھی غلط ہیں کیوں کہ جب معشوق خود عاشق کے بستر پر آگیا تو پھر عاشق کو پرواز کی کیا ضرورت ہے بہائیوں کی بے نظیر شاعرہ کی ایک اور غزل ہے جس کا مطلع یہ ہے۔

جوانی چہ آورد وپیری چہ برد
بت خورد سال و مئی سالخورد

اس غزل میں شراب اور عشق کے مبتذل مضامین ہیں اس میں کوئی خاص مضمون نہیں ہے جو اساتذہ کے اشعار میں ہوتے ہیں۔ اس بیت میں قافیہ بھی غلط ہے۔ بُرد کا لفظ خورد کا قافیہ نہیں ہوسکتا کیوں کہ خورد کا لفظ جو کہ تکلم میں بضم خاء ہے اصل میں بفتح خاء ہے اور کوئی شاعر مبتدی بھی اتنا جانتا ہے کہ برد اور فشرد اور ستُرد خورد سے قافیہ نہیں ہوتے ہیں۔ اب قرۃ العین کی پانچویں اور آخیر غزل کا حال ملاحظہ کیجئے اس کا مطلع یہ ہے۔

بلہ ای گروہ عمائیان بکشید ہلہلہ ولا
کہ ظہور دلبر ما عیان شدہ فاش وظاہر و برملا

ظہور کا عیان ہونا غلط ہے اور فاش وظاہر و برملا تینوں حشو قبیح ہیں اور عمائی (اندھا) بھی درست نہیں ہے صحیح اعمیٰ ہے جب اس کے مخاطب لوگ اعمیٰ ہیں تو وہ ظہور کو کیا دیکھ سکتے ہیں؟ بیت سے ظاہر ہے کہ بابیوں سے خطاب ہے کہ باب کے آنے سے ہلہلہ کرو اور ان ہی کو اندھے بھی کہا گیا ہے' مسلمان تو کبھی باب کے لئے ہلہلہ کا نعرہ نہیں مارتے۔ بیت دوم میں قناع کو نقاب کے مترادف قرار دے کر یہ کہا گیا ہے کہ قناع کے رفع کرنے سے روشنی اندھیرے کی جگہ لیتی ہے حالانکہ قناع دوپٹہ ہے جو کہ سر کو ڈھانپتا ہے۔ اس کے رفع کرنے سے معشوق کے زلف نکل کر اور اندھیرا کردیتا ہے۔ اس طرح متذکرہ شعر بالکل لغو قرار پاتا ہے۔ ایک اور بیت یہ ہے

فوران نار ز ارض فا نوران نور ز شہر طا
ظہران روح ز شطر صاد لقد علا وقد اعتلا

شاید ارض فا' فارس' ارض طا' طہران' اور ارض صا' ہمدان ہوں لیکن نوران اور ظہران جعلی عربی ہیں۔ اور یہ بیت بھی ہے۔

طبق العماء تکفکفت ورق البہاء تصفصفت
دیک الضیاء تذ ورقت متجلا متجللا

عربی شعر ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ نابینائی کے پردے منصرف ہوگئے اور روشنی کا پتہ ہموار ہوگیا۔ روشنی کا مرغ بانگ دینے لگا جب کہ اپنے جمال اور جلال بتاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ غزل باب صاحب کے ظہور کی تعریف میں ہے تو اب پڑھنے والے اس کے الفاظ کو باب صاحب پر مطابق کردیں اور تذورقت جعلی عربی ہے۔ ایک اور بیت یہ ہے۔

ز ظہور آن شہ آلہہ ز الست آن مہ مالہہ
شدہ آلہہ ہمہ والہہ بہ تغنیات بلی بلی

اسلام نے تعدد خدا کو رد کردیا لیکن بابی مذہب نے بہت خداؤں کو مان لیا اس طور سے کہ باب صاحب خداؤں کا بادشاہ ہے اور سب باب کے دیکھنے سے والہ ہوکر

یاں ہاں کہنے لگے۔ اس بیت میں مالہ جعلی عرب ہے۔ اور ایک بیت یہ ہے۔

زکمان آن رخ برد لہ زکمند آن مرہ دو دلہ　　دو ہزار فرقہ و سلسلہ متفرقا متسلسلا

اس وجہ سے کہ اس بیت کے پڑھنے والے دوسرے شعراء کے اشعار پڑھے ہیں ان کو معلوم ہے کہ کمان کا مقصد ابرو ہے اور کمند کا مقصد زلف تو شاعرہ ابرو اور زلف کے بیان کی ضرورت نہیں سمجھتی صرف کمند اور کمان کے الفاظ پر اکتفا کرتی ہے لیکن رخ معشوق کو بردلہ کہنا درست نہیں ہے اور معشوق کو دو دلہ کہنا مہمل کیت ہے۔ اس غزل کے باقی ابیات بھی ویسے ہی ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔

تبصرے

"سرمایۂ غم"

قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کی جاسکتی ہے۔

مجموعہ ہے قدیم و جدید طرز کے (۱۴۲) نوحوں کا جو میر محمد باقر صاحب باقر فضل وانتخاب کا نتیجہ ہیں۔ اس مجموعہ کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وفات حضرت رسولِ خدا اور اس کے بعد کے جس قدر ایام عزا دنیائے شیعیت میں منائے جاتے ہیں، ان سب سے متعلق مسلسل نوحہ جات بڑی خوبی سے کہے گئے ہیں اور پھر ان کی ترتیب بھی واقعات کے تسلسل کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ یہ مجموعہ (۲۰۸) صفحات پر مشتمل ہے جس کی طباعت و کتابت بھی بہت عمدہ ہے۔ ان ظاہری و صوری خوبیوں سے قطع نظر معنوی اعتبار سے بھی "سرمایۂ غم" اس قابل ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے ـــ گو یہ امر مسلمہ ہے کہ آدم کا تعلق کسی فرقہ سے نہیں بلکہ سارے انسانوں سے ہوتا ہے، لیکن اس کا کیا علاج کہ ہر انسان کسی نہ کسی ایک ہی سماج اور ماحول سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اس حقیقت کے پیش نظر جب ہم باقر کے نوحوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہماری آنکھوں کے سامنے ایک ایسا گروہ آجاتا ہے جس کے لیے سلام، مرثیہ اور نوحہ کہنا، سننا اور پڑھنا بڑی اہمیت رکھتا ہے اور جس کی رسمی حیات اجتماعی کا مدار اسی یکسانیت فکر و عمل پر ہے۔

اس وقت اصناف سخن میں نوحہ کی اہمیت پر بحث کرنے کا موقع اور زیر تبصرہ مجموعہ پر تفصیلی گفتگو کا کوئی امکان نہیں کیونکہ (۱۴۲) نوحوں پر فی نوحہ دو سطر کے حساب سے بھی کچھ لکھا جائے تو یہ خود ایک کتاب بن جائے گی ـــ اس لئے یہاں صرف اشارائی تقدیر پر اکتفا کی جاتی ہے۔ روز عاشورا کی صبح پر ایک جدید طرز کا نوحہ اس مجموعہ میں شریک ہے جس میں شاعر نے صبح کے تارہ سے بڑے ہی دلچسپ انداز میں باتیں کی ہیں اور پوچھا ہے کہ

اس صبح کی کیا شام ہے کچھ یہ بھی خبر ہے؟ پر ہول سحر ہے!

روئیں گے شہیدوں کے لئے شام کے تارے اے صبح کے تارے

اس نوعیت کے اور بھی شعر اس مجموعہ میں ملتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ باقر کی فکر کو حضرت مسرور کی رہبری نے بہت سنوارا ہے جو اپنے عصر کے اکیلے سخنور ہیں مگر زمانے کے ہاتھوں پریشان۔ ہم ہندوستان و پاکستان کے شیعوں سے خصوصاً اور ادبی ذوق رکھنے والے حلقوں سے عموماً اس مجموعہ کے مطالعہ کی توقع رکھتے ہیں۔ اور مصنف کے لئے ہماری دعا ہے کہ ان کا یہ نذرانہ بارگاہ اہلبیت میں مقبول ہو۔

"کارنامۂ پہلوی"

مطبوعہ نظامی پریس لکھنو۔ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی کی تالیف ہے جو (۳۳) ابواب اور (۳۶۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا سرورق ایرانی پرچم سے آراستہ کیا گیا ہے جس کے سایہ میں کھڑے ہوئے طاق کسریٰ کے کھنڈر دیدہ عبرت نگاہ کے لئے تازیانہ عبرت بن جاتے ہیں۔ کتاب و طباعت کے اعتبار سے اس تالیف کو جس قدر اچھا کہئے زیب دیتا ہے اور محترم مولف کی شخصیت نہ کسی تعارف کی محتاج ہی نہیں کیونکہ آپ ہندوستان کی علمی دنیا سے متعارف ہیں وہ حیدرآباد دکن میں اپنے علمی شغف ہی کی وجہ سے برسوں سرکار آصفیہ کی عنایات سے بہرہ ور ہوتے رہے ہیں۔ اس تالیف کا مقصد ایران جدید کی تاریخ بیداری کو پوری طرح منظر عام پر لانا ہے اور یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ ملت ایران کا شیرازہ سکندر کے حملوں کی ابتدا سے انگریزی اور امریکی ریشہ دوانیوں کی انتہا تک بھی مربوط نظر آتا ہے۔ پھر چونکہ ایران جدید کی تشکیل نام ہے رضا شاہ پہلوی کی ملت ساز کوششوں کا اس لئے اس تالیف کے لئے "کارنامۂ پہلوی" سے زیادہ موزوں انتساب کوئی اور ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ اس اعتبار سے لائق مولف کے ذہن رسا کی داد دینی پڑتی ہے۔ اس فروعی تعارف و تفہیم کے بعد نفس تالیف کے بارے میں مختصر طور پر یہ کہنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تالیف کی ابتدا سفرنامہ کی صورت میں کی گئی ہے اور سفر کا آغاز بمبئی جیسی رنگین بندرگاہ سے ہوا ہے۔ اس انوکھے پن سے پوری تالیف بے انتہا دلچسپ اور لائق مطالعہ بن گئی ہے ـــ لیکن ملت ایران کی بیداری کے حالات سے متعلق اہم عنوانات کی ابتداء سنہ ۱۹۰۱ء کے انقلاب سے ہوتی ہے، جن میں قابل ذکر عنوان ایران میں دستوری حکومت کے قیام کی تفصیلات، ایرانی ملاؤں کے اقتدار کے خاتمہ اور ایران جدید میں طبقۂ اناث کی بیداری اور نقاب کے ترک کرنے سے متعلق ہیں۔ اس سلسلہ میں اس زمانے کے اہل قلم کی تحریروں کے نمونے پیش کرکے رضا شاہ کے اصلاحات پر سیر حاصل بحث بھی کی گئی ہے، مگر ان موضوعی عنوانات کے باوجود فاضل مولف کا انداز بیان شگفتہ اور سلیس ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اردو ادب میں اس پایہ کی تالیف اب تک موجود ہی نہ تھی۔ اس لحاظ سے یہ قابل قدر کام اردو داں طبقوں سے عموماً اور ایران جدید کے حالات سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں سے خصوصاً خراج تحسین حاصل کرے گا۔ پھر چونکہ ایران جدید کی تشکیل کسی مذہبی یا فرقہ وارانہ ذہنیت پر منحصر نہیں ہے، اس لئے اس تالیف کے مقبول عام ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہم قارئین انتخاب سے بطور خاص اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں ـــ اور بہ نظر سہولت اس کے پچاس نسخے کتب خانہ حیدری میں محفوظ بھی کرائے گئے ہیں جہاں سے یہ تالیف بہ آسانی طلب کی جاسکتی ہے۔ اس کی قیمت مبلغ چار روپیہ رکھی گئی ہے جو اپنی صوری و معنوی خوبیوں کی بنا پر بہت ہی قلیل ہے۔

غزل

از مولانا حکیم سید وحید الدین عالی مرحوم

عجیب بود گر آہے از دل سوزان ما آید　　کہ آتش ہر کجا ز شعلہ دود ش الفقا آید

کرامی داغ دل ما یاد زلف او برافروزد　　کہ بوئے سوز عشقم از دم باد صبا آید

جہاں با این ہمہ نعمت جو بایک جو نمی ارزد　　ازین شادم کہ درد ستم دل بے مدعا آید

ز حسن و عشق باشد رونقے گلزار امکان را　　بگل گر رنگ و بو آمد پئے بلبل نوا آید

جزا موقوف بر عقبیٰ بود اعمال دنیا را　　ببین نخلش کجا پرورده شد بارش کجا آید

بروئے روشنش تا زلف تیرہ سایہ افگن شد　　یقین شد از شب تاریک ہر روز م بلا آید

نباشد از زمین و آسمان امید جان بردن　　کزین ہر دو ملم چون دانہ در آسیا آید

ہمائے فقر را زین بعد باشد طالع دیگر　　مرا بر استخوان جوہر ز نقش بوریا آید

ندیدہ لذت عمر ابد جز بوسۂ لعلش　　خضر صد بار گو بر چشمۂ آب بقا آید

مرا گاہے ز شرم غیر در محفل نمی پرسد　　کہ آمد از کجا آمد چہاں آمد چرا آمد

بصحرائے محبت نقش پائے ناقۂ لیلےٰ　　پے مجنون ما آئینۂ مقصد نما آید

چہ شد امشب ندارد عالی آشفتہ سر ہوشے

بہ بیزاد سے در آغوشے گمر دیوانہ زا آید

دفتر ہذا کو انتخاب جلد ۱ نمبر ۱ مورخہ یکم رجب سنہ ۶۶ کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب مرحمت فرمائیں تو باعث تشکر ہوگا۔ اس کے معاوضہ میں انتخاب کا جو پرچہ چاہیں یا قیمت حاصل فرما سکتے ہیں۔　مدیر

ایک عجیب و غریب دانا بندریا

اخبار آج جیون نے ایک ہندی اخبار سے یہ عجیب مضمون ترجمہ کر کے درج کیا ہے کہ بنگالی اخبار بھارت درشن نامی میں ایک عجیب بندریا کے متعلق ایک حیرت انگیز مضمون بابو انیاش چندر داس صاحب نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہاں پر بہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جہاتما جا لکیہ رشی کہتے ہیں کہ ایسی بات کہ جس سے دوسروں کو حیرانی ہو۔ اور ناممکن معلوم ہو کبھی نہ کہنی چاہئے آجکل بے اعتباری کا زمانہ ہے کوئی معمولی سی بات کان میں پہنچی تو فوراً لوگ مذاق اڑانا شروع کر دیتا ہے اور عجیب لوگوں کو ایسی باتوں پر اعتبار نہیں آتا تو اس کو ناممکن کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

مگر ایک بات جو ایک شخص کے خیال میں ناممکن ہے وہی دوسروں کے خیال میں ممکن ہو سکتی کیونکہ اس دنیا میں ہر ایک کا علم اور عقل ایک جیسا نہیں ہوتا اور ایسی حالت میں جو بات غیر معمولی ہے یعنی ہم لوگوں کے علم و عقل اور دستکاری سے باہر ہے، اُسے ناممکن کہنے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

میں جس عجیب واقعہ کے متعلق بیان کہوں گا اسے بہت سے لوگ ناممکن کہہ سکتے ہیں۔ مگر یہ سچی کہانی ہے اور اس میں ذرا بھی ملاوٹ نہیں اس کہانی کو بیان کرنے سے پہلے میں عقل والے جانوروں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں حیوانوں میں بندر کتے گھوڑے وغیرہ اور پرندوں میں کوا اور طوطا وغیرہ عقلمند سمجھے جاتے ہیں۔ بندر جسمانی بناوٹ میں ہی نہیں بلکہ عقل میں بھی انسان سے کچھ مشابہت رکھتا ہے اس کے علاوہ بہت سے جانوروں اور پرندوں میں غائبانہ علم بھی پایا جاتا ہے یہ ان لوگوں کا طبعی علم کہلاتا ہے چڑیاں انڈے دینے سے پہلے اپنا گھونسلہ بناتی ہیں کتنے جانور اور پرندے ایسے ہیں جو کہ خاص

موسم کی تبدیلی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ گرمی کے دنوں میں ہمالیہ کی چوٹیوں پر جھنڈ کے جھنڈ بندروں کے دیکھے جاتے ہیں مگر سردی کے شروع ہونے سے پہلے ہی سے یہ لوگ کوسوں دور چلے جاتے ہیں۔ بارش کے آثار نظر آنے پر چیونٹیاں اپنے اپنے انڈے منہ میں دبا کر کسی محفوظ جگہ میں چلی جاتی ہیں ایسی اور بہت سی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

مگر ایک طاقت انسان کے اندر ہوتی ہے کہ جو اور جانداروں میں نہیں پائی جاتی یہ کسی وقوع میں آنے والے واقعہ کے متعلق معلوم کرنے کی طاقت ہے کتنے ہی نجومیوں میں یہ طاقت پائی جاتی ہے مگر ان کو چھوڑ کر دور اندیشی کی طاقت دوسرے جانوروں میں بھی پائی جاتی ہے اس سے ہم سب ہی واقف ہیں۔ ایک بندریا بڑی دور اندیش ہے یہ بات جب میں نے سنی تو میں نے بھی اسے ہنسی میں اڑا دیا۔ مگر جب میں نے اس کے کام کو بذات خود دیکھا تو مجھے بڑی حیرانی ہوئی وہ واقعہ اس طرح پر ہے۔

بانکوڑا کے جج کی عدالت میں میرا ایک مقدمہ تھا اُس میں اپنے اظہار دینے کیلئے میں پچھلے سال بیساکھ میں گھر گیا تھا۔ ایک دن دوپہر کو میں کھانا کھانے کے لئے آرام کر رہا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی لڑکی بیٹھی ہوئی اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہی تھی تھوڑے عرصہ کے بعد اُس نے ایک بندریا کی کہانی شروع کی کہنے لگی۔ بابا ایرڑ بھوتا کی ایک چیز گم ہو گئی۔ بہت تلاش کرنے پر بھی اس کا کچھ پتہ نہ چلا لیکن کل ایک درویش ایک بندریا کو ساتھ لیکر یہاں آیا اُس بندریا نے اس جگہ کو کہ جہاں سے وہ چیز گم ہوئی تھی دیکھا۔ اور اشارے سے یہ بھی بتلا دیا کہ کسی عورت نے ہی اسے چرایا ہے۔ میں اس لڑکی کی اس بات پر ہنس دیا۔

ایک دن میرے ... نے ... کہا ... فقیر اس بندریا کو لیکر ادھر آیا ہے کیا آپ اُسے دیکھنا چاہتے ہیں۔

میں نے فقیر کو بلایا۔ دیکھا اُس کے ہاتھ میں زنجیر بندھی ہوئی ایک چھوٹی بندریا ہے زنجیر اتنی ڈھیلی ہے کہ فقیر اسے ہلا جلا کر اس کے ذریعہ اشارے کے ساتھ کچھ نہ بتا سکتا تھا۔ فقیر مہنی پور کا رہنے والا ایک مسلمان تھا اُس نے مجھ سے کہا۔

آپ اپنے دل میں جو سوال کریں گے اس کا جواب یہ بندریا آپ کو اشارے سے دیگی۔ میں نے فقیر کے کہنے کے بموجب زمین پر پانچ پیسے اور پانچ سپاریاں رکھ دیں۔ اُن سپاریوں میں سے ایک کو (قفل) اور دوسری کو سپھل کا نام دیدیا۔

تب میں نے اُس بندریا سے پوچھا میں نے اپنے دل میں کیا سوال کیا ہے۔ اور اُس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ بندریا نے جھٹ اپنے ہاتھ پر دو سپھل والی سپاری رکھکر اُس فقیر کی چھڑی کندھے پر رکھ لی۔ اور دو چار قدم آگے بڑھ کر اُس چھڑی سے مٹی کھودنے لگی میں نے فقیر سے اس کا مطلب دریافت کیا۔ اس نے کہا۔ آپ کا سوال زمین کے متعلق ہے کیونکہ بندریا نے اپنے کندھے پر چھڑی رکھ کر بیل کے کندھے پر جوا چڑھانے اور اُس سے مٹی کھود کر کھیت میں ہل چلانے کا اشارہ کیا ہے مگر آپ یہ تو بتلا دیں کہ آپ نے کونسی سپاری پائی ہے سپھل والی یا قفل والی؟ میں نے کہا سپھل والی۔ اس کے بعد بندریا سے سوال کیا کہ سپھل مجھے کب تک ملے گا۔ بندریا نے تین سپاریاں اٹھا کر زمین پر رکھ دیں پھر کچھ پیسے رکھکر اُس نے فقیر کی ڈگڈگی تین دفعہ بجائی۔ فقیر بولا۔

آپ کو سپھل تین دنوں میں ملے گا مگر اس میں کچھ روپیہ خرچ ہوگا! ڈگڈگی تین دفعہ بجانے کا یہی مطلب ہے کہ آخر میں آپ کی ضرور جیت ہوگی۔

میں نے اس بندریا سے پوچھا میرے بال بچے کتنے ہیں!

بندریا نے ایک ایک کر کے پانچ سپاریاں زمین پر رکھ دیں اور ایک چھوٹی سی سپاری کو جا کر چھوا تب اس نے ایک سپاری ادھر رکھی اور ایک چھوٹے سے لڑکے کے پاس جا کر اُس کے بدن کو چھو دیا۔

فقیر کے کہنے سے پہلے ہی میں اس اشارے کا مطلب سمجھ گیا تھا میرے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا یہی بندریا نے بتلایا تھا

میں نے پھر پوچھا۔ کیا میرے ایک ہی لڑکا ہے؟ یہ سن کر بندریا نے میری طرف ... کچھ چیں چیں کرتی ہوئی آئی۔ اُس نے دو سپاریوں کو زمین پر رکھ دیا پھر ان میں سے ایک اٹھا کر وہ آنکھ بند کر کے زمین پر سو گئی یہ نظارہ دیکھکر پاس بیٹھی ہوئی عورتوں کے دل پر کچھ چوٹ لگی۔ میں پچھتانے لگا۔ ہائے میں نے کیوں ایسا سوال کیا۔ کئی برس پہلے میرے سب سے بڑے لڑکے کا سورگ باش ہو گیا تھا۔ یہی اس بندریا کا مطلب تھا۔ اس سے مجھے بڑا دکھ ہوا۔

میری بیوی نے پوچھا۔ کیا بابوجی کی ساری لڑکیاں یہیں ہیں۔

بندریا نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ مگر جب میں نے یہی سوال کیا تو اس نے تین سپاریاں زمین پر رکھکر کپڑے کے ٹکڑے سے اپنے منہ کو ڈھانک لیا۔ بندریا کا کہنا ٹھیک تھا کہ میری تین لڑکیاں بیاہی ہوئی اپنے اپنے گھر ہیں میں نے دریافت کیا۔ میری ... دو لڑکیاں یہاں پر بیٹھی ہیں۔ کیا ان کو دکھا سکتی ہو۔

چھ سال کی سدرشن بالا اور تین برس کی ہنسی واسی بارہ لڑکیوں کے ساتھ اِدھر اُدھر کھیل رہی تھیں بندریا نے ایک کا دامن اور دوسرے کے سر کے بال پکڑ کر دونوں کو میرے سامنے حاضر کر دیا۔ میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ میں نے کہا۔ کیا میرا لڑکا بھی ہے

بندریا نے فقیر کی چھڑی اٹھا کر اُسے جنوب کی طرف پھینک دیا۔ پھر وہ اپنی انگلی سے زمین پر ریکھائیں بنانے لگی۔ کہنے کی ضرورت نہیں میں نے اپنے مقدمہ ہی کے متعلق سوال کیا تھا تیسرے ہی دن اُس کی پیشی تھی۔ مگر رنگ ڈھنگ سے مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ تین دن بعد تو نہیں شاید تین مہینے کے بعد اس کا آخری فیصلہ ہو جائے تب میں نے اپنے دل میں ایک اور سوال کیا۔ بندریا نے وہ سپھل والی سپاری میرے ہاتھ پر رکھ دی۔

میں نے پوچھا میرا سوال کس مضمون کا تھا۔

بندریا اپنے ہاتھوں سے اپنا بدن کھجانے لگی فقیر نے کہا۔ آپ نے اپنے جسم کے متعلق سوال کیا۔ اس پر بندریا زمین پر لیٹ گئی میرے جسم کے جس حصہ میں درد تھا۔ اپنے جسم کے ٹھیک اسی حصے کو وہ دکھلانے لگی۔ میں حیران ہوگیا۔ میرے جسم کے ٹھیک اسی حصے میں درد تھا۔ مگر یہ بات میرے گھر کے بھی بہت سے لوگ نہ جانتے تھے۔ بندریا اسے کیسے جان گئی۔ میں نے پوچھا۔ یہ بیماری کیسی جائیگی۔ بندریا نے اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں کندھے پر نشان سا بنایا۔ اس کے بعد ذرا سی مٹی لے کر وہ کھا گئی۔ پھر دونوں ہاتھوں سے ایک گولی کا اشارہ کرکے اس پر پانی ڈالنے کو اس نے کہا۔ اور آخر میں چلو کا اشارہ کرکے اس پر پانی ڈالنے کو اس نے کہا۔ اور آخر میں چلو کا اشارہ کرکے اس کو اپنے منھ سے چھو لیا۔

فقیر نے کہا۔ اگر روز کسی براہمن کا درشن کرکے مٹی لے اور پر چڑھائے ہوئے پانی کے پینے سے بیماری دور ہو جائے گی۔ اس کے سوائے نہیں۔ تب میں نے دل ہی دل میں تیسرا سوال کیا۔ اس دوا سے مجھ کو سہل والی ہی بیماری دے کر بندریا میرے گھر کی طرف دیکھنے لگی۔ فقیر نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے آپ نیا گھر بنانا چاہتے ہیں۔ یہ کہتی ہے گھر بن تو جاوے گا مگر کچھ عرصہ لگے گا یہ جواب سن کر میں حیران ہوا۔ اس قسم کے جسمانی سوال کرنا چھوڑ کر اب فقیر نے کہا۔ آپ کا لڑکا یہاں سے جنوب کی طرف گیا ہے وہیں پر وہ لکھنا پڑھنا سیکھتا ہے۔ کیا یہ ٹھیک جواب تھا۔ میرا لڑکا اس وقت عظیم گنج کے کالج میں پڑھتا تھا۔ اور عظیم گنج بانکڑا سے جنوب ہی کو ہے۔

اسی طرح اور بھی کئی سوال کرکے میں نے اس بندریا سے بالکل صحیح جواب پائے۔ میری سب سے چھوٹی لڑکی کھیرے کا ایک ٹکڑا کھا رہی تھی۔ فقیر نے کہا۔ کرپا کرکے ایک ٹکڑا کھیرے کا دیجئے۔ بندریا اسے کھانا چاہتی ہے۔ بندریا کو فورا کھیرا دیا گیا۔ اس کو کھا لینے پر اس نے پانی پینا چاہا۔ ایک برتن میں اسے پانی بھی دیا گیا۔ میں نے بندریا کو کچھ پیسے دیئے انھیں اس نے منظور کرلیا۔ اس پر میں نے فقیر کو کچھ انعام دے کر اس سے اس بندریا کا سارا حال پوچھا۔ وہ کہنے لگا میرے دادا ایک بڑے مشہور اور مانے ہوئے فقیر تھے۔ یہ انھیں کی بندریا ہے۔ اس کی عمر اس وقت قریبا ساٹھ برس کی ہے۔ ان کے پاس ایسے بھی بہت سے بندر اور بندریاں تھیں۔ میرے گھر کے پاس ہی ایک میر صاحب کی درگاہ ہے۔ کہتے ہیں میرے دادا نے اسی درگاہ کے پاس ایک کنواں کھدوا تھا۔ اسی میں وہ بندریا کے بچے کو اکیس دن تک رکھتے تھے۔ کھانے کے لئے اوپر سے کچھ مٹی گرا دیتے تھے۔ ان میں سے کچھ تو پہلے ہی مر جاتے تھے جو جیتے جاگتے رہتے تھے۔ ان میں ایسی طاقت آ جاتی تھی کہ وہ بھی پورے دور اندیش ہو جاتے تھے تیس دن کے بعد میرے مقدمہ کی تاریخ تھی۔ بندریا کے کہنے کے بموجب اس کا کچھ نتیجہ بھی اچھا ہی ہوگیا۔ بندر کی عجیب طاقت کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس میں ایک لفظ بھی جھوٹ یا اپنی طرف سے بڑھا ہوا نہیں ہے۔ میں جب سے اس حیرت انگیز معاملہ کے متعلق ہمیشہ فکر میں رہتا ہوں۔ مگر آج تک کوئی بھی تسلی نہیں دے سکا۔ اگر ناظرین میں سے کوئی اس عجیب چیز کے متعلق کچھ بھی پتہ دیں گے تو میں ان کا نہایت مشکور ہوں گا۔

آیندہ جنگ کی نوعیت کیسا ہوگی

یوروپ کے موجودہ سیاسی حالات اسقدر پیچیدہ ہیں کہ جتنا انکو سلجھایا جاتا ہے اتنی ہی الجھتی پڑتی جارہی ہیں اور اسی کو پیش نظر رکھ کر نہ صرف عوام بلکہ ماہرین سیاست کو بھی اسکا یقین ہو چلا ہے کہ دس سال کے بعد لڑائی چھڑ جانے کا سخت خطرہ ہے دس سال کی قید اس لئے لگائی جاتی ہے کہ آیندہ جس نہج کی لڑائی ہوگی اسکی طیاری کے لئے کم از کم دس سال اور درکار ہوں گے۔

یہ لڑائی کس نہج کی ہوگی پہلے اسے سمجھ لیجئے۔ تمام ماہرین سائنس کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آئندہ جنگ میں حملہ یا مدافعت کی وہ صورت نہ ہوگی جو اس وقت اختیار کی جاتی ہے، اب تک تو یہ ہوتا آیا ہے کہ ملک کی ایک فوج دوسرے ملک پر حملہ کرتی ہے اور پھر دونوں میں توپوں، بندوقوں، سنگینوں، اور دستی بموں کی لڑائی ہوتی ہے اسی کے ساتھ ہوائی جہازوں سے بم گرائے جاتے ہیں، لیکن آئندہ رو در رو مقابلہ کی لڑائی نہ ہوگی اور نہ فوجیں میدان میں آئیں گی، بلکہ سب سے پہلے براہ راست فوجی مرکزوں، گودیوں کارخانوں اور شہروں پر حملہ کیا جائے گا لیکن یہ حملہ کس قسم کا ہوگا اس میں اختلاف ہے، بعض کا خیال ہے کہ جوہری بم سے ہوگا، بعض جراثیمی بم کہتے ہیں اور موخر الذکر بہت زیادہ ہلاکت پھیلانے والی چیز ہے۔

ماہرین سائنس کا خیال ہے کہ دس سال کے اندر یہ بم راکٹ کی قسم کے طیارے ہوجائیں گے اور وہ جس وقت سر کئے جائیں گے تو آناً فاناً ہزاروں میل طے کرکے خود نشانہ تک پہونچ جائیں گے اور بستیوں کی بستیاں خاک سیاہ کردیں گے۔ ان بموں کا توڑ اس وقت تک دریافت نہیں ہوا اور نہ اس کا کوئی امکان نظر آتا ہے۔

بعض ماہرین جنگ کا خیال ہے کہ اگر فوجیں نہایت تیزی سے پہونچکر بموں کے اسٹیشنوں پر قبضہ کرلیں تو یہ خطرہ دور ہو سکتا ہے، لیکن یہ ان کا خیال ہی خیال ہے کیونکہ اول تو بموں کے اسٹیشن زمین دوز ہوں گے اور اس قدر محفوظ کہ وہاں تک کسی کی رسائی ممکن ہی نہ ہوگی اور اگر اس کا امکان ہو بھی تو اس کا کیا علاج کہ فوجوں کے پہونچتے پہونچتے نہ جانے کتنے بم سر ہو چکے ہوں گے اور قوم کی قوم تباہ ہو چکی ہوگی۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم سب سے پہلے بم روانہ کرے گی وہی کامیاب ہوگی، لیکن چونکہ ہر ملک کے پاس ایسے بم موجود ہوں گے جو حملہ کے وقت از خود سر ہو جائیں اس لئے حملہ کی ابتدا کرنے والی قوم بھی محفوظ نہیں رہ سکتی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ کی جنگ گویا مختلف قوموں کے درمیان عام خودکشی کا معاہدہ ہوگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ دس سال کے اندر روس اور امریکہ دونوں قطب شمالی کی طرف سے جو قریب ترین راستہ ہے ایک دوسرے کے خلاف جوہری یا جراثیمی بم پہونچانے کے قابل ہو جائیں گے اور اگر اس خطرہ کو دور نہ کیا گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ روس اور امریکہ دونوں صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

رہا یہ سوال کہ یہ خطرہ کیونکر دور کیا جا سکتا ہے، اس کے متعلق مختلف رائیں ہیں بعض کہتے ہیں کہ جوہری بم کی طیاری ممنوع قرار دی جائے، بعض کا خیال ہے کہ اس بم کے بنانے کا راز عام کردیا جائے تاکہ ہر قوم اس کو پا سکے اس طرح ہر ملک کو ڈر پیدا ہو جائے گا اور وہ اس کا استعمال نہ کریگا، لیکن ان میں سے رائے کوئی قابل عمل نہیں کیونکہ اگر ایسے بم کی طیاری کو ممنوع قرار دیا جائے [illegible] اور وہ کونسی قوت ہے جو تمام ملکوں کو اس بات پر مجبور کرسکتی ہے اس راز کو [illegible] تو اس سے بھی یہ خطرہ دور نہیں ہو سکتا کیونکہ اس وقت تک دوسرے ہلاکت آفرین [illegible] کی طیاری کا راز عام ہونے پر لڑائی کب رکی ہے کہ آیندہ رک سکے گی۔

سر گنارڈ مارل کہتے ہیں کہ جوہری بم سازی زیادہ سے زیادہ پانچ سال کے اندر ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گی، اس لئے ضرورت ہے کہ اس مدت کے ختم ہونے پر تمام بڑی بڑی طاقتیں ملکر کسی ایک جزیرہ کا انتخاب اس کے تجربہ کے لئے کرلیں اور دنیا کی تمام قوموں کے

بقیہ کالم ۲ پر

بقیہ مضمون۔ آیندہ جنگ کی نوعیت کیا ہوگی۔

نمایندوں کو طلب کرکے حملہ سے قبل جزیرہ کی حالت دکھا دیں یقیناً یہ جزیرہ ایسا ہوگا جہاں انسانی آبادی تو نہ ہوگی لیکن جانور ضرور کثرت سے ہوں گے، اور اگر نہ ہوں تو وہاں جانور کثیر تعداد میں پہونچا دیئے جائیں۔ اسی کے ساتھ وہاں بڑی بڑی مضبوط عمارتیں بھی بنائی جائیں اور جوہری بم سے بچنے کی جتنی تدابیر ہو سکتی ہیں وہ بھی اختیار کی جائیں اور پھر اس کے بعد بم گرایا جائے، ظاہر ہے کہ یہ کام صرف چند سکنڈ کا ہے لیکن جب قوموں کے نمایندے خود وہاں جاکر دیکھیں گے کہ اس جزیرہ میں ایک جاندار بھی باقی نہیں رہا، ہر مکان خاک کا ڈھیر ہے اور وہاں کی سرزمین زہریلی ہوا کے اثر سے کم از کم بیس سال تک کسی جاندار کے رہنے کے قابل نہیں ہو سکتی تو ان کی آنکھ کھلے گی کہ واقعی یہ بم کیسی بلائے بد ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس مشاہدہ کے بعد وہ اس کے استعمال سے باز رہیں۔

طویل افسانوی طنزیہ

گھر

قسط اول

از میر محمد علی رضوی

(اس شمارے سے ارباب فکر و نظر کے لئے ایک طویل افسانوی طنزیہ کی ابتدا کی جارہی ہے تاکہ رو بہ انحطاط قومی قوائے فکر کو سہارا دیا جاسکے اس طنزیہ کے آغاز اور زیر اشاعت قسطوں کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس عنوان کے قلم کار کے پیش نظر عہد حاضر کی تہذیبی تمدنی فریب کاریوں کے خانہ تاریک میں محبوس عروس ہستی کو فطرت کے روشن وسعت بخش ایوان میں منتقل کرلینا ہے خدا کرے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ اور ان کے افکار قوم کے لئے لائق توجہ۔)

(شیخ الوالہ اسم مدیر)

زندگی کی حوصلہ شکن ناکامیوں کے بعد وقت گزرتا گیا' بازار کی رنگین روشنیاں خاموش ہوتی گئیں اور میں اپنے اقامت خانے کی خیال آفریں تنہائی میں گھس پڑا۔ اقامت خانہ کسی مدرسہ یا جامعہ کا نہیں جہاں پست معیار تعلیم اور بلند معیار رہائش میں کشمکش پیدا کیجاتی ہے بلکہ وہ جسکی دیواروں پر لکھا ہوتا ہے "طعام و قیام کا بہترین انتظام ہے"۔ اس "بہترین" کے پیچھے ایک حجرہ ہوتا ہے۔ تاریک بھیگی ہوئی مٹیالی فضا میں ایک پرانی چارپائی ہوتی ہے جس کی فرسودگی نامکمل سے بستر میں چھپا دی جاتی ہے "نامکمل سا بستر جس کی ہر شکن میں آنسوؤں کی نمی یا معصیت کی "نکہت" ہوتی ہے۔ یہ بھی ایک طریقہ ہے رہنے سہنے کا اور جیئے جانے کا ―― زندگی! جب کبھی اس لفظ کو میں نے زیر لب گنگنایا ہے اسی لمحہ میرے سینہ سے دھواں سا اٹھا ہے!

تو اس طرح میں اپنے اقامت خانہ کی خیال آفریں تنہائی میں گھس پڑا۔ ایک دیا سلائی روشن کی۔ پھر اپنے حجرہ کا جائزہ لیا۔ چارپائی کے اطراف جو میز کا بھی کام دیتی ہے جلی ہوئی سگریٹوں کی راکھ میں جلی ہوئی سگریٹوں کے علاوہ بجھی ہوئی دیا سلائیوں کا ڈھیر ہے۔ چارپائی پر چند کاغذات بکھرے پڑے ہیں ان میں سے بعض پر کچھ لکھا جاچکا ہے اور بعض ابھی سادہ ہیں۔ میں نے ان چیزوں میں سے کسی کی بھی پروا نہیں کی کیونکہ یہاں واقعاً اگر کوئی چیز قیمتی تھی تو وہ صرف "میں" تھا۔ لیکن میں نے ایسے حجرے بھی دیکھے ہیں جہاں زندگی خس و خاشاک سے اٹے ہوئے صوفوں کرسیوں اور دوسرے آرائشی سامان کا نام ہو کر رہ گئی ہے ہم پھر یہ بھی دیکھا ہے کہ ایسے حجروں کے رہنے والے اپنی قیمتی اشیاء کو تو جھاڑتے جھٹکتے ہیں مگر خود گرد آلود ہو جاتے ہیں۔ یہاں صرف سامان قیمتی ہوتا ہے اور انسان کم قیمت! زندگی شاید اسی کا نام ہو!

میرے حجرے کی دیواریں چونے اور گچ کی بنی ہوئی ہیں لیکن انکی سفیدی اب سفیدی نہیں رہی ہے ―― بلکہ ان کی رنگت کو گرد اور پان کے پیک کے دھبوں نے بدل ڈالا ہے۔ ان دھبوں کو دیکھ کر مجھے مسخ شدہ انسانیت اور بگڑی ہوئی زندگی کی بھی مکروہ صورت یاد آگئی ―― اور دل نے صدا دی ―― زندگی شاید اسی کا نام ہے۔

"آہ" یہ صدا جو گلوگیر بن کر میرے سینہ سے نکلی تو زہر خند ہو کر رہ گئی۔ میں نے دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ لئے جیسے راز ہائے درون سینہ کو "سینہ صندوق" ہی میں رکھ چھوڑنا چاہتا ہوں اور پھر حجرے میں ٹہلنے لگا ―― جس طرح مکڑی کے جالے میں مکھی پھڑپھڑاتی ہے! میں نے گنگنانا شروع کیا۔

زخم دل کے چھپا رہا ہوں میں ؛ کوئی میری ہنسی کو کیا جانے؟

کیا یہ شعر کی تنقیص نہیں؟ لیکن صرف تنقیص اور آئینہ توان بہبروں کا نعرہ ہے جن کے دماغ فلسفہ کو ہضم کرکے حماقت میں مبتلا ہیں۔ سائنس پر عامل ہو کر تو ہم کانسکار ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ادب اور فنون لطیفہ کو مستقبل کا "خالق" بنایا جائے۔ اس کے لئے زندگی میں موسیقی کی سی مترنم ہم آہنگی کی ضرورت ہے مگر یہاں تو موسیقی قدامت کے فن کارانہ شور یا حال کے گراما فون ریکارڈ میں بند ہوگئی ہے۔ جیسے زندگی گھر میں! مکڑی کے جالے میں مکھی پھڑپھڑا کر اپنی قوت پرواز آزما رہی ہے۔ اور میں گنگنا رہا ہوں ――

میرا صدموں میں مسکرا دینا ؛ ہو بدتر از صد ہزار ماتم ہے

لیکن یہ بھی تصنع ہے اور تا وقتیکہ "ہوتے ہیں کچھ اور نظر آتے ہیں کچھ" کا فریب ختم نہ ہو جائے ―― روح کی ترجمانی موسیقی کے علاوہ زندگی ہے اور زندگی کی ترجمان ادب کو نہ ہوسکے گی کیونکہ زندگی سے وہ تصویر چھین لیا گیا ہے جس کے خلاف احتجاج کرنی تھی تو میں کہہ رہا تھا کہ میں اپنے اقامت خانہ کی خیال آفریں تنہائی میں گھس پڑا۔ آج مجھے اپنے گھر سے نکلتے ہوئے ایک سال ہو چکا ہے ―― وہی گھر جس میں اپنی زندگی کے چوبیس سال بسر کر چکا ہوں۔ مگر اب تو وہ بھی ایک موہوم سا نقطہ نظر آرہا ہے۔ آخر یہ گھر ہے کیا؟ کہتے ہیں کہ یہ ایک بہت پرانی کہانی ہے۔ انسان نے صحرا نوردی اور خانہ بدوشی کی زندگی ترک کرکے جب منظم زندگی اختیار کی تھی تو اس کا آغاز جھونپڑی سے ہوا تھا اور وہ نقش ہنوز باقی ہے پھر جھونپڑی نے رفتہ رفتہ گھر ڈیوڑھی اور کوٹھی تک ترقی کی ―― یہ ارتقا ان صاحب دماغ انسانوں کی جدت تھی جو اپنے زمانے کے "مصلح" تھے۔ انھوں نے قوت بازو اور زور شمشیر سے زمین پر قبضہ کرکے گھر جائداد اور ملکیت خاندان قبیلہ اور قوم کا تصور پیدا کیا تھا۔ اب دنیا ان ہی گھریلو ہنگاموں جائداد کے قضیوں اور ریاستی لڑائیوں سے معمور ہے۔ لیکن مجھے اس تاجرانہ اور سامراجی قیام پسند ہنگامہ پسندی سے نفرت ہے۔ میں ہر اس چیز کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں جو محض منفعت کے لئے جنبش کرتی ہے۔ مجھے تو صرف مہر انگیز روشن دن اور تاریک رات سے لگاؤ ہے کیونکہ یہ سب فطری مترنم ہم آہنگی کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ پھر ان میں یکسانیت و توافق کا تسلسل بھی نہیں ہے۔ میرے لئے ہر صبح کی افق پہ انداز دگر اور ہر شام کی شفق نو بہ نو ہوتی ہے بہار کی خوش گوار ہوائیں اور خزاں کے پت جھڑ لانے والے طوفان بھی میرے لئے ہمیشہ تازہ بہ تازہ ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ یہی تو ہیں فطرت جمال و زیبائی۔ مگر نام نہاد گھریلو ہنگامہ پسندی اور سود و زیاں کے ترازو میں تلنے والی زندگی "فساد فی الارض" ہو اصلاح کے عنوان سے تو...؟ مگر ہو سکتا ہے کہ زندگی شاید اسی کا نام ہو!!

لیکن میں تو گھر کی کہانی سنا رہا تھا کہ قدرت نے قیام پسند زندگی سے پہلے حیات انسانی کے لئے سب کچھ مہیا کر دیا تھا کہ یکایک انسان نے خدا سے بغاوت کی اور بھائی نے بھائی کو قتل کیا ―― باغی کی سزا کیلئے ہو سکتا تھا کہ اس کو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جھونک دیا جاتا مگر مشیت انتہائی سزا دینا چاہتی تھی۔ اسی لئے اس کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا اور عقل عصا بنا کر ہاتھ میں دیدی گئی۔ قاتل دہشت و صحرا میں مارا مارا پھرتا رہا تاکہ ارتکاب جرم کے بعد روپوشی کے سہارے امان ہی مل جائے! ایسی حالت میں وہ زمین کا سینہ چاک کرتا' پہاڑوں پر ڈاکہ ڈالتا اور جنگلوں کو لوٹتا پھرتا رہا۔ کھلے میدانوں میں مٹی پتھر اور لکڑی کے ڈھیر لگاتا رہا پھر بڑی غور و فکر اور جانفشانی سے ایک حقیر جائے پناہ تیار کرکے چیخ اٹھا کہ "گھر" بن گیا اور امان مل گئی۔ (باقی آئندہ)

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

ہٹلر مرچکا ہے اس کی پوری جائداد ضبط کرلینے کا حکم دیدیا گیا! فرانکفورٹ ۱۵ اکٹوبر آج سیونک کی نازیوں کو تحلیل کرنے والی ایک عدالت نے (جہاں نازی لیڈر کا مقدمہ دائر ہوچکا تھا) ادولف ہٹلر کی پوری جائداد کو ضبط کرلینے کا حکم دیدیا ہے اس جائداد کی مالیت (۱۵) ہزار پونڈ سے زائد ہے۔ ہٹلر کی بیوی ایوا براؤن پر بھی مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہٹلر مرچکا ہے اور اسکی جائداد ان شخصی وارثوں کے ادعا کے باوجود ضبط کرلیا جائے گا اس مقدمہ کی سماعت ایک کمرہ میں منٹ تک ہوتی رہی۔ اختتام سماعت پر صدر عدالت نے سزا منظور کرتے ہوئے عدالت کے اس ایقان کا اعلان کیا کہ ہٹلر مرچکا ہے۔

اسلام

کل فلسطین عرب حکومت کو عراقی مصری حکومتوں نے تسلیم کرلیا۔ لندن ۱۴ اکٹوبر بغداد کا ایک پیام مظہر ہے کہ گذشتہ مہینے میں بمقام غازہ میں جو کل فلسطین عرب حکومت تشکیل دی گئی ہے اس کو عراقی حکومت نے تسلیم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

مصری حکومت نے بھی نئی تشکیل یافتہ عرب حکومت کو تسلیم کرنے سے متعلق فیصلے کا اعلان کیا ہے۔

تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں ترکی کی بلجیم اور اطالیہ سے گفت و شنید لندن ۱۶ اکٹوبر۔ توقع ہے کہ ترکی اور بلجیم کے مابین تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں جلد گفت و شنید کا آغاز ہوگا۔ ترکی نے اسی نوعیت کی گفتگو اطالیہ سے بھی کی ہے۔

فلسطین سعودی عرب حکومت نے فلسطین میں قائم شدہ عارضی حکومت کو تسلیم کرلیا! لندن ۱۶ اکٹوبر۔ لندن کے سعودی عرب کے سفارت خانہ سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سعودی عرب کے معظم وزیر خارجہ جو بمقام غازہ فلسطین میں قائم شدہ عارضی عرب حکومت سے وزیراعظم احمد حلمی پاشا کے نام ایک پیام بھیجا ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے سعودی عرب کی حکومت نے وزیراعظم موصوف کی حکومت کو تسلیم کرلیا ہے۔

جنوبی فلسطین کے علاقہ میں جنگ کے شعلے پھر بھڑک اٹھے۔ صورت حال کے متعلق یہودیوں اور مصریوں کا ادعا۔ پیرس ۱۷ اکٹوبر تازہ اطلاعات کے بموجب جنوبی فلسطین میں جنگ کی تجدید ہوچکی ہے یہودیوں کا بیان ہے کہ ان کے ایک مسلح کالم نے مصری دفاعی موروں کو توڑتے ہوئے ایک توپ خانہ پر قبضہ کرلیا ہے اور اس سے یہودیوں کا موقف مستحکم ہوگیا ہے کہا جاتا ہے کہ یہودی طیارے مصری سرحد کے قیام پر کارروائی کررہے ہیں۔ مصریوں نے ادعا کیا ہے کہ انھوں نے یہودیوں کے دو ہلکے ٹینکوں کو تباہ کردیا ہے۔

بیت المقدس کی صورت حال ابتر ہوتی جارہی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان کا بیان لندن ۱۷ اکٹوبر اسرائیلی جمہوری حکومت نے جنوبی فلسطین کے صحرائی علاقہ میں آتشباری کی موقوفی سے متعلق اقوام متحدہ کی درخواست پر عمل کرنے سے انکار کردیا ہے۔

اقوام متحدہ کے ایک ترجمان مقیم حیفہ نے بتلایا ہے کہ بیت المقدس کی صورت حال ابتر ہوتی جارہی ہے۔ طرفین نے اس مقدس مملکت پر جارحانہ اقدامات کی تجدید کی ہے کل بندوقی اور مشین گن سے آتشباری کی گئی۔

پاکستان

خواجہ ناظم الدین نے قائداعظم کی مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی پاکستان سے غیر متزلزل وفاداری کا حلف۔ کراچی ۱۸ اکٹوبر طلبہ قدیم علی گڑھ نے جن میں خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان بھی شامل ہیں قائداعظم کی مزار پر پھول چڑھائے۔ آپ کیساتھ مسٹر غلام محمد وزیر مالیہ پاکستان۔ سردار محمد خاں، مسٹر عبدالحمید۔ مسٹر لطف علیم اور مسٹر صدیقی کے علاوہ پاکستان کے اعلیٰ عہدہ دار بھی شامل تھے۔ طلبہ قدیم علی گڑھ کی جانب سے خواجہ ناظم الدین نے قائداعظم رح کی مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائی۔ اس کے بعد طلبہ قدیم نے پاکستان سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا حلف اٹھایا

ہندوستان

دو لاکھ سینتالیس ہزار ٹن غلہ ہندوستان آرہا ہے۔ نئی دہلی ۱۵ اکٹوبر۔ توقع ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ روس اور اسٹریلیا سے ۲ لاکھ ۴۷ ہزار ٹن غلہ ۱۰ / نومبر کو ختم ہونیوالے مہینے میں ہندوستان آنے والا ہے جس میں ایک لاکھ ستر ہزار ٹن گیہوں اور (۱۹) ہزار ٹن آٹا اور (۴۲) ہزار ٹن چاول ہونگے

دہلی کی (۳۵۰) مسجدیں خالی ہوگئیں۔ دہلی ۱۶ اکٹوبر مہاتما گاندھی سے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق مقامی حکومت نے (۳۵۰) مسجدوں کو جن پر یا تو شرنارتھیوں کا قبضہ تھا یا انھیں مندر کا روپ دیا گیا تھا خالی کراکر مسلمانوں کے حوالے کردیا گیا ہے۔ سو مسجدیں جن پر ابھی بھی شرنارتھیوں کا قبضہ ہے جلد خالی کرائی جائینگی۔

دکن

نواب معین نواز جنگ بہادر کا بیان لندن ۱۸ اکٹوبر ڈیلی اکسپرس نے پیرس سے یہ خبر دی ہے کہ نواب معین نواز جنگ بہادر نے دس لاکھ سات ہزار پونڈ کی اور رقم کو جسے حیدرآباد کے ہتھیار ڈالنے سے قبل انھوں نے اپنے نام سے ہائی کمشنر پاکستان کے نام منتقل کردیا تھا موجودہ حکومت سرکار عالی کو واپس آنے کے سلسلہ میں کوئی کارروائی کررہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نواب معین نواز جنگ بہادر نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس رقم کے حقیقی مالک کا فیصلہ ادارہ اقوام متحدہ کے فیصلہ پر ہوگا۔ اس رقم میں سے میں نے ایک پائی نہیں خرچ کی ہے۔ میں ابھی خود کو صدر المہام امور خارجہ تصور کرتا ہوں اور اس عہدہ سے سبکدوش ہونے کے لئے میرے پاس کوئی ہدایات وصول نہیں ہوئی۔

قدرت کے حیرت انگیز کرشمے۔ حیدرآباد ۱۱ اکٹوبر۔ وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل میں ایک انوکھی پیدائش عمل آئی واقعات یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ ایک حاملہ کو پانچ ماہ کے حمل سے بجائے اسقاط حمل کے دو تندرست لڑکے پیدا ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد میں یہ پہلا واقعہ ہے

اعلیٰحضرت بندگانعالی کا ۱۶ لاکھ پونڈ کے حسابات پیش کرنیکے لیئے نواب میر نواز جنگ بہادر کو حکم حیدرآباد ۱۱ اکٹوبر۔ لندن میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل نواب میر نواز جنگ کو حضرت اقدس و اعلیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ (۱۶) لاکھ پونڈ کا حساب پیش کریں اور بتائیں کہ یہ رقم انھوں نے کس لئے خرچ کی کیونکہ یہاں اطلاع ملی ہے کہ انھوں نے لندن میں متذکرہ رقم گذشتہ چند ہفتوں میں صرف کرڈالی۔

معتمدی مال۔ حیدرآباد ۱۱ اکٹوبر معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبدالحمید خاں صاحب سبکدوش ہوکر معتمدی مال پر راجہ رام چندر راؤ کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

دکن آباد کے ہفتہ

اورنگ آباد، بیڑ، عثمان آباد اور گلبرگہ شریف کا نظم و نسق فوجی گورنر کے سپرد کر دیا گیا

حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ اورنگ آباد، بیڑ، عثمان آباد اور گلبرگہ شریف کا نظم و نسق بھی اب حیدرآباد کے فوجی گورنر کے سپرد کیا جا چکا ہے۔ یاد ہوگا کہ ریاست میں پولس کارروائی کے آغاز کے موقع پر مختلف فوجی کمانوں کے تحت اضلاع کی تقسیم کے سلسلہ میں مذکورہ بالا چار اضلاع منطقہ بمبئی کی فوجی کمان کے سپرد ہوگئے تھے۔ اب ان اضلاع میں فوجی سیول حکام کے زیر نگرانی ممکنہ حد تک سابقہ عملہ کے ساتھ ہی نظم و نسق چلایا جا رہا ہے۔

ایجنٹ جنرل حیدرآباد متعینہ نئی دہلی کے دفتر کی برخاستگی حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ حکومت حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل متعینہ دہلی کا دفتر برخواست کر دیا جا رہا ہے۔

شرانگیزوں کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے — مسٹر پانچھرو انسپکٹر جنرل کوتوالی کے احکام حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ بیگم پیٹھ، امیر پیٹھ، شیخ جمعرات دیگر مقامات پر جو لوٹ کھسوٹ کے واقعات ہوئے ہیں ان کی روک تھام اور دیگر مقامات پر قیام امن کے لئے مسٹر پانچھرو انسپکٹر جنرل نے اپنی توجہ فوری مرکوز کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں انسپکٹر جنرل کوتوالی نے مقامی پولیس کو احکام دیئے ہیں کہ غنڈوں اور اشرار کے خلاف خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں سخت ترین کارروائی کی جائے۔ چنانچہ ان احکام کی بناء پر مختلف اسمات میں اشرار کی گرفتاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ گھانس منڈی، سرکار شریف، مونڈہ، نلہ گٹہ، سکندرآباد، بیگم پیٹھ، سلطان بازار اور دھول پیٹھ میں جہاں لوٹ ہوئی تھی۔ کوتوالی نے بعد تحقیقات لوٹا ہوا مال برآمد کر کے ان کے مالکوں کو دلا دیا ہے اور ملزمین کی گرفتاریاں بھی عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

گرفتاری کا حکم حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ حمام باغ میں ایک جماعت نے ایک راہرو کو گھیر کر اس کی سائیکل اور دستی گھڑی چھین لی تھی جس کی رپورٹ پر صدر محکمہ سمت کی کوتوالی کو حکم دیا گیا ہے کہ ملزمین کو فوری گرفتار کر لیا جائے۔

دسہرہ کا جلوس حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ بلدہ کے ہندو مسلمان گوتی گوڑہ سے آج ۳ بجے سہ پہر معمول کا جلوس دسہرہ نکلا۔ جلوس سے شاہ گنج، دروازہ میں مذہبی مراسم ادا ہوئے۔

جلوس افضل گنج تا بیگم بازار، پل قدیم سے ہوتا ہوا کشن باغ پہونچا۔

سنٹرل جیل میں منتقلی حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ مولوی ابو الخیر صاحب صدیقی معتمد ملکتی مجلس اتحاد المسلمین جن کو کل شام تک صدر محکمہ کوتوالی میں رکھا گیا تھا اب سنٹرل جیل میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

گرفتاری حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ صدر مجلس اتحاد المسلمین گل باغ سیٹھ غازی الدین احمد کی گرفتاری عمل میں آئی۔

اضلاع کی صورت حال حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ فوجی گورنر میجر جنرل جے۔ این چودھری کے منشاء کے مطابق اضلاع میں قیام امن کے لئے پوری توانائیاں صرف کی جا رہی ہیں۔ اور صورت حال پر قابو پانے میں حکومتی مشنری پوری طرح متحرک ہے۔ بعض اضلاع کی تکلیف دہ اطلاعوں کو جیسے ہی فوجی گورنر تک پہونچایا گیا: موصوف نے موثر تدابیر کے فوری احکام جاری کئے۔ رضاکاروں سے ہٹ کر امن پسند شہریوں کے ساتھ جو بدسلوکی کی جا رہی ہے اس کی تفصیلات بھی فوجی گورنر کے علم میں لائی گئی ہیں۔ فوجی گورنر سے خواہش کی گئی ہے کہ تخریبی اعمال کی جن افراد پر ذمہ داری ہے ان کو گرفتار کر کے عدالتی تحقیقات عمل میں لائی جائے اور سزائیں دی جائیں لیکن محض کسی فرقہ کے افراد کے کینے پر کسی کو مبتلائے دار و گیر نہ کیا جائے اور کسی فرقہ کے افراد کو قانون اپنے ہاتھ میں رکھنے کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔

عید کی بیرقیں حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ عید الضحیٰ کی تقریب میں حسب معمول قدیم امراء پائیگاہ کی دیوڑھیوں سے آج عید کی بیرقوں کے جلوس نکلے۔

۱۳ ہزار سیاسی قیدیوں میں سے اب تک ۱۲ ہزار رہا کئے گئے حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ متعدد سیاسی قیدی کل رہا کئے گئے اور آئندہ ہفتے کے دوران میں مزید سیاسی قیدی رہا کئے جائیں گے۔ اس وقت جیلوں میں تقریباً ۱۳ ہزار سیاسی قیدی تھے جب کہ ہندوستانی

فوج حیدرآباد میں داخل ہوئی۔ ان میں سے ۱۲ ہزار گذشتہ چند دنوں میں رہا کئے گئے اور باقی ایک ہزار اب رہا کئے جا رہے ہیں۔

وقارآباد، کورٹ پلی اور بیگام میں ۵۶ رضاکاروں کی گرفتاری حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ کل وقارآباد، کورٹ پلی اور بیگام میں (۵۶) رضاکار گرفتار کئے گئے۔ ان کے پاس سے تقریباً ایک سو سے زائد بندوقیں تلواریں اور خنجر حاصل کئے گئے۔ آج انہیں حیدرآباد لایا گیا۔

ہتھیاروں کی واپسی حیدرآباد ۱۳ اکتوبر۔ ہتھیاروں کی واپسی کے احکام ہر فرقہ و مذہب پر واجب۔ تعمیل میں ہتھیار داخل کرنے والوں میں ہندو مسلم دونوں مذہب کے لوگ شریک ہیں۔

رہرو حراست ناجائز میں حیدرآباد ۱۲ اکتوبر۔ رضاکار کے نام پر امن پسند شہریوں کے ساتھ جو بدسلوکی کی جا رہی ہے اس کا انکشاف اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ ملے پلی میں ایک جماعت نے بعض رہروؤں کو رضاکار کہہ کر گرفتار کر لیا اور ان کو کئی گھنٹہ تک حراست ناجائز میں رکھا۔ انسپکٹر جنرل کوتوالی مسٹر پانچھرو کے احکام کی بناء پر اس امن شکن جماعت میں سے (۶) افراد کی گرفتاری عمل میں آئی ہے جن کی مزید تفتیش کے لئے کوتوالی نے مہلت حاصل کی ہے۔

بندگانعالی کی نماز عید حیدرآباد ۱۵ اکتوبر۔ اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے نماز عید مسجد باغ عامہ میں ادا فرمائی۔ مسجد جودی سے مسجد باغ عامہ کو تشریف فرمائی ہوئی۔ نماز عید میں بندگان اقدس کے ساتھ والا شان حضرت ولی عہد بہادر صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر بھی شریک تھے۔

عیدگاہ میں نماز عید حیدرآباد ۱۷ اکتوبر۔ عیدگاہ میں ۲۵ ہزار سے زائد مسلمانوں نے عید الضحیٰ کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد خطبہ میں خطیب کی زبان پر جیسے ہی اعلیٰحضرت بندگان عالی کا اسم گرامی آیا عیدگاہ کے میدان سے ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ مکہ مسجد اور جامع مسجد سکندرآباد میں بھی مسلمانوں کا اژدہام تھا۔

باریابی حیدرآباد ۱۵ اکتوبر۔ لفٹننٹ جنرل راجندر سنگھ جی میجر جنرل نے نئی حیدرآباد سے واپسی کے قبل بارگاہ ہمایونی میں باریابی کا شرف حاصل کیا۔

قبرستانوں میں ہتھیار حیدرآباد ۱۵ اکتوبر۔ سمت فلک نما میں درگاہ شاہ راجو قتال حسینی صاحب کے قبرستان سے ہتھیار برآمد ہوئے ہیں۔ ہتھیاروں کی برآمدگی کے موقع پر مکانات میں گھسنے اور مارپیٹ کے ناخوشگوار واقعات بھی پیش آئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو تین ہزار کا مجمع قبرستان کے پاس جمع ہوگیا تھا۔ اس مجمع کے بعض لوگ اس علاقہ کے بعض مکانات میں گھس پڑے لوٹ مار میں مصروف ہوگئے۔ بیچ بچاؤ کے لئے جب کوتوالی داخل ہوئی تو اس کو بھی پیٹا گیا چار جوان کوتوالی زخمی ہوئے جن کو رجوع دواخانہ کیا گیا۔ کوتوالی نے ۲۰ سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا ہے لوٹے ہوئے مال کی تلاش جاری ہے۔

سرکاری کاغذات کو حضرت بندگانعالی منظور فرما رہے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ فوجی گورنر کے تصفیہ کے بعد باقاعدہ منظوری کے لئے اعلیٰحضرت بندگانعالی کی بارگاہ میں سرکاری کاغذات پیش کئے جا رہے ہیں۔

مطبوعات کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

مراثی

بلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن
۱۱۲ رباعی، ۲ سوز، ۳ سلام ۹۰ مراثی ۲ نوحے
مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے
وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک
۴۴۴ صفحے کاغذ چکنا ہے ہر۔

بلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۲۳
۵۰ سلام ۸۰ مرثیہ ۲ ماجی خیام سے واپسی اہل حرم
مدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے
مرثیے حجم ۱۳۲ صفحے کاغذ چکنا ہے ہر۔

بلال محرم حصہ سوم ۸۰ رباعی ۴ سوز ۶۰ سلام
۴۴ منتخب سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا
سے شہادت حبیب ابن مظاہر تک صفحہ ۳۲۰ کہرہ ہے۔

بلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی
۲ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین
تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۵۶۸ چکنا
کاغذ ہیرہ کہرہ ہے۔

بلال محرم حصہ پنجم ۱۰ رباعی ۶ سوز ۵ سلام
۵۵ مرثیے تاراجی خیمہ سے زندان شام و ملاقات
ہند تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۶۲۰
تک کہرہ ہے۔

بلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم
مدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین
سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع
کے منتخب و بہترین مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۹ صفحے
کہرہ ہے۔

بلال ماتم ۲ سلام ۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے
چکنا کاغذ کہرہ ہے۔

فغان بر حبیب ۱۱ رباعی ۲ سلام ۱ خمسہ ۱۲ مرثیے
سوز خوانی صفحہ ۱۵۰ کاغذ کہرہ ہے۔

سفیر ماتم ۱۷ قصائد ۷ مرثیے صفحہ ۱۵۲ چکنا کاغذ
کہرہ ۱۲ ہے۔

سبع مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ
انتخابی مرثیے صفحہ ۱۴۹۲ کاغذ کہرہ ہے۔

شہید مسلم	۴
اشک غم	۴ ۸
عقیدہ ماتم	۸
زندان شام	۴
کامیاب جنت	۸
غیر منقوط مرثیے	۸

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر
و شعرائے لکھنؤ وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک
کے منتخب ۳۶۳ نوحے صفحہ ۲۲۴ کاغذ چکنا ہے کہرہ ہے۔
نوحہ ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ
صفحہ کہرہ ہے۔

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات
شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت
ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے
چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا ہے۔
حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۰ کاغذ چکنا ہے۔
حصہ سوم چوتھا ایڈیشن ۱۹۹ نوحے صفحہ ۳۰۰ کاغذ
چکنا ہر حصہ یکجا ہے۔

فکر منقح نوحہ جات ناطق مرحوم ۱۶۶ نوحے صفحہ ۳۴۳ عمدہ کاغذ ۱۲ ہے۔
فغان زہرا اعجاز ۔ جگر خراش
مجموعہ نوحہ جات حسرت، ورجو نوحہ گوئی میں
یگانۂ روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہند
و دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۲۴۴
کاغذ چکنا ہے۔

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۵۲ نوحے
صفحہ ۲۴ عمدہ کاغذ کہرہ ہے۔

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب
سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۰۸ صفحہ کاغذ
چکنا ہے۔

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول
۲۰ نوحے ۱۰۶ صفحے چکنا کاغذ ہے۔

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۹۲ چکنا
کاغذ ہے۔

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ ہے۔

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات لائق مرحوم
حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ ہے۔
حصہ دوم ۵۰ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا کاغذ ہے۔

فرط غم ۔ نوحہ جات ضامن مرحوم ۹۴ نوحے
۱۰۴ صفحے چکنا کاغذ ہے۔

طوفان درد ۔ نوحہ جات فیض ۱۶۱ نوحے
صفحہ ۱۲۴ کہرہ کاغذ ہے۔

وسیلۂ بخشایش نوحہ جات غیور مرحوم
۵۰ نوحے صفحہ چکنا کاغذ کہرہ ہے۔

چودہ ساغر حصہ اول ۔ چودہ مشہور شعرا کے
۲۸ بہترین رقت آمیز نوحے صفحہ ۲۴۴ ہے۔
چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۲۳۴ حصہ سوم ہے۔

افکار جعفری نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر ہے۔
سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر مرحوم ہے۔
اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم غفران ۶ ہے۔
معراج غم نوحہ جات اعظم چکنا کاغذ کہرہ ہے۔
نوحہ جات حضرت امام حسن ۲ ہے۔
۱۰ بیان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ
۵۶ صفحے چکنا کاغذ ہے۔

پیام شہادت ۔ نوحہ جات حکیم سنبل
شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۳۲ نوحے ۲۶۴ صفحہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب بزبان عربی ہے تصنیف علامہ
شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف
طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ
مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ
سید غلام حسین صاحب کنتوری طاب ثراہ
مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے
سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت
امام حسین اور تمام انصار حسینی شہدائے کربلا کے
علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات
درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے
بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم
۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا سفید کہرہ ہے۔

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے
بہتر مختصر و جامع رسالہ
آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی
سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ۔
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے
کاغذ چکنا طباعت و دیدہ زیب حجم ۲۳۶ صفحہ
قیمت ہے۔
آخر صفحے کم رہا تو قیمت ہے۔

معراج السعادت ترجمہ معراج السعادۃ

احادیث اخلاق میں ایک بیمثل و بے نظیر کتاب
کاغذ چکنا حصہ اول ہے۔

اقوال اہل بیت نبی مختار

در ترجمہ جلد اول بحار الانوار
حجم صفحہ ۵۵۸ کاغذ چکنا ہے مترجمہ مولوی سید
محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات۔

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ
کاغذ کہرہ ہے۔

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی معاد آخرت
از فائق صاحب مرحوم صفحہ ہے۔

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد نادر علی ہے۔

جذبات عقیدت روپ کنواری کا مشہور
قصیدہ در مدح حضرت امیر ہے۔

خلوص انیس مناجات ۳ ہے
اخلاص نفیس مناجات ۲ ہے

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام
جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے
زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب
سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار
کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت ہے۔

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ ہے
سوانح شہید ثالث ہے

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ صاحب
قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴
چکنا اور کہرہ ہے۔

حیات ماہ لقا سوانح عمری
چندا بی بی مخاطب بہ ماہ لقا بائی ہے
نقشہ ایران رنگین ۸ سادہ ۴ ہے
سوانح زندہ شاہ مدار ہے
رہبر عراق و ایران مولفہ مولوی سالک
حیدری کا جنتری ہے۔

عراق و ایران

سفرنامہ عالیجناب خان بہادر نواب میر
اسد علی خان رئیس سبگی پلی ضخامت صفحہ
تقریباً یکصد مقامات مقدسہ کی تصاویر
کارٹ پیپر پر قیمت ہے۔

سفرنامہ

از حافظ محمد مجتبیٰ صاحب

سفرنامہ ۴۰۰ ہے

جملہ کتب پتہ ذیل سے طلب کیجئے۔ محمد حسین برادران مالکان مطبع و کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن۔

موجودہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

اس فہرست میں اکثر کتابوں کا ایک ہی نسخہ ہے جو فروخت ہوجانے کے بعد پھر کسی قیمت پر ملنا محال ہے جو کتاب ختم ہوجائے روانگی سے مجبوری ہے دیکھا۔ پیشگی قیمت وصول ہونے پر محصولڈاک و پیکنگ معاف

تصوف عربی

- مراۃ العارفین فی ملتمس امام زین العابدین ۱
- یواقیت والجواہر بہامشہ کبریت الاحمر ۸
- احیاء العلوم جز ثانی و ثالث ۱۰
- کتاب المختار فی کشف الاسرار ۸
- شرح فصوص الحکم شیخ داؤد قیصری ۸

تصوف فارسی

- رشد معنوی فی شرح مثنوی ۱-۸
- مثنوی صفوۃ الصفا ۱۲
- مثنوی مع کشف الابیات طبع ایران قطع بزرگ ۱۵۰
- ایضاً قطع خورد ۷۵
- طافلیس عراقی ۵
- شرح گلشن راز طبع ایران ۸
- زبدۃ الاصول ” ۶
- گنجینۃ الاسرار ” ۳
- مثنوی گنج زر ” ۵
- بے سرنامہ شیخ عطار ” ۱
- اسرار التصوف ۵
- مثنوی حظ وصال ۲۰
- صراط المستقیم ۲
- مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز ۴
- اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی سعید ۲۰
- گرانمایہ مثنویات تصوف ۶
- حدیقہ حکیم سنائی ۱۵
- معمولات مظہریہ و محبوب العارفین ۱
- کیمیائے سعادت ۳
- آدم نامہ ۱
- حفظیات محمد صابری و شرائط الوسایط ۵
- مطالب رشیدی ۲
- مثنوی بحر الحقایق ۶
- نالہ عندلیب جلد اول ۱۰
- لب لباب مثنوی ۳
- تحفۃ الاحرار جامی ۱
- معدن الجواہر ۴
- مبین المعانی ۳
- انوار الرحمن لتنویر الجنان ۶
- اخبار الاخیار فی اسرار الابرار ۴
- مکتوبات خواجہ محمد معصوم ۵
- ہدیہ مجددیہ ۳
- کلمات طیبات ۲
- مطالب غریبہ ۶
- ذوق روحانی ۳
- جواہر غیبی ۸
- فصل الخطاب فی الفرق بین الخطا والثواب ۰
- جواہر السلوک ۱۵
- جواہر الحقایق ۱۵
- نکات العاشقین و دیوان مسعود ۸
- شرح لوائح جامی و مبین المعانی ۵
- معین الاولیاء در حالات خواجہ معین الدین چشتی ۸
- مثنوی معنوی خواجہ میرزا عبدالکریم تکلی طبع برلن ۵۰
- مثنوی نہر جم و نظم جوہر یہ مراۃ العشق ۱
- منطق الطیر عطار ۳
- مکتوب اشرفی ۸
- مقالات الطریقت ۳
- شرح کلام ربانی ۴

تصوف اردو

- ترجمہ مطلوب جذب القلوب ۲
- تجلیات سماع فی اباحۃ السماع ۱
- دنی بنانے والی کتاب ۳
- فیض سبحانی ترجمہ فتح ربانی ۴
- مخزن الکرامات ترجمہ معدن الجواہر ۴
- مثنوی صراط المستقیم ۲
- حقیقت الاحسان ۲
- حکایات الصالحین فی محاسن المحسنین ۴
- پیراہن یوسفی شرح و ترجمہ مثنوی ۲۰
- مقالات الطریقت ۳
- مرشد کامل و پیر صادق ۳
- مخزن معرفت ۱
- کنز مخفی ۲
- تبویب تربیۃ السالک ۱۲
- عیون المعارف ۴
- المنظر ۲
- افضل الشمائل ترجمہ احسن الفضائل السراج الصدر ۴
- رفع الاشتباہ عن صفات الہ ۲
- اعجاز غوثیہ و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار و گلدستہ کرامات ۴
- سبع اسرار فی مطوع الاخیار ۲
- ضیاء السلوک فی شرح مثنوی نور وحدت حصہ دوم و ہدایۃ الطالبین ۴
- مذاق العارفین و مراۃ المحققین ۱
- تحفۃ الہند ۲
- آئینہ محبوب ۱
- آئینہ حقیقت و خورشید معرفت ۱
- رہنما ابرار ۴
- مکتوبات حضرت یحییٰ منیری ۵
- عزیز الآخرۃ ۳
- تحفہ سبحانی ۶
- تجلیات رحمانی ۲
- فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والثواب ۱۵
- خلوت محبوبیہ و مفتاح الفتوح و مجالس کلیمی ۵
- ترجمہ فتوحات مکیہ جلد اول ۶
- دستبیل ارشاد و کشکول کلیمی و اسرار الفرقانیہ ۵ حصہ و اسرار التوحید ۳
- کتاب مرقوم شرح مثنوی مولانا روم حصہ دوم ۸
- شرح مثنوی مولانا روم از بحر العلوم دفتر پنجم و ششم و نہایۃ البیان و مسالک الیجہ الیہ جاہیت ۱۵ ۸
- انوار العارفین از عابد میاں ۱۵
- کشف المحجوب ترجمہ فیروز الدین ۵

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ عربی

- شمس المعارف الکبریٰ طبع مصر ۱۵
- ایضاً طبع بمبئی ۱۲
- کنز المکتوم فی اسرار النجوم ۱۲

- تعبیر الرویا ۲
- شمس المعارف صغریٰ ۴۵
- کتاب الاکسیر پر کلاس ۸
- رسالہ غرائب طبع مصر ۱۵
- تعبیر نامہ ابن سیرین ۵
- قرعۃ الانبیا ۸
- قرعہ شیخ محی الدین ۸
- علم الاکسیر ۴
- ثمرۃ الفنون در کیمیا ۴
- ابو معشر فلکی ۲
- غایۃ الاختصاص ۱۰

تعویذات طلسمات نجوم رمل جفر وغیرہ فارسی

- منتخبات محمدی ۱۰
- منتخبات باقری ۱۲
- مجمع الدعوات کبیر ۱۲
- مجمع الدعوات ۱۵
- جامع الدعوات طبع بمبئی ۵
- ایضاً طبع لاہور ۳
- حرز الامان من فتن الزمان ۲۵
- خلاصہ ہاشمی در علم تقویم ۴
- جفر جامعہ ۲
- اسرار النقاد ۱
- مصحف افلاطون ۲
- حل المشکلات حکیم طمطم ہندی ۲
- قانون الحکما ۲
- طلسم اسکندر ذوالقرنین ۱
- اساطیر الاولین ۴
- منثور و منظوم رسالہ جفر ۵

محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ لیکن پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اس ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا لہٰذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمایئے۔

اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ ختم ہوگیا آئندہ پرچہ وی پی (حصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کر کے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالئے۔

واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید کہ آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہونگے۔

نوٹ۔ آئندہ سے وی پی واپس کرنے والوں کا نام اخبار میں شائع کیا جائیگا۔ مدیر

رجسٹرڈ نمبر انڈیا M5126 اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۲۲

مطبع حیدری چھتہ بازار میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار سے شائع ہوا

ہفتہ وار چھتہ بازار حیدرآباد دکن

انتخاب

محرم نمبر ۱۳۶۸ھ

شیخ ابوالقاسم صاحب

مہتمم - محمد حسین

جلد (۲) خورشید آسمان و زمین نور مشرقین عطیۂ اللہ ... الحسین ع پروردۂ کنار رسول خدا حسین نمبر (۱۹)



فہرست مضامین محرم نمبر

مضمون — صفحہ



مولوی میر کاظم علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ

آپ حیدرآباد دکن کے ایک مشہور متقی، واعظ اور عالم تھے۔ آپ کو مجالس پڑھنے کا خاص ملکہ تھا اور اوقات ذاکری کبھی دو گھنٹے سے کم نہ ہوتے تھے۔ آپ کے مواعظ سے اہل حیدرآباد مستفید ہوتے اور ذکر مصائب کے بعد شدت سے مصروف بکا رہتے تھے۔ خدا مرحوم کے درجات عالی کرے۔

(بقیہ فہرست)

اداریہ

شیعہ لیگ کیا کر رہی ہے

اس وقت دنیا کے سب سے بڑے ذیلی براعظم ہندوستان کی حالت اس آتش فشاں پہاڑ کی سی ہے جس کی انتہائی بلندیاں تو خاموش و ساکن نظر آتی ہیں مگر اس کے نشیب میں کچھ چنگاریاں ابھی پڑی سلگتی رہتی ہیں اور یہ دیکھتے ہی دیکھتے شعلوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں! ہو سکتا ہے کہ ایسی بلندیوں کی خاموش فضا میں رنگا رنگ جھنڈے لہرائے جائیں لیکن سلگتے ہوئے انگارے اور لپکتے ہوئے شعلے جب آگے بڑھتے ہیں تو پھر ان کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے —— سرخ! گہرا سرخ!! چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف اپنے ہی وطن کے حقیقت پسندوں نے یوں کیا ہے :-

" In 1947, the British Imperialists found India seething with revolt. Every town, Every village, Every state was echoing with one cry, Freedom here and now. The Imperialists found their throne shaking. The feudal Cheiftains found they were no longer all-powerful."

یعنی جب ۱۹۴۷ء میں برطانوی سرمایہ داروں نے ہندوستان کے انقلابی رجحانات کے چشمہ کو ابلتا اور یہاں کے ٹاؤن گاؤں، شہر شہر اور دیسی ریاستوں ... کے عوام کے مطالبۂ آزادی کو ہم آہنگ پایا تو انھوں نے اپنے "تاج" کو تھرتھراتا محسوس کیا۔ اس تھرتھراہٹ کو دیکھ کر ریاستی سرمایہ داروں کے چہرے بھی خوف سے زرد پڑ گئے۔ جب یہ سچ ہے تو پھر یہ کیوں نہ کہا جائے کہ وہ جوالامکھی جو اپنے دامن کی چنگاریوں کو اپنے ہی نفس گرم کی ہوا سے سلگاتی ہے، یقیناً بہت جلد شعلے اگلنے لگی ہے اور یہ تغیر جتنا فطری ہوتا ہے اتنا ہی اٹل بھی ہے! اسی بناء پر آزادی کے ایک سال میں بلندیوں پر لہرانے والے جھنڈوں کے ساتھ ساتھ نشیبوں کی چنگاریوں کے بے باک رقصاں شعلے بھی دیکھے گئے۔ رقص! جس کو مدراس اور بنگال کے سرکاری ملازمین اور صوبہ جات متحدہ، بہار، بمبئی اور مدراس کے کسانوں نے شروع کیا اور یہ آغاز آج کلکتہ اور بمبئی کی گودیوں کے مزدوروں کی ٹانگوں کو گدگدا رہا ہے۔ ان حالات سے آخر حیدرآباد کیوں متاثر نہ ہوتا؟

حیدرآباد متاثر ہوا اور پھر اتنا متاثر کہ کل کا حیدرآباد آج ایک بے گور و کفن میت ہے جس کو غربت راس نہ آئی اور وطن تو بہت پہلے ہی چھوٹ چکا تھا! پھر ان انقلابی رجحانات سے علیحدہ رہنے کی کوشش کیا معنے رکھتی ہے؟ جبکہ حیدرآبادی عوام کے رہنما مسٹر راما نند تیرتھ کھلے بندوں اعلان کر چکے ہوں کہ حیدرآباد کے عوام مستقبل قریب میں پر امن رہتے ہوئے آسودہ و خوش حال زندگی کے متوقع ہیں، بشرطیکہ یہاں کے سرمایہ دار طبقات اپنی ریشہ دوانیوں سے باز آ جائیں! اتنے بدلے ہوئے حیدرآباد میں معلوم نہیں کہ "شیعہ لیگ" اور اس کے ذمہ دار عہدہ دار کیا کر رہے ہیں؟ اپنی اس لاعلمی کے باوجود ہم "شیعہ لیگ" اور اس کے کارکنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے پچھلے نظام العمل کی نظر ثانی کر کے بدلے ہوئے حالات کے مطابق کوئی پروگرام مرتب کریں۔ اور اس سلسلہ میں پچھلی صدارت اور عاملہ و شوریٰ کی بھی ایک بار نظر ثانی کریں —— کیوں کہ اب "صوفہ سیاست" کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور تاوقتیکہ عموم کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی کوئی ادارہ حاصل نہ کر لے، اس کو کوئی بھی خاطر میں نہیں لاتا! اگر شیعہ لیگ اپنے اور اپنی قوم کے وجود کو منوانا چاہتی ہے تو پھر لیگ کو کچھ کام کرنا چاہیئے —— اور کام کی نوعیت صرف یہی ہو سکتی ہے کہ حیدرآباد کے سارے شیعوں کو "ٹریڈ یونین" جیسی بنیادوں پر منظم کیا جائے۔ اس تنظیم میں ہر شریک سالانہ اپنی آمدنی کا ایک قلیل حصہ بطور امداد اخراجات کی پابجائی کے لئے دیا کرے۔ اس قسم کے انتظام کے لئے لیگ کا ایک مرکزی دفتر ہونا ضروری ہوگا جس کی ذمہ داری محنتی، مخلص اور کارآمد عہدہ داروں پر عاید ہوگی۔ مرکز کی امداد کے لئے محلہ واری چھوٹی چھوٹی تنظیموں کی ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جن کا کام چندے اور امداد حاصل کر کے پوری پوری دیانت داری کے ساتھ مرکز کے حوالے کرنا ہوگا۔ اپنی قوم کی حد تک کوئی شبہ نہیں کہ بے لاگ کام کرنے والوں کی قلت نہیں بشرطیکہ ان کی رہبری صحیح طور پر کی جائے۔ ایسے پروگرام کی تکمیل کے بعد یقیناً حیدرآباد کی شیعہ لیگ کو معاشی بنیادوں پر اپنی قوم کی اصلاح بھی کرنا ہوگی اور بے روزگاروں کے لئے روزگار فراہم کرنا ہوگا۔ جب یہ سب کچھ ہو چکا ہوگا تو پھر کوئی طاقت شیعوں کے حقوق کو نظر انداز نہیں کر سکے گی —— اور اس طرح قوم کو مقصد کی طرف بڑھنے میں زیادہ وقت نہ لگے گا، بلکہ بہت ممکن ہے خود مقصد قوم کی طرف بڑھے اور موجودہ ابتری کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ اس طریقۂ کار کو اختیار کرنے کے لئے سب سے بڑا سوال شیعہ لیگ کی صدارت کا پیدا ہوتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ عاملہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنی قوم کے سربرآوردہ لوگوں سے ربط پیدا کرے گی جن کی کوئی کمی نہیں۔ ہمارے نقطۂ نظر سے ایسے سربرآوردہ لوگوں میں نواب علی یاور جنگ، نواب عسکر یار جنگ کے علاوہ مولانا سید نثار حسین صاحب آبلہ اور علماء رشیعہ بھی قابل ذکر ہیں جن کے مشوروں سے قوم کی ساکت کشتی کو متحرک کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے وقت پر قومی رجحانات کو پیش کرنے میں کوئی دریغ نہیں کیا ہے۔ اب اگر اس کے باوجود پچھلی خاموشی طاری رہی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ انجام بخیر نہیں! لیکن ہم مایوس نہیں ہیں اور متوقع ہیں کہ یہ کام "شیعہ لیگ" بلا تاخیر شروع کر دے گی۔

سلام

از خامہ محمد علی مرزا نسیمؔ نبیرہ نواب ناظم الدولہ مرحوم رئیس مچھلی بندر

بمقام مچھلی بندر آل انڈیا شیعہ کانفرنس میں یہ سلام پڑھا گیا اور مقبول عام رہا

حسینؑ تجھ کو شہادت سلام کہتی ہے — ہزار بار قیامت سلام کہتی ہے

پیام بخشش امت ہے آخری سجدہ — تیرے خدا کی عبادت سلام کہتی ہے

غریب کرب و بلا تیری شان کے صدقے — تیری غریبی بہ غربت سلام کہتی ہے

نجات پا گئی امت تیری شہادت سے — بصد نیاز شفاعت سلام کہتی ہے

حسینؑ کشتیٔ امت ہے پھر تباہی میں — تجھے زمانہ کی حالت سلام کہتی ہے

سناں پہ سن کے وہ تیری تلاوت قرآں — زبان پاک رسالت سلام کہتی ہے

لیا ہے دوش پہ جو لاشۂ علی اکبرؑ — تجھے رسولؐ کی بیعت سلام کہتی ہے

دیا ہے تو نے جو اصغرؑ کو راہ خالق میں — خدائے پاک کی رحمت سلام کہتی ہے

خدا کرے کہ جواب سلام مل جائے — حسینیوں کی محبت سلام کہتی ہے!

نسیمؔ اشکوں سے دیکھے جو ابن فاطمہؑ کا

حسینؑ والوں کو جنت سلام کہتی ہے

سلام

از عالیجناب نواب تراب یار جنگ بہادر سعید دام اقبالہ

رجعت سے جا پہ چاند گئے آفتاب میں
روشن ورق ہے یہ بھی امامت کے باب میں

کھولوں زبان جو وصف رسالتمآب میں
بن جائے مدح مرتضیٰ بوتراب میں

نکلے جو بیقرار ہوئے نگر آب میں
عباس پر نگاہ پڑی اضطراب میں

پوچھا جو دل سے حال شہ بیدار کربلا
آنکھوں سے اشک خون نکل آئے جواب میں

بے چین ہو کے کعبہ سے آئے سوئے نجف
کیا گردش تھی خاک در بوتراب میں

برچھی کا زخم موت کا پیغام ہو گیا
اکبر نے تازہ روح بھری تھی شباب میں

وقت مدد یہ کہتے امداد یا علی
زور قلم دکھانا ہے خیبر کے باب میں

بیٹی کے خط کو پڑھ کے شہیدوں پہ کی نگاہ
شبیر اب لکھیں تو لکھیں کیا جواب میں

موجود ہے ہر ایک عمل پر خدا گواہ
قرآن کا درس زندگی بوتراب میں

تقسیم کی ہے نور کی جس نے وہی بتائے
کیا فرق ہے علی میں رسالتمآب میں

بڑھتا رہے گا کفر کی تاریکیوں کا زور
جب تک رہے گا نور امامت حجاب میں

اصغر کو لے کے جاتے ہیں رن کو حسین
اک تیر سا کھٹک رہا ہے قلب رباب میں

زخم تن حسین کا تو ہو سکا شمار
تھے کتنے زخم دل میں نہ آئے حساب میں

کیا آفتاب حشر کا ہو خوف اے سعید
داغ غم حسین کو رکھ دوں جواب میں

سلام

از عالیجناب نواب عباس جنگ بہادر رشید دام اقبالہ

اللہ رے حوصلہ خلف بوتراب کا
ہاتھوں پہ لے چلے ہیں کلیجا رباب کا

اٹھارویں برس میں وہ عالم شباب کا
جیسے ہو دو پہر کو عروج آفتاب کا

کس طرح اذن جنگ دیں اکبر کو شاہ دیں
پیش نظر ہے خاک میں ملنا شباب کا

بیعت بھلا وہ فاسق و فاجر کی کیوں کریں
ہو جس کے تن میں خون رسالتمآب کا

کیونکر فنا کا رنگ نہ بدلے بقا کے ساتھ
ہے کربلا میں دور نئے انقلاب کا

ہو کربلا میں یا کہ نجف میں بنے مزار
دھڑکا فشار کا ہو نہ پھر ڈر حساب کا

کوفہ میں بادشاہ ہیں دربار میں حسین
دیتے رہے ہیں درس خدا کی کتاب کا

نکلے ہیں ایک نور سے دونوں خدا گواہ
مدح علی ہے وصف رسالتمآب کا

سارا جہاں ہے شاہ کے غم میں سیاہ پوش
دکھلا رہا ہے صاف گہن آفتاب کا

اصغر کو لیکے رن کی طرف جب چلے حسین
منہ دیکھتی تھی یاس سے لیلیٰ رباب کا

جس مئے کا دور چل چکا خم غدیر میں
تا حشر اب رہے گا سرور اس شراب کا

اللہ کربلا سے علی سے شام تک
ایک اک ورق بکھر گیا حق کی کتاب کا

شہ زیر تیغ سجدۂ خالق میں محو ہیں
دل مطمئن ہے نام نہیں اضطراب کا

ظلمت سے قبر کی اسے کیا واسطہ رشید
پروانہ ہو جو شمع رخ بوتراب کا

سر ابراہیم و اسمٰعیل اور

یہ دنیائے آب و گل وہ غم کدہ ہے جس کے اکثر گوشے خونین کفن تصویروں سے آراستہ کئے گئے ہیں اور ان سجائی ہوئی تصویروں کے تعداد پیکروں کو چشم خیال دیکھتی اور دیکھکر محسوس کرتی ہے کہ صدیوں کے گذر جانے کے باوجود ان سے قطرات خون ٹپک رہے ہیں تو مسیح کے مصلوب جسم کا اندازہ ہوتا ہے اور کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان تصویروں کے دامن اپنے ہی خون سے ابھی تر ہیں۔ اور یہی جیسا کہ سب جانتے ہیں ہر زمانہ میں زرخیزی کا موجب بنی رہتی ہے؟

ہر چشم خیال خود نمناک ہو کر رہ جاتی ہے اور اس طرح اس امر کا اعتراف ناگزیر بن جاتا ہے کہ "زندہ حق از قوت شبیری است" پھر کبھی کبھی ان ہی خونین کفن پیکروں کو دیکھکر جی چاہتا ہے کہ ایسے انسانوں کی تلاش کیجائے جن کے نقش قدم پر سر رکھدینا سعادت ہے وہ کتنے عظیم المرتبت انسان تھے جنھوں نے اپنے دل کا آرام حریت میں پایا اور جن کے ناقۂ زندگی کی باگ ڈور صرف جذبۂ آزادی کے تصرف میں رہی۔ اور جن کی بدولت حق کی قوتیں زندہ ہیں

حق کی قوتوں کی زندگی کے لئے "قوت شبیری" کا سہارا اتنا ضروری تھا کہ مشرق کے شاعر نے اعتراف و اعلان کیا

"اہل حق حریت آموز از حسین"

وہ آفتاب رسالت کی چمکتی ہوئی کرن تھے۔ وہ اس گھٹا کی طرح اٹھے جو قبلہ کی طرف سے اٹھی اور کربلا کی زمین پر برس گئی اور ویرانہ کو لالہ زار بنا دیا۔ اور اپنی جان کا خون بہا کر قیامت تک کے لئے ظلم و استبداد کو مٹا دیا۔ وہ ایک ایسی موج خون تھے جس سے زندگی اور حریت کے چمن کھلے لیکن وہ خود خاک و خون میں تڑپ کر شہید ہوئے اسی لئے تو وحدت حقیقی کی بنیاد اسی ایک شہید کی ذات سے وابستہ ہے! کون کہہ سکتا ہے کہ کربلا کے شہید کا مقصد سلطنت تھا؟ اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنے خاندان کے ساتھ کیوں سفر کرتے جبکہ دشمن ریگستان کے ذروں کی طرح بے شمار تھے بے شبہ وہ ابراہیم و اسمٰعیل کی اجمالی قربانیوں کی تفصیل تھے۔ وہ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط عزم والے تھے اور ان کا جوش عمل ایک فاتح کی چلتی ہوئی تلوار سے زیادہ تیز تھا۔ وہ بتا گئے ہیں کہ شمشیر زنی کا مقصد صرف مذہب و ملت کی حفاظت ہے اور اسی لئے ایک مومن اس دنیا میں کسی کا غلام نہیں بن سکتا بلکہ اس کی قوت خودی یا جذبہ الٰہی کے سامنے فراعنہ و اکاسرہ کی گردنیں خم ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک راز تھا لیکن ان کے ایثار نے راز کو فاش کر دیا اور سوتی ہوئی قوم کو جگایا۔

سچ یہ ہے کہ قرآن کے رموز و نکات صرف انہی کے ذاتی افعال کی روشنی میں حل ہوئے ہیں اور ان ہی کی جلائی ہوئی شمع سے قوم اپنا راستہ ڈھونڈھ نکالتی ہیں جیسا کہ شاعر مشرق نے کہا ہے ؎

نظر ز صحبت روشن دلاں بیفزاید
ز درد کم بصری توتیا چہ می جوئی
قلندریم و کرامات ما جہانبینی است
ز ما نگاہ طلب کیمیا چہ می جوئی

شیعہ لیگ صدارت

معتبر ذرائع سے مسموع ہوا ہے کہ سال ۱۳۶۸ کیلئے لیگ کی صدارت پر بلا اختلاف آراء علامہ رشید ترابی کا انتخاب ہوا ہے۔ اس اطلاع کی توثیق ابھی تک لیگ کی جانب سے نہیں ہوئی ہے لیکن بیرونی حلقوں نے بھی اس خبر کی تصدیق کی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ شیعہ لیگ کی صدارت بہت دیر بعد ایک موزوں شخصیت تک پہونچی ہے۔ چونکہ علامہ رشید ترابی نہ صرف حیدرآباد بلکہ ہندوستان کے ایک اچھے خطیب اور مذہب و سیاست کے نباض مبصر ہیں اس لئے توقع کیجا سکتی ہے کہ اب شیعہ لیگ کوئی قابل عمل پروگرام مرتب کرنے میں کامیاب ہو جائیگی۔ اسی خصوص میں ادارہ انتخاب نے اسی شمارہ کا اداریہ ایک مفید لائحہ عمل کی صورت پر سپرد قلم کیا ہے جسکو علامہ موصوف یقیناً پسند فرمائینگے۔ ایک اطلاع یہ بھی ملی ہے کہ علامہ موصوف ان دنوں بمبئی میں تشریف فرما ہیں اور لیگ کا کام موصوف کی عدم موجودگی میں علی اصغر صاحب بلگرامی کے زیر نگرانی انجام پا رہا ہے۔

بالله اگر چو تیغ خون آلود
زیست غرب برنج خونخوار ظلم نمود

شمع تازه غم چه با اهل وفاق
که کهنه می شود آنقدر که جان فرسود

روضه خوانی یا مجلس

(از آقا حاجی فتح الله) (مفتون یزدی)

واقعات کربلا و فضائل حضرت ابا عبدالله علیه السلام و ظلم یزیدیان باندازه ای نوشته شده که اغلب مطلع و یقیناً این هیچمدان هم آنچه بنگارد از مکررات خواهد بود اگر چه در فضائل این نکته را قائل نیستم و یقین دارم که تا قیامت انچه بنویسند تکمیل نخواهد شد. کتاب وصف تو را آب بحر کافی نیست -
که تر کنند سر انگشت و صفحه بشمارند

لیکن چه میتوانم بنویسم ولی بنظرم بهتر این آمد که متعلق به عزاداری آن مظلوم سطری چند بنگارم چونکه در این باره کمتر نوشته اند -

بدیهی است از چیزهائیکه هر ساله یادها را تازه مینماید و تاریخ اسلام را تجدید میسازد و این تجدید اهمیتی بسزا دارد باندازه ایکه نه فقط اسلام و شیعه بلکه مذاهب دیگر را نیز متوجه بخود میسازد و غره محرم است و این اولین روز عزاداری ریحانه رسول خدا و جگر گوشه فاطمه زهرا علیها سلام است که عموماً مسلمانان را یاد آوری و خصوصاً شیعیان را مشغول عزاداری مینماید و در کوی و برزن این رسم تازه میگردد و سبحان الله چه واقعه بزرگی است که پس از هزار و سیصد و شش سال هنوز تازه و دوست و دشمن بر قاتلان آن بزرگوار لعنت و نفرین مینمایند

اولین سال وقوع این حادثه جانگداز بسبب تسلط یزید و یزیدیان کسی جرأت عزاداری نداشت لیکن در مدینه طیبه در خانه پیغمبر اکرم و خانواده طاهرین با اینکه دچار محنت و مضیقه بودند باز هم ذکر مصائب آنحضرت را نموده عزاداری مینمودند چنانچه مینویسند یکی از خواهران امام مظلوم که مرثیه خوانی زیاد و شیون بر برادر خویش مینمود بحکم یزید اورا از مدینه اخراج و در مصر سکونت نمود و در آنجا وفات فرمود -

لیکن پس از انکه توابین و مختار ابو عبیده ثقفی خروج نمود یعنی سنه ۶۴ ھ که دوستان دسته دسته بزیارت آن مزار پاک و مدفن تابناک میرفتند و در آنجا عزاداری مینمودند تا اینکه دولت بنی امیه رو بزوال نهاد و خونخواهان حسینی از عراق عرب و عجم رو بتزاید گزارد و سلطنت بنی عباس برقرار و شوکت بنی امیه در هم شکست و شیعیان آل علی را موقعی بدست آمد و شعرائی مانند دعبل خزاعی و کمیت اسدی وغیرها بظهور آمده مرثیه گوئی پرداخته خدمت حضرت امام جعفر صادق علیه السلام و حضرت امام رضا مشرف گشته مراثی خواندند و مورد لطف و عنایات شدند -

از آنگاه بعد رسم شد مردم دور هم جمع میشدند و شاعری از آنها برای مردم مرثیه و نوحه میخواند و آنان بر سید مظلومان میگریستند و عزاداری مینمودند و آنان را نایح میگفتند چنانچه کتاب معجم الادبا یاقوت حموی وغیره مینویسند -

هنگامیکه دولت آل بویه پدیدار شد این کار توسعه و تکاملی نموده و مردم بیشتر به آن راغب شدند و شعرای آن وقت هم قصاید و مراثی و سرگذشت آن واقعات را نظم نمودند و ذکر فضائل و مصائب حضرت سید الشهدا و اصحاب او را مینمودند و نثراً هم کتابهائی نگاشته شدند که موسوم بمقتل شد مانند مقتل ابی مخنف و مقتل ابی نما و مقتل ابن جاوس وغیره که واقعه جانگداز کربلا را مفصلاً نگاشته اند در مجالس میخواندند و خوانندگان را قاری میگفتند چنانچه هنوز هم ذکر آن را مینمایند -

از سنه نهصد هجری در دوره صفویه این کار صورت منظمی بخود گرفت و ملا حسین کاشفی واعظ مشهور کتابی بزبان فارسی نگاشت موسوم به "روضة الشهداء" و خواندن آن کتاب رواجی تام پیدا کرد و شیعیان عموماً و ایرانیان خصوصاً به آن توجهی تمام نمودند و مردم جمع شده یک نفر آن کتاب را میخواند و مردم عزاداری مینمودند و میگریستند و خواننده آن را « روضه خوان » میگفتند که تاکنون هم به همین نام در عرب و عجم شهرت دارد

مرحوم مجلسی اعلی الله مقامه هم کتابی نوشت بنام جلاء العیون ولی شهرت روضة الشهداء را پیدا نکرد و مردم باندازه ای که بروضة الشهدا توجه داشتند بدان متوجه نشدند -

در دوره قاجاریه کتب بسیاری در این زمینه بزبان فارسی و عربی مفصل و مبسوط نگاشته شد لیکن باندازه ای اخبار ضعیفه و اکاذیب جمع شد و بر السنه روضه خوانها جاری و ساری گشت که علما و اهل حدیث در مقام اعتراض برآمده به انتقاد کوشیدند و مجادلاتی شروع شد -

بعلاوه دستهای خارجی و فتنه جویان نیز دخالت هائی نموده و بازیهای سیاسی در ممالک اسلامی شروع شد تا اینکه علمای امامیه برای جلوگیری از فساد افکار متوجه گشته و بر منبر برآمده به وعظ و نصایح و ذکر اخبار صحیح پرداختند و در تکذیب اخبار ضعیفه مشغول تحقیقات شدند مانند آقا شیخ جعفر شوشتری و سید باقر یزدی طباطبائی وغیره بعلاوه تحقیقاتی در اطراف آیات و روایات نیز مینمودند و فساد ادیان باطله و جواب مذاهب سخن رانی مینمودند و مجلس و منبر را شکل نوینی داده پر فائده و محبوب گردید و نام روضه خوان تبدیل به واعظ شد -

در اواخر سلطنت قاجاریه نفوذ و عاظ زیاد شد خصوصاً موقعی که سلطنت ایران تبدیل بمشروطیت (پارلمنت) شد باندازه ای وعاظ نفوذ پیدا کردند که روی منبر حکام و وزرا و صدر اعظم حتی شخص شاه را تهدید به تبدیل رژیم مینمودند و نام واعظ تبدیل بمتکلم و محقق شد چنانچه دولت ملک المتکلمین فخر المحققین سلطان الواعظین با ایشان خطاب داد و بیانات ایشان هم روی زمینه عرفان و تصوف و غیره بود و چند شعری هم در مراثی به میخواندند -

جنگ بین المللی شروع شد و در سنه ۱۳۴۳ سلاطین نوی در ایران و عثمانی (ترکی) بوجود آمدند و مسلک اروپائی نفوذی تام یافت نزدیک بود که این سلسله نیز خاتمه یابد که رضا شاه پهلوی در ایران برای وعاظ ترتیباتی معین نمود و برای منبر رفتن قائل اسناد شد در این موقع آقای سید هبة الدین شهرستانی مفتی بزرگ عالم اسلام عموماً و مذهب شیعه خصوصاً فرمود کتابی موسوم به " نهضة الحسینیه " تالیف فرمود که بچندین زبان ترجمه و طبع شد و بوسیله رادیو در عراق و ایران و در دنیا منتشر گردید و در حقیقت جواب بسیاری از اعتراضات معترضین را بطریقی پسندیده داد والسلام

شهادت حضرت مسلم علیه السلام (تخلص مخلص)

(از ریراتیکم)

مسلم به کوفه آمد از سمت شاه نائب — شد مبتلا به غربت و محنت و مصائب
کوفی خلاف غیرت بیرون شد از حمیت — با میهمان نیکوئی ننمود لیس عجائب
اول متابعت را کردند پیشه خود — پس تنگ شد از ایشان آن زبده اطائب
بر سید یگانه شد کوفه تیره خانه — از چار سمت دشمن بر قصد وی رقائب
یک تن غریب و تنها شد دستگیر اعدا — مانند بدر کامل در نحو سحائب
شد ختم جان نثاری بر نام پاک مسلم — کز قید زیستن آن نومید گشت و غائب
از مکر کوفیان لامذهب جفا جو — آن وارد کرم شد مورد نوائب
زد آفت زمانه بر جان وی شبیخون — دور از مکان مالوف ز احباب جمله غائب
از دل کشید ناله فرمود این مقاله — ادرک ابن اخاک یا مظهر العجائب
پس گفت یا الهی خود ظلم و گواهی — تا این ره که آمدستم باشد طریق صائب
من شدت البلایا مولای لا ابالی — امتح علی رقی من فضلک الرغائب
ای سرور معلی مخلص کند تمنا — امداد را نمائی از ورطه عقائب

در مدح و مصیبت اباعبدالله الحسین علیه السلام

از آقا حاجی شیخ احمد مفتون یزدی

عشق را مثنوی چنین جاریست از دور القضا | عاشقی وارستگی باید ز کل ما سوا
در دو راه درمان بدامد فقر لا فخر کا بزرگ | نیستی را عین هستی برنج اندر ادعا
چشم پوشند از همه عالم زانچه باشد غیر دوست | رنج را گنجی شمارد خوش ببازد با جفا
چون خلیل از سوی آن گذر ره نمایندش عو | جبرئیل آبا رسش خواهد انا او گردد جدا
بچه ابراهیم اگر خواهد همی پورش ذبیح | پای کوبان رو بقربان گه نماید از صفا
قلزم عشق ار شود متلاطم طوفانی کند | کشتی اندر بحر عشق الله اکبر اندر نوح سا
یوسفش را گر ببرد و گرگ نماید جزع | نی چو یعقوبش شود بیت الحزن تکیه جا
گر چو موسی مد برد آید بعد فرعون عنود | تکیه بر یکتا کند ترحمش نباشد زو شد ...
عیسی آسا گر سر دارش طلب سازند زود | پای کوبان رو نماید بر سر دار فنا
نا جوانمرد لیست غیر از او طلب کردن ازو | در طریق عاشقی مردی مردان باید ا
گر شناسی عاشق صادق در عالم باز گو | تا که از جان دین و دل در راه او سازم فدا
جز حسین ابن علی آن نو گل باغ بتول | سید اهل جنان نور دو چشم مصطفی
اشجع اولاد آدم اسبق خلق حسن | قوت بازوی حیدر جانشین مجتبی
آنکه مقصود خدا جز او نباشد در بی | زاینۀ نور تهیب پر صفی کامد از عرش علا
آنکه اندر نهروان از تیغ آتشبار او | گشت جاری هر طرف از خون دشمن نهرها
آنکه از گهواره جنبانیدش جبرئیل امین | فخر جبرئیل ملائک مینماید در سما
گر نه پیدا ذات او گردیدی اندر روزگار | رازهای مخفی حق می گشتی بر ملا
مقصد از خلق زمین و آسمان و جن و انس | نعمت خالق را بخالق خیر شه گلگون قبا
هست حب و بغض آن شاهنشه والا نژاد | جنت و ناری که وعده داده عالم را خدا
عاشق پاک خداوندی که معشوق خداست | او مقصود خدا مقصود او رب علا
گر نه او عاشق بر این گردید و این عاشق بر او | از چه او از جان و دل رو کرد سوی کربلا
تا چو عباس دلیری کز بر اسپش خون شدی | دل ز بیم اندر بر شیران میدان وغا
حیدر صفدر نسب ماه بنی هاشم لقب | لوحش الله در شجاعت بد عدیل مرتضی
تیغ بران چون کشیدی از میان اندر نبرد | حیدر صفدر صفت کندی اعادی را ز جا
سرو قدی چو عباسش تپان در خاک و خون | هر دو دستانش ز ظلم مشرکین از تن جدا
یا چو اکبر نوجوانی آنکه از خلق جهان | بود اشبه بر رسول الله بهان را پیشوا
در میان خاک و خون غلطان ز ظلم آن گروه | پاره پاره تن ز کین فرقه دون دغا
طفل بی شیرش علی اصغر شیرین زبان | نو گل بستان سرای حضرت خیر النساء
غش ز بی شیری نموده بر سر دست پدر | کرد نوشش آب تیر آن گروه بی حیا
عون و عبدالله و قاسم کشته اندر یک طرف | حضرت عباس از گیسو نگون گشته لوا
حاضر قربانی کوی وفا گردید خود | تا بجان خود خرد هر چیز باشد از بلا
جان برای دادن جانان بکف بگرفته خود | مال را حاضر نموده داده بر یغما صلا
چادر تسلی سر زینب بعد عز و وقار | بر اسیری گشته حاضر بنمودش چون چرا
لب بگفتن بند مفتون کا اندر ولوله | در زمین مهدی قائم جبرئیل اندر سما
بار الها حق ذات بخش بر سبط نبی | سامعین و ذاکرین و بانی بزم عزا

خاک ما کربلا کن تا که خاک ما شود
کوری چشم حسودان سجده گاه اتقیا

رباعی وفائی

جنت به بهانه ای همی میدانم | آنا به بهانه میدهی میدانم
گر قیمت بهانه دارم زنها | هم خشک شبانه میدهی میدانم

نوحه

از زهرا بیگم مخلص نجفی (حیدرآباد)

یادم آمد آن رسیدن بر سر نعش جوانش | وان برون رفتن توانائی ز جسم ناتوانش
وان سیه گردیدن عالم به چشم حق نمایش | وان ز تسلیم و رضا شکر خدا ورد زبانش
وان نظر کردن به سرو قد فرزند رشیدش | وان لهب کز شعله دل بر سماء شد ز دهانش
وان فرود از اسب گشتن مضطر و حال پریشان | وان نشستن بر زمین نزدیک آن ربع روانش
وان سر لخت جگر را بر سر زانو گرفتن | وان نهادن لعل ربع افزائی خود ولد دهانش
وان ز سوز دل بگفتن یا بنیه کیف حالک | وان نمودن رخ ز مایوسی بسوی آسمانش
وان بدیدن سمت دریا و بگفتن ای برادر | کن برادر را مدد بردار نعش نوجوانش
چون جوابی از علمدارش نیامد دل شکسته | کرد رخ را جانب مقتل بسوی یاورانش
کای محبان گرامی چون شد آن مهر و محبت | بی شما با شد حسین ابن علی کشیر از زمانش
ضاقت الدنیا علی یا موالی لی | رفت مولای شما بر باد یکسر خانمانش
شد ز یاران نیز چون مایوس بر خود داد همت | گفت با دل زاده خود را تو بردار امتحانش
از زمین برداشت پس نعش پسر آن دلاور | خوب ناجح گشت فرزند نبی از امتحانش
برد مر نور عین خود را به مقتل حیدرانه | با دو دست خویش خوابانید نزد کشتگانش
پس به فرزند گرامی گفت با اندوه و حسرت | بعد تو با دا علی الدنیا العفا و این مکانش
شد بلند ای جان خود افسرده و قد خمیده | گفت یا رب کن قبول از سبط اطهر امتحانش
بارک الله مرحبا احسنت ای صاحب تحمل | آسمان هرگز ندیده چون تو مردی در قرانش

مخلصت دارد بدل شاها تمنای زیارت
حرمت شهزاده اکبر زود نزد خود بخوانش

منم آن شیر میدان شجاعت

(از حسینی بیگم بنت مرحوم) (سید سوار علیشاه منصور التولیه آستانه مقدس رضوی)

پس آن نور دو چشمان پیمبر | بیامد سوی میدان نزد لشکر
بفرمود ای گروه بی حمیت | نمایم بر شما اتمام حجت
منم فرزند زهرا و پیمبر | هم ابن مرتضی ساقی کوثر
برادر مجتبی آن شاه مظلوم | که از ظلم عدو او گشت مسموم
من و او هر دو سبطین رسولیم | عزیز حیدر و جان بتولیم
که فرموده وصیت بهر ما ها | نبی آن صاحب یسین و طه
عجب ای قوم بی ایمان و کافر | نمودید گوش فرمان پیمبر
که کرده بی سبب ظلم و جفا را | نموده قتل آل مصطفی را
دل من زین سبب زار و ملول است | بجنت در فغان شاه رسول است
اگر کشتید من را از عداوت | شده مردود محروم از شفاعت
نمائید رحم بر آل پیمبر | که بعد از من شوند بی یار و مضطر
چو دید آن شاه مظلومان بی یار | که هستند عازم قتلش بیکبار
برون آورد تیغ حیدری را | نمایان کرد زور خیبری را
بگفت من ابن شاه مرتضی ام | بقتل دشمنان دست خدا ام
منم فرزند آن شیر الهی | که ظاهر شد از او دین خدائی
ز تیغش گشته ظاهر دین اسلام | از او ظاهر شده آیات و احکام
امام برحق است او نزد داور | پیمبر را برادر بود و یاور
نباشد در شجاعت کز نظیرش | خوشا آنکس که او باشد امیرش
منم فرزند آن بحر شرافت | منم آن شیر میدان شجاعت
بکرد چون حمله شیر خدا را | نموده قتل فوج اشقیا را
هزاران دشمنان را کرده مقتول | ز تیغ پاک سیف الله مسلول
حسینی بضعه ابن الرضا ام | کنیز خامس آل عبا ام

بادشاہی عاشور خانہ

(حیدرآباد)

۱۰۰۱ھ میں جب کہ گولکنڈہ سے آکر حیدرآباد بسایا گیا تو سلطان محمد قلی قطب شاہ نے عاشور خانہ تعمیر کرانا شروع کیا جو آج تک بادشاہی عاشور خانے کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دولت خانہ شاہی کی ایک عمارت ہے جو خداداد محل کے متصل بنایا گیا جو موسی ندی کے کنارے کی طرف افضل دروازے کے نزدیک واقع ہے اس پر ساٹھ ہزار روپے صرف ہوئے اور ۱۰۰۲ھ میں اس کی تعمیر ختم ہوئی۔ اس زمانے کی عمارت میں سے اب صرف ایک دالان باقی رہ گیا ہے جس میں آج علم بٹھائے جاتے ہیں۔

اس دالان کو صدر دالان کہتے ہیں سامنے تین محرابیں ہیں اور اس کے کھمبے بنے ہیں بیچ کی محراب پر یہ کتبہ لکھا ہوا ہے۔

نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المؤمنین

غلام علی محمد قطب شاہ سنہ احدی والف (۱۰۰۱)

جس سے اس عمارت کی بنا کی تاریخ معلوم ہوتی ہے اسی دالان کی مغربی دیوار پر بھی ایک کتبے لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک :-

ان المساجد للہ فلا تدعو مع اللہ احدا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کو اپنی رعایا کا کس قدر خیال تھا اور دوسرا کتبہ جو اسی دیوار پر ہے اور جس میں عمارت کی تیاری کی تاریخ ۱۰۰۵ ہجری ملتی ہے یہ ہے :-

اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم۔ ابو المظفر محمد قلی قطب شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ۱۰۰۵ ہجری

خداداد محل اور عاشور خانہ کی عمارتوں کو جہاں علم رکھے جاتے تھے الاوہ کہتے تھے عشرے کے زمانے میں عاشور خانہ کی چھت کے اندرونی حصے پر سبز اور سیاہ مخمل کی چادر تانی جاتی تھی۔ صدر دالان میں چودہ معصوموں کے نام طلائی علم بٹھائے جاتے تھے جن پر جواہرات کا جڑاؤ کام اور قرآنی آیات کی تحریر تھی۔ علموں کے سامنے کافوری شمع اور فانوس میں جلتیں اور ساری عمارت میں دس ہزار کے قریب چراغ روشن رہتے تھے۔ عاشور خانے کو خوب سجایا جاتا تھا اور ہزارہا آدمی زیارت کو آیا کرتے تھے محمد قلی قطب شاہ بھی روزانہ یہاں آتے اور مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ محرم کا چاند دیکھتے ہی محمد قلی قطب شاہ سیاہ لباس پہن لیتے تھے اور یہی سیاہ بانا ہزاروں کی تعداد میں ملازموں کو بھی تقسیم کیا جاتا۔ شاہی حکم کی بنا پر بازاروں میں گوشت اور پان وغیرہ بیچنے کی مناہی کر دی جاتی۔ نقارخانوں میں جہاں نوبت کے اوقات میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی ایک سناٹا سا چھا جاتا اور سارا شہر سوگ بن جاتا۔ شاہی دسترخوان پر موسمی پھل پھلاری اور شربت سے

[illegible] جاتا ہے۔ بادشاہ سلامت جن کا دل اہلبیت کی محبت سے لبریز تھا عشرے کے زمانے سادہ کھانے کھاتے تو بھلا کس کی ہمت تھی کہ دسترخوان پر مزے دار کھانوں کی امید رکھتا۔

بادشاہ کی خیرات کھانے پلانے ہی کی حد تک نہ تھی۔ ہزاروں ہنوں سے فریبوں کو نہال کیا جاتا۔ بعضوں کا خیال ہے کہ عشرۂ محرم میں ہزار ہنوں اور پھر عین زیارت کے دن ایسی قدر رقم کی خیرات کی جاتی تھی جس سے ہزاروں غریبوں اور ساداتوں کی امداد ہوتی تھی۔ اس رقم کو نذر عاشوری کہتے تھے تعجب نہیں کہ یہ بارہ ہزار ہنوں کی تخصیص بارہ اماموںؑ کی مناسبت سے ہو۔ محمد قلی قطب شاہ کے نواسے سلطان عبداللہ قطب شاہ نے اندرونی دیوار پر لکڑی کے تختے جڑوائے جس پر ۱۰۶۱ھ میں ایک چینی نقاش سے نقاشی کا کام کروایا گیا تھا۔ آج اس عمارت کو بنے ساڑھے تین سو سال کے قریب ہوتے ہیں۔ عمارت کا بیشتر حصہ گر گیا۔ لیکن قدیم نقاشی جیسی کی ویسی ہی ہے اور اس رنگ میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ یہ کاشی کاری کام لاہور اور ملتان کی عمارتوں کی کاشی کاری سے بہتر ہے۔ صدر دالان کے شمالی، جنوبی اور مغربی دیواروں پر سلطان عبداللہ قطب شاہ کے نام کے کئی کتبے ہیں۔

قطب شاہی راج کے خاتمے کے ساتھ عاشور خانے پر بھی بلا آئی اور ایک عرصے تک یہاں گاڑی خانہ قایم رہا۔ لیکن زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ آصف جاہی بادشاہوں کی توجہ سے عاشور خانے کے دن پھرے نوازش علیخان شیدا نے نواب میر نظام علیخاں آصف جاہ ثانی کے حضور میں عرضی گذاری کہ گاڑی خانہ بڑھا کر سابق کے موافق یہاں پر علم بٹھائے جائیں۔ آصف جاہ ثانی کے حکم سے پھر یہاں علم بٹھائے جانے لگے اس کا مادہ تاریخ یہ ہے :-

چوں نظام الملک آصف منزلت | کردہ از مہر حسینؑ تو قیراو
ہست این قدسی مکان آن امام | کہ بغفران آمدہ تطہیراو
گفت ہاتف سال تاریخ چنین | کردہ آصف جاہ تعمیراو

۱۱۷۸ھ
۱۷۶۴ء

یہ کتبہ دوسرے دالان کے مغربی دیوار پر ہے۔ اکثر علم آصف جاہ ثانی کے زمانے کے ہیں۔ ان کی تعداد سات ہے ان میں سے پانچ پنجرسی اور دو چاندی کے ہیں ان پنجرسی علموں میں سے ایک سب سے بڑا ہے جس کو سب کے بیچ میں بٹھاتے ہیں اس پر اماموںؑ کے نام درج ہیں۔ اور ان کی تیاری کی تاریخ ۱۱۸۲ھ لکھی ہے ان کے دونوں بازو دو دو پنجرسی علم رہتے ہیں جو کسی قدر چھوٹے ہیں۔ صدر علم کے سامنے چاندی کے دو بہت چھوٹے علم بٹھائے جاتے ہیں۔

عاشور خانہ مرمت سے تیار کیا گیا۔ اس عمارت کے اطراف دیوار بندی کی گئی جس کے جنوبی رخ میں ایک پھاٹک لگایا گیا صدر دالان کی چھت بنائی گئی ہے

حسینی مسلک

(علامہ نجم آفندی)

سبطِ نبیؐ سے دینِ خدا کا قیام ہے
کلمہ حسینؑ کا ہے محمدؐ کا نام ہے

نے ماتمِ حسینؑ سحر ہے نہ شام ہے
جس روز یہ تمام ہے دنیا تمام ہے

دریا پہ کون تیر جری تشنہ کام ہے
دنیا پکارتی ہے وفا اس کا نام ہے

یثرب سے کربلا تو کبھی کربلا سے شام
راہِ خدا میں قافلہ تیز گام ہے

لاکھوں ہیں ایک سمت بہتر ہیں اک طرف
اے کربلا یہ جنگ ہے یا قتلِ عام ہے

اللہ رے حفاظتِ اسلام کی مہم
صدقے شبابِ اکبرؑ عالی مقام ہے

اپنی طرف سے چھیڑ نہ اپنی طرف سے جنگ
یہ مسلکِ حسینؑ علیہ السلام ہے

ذلت کی زندگی نہ ہو عزت کی موت ہو
یہ تاجدارِ کرب و بلا کا پیام ہے

نفسِ رسولؐ اُس کی رضا تک پہنچ گیا
سمجھے تھے ہم کہ راہِ خدا نا تمام ہے

اشکِ غمِ حسینؑ میں ہے لطفِ زندگی
رونا اگر نہ آئے تو جینا حرام ہے

تقلید میری ہوتی ہے اہلِ سخن میں نجم
چھایا ہوا دلوں پہ یہ طرزِ کلام ہے

اس کے سامنے اور دو دالان تعمیر کئے گئے۔ ہر ایک میں پانچ محرابیں ہیں۔ ان کے کھمبے اکھنڈ لکڑی کے ہیں۔ ان کی چھتوں پر بھی لکڑی جڑی گئی ہے۔ اس کے سامنے نوبت خانہ اور گھڑیال گھر بنایا گیا ان دونوں کے درمیان ایک بڑا صحن ہے۔ جس کے بیچوں بیچ ایک الاوہ بھی بنا ہوا ہے۔ اس صحن کے شرقی و غربی بازو دو چھوٹے چھوٹے دالان ہیں ان میں بھی عشرہ شریف میں علم بٹھائے جاتے ہیں۔ خورشید آتے جو یہاں کے مجاور تھے اماوات کے طور پر تاریخ نکالی تھی۔ "یا سبب فیض امام عالیان" مادہ تاریخ ہے ۱۱۶۵ھ

سنہ ۱۲۵۳ھ میں بنوایا گیا اور اس پر نقش بھی کروایا۔ اس کی تاریخ اس کتبہ سے نکلتی ہے ۱۸۳۴ء

بہ احیائے طرازان مکان موبہ کہ بود
در دل خسرف اسفاتو جوانی کرد
عہد صفحاہ ثانی آں شاہ دکن
لا مکان ... ہاکرد و تعمیر کرد
نواب سیف ... بہادر نے مرثیہ

بھی نہیں کیا بلکہ عاشور خانے کے اخراجات کے سلسلے بارہ ہزار سالانہ کی جاگیر بھی منظور فرمادی۔ نوبت نقار اور گھڑی گھنٹے کا انتظام اس کے علاوہ تھا۔ محرم کی ساتویں کو خود تشریف لاتے اور چراغاں کی بہار دیکھتے اس کے بعد یہی رسم پڑ گئی چنانچہ نواب سکندر جاہ نواب ناصر الدولہ اور حضرت غفران مکان اس تاریخ کو عاشور خانے میں زیارت کے لئے تشریف لاکر وعظ اور مرثیے سنا کرتے تھے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر کے زمانے میں خاص طور پر روشنی کی غرض سے دو ہزار روپیے سالانہ بحالی اور عاشور خانہ کو عنایت ہونے لگے۔ روشنی کا خاص انتظام کیا گیا ہانڈیاں تیار ہوئیں جن میں گلاس روشن کئے جانے اور بتیاں بھی جلائی جاتی تھیں۔ یہ مدہم روشنی بھی عجیب بہار دیتی تھی۔ ابر ک کے منڈوے اور فرشی جھاڑ بھی روشن کئے جاتے تھے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر نے ناموں کے سامنے روشنی کرنے کے لئے فرانس کے بنے ہوئے نہایت خوبصورت دو فرشی بلور ین درخت بھی روانہ کئے۔

سنہ ۱۳۰۹ھ میں نواب میر محبوب علی خاں بہادر غفران مکان کے زمانے میں موسیٰ کو طغیانی آئی اور پانی عاشور خانے میں بھر گیا لیکن اس عمارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس زمانے میں عشرے میں روز آنہ چالیس سیر کی کھچڑی تقسیم ہوتی تھی لیکن ۸ تاریخ کو عام طور پر بریانی کھلائی جاتی تھی۔

بعد سے حضور اعلیحضرت نواب میر عثمان علی خاں بہادر کے زمانے میں پرندوں سے حفاظت کرنے کے لئے جالی لگائی گئی اور اس کے سامنے کا کچھ حصہ جس میں حوض ہے منڈیریں اٹھا کر چھوٹا کر دیا گیا۔ رعایا کی سہولت کا خیال رکھتے ہوئے اسی مقام پر شامیانہ تانا جاتا ہے۔ صحن کے شمالی حصہ میں ... کا ایک ڈھالیہ بنا ہوا ہے۔ جس میں ایک ہراج خانہ ہے۔ عشرے کے زمانے میں ہراج خانہ خالی کردیا جاتا ہے۔ جب سے بجلی کا دور دورہ شروع ہوا پرانی قسم کی روشنی کی جگہ بجلی کے قمقمے روشن ہونے لگے۔ آج کل طالب الدولہ اور لشکر جنگ بہادر مرحوم اور اعتصام الملک عرض بیگی کے علم بھی یہیں بٹھائے جاتے ہیں۔ عشرہ شریف میں یہاں خوب چہل پہل رہتی ہے اور ہزارہا آدمی دور دور کے گاؤں سے آکر زیارت کرتے ہیں۔ اس عمارت سے باہر سڑک کی دوسری طرف دوکانیں لگتی ہیں اور بچوں کے لئے کھیل کود کے سامان مثلاً جھولے وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔ ہر سال ساتویں محرم کو اعلیحضرت مع متعلقات مبارک یہاں تشریف لاکر زیارت کرتے ہیں۔

سلام

از عالیجناب نواب معین یار جنگ بہادر دام اقبالہ

زیست کا حاصل ولائے حیدرؑ کرار ہے
خلد ان کی دوستی آنکی عداوت نار ہے

کاش اڑجاتا دھواں بنکر یہ آب علقمہ
تشنہ لب دیتا ہے جاں کوثر کا جو مختار ہے

شاہ فرمانے لگے جب حرؑ نے چاہا اذن جنگ
بھائی تو مہمان ہے مرنے پہ کیوں تیار ہے

قطعہ
زین جب عباسؑ آئے شامیوں نے یہ کہا
سارے لشکر کیلئے کافی یہی جرار ہے

ہم لڑیں عباسؑ سے اتنی سکت ہم میں کہاں
دبدبہ ان کا مثال حیدرؑ کرار ہے

لافتیٰ جسکی صفت ہے اس کا بیٹا ہے یہ شیر
کٹتے ہیں جبرئیلؑ کے پر جس سے یہ تلوار ہے

آگ کے شعلے جو بھڑکے رو کے زینبؑ نے کہا
ہائے اس خیمہ کے اندر عابدؑ بیمار ہے

پھر رہا ہے آنکھوں میں نقشہ شب عاشور کا
ذرہ ذرہ کربلا کا آج تک بیدار ہے

بیچ کر نفس اپنا جس نے مول لی حق کی رضا
حق تو یہ ہے بس وہی کونین کا مختار ہے

یا حسینؑ ابن علیؑ میری مدد کو آیئے
آپ ہی کا ہے نعیمؔ آور رموز افکار ہے

حالات شہدائے کربلا میں مبسوط و معتبر کتاب نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب عربی میں من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی جس کا ترجمہ مولوی سید تصدق حسین صاحب مرحوم ابن علامہ کنتوری طالب ثراہ نے سلیس اردو میں کیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ اور تمام شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل اور صحیح حالات درج ہیں۔ انصار حسینی کے حالات میں اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحہ قیمت ع
کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد
(سے طلب فرمایئے)

تبرکات

از جناب سرکار صدر الملۃ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ و سرپرست دائرۃ الاشاعۃ نوگانواں سادات ضلع مرادآباد (یو۔پی)۔

جناب صدر الملۃ سے دنیا کا تعارف بحیثیت ایک عالم جید کے ہے لیکن ہم آپ کا تعارف اس خاص نمبر میں شاعر سرکار اہلبیت کی حیثیت سے بھی کراتے ہیں۔ خاص انتخاب محرم نمبر کیلئے بیشک۔ ایک عالم اور مجتہد کا شاعر ہونا کوئی ایسا امر نہیں کہ اس کو اہم ذریعہ تعارف سمجھا جائے لیکن سرکار اہلبیت کا شاعر ہونا زیادہ سے زیادہ بلند ہستی کیلئے بھی سرمایۂ صد افتخار ہے۔ لہذا ہم ممدوح کے چند نوحے ذریعہ اخبار انتخاب کرتے ہیں جو ہم نے بغرض اشاعت حاصل کئے ہیں انشاء اللہ ناظرین کو اس امر کی تصدیق ہوگی کہ کلام کی بلندی و رفعت۔ کما حقہ شاعری اور جلالت معانی کے اعتبار سے آپ کا مرتبہ اس میدان میں بھی وہی ہے جس کی توقع ہو سکتی ہے فقط "مدیر"

سند بخشش کی ملتی ہے غم سبط پیمبرؐ میں

سند بخشش کی ملتی ہے غم سبط پیمبرؐ میں ؛ وہ سر طوبیٰ سے بھی اونچا ہے جو سودا ہو تیرے سر میں
اٹھا دو یا علیؑ کہہ کر حوادث کی سیری میں ؛ صفت آئی علیؑ کی نہیں ، زور سر صرصر میں
سوال آب بچہ کے تئے شبیرؑ کرتے ہیں ؛ قیامت کا تلاطم ہو بپا تسنیم و کوثر میں
ذرہ دیکھیں و کتنے رنگ مظلومی جو بڑھا ہے ؛ لہو اصغرؑ کا شہ کو چہرہ و ریش مطہر میں
سنبھل اے ارض میدان ہوشیار اے قلعہ گردوں ؛ علیؑ کی تیغ آئی قبضۂ سبط پیمبرؐ میں
جو دیکھا اشک افشاں نوک نیزہ پر سر شہ کو ؛ تو جان ہی پڑ گئی زینبؑ کو دربار ستمگر میں

سلف نے بھی شرف سمجھا ہے منظر نوحہ گوئی کو
کہ ذکر شاہ یوں بھی ہوتا آیا ہے مرے گھر میں

بیکفن بھائی بہن محتاج چادر کے لئے

بے ردائی اے یہ فلک آل پیمبرؐ کے لئے ؛ سارا پانی عابدؑ بیمار و مضطر کے لئے
بڑھ چلے اشکوں سے سیلاب چشم عزادار حسینؑ ؛ ہے یہ پیاسا نہ پیا جام کوثر کے لئے
ہٹ گئیں فوجیں رسالے چھٹ گئے خود ہٹ گئی ؛ صاف ہے میدان عباسؑ دلاور کیلئے
ہاتھ اٹھا کر باپ کو کرلیں علی اکبرؑ سلام ؛ دو دم جائے کلیجہ کا جو دم بھر کے لئے
مر گیا بے شیر خیمہ میں اندھیرا ہو گیا ؛ ہائے وہ بچہ جو تھا محبوب گھر بھر کے لئے
ایک تصویر شفاعت کے ہے دو رخ دیکھئے ؛ بے کفن بھائی بہن محتاج چادر کے لئے
نوک نیزہ پر سر کیا دیکھا کہ زینبؑ رو پڑی ہائے ؛ ہو گئیں تیار دربار ستمگر کے لئے

اتنے ہی زخم آئے منظر قلب پیغمبرؐ میں ہائے
جتنے بوسے تیغ کیں نے حلق سرور کے لئے

حسینؑ بن علیؑ کے نام سے تقدیر پھرتی ہے

سواری حرؑ کی سوئے لشکر شبیرؑ پھرتی ہے ؛ کہ جیسے مرد نیک انجام کی تقدیر پھرتی ہے
سیاہ شام کے پہرے تھے لیکن حرؑ نکل آیا ؛ الٹ جاتی ہے ہر تدبیر جب تقدیر پھرتی ہے
شہادت بول اٹھی ان کی ہمت انکی ہمت ہے ؛ زباں پر نام حق ہے حلق پر شمشیر پھرتی ہے
بلا کے بن میں شہ نے لاش حرؑ کی کہاں سونپی ؛ مجلس میں لحد کے ماں درد گیر پھرتی ہے
یہ پچھلی رات میں کس کی صدا آتی ہے خیمہ سے ؛ علی اصغرؑ نگاہوں میں تیری تصویر پھرتی ہے
قدمبوسی مولا میں رہے کچھ فکر راحت بھی ؛ تیری تقدیر اب اے حلقۂ زنجیر پھرتی ہے

یہ کس بیکس نے کس عالم میں پہلی تھی صدا جانے ؛ کہ جو شور گریہ آج تک زنجیر پھرتی ہے
حرم میں آگے آگے پیچھے پیچھے سر شہ دیں کا ؛ جدھر قرآن جاتا ہو ادھر تفسیر پھرتی ہے

یہ نام پاک منظر ہر گھڑی ورد زباں رکھو
حسینؑ بن علیؑ کے نام سے تقدیر پھرتی ہے

از خامۂ محمد علی مرزا نسیم نبیرہ نواب ناظم الدولہ مرحوم رئیس مچھلی بندر

ہے دید فی شبیرؑ کے انصار کا عالم ؛ چہروں سے عیاں جذبۂ ایثار کا عالم
وہ کفر پہ ہنستی ہوئی چہروں کی بشاشت ؛ تیور میں نبی زادے کی تلوار کا عالم
آنکھوں میں خوشی سے وہ چھلکتے ہوئے آنسو ؛ نظروں سے عیاں بارش انوار کا عالم
چھائے ہوئے ہر چار طرف ڈھالوں کے بادل ؛ بارش کی طرح تیروں کی بوچھار کا عالم
مظلوم کی ہر آہ میں اک قہر کی بجلی ؛ بجلی میں مگر ابر شرربار کا عالم
شبیرؑ کو گھیرے ہوئے اک کفر کی دنیا ؛ ہر چار طرف نور کے اک نار کا عالم
گردش میں عیاں جنبش ابرو کے ستارے ؛ اے کرب و بلا یہ تیری رفتار کا عالم
ہر ایک کو آب دم شمشیر کی خواہش ؛ جیسے لب کوثر کسی مےخوار کا عالم
شمشیر کے دامن کی ہوا نیند کا جھونکا ؛ اس نیند میں اک فطرت بیدار کا عالم
ہر گام پہ راضی بہ رضا شاہ رہی ہمت ؛ جیسے کسی رحمت کے خریدار کا عالم
اسلام کی بستی ہوئی دنیا کا مرقع ؛ شبیرؑ کے اجڑے ہوئے گھربار کا عالم
وہ حرؑ کی طرف دوڑتی شبیرؑ کی نظریں ؛ جیسے کرم ایزد غفار کا عالم
اسلام کی قیمت کا درخشندہ ستارہ ؛ نیزہ پہ وہ فرق شہ ابرار کا عالم
ہر درد کو سجادؑ کے سجاد ہی جانے ؛ بیمار ہی جانے کسی بیمار کا عالم
شمشیر کے دامن میں شہ دیں کے وہ لاشے ؛ کانٹوں پہ مہکتے ہوئے گلزار کا عالم
شبیرؑ کی رخصت طلبی اور بہن سے ؛ مایوس نگاہوں میں وہ اقرار کا عالم
شبیرؑ کی گردن میں وہ بے شیر کی باہیں ؛ جیسے کسی مرجھائے ہوئے ہار کا عالم

جنت تیری جاگیر نسیم سخن آرا
شبیرؑ کی دنیا تیرے اشعار کا عالم

سلام

درد و غم رنج و الم کی بولتی تصویر ہے ؛ اک مجسم کربلا سر تا قدم شبیرؑ ہے
کیا ہے زینبؑ کربلا کے درد کی تفسیر ہے ؛ مختصر یہ ہے غم شبیرؑ کی تصویر ہے
غم کا نیزہ ہے جگر میں۔ دل میں غم کا تیر ہے ؛ ہر نفس شبیرؑ کو اب خنجر کی شمشیر ہے
جو بلند اب تک جہاں میں نعرۂ تکبیر ہے ؛ یہ حسینؑ ابن علیؑ کے خون کی تاثیر ہے
کس غضب کا پیار ہے ذبح ہوتے ہیں حسینؑ ؛ شمر سینے پر سرہانے زینبؑ دلگیر ہے
اس قدر بھائی کی آنکھوں میں سما ہیں حسینؑ ؛ آنکھ کی ہر ایک پتلی شاہ کی تصویر ہے
ہلتے ہیں اصغرؑ کے لب ہلچل ہے فوج شام میں ؛ بے زباں کی خامشی تقریر ہی تقریر ہے
طوق و بیڑی کے نشاں کیا ہیں تن سجادؑ پر ؛ داستان صبر و تسلیم و رضا تحریر ہے
دیکھتی ہے نبض ہر دم ہتھکڑی سجادؑ کی ؛ پاؤں سے بیمار کے لپٹی ہوئی زنجیر ہے
نوک نیزہ پر بھی قرآں کی تلاوت دیکھنا ؛ منبر شبیرؑ گویا ہے نیزۂ شبیرؑ ہے
خون سرور سرخی فرد شفاعت بن گیا ؛ فاطمہؑ کے دودھ میں اللہ کیا تاثیر ہے
ثانیٔ زہراؑ کی چادر چھن گئی دربار میں ؛ پردۂ عصمت ابھی خود اب چادر تطہیر ہے

اپنے آنسو مرہم زخم جگر ہیں اے نسیم
درد دل اپنا سکون حضرت شبیرؑ ہے

فرط معرفت اور جوش ایمان

زیر قلم عالیجناب صدر الافاضل مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب دام ظلہ مجتہد سرپرست دائرۃ الاشاعت لوگانوں مرادآباد یوپی

یوں تو ہم لوگ عموماً حسینؑ و انصار حسینؑ کے کارناموں سے صرف ایک گریہ و بکا کا ہی سبق لیتے ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ اس سلسلہ میں گریہ و بکا کا بڑا مرتبہ اس پر مرتب و جوب جنت مسلم اس کے فیوض و برکات ثابت ہیں ان لوگوں میں سے نہیں جو نزاکت فہمی یا دلی الجھن یا اپنی مصلحتوں کی بدولت شیعوں کو رونے پیٹنے کے طعنے دیتے رہتے ہیں تنظیم و اصلاح و تہذیب کی طرف لانے کے آواز بلند کیا کرتے ہیں ان کے لئے طرح طرح کے نام تجویز کرکے۔ گریہ و بکا کو قطعاً لغو و مہمل ٹھیرائے ہوئے ان کو نئی روشنی میں لانے کی مساعی لاحاصل کرتے رہتے ہیں اور اس میں زیادہ تر وہ لوگ ہیں جن کے عقائد و اقوال یہ ہوتے ہیں کہ اب نماز روزے کی ضرورت نہیں اب کچھ کرنے کا زمانہ ہے اب خمس و زکوٰۃ کے دن نہیں ہیں۔ بلکہ میدان عمل میں اترنے کا وقت ہے۔ اب رونے پیٹنے سے کام نہیں چلتا بلکہ کچھ کرنے کا موقع ہے غرض وہ اسی طرح گن گن کر تمام اعمال کو تو یوں مستثنیٰ کر دیتے ہیں اور پھر ہر فقرہ کے آخر میں کہتے جاتے ہیں کہ عمل کا وقت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسے اشخاص اصلاح کے پردے میں مذہب و مذہبیات کے دشمن ہیں باوجود اس کے کہ اپنی صورتوں پر سے مردانہ علامات کو یک قلم دور کر دیا ہے اور حد مقابل تحیر ہے کہ انہیں مرد سمجھیں یا عورت پھر بھی یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ شیعہ رونے روتے بزدل ہو گئے ہیں خیر ان تمام موضوعات میں سے ہر موضوع اپنے مقام پر تفصیل طلب ہے انشاء اللہ العزیز کسی وقت مدریجاً کچھ لکھنا شروع کروں گا سردست تو یہ عرض کرنا ہے کہ گریہ و بکا کی عظمت و جلالت اہمیت و ملوم رتبت میں دم مارنا گناہ ہے لیکن حسینؑ اور انصار حسینؑ کے کارنامے ہمارے لئے اخلاق و تعلیمات کو صرف ایک امر میں محدود کر دینا بھی جرم ہے بلکہ بہتر ان میں اور مہتم بالشان ایسی پر مفاد و پر اسرار

با عظمت و جلالت مصالح و تعلیمات موجود ہیں کہ اگر ان سب سے فائدہ اٹھایا جائے اور انہی کے پہلو بہ پہلو گریہ و بکا کو بھی اس کی منزل میں رکھا جائے تو یہ کمال مذہب اور تکمیل حقیقت و حکمت کا سبب ہو لیکن جب کسی قوم کی پستی کے دن آتے ہیں تو اختلافات زیادہ ہو جایا کرتے ہیں جب

اس قسم کے جدید نام جہاد [illegible] کو [illegible] جاتا ہے اور رسالے کے خیالات

نقتوں کو رد کیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے سادہ لوح شیعہ کہتے ہیں کہ جناب ہیں ان حضرات سے کیا نسبت وہ یا امام یا امام زادے یا امام کے خاص صحبت یافتہ ہم سے ان ہی کے نقش قدم پر کیونکر چلا جا سکتا ہمارے اعمال ان کے اعمال کو کیا پہنچ سکتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جناب والا مذہب آپ سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ آپ ریاضت و مشقت اور فعل و عمل میں بالکل انکی مثل ہو جائیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ آپ اپنی ہستی و بضاعت کے موافق

ان کا اتباع و امتثال کریں اور خود انکی طرح نہیں ہو سکتے تو ان کے غلاموں اور دور ہی کے ان کی شکل ہونے کی ہی کوشش کریں اگر علی و اولاد علی اور حسین و اولاد حسین کے نقش قدم پر نہیں چل سکتے تو کم سے کم فرزندان مسلم کے قیدخانہ کے نگہبان کی معرفت و محبت کے اتباع میں ہی جد و جہد کیجئے پھر دیکھئے کہ اصلاح و تنظیم خوش قسمتی و خوش

بختی آپ کے زیر قدم آتی ہے یا نہیں اس نگہبان کا نام شکور تھا اور ابن زیاد کی طرف سے اس محبس کی حفاظت اس کی سپرد تھی جسمیں نور دیدگان مسلم محبوس تھے اس لئے حاکم کے حکم کی مخالفت میں یقیناً اسے جان کا خوف تھا مگر جب اسے معلوم ہوا کہ یہ بچے خاندان رسالت سے ہیں اور ان کی ہمدردی مقتضائے ایمان بلکہ تقاضائے انسانیت ہے۔ تو رات کے وقت راہ قادسیہ پر لاکر ان کو رہا کر دیا اور اپنی انگشتر دیکر کہا کہ یہ میری نشانی ہے جب

تم قادسیہ پہنچنا تو اس کے ذریعہ سے میرے بھائی کی خدمات حاصل کرنا وہ تمہیں مدینہ پہنچا دیگا یہ کہکر وہاں سے واپس آیا اب ملاحظہ ہو کہ اس نے اور کیا کیا اپنی تعلیمات کے اثرات چھوڑے کیا کیا حق گوئی کے درس دیئے اور کیونکر یہ دکھایا کہ جوش ایمان مذہب و بدبۂ سلطنت سے بھی نہ دبنا چاہیئے ابن زیاد کو جب فرزندان مسلم کے گم ہونے کا حال معلوم ہوا تو اس نے شکور کو طلب کیا یہ دربار میں پہنچا ابن زیاد نے پوچھا کہ فرزندان مسلم کیا ہوئے کہا میں نے ان کو راہ خدا میں آزاد کر دیا کہا تو مجھ سے نہیں ڈرا جواب دیا مجھے سوائے خدا کے کسی کا ڈر نہیں اے ابن زیاد ان کے باپ کو تو تو نے انتہائی مظالم کے ساتھ قتل کر دیا۔ اب بچوں سے کیا چاہتا ہے ابن زیاد نے کہا اب میں تیرے قتل کا حکم دیتا ہوں کہا مجھے اس سر کی ضرورت نہیں جو راہ مصطفےٰ میں قربان نہو حکم دیا کہ شکور کو پانچسو تازیانہ لگاؤ اب یہاں سے شکور کے رسوخ اعتقاد اور کمال ایمان سے مزید سبق حاصل کیجئے پہلے ہی تازیانہ پر شکور نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری ضرب پر کہا خدایا مجھے صبر عنایت فرما تیسری مرتبہ کہا خدایا گواہ رہنا کہ یہ بدکردار مجھے محبت آل رسولؐ پر مار ڈالتے ہیں چوتھی اور پانچویں مرتبہ کہا یاالٰہا مجھے محمدؐ و آل محمدؐ کے پاس پہنچا دے یہ کہکر خموشی اختیار کی جب پانچسو تازیانے تمام ہوئے تو کہا کہ مجھے پانی پلاؤ ابن زیاد نے کہا کہ اسے پیاسا قتل کر دے گا لیکن عمرو بن حارث نے سفارش کرکے شکور کو چھڑایا اور گھر لاکر علاج کیا مگر جانبری نہو سکی آخرکار ہمارے لئے اخلاق و عقائد کمال ایمان و معرفت اور محبت محمدؐ و آل محمدؐ کا آئینہ بن کر وفات پائی۔ اگر ان حالات پر غور کرتے ہوئے ہم دوستی و اصلاح کی کوشش کریں تو ہم بھی دنیا کے لئے کمال و عروج اور فلاح و نجات کا آئینہ بن سکتے ہیں۔

نوحہ

از جناب تابش صاحب رامپوری

شبیر تیری تشنہ لبی کام کر گئی
سرسبز کشت مذہب اسلام کر گئی
شمشیر صبر شہ سر باطل کو کاٹ کر
امت کی مغفرت کا سر انجام کر گئی
مظلومی حسینؑ کی طاقت نہ پوچھئے
دنیا نہ کر سکی جسے وہ کام کر گئی
بے چادری بنت علیؑ شہر شہر میں
ابن علیؑ کا فیض عمل عام کر گئی
تابش حد جفا و ستم سب نے دیکھ لی
بے شیر کی وہ خندہ زنی کام کر گئی

حیدرآباد کا محرم

(ساٹھ سال قبل)؎

اسلامی سال کا آغاز عالم اسلام کے لئے ہر سال اپنے ساتھ قیامت لاتا ہے اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قیامت بھی ان ہی دنوں میں برپا کی جائے گی مگر حیدرآباد کی دنیا پر اگلے زمانوں میں مسلسل چار سو سال تک ہلال محرم عجیب عجیب تماشے لئے آتا تھا۔ ادھر افق پر چاند نظر پڑا علم مبارک سارے شہر میں امام عالی مقام اور شہدائے کربلا علیہم السلام کے نام نامی پر ایستادہ کئے جاتے۔ ذی حجہ کے اواخر ہی سے سارے انتظامات شروع ہوجاتے چاند رات کو سب سے پہلے شہر میں بی بی کا علم حسینی علم اور نعل صاحب ایستادہ ہوتے سرکار کی طرف سے حضور پرنور کی سلامتی کا "سہرہ گل" حسینی علم میں لے جاکر چڑھایا جاتا اسی تاریخ دو پہر رات کو ایک ہندو عورت کا بھی سہرہ بڑے تزک و احتشام سے داخل ہوتا جس کے آگے نشان کا ہاتھی ہوتا پیچھے ایک فوج کثیر ہوتی خود یہ عورت بہ اعتقاد تمام غسل کرکے معطر ہوتی سبز لباس پہنے ربور زیب بدن کئے تربالوں سے جن سے پانی ٹپکتا ہوا سر پر سہرہ کی کشتی لئے برہنہ پیر مخلوق کے ہجوم کے ساتھ داخل عاشور خانہ حسینی علم ہوتی۔ شربت کی "ٹھلیاں" (سبو چہ گلی) اور نیاز کی دیگیں لائی جاتی سہرہ باندھنے کے بعد فاتحہ خوانی ہوتی کھانا اور شربت تقسیم ہوتا۔

غرۂ محرم سے دسویں تک حیدرآباد کے اکثر امیر و غریب اعلیٰ و ادنیٰ بچے اور بوڑھے سب ہی سبز و سیاہ لباس پہنتے بازوؤں اور گلے میں آٹیاں (سیلی) ڈھٹیاں باندھتے تھے کہ آج تک اسی طریقہ کی تکمیل کو اہل دکن فقیر بننا یا فقیری کہتے ہیں بعضوں نے اس رسم میں کچھ عجیب عجیب ڈھنگ اختیار کر رکھے تھے اور مختلف جماعتوں اور جتھوں نے اپنے لئے خاص وضعیں مخصوص کر رکھی تھیں اس قسم کے لباس پہنے والوں میں دنیا صاحب نامی ایک پہلوان مشہور تھا جس کی "تعلیم" محلہ مغلپورہ میں واقع تھی ان لوگوں کا قاعدہ یہ تھا کہ ساتویں محرم کو ہر محلے کے فقیر جو اس سے وابستگی رکھتے اس کے یہاں آکر جمع ہوتے آدھی رات کے وقت ان سب کا جلوس نکلتا جس کے آگے نشان کا ہاتھی ہوتا اور ہر فقیر کے سر پر آفتابیاں ہوتیں ہر محلہ کی آفتابی اور لباس میں فرق تھا کوئی شخص ایک دوسرے کے لباس کی نقل اتارنے کا مجاز نہ تھا محلہ دار فقیروں اور انکے لباسوں وغیرہ کا ایک رجسٹر ان کے سرگروہ کے پاس موجود رہتا جس کی رو سے کسی کو تبدیلی کی مجال نہ تھی اس "تعلیم" میں ہر جماعت اور ہر ٹکڑی کیلئے مقامات مخصوص تھے وہ وہیں آکر ٹھیرتی جب یہ فقراء کی جماعت پوری اکٹھی ہوجاتی تو لوگ جلوس کی شکل میں نکلتے مہاراجہ چندو لال کی ڈیوڑھی میں آتے ان کے پاس سے ان فقیروں کے لئے ایک سو ایک روپے نقد اور سبز بنارسی رومال عطا ہوتا پھر یہاں سے یہ اسی طرح صف بہ صف منقبت پڑھتے اور عنبر پاشی کرتے بڑے بڑے راستوں سے گزرتے پنج محلہ کے پاس برآمدگاہ حضور پرنور کے نیچے آتے قدیم دستور کے موافق ایک سو پچیس روپے سرفراز ہوتے ان کا جلوس گشت لگاتا دن میں چار مینار پہنچتا تھا اگر کبھی منقبت خوانی میں "بھاجم جوانی" کی جاتی تو ایک عجیب مصیبت ٹوٹ پڑتی جہاں کہیں ایسی صورت پیش آتی۔ ان فقراء کی ٹکڑیاں گھنٹوں وہیں ٹھیری منقبتی مناظرہ کرتی۔ ان لوگوں کے پاس کرسیاں اور کھانے پینے کا بھی سامان ساتھ ہوتا تھا۔ کرسیوں پر جم کر بیٹھ جاتے اور اس منقبت خوانی کے مجادلہ میں تصفیہ سبقت (یعنی ہار جیت) کے بغیر اٹھنے کا نام تک نہ لیتے تھے ایسے موقعوں پر جب ان کا سرگروہ آتا اور تصفیہ کرتا تو یہ لوگ اپنا اپنا رستہ لیتے۔ اس منظر کو دیکھنے کے لئے ہزاروں آدمی گلیوں دکانوں اور بالاخانوں پر جمع ہوا کرتے فقراء کی یہ جماعت حسینی علم کے پاس ایک چھوٹے سے "ٹیک" پر جھنڈا (؟) ہوتی جہاں سبز جھنڈا لہراتا تھا یہاں پہنچ کر فاتحہ خوانی کرتی اور رخصت ہوجاتی تھی۔

یہاں سے لوٹتے وقت میر دلاور علی بلہار اور برہان صاحب (جو کہ مرشد زادہ منور الملک بہادر کے استاد زادے تھے اور منقبت خوانی و عشق گوئی میں کمال رکھتے تھے) ان ہر دو کے شاگردوں کے درمیان عشق خوانی کا مقابلہ ہوا کرتا تھا بلند آوازوں اور سریلی لحنوں میں ایک دوسرے پر گویا "پل پڑتے تھے" ان دونو استادوں کے دو ہزار شاگرد تھے جو اس معرکۂ عشق خوانی میں تیغ زبان کھینچے دست و گریبان نظر آتے تھے عشق گوئی سے ایسے اشعار مراد ہوتے جن میں شہدائے کربلا کی مدح اور ان کے حالات عشقیہ الفاظ میں بیان کئے گئے ہوں۔

آٹھویں محرم کی شب میں اس سے زیادہ عجیب و غریب منظر فتح دروازہ کے قریب ملھٹر کی تعلیم میں واقعی دید کے قابل ہوا کرتا تھا۔ لکھا ہے کہ ملھٹر نامی ایک شخص سلطان عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں پیادوں کا سرگروہ تھا اس نے اس تعلیم کی بنا ڈالی تھی کہتے ہیں کہ یہاں اس رات چودہ پندرہ سال کی عمر کے قریب قریب ڈیڑھ سو لڑکے جمع کئے جاتے جنھیں بنارسی مطلا لباس پہنایا جاتا کلابتونی منرق رومال اوڑھائے جاتے سنہری مسالے کے ڈوپٹے بنارسی و زریں کرتیاں زیب بدن کرائی جاتی۔ گویا یہ منتخب نوخیز بچے امام مظلوم کی یاد میں فقیر بنائے جاتے تھے اس نظارے کا سماں کچھ نہ پوچھئے کہ کیا ہوتا ہوگا۔ یہ نوجوان بچوں کا گروہ کا گروہ جن کی جوانیاں ہی عقل و ہوش کا دامن چاک کرتی ہوں اس رنگ میں اور ایسے زمانہ پر تکلف لباسوں میں فقیری بھیس کا خواہ نہ خواہ ڈنکا بجاتے ہوئے نکلتی ہوں گی تو کیا کچھ نہ ہوتا ہوگا۔

زیورات بھی پہنے ہوتے تھے اور نہایت خوش الحانی کے ساتھ منقبت پڑھتے نکلتے آتش بازی چھوٹتی اور زبردست روشنی کی جاتی تھی پچھلی رات کو ان کا جلوس جب دولت خانہ کے پاس پہنچتا تو حسب معمول ڈیڑھ ہزار روپے سرفراز ہوتا

؎ یہ مضمون گلزار آصفیہ مؤلفہ مولوی غلام حسین خاں سے ماخوذ ہے۔

سلام

از عالیجناب مولوی سید محمد علی صاحب مسرور حیدرآبادی

دیکھتے ہیں شاہِ دیں مرگِ جواں بیٹھے ہوئے ÷ دے رہی ہیں صبر کا یوں امتحاں بیٹھے ہوئے
ساتھ دینے کیوں آتے ہیں جنت سے وہاں ÷ جا بجا مومن شہ کو روتے ہیں جہاں بیٹھے ہوئے
ہو رہی ہیں نصب خیمے وعدہ گہ پر آ چکے ÷ کھینچتے ہیں شاہ قبروں کے نشاں بیٹھے ہوئے
کہتی تھی صغرا کہ بابا نے کیا اب تک نہ یاد ÷ گنتے ہیں ہم ہجر کی گھڑیاں یہاں بیٹھے ہوئے
توڑتے ہیں دم علی اکبرؑ حرم ہیں دم بخود ÷ دیکھتے ہیں غور سے زخم سناں بیٹھے ہوئے
بے کفن ہے دھوپ میں لاش سلیمان رسول ÷ روتے ہیں شاخوں پہ مرغان جناں بیٹھے ہوئے
کہتے تھے سجادؑ اٹھے خلق سے سب اقربا ÷ رہ گئے دل کی طرح ہم ناتواں بیٹھے ہوئے
مر چکے شبیرؑ خیمے جل چکے رات آ گئی ÷ سر کھلے قیدی ہیں زیر آسماں بیٹھے ہوئے
حال پر سجادؑ کے روتے ہیں چھالے پھوٹ کر ÷ کھینچتے ہیں پاؤں سے کانٹے جہاں بیٹھے ہوئے
شام تک وہ جائیں لیکر زیور آہن کا بار ÷ جن کو مشکل ہو اٹھانا بیڑیاں بیٹھے ہوئے
کر رہی ہے ذکر اصغرؑ قید خانہ میں حرماں ÷ اہل بیت مصطفےٰ ہیں نوحہ خواں بیٹھے ہوئے
ڈرتے ہیں بچے اندھیرے سے نکل سکتے نہیں ÷ بند ہے زندان کا در اور پاسباں بیٹھے ہوئے
دیکھ او غافل سرا دہر کا کیا حال ہے ÷ اٹھ گئے لاکھوں مکیں اور ہیں مکاں بیٹھے ہوئے

ہاں چلو سوئے نجف اٹھو دکن میں کیا ہے کام
زندگی مسرور کھوتے ہو کہاں بیٹھے ہوئے

کرتے تھے اس کے سوا اکثر نیچ قوم کے لوگ "بد شیر بنتے تھے" یعنی اپنے جسم کو شیر کی طرح رنگا لیتے اور ایک دم لٹکا لیتے تھے باجے کے ساتھ بازاروں میں گھوما کرتے اور دکان داروں سے اپنا معمول وصول کیا کرتے تھے گو یہ نام کے شیر تھے مگر آدمیت کو بھول کر درندگی کے اظہار کے لئے بکرے کو اپنے دانتوں سے پکڑ لیتے۔ اور اس بے زبان کے گلے کو چبا کر زخمی کیا کرتے تھے یہ نظارہ نہایت دہشت انگیز ہوا کرتا تھا۔ لکھا ہے کہ اندازاً بلدہ میں ایسے کم و بیش دو سو آدمی تھے جو یہ سوانگ بھرا کرتے تھے۔

ان سب میں دو ولایتی قوی الجثہ حبشی مشہور تھے جو طلائی اور ...نی سے اپنے جسم کو شیر سا رنگاتے اور بیس پچیس ولایتی عربوں اور حبشیوں کے ساتھ جو ہتھیاروں سے مسلح ہوتے نکالا کرتے تھے تو شہر کے دو بکتر سارے شیر لومڑیوں کی مانند ان کی آمد کو سن کر اپنی دمیں دبا کر بھاگ جاتے تھے کسی کو مقابلے کی جرات نہ تھی اگر کوئی شامت زدہ مل ہی جاتا تو اس کی دم اکھیڑ کر تشہیر کرتے اور سارے مجمع میں اسے رسوا کر دیا جاتا تھا پھر اس دم بریدہ شیر کی کیا مجال تھی کہ وہ محرم میں کبھی شیر بن کر نکل سکتا۔

"مجنوں" بننے کا بھی ایک رویہ مقرر تھا جس میں مختلف رنگ کے کاغذوں کی بہت بڑی تکونی ٹوپی پہنی جاتی تھی جس پر ابرق وغیرہ رنگ آمیزی و گل کاری کی جاتی یہ مجنوں بننے والا فقیر کمر میں گھنگرو باندھ کر بازاروں میں گردش کیا کرتا تھا اس قسم کے بہت سے سوانگ تھے۔ جو امام ذی مقام کی فقیری کے نام سے کرتے اور روپیہ پیسہ وصول کرتے پھرتے تھے۔

پانچویں محرم کی صبح کو نواب شمس الامرا بہادر کا لنگر ہزاروں تکلفات کے ساتھ نکلا کرتا تھا پائیگاہ کی ساری فوج ہوتی جلو خانے میں ملمع پیش عماریاں شتر نالان (?) علی غول فیلان نوبت پیچھے بعد دیگرے چلتے اور چند ہاتھیوں پر عبیر کے حوضے بنائے جاتے جو خلق خدا پر عبیر افشانی کرتے تھے خود امیر کبیر اپنی کمر سے طلائی سپروں کا لنگر باندھے عماری میں بیٹھے حسینی علم آتے تھے چھٹی اور ساتویں کو بھی شمس الامراء بہادر کے فرزندوں کا لنگر اسی تکلف سے نکلا کرتا تھا۔

اسی پانچویں کی دوپہر سے حضور پرنور کی بھی سلامتی کا لنگر نکلتا خود بدولت مع محلات عالیہ پنج محلہ کے بنگلوں سے اس کا نظارہ فرمایا کرتے تھے تا حد نظر سب سے پہلے طلائی نشان کا کوہ پیکر ہاتھی جھومتا جھامتا ہرکاروں کے داروغہ کی جمعیت کے ساتھ جس میں فیض مآب الدولہ اور خورشید جنگ کے آٹھ سو ہرکارے اس کے آگے آگے چلتے تھے گزرتا تھا پیچھے خبریں پہنچانے والے سانڈنی سوار بانداز اور شتربان ہوتے جن کی تعداد ایک سو کے قریب تھی یہ جم غفیر ابھی گزرنے بھی نہیں پاتا کہ علاقہ دیوانی کی جمعیت کا نیل نشان سونڈ اٹھائے جاتا آتا تھا جس کے ہمراہ چھ ہزار سوار جمعدار رسالہ دار عرب رکھیے اور سندھی ہوتے تھے ان کے بعد جوانان بار اور کمیدانوں کی آراستہ و پیراستہ جمعیت نئے نئے سقرلاطی ڈریس سے سجی پانچ چھ ہزار کے قریب چلتی جن کے ساتھ زرق برق توپ خانہ ہوا کرتا تھا ان کے پیچھے پھر سردار عرب سندھی اور سکھ وغیرہ تین ہزار کی تعداد میں دوسرے دیوانی کے امیروں اور سرداروں کے سوار اور پیادے بھی گزرتے تھے اس نظارہ سے بھی نگاہ چوکنے نہ پاتی تھی کہ حضور پرنور کی جمعیت خاصہ مبارک کا زریں نشان اپنی شان و شوکت کے ساتھ دکھائی دیتا تھا جس کے ہمراہ چار پانسو ہرکارے اپنے اپنے داروغہ کے ساتھ نشان کے آگے رکاب میں چلتے تھے یہ شاہی نشان ایک بہت بڑے پہاڑ جیسے ہاتھی پر فضا میں لہراتا آتا تھا جس کے سیاہ جسم پر کار چوبی زرتار کی سرخ سقرلاطی جھول عجب سماں دکھاتی تھی داروغہ کی معیت میں پانسو کے قریب باندار طلائی منقش برچھیں ہاتھوں میں لئے ڈیڑھ سو تیز رفتار سانڈنی سواروں اور بہت سے علی بان بردار شتروں کے ساتھ چلتے تھے ان کے بعد دیگر امراء کے رسالوں کا انبوہ کثیر آتا۔ منصبداروں وغیرہ کے ہاتھیوں کا غول جن پر عماریاں اور حوضے کسے ہوتے شانے سے شانہ چھلتا چلتا تھا۔ ایک ہزار کے قریب مختلف قسم کے گھوڑے اپنی ٹاپوں کی آواز سے شور مچاتے گزرتے تھے ان کے عقب میں سواری خاصہ مبارک کا دوسرا نیل نشان جھوم کو جھومتا چلا آتا تھا جس کے جلو میں نگناشی (?) ہیرتوں کے ساتھ رسالہ جنگ کی ڈیڑھ ہزار جمعیت بن شامش قہار جنگ جمعدار عبداللہ علی خان ... جنگ شیخ احمد علی خان عبادی ہیر یار جنگ عمر بن عوض خان باز جنگ بن محفوظ بن طیران سلطان غالب علی عبداللہ عبداللہ بن مبارک اور سید صالح وغیرہ سارے جمعداروں کے پانچ ہزار عرب سپاہی عربی بولیاں (رجز) بولتے گزرتے تھے ان کے بعد مشہور فرانسیسی جنرل موسی ریموں اثردرالدولہ کی نئے نئے آلات و قوانین حرب سے آراستہ فوج تین ہزار کے قریب توپ خانہ کے ہمراہ گزرتی تعلقہ جات کی چودہ ہزار پلٹنوں میں سے تین ہزار بادعلی بیگ خاں کے ایک ایک ہزار بخشی اسماعیل خاں غلام مرتضی کمیدان جوکین صاحب فرنگی ملکوٹ صاحب فرنگی پابیا کمیدان (کمیدان) کپتان صاحب فرنگی کے سپاہی ہوتے تھے اور پانچ سو نون (?) صاحب فرنگی کے دو سو صاحب حسین کمیدان کے بیڑے کے بھی جوان شامل تھے کم و بیش اس طرح چالیس ہزار کی یہ جمعیت کا سیلاب۔ گرد و خاک اڑاتا آگے آگے بڑھتا چلا جاتا تھا ان کے بعد خود امیر کبیر نواب شمس الامراء بہادر اپنے چاروں صاحبزادوں اور پوری پائیگاہ کی سپاہ کے ساتھ ہوتے تھے۔ ان کے ہمراہ مکمل عماریاں رہتیں اور چار ہزار بھالہ بردار، علم بردار، برچھی بردار خاصہ بردار شاگرد پیشہ رکاب تھامے گزرتے۔ ان کے بعد شیر بچوں اور جزائل برداروں کا رسالہ آتا۔ جن میں پانسو آدمی رہتے تھے یہ انسانی سیلاب اس تیزی سے پھوٹ پڑتا تھا کہ حیرت ہوتی کس سرچشمہ سے یہ نکلا ہے ابھی یہ گزرنے بھی نہ پاتا کہ ظفر الدولہ محمد سلیمان و فرصت سنگھ کمیدان کے جوان قرابین اور دیگر آلات حرب لئے برق کی طرح چمکاتے ایک ہزار کے قریب بڑھے چلے جاتے تھے ان کے پیچھے بارہ ہاتھی نوبت و نقارہ کے حوضے لئے لنگر کی شوکت میں اضافہ کا باعث ہوتے تھے۔ قرنا، نفیری، جھانج اور دماموں کے شور زمین و آسمان کے قلابے مل جاتے۔

مرثیہ خوان نقارچیوں شہنہ نوازوں (شہنائی بجانے والوں) کی صدا سے فضائیں نغمہ و سرود سے گونج اٹھتیں ان کے پیچھے ہی بیس بڑے بڑے ہاتھیوں کی ایک سنگین متحرک دیوار۔ سقرلاطی اور مخملی جھولیں سجائی دیکھنے والوں کے دلوں پر اپنا رعب و داب بٹھاتی۔ عبیر پاشی کرتی چلتی تھی۔ ان کے عقب میں شامیانہ آتا جس کے آگے جے رام ہزاری و جگ لال سنگھ ہزاری کے دو ہزار خاص بردار پوربیہ ان کے بعد حضور پرنور کی سلامتی کے طلائی و نقرئی علم روشن چوکی والے باجتریاں (جنتریاں) وغیرہ عالمگیری لباس پہنے تمام جمعیت کا زیب بنے تھے۔

شامیانہ مذکور کے نیچے لنگر کی کشتیاں جن میں طاش کی دھجیاں اور زردی کا زرق برق ہوتا پھر ایک ایسا تماشا نظروں کے سامنے سے گزرتا جو عجیب نوعیت رکھتا یعنی ایک ہزار کے قریب رنگا رنگ عود و عبیر و صندل سے معطر مٹی کی "دو ٹھلیاں" جن میں مصری اور خالص عرق گلاب سے بنایا ہوا شربت ہوتا۔ اور جن کے سرسبز و سرخ منقش کپڑوں سے جگمگ کرتے تھے یہ کچھ ایسا نظارہ دکھاتی تھیں جن کا کیف دیکھے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان تبرکات کے بعد امیر الدولہ خانساماں سرکار کی سبز عماری ہوتی۔ ان کے عقب میں جھانج نوازوں اور نقاروں کے ہاتھی نکلتے تھے یہ جلوس دوپہر سے شروع ہوتا۔ اور آتش بازی

اور ہوا یاں چھوٹتا۔ آدھی رات گئے ختم ہوتا تھا۔ عوام لنگر کے مسلسل گزرنے کو ورمسل لنگنا کہتے تھے۔ اس جلوس کے اہتمام کے لئے دو سو چوبدار اور دو سو سرکارے مامور تھے۔ اعتصام الملک عرض بیگی حضور پُرنور کی برآمدگاہ شاہی کے نیچے کھڑے حالات کی خبرگیری کیا کرتے تھے۔ چھٹی اور ساتویں محرم کو مرشد زادوں کے بھی نخل حسینی علم چایا کرتے تھے۔

بلدہ میں بی بی کے علم مبارک کی سواری عجائبات روزگار سے سمجھی جاتی ہے یہ علم دوپہر کو اپنے "الاوہ" سے برآمد ہوکر ایک عظیم الشان جلوس کے ساتھ یاقوت پورہ کے دروازے سے شہر میں آتا ہے۔ آگے آگے محلوں کے پیچھے ہاتھوں میں سبز برقیں لئے نکلتے، ان کے عقب میں سبز نشان کا ہاتھی اور اس کے ساتھ ہی اسی قسم کا ایک اور نشان اونٹ پر ہوتا۔ پیچھے دو سو پیادہ دار ان "لیبی سائیسان" ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے چلتے ان کے بعد علم تعزیہ براق اور دو سرخ آیس میں مو ہلی ترتیں کاغذی قبریں گزرتیں انکے عقب میں تابوت۔ اور ان کے پیچھے شرفیوں امیرزادوں منصبداروں ہندوؤں اور مسلمانوں کی ہزارہا کی تعداد سر و پا برہنہ ذکر حسین سے سینہ چاک کرتی تھی جدھر سے سواری گزرتی سینکڑوں آدمی کوڑیاں پیسے بادام اور پستے علم مبارک پر نثار کرتے راستے کے جن امراء و رصاحبان ثروت کے مکانات ہوتے دو سرا اپنے اپنے مکانوں میں کھڑے علم مبارک پر ڈھٹی باندھتے اور نیاز و نذر چڑھاتے تھے اور بعض علم کے سایہ میں شیرخوار بچوں کو لئے ان کی ناک یا کان چھیدتے تھے۔

بی بی کے علم مبارک کا نقشہ یہ ہے کہ اللہ (سبحانہٗ) کا نام سب سے اوپر ہے اور پنجتن پاک کے اسماء مقدسہ نہایت عمدگی سے نیچے اور اوپر خوبصورتی کے ساتھ پہ شکل طغرا بنائے گئے ہیں یہ علم فی الحقیقت چوبیں ہے اور اس چوبی کاٹ پر پیتل چڑھایا گیا ہے اور پھر اس پر بڑی صفائی اور استادی سے اعلیٰ درجہ کا نقش طلائی ملمع کیا گیا ہے۔ صاحب گلزار آصفیہ نے لکھا ہے کہ اچھی طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اس علم کی لکڑی اسی مبارک تخت کی ہے جس پر جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ نے حضرت سیدۃ النساء کو اپنے دست مطہر سے غسل میت دیا تھا۔ ولایتی کاریگروں کو ان کی خوش نصیبی سے جب اس تخت کی لکڑی کا کچھ حصہ میسر آیا۔ تو انھوں نے اس کا علم تیار کیا اور ایستادہ کرنے لگے اس کے بعد کربلائے معلی سے شاہان قطبیہ کے دور میں ان کی مساعی سے یہ تبرک عظیم حیدرآباد کے نصیب میں آیا۔ ان سلاطین نے نہایت اہتمام سے تانبے پیتل اور چاندی کو باہم گلا کر بالکل اسی طرح اس علم چوبیں کو اس میں تعبیہ (پوشیدہ) کیا اور اس پر زر خالص سے بہترین ملمع کاری کرائی چنانچہ اب تک یہ علم اسی حالت میں موجود ہے اس کے ساتھ آئمہ معصومین کے نام سے بہت بڑے بڑے فولادی علم بی بی کے علم کے ساتھ ایستادہ کئے جاتے ہیں اور دسویں محرم کو جلوس کے ساتھ ان فولادی علموں کو بھی نکالا جاتا ہے یہ بی بی کے علم سے پیچھے رہتے ہیں اور ہاتھی کے کچھ دور نکلنے تک انتظار کرتے ہیں پھر یکایک ان علموں کو علم بردار فریاد کناں اور ماتم کرنے والے ماتم کرتے ہوئے لیکر دوڑتے ہیں بی بی کے علم کے پاس پہنچ کر زمین پر کھڑا کر دیتے ہیں اور پھر علم کے ہاتھی کے گزرنے تک اسی طرح توقف کرتے ہیں اور پھر دوڑنے لگتے ہیں یہ منظر اس مجمع میں عجیب حشر بپا کرتا ہے کچھ خاص بے کسی و بے بسی طاری رہتی ہے کہ دیکھنے والے خود بخود متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان علموں کے ساتھ تیرہ یا انسو عورتیں برہنہ پیر و برہنہ سر سینہ کوبی ماتم کرتی چلتی ہیں سہ پہر کے قریب بی بی کا علم عاشور خانہ قدم رسول پہنچتا ہے۔ اس کو یہاں ختم کر کے اس مکان کے گوشے گوشے میں پھراتے ہیں گویا جناب سیدۃ النساء بی بی فاطمہ اپنے بابا جان کے یہاں امت کے ظلم و ستم کی دادرسی کے لئے تشریف لائی ہیں اسوقت یہاں کے شور ماتم سے سینۂ فلک چاک ہونے لگتا ہے پھر علم مبارک فاتحہ خوانی کے بعد نکلتا ہے اور مقررہ رستوں سے ہوتے ہوئے چادرگھاٹ کے دروازہ سے موسیٰ ندی میں داخل ہوتا ہے یہاں علم مبارک کو نکال کر غسل دیتے (ٹھنڈا کرتے) ہیں اور حوضۂ نیل میں رکھ کر بحفاظت تمام عاشور خانے کو واپس لے جاتے ہیں ٹھنڈا ہو کر واپس ہونے تک آدھی رات ہو جاتی ہے چہلم کے روز مرثیہ خوانی کا دنگل ہوا کرتا تھا جو دیکھنے اور سننے کی چیز تھی۔

سال بھر یہ معمول مقرر تھا کہ علم مبارک کی کشتی ہر پنجشنبہ کو سر مغرب صندوق سے باہر نکالتے اور آدھی رات تک رکھا کرتے تھے لوگ اس دن آتے نذر و نیاز چڑھاتے اور زیارت کیا کرتے تھے تاریخوں میں لکھا ہے کہ اس علم کو سلطان عبداللہ قطب شاہ کی والدہ حیات ماں صاحبہ کے حکم سے قلعہ گولکنڈہ میں ایستادہ کیا جاتا تھا۔ لکھا ہے کہ "حیدر نامی" ایک شخص اس علم کی خدمت پر سالہا سال تک مامور رہا تھا اس لئے اول اول یہ "علم حیدر" سے مشہور رہا لیکن بعد کو بی بی کے علم سے زبان زد خاص و عام ہوا۔ سرکار سے جاگیر نوبت اور اخراجات مقرر ہیں اعلیٰ حضرت بہ نفس نفیس اس علم کی زیارت کے لئے تشریف لایا کرتے جس عاشور خانے میں اس علم کو ایستادہ کرتے ہیں اسے جمال صاحب عظمت جنگ وکیل ظفرالدولہ مبارز الملک نے تعمیر کرایا تھا قدم رسول اور پنجہ شاہ کی عاشور خانے ان کے تیار کرائے ہوئے تھے۔

دسویں تاریخ کو مغرب کے قریب الاوہ یتیماں (جو دبیر پورہ کے دروازے کے باہر واقع ہے) میں بھی جلوس کے ساتھ ضریح اٹھائی جاتی۔ اس پر دو بار یک سفید کپڑے اڑھاتے اور اس کے اندر چوبی تخت پر دو قبریں بنائی جاتیں۔ جن پر پھولوں کی چادریں چڑھی ہوتیں جسے ایک بڑے شامیانے کے نیچے لے کر نکلتے اس کے جلوس میں بھی ہزاروں آدمی ماتم کناں چلتے گریہ و زاری اور آہ و بکا سے دل دہل جاتے تھے تیز رفتار گھوڑوں پر زرد خون آشام دستاریں اس ضریح کے آگے آگے ہوتی تھیں پھر ان کے بعد دو ہاتھیوں پر حوضوں میں نوحہ خوان علم لئے بیٹھے نوحہ پڑھتے نظر آتے تھے۔ آدھی رات کے قریب یہ ضریح موسیٰ ندی پہنچتی۔ جب ندی کی ریت پر اس کو رکھا جاتا تو ایک ہنگامہ ہوتا تھا سینکڑوں آدمی زخمی ہو جاتے تھے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ عرصۂ دراز سے بلدہ کے باشندوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جو کوئی صاحب حاجت اپنے مقصد کے حصول کی نیت سے اسی ضریح کے رکھنے وقت سب سے پہلے اس کے نیچے سے ریت اٹھالے گا تو سال کے اندر ہی اس کی مراد ضرور بر آئے گی۔ ایسے مرادمند اپنے ساتھ ایک آبخورہ کھلا لاتے اپنے دل میں اپنے مقصد کا تصور کرتے ضریح کے نیچے سے سب سے پہلے ریت اٹھاتے اور آبخورہ میں ڈال رکھتے تھے۔ اسی لئے اس ضریح کے رکھتے وقت تباہ کن ہنگامہ اور ہلاکتیں واقع ہوتی تھیں اور ہر شخص چاہتا کہ سب سے پہلے وہ ریت اٹھالے جو لوگ مراد پالیتے وہ انواع و اقسام کے کھانے مٹھائیاں اور شیر برنج لاکر ندی میں فاتحہ دلاتے چراغاں کرتے کھانے کھلاتے تھے چادرگھاٹ کے پل سے نئے پل تک چراغوں اور دعوتوں کے دسترخوان سے عجیب سماں بندھتا تھا۔

یہ عاشور خانہ قطب شاہی دور کا ہے اس کے اخراجات بھی حضور پُرنور سے سرفراز ہوتے۔ دو سو روپے معمولی مقرر تھا۔ مہاراجہ (چندو لال) کی طرف سے اور دیگر امراء کے پاس سے بھی معمولات مقرر تھے۔ الاوہ یتیماں کی یہ ضریح حضرت مسلمؑ کے صاحبزادوں سے منسوب ہے۔

شہزادوں نے دوسرے دن علی آباد کے دروازے کے قریب اسی قسم کا میلا ہوا کرتا دسویں کے بعد کے باقی علم سب یہیں جاکر عمدہ بیگم صاحبہ والدہ حضرت غفران مآب کے باغ میں ٹھنڈے ہوتے۔

تالاب میر جملہ کے دروازے کے قریب عیدگاہ قدیم کے متصل علموں کا امام باڑہ ہے جس کو سرکار سے چار ہزار روپے کی جاگیر مرحمت کی گئی تھی۔ اس لئے تزک و احتشام

یہ عالم تھا کہ اس کے عاشور خانے میں پانچ ہزار شمعیں جلتیں خود حضور تشریف لایا کرتے تھے اس امام باڑہ کے چھوٹے بڑے علموں کی تعداد دو سو سے کم نہیں ان کے متعلق لکھا ہے کہ جب وقت قلعہ سد ہوٹ فتح ہوا تو وہاں کے علم ضبط ہو کر سرکار میں آئے تھے رحمان یار خاں عرف شاہ سراج ثانی (سابق دار وغہ ہر کارگان شاہی) کو سرفراز ہوئے تو انھوں نے ایک امام باڑہ تیار کیا اور ارسطو جاہ کی سعی سے چار ہزار کی جاگیر پائی۔

عشرہ شریف میں لوگ بڑے اہتمام سے اپنے مکانوں کی آرائش کیا کرتے اور تعزیے بٹھاتے تھے جن میں راجہ رائے رنبھا جیونت بہادر کا تعزیہ بہت مشہور تھا جس کی تیاری میں دو ہزار روپے اور کئی مہینے صرف ہوتے تھے۔ ہر رات ایک ہزار روپے کی اور دسویں تاریخ کو دس ہزار کی روشنی کی جاتی تھی اس کثرت سے تیل رستہ پر بہہ نکلتا کہ غریب مفلوک الحال لوگ اسے اپنے گھر لیجا کر چراغ جلایا کرتے تھے۔

جلوخانہ راجہ چندو لال کی آرائش تو بیمثال تھی ساری ڈیوڑھی نخانہ آفتاب نظر آتی تھی۔ ولایتی درختوں کی روشنی قندیلوں کی جگمگاہٹ اور طرح طرح کی رنگارنگ روشنیاں بہار دکھاتی تھیں ان سب میں قابل دید مہاراجہ بہادر کی "ٹٹی" کا نظارہ ہوتا جس پر ساری صناعی صرف کی جاتی تھی۔ دوسری طرف امراء و سلاطین وغیرہ کی نایاب قلمی تصویروں کی نمائش کی جاتی تھی اور دم بدم مہتاب اور آتش بازی چھوٹتی جو آسمان کے مہتاب اور چاند تاروں کی بھی رونق گھٹاتی تھی۔

حسین یار جنگ عرض بیگی میر عالم مدار المہام کا آئینہ خانہ بھی دید کے قابل ہوتا تھا اس کی آرائش کے لئے انھوں نے ایک لاکھ روپیے دے کر علی بیگ خاں سوداگر سے ان کی کوٹھی خریدی تھی اور اس سامان کو عاشور خانہ کی زینت بنایا تھا اور بڑے بڑے امراء کو تبرک اور ڈھٹیاں دیا کرتے تھے۔

سید و میاں صاحب و بخشو میاں صاحب نبیسگان میر محمد علی عزلت کے مکان کی روشنی بھی دید کے قابل ہوتی تھی جن کا مکان نجیہ شاہ کے رستہ پر ایرانی گلی کے شروع میں واقع تھا رستم زماں خاں خلف خاں زماں خاں امین الملک، ماہ لقا بائی طوائف وغیرہ کے مکانات بھی روشنی سے آراستہ و پیراستہ کیے جاتے تھے جعفر علی جوابک ذی مقدور جاگیر دار سپاہی تھا اس کا تعزیہ بھی عجیب و غریب ہوتا جو سرسوں سے ایک خاص طرز پر اونٹ کی شکل کا تیار کیا جاتا اس کی سبزی آنکھوں کو خنکی بخشتی تھی راجہ او جاگیر چند رائے بہادر کی آئینہ بندی بھی مشہور تھی۔ راجہ سولال اور امیر کبیر شمس الامراء بہادر کے فرزند بدر الدولہ آبدار خانہ بھی دلچسپیاں رکھتا تھا حکیم مراد حسین خاں جو منان صاحب کے نام سے مشہور تھے ان کے مکان کے تعزیوں کی جالی کاری نقش و نگار تحریر دنا خسار آیات و ابیات کی "کندہ کاری" سارے ہندوستان میں بے مثل اور عجیب و غریب چیز تھی اور اس کی کمال صناعی دیکھنے والے کو حیرت میں ڈالے رکھتی تھی۔

دسویں محرم کی شب میں نعل صاحب کی سواری آدمیوں کی کثرت مشعلوں کی فراوانی ایسی تھی جو الگ ہی تفصیل چاہتی ہے بلدہ حیدرآباد کی روضہ و مرثیہ خوانی اور مجالس عزا کا انعقاد بھی خاص کیفیات کا حامل ہوا کرتا علی یاور خاں اقبال جو مرزا مہدی کے نام سے مشہور تھے اس فن میں تو اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔

ارسطو جاہ کی رحلت تک مرثیہ خوانی بڑی زور و شور پر رہی اور مرثیہ خوانوں کے داروغہ نوازش علی خاں شیدا مقرر کئے گئے تھے خود ارسطو جاہ نے ستر جماعتیں تیار کرائی تھیں ظفر الدولہ احتشام جنگ کی جماعت میں میر زنگو نیر داؤ و بھیکن خاں دہلوی مشہور تھے اور بڑے لطف کے ساتھ پڑھتے تھے حضور پرنور کی بھی جماعتیں تھیں۔ جو نوازش علی خاں کے بعد حکیم حمایت اللہ خاں کی تحویل میں دی گئیں ہشیار الملک کی جماعت میں علی جان اور مہر علی خاں

مرآمد وقت تھے لکھا ہے کہ ہر امیر کے پاس دو دو چار چار جماعتیں ہوتی تھیں ان جماعتوں کے سرخیل مرزا عباس لکھنوی تھے کہ جنھیں مہاراجہ بہادر چار سو روپیے ماہوار عطا کرتے تھے۔ اور قریباً بیس جماعتیں ان کے ہمراہ مہاراجہ کی نوکر تھیں فقیر محمد تنہا کا لڑکا منور علی لکھنوی مرزا عارف بیگ لکھنوی میر روشن علی دکھنی میر تہور علی لکھنوی فضل علی حیدرآبادی بھی اس فن میں مہارت تامہ رکھنے کے علاوہ مقبول عوام تھے۔

شیعوں کو اپنے عقائد سے واقف ہونا ضروری ہے

ایک عرصہ کی کوشش کے بعد

ترجمہ

عقاید الشیعہ

چھپکر تیار ہے

جس میں تمام عقائد کے علاوہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمد کے واقعات اور قصیدہ شاہ نعمت اللہ مع ترجمہ بھی شامل ہے یہ ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر مومن کیلئے ضروری ہے حجم ۲۰۶ صفحے آرٹ کاغذ کتابت طباعت دیدہ زیب قیمت مجلد ہے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

سلام

ازجناب میر حامد علی غیور مرحوم

اہل کوفہ کو جو شمشیر بکف دیکھتے ہیں
یاس سے ابن علی سوئے نجف دیکھتے ہیں

فوج کفار کو باندھے ہوئے صف دیکھتے ہیں
کوئی ناصر نہیں شہ چار طرف دیکھتے ہیں

ایسے حیران ہیں شہ ظلم بن کاہل سے
کبھی قاتل کو کبھی سوئے خلف دیکھتے ہیں

اس کو غصہ ہے کہ شبیر کو پیاسا مارا
آج تک ہم لب دریا یہ جو کف دیکھتے ہیں

کس سے جا ہیں مدد اب رن میں شہ تشنہ دہاں
خون کا پیاسا ہے وہ جس کی طرف دیکھتے ہیں

شمر خنجر لئے جاتا ہے قیامت کرنے
شاہ گھبرا کے سوئے بیت شرف دیکھتے ہیں

کربلا کی نہیں ملتی ہے لڑائی کی نظیر
کتب جنگ سلاطین سلف دیکھتے ہیں

آل اطہار سے ماتم کی صدا آتی ہے
لشکر شاہ میں کٹتے ہوئے دف دیکھتے ہیں

قطرۂ آب کے سائل ہیں شقی سے اصغر
شہ کو کھولے ہوئے منہ مثل صدف دیکھتے ہیں

اے غیور ایسے ہی ساماں ہیں تو انشاء اللہ
اس برس پھر لحد شاہ نجف دیکھتے ہیں

سلام

ازحضرت مسعود مدظلہ

جبہہ سا ہوں آستان شبر و شبیر کا
کاتب قدرت ہے شاہد خوبیٔ تقدیر کا

شاہ سے پوچھے کوئی وہ سن ہے چلنا تیر کا
اور ہاتھوں پہ تڑپنا اصغر بے شیر کا

تیرے قدموں کی قسم مہر نبوت ہے گواہ
یا علی پہنچا کہاں پایہ تیری توقیر کا

شغل توصیف لسان اللہ سے ہو شاد کام
کٹ نہیں سکتا وہ رشتہ ہے مری تقدیر کا

دل میں اصلی چاہئے عشق نبی و آل نبی
نکہتیں دیتا نہیں غنچہ کبھی تصویر کا

کب لڑے تھے شاہ دیں لشکر سے، لڑنا چاہ کر
کچھ اثر دکھلا دیا تھا فاطمہ کے شیر کا

دولت پابوسی دست خدا ہاتھ آ گئی
مجھ پر احسان ہے مرے ضعف گریباں گیر کا

دل میں ٹھنڈک آ رہی ہے مسکرانے میں حسین
مل رہا ہے پیاس میں پانی دم شمشیر کا

قید سے عابد کی کشت عشق تازہ ہو گئی
تخم بخشش ہو گیا دانہ ہر اک زنجیر کا

خلد میں بے چین ہو جاتی ہے روح فاطمہ
جب کبھی ہوتا ہے نالہ مادر بے شیر کا

شمر سے کہہ دی کہ ظالم کچھ تڑپ لینے تو دے
وقت آخر کوئی آشنا بھی نہیں شبیر کا

واہ رے عشق خدا آئی ہنسی کھایا جو تیر
آب پیکاں میں مزہ پایا ہے اصغر شیر کا

دیکھنا دربار میں مسعود اسلامی حیا
بے ردا کنبہ کھڑا ہے صاحب تطہیر کا

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

از

مولانا مرحوم محمد علی جوہر نے فرمایا ہے کہ اسلام ہر کربلا کے بعد زندہ ہوتا ہے۔ کربلا اصل میں عراق کے اس شہر کا نام ہے جہاں حسینؑ شہید ہوئے۔ کربلا کو کرب و بلا کے معنوی اعتبار سے دیکھا جائے تو کرب رنج و غم و دکھ کو کہتے ہیں اور بلا کو مصیبت کہتے ہیں اگر یہاں کربلا دکھ درد و غم کے معنوں میں ہے تو مرحوم کا مفہوم یہ ہوگا کہ ہر دکھ اور مصیبت کے بعد اسلام زندہ ہوتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا اگر اسلام یونہی کرب و بلا میں مبتلا رہے گا تو اسلام زندہ نہیں بلکہ مردہ ہو جائے گا۔ یہ سامنے کی بات ہے کہ کسی پر بھی طرح طرح بلا نازل ہوتی رہے تو کیا وہ زیادہ مدت تک زندہ رہ سکے گا ہرگز نہیں۔ کربلا تو مخصوص تھی حسینؑ کے لئے اور حسینؑ مخصوص تھے کربلا کے لئے جس کربلا میں حسینؑ نہ ہوں وہ کربلا کربلا نہیں بلکہ کوئی اور بلا ہوگی۔ تنہا حسینؑ نے اسلام کا ... اور اسلام کو بچایا۔ حسینؑ کی ذات اسلام کی حیات بن گئی۔

حسینؑ شہید ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور حسینؑ کے ... اسلام بھی زندہ ہے ... اب کوئی اسلام کو ... نہیں سکتا ... حسینؑ کی قوت روحانی اب بھی وہی کام کر رہی ہے جو کربلا ... اسلام موجود ہے ... مرحوم کے اس شعر کا جواب ... بات ملاحظہ ہو

ہر کربلا کے واسطے درکار ہے حسینؑ
اب کربلا نہ ہوگی کبھی کربلا کے بعد

حالات شہدائے کربلا میں مبسوط و معتبر کتاب نور العین ترجمہ العبادہ العین فی انصار الحسین ... کتاب عربی ... تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بہت مقبول ہوئی۔ جس کا ترجمہ ... سید تصدق حسین مرحوم ابن علامہ کنتوری طاب ثراہ نے سلیس اردو میں کیا ہے۔ اس کتاب میں ... اور تمام شہدائے کربلا علیہم السلام کے مفصل اور صحیح حالات۔ درج ہیں۔ انصار حسینی کے حالات میں اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ حجم ۲۲۲ صفحہ قیمت ... ملنے کا پتہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری نمبر ۲۴ ۱۳۶۹ھ (بالتعمیر)

جس سے ہر شخص واقف ہے (زیر طبع ہے)

قیمت ۸ آنہ

حیدری جنتری صرف تواریخ کی حد تک (۱۲/ ...) جلد آرڈر دیجئے ایسا نہ ہو کہ مثل سال گذشتہ ختم ہو جائے اور آپ اس سالنامہ کے مطالعہ سے محروم رہ جائیں

از خامہ محمد علی مرزا نسیم نبیرہ نواب ناظم الدولہ مرحوم رئیس مچھلی بندر

نوحہ

سب کفر آشنا ہوئے حق آشنا کے بعد
لوٹا خدا کے دین کو پھر مصطفےٰ کے بعد
کیا کیا ستم ہوئے ہیں حبیب خدا کے بعد

اللہ رے خون ناحق مظلوم کربلا
خون حسینؑ غازۂ اسلام ہو گیا
حق سرخرو ہے واقعۂ کربلا کے بعد

ہے روح کربلا پسر شاہ مشرقین
ہر کربلا کے واسطے درکار ہے حسینؑ
اب کربلا نہ ہوگی کبھی کربلا کے بعد

اذن وغا جو سب سے چلے سلطان بحر و بر
اکبر نے سر کو رکھ دیا پائے حسینؑ پر
شادی کی سی خوشی ہوئی اذن وغا کے بعد

دربار شام اور نواسی رسولؐ کی
تا حشر ... کے سامنے بیٹی بتولؑ کی
زینب تباہ ہو گئی شاہ ہدا کے بعد

شہ نے کہا نہ ذبح کرے شمر بے حیا
مجھ سے کوئی خطا جو ہوئی ہو تو دے سزا
ملتی بھی ہے سزا تو کسی کو خطا کے بعد

اکبر کے غم میں کہتے تھے رو رو کے یہ حرم
پھر اس کے غم نے کر دیا تازہ نبیؐ کا غم
تھا ہو بہو رسولؐ رسول خدا کے بعد

شبیر زیر تیغ یہ کہتے جاتے تھے
یا رب تو بہر ... نانا کی امت کو بخش دے
... گیا حسینؑ کا ... دعا کے بعد

تھا حرم کے سر سے ... سایا حسینؑ کا
تا عمر ... رہی غم میں مبتلا
بیٹھی کبھی نہ چھاؤں میں شاہ ہدا کے بعد

زینب یہ رو کے کرتی ہے خالق سے التجا
سب قتل ہو چکے مگر اب ... باز آ
... کا ... کوئی نہیں زین العبا کے بعد

... نسیم جو تو دل ... ہے
... غم حسینؑ ... بتولؑ ہے
... حق ... یقینا فنا کے بعد

اعجاز حسینی فی تاریخ حسین ٹیکری شریف

حسین ٹیکری شریف موقوعہ جاورہ اسٹیٹ سنٹرل انڈیا میں جو محیر العقول اور حسینی خیر معجزات حسینی ظاہر ہوئے ہیں ان تمام حالات کا مجموعہ نہایت عام فہم اور دلچسپ اردو میں شائع ہوا ہے مذہبی دنیا میں اس قسم کی کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی کاغذ چکنا اور دیدہ زیب مومنین اس کے مکمل لہو نے کیلئے جلدی کریں کتاب ہاتھوں ہاتھ بدیہ ہو رہی ہے قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول ملنے کا پتہ کتب خانہ حیدری چھتہ بازار حیدرآباد دکن

حضرت امام حسینؑ کا آخری خطبہ

کا اردو ترجمہ

میں اس خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے دنیا کو پیدا کیا اور اس کو مقام فنا و زوال قرار دیا۔ دنیا کے رہنے والوں کا حال ایک طرح پر نہیں رہتا کبھی راحت ہے تو کبھی ملال کبھی شادی و ولادت ہے تو کبھی رنج انتقال پس اے گروہ کوفہ و شام اس شخص نے جو دنیا کے مکر میں آ گیا فریب کھایا ہے اور وہ شخص جو اس دنیا پر فریفتہ ہو گیا بدبخت و مردود ہے پس تم کو لازم ہے کہ اس دنیا کے فریب اور جال میں نہ پھنسو اس لئے کہ اس دنیا نے کسی سے وفا نہیں کی بلکہ اس شخص کی جو اس کے افعال و کردار پر تکیہ کرتا ہے امید قطع کر دیتی ہے اور رہبر اس شخص کو جو اس سے بہتری اور خیر کی امید رکھتا ہے ناکام اور مایوس کر دیتی ہے اے گروہ ما ... اندیشی ... دیکھا ہوا کہ تم سب ایسے امر پر مجتمع ہوئے ہو جس سے خداوند تعالیٰ تم پر غضبناک ہے اور اس نے تمہاری طرف سے روئے رحمت کو پھیر لیا ہے اور تمہارے لئے ... مہیا کر رکھی ہے پہلے تم نے وحدانیت خداوند رب العالمین کا اقرار کیا بعد از آں رسالت خاتم النبیینؐ کا اعتقاد کیا پھر اب کیا باعث ہوا کہ تم سب کے سب دفعتاً مرتد ہو گئے اور اسلام سے یکبارگی ہاتھ اٹھا لیا۔ اور اہلبیت رسولؐ کے قتل کرنے پر آمادہ و مستعد ہو گئے اور ذریت علیؑ و بتولؑ کے دشمن ہو گئے آگاہ ہو کہ شیطان تم پر ایسا مسلط ہو گیا ہے کہ اس نے یاد خدا کو تمہارے دلوں سے بالکل محو کر دیا ہے پس وائے تم پر اور تمہارے اس ارادہ پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم ... کی بازگشت ... اسی عالم ... اور مستقر حقیقی کی طرف ہے۔

مختار المسائل

رسالہ عملیہ سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ آقا حاجی سید ... ابوالحسن موسوی اصفہانی مجتہد اعلم ... و سرکار ناصر الملت ... حجم ۷ ... صفحہ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب ... علمائے ... قیمت عمار

کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

تصویر وفا

از جناب بیتاب کابلی

کیا اچھا وقت تھا۔ کیسا حسن اتفاق تھا۔ کیسی بہترین ساعت تھی۔ جب جناب علی مرتضےٰ نے حضرت عقیل سے فرمایا تھا بھائی! آپ انساب عرب سے واقف ہیں

عقیل۔ کیوں؟ کیا بات ہے۔

علی مرتضےٰؑ۔ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

عقیل۔ کہئے۔

علی مرتضےٰؑ۔ آپ اشراف عرب سے ایک لڑکی ایسی تلاش کر دیں۔ جو خاندان شرافت و شجاعت سے ہو۔

عقیل۔ کس لئے۔

علی مرتضےٰؑ۔ میں اس سے عقد کروں گا۔

عقیل۔ پھر اس شدت کے ساتھ تتبع خاندان کی وجہ کیوں ہے؟

علی مرتضےٰؑ۔ اس لئے اس سے ایک ایسا بہادر اور دلیر لڑکا پیدا ہو۔ جو میرے (حسینؑ کی طرف اشارہ کر کے) اس فرزند کے کام آئے۔ عقیل بہتر کہتے ہوئے چلے گئے۔ اور اپنی جستجو و تلاش سے یہی مناسب سمجھا کہ جناب فاطمہؑ کلابیہ سے آپ کا عقد کرا دیا۔ عقد ہو گیا۔ اور آپ کے بطن سے چار فرزند جناب عباسؑ جناب عبداللہ جناب جعفر۔ جناب عثمان پیدا ہوئے جس بنا پر فاطمہؑ کلابیہ ام البنین کہلائیں لیکن جب عباسؑ پیدا ہوئے اور ایک زن ہاشمیہ نے غسل دیکر فراغت پائی۔ جناب عباسؑ کو جناب سید الشہداؑ نے اپنی آغوش میں لے کر دامن عبا سے چھپا لیا۔ اور اپنے پدر بزرگوار کے پاس مسجد میں تشریف لا کر کہنے لگے۔

حسینؑ۔ بابا جان میں آپ سے ایک چیز چاہتا ہوں۔

علیؑ۔ جان پدر کہو۔ کیا چاہتے ہو۔

حسینؑ۔ آپ دے دیں۔ تو کہوں

علیؑ میں سن تو لوں۔ کہ تم کیا چاہتے ہو

حسینؑ۔ بغیر آپ سے وعدہ لئے میں نہ کہوں گا

علیؑ۔ جان پدر۔ تم سے زیادہ علیؑ کے نزدیک کیا چیز ہو سکتی ہے۔

حسینؑ۔ ہو۔ یا نہ ہو۔ آپ وعدہ کیجئے

علیؑ۔ اچھا جو تم چاہو گے ہوگا۔

حسینؑ۔ (دامن عبا اٹھا کر) یہ بچہ مجھے مرحمت فرمائیے۔ تاکہ میں اسے فرزند کی طرح پرورش کروں۔

علیؑ۔ بیٹا۔ میں نے اس بچہ کو تمہاری فرزندی میں نہیں بلکہ غلامی میں بخوشی دے دیا۔

حسینؑ۔ (خوش ہو کر) بابا جان۔ کیا سبب ہے کہ جیسی مسرت مجھ کو خوشی ہے۔ ویسا ہی خود دیکھو۔ دل بھی بھر آتا ہے اور رونے کو جی چاہتا ہے۔

علیؑ۔ بیٹا۔ خاصانِ خدا کو خوشی کے ساتھ رنج ہوا ہی کرتا ہے

(۲)

کوفہ قدامت کے اعتبار سے اتنا پرانا شہر ہے کہ اس کی تعمیر حضرت آدم سے منسوب کی جاتی ہے۔ مگر یہ بات تو بہت سی معتبر کتابوں میں لکھی ہے کہ حضرت نوحؑ نے اپنا سفینہ یہیں بنایا۔ یہیں ان کا گھر تھا۔ یہیں سے پانی ابلا۔ حضرت آدم ثانی کی کشتی یہیں سے چلی تھی۔ اور حضرت آدم کوہ سراندیپ میں اترے تھے۔ لیکن ان کی ہڈیاں یہیں آ کر دفن ہوئیں۔

چنانچہ جب مفضل ابن عمر جعفی عازم زیارت ہو کر جناب صادق آل محمدؐ کی خدمت میں رخصت کے لئے حاضر ہوئے تو امام نے مفضل کا ارادہ سن کر ارشاد فرمایا۔

امام۔ جب تم امیر المومنین کی زیارت کرو گے تو یاد رکھو۔ تم استخوان آدم و پیکر نوحؑ و جسم علیؑ کے زائر ہو جاؤ گے۔

مفضلؒ۔ مولا۔ آدم تو سراندیپ میں نازل ہوئے تھے۔ اور لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ان کی ہڈیاں کعبہ میں ہیں۔ پھر کوفہ میں کیونکر پہنچیں۔

امام۔ جب حضرت نوحؑ کشتی میں تھے۔ خدا نے ان پر وحی کی تھی۔ کہ سات دن خانہ کعبہ کا طواف کریں۔ چنانچہ انہوں نے بہ تعمیل وحی خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر پانی میں کشتی سے اتر گئے۔ اور پانی سے ایک تابوت نکال لائے۔ جس میں حضرت آدم کی ہڈیاں تھیں۔ اور کشتی میں رکھ مرضی الٰہی کے موافق کعبہ کا طواف کرتے رہے۔ اور پھر کوفہ کے دروازے پر پہنچے۔ اور مسجد کوفہ کے وسط کے اس مقام پر آ گئے جہاں پانی کے ابلنے کی ابتدا ہوئی تھی۔ چنانچہ پہنچ کر وہ تمام آدمی جو حضرت نوحؑ کے ساتھ تھے منتشر ہو گئے۔ اور تابوت وہیں دفن کر دیا۔

چنانچہ آج باب العلم کا دریائے فیض جاری ہے۔ لوگ جہاں تشنگان علم سیر ہو رہے ہیں۔ منتقد میں ہیں۔ کہ جوش ولا میں جھوم جھوم کر صلواۃ وسلام کے نعرے بلند کرتے جاتے ہیں جناب قمر بنی ہاشم ... میں۔ پہلو مبارک میں جناب امام حسینؑ جلوہ افگن ہیں۔ جناب عباسؑ بھی باوجود صغیر سنی کے تشریف فرما ہیں کہ یکایک جناب امام حسینؑ نے قنبر سے پانی طلب کیا۔ پانی کا نام سنتے ہی جناب عباسؑ دوڑے۔ اور ایک ظرف میں پانی بھر کر بمقتضائے طفلی سر پر رکھ کر لے چلے حرکت تیز تھی اور سے پانی چھلک چھلک کر آپ کے سر اور جسم پر گر گیا جب بقیہ پانی لے کر حضرت عباسؑ اپنے بھائی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو سید الشہداؑ نے پدر بزرگوار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔

بابا جان شاید یہی جذبہ محبت و اطاعت تھا۔ جب پیدا ہونے کے بعد میرے بھائی نے مجھے دیکھ کر مسکرا دیا تھا اور فرط اشتیاق سے دونوں ہاتھ اٹھا دئیے تھے۔ تاکہ میں گود میں لے لوں۔ اور جب میں نے گود میں اٹھا لیا۔ تو میرے سینہ سے لپٹ گئے۔

علیؑ۔ بیٹا۔ عباسؑ اسی لئے پیدا ہوا ہے کہ وہ تمہاری غلامی کا دم بھرتے اور تمہارے اس وقت پر کام آوے۔ جب کہ زمانہ تمہارا اعزاز و احترام سے فارغ ہو کر باطل کا طرفدار ہو جائے اور تمہاری حق نما تعلیم کو اپنے ظلم و جور سے فنا کر دینے پر آمادہ ہو جائے (دیکھا کہ کندھوں پر دو نشان ہیں جو اس وقت کی خدمت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

غرض۔ وہ زمانہ گذر گیا۔ عباسؑ بڑے ہوئے اور ان کی عمر کے ساتھ ساتھ دل میں حضرت امام حسینؑ کی عقیدت و محبت بڑھتی گئی۔ احساس خدمت گذاری قوی ہوتا گیا۔ اور یہ نوبت آ گئی کہ مدت آقا و مولا کے نام سے زبان مزہ لینے لگی۔ کسی وقت بھول کر بھی یہ ذہن میں نہ آیا کہ بھائی کہہ کر مخاطب کریں۔ بلکہ آقا و مولا کہنا فخر سعادت سمجھا۔ چنانچہ اس حال کو ملاحظ فرما کر ایک روز حضرت ام البنین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

اے نور نظر میں تم پر قربان جاؤں۔ ایک بات تو بتاؤ۔

صبح حسین علیہ السلام

شرف ازہری

شبیرؑ نے اسلام کو اسلام کر دیا
امت کی خاطر اپنا بھرا گھر لٹا دیا

اے فاطمہؑ کے لال یہ تیرا ہی کام تھا
سب گھر لٹا کے دین نبیؐ کو بچا لیا

یعقوب دیکھتا ذرا صبر حسینؑ کو
خنجر تلے یہ پھرتا یا سنگ حق لبا

دو دن کی بھوک پیاس میں سہتے رہے ستم
نیزہ پہ سر حسینؑ نے قرآن شام میں

کیوں ناحق ہوئی زمیں نہ کیوں آسماں گرا
پیر دیکھے راہ حق میں بڑا کام کر دیا

بخشش کا عاصیوں کی سرانجام کر دیا
زندہ جہاں میں نہ سب اسلام کر دیا

پورا یوں اپنے نانا کا پیغام کر دیا
اکبر سا جیٹا فدیہ اسلام کر دیا

جو انبیاء نہ کر سکے وہ کام کر دیا
راہ خدا میں ہو کے فدا نام کر دیا

تبلیغ دین حق کو سرانجام کر دیا
سر ننگے کنبہ تھا کہ سر عام کر دیا

ہوگا حسینؑ سا بھی بہادر نہ اے شرف
ناخشر نام رہ گیا وہ کام کر دیا

عباسؑ - کہیے۔

ام البنین - تم کو حسینؑ نے کس قیمت پر خریدا ہے - جو تم ہر وقت اپنے کو انکا غلام کہتے ہو

عباسؑ (ہنستے ہوئے بولے) اماں جان مجھے میرے آقا و مولا نے اس قیمت پر خریدا ہے - جس قیمت پر آپ کو جناب فاطمہ زہرا نے خریدا ہے۔

ام البنین - بیٹے کے اس سنجیدہ جواب پر ہنس پڑیں اور سوچیں میرے بیٹے نے کس نہ کی بات کہی - پھر پوچھا۔

خدانخواستہ کیا حسینؑ پر کوئی وقت پڑ جائے گا - تو تم میرے دودھ کا اثر دکھلا سکے یا مجھے فاطمہ زہرا سے خجل کراؤ گے

عباسؑ - آپ اطمینان رکھیے جب تک عباسؑ کے دم میں دم رہیگا بھولا و آقا کی طرف غلط نگاہ سے بھی دیکھنے نہ دونگا - کیا مجال ہے کہ جو آقا کی گرد قدم تک رسائی حاصل کرسکے - سچ کہتا ہوں - کہ اگر ایسا نہ ہو - تو آپ دودھ نہ بخشئے گا یہ کہہ کر اس قدر جوش میں آئے - کہ بند قبا ٹوٹ گئے۔ اسی اثنا میں جناب امام حسینؑ آگئے اور کہنے لگے۔

حسینؑ - مادر محترم - آپ میرے بھائی عباسؑ کا امتحان لیتی ہیں۔

ام البنین - نہیں بیٹا - دیکھتی ہوں - کہ وہ تمہاری خدمت کا حقیقی جذبہ رکھتا ہے یا نہیں

حسینؑ - آہ مادر محترم آہ - حسینؑ کے لئے وہ وقت سخت امتحان کا ہوگا جب عباسؑ وفاداری کا ثبوت حسینؑ کے سامنے پیش کرکے لب فرات سونے لگتے ہیں۔

(۳)

گرمیوں کے دن ہیں - آفتاب اپنی نصف سے زیادہ منزلیں طے کر چکا ہے - تمازت آفتاب نے زمین کو انگارہ بنا رکھا ہے گرم ہواؤں کے جھونکے برسنے والی آگ کا کام دے رہے ہیں - تین دن سے تشنگی کے سبب پانی کا قحط ہے دریائے فرات سامنے لہریں لے رہا ہے - لیکن پانی ملتا ہے کچھ حیوانات کو - درندہ سیر ہیں انسانوں نے اس کی قیمت اتنی بڑھا رکھی ہے - کہ ایک ایک گھونٹ کی دستیابی کے لئے خدا کے برگزیدہ بندوں کی جانوں پر نوبت اور بے گناہ انسانوں کا خون اس کی قیمت میں پیش ہو رہا ہے - لیکن نابنجار شقی و سنگدل انسان قبول نہیں کرتے بہادروں کی حالت مارے پیاس کے دگرگوں ہیں بچوں کے گلے تک خشک ہو گئے ہیں - اطفال اہلبیت رسولؐ بار بار اپنی ننھی زبانوں کو بیکسانہ انداز سے خشک لبوں پر پھیرتے جاتے ہیں حسینؑ اس ہوشربا واقعات و روح فرسا کا دردناک نظارہ حق بین نگاہوں سے کرتے جاتے ہیں یار و انصار ساتھ چھوڑ چکے ہیں - ابھی ابھی بہن کی دولت بھائی کی نشانی نظروں سے چھپی ہے - جن میں ان کی لاشیں آئی تھیں - ان کی ماؤں نے چھاتیوں سے لگا کر رخصت کر دیا ہے - اور بجائے نوحہ و ماتم کے ساقی حسینؑ کی دعاؤں میں مصروف ہیں حسینؑ سوچتے ہیں کہ آہ عباسؑ علی اکبرؑ کے سوا اور کوئی چیز راہ الٰہی میں نثار کرنے کے لئے نہیں ہے ہاں اس کے علاوہ اگر کوئی چیز ہے تو ایک ننھی سی چھ مہینہ کی جان ہے - کہ بجائے ہم شکل پیغمبرؐ خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی -

علی اکبرؑ - بابا جان - آپ کو پھوپھی اماں یاد کر رہی ہیں۔

حسینؑ - کیوں - بیٹا خیر تو ہے - کیا سید سجادؑ غش سے چونکے ہیں۔

علی اکبرؑ - نہیں بھائی جان تو شدت تپ کی وجہ سے بےخبر ہیں۔

حسینؑ - پھر

علی اکبرؑ - چچا جان روتے ہیں - پھوپھی اماں سمجھا رہی ہیں۔ وہ نہیں مانتے۔

حسینؑ یہ سنکر خیمہ میں تشریف لے گئے ہیں - بہن نے دوڑ کر بھائی کی بلائیں لیں حسینؑ نے کہا - کیوں کس لئے اس قدر پریشان ہو - زینبؑ نے عباسؑ کی طرف اشارہ کرکے) ان کو سمجھاؤ - آپ ہی - نہیں مانتے کہتے ہیں - اب ہتھیار نہ لگا دو - اب تلوار اور ڈھال لیجئے - میرے لئے اس کا نام ہے - مجھ سے اچھے تو بوڑھے اور زینب تھے جنہوں نے اپنی جانیں آقا پر نثار کر دیں اور میں غلام ہو کر جان بچا رہا ہوں - اب اجازت دیجئے - کہ کسی پہاڑ سے سر ٹکرا کر مرجاؤں - یا کسی دریا میں ڈوب مروں تاکہ دنیا کہدے - کہ عباسؑ نے ہمیشہ غلامی کا دعویٰ کیا - لیکن جب آقا پر مصیبت کا وقت آیا - میدان جنگ سے ڈر گئے حسینؑ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔

حسینؑ - آہ بہن - انجام کار مجھے معلوم ہے یہ میری موت کے بہانے ہیں - اسے یہ نہیں سمجھتے - کہ واللہ - میری حیات اسی صف شکن سے قائم ہے - اس کے ہوتے ہوئے اشقیاء کوفہ و روم و شام کی یہ ہمت نہیں پڑتی کہ وہ مجھے ترچھی نگاہوں سے دیکھ سکیں وہ سمجھتے ہیں کہ قمر بنی ہاشم کی موجودگی میں ہمارے خنجر کی دھاریں حسینؑ کے گلے تک نہیں پہنچ سکتیں - شمر ملعون کا ہاتھ تمہاری چادر تک نہیں بڑھ سکتا ہے - علاوہ اس کے بہن مجھے یہ بھی وسواس ہے - کہ اگر کہیں میں نے عباسؑ کو جنگ کی اجازت دیدی تو یقین رکھو ساری امت برباد ہو جائیگی - یہ ابھی دم کے دم میں صفحہ ارض کو خالی کرکے سب کو فنا کے گھاٹ اتار دیں گے - ایسی حالت میں تم ہی بتاؤ دنیا کہاں ہو؟

زینبؑ - بابا جان - اس میں شک نہیں - مجھے بھی ان سے بڑی تقویت ہے خدا انہیں سلامت رکھے - اگر میں ان کی جھنجھلائی ہوئی طبیعت کو اسی روز آپ کے سر کی قسم دے کر نہ روکتی - جس روز شمر سعد ملعون دروازہ خیمہ اٹھا رہا تھا - تو اسی روز اس کی تلوار کے جوہر کھل جاتے اور کربلا سے شام تک الامان الامان کی آواز بلند ہو جاتی۔

حسینؑ - پھر

زینبؑ (سر جھکا کر روتے ہوئے) میں نے پوچھا ان سے کہ کیا تم خوش نہ ہو تو کہنے لگے اور اپنی پیاری سکینہؑ کے لئے تھوڑا سا پانی لا کر یہ مشکیزہ علم لے کر دریا پر جائیں لیکن میری خوشی کی اجازت نہیں ہے۔

حسینؑ یہ سنکر خاموش ہو گئے - آخر مشکیزہ و علم لے کر میدان کا رخ کیا حسینؑ کھڑے دیکھا کیے

(۴)

اشجع العرب کے گوہر شجاعت نے گھوڑے کو ایڑ دی - دیکھا کہ میرے و فرات کے درمیان بے پناہ لشکر حائل ہے تیروں کے جنگل اور ڈھالوں کے بادل کی سیاہی سے ناممکن ہے - کہ نظر فرات پر جا سکے۔ گویا سب یہی چاہتے ہیں - کہ عباسؑ آئے تو اس کی بوٹیاں نوچ لیں کہ یکایک شیر دل بہادر نے باپ کا نام لے کر نعرہ مارا اور صفوں کو توڑنا شروع کیا۔

پہیرو لاکی صفائی پر کمر باندھی اور سمند تیز رفتار سے کہا کہ ہاں یہی وقت رفاقت ہے پھر کیا تھا - نیزہ باز بھاگنے لگے تیر اندازوں نے کمانیں پھینک دیں - تلواریں مارنے والے حریفوں نے منہ کی کھائی - کشتوں کے پشتے لگ گئے - انسانی لاشیں ہر طرف بکھری نظر آنے لگیں - اور بات کی بات میں ساحل فرات ذبح خانہ بن گیا - فقط شور بلند ہوا کہ غازی نے فرات لے لی - گھوڑا نہر میں ڈال دیا - وہ دیکھو جیوں پانی لئے ہوئے کہہ رہا ہے - کہ اے ناہنجار کوفیو - تمہاری فرات پر کس کا قبضہ ہے - لڑکو لے لے مرکر دلبر ہوئے تھے - افسوس کہ رحمت العالمین کے نواسہ نے غلام کو جنگ کی اجازت نہیں دی ورنہ تم دیکھتے کہ عباسؑ حسینؑ کا کیسا وفا کیش غلام ہے - ہاتھ سے پانی پھینک کر لو مشک بھرتا ہوں -

شمر - مشک بھرتے دیکھ غضب ہو گیا عباس نے مشک بھر لی۔

عمر سعد اس مشک سے ایک قطرہ بھی خیمہ حسینؑ تک پہونچیگا - تو لڑائی بگڑ جائیگی۔

شمر - گھیر لو - گھیر لو۔

عمر سعد - (للکار کر) جانے نہ دو۔

عباسؑ تیزی کے ساتھ مشک کندھے پر ڈال کر اس خیمہ کی طرف چلے جس کے در پر آنکھیں لگائے ہوئے معصومہ سکینہؑ پانی کے انتظار میں بیٹھی تھی - اور تشنہ لبی کے شور کو سنکر - کہ چچا نے پانی فرات سے بھر لیا - خوش تھی۔

ظالم لشکر پہلے سے کہیں زیادہ مقابلہ کے ساتھ عمر سعد ہو کر یکبارگی ٹوٹ پڑے - تلوار چلنے لگی - تیر برسنے لگا - دریا کی ڈھال سے اوپر چڑھنا - سورج کا سامنے جھکنا - مشک و علم کا سنبھالنا - پھیلی ہوئی فوج پر بار بار گھوڑے کے قدم نہ جمنا - سب کچھ تھا - مگر ہمارے صف شکن مجاہد کے چہرے

ہلا دی تھا ثبات و استقلال میں لغزش نہ تھی۔ جب بہادر کی تلوار چل جاتی تھی حریفوں کے سر اولے کی طرح برس پڑتے تھے۔ کہ یکا ایک۔ آفتابی شعاعوں نے آلہ حرب پر چمک کر دھوکا دیا۔ نظر نے خیرگی کھائی۔ اور دشمن کے چھپے ہوئے وار سے ایک ہاتھ کٹ کر زمین پر گر گیا۔ جسے دیکھتے ہی جانباز بہادر نے کہا۔ اگر تم نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ تب بھی میں اپنے دین کی حمایت میں تم سے جنگ کروں گا۔ جو صادق الیقین امام پاک ہے اور دین نبی کا نواسہ ہے۔

یہ کہہ کر صفین درہم برہم کیں۔ ... یزیدی سپاہ کے پے درپے ... یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کٹ جانے کے بعد بھی ہمت، شجاعت۔ ... خلوص، ایثار و استقلال کے جذبات میں کسی قسم کی کمی نہ آئی۔ اور فرمانے لگے۔ اللہ اکبر۔

اے نفس کا فروں سے خوف نہ کر رحمت خدائے غفار سے تو فیضیاب ہوا اس پیغمبر کیساتھ جو پاک لوگوں کے سردار ہیں۔ اے خدا دشمنوں نے میرا ہاتھ شقاوت سے کاٹ ڈالا ہے اور اپنے اس شورش کی تو انہیں نار جہنم میں جلا دے۔ ... کہ یکایک۔ کسی ظالم کا تیر مشک پر پڑا۔ بس پانی کے ساتھ خون بہنے لگا۔ آنکھوں میں تیر پیوست کر سر مبارک پر گرز کا وار ہوا۔ بہو ارا کر گھوڑے سے زمین پر تشریف لائے۔ اور پکارا یا آقا غلام کی خبر لیجئے۔

اور حال کیا تھا۔ آواز کے سنتے ہی کمر پر ہاتھ رکھ کر یہ کہتے چلے۔ بھیا عباس تمہاری موت و شہادت سے کمر شکستہ ہوگئی۔ اور راہ چارہ مسدود ہوگئی۔ قریب جاکر دیکھتے کیا ہیں۔ کہ بدن تمام نیزہ و تیر سے گھائل ہے سینہ چھلنی ہو رہا ہے دونوں ہاتھ جدا ہیں۔ دل سوختہ سے آہ نکل رہی ہے مگر تسمہ مشک دندان مبارک سے تھامے حسین کی تنہائی اور اطفال حسین کی پیاس سے تلملا رہے ہیں۔

حسین۔ بھیا۔ کوئی آخری خواہش ہو تو بیان کرو

عباس۔ (دھیمی آواز سے) شہزادہ علی اکبر کہاں ہیں۔

علی اکبر۔ چچا جان میں حاضر ہوں۔

عباس۔ بیٹا میرا سر آقا حسین کے قدموں پر رکھ کر میری گرد آلود آنکھوں کو صاف کرو تاکہ چہرہ اقدس دیکھ لوں۔

حسین (روتے ہوئے) علی اکبر۔ خیمہ تک بھائی کے لے چلنے کی سبیل کرو۔

عباس۔ آقا غلام کی لاش خیمہ میں نہ لیجائیے گا۔ مجھے سکینہ سے شرمندگی ہوگی بس مرنے کے بعد ... خاک بجائیے حنوط کے ... (علی اکبر سے مخاطب ہو کر) اچھا آقا تنہا ہیں۔ خبردار رہنا۔ کہتے کہتے روح پرواز کرگئی۔

حسین خشک و علم لیکر چلے آئے اور خیمہ پر کھڑے ہوکر رونے لگے۔ کہ سکینہ نے پوچھا سکینہ۔ بابا جان۔ کچھ ہمارے چچا جان کی بھی خبر ہے۔ وہ میری پیاس بجھانے کے لئے پانی لینے گئے ہیں۔ سنا تھا۔ مشک بھی بھر لی تھی۔ لے کر چلے ہیں۔

حسین نے ایک چیخ ماری اور فرمایا۔ بیٹی تمہارے چچا کو اشقیائے گھیر لیا۔ تم تک آنے کی راہ نہ دی آہ انہوں نے شہادت پائی۔ جسے سن کر اہل حرم میں کہرام برپا ہوگیا۔ اور جناب زینب علیا مقام کے سر سے ردا خودبخود کھسکنے لگی جسے دیکھکر آپ نے فرمایا۔ لوگو اب اس چادر کی خیر نہیں۔

(سب کے سب رونے لگے)

لاریب حسین لفس یزداں واللہ
ہر قطرۂ خون پاک او ہمہ اوست
در مہر نقش عنوان حیران واللہ
غیر شش نہ بود زراہ عرفان واللہ

سلام

کربلا میں شاہ اترے سخت منزل دیکھکر
حل کئے عقدے وہیں مشکل سے مشکل دیکھکر

شمع زہرا نے شب عاشور پردہ کرلیا
کردئے آزاد پروانے کئی دل دیکھکر

اپنے خوں میں ڈوب کر ابھرے ہیں احمد حسین
کشتی عمر رواں روکی ہے ساحل دیکھکر

رایت حق جان احمد نے دیا عباس کو
ہمت و بازو وفا تیغ ہے قابل دیکھکر

جیش قاسم شام کی فوجوں پہ سکتہ چھا گیا
ایک بچے کو ہزاروں نے مقابل دیکھکر

لاش پر بیٹوں کی زینب نے کہا سب مرحبا
مسکرا یا دیر تک بسمل کو بسمل دیکھکر

شہ ستم دیدہ ضعیف و نوجوان بیٹے کی لاش
کیوں نہ گرتے خاک پر اکبر کو گھائل دیکھکر

لا فتے کی شان اصغر نے کہاں کیا ... ہیں
تیر کھایا مسکرایا زور باطل دیکھکر

موت کے پنجے میں جب آئی یزیدیت تمام
قید عابد ہو گئے تحصیل حاصل دیکھکر

نانی زہرا وطن جاتی ہوئیں غش کھا گئیں
بے ردائی شام کی یاد آئی محمل دیکھکر

ہے سکینہ محتاج اور یہ شان ساقی یا علیؑ
دی قطار آنسوؤں کی اک ولی کا سائل دیکھکر

ہم غم زین العابدین سید سجاد حسین نگین

منصبدار

سہ معرعہ حضرت نجم آفندی)

قیامت قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزمانؑ کا ظہور ہے حضرت کے حالات ظہور کی علامتیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو عدیم الظہور کا مطالعہ کیجئے ہر ایک مومن کے گھر میں یہ کتاب کا رہنا ضروری ہے تاکہ وہ امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے حجم ۳۰۰ صفحہ کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب مجلد قیمت للعہ پیشگی قیمت آنے پر محصولڈاک وپیکنگ معاف آخر صفر تک ۸ کی رعایت۔

کتب خانہ حیدری حیدرآباد دکن سے طلب فرمائیے

یادگار کربلا

از جناب سید شہنشاہ حسین صاحب آبادی

ملت ابراہیمی کا قصر جس کو رسول ہاشمی نے تعمیر کیا تھا وہ باطل پرستوں کے تیز و تند جھونکوں سے بالکل کمزور ہو گیا تھا یہ بدبین تاجداروں نے تعلیم رسولؐ کو برباد کر دیا اور خونی تلواریں بانئے اسلام کی آنکھ بند ہوتے ہی برسانے لگے جن کے اجداد تاجدار رسالت پر تلواریں برسا چکے تھے کفار کے پیشوا یزید کا دادا ابوسفیان پیغمبر اسلام کا خاتمہ کرنے میدان احد میں آیا تھا ان کی تلواروں سے رسالت زخمی ہوئی تھی انہی دشمنان اسلام کے خون کے پیاسوں کی ظالم اولاد کربلا کے بن میں گلشن رسالت کو برباد کرنے کے لئے یزید ابن معاویہ کے حکم سے جمع ہوئی ہے فرزند فاطمہؑ میری بیعت نہ کریں تو قتل کرو و ظالموں نے مدینہ اور کعبے میں رہنے نہ دیا فاطمہؑ کے چاند تارے آفتاب امامت کے ساتھ ماریہ کے بن میں گھر گئے اخلاق امامت کا درس شروع ہوا ظالم درندے زہراؑ کے صادق لال کی تلقین کی پرواہ نہیں کرتے آواز امامت پر تیروں کی بوچھاڑ ہے شجاع اور بہادر حسینؑ نے اپنا فرض کربلا کے جنگل میں اس خوبی سے ادا کیا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے ایمان پیکر وفا رب کے حق میں جان کی قربانیاں پیش کر چکے ہاشمی مجاہد اسلام پر فدا ہو چکے زہراؑ کا بھرا گھر اجڑ گیا سبط رسولؐ کو کربلا میں جوان فرزند تصویر محمدؐ ہا رہ بر چھی کھائے ہوئے ہو گیا فرات کے کنارے ذبح عظیم کے سوکھے گلے پر لعین کا خنجر تھا انسان کامل امام ابن امام پیکر حق و صداقت نے اپنا خون فدا کر کے ملت ابراہیم کو زندہ کر دیا فاطمہؑ کے لخت جگر نے تپتے جنگل میں ایثار کا یادگار درس دیا جو مٹائے نہیں مٹ سکتا پیاسے دشمنوں کو عراق کے میدان میں سیراب کیا اور انہی ظالموں نے فرات کے گھاٹ کو آل نبی پر بند کیا یہ تھا اخلاق حسینی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے اپنے عزیز معصوم بے زبان بچوں کی پیاس کی پروانہ تھی مگر ظالموں کے گھوڑوں تک کو سیراب کر کے بتا دیا دیکھو تعلیم صداقت کے جاں نثار ایسے ہوتے ہیں محمدؐ کے صادق جاں نثاروں کے کارنامے ہمیشہ روشن رہیں گے ہمارا ایمانی فرض ہے کہ ہم اپنے آقا کی سچی تعلیم پر غور کریں کہ اس روح فرسا واقعہ سے جو اپنی نوعیت کا ایک واقعہ ہے اس پر صداقت کے ساتھ پیروی کریں کربلا کے یادگار کارنامے ہمیشہ روشن رہیں گے جس نے خون میں نہا کر دین محمدی کو باقی رکھا۔

کربلای حق پرستی میں صنف نسواں کا حصہ

نوشتہ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادی سید محمد جعفر صاحب بی اے ال ال بی
(ایڈووکیٹ اسسٹنٹ کلکٹر بکیم پور)

جب دنیا عالم وجود میں آئی ہے۔ اوس وقت سے یہ ہوتا آیا ہے کہ کفر و ضلالت کے مٹانے ظلم و استبداد کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے بدعت اور کفر کو نیست و نابود کرنے حقانیت کو مادیت سے الگ کرنے روحانیت اور دنیاپرستی کا فرق دکھلانے فضائے عالم کو زنگ گناہ معصیت گمراہی سے پاک و صاف کرنے کے لئے ہر نبی اور ہر مصلح کو کچھ نہ کچھ قربانیاں کرنی پڑی ہیں ان مظلوموں نے اپنے خون ناحق سے دین کے مرجھائے ہوئے نہالوں کو لہلہا کر سرسبز کیا ہے ان مقرب بارگاہ لوگوں کے خون کے قطروں نے وہ کیا ہے جو ابر کرم سوکھی کشت کے ساتھ کرتا ہے ان خاصان خدا نے شعلہائے حق سوز کو اپنے خون کا پانی چھڑک کر بجھایا ہے۔ واجب التعظیم ہستیوں نے اپنی جان پر کھیل کر دین کے ڈوبتے ہوئے سفینہ کو بچایا ہے اور بخوشی اپنی جان ذی قدر قربان کر دی ہے اگرچہ بظاہر مظلوم ہستیاں فنا کر دی گئیں بری طرح قتل کی گئیں لیکن حق و باطل کی جنگ میں باطل غالب رہا حق کا علم سرنگوں باطل کا سربلند رہا خاصان خدا کو متعدد مرتبہ شکست ہوئی مگر ان کمزور شخصیتوں نے خاموشی کے ساتھ طاغوتی فوجوں کے ساتھ وہ کیا جو نیولیں بھی نہ کر سکا انکی شہ رگ سے نکلنے والے خون نے ظالم سفاک بے دین بادشاہوں کو اس طرح مٹایا کہ کوئی انکے نام سے نہیں واقف جرار لشکر کو اس طرح درہم برہم کیا کہ پھر وہ یکجا نہ ہو سکا انسانیت کش زہریلے درخت کو اسی طرح بیخ و بن سے اکھاڑا کہ پھر وہ نمو حاصل نہ کر سکا وحشت اور بربریت کو اس طرح دبایا کہ سر نہ اٹھا سکی مگر اس حق و باطل کی جنگ میں تاریخ کوئی ایسا واقعہ نہیں پیش کر سکتی جسمیں صنف نسواں نے نمایاں اور عملی حصہ لیا ہو مگر یہ اپنے نوع کی پہلی جنگ اپنی قسم کی پہلی قربانی ہے جس کو عرف عام میں معرکہ کربلا کہتے ہیں جس نے وہ وہ مثالیں پیش کی ہیں اور وہ قربانیاں دی ہیں جو حضرت آدم کے وقت سے اس وقت تک کسی نے نہ پیش کی تھیں اور نہ قیامت تک پیش ہو سکیں گی۔ تاجدار مدینہ کے خاندان کی شہزادیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ عورتیں کسی جنگ میں مردوں سے پیچھے نہیں جس طرح مرد اپنی جانیں دیکر دین کی کشتی کے نوح بن گئے ہیں اسی طرح عورتیں بھی حق کے مٹانے والے کو نیست و نابود کر سکتی ہیں اہلبیت رسالت نے اپنی بے مثل قربانیوں سے ایثار قربانی صبر و تحمل دلیری جرات زہد و اتقا پرہیزگاری عبادت غیرت حمیت شرم و حیا خودداری ثابت قدمی مصائب پر صبر حکم خدا کی اطاعت عہد کا ایفا وغیرہ وغیرہ میں جیسے فقید المثال نمونے پیش کئے ہیں تاریخ عالم کا ایک ایک ورق الٹ ڈالئے کہیں نظر نہ آئینگے۔ حسینؑ مدینہ سے رخصت ہوتے ہیں اپنے مقدس خاندان کو بھی ساتھ لیتے ہیں حالانکہ فاطمہؑ کی لاڈلی خاتم خیبر کی لخت جگر شبیر کی پیاری بہن تک کو ایک نہیں متعدد بار ما فات کی خبر پہونچ چکی ہے پھر بھی یہ اخبار مصائب آپ کو جادہ پیمائے راہ مستقیم ہونے میں مانع نہ ہو سکے اور رہنمائے دین بھائی کی رفاقت کا خیال ترک نہ کیا اسکے محمد حنفیہ کہتے ہیں یا حضرت آپ تو جاتے ہیں مگر ان عورتوں کو تو نہ لیجائیے اس پر بھائی کی شیدا صبر و رضا کی تصویر آزردہ ہو کر کہتی ہے " واہ بھائی محمد تم یہ میری خیرخواہی کرتے ہو کہ مجھے میرے بھائی سے چھڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔ میں اپنے بھائی کو چھوڑ کر کسی طرح نہیں رہ سکتی۔ اہلبیت کا قافلہ روانہ ہوتا ہے۔ مگر کسی طرح کسی بی بی کے چہرے پر مصائب پریشانی خوف و ہراس کی علامت نہیں ہے کیونکہ ان لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارے گرفتار مصیبت ہونے پر ہی دالہ کے اٹھانے قربانیاں دینے سے دین کے سوکھے ہوئے درختوں میں پھل آجائے گی اور حسینؑ کا مقصد عظیم پورا ہوگا زینبؑ اپنے دولاوں کو ساتھ تو لئے جارہی ہیں۔ مگر کیوں؟ جب بھائی پر مصیبت آئے تو فدا کرنے کے لئے لق و دق صحرا، عرب کا تپتا ہوا ریگستان جہاں کہیں پانی کا نام نہیں کہیں چشمہ وغیرہ دکھائی نہیں دیتا سبزی کوسوں تک نظر نہیں آتی گرمی اس غضب کی ہے کہ طائر اپنے آشیانوں سے باہر نہیں آتے دریاؤں کا پانی کھول رہا ہے کہیں سایہ کا پتہ نہیں اگر کہیں درخت ہیں تو ان کے پتے باد سموم سے جھلسے ہوئے ننھے ننھے نازوں کے پلے بچے ساتھ ہیں گلزار نبوی کے پھول کملائے جارہے ہیں پیاس سے حلق سوکھ رہے ہیں۔ مگر راضی برضا اہلبیت کے لب الفاظ شکایت سے آشنا نہیں ہوتے راستہ میں یہ دردناک خبر پہونچتی ہے کہ حضرت مسلمؑ شہید کر دیئے گئے غدار دین دوش اہل کوفہ اپنے بلائے ہوئے مہمان اپنے امام زمانہ کے خلاف ہوگئے یہ خبر جو کہ ظاہر ابھی خود کو مصائب کا پیش خیمہ ہونا ثابت کر رہی تھی خانوادۂ نبوت کی شہزادیوں کا پائے استقلال جادۂ مستقیم سے نہ ہٹا سکی۔ اثنائے راہ میں حرکا مع فوج مسافران مدینہ کو گھیر کر

انتخاب مرثیہ حضرت سلطان عالم شاہ اودھ مرزا محمد واجد علیشاہ

جنت آرامگاہ المتخلص اختر

(تعریف نشان)

آواز اذان تھی جو فرشتوں کی سما پر ۔۔۔ سنتا تھا بلندی سے نشان بانگ سراسر
فولاد فلک میں تھے عیاں مہر کے جوہر ۔۔۔ آئینہ زنگار چمک سے ہوا ششدر

الماس کے ٹکڑے تھے عیاں نوک سناں میں
مہر اتھا وہ ہیرے کا خط کاہکشاں میں

(رخصت جناب عباسؑ)

آداب بجالا کے چلا وہ شہ غازی ۔۔۔ بس کانپ اٹھے خوف سے شامی و حجازی
سجدے کو جھکے خاک پہ دنیا کے نمازی ۔۔۔ اور قاطع لذات نے کی دست درازی

صرصر کو طلب کرکے گیا خانہ زیں پر
پہونچال کا انداز نمایاں تھا زمیں پر

(تعریف اسپ)

وہ اسپ صبا خیز تھا ہمرنگ پری وا ۔۔۔ کٹ جاتا تھا سایہ سے ہر اک سایہ گمراہ
سہرا تھا قمر چہرے پہ گھوڑا تھا وہ نوشاہ ۔۔۔ تھا کوہ گران سامنے اوسکے صفت کاہ

دم اوسکی تو تھی کوکب دنبالہ جہاں میں
اور پیش تھا جس طرح قمر چرخ جہاں میں

(بینیہ)

ہے ہے میرے ضیغم مرے بابا کے علمدار ۔۔۔ ہے ہے میرے عموشہ ناچار کے غمخوار
تم فدیہ شبیر ہوا کے کل کے مددگار ۔۔۔ پانی کو تمہیں بھیج کے روتی ہوں میں ناچار

جان میری فدائے سرانور ہو تو بہتر
تن میرا نثار سر سرور ہو تو بہتر

ابن زیاد کے پاس سے جانے کی دھمکیاں دینا
بظاہر فرعون شام کے خیالات کی آئینہ دار تھیں لیکن
کیا یہ فوجیں اور یہ دھمکیاں حسینؑ اور حسینؑ کی مستقل
مزاج بہن پر اپنا خوف و رعب قائم کرنے میں کامیاب
ہوسکیں۔ مصائب روز بروز بڑھتے گئے تکالیف
زیادہ ہوتی گئیں بہن بھائی کی جدائی کا زمانہ قریب
ہوتا گیا یہاں تک وہ میدان نظر آیا جہاں چمن رسولؐ
کے پھول مرجھا گئے۔ جہاں بھائی سے بہن جدا ہوئی
جس سرزمین پر سبط رسولؐ کا خون ناحق بہایا گیا
جس جگہ اہلبیت مصطفےؐ پر مصائب کے پہاڑ توڑے
گئے سامنے دریائے فرات بہہ رہا تھا جس کی ہر موج
خاص آل عباؑ یادگار پنجتن حضرت اسمٰعیل کے پائے
اقدس کو بوسہ دینے کے شوق میں اٹھتی تھی اور مضطر
ساحل سے سر ٹک کر فنا ہو جاتی اسی دریا کا پانی
اہلبیت کے سوکھے حلق تر نہ کرسکیگا۔ اسی پانی
کے لئے خون کی ندیاں بہیں گی حسینؑ کے بچے
پیاس سے تڑپیں گے اور پانی نہ ملیگا اصغرؑ باپ کے
گود میں اپنا حال دکھلانے آئینگے۔ لیکن اشقیا
پانی نہ دینگے۔ مسافران راہ حق نے لب دریا خیمے برپا
کئے لیکن حکم یزید تھا کہ مجاہدان حق ایسے ریگستان
میں رکھے جائیں جہاں سے پانی ملنا دشوار ہو جائے
جہاں انکی بربادی پر افسوس کرنے والا انکی مقدس
لاشوں پر رونے والا انکی مظلومیت پر آنسو گرانے
والا کوئی نہ ہو مظلوم بھائی کی صدائے اقدس اشعار
کی صورت میں ماں جائی بہن کے گوش حق نیوش میں
جاتی ہے۔ بیتاب ہو کر فرماتی ہیں اے بھائی اے
یادگار پنجتن یہ اشعار ایسے ہیں جیسے آپنے اپنی موت
کا پورا یقین کر لیا ہو کیا آپنے فدائے راہ خدا ہونے کا
مصمم ارادہ فرمالیا ہے؟ پیاری بہن کی محبت بھری
آواز تھی! احترام اور تعظیم کے الفاظ تھے جو کہ محبت
خواہری سے مجبور ہو کر دہن مبارک سے نکل رہے تھے
حسینؑ چشم پر آب ہو گئے۔ پھر فوراً ہی صبر کی ہدایت
کی خیمے یزیدیوں کے اصرار سے مجبور ہو کر کنار دریا
سے اٹھا لیے گئے۔ مگر صابر بھائی کی صابر بہن نے
اُف نہ کی میدان کربلا فوجوں سے بھر گیا تو [illegible]
سے پانی بند ہو گیا معصوم بچے پیاس سے تڑپنے لگے
لیکن واہ رے تسلیم و رضا تمام مصیبتوں کا کس کشادہ
پیشانی سے خیر مقدم کیا۔

شمع امامت کے پروانے اپنے آقا پر فدا ہو چکے
اس وقت حضرت زینبؑ نے اپنے لالوں کو جنہیں
مدینہ سے اسی لئے لائی تھیں رن میں بھیجا وہ وقت
تھا صابر سے صابر ماں بھی اپنے لخت جگر کی لاشوں کو
خاک و خون میں آلودہ دیکھکر ماتم کئے بغیر نہیں رہ

[illegible]
کوئی آواز نہ سنی اس گھر کی کوئی صدا دہن مبارک سے نکلی
تو یہ تھی کہ اے میرے لاڈلو! تم نے ماں کا حق ادا کر کے علی
و فاطمہؑ کے سامنے سرخرو کیا۔ یہ تھی ایثار کی وہ عدیم المثال
نظیر جسکو کسی زمانہ کی تاریخ پیش نہیں کرسکتی۔

شبیہ رسولؐ علی اکبر جس کو اٹھارہ برس انتہائی
ناز و نعم سے پالا تھا [illegible] دن کے ہاتھ کو اپنی محبت
کرنے والی بہن کی اجازت پر چھوڑ دیا تھا علی اکبر میدان
جنگ کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ جانتی ہیں کہ
یہ یوسف کربلا پھر خیمہ میں واپس نہ آئے گا۔ باوجود
اس سے واقف ہونے کے اجازت دیدیتی ہیں جوان لاش
نظر آتی ہے مگر پھوپھی اور ماں کی زبان سے کوئی لفظ
ایسا نہیں نکلتا جو شان صبر سے دور ہو اس کو کہتے ہیں
تسلیم و رضا حسینؑ آتے ہیں اپنے خزانہ میں گوہر نایاب کی
تلاش کرتے ہیں۔ ماں مدعائے دلی سمجھکر معصوم کربلا کو
جھولے سے لاکر آغوش امامت میں دیدیتی ہے مگر واہ
رے صبر پریشانی بے چینی کے علامات کہیں نظر نہیں آتے
ننھا مجاہد حق تبلیغ ادا کر کے حرملا علیہ اللعن کے تیر سے پیاس
بجھا کر خاموش ہو جاتا ہے حسینؑ کملائی ہوئی کلی لاکر بہن کو
دیدیتے ہیں انہوں نے ایکمرتبہ حسینؑ کو دیکھا اور آنکھیں
نیچی کر لیں اضطراب پریشانی و غم کسے کہتے ہیں جن بیبیوں
کے پاس دولت اولاد ہے وہ خوش ہو کر نہایت فخر کے ساتھ
اپنے لاڈلوں کو پوشاک بدلوا کر جنگ سے آراستہ کر کے
ان الفاظ کے ساتھ حسینؑ پر فدا ہونے کے لئے بھیج رہی ہیں۔
کہ بیٹا! میں اس وقت تم سے خوش ہونگی جب تم نصرت حسینؑ
میں اپنی جان دیدوگے۔" دفعتاً خیمہ کے ایک گوشہ سے
یہ صدائے پرحسرت نغمہ گونجتی ہے کہ" آہ آج تمام بیبیاں
اپنے بچوں کو بھائی حسینؑ پر نثار ہونے کے لئے آراستہ کر رہی ہیں
مگر میں حسرت نصیب اس قابل نہیں کہ مظلوم برادر پر کوئی
ہاں دل نثار کرسکوں آہ جب اماں سیدہ عالمؑ بابا
علیؑ نانا محمد نانا رسولؐ استفسار کرینگے کہ تونے کربلا میں
کیا نثار کیا؟ آہ تو میں کیا جواب دونگی بھائی پر ایسی
مصیبت کا وقت آئے میں منہ دیکھوں یہ کہکر رونے لگتی
ہیں یہ ہے راہ حق میں دولت اولاد لٹانے کی وہ آرزو
جسکی نظیر کہیں نہیں ملتی لاشوں پہ لاش گر رہی ہے انصار
جام شہادت نوش کر رہے ہیں شاہ کونین پر فوج
کفار کی چڑھائی ہے فرزند رسولؐ پر برا وقت پڑا ہے
ایک بی بی اپنے ایک صاحبزادے عبداللہ کو حسینؑ پر
نثار کر کے دوسرے نور نظر سے کس طمانیت قلب
سے فرما رہی ہیں کہ بیٹا عون! آج چچا پر قربان ہونے
کا دن ہے جاؤ راہ حق میں جان نثار کر کے مجھے بتول پنجتن
[illegible] دو" یہ الفاظ ہیں اس بی بی کے یہ خواہش
ہے اس خاتون کی جس کے دل پر بیوگی کا داغ ہے۔

[illegible]
[illegible] مگر اللہ اکبر [illegible] دین کا قتیل
اور حسینؑ کی محبت کس اطمینان کے ساتھ شبیر کا تشنہ لبی
کو مرنے کے لئے بھیجتا ہے کیوں نہ ہو آج ایسے گھر کی
شہزادی تھیں ہو وہ بیبیاں جن کا اسلام پر احسان
ہے تھیں ہو وہ شہزادیاں جن پر حضرت [illegible] فخر
کریں گے تمہارے مبارک نام تاریخ کی پیشانی پر آفتاب
سے زیادہ چمکتے رہیں گے تمہارے کارنامے زبان زد خلق
رہیں گے اور تمہارے افسانہ مظلومیت قیامت تک لوگوں
کی زبانوں پر رہیں گے ایک طرف حسینؑ کی پیاری بچی
سکینہؑ کے گوہر چھین لیتا ہے جبر سے ننھے ننھے گوش
اقدس زخمی ہو گئے۔ یتیم کربلا نہ روئی نہ آہ کی بس اس
کا منھ دیکھا اور خاموش ہو گئی پھوپھی کے چہرہ پر نگاہ
حسرت ڈالی اور پھر نظریں نیچی کر لیں یہ تھا حسینؑ کی چار
سالہ بچی کا صبر جس کا تین دن کی بھوک پیاس سے کمھلایا
چہرہ جس کی کلائیوں چھوٹا سا گلا رسی میں بندھا ہوا
نازوں کی پلی اسیران بے عماری پر کوفہ و شام کے بازاروں
میں کبھی دمشق کے تیرہ و تار محبس میں دیکھکر سنگدل بھی
آنسو بہائے نہیں رہ سکتا تھا۔

وہ قافلہ سالار اہلبیت حضرت اسمٰعیل وعدہ وفا کرنے
کیلئے وعدہ گاہ میں جانا چاہتا ہے اسلحہ اور ملبوس آخری
طلب فرماتا ہے۔ چاہنے والی بہن اپنے مظلوم بھائی کو
اسلحہ و پوشاک لاکر دیتی ہیں کیا زینبؑ جانتی نہ تھیں
کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ جگر گوشہ حیدرؑ اس میدان سے
واپس نہ آئے گا۔ یہ ماہ ایسے ابر میں چھپے گا کہ نکلنا
ناممکن ہوگا۔ یہ مبارک ہستی اب ان کے درمیان نظر نہ آئیگی
یہ رخصت آخری ہے بالکل آخری اس کے بعد اہلبیت کی
عورتیں ننگے سر ہونگی اور طرح طرح کے مصائب بیمار کربلا
کو مقابلہ کرنا ہوگا۔ وقت پر خطر ہے۔ کمزور و ضعیف بچہ ہوگا
اور قافلہ سالاری۔ مگر نہیں اگر وہ نبی کے مظلوم نواسے تھے
تو یہ امیر المومنین کی صابر نواسی ان کو امتحان کی کسوٹی پر کسنا
تھا تو یہ بھی برابر کی شریک تھیں ان کو بے کفن رہنا تھا
تو ان کو بے ردا یہ کیونکر ممکن تھا کہ صابر بھائی کی صابر بہن
شال حسینؑ دامن تسلیم و رضا چھوڑ دیتیں [illegible]
جاتا مظلوم مسافر تشنہ دہان [illegible]
جانے لگتا ہے بہن رخصت کرتی ہیں تھوڑی دور پہونچے
پر ان کی وصیت کا خیال آتا ہے آپ آواز دیتی ہیں اے
بھائی ذرا ٹھہر جائیے اور بند قبا کھول دیجئے ثانی زہرا ماں
کی آخری وصیت پوری کرتی ہیں مگر نہ دل سے آہ نکلتی
ہے نہ زبان سے کلمہ شکایت حالانکہ آئندہ واقعات کا
خوب علم ہے کہ تمام خیمے لٹے گا قیامت بھی کربلا کی
شہزادی کے پائے اقدس کو جادہ صبر سے متزلزل نہیں
کرسکے کوئی ایسا باقی نہیں جو سکینؑ و تنہا حسینؑ کو [illegible]

تھا وہ مرکز ... آغاز کی ... تھی دہرائی جاتی
جو اس ورثہ کو سمجھا ... رہی ... کربلا
کی ... بہن تیرے صبر و تحمل کے آگے مسرور
کی ... نہیں ملے حسین کی مظلوم
بہن تیری قربانیوں کی وہ عظمت ہے جس
کا ایک ... تیرہ سو برس سے طرح طرح سے
ظاہر ہو رہا ہے۔ تیرا نام قیامت تک زندہ
رہیگا تیرے کارناموں پر تیرے شیعہ فخر
کرینگے۔ اگر پہلے نظیر حسین ہے تو ثانی زہرا
اب تیری اور تیرے بھائی کی قربانیوں کا
صرف اس قدر سمجھا جا رہا ہے کہ تیرے مصائب
پہ آنسو بہا یا جائے۔ اور بس تیرے میدان
پہ قدم کئے ہوئے نمونے تیرے نام لیوا بھلا
بیٹھے ہیں اے کربلا کی شہزادی اے مدینہ کی
ملکہ تو اپنے مظلوم بھائی کی قربانیوں کا صحیح
اعتراف اور ان قربانیوں کا صحیح مقصد اپنے
شیعوں کو سمجھا اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق
عطا فرما۔ اب قریب ہے کہ نگین امامت سنواں
دیز پشت فرس سے زمین پر آئے حضرت
زینب دیکھ رہی ہیں مگر ان نگاہوں سے
جن سے صبر شہادت پر رضا مندی حکم خدا
کی اطاعت تسلیم و رضا ظاہر ہو رہی ہے۔
حسین نے وصیت کی تھی کہ اے بہن! ہیں
ایسا نہ ہو کہ تمہاری بے صبری ہمارے امتحان
کی کامیابی میں کسی طرح کی کسر باقی رکھدے
اور اس منزل تک نہ پہنچنے دے جس کا میں
خواہشمند ہوں تمہاری گریہ وزاری پر دشمن
تمسخر کریں۔ اسی وصیت نے شیر خدا کی دختر
کو اس ارادہ پر قائم کر دیا تھا جس کی سختی کے
آگے فولاد بھی موم ہے۔ انہوں نے فرض سمجھا کہ
یہ دل ہلا دینے والا منظر دیکھیں اور صبر کریں
نقاروں کی صدا باجوں کا شور خوشی کی آوازیں
نواسۂ رسول کے قتل پر بدنام کنندۂ اسلام
لوگوں کی تکبیر کی صدائیں اہلبیت کے گوش
حق نیوش تک پہنچی ہونگی جسم کا فرق مطہر
نیزہ پہ نظر نیزہ پر نظر آیا ہوگا۔ اگر حسین نے
شہید ہو کر یہ دکھلا دیا تھا کہ حق کی حمایت
کس طرح کی جاتی ہے دین کے سوکھے پودے
کو کس طرح سرسبز کیا جاتا ہے طاقتور فرعون
کو کس طرح شکست دی جا سکتی ہے تو زینب
و کلثوم ظاہر کر رہی تھیں کہ ان کے مقدس
خاندان کے فضائل کی بلندی کس قدر ہے
صبر و رضا کس کو کہتے ہیں استقلال کس

...ا ہے مگر ان کی اطاعت کس طرح
کی جاتی ہے زہرا کے گل اندام کی پامال
شدہ لاشیں ریت پر دکھلا دی ہونگی
مگر اہلبیت حسین کا ارادہ ہوگا کہ ہم ...
بصبر ... حسین کی عزت و ... مسلوبی
استقلال پر حرف نہ آنے دینگے جن ...
عظمی کو ... نظر کر کے ذبح عظیم ... اسم
عظیم ... قربانیاں کی ہیں ان کو پامال

... حسین کری کو ن ...
جو رہائی تھا جو انکی بیکسی پر آنسو بہاتا ایک
بیمار کربلا کی ذات تھی جو خود صاحب
فراش ... کون تھا جو ان کو سینہ سے لگا
دیتا اس غرض کو بھی ادا کیا ظلمان
... ہیں جن کے دل پر
... بھائی کی جدائی کا صدمہ
... کا داغ ... پیاس کی تکلیف مصائب

حسین کا قاصد گرد وہاں سے قتل کیا گیا
تھا جہاں اس کے وہ معصوم بچوں کو چھپنے
کے لئے کہیں جگہ نہ رہی تھی جس جگہ کا ذرہ
ذرہ اپنے مہمان اپنے رہنما کے خون کا پیاسا
تھا جہاں کے لوگوں نے نانا کا کلمہ پڑھ
کر نواسے کو قتل کیا تھا اہلبیت اسی جگہ
سے اس طرح گذر رہے تھے کہ کسی بی بی
کے سر پر ردا نہ تھی ہمسائے نقاب بال چہرہ
کی پردہ پوشی کر رہے تھے بازاروں میں
رسیاں بندھی تھیں ہمسائے زرہیں بھاری
کے اونٹوں کی ننگی پیٹھ تھی چھوٹے چھوٹے
نازوں کے پلے بچے رسن بستہ تھے خوف
سے کانپ رہے تھے لیکن اس ذلت میں
ان کی ہزاروں عزت تھی ان بیوقری
میں انکا وقار رہتا یہ بے سروسامانی
وہ تاریخ ... کر رہی تھی جو قیامت تک
باقی رہیگی اس میں اسلام کی توہین
انسانیت کی ذلت کرنے والے حیوانوں
کے مظالم مندرج ہونگے اور دنیا قیامت
تک ان کو لعنت سے یاد کرتی رہیگی
آہ قلم میں توش نہیں کہ لکھوں کہ کفار
کی عورتیں اسیران ... و دیلم سمجھکر بچوں
کی حالت پر رحم کرتے ہوئے چھوڑ ... جس
کے جواب میں حضرت کلثوم فرماتی ہیں کہ "اے
اہل کوفہ ہم اہلبیت نبوت ہیں ہم پر صدقہ
حرام ہے" دفعتہً لوگوں کے مجمع میں
حیدر کرار کی بیٹی نے خاموشی کا اشارہ
کیا ایسا معلوم ہونے لگا گویا کسی نے سحر
کر دیا سارے مجمع پر موت کی ایسی خاموشی
چھا گئی کہ قہ کا دھعہ شہر خموشاں نظر
آنے لگا رسول کی نواسی نے انتہائی
عزت و جلال کے ساتھ وہ تقریر کی
جس کا ایک ایک حرف گنہگاروں کے
لئے تازیانہ تھا جس کے ایک ایک جملے
پر فصاحت و بلاغت نثار ہو رہی تھی

سلام

(از جناب سید ہاشم حسین رضا)

کیا ہوا اس قول نبی کا مل کسی تفسیر سے　　ہے میر شبیر مجھ سے اور میں شبیر سے
دوڑتا ہو جسکی رگ رگ میں محمد کا لہو　　راہ حق میں بس وہی کھیلے سنان تیر سے
ختم تبلیغ نبی من کنت مولا پر ہوئی　　اور ہوا ایمان کامل الفت شبیر سے
سالک راہ رضائے حق صراط مستقیم　　ڈھونڈ لینگے نقش پائے عابد دلگیر سے
کوطلاطم خیز موجوں کی روانی رک گئی　　نہر میں عباس کی ڈوبی ہوئی تصویر سے
جو قدم عابد کا اٹھا نقش عبرت بن گیا　　یا اولی الابصار کی آئی صدا زنجیر سے
زانوئے سبط نبی پر سر حر غازی کا ہے　　ہو گئی تدبیر ہم آغوش کیا تقدیر سے
کیوں مسلمانوں دائیں انکے سر چھپائیں　　جن کا مستحکم تھا رشتہ چادر تطہیر سے
سوگ کنبہ کا۔ اسیری۔ مرحلہ دربار کا　　صبر کی منزل میں زینب کم نہیں شبیر سے
کھینچ رہا ہے دم علی اکبر کا ساکت ہیں حسین　　پہ نظر ہٹتی نہیں ملتی ہوئی تصویر سے
گوشہ گوشہ میں لحد کے چاندنی چھٹکی ہے ضو
ماہ شرمندہ ہوا داغ غم شبیر سے

ہونے دیتے ہوا اور یہی ہوا حسین کی مظلوم
بہنوں نے اف تک نہ کی ننگ عرب کفار
بے حمیت یزیدی جسکو لفظ مسلمان سے تعبیر
کرنا اسلام کی توہین کرنا ہے نمرود شام
کے حکم سے درانہ خیمۂ اطہر میں گھس آئے
جہاں ملائک بھی بلا اذن نہ آسکتے تھے اسباب
لوٹا ردائیں چھین لیں زیور اتار لئے وہ
چیزیں لیلیں جو بزرگوں کی یاد تازہ کرتی تھی
خیمہ نذر آتش کر دیا گیا گلشن حیدری کے
ننھے ننھے پھول ابن الشیاطین کے خوف
سے ادھر ادھر چھپ گئے آہ کون تھا
جو ان بکھرے ہوئے پھولوں کو یکجا کرتا کس
کی ذات تھی ننھے ننھے دھڑکتے ہوئے
دلوں کو تسکین دلاتی کون ہستی تھی جو دشمن

آئندہ کا خیال اور بے ردائی کی شرح تھی
متعل نظر آتا ہے دشمن اپنے کشتگان
کو دفن کر رہے ہیں باپ کی پیاری بیٹی
آخری مرتبہ باپ کی لاش بے سر سے لپٹ
جاتی ہے۔ رسن بستہ آفت رسیدہ بہن
مظلوم بھائی کی بیچارگی اور بیکسی پر رو رہی
ہے دشمن بھی اس منظر کی تاب نہ لا کر آنسو
بہانے پر مجبور ہو جاتے ہیں سنگدل فوج
اس کو بھی گوارا نہیں کر سکتی بجبر لاش سے
چھڑایا گیا۔ رونے کو منع کیا گیا تازیانہ
کی دھمکی دی گئی یتیم کربلا کو سیلی دکھلا
کر کرایا گیا لٹا ہوا قافلہ وہاں پہونچا
جہاں کی یہ شہزادیاں شہور تھیں ...

جس سے علی کی تقریر کا لطف آرہا تھا جس کی
ہر لفظ وشمنان دین کی خباثت نفس کا
انکشاف کر رہا تھا ان کی مکاریوں کا
راز کھل رہا تھا وہ دم نہ مار سکتے تھے
ان کی خصلت ظاہر ہو رہی تھی ... کچھ
نہ کر سکتے تھے (وہ لڑکی جس ہیں کو ...
آبیدار ... تھے ... طوالت نظرانداز

کیجاتی ہے۔ دربار ابن زیاد میں اسیرانِ خانوادۂ رسالت لائے جاتے ہیں وہ ملعون شہزادی کونین کو دریافت کرتا ہے وہ مرتبہ اس نے پوچھا کچھ جواب نہ دیا گیا۔ تیسری مرتبہ قسم دینے پر نفس رسول کی بیٹی نے نہایت حقارت کے ساتھ فرمایا کیا چاہتا ہے او دشمن خدا تونے نیکوں اور بدوں میں ہماری ہتک کی۔ لوگوں کو تعجب ہوگیا ہوگا کہ ایک اسیر عورت نے اس طرح امیر کوفہ کی ذلت کی اہل دربار سکتہ کے عالم میں رہ گئے ہونگے کہ ایک قیدی کی یہ جرأت ان کی سمجھ میں نہ آتا ہوگا۔ کہ ایک مجبور و بیکس کی یہ ہمت یہ

موصل منافق ابن زیاد نواسۂ رسول کی ہمشیر سے کہتا ہے کہ خدا نے تمہیں اور تمہارے جد کو جھٹلایا اور انہیں (معاذ اللہ) ذلیل کرکے ہمیں مطمئن کیا۔ اس کا جواب نہایت آزادانہ طور پر دیا گیا جس کو ہر شخص کے کانوں نے سنا۔ اے دشمن خدا فاسق کی تکذیب جھوٹے کو ذلیل کرتا ہے سچا تو کذب فسق و فجور کا حامل ہے" کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی رعب اور صداقت آمیز جواب نے ابن زیاد علیہ اللعن کو کس قدر شرمندہ کیا ہوگا اور کرسی نشینوں کے سامنے اس کی فطرت کا بھرم کھلا کس قدر ذلت ہوئی ہوگی۔

اس ذلت کا عوض وہ صرف اس جملے سے لگاکے اے بنت شجاع اگر تو عورت نہ ہوتی تو میں قتل کرا دیتا پھر وہ اس طرح اس مظلومہ کے زخموں پر نمک پاشی کرتا ہے کہ تمہارے بھائی نے چاہا تھا کہ یزید سے خلافت لے لیں انکی امید منقطع ہوگئی آپ فرماتی ہیں کہ تجھ پر ولے ہو اگر میرے بھائی نے طلب خلافت کی تو وہ ان کی میراث تھی تو خود کو جواب دہی کے لئے مستعد رکھو" اس کے بعد قافلہ سالار اہلبیت ابن زیاد کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔ اے ابن زیاد تو کب تک میری پھوپھی کی توہین کریں کرتا ہے کا وہ حیوان ناطق کا حکم دیتا ہے کہ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ چاہنے والی پھوپھی بھائی کی یادگار کے متعلق یہ خونی حکم سنکر دوڑتی ہیں کہ اگر اس کا قتل منظور ہے تو پہلے مجھے قتل کر۔ یہ تھی بنت اسد اللہ کی شجاعت کی ایک تصویر۔ آئینہ بندی ہو رہی ہے۔ قتل حسینؑ ... دربار شام خوب آراستہ ہے ... کنیزوں کا جمگھٹ ہے نہایت اطمینان

کے ساتھ" دیں۔ یہی پر سے نوشی ہو رہی ہے

سکان دنیا مجبور سے خوشیاں کا اظہار

دشمن دین پر یہ اشعار پڑھ کر اہلبیت کو چھیڑنے کی کوشش کرتا ہے حضرت زینبؑ تڑپ کر فرماتی ہیں کہ تیرا خیال ہے کہ تو نے زمین و آسمان ہم پر تنگ کر دیا ہم ذلیل ہیں تو عزیز ہوا۔ اس پر خوش ہو کہ دنیا تیرے لئے درست ہوگئی ہے تمام کام ٹھیک ہوگئے اور ملک تیرا ہوگیا صبر کر تو ارشاد حق تعالیٰ بھول گیا کہ وہ جنہوں نے انکار حقیقت کیا یہ نہ خیال کریں کہ یہ اچھا ہوا اس سے انکار کفر اور زیادہ ہوگیا اس کا عذاب بہت زیادہ ہے کیا امید ہے ان سے جنہوں نے نیکوکاروں کا جگر کھایا ہو اور شہیدوں کے خون سے پرورش پائی ہو۔ اے ملعون تو اپنے اجداد کو بلاتا ہے۔ عنقریب تو بھی وہیں جائے گا اس وقت تو حسرت سے کہے گا کہ کاش میں اپنے ہوتا گونگا ہوتا اور وہ افعال نہ کرتا جو میں نے کیا" یہ تقریر ہو رہی تھی اس کے سامنے جو ظالم بھی ہے خاندان رسالت کا پکا دشمن ہے جاہ و ثروت بھی رکھتا ہے۔ لوگ بادشاہ کے لقب سے ملقب بھی کرتے ہیں جس کے پاس آسائش دنیوی کے تمام سامان موجود ہیں۔ یہ گفتگو ہے اس کی جو مظلوم بھی ہے بیکس ستمدیدہ بھی جس کا دل عزیزوں کی موت پر پاش پاش ہے جس کا اب کوئی سہارا نہیں ایک شخص حضرت سکینہؑ کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ یہ لڑکی مجھے دیدے" آپ سختی سے فرماتی ہیں چپ رہ او ذلیل بنات آئمہ خادمہ نہیں ہو سکتیں" پھر یزید کے اختیار کے غرور کو یہ کہکر توڑتی ہیں کہ تو اسوقت تک ایسا نہیں کر سکتا جبتک بظاہر بھی ہمارے دین سے نہ نکلے" یہ تھی ایک مجبور بیکس شاہزادی کے صبر یقین خود داری افتخار کی مثال۔

ہند زوجۂ امیر شام کے آنے کی خبر ہے اہلبیت رسول زندان میں ہیں اس طرح کہ گیسوئے مسکین غبار آلود ہیں کسی کے سر پر ردا نہیں بجائے فرش زمین خاک کا فرش ہے بے سر و سامانی کا عالم ہے عزیزوں کا ماتم حسینؑ کی مظلومی کا افسانہ اپنی دربدری کا غم دختر مشکل کشا کو وہ

وہ زمانہ یاد آتا ہے جبکہ ہند خانۂ علیؑ میں پرورش پاتی اور آپ کی کفش برداری کو باعث صد فخر سمجھتی تھی جبکہ اس نے شاہ دین سیدالشباب اہل جنت کی ملک بننے کا شرف حاصل کیا تھا۔ یہ خیال آتے ہی آپ متفکر ہو جاتی ہیں اور انتہائی پریشانی کی حالت میں فرماتی ہیں کہ اے کاش زمین پھٹ جاتی اور میں سما جاتی تاکہ ہند مجھے اس حالت میں نہ دیکھتی"۔ یہ تھی اہلبیت حسینؑ کی شرم و حیا کی ایک نظیر یہ تو تھے ان بیبیوں کے حالات جو خانوادۂ رسالت کی شہزادیاں تھیں جن کو صبر و رضا توکل قناعت ایثار قربانی حکم خدا کی اطاعت عہد کی وفا کا خیال ورثہ میں ملا تھا لیکن اب داستان وفا اور محبت حسینؑ لکھی جاتی ہے ان مستورات کی جن کے اعزا پر حسینؑ کو فخر تھا جس طرح راسخ العقیدہ باوفا اصحاب اپنے امام کے مبارک قدموں پر اپنی جانیں فدا کر دینا اپنا فرض اولیں سمجھتے تھے اور نصرت حسینؑ کو اپنی نجات اور خوشنودی خدا کا بہترین ذریعہ خیال کرتے تھے اور ہر وقت اپنے مولا کے سینے پر اپنا خون بہانے کو تیار رہتے اور حسینؑ کی طرف آنے والے تیروں کو اپنے دلوں میں جگہ دے لیتے تھے اور ہر پڑنیوالی تلوار کو اپنے حب حسینؑ سے بھرے ہوئے مقدس سینوں پر روکتے تھے جو کہ اذن جہاد کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے جو کہ موت کا پیالہ جام شہد کی طرح پیتے تھے اسی طرح ان کی کامل الایمان مائیں اور بیبیاں اپنی پرجوش اور غیرت دلانے والی تقریروں اور حب اہلبیت سے بھرے ہوئے جملوں اور ایمان تازہ کرنے والے لفظوں سے ان کو نصرت جگر گوشۂ رسول پر پوری طرح آمادہ کرکے میدان کارزار میں بھیجتی ہیں انکا شہادت کا جوڑا ان کے خون سے رنگین کپڑوں کو سمجھیں اور انکی خاک و خون میں غلطاں پاش پاش لاش کو دیکھکر کہتیں۔ بیٹا اب تم ماں کا حق ادا کر دیا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر دیلم

زوجۂ زہیر ابن قین اپنی پرجوش ایمان سے بھری ہوئی تقریر سے ان کو میدان جنگ کی با ... سے نہ نکالتیں تو وہ کب اور کیا فیصلہ کرتے زہیر کے کارنامے دیلم کے رہین منت تھے۔ انہوں نے عین موقع پر غیرت دلائی تھی انکی تساہلی پر اظہار تعجب کیا تھا اپنے اعتقاد کی قوت دکھائی تھی اہلبیت رسول کی محبت ظاہر کی تھی رفاقت حسینؑ پر آمادہ کیا تھا اسی محبت حسینؑ کی وجہ سے شوہر کے فراق کا صدمہ طلاق کا غم برداشت کیا تھا دیلم کو آئیندہ واقعات کی خبر تھی اگر وہ سمجھا تو یہ کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ اس پرجوش خاتون نے زہیر کو روکنے کی کوشش کی ہو اپنی تقریر پر افسوس او ندامت کا اظہار کیا ہو یہ تھی وہ بڑی قربانی جس سے زیادہ ایک عورت سے ممکن نہیں اسی طرح زوجۂ حارث کی اہلبیت کے ساتھ بے غرضانہ محبت اور اعتقاد و سرفروشی ہمیشہ یادگار زمانہ رہے گی جس نے اپنی جان دیکر بتلا دیا کہ مہمانی اسے کہتے ہیں۔ میزبانی اس طرح کی جاتی ہے محبت اہلبیت کا حق اس طرح ادا کیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عفیف کی اس چھوٹی سی لڑکی کی قابل قدر جرأت جس نے دنیا کو محو حیرت کر دیا تیروں اور تلواروں کی ہولناک صدائیں دشمنوں کا ظلم شعلہ ہائے جنگ کی زہرہ گداز چمک بھی اس لڑکی کو متاثر نہ کر سکی یہ نہایت دلیری کے ساتھ اپنے نابینا باپ کو جنگ کے مواقع بتلاتی اور دشمنوں کی مدافعت اور سبط رسولؐ کے قاتلوں کو جہنم میں بھیجنے میں باپ کی انتہائی مدد کرتی رہی۔ اے ابن عفیف کی کم عمر صاحبزادی! تمہارا نام اہل دنیا کی زبانوں پر رہے گا اور یہ جرأت کا مظاہرہ صفحۂ تاریخ کی زینت بنا رہے گا انصار کے خیموں میں سے آواز آتی ہے کہ" ہیں یہ تعجب کا مقام ہے کہ تو اپنی جان کی حفاظت کو نصرت امام سے زیادہ سمجھتا ہے میں تجھ سے خوش نہیں ہوں جا اور جاکر اپنی جان سلطان دو جہان کے قدموں پر نثار کر دو۔ یہ جملے ہیں اُس خاتون کے جن کا تاج ابھی داد شجاعت دیکر سیکڑوں ملاعین کی جانیں مالک جہنم کے سپرد کرکے راہی جنت ہوا ہے جس کا اب کوئی سہارا باقی نہیں رہا مگر نہیں وہاں اہلبیتؑ کی محبت تھی دشمنان اسلام نے مسلم بن عوسجہؓ کی نشانی کا سر کاٹ کر غمزدہ ماں کے پاس پھینکدیا ماں اپنے لخت جگر کا خون سے آلودہ سر جو تھی تو ہے مگر کس لئے؟ اس لئے کہ

اس احسان کا حق ادا کر دیا سر کو گود میں لے لیتی ہیں مگر اس وجہ سے نہیں کہ بیاضت عمر کا سر ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے حمایت دین اور نصرت حسینؑ میں اپنی جان نثار کر دی آنکھوں سے آنسو جاری تو ہو جاتے ہیں۔ مگر کیوں؟ اپنی قربانی کی قبولیت کی خوشی میں یہ وہ اصحاب اور ان کی مستورات جن پر ان کو فخر تھا اور ان کا دلی شکر ہے کہتے تھے۔

وہب کلبی جن کا نام انصار شاہ کی فہرست میں کربلا کا نوشاہ مندرج ہے مع اپنی ضعیف ماں اور دو ہفتہ کی دولہن کے سرزمین نینوا آئے گئے ہیں ان کو جب یہ حال معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہؑ کا نور نظر علیؑ کا راحت جان رسولؐ کا پیارا محسن اسلام دشمنوں کے نرغہ میں گھرا ہے تو نیند آ کر جن کو تاریخ قمری کے نام سے یاد کرتی ہے مع اپنے فرزند اور دولہن کے امام عالیمقام کی خدمت اقدس میں آئیں اور قدموں پر گر کر وہب کو فدیہ پیش کیا وہ لڑنے اور خوب لڑے واپس ہو کر ماں سے استفسار کیا کہ" اب تو آپ مجھ سے خوش ہوئیں"؟ ماں وہ ماں جس کا لال ابھی تازہ دولھا ہے اس طرح گویا ہوئی کہ اے نور نظر میں کیونکر خوش ہو سکتی ہوں جبکہ تو پیٹھ پھیر کر میدان سے واپس چلے آئے مجھے حقیقی مسرت اس وقت حاصل ہوگی۔ جب تمہارا سر بریدہ میری آغوش میں ہوگا" اس تقریر کو تاریخ تا قیامت نہایت فخر کے ساتھ اپنے دامن میں جگہ دیگی کیا کوئی ایسا کر سکتا ہے؟ یہ تھی محبت حسینؑ کا وہ نمونہ جس کا ثانی تا حشر ملنا ناممکن ہے۔ زوجہ وہب بیدالشباب اہل جنہ کے سامنے اپنے شوہر سے یہ وعدہ لیکر کہ ساتھ ہی داخل جنت ہونگے۔ کس خندہ پیشانی اور اطمینان سے میدان جنگ کی اجازت ان الفاظ میں دیتی ہیں اب میں یقیناً تمہاری شہادت کے لئے دعا مانگونگی اور نہایت فخر سے بیبیوں سے یہ سالونگی کیا تاریخ عالم میں اس کی مثال ہے کہ کسی دو ہفتہ دولہن نے حق پر قربان ہونے کے لئے اس طرح اجازت دیدی ہو؟ وہب کو گرتے دیکھکر عمود خیمہ لیکر دوڑتی ہے مگر اپنے شوہر کی مدد کے لئے نہیں بلکہ نصرت امام کے لئے دو تین کافروں کو راہ جہنم دکھلا تو دیتی ہے مگر اپنے شریک زندگی کے خون کے قصاص کے لئے نہیں بلکہ مظلوم آقا کی حمایت کیلئے دفعتہً شمر لعون کا غلام اس کے اشارہ سے ایک گرز سے اس مومنہ کو شہید کر دیتا ہے اور یہ فوراً ہی حسب وعدہ امام اپنے سرتاج کے ساتھ راہی جنت

ہوتی ہے اور محبت حسینؑ کا حق ادا کرتی ہے خود بھی جان فدا کر دی شوہر کو بھی مولا کے قدموں پر نثار کر دیا قاتلوں نے جب وہب شہید کا سر لشکر بیکس فدیدہ ماں کی طرف پھینکدیا تو مجھ ماں نے گود میں لے لیا آنسو نہ نکلے تو کیونکر؟ دل میں حب پنجتن سے سرشار تھا آہ کی آواز نہ نکلی نکلتی تو کیسے؟ جبکہ انھوں نے خود اپنی جان حسینؑ پر فدا کرنے کا تہیہ کر لیا تھا اور بیٹے کو یہ کہکر فدائے خسرو دین ہونے کو بھیجا تھا کہ اگر تم زندہ واپس آئے تو میں دودھ نہ بخشوں گی۔ لب شکایت سے آشنا ہوتے تو کیونکر جبکہ کنیز حسینؑ کا دل خورشید امامت کی محبت پر پانی پاش تھا بیٹے کے مرنے کا غم ہوتا تو کیوں؟ جبکہ واقعات بتلاتے ہیں کہ گلشن

نبوی کے تمام پھول اس دشت پر خطر میں پامال کر دیئے جائینگے۔ شوہر کے فراق کے صدمے کے کیا معنی جبکہ وہ جانتی تھیں کہ انکا لال اپنے خون ناحق سے نصرت حسینؑ حمایت حق میں ایسے محضر پر اپنے نام کی مہر ثبت کر رہا ہے جو جبتک فانی دنیا باقی ہے اس وقت تک اس کا نام روشن رکھیگا یہ ہیں صرف چند مثالیں ان خواتین کی قربانی ایثار جرأت دلیری محبت حسینؑ کی جنھوں نے معرکہ کربلا میں حصہ لیا جن کے نام تاریخ کی پیشانی پر مثل ماہ درخشاں روشن رہینگے اور خلق انکے کارناموں اور سنانیوالوں پر تحسین کرتی رہیگی۔

سلام از جناب مولوی میر محمد حسین فاضل صاحب

کیا پوچھتے ہو حیدرِ صفدر کے باب میں
اک بیت کہکے منقبت بوترابؑ میں

سر خم ہر ایک کا ہے سوے مولد علیؑ
در در کے راہی روضۂ شاہ نجف پہ پوچھیے

رہ رہ کے یا علیؑ نئے جاتا ہے صدا
کعبے میں علیؑ کا روز ولادت کہاں سنا

رب بھی ولی نبیؐ بھی ولی اور علیؑ ولی
قفل جہیم انکو زبان دی اسے نہ دی

شعمی میں نفس مرضی حق پر لگی ہے آنکھ
شتا القمر پر اسکے ہے رجعت پر اسکو ناز

آدم کی خشت خاک کہاں نور حق کہاں
رو لوکسی نبیؐ نے ہے نبو داری علیؑ

جبرئیل پہلے کر لو در علم کو سلام
یا وعلیؑ میں کیا غم دنیا کی آئی یاد

دنیا سمجھ چکی کہ یہ کس کا ہے حسن صوت
رکھنے نہ پائے آمد و رفت در حسینؑ

لاشیں صغیر ہاتھ میں اور سوچ میں حسینؑ
سر غلی در در اسکی بہو بیٹیاں پھریں

رعب و جلال آل پیمبرؐ کا ذکر کیا
زینبؑ کے درد کو دل زینبؑ سے پوچھیے

صحرا غدیر کا یہ۔ یہ من کنت کی صدا
ترک کے حلق شوق سے لے جان حرملہ

بارہ گلے اور ایک رسن واہ مصیبتا

کافی ہے ایک آیۂ بلّغ جواب میں
گھر لے لیا جوار رسالتماب میں

سجدہ یہ ہیں جو ہوسکے بیتِ حق کی جناب میں
ہے رجعت زندگی بھی اسی اضطراب میں

ایمان کے ہیں مزے دل پر اضطراب میں
کچھ اور بھی ہے بات خدا کی کتاب میں

پھر شاہ اولیا ہے یہ کس کے خطاب میں
یہ فرق ہے اگر ہے کچھ آل و کتاب میں

مولا یہ لیں دین شب ہجر خواب میں
اک جنگ زرد گری ہے مہ و آفتاب میں

ہے کہ کہہ رہے ہیں بار کہ بوترابؑ میں
یہ ہے اسی کا عکس مہ و آفتاب میں

جانا اگر ہے خدمت ختمی مآب میں
اللہ رے کاوشیں دل خانہ خراب میں

ہاں چھپتے چھپتے عرش بریں کے حجاب میں
یہ راز ہے نفس کے ایاب و ذہاب میں

کیا کہیے دو دل جو دو آئے دست رباب میں
تھا جس کا نور عرش بریں کے حجاب میں

زنداں کی تیرگی بھی تھی شامل نقاب میں
اکبرؑ کی موت اور وہ عہد شباب میں

دنیا ابھی ہے شاہ امم مست خواب میں
تھوڑا سا زہر گھول کے دے جام آب میں

اس غم سے آجتک ہے رسن پیچ و تاب میں

فاضل جو جا ہیں پوچھیں ملک مجھسے قبر میں
غیر علیؑ کہا نہ کہوں گا جواب میں

ظالم و مظلوم کی فیصلہ کن لڑائی

میدان کربلا میں ایک مادہ پرست اور حق پرست کے درمیان خوفناک جنگ

ایثار مذہبی و ملی کے عدیم النظیر نمونے

نوشتۂ عالی جناب اعجاز جارچوی از میرٹھ

آجکل شہادت اس قدر جنس ارزاں ہوگئی ہے کہ ہر شخص خواہ وہ حرکات ناشائستہ کے باعث قتل کیا گیا ہوا "شہید" ہو جاتا ہے ایک شخص جا رہا ہے اور غیر مسلموں سے بات میں تنازع ہو جاتا ہے اور نوبت قتل کی آجاتی ہے۔ لوگ اسکو فوراً "شہید" کے نام سے موسوم کر دیتے ہیں ہندوستان میں جہاں کہیں ہندو مسلم فساد ہوتا ہے جو لوگ اس ہنگامہ میں قتل ہو جاتے ہیں برادران ملی ان کو "شہید" کے نام سے ملقب کر دیتے ہیں۔ ایک صاحب علم سیر و سیاحت اور تبدیل آب و ہوا اور ملکی تبادلۂ خیالات کی غرض سے یورپ تشریف لیجاتے ہیں وہاں پردۂ تجانب روانہ ہو جاتا ہے یہ مسلمان ہیں ان کو فوراً شہید۔ مجاہد ملت قوم وغیرہ دغیرہ کے لقب دیدیتے ہیں غرض یہ ہماری ذہنیت ہے اور اس قسم کی ذہنیت انتہائی درجہ افسوسناک ہے اسلئے کہ اس قسم کی ذہنیت ہماری تنگ نظری۔ لاعلمی جہالت اور لفظ "شہادت" کے مفہوم سے لاعلم رہنے یا تجاہل عارفانہ کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ ایک شخص اپنی عمر طبعی کو پہونچکر رحلت کرتا ہے لوگ اسکو "شہید" کہتے ہیں۔ ایک دوسرا شخص ایک شخص کو مار ڈالتا ہے سرکار اس کے قتل پھانسی کا حکم دیتی ہے لوگ اسکو بھی "شہید" کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ "شہادت" اس قدر ارزاں ہوگئی ہے کہ ہر شخص خواہ وہ فطری و طبعی موت مرے "شہید" ہو جاتا ہے۔

اس لئے یہاں پر اس امر کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ لفظ "شہادت" کے مفہوم کو اجمالاً عام فہم الفاظ میں ظاہر کر دیا جائے۔

"شہادت" نام ہے مذہب و ملت کی خاطر مجاہدانہ طریقہ سے راہ خدا میں جان دینے کا۔ جس وقت مذہب کے اصول رسول کے احکامات۔ خداوند تعالیٰ کے اوامر و نواہی اخلاق و انسانیت کے معرض خطر میں ہوں اور ان کے خلاف اس طیب طاہر پاک اور مقدس روحانی موحد کے لئے جہاد کیا جاوے اور جو محترم نفوس اس مقدس کام کی خاطر اپنی جانیں نثار کریں وہ شہید کہلائے جانے کے مستحق ہیں غرض فی سبیل اللہ جان دینے کا نام شہادت ہے۔ جس وقت تاریخ عالم پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت میں ہم کو شجاعت بہادری، دلیری، مردانگی*

* بدرجہ اتم ملتے ہیں۔ ہم اسباب شہادت امام حسینؑ "واقعہ شہادت کے اسباب وعلل" سے بہت کم ایسے لوگ ہیں جو کما حقہ واقف ہیں۔ اسلئے یہاں پر مجملاً ان تمام واقعات کا اظہار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جنکی وجہ سے واقعہ کربلا ظہور پذیر ہوا رجب سنہ ۶۰ھ میں امیر معاویہ نے وفات پائی تو یزید پلید تخت حکومت پر بیٹھا وہ ناری ہر قسم کی لغویت میں مبتلا ہوا۔ فسق و فجور عیش و عشرت سماحت و انبساط، زنا و شراب اس کے جلیس ہوئے۔ ظلم و ستم جور و تشدد اور سخت گیری نے ملک میں ہر طرح پایہ لوگ اس کے استبداد و شقاوت سے پریشان ہوگئے۔ یزید نے ولید بن عتبہ حاکم مدینہ منورہ کو لکھا کر فوراً حسینؑ ابن علی سے میری بیعت لے۔ ولید نے ایک آدمی کو جناب امامؑ کی خدمت میں روانہ کیا جب امامؑ کو تمام واقعات معلوم ہوگئے تو آپ نے فرمایا کہ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک فاسق، فاجر، بدکار، زانی، شقی، ظالم، شرابی، بدچلن اور بے دین کے ہاتھ پر بیعت کرلیں ہم ہر وقت اس کی بیعت سے انکار ہے۔ غرض آپ ولید بن عتبہ کے پاس تشریف لائے اور بیعت سے انکار کر دیا۔ یہی انکار شہادت کا باعث ہوا۔

اس کے بعد امام ہمراہ سنہ ۶۰ھ کو مع اہل اطہار کے جانب مکہ معظمہ روانہ ہوگئے ولید نے یہ تمام واقعات یزید کو لکھ بھیجے یزید کو جب یہ معلوم ہوتا ہے تو وہ ابن زیاد کے نام ایک خط لکھتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ: میں نے سنا ہے کہ حسینؑ مع اپنے اہل و عیال کے مکہ سے چل کر عراق کی طرف آرہے ہیں تو بہت جلد وہاں پہونچکر انکا راہ میں انکا انتظام کرا اور راستے بند کردے۔ ان کے ہمراہیوں کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیجدے اس عرصہ میں بہت کچھ واقعات پیش آئے اور المختصر وہ وقت آیا جس میں کربلا کے معرکوں کا آغاز ہوا۔ آج بزدل نامراد ہے ناشاد ہے افسردہ ہے اور شکستہ ہے اور آج ایک مادہ پرست اور ایک سبزہ در حق پرست کے درمیان خوفناک جنگ ہوتی ہے۔ ایک جانب اعدا کی بیشمار فوج آلات حرب و جنگ سے آراستہ نبرد آزمائی پر تیار ہے دوسری جانب اسلام کے بہتر ۷۲ جاں نثار نحیف و زار مضمحل و کمزور مقابلہ کے لئے آمادہ جنگ ہیں چونکہ وجود اسلام جابر و ظالم ہاتھوں میں جا کر خطرہ میں پڑ گیا ہے اور اپنا فانی جلوہ دکھانیوالا ہے اس لئے یہ بہتر ۷۲ فدائیان اسلام مذہب و ملت کی خاطر باوجود ناتوانی و بے سر و سامانی کے مقابلہ کے واسطے ہمہ تن تیار ہیں۔ کربلا کے میدان میں امام عالی مقام اپنی ناموس کو ہمراہ لئے ہوئے تشنہ و حیران کھڑے ہیں۔ عرب کا چٹیل میدان اور بالخصوص کربلا کی زمین، کربلا کا چلچلاتا میدان باد سموم کے تند جھونکے، آفتاب عالمتاب کی حدت شدید کر انگارے برسا رہا ہے اور اس ہولناک میدان اور قیامت خیز عالم میں آنکھیں پانی کی صورت کو تین روز سے بیتاب دیکھتی ہیں۔ شیر خوار بچوں کی زبانیں باہر نکل پڑیں، مائیں راضی برضا ہیں، گلہ ہے اور نہ شکوہ، ناز و

صد کعبۂ معنی ہیں اک سجدۂ سرور میں

(میر محمد باقر امانت خانی باقرؔ)

خنکی بھی نہیں باقی چشم علی اصغر میں
کیوں جذب ہو جائیں قبر علی اصغر میں

ایثار کی لہریں ہیں تعمیر کے دامن پر
جلوے نظر آتے ہیں حیدر کی محبت کے

تعمیر حرم کی ہے سجدہ۔ بے تہ خنجر
صدیوں کے گزرنے پر باقی ہے زمانے میں

کچھ لوگ بڑھے آگے اشکوں کے گہر لیکر
بس ہو گیا اندازہ انسان کی شہادت کا

اسکی بھی ہے گردن پر کچھ خون ستمگر کا
آگے ہوئے روتا ہے دنیا میں ہر اک بچہ

رکھا ہی بھلا کیا ہے اب ساغر کوثر میں
آنسو تو اتر جاتے شبیرؑ کے پتھر میں

تبلیغ کی قوت ہی پیوند کی چادر میں
مقداد میں سلمان میں عمارؓ میں بوذرؓ میں

صد کعبۂ معنی ہیں اک سجدۂ سرورؑ میں
کیا لوٹے شہادت تھی زہرا کے گل تر میں

آمد ہے سکینہ کی اب عرصۂ محشر میں
اک تیر نظر آیا جب گردن اصغرؑ میں

ہاتھوں کو بھرا جس نے خون علی اکبرؑ میں
دنیائے تبسم ہے مرتے ہوئے اصغرؑ میں

شبیرؑ کی میت بھی تربت میں تڑپتی ہے
ہے خاص اثر باقرؔ ذکر علی اکبرؑ میں

[illegible] کیلئے بچے عالم اضطراب میں تڑپ رہے ہیں اور العطش العطش کے نعرے بلند ہو رہے ہیں توشب عاشورہ کو صبح ہوتے ہی عمر سعد نے اپنے لشکر جرار کے ساتھ جناب امام عالی مقام جناب امام حسینؑ پر حملہ بعد طبل جنگ بجوایا۔ حضرت عباسؑ باہر تشریف لے گئے تو ایک انبوہ کثیر لڑنے کیلئے تیار دیکھا اور وہ وقت آگیا کہ امام کے منتخب ہستی کے انصار و مددگار شہید ہوگئے اور امام نے اپنی شجاعت جفاکشی راستی و قربانی کے عدم النظیر نمونے دنیا والوں کو دکھائے

شجاعت بہادری، دلیری، مردانگی کا یہ عالم تھا کہ جب امام خیمہ میں ہو کر دوبارہ میدان کارزار میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عمر سعد تو میرے مقابلے کے لئے کسی کو بھیج اور رہا شمی خون کا آخری جوہر دیکھ لے اس وقت تعداد اعدا بیس ہزار جرار پر مشتمل تھی آپ سہ [illegible] روز کے گرسنہ و تشنہ تھے لیکن استقدر استقلال و مستقل مزاجی کے ساتھ حملہ آور ہو نا غایت درجہ کی مردانگی اور شجاعت ہے۔

جفاکشی جن حضرات نے اس واقعہ کربلا کا عمیق مطالعہ کیا ہے ان کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ فاقہ پر فاقہ کیا گیا طرح طرح کے مصائب برداشت کئے گئے۔ قسم قسم کی تکالیف اٹھائی نیز متعدد روز تک تشنہ و گرسنہ رہے لیکن کبھی کلمہ شکایت زبان پر نہیں آیا اور مشیت ایزدی پر راضی رہے اسلئے کہ آپ نواسہ تھے اس بزرگ ہستی کے جس نام کا آج تمام عالم اسلام میں ڈنکا بج رہا ہے۔ آپ بیٹے تھے علیؑ جیسے شیر خدا کے۔ آپ فرزند تھے فاطمہؑ جیسی کریم النفس بی بی کے۔ رسول اکرم فاطمہؑ سے سب سے زیادہ محبت فرماتے تھے۔ صبر شکر عفو تحمل ان کو ماں سے ورثہ میں ملا تھا جود و کرم اپنے جد و نانا و باپ کی تربیت پرورش کا اثر تھا۔ اسلامی تاریخ اس قسم کی جفاکشی سے خالی نظر آتی ہے یہی چیز ہمارے واسطے درس عبرت ہے اور سبق حیات ہے

راستی اس قسم کی صداقت کی نظیر دنیا نہ پیش کرسکی اور نہ

[illegible] کی [illegible] ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ نے یزید کو دیکھا کہ وہ علانیہ شراب پیتا ہے [illegible] میں مصروف رہتا ہے، نماز نہیں پڑھتا ہے تو آپ نے اس کی بیعت سے قطعی انکار کردیا اور اسلام کی خاطر ایسی زبردست قربانیاں کیں کہ اسلام کی گردن آپ کے احسان سے کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتی کہ ایک جوان بیٹے کی لاش خاک پر تڑپتی دیکھی۔ معصوم بچوں نے

اس لئے کہ "سفینۂ اسلام" خوفناک بھنور میں مبتلا تھی۔ اہلبیت اطہار پر انواع و اقسام کے مصائب پڑے۔ ان کو سر برہنہ کوفہ کی گلیوں میں پھرایا گیا روز عاشورہ کی صبح جانگزا آتی ہے اور جمعہ کی سحر محشر کا نمونہ دکھاتی ہے۔ خیمۂ اطہر سے گریہ و زاری کی آواز آتی ہے حضرت زینبؑ سے صبر نہ ہو سکا بیتاب ہو کر ملاتی ہوئی

[illegible] نشانی اور پسماندوں کی جانچ ہے! پھر غش کھا کر زمین پر گر پڑیں خدا کی پناہ۔ آج آل کوثر کے گھر میں اتنا پانی نہیں کہ بیہوش بہن کے دہن مبارک میں ڈالا جائے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو امامؑ نے فرمایا اے بہن۔ اے بہن اللہ کے لئے، صبر کرو، سب کو مرنا ہے راضی برضا رہو شکر الہی کرو۔ جس وقت حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمعیلؑ کو ذبح کرتے ہیں تو آپ چہرہ پر نقاب ڈال لیتے ہیں تاکہ بیٹے کی حالت کو نہ دیکھیں لیکن جب یہاں یعنی میدان کربلا میں فقید المثال قربانی ہوتی ہے تو باپ کے سامنے بیٹوں کو بھائی کے سامنے بھائیوں کو، ان کے سامنے بیٹوں کو ذبح کیا جاتا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں۔ جس وقت حضرت ایوبؑ کا امتحان لیا جاتا ہے۔ تو آپ کے جسم مبارک میں کیڑے پڑ جاتے ہیں لیکن ایک عرصہ کے بعد آپ تندرست ہوجاتے ہیں لیکن جب رزمگاہ کربلا میں حسینؑ کا امتحان لیا جاتا ہے تو پانی بند کردیا جاتا ہے شیرخوار بچہ درگاہ ایزدی میں پیش کیا جاتا ہے جسم مبارک تیروں سے چھلنی ہوا ہے۔ لیکن راضی برضا ہیں، یہ ہے ایثار علی۔ حضرت علی اکبرؑ نے کمال شجاعت سے جہاد فرمایا اور بہت اشقیا کو تہ تیغ کیا علی اصغرؑ شیرخوار تھے۔ معرکہ کربلا میں تڑپتے تھے۔ جناب سید الشہداؑ باہر تشریف لائے اور اشقیا کو انکو حال دکھایا کہ شاید رحم کریں اور پانی دیں ایک ملعون نے تیر مارا اور آپ شہید ہوگئے جس وقت تمام ہمراہی انصار شہید ہوگئے ہیں تو آپ نے اس قدر دلیری سے حملہ کیا ہے کہ تمام فوج میں ہلچل پڑ گئی اور یہ لوگ منتشر و پریشان ہوگئے جس پر حملہ آور ہوئے ایک ہی وار میں فی النار کیا اتنے میں آپ کیا دیکھتے ہیں کہ شمر ذی الجوشن شقی متعدد سپاہیوں کے ہمراہ آپکے حرم سرا کی درمیان حائل ہوا۔ آپ پر غصہ طاری ہوگیا۔ اور للکار کر پکارا اے گروہ اشقیا میں تم سے لڑتا ہوں۔ اور تم عورتوں پر حملہ کرتے ہیں پھر حرم سرا سے

قطعہ وسلام

از جناب نواب میر عباس حسین خان بزم ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

قطعہ

میں کیا بتاؤں کہ ایسا ہے یا کہ ویسا ہے　　سمجھ میں کچھ نہیں آیا کبھی وہ جیسا ہے
حقیقت اوسکی کماحقہ ہو جب ظاہر　　کوئی رسول سے پوچھے حسینؑ کیسا ہے

سلام

ہم بیں جگر میں داغ شہیداں لئے ہوئے　　اس پھول کو ہیں مثل دل دجاں لئے ہوئے
رومال میں بہہ اشک نہیں شہ کی ہے عطا　　مجلس سے جاؤنگا در غلطیاں لئے ہوئے
جوز دپہ آیا کاٹ دیا شہ کی تیغ نے　　ہیجان تھی پر نہ رہنی تھی ہیجان لئے ہوئے
پیش رسولؐ جائینگے کس منہ سے اہل شر　　دامن میں اپنے خون شہیداں لئے ہوئے
دشمن ہی کے آئینگے کیا راہ راست پر　　پھرتا ہے اپنے ساتھ انہیں شیطاں لئے ہوئے
اک دل میں حرص و آز بھی بغض و عناد بھی　　کیا کیا نہیں ہیں حضرت انساں لئے ہوئے
لکھا کرونگا خلد میں بھی میں علیؑ کی مدح　　جاؤنگا اپنے ساتھ قلمداں لئے ہوئے
کس درجہ بے خبر ہیں کہ کچھ سوچتے نہیں　　ہم کسقدر ہیں بار گناہاں لئے ہوئے

قطعہ

منہ کر کے سوئے قبر پیمبرؐ زینبؑ نے دی صدا　　لیجئے خبر کہ داغ عزیزاں لئے ہوئے
رسی بندھی ہے بازو میں جاتی ہوں سوئے شام　　سارے اسیر کنبہ کو نالاں لئے ہوئے
زائر بنا کے موت دے اس بزم کو کریم
جاؤں زمین جہاں سے یہ ارماں لئے ہوئے

[illegible] جور و ستم ظلم و تعدی کے پہاڑ [illegible] نے مگر یزید کی بیعت قبول نہیں فرمائی۔ شیرخوار تھے تشنہ کے تہ تیغ ہوئے عزیز ترین جانیں راہ خدا میں نثار و قربان کردیں

ایثار و قربانی

[illegible] دوڑیں اور فرمانے لگیں کاش اس دن سے پہلے موت آگئی ہوتی [illegible] کہ انتقال ہوتا ہے آج میرے باپ علیؑ دنیا سے گذر جاتے ہیں۔ آج میرے بھائی حسنؑ کا جنازہ نکلتا ہے اے حسینؑ اے گذرے ہوؤں کی یادگار

تعرض کرنا حرکت ناشائستہ ہے۔ لتنے میں چاروں طرف سے تیروں کی بوچھار اور نیزوں کی بارش شروع ہوئی اور تمام جسم مبارک زخموں سے چور ہوا۔ اور آپ کچھ دیر کے بعد خود شہید ہو گئے۔

اس کے بعد طبل شادمانی افواج اعدا میں بجنا شروع ہوا اصحاب مخدرات پریشان ہوئیں امامؑ اور ان کے رفقا کے سروں کو نیزوں پر چڑھوایا ام المومنین حضرت ام سلمیٰ کا گھر لوٹ لیا۔ عداوت کی آگ نہ بجھی کہ خیمہ کو تاراج کیا۔ اہلبیت کے خیموں کو لوٹا، مال اسباب لوٹا، اور محمدؐ کی صاحبزادیوں کا زیور اتار لیا۔ کسی بی بی کے کان میں ایک بالی بھی نہ چھوڑی۔ حسینؑ مظلوم کے جسم مبارک پر گھوڑے دوڑائے۔ فاطمہؑ کی گود کے پلے مصطفےٰؐ کے سینے پر کھیلنے والے کے تن اقدس کو سموں سے روندا کہ سینہ و پشت مبارک کی تمام ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں۔

اب اگر ہم ان واقعات کو یاد کر کے روئیں گریہ و زاری کریں تو کیا قصور ہے کیا غضب ہے جو ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے یہ سب شہادت اور مذہبی ایثار و قربانی کہ جس کے اثر سے آسمان متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ آسمان سے خون برسا، سات روز تک آسمان تاریک رہا، چرندوں پرندوں گزندوں نے آہ و بکا کیا۔

شہادت اس کا نام ہے۔ یہ ہے شہادت تسلیم و رضا، علم و قناعت بے طمع، بے غرضی، ہمدردی و محبت، ثابت قدمی راسخ الاعتقادی، راست بازی، وفاداری و استواری، حق شناسی فرائض کی پابندی حمیت اسلامی غیرت ملی، شجاعت بہادری، ضبط، انکساری، استقلال، جاں نثاری، اور ایثار کا ایک اخلاقی آئینہ ہے اور احکم الحاکمین ہم کو توفیق دے کہ ہم اپنے شہید اعظم کی زندگی سے سبق حاصل کریں اور ثابت قدم رہیں۔

حسینؑ اور اسلام

(از سید علی کوثر زیدی آنریری سکریٹری عباسیہ لائبریری بنت الاولی شمیر از حیدر جنگ بیجا پور)

چراغ بزم رسالت جلائے تو نے　　حسینؑ دونوں جہاں جگمگائے تو نے
کچھ ایسا دہر میں نام حسینؑ پھیل گیا　　زمانہ لاکھ مٹاتا رہا مٹا نہ سکا

حسینؑ! کون حسینؑ! رسولؐ کے نواسے علیؑ کا لاڈلا فاطمہؑ کی گود کا پالا جسے رسولؐ نے کاندھے پر چڑھایا جسے سیدہ نے چکیاں پیس پیس کر پالا جسے حیدر نے پڑھایا۔ وہ حسینؑ جس نے اسلام کی کشتی جو ساحل سے بہت دور گرداب بلا میں غرق ہو رہی تھی اپنے خون کے دھاروں سے تیر کر کام لیکر ساحل سے لگایا۔ جس نے خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ جس نے ذبح عظیم کے خواب کی

تعبیر دی۔ جس نے صداقت کی فتح کو تا بہ حشر محکم کر دیا۔ حسینؑ نے ہم کو صبر کرنا سکھایا اور حسینؑ ہی نے عمل کر کے دکھا دیا کہ جھوٹی باطل ہجوم کو کس طرح شکست کیا جا سکتا ہے۔ حسینؑ نے یقیناً سب کچھ کیا اور جو کچھ کیا اسلام کی حیات ابدی کیلئے کیا۔ لیکن کیا میں اپنی محترم ہستیوں سے آج یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ہم جو کچھ آج کر رہے ہیں وہ حسینؑ کی صداقت کے ڈھانچے میں ڈھل سکتا ہے اور کیا حسینؑ جس قوم و جماعت کے سردار ہوں وہ صرف ظاہر داریوں کی مستحق ہو سکتی ہے۔ نہ حسینؑ ہی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کبھی نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم اپنے مرکز سے بہت دور ہٹ گئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو کچھ ہمیں کرنا چاہئے وہ نہیں کیا جاتا۔ اور جو نہ کرنا چاہئے وہ کیا جاتا ہے۔ اس غم جاودانی پر ہمیشہ روئے عالم بیخودی میں ہائے ہائے کیجئے اور فریاد کیجئے۔ مگر حسینؑ کی پامردی کو فراموش نہ فرمایئے انکی مظلومیت کو یاد کر کے دھاڑیں مارئیے۔ لیکن۔ سبق بھی لیجئے اور اس فرض کو پہچانئے جو کربلا کے تپتے ہوئے بن میں تین روز کی بھوک و پیاس میں ادا کیا گیا تھا۔ کربلا کی خونیں داستان کو قلت کی کامیابیوں کو کبھی یاد رکھئے۔ جناب عباسؑ کی واحد شجاعت کو پیش نظر رکھئے۔ اس جواں مردی کو جو جناب علی اکبرؑ نے اس سرزمین کے سپرد کی تھی نہ بھولئے وہ منظر بھی پیش نظر رکھئے جبکہ حضرت علی اکبرؑ دوران جنگ میں پیاس سے بیچین ہو کر باپ کے پاس آتے ہیں اور پانی مانگتے ہیں مگر افسوس کہ اک ایسا وقت بھی گذرا تھا کہ جس میں پسر نے مانگا تھا پانی پدر پلا نہ سکا

اس نشانہ کو جو کہ تیر سہ شعبہ سے معصوم کے حلقوم پر لگایا گیا تھا زمانہ کی نیرنگیوں سے مت بھولئے گا جس کے لئے ۔۔

سلام اصغرؑ پہ جو اتنا بھی نہ رہا ہے تھا
کہ در پہ تشنہ رہی بیت پسر کی لا نہ سکا

غرضکہ سب کچھ کیجئے! اپنے مولا و آقا کے اسوۂ حسنہ کو اپنا نصب العین بنائے اور تیرہ سو برس قبل کی حسینی تعلیم کو گوشہ گوشہ میں پہونچا دیجئے۔ تاکہ مخالفین حسینیوں کو دبا نہ سکیں اور اعدا پامال نہ کر سکیں اور وہ۔ اس طرح انجام پا سکتا ہے کہ ذکر کے مفہوم کو حافظہ سے نکال دیا جائے خوف کے لفظ کو لغت سے کھو دیا جائے صبر کو اپنا راہنما بنایا جائے! اور بے صبری پر تبرا کیا جائے۔ حق کو اپنا مرشد سمجھا جائے اور باطل کو ٹھکرا دیا جائے اگر ان بے شمار اوصاف میں سے کسی ایک پر عمل کیا جائے تو حسینؑ کی شہادت کا مقصد اب بھی پورا ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کے بھٹکے ہوئے گروہ کا بیڑا یا حسینؑ! یا حسینؑ! پکارتا ہوا پار ہو سکتا ہے

نقشِ وفا

(ذاکر مجھوری)

عباسؑ صف شکن کو پیاسوں کی یاد آئی　　موجوں نے سر اٹھایا دریا نے دی دہائی
سقائے باوفا کو چھوٹی سی مشک دیکر　　بے آبیٔ سکینہؑ ۔ دریا پہ کھینچ لائی
عباسؑ تو نہیں یہ ۔ حیدر بنجف سے آ کر　　کشتی دین حق کی کرتے ہیں ناخدائی
قبضے میں لیکے دریا کیا دیکھتا ہے ضیغم　　پانی میں کیا کسی کی تصویر جگمگائی
ننھی سی مشک پر اک ظالم کی وہ عنایت　　سینے کو توڑ کر جو دل کو بھی چھید آئی
پانی کی دھار بن کر افسوس بہہ رہی ہے　　بچوں کی آرزو اور عباسؑ کی کمائی
موجیں تڑپ رہی ہیں۔ دریا کراہتا ہے　　عباسؑ صف شکن کو گھیرے ہے اک خدائی
چلا رہی ہے دھرتی ۔ تھرا رہا ہے سورج　　شیر خدا کی دولت فرش زمیں پہ آئی
نہر فرات کے کیوں تیور بدل رہے ہیں　　ہنس ہنس کے لیتے ہیں۔ عباسؑ تو جدائی
خودداری کا تقاضہ مر کر بھی اب نہ اٹھیں　　پاس وفا کی خاطر بہتر ہے یہ جدائی

اللہ رے شجاعت ۔ ابن علیؑ کی ذاکر
مرنے کو مر گئے پر چھوڑی نہیں ترائی

ایک وار

دریافت کیا جائے تو اہل الرائے یقیناً چلا اٹھینگے کہ حیدرآباد ایک قدیم اسلامی و تہذیبی مقام ہے۔ تاریخی نظیریں بھی اختلاف نہ کرینگی "شیراز ہند" کا ممتاز سہرا اسی ہونہار کے سر رہا ہے۔ زمین ابھی ... بھی ممتاز دیکھئے کہ دارالعلوم اسی خطۂ زمین کو حاصل تھا۔ لیکن آج اگر یہ دریافت کیا جائے کہ وہ تمام روشنیاں کہاں اور کس گوشہ میں زائل ہو گئیں تو ہم اپنی گردنیں ایک آہ دلدوز کے ساتھ خم کر کے نہایت سادہ لوحی سے صرف ایک لفظ زمانہ کہکر چلتے پھرتے

۴ نظر آئیں گے۔ چنانچہ عباسیہ لائبریری جو کہ عرصہ سے کس مپرسی کی حالت میں کروٹیں بدل رہی تھی اور اپنے سامنے اپنی شمع حیات کو گل ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی اور خاموش تھی ہمارے معزز حضرات نے جنہوں نے چمن کی سینچائی کی اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو گرداب بلا سے نکال کر ساحل امن سے لگا ہی دیا۔ ہماری ایک پکار پر وہ حضرات جنہیں ہمارے پاک جذبات سے ہمدردی تھی کچھ ادبی، اخلاقی اور مذہبی کتب و نیز زر نقد عنایت کیا جس کا ارکین بورڈ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دیگر حضرات بھی امداد کرکے

علمبرداران حریت

انتخاب نواب مہدی عابدی صاحب

اس دنیائے رنگ و بو میں ظلم و جور اور صبر و رضا کی قوتوں کے درمیان مقابل بے کشمکش چلی آرہی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہنگامہ و پیکار حق و باطل کی ہزاروں لڑائیاں لڑی جا چکی ہیں اور شاید رہتی دنیا تک ان قوتوں کے درمیان جنگ و جدال کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری بھی رہے لیکن ان معرکہ آرائیوں میں سب سے زیادہ مستحق غور و فکر اور بجا طور توجہ کرب و بلا کی وہ خونین داستان ہے جو جریدہ عالم پر ہمیشہ علمبرداران حریت کے خون سے لکھی گئی اور جس کے صحرائی دامن میں صبر تلوں اور صبیر توں کی ایک دنیا آباد ہے۔ عظیم ترین واقعہ ایک دلخراش سانحہ تو ضرور ہے لیکن بیان و ذکر مصائب کر کے کسی کو رلانا مقصود نہیں بلکہ اس حیات بخش حادثے کے اس عملی پہلو کو واضح کرنا ہے جو ہمیں حمایت حق کے لئے ایثار کا اور تعاون عمل کا ایک ناقابل فراموش درس سکھاتا ہے۔

یوں تو اہل جہان امام حریت کے عقیدہ المثال کارناموں سے کافی روشناس ہو چکے ہیں اور انہیں یہ احساس ہو چلا ہے کہ حسینؑ ابن علیؑ کسی خاص فرقے یا قوم کا نہیں بلکہ نوع بشری انسانوں کا امام ہے لیکن اب بھی بے شمار افراد ایسے ہیں جن کی خیرہ نگاہیں ان درخشاں ستاروں کی ضیا پاشیوں سے ناآشنا ہیں جن کے جھرمٹ میں دسویں محرم کو ماہتاب امامت گھرا ہوا تھا۔ قربانگاہ احدیت میں پیش کرنے کے لئے حسینؑ کی جوہر شناس نگاہوں نے ہزاروں میں سے چن چن کر ہیرے جیسے آبدار موتیوں کی مالا تیار کی تھی جن میں کا ہر ایک [illegible] الوہیت میں ڈوب کر صدق و وفا کی آغوش میں پروان چڑھا تھا جس کی آب و تاب سے آج تک چشم بصیرت افروز و خیرہ ہے۔ باغبان امامت نے بارگاہ بے نیاز میں نذر کرنے کو لئے گلشن رفاقت کے مختلف گوشوں سے گلچینی کر کے ایک ایسا گلدستہ تیار کیا تھا جس میں کچھ تو مرجھائے ہوئے پھول تھے کچھ شگفتہ پھول تھے ۔ اور کچھ ننھی ننھی کلیاں تھیں جن کی عطر بیز نکہت وفا امتداد زمانہ کے باوجود آج تک دماغ عالم کو معطر کر رہی ہے۔ دسویں محرم کو شمع حق پر سے جن حریت کے پروانوں نے اپنی جانیں نثار کی [illegible] نگار خانہ صفات میں مشغل [illegible] تلاش کرنے سے [illegible] آتی۔ ان بہترین جانبازوں نے چند [illegible] میں اتحاد عمل ... تنظیم [illegible] اور راہ خدا میں جان نثار کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرنے کا ایسا مظاہرہ پیش کیا جس کی نظیر تو عہد کہن میں ملتی ہے اور نہ تاریخ مستقبل میں مل سکے گی۔ یہ ایسے افراد تھے جنہوں نے حق پر فدا ہونے کیلئے انواع و اقسام کے مصائب اٹھا کے [illegible] بقاء حریت کی خاطر جان دے کر دنیا کو درس آزادی دیا اور مفہوم حریت سمجھایا۔ ان جانبازوں نے اپنے خون سے حق و باطل کی سرحدوں کے درمیان ایک خط فاصل کھینچ دیا تاکہ حق کے متلاشی آزادی کے ساتھ جادۂ اللہ میں داخل ہوں ان حریت کے متوالوں کو یکسر باطل یزید کے طاغوتی لشکر نے موت کے گھاٹ تو ضرور اتار دیا لیکن انہوں نے بظاہر طور پر فنا ہو کر حیات جاودانی حاصل کر لی اور مشعل [illegible] میں ایک نمونہ ہونے والا نشان چھوڑ گئے۔

تو یہ ہے کہ حسینی قافلے کے یہ مبتہر مسافر ایسے تھے جن کی راہ صدق و وفا میں اڑی ہوئی گرد پائے تجیس حیات منزل تابش ماہ و انجم پائی۔ شب عاشور جب حضرت زینبؑ کو یہ معلوم ہوا کہ مظلوم بھائی کے ساتھ اب صرف چند گنتی کے ساتھی باقی رہ گئے ہیں تو انہوں نے غریب امام سے انتہائی مایوسانہ انداز میں ارشاد فرمایا کہ۔ بھیا ان میں سے بھی نہ جانے کتنے ایسے ہوں گے جو کہیں سیاہو نے تک آپ کا ساتھ چھوڑ جائیں؟ اصحاب و انصار نے ثانی زہرا کے اس ارشاد کو سنا تو جوش غیرت میں تلواریں کھینچ لیں اور نیاموں کو توڑ توڑ کر خندق میں پھینک دیا مطلب یہ تھا کہ کل تو ہم زندہ ہی رہیں گے اور نہ حمایت حق میں برہنہ کی ہوئی ہماری شمشیریں نیام میں رکھی جائیں گی۔ اور وہ رات شمع وفا کی روشنی میں فرش تقویٰ پر بیٹھے ہوئے اس فکر میں آنکھوں ہی آنکھوں میں کاٹ دی کہ جلد صبح کا نور طالع ہو تو ہماری مغفرت کا ستارہ چمکے حریم ناز کے پردے ہٹیں تو شوق سراپا بن کر تجلی حاصل کریں نور خدا کے جلوے بے حجاب ہو جائیں تو منہ مانگی مراد مل جائے۔ رحمت کا اشارہ ہو تو بخشش کا سہارا لے۔ سردار کا دامن ہاتھ میں ہو تو جنت خود بخود پیدا ہو جائے۔ اور ہم بحر عشق الٰہی میں ڈوب کر ساحل مراد تک پہنچ جائیں۔ اور جب صبح عاشورا انہوں نے نماز فجر امام حریت کی اقتدا میں ادا کی تو تکبیرۃ الاحرام کے ساتھ ہی ان لوگوں نے اپنے ہاتھ زندگانی دنیا سے اٹھائے آغاز جنگ پر ان حق و صداقت اور حریت و مساوات کے حامیوں نے یکے بعد دیگرے داد شجاعت دے کر حق رفاقت ادا کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا تو قدسیوں نے بھی اپنے سر جھکا دیئے حوروں نے راہ میں آنکھیں بچھائیں۔ اور عرش نے جھک کر قدم چومے قضا کا جرعہ تلخ خوشی خوشی پینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں درجہ شہادت پر وہی لوگ فائز ہو سکتے ہیں جن کے اخلاق و کردار مضبوط ہوں موت تلخ ضرور ہوتی ہے لیکن ان مردان حق نے نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے جان نثار کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے کا فقید المثال مظاہرہ کر کے دنیا کو بتلا دیا کہ حسینیوں کیلئے موت کی تلخی شہد سے زیادہ شیریں ہوا کرتی ہے۔ وہ کسی

اپنی جانوں پر کھیل کر حق نیابت ادا کیا [illegible] اور ہزاروں سپاہی کے ہوتے ہوئے بھی کسی حق [illegible] شمع امامت کی حریت پاشی کی طرف خود بخود کھنچے چلے آئے ان لوگوں کو نہ تو دنیا کی دولت کی طمع تھی اور نہ جاہ و جلال کی خواہش [illegible] بحر فنا میں ڈوب کر جھکنے والی کشتی کو ضلالت کے گرداب سے نکال کر ساحل [illegible] چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے سردار جنت کے ساتھ عمومیت کی تائید تک اہل حق کے ساتھ جب بعض ارباب وفا نوع انسان کی تعمیر حیات کا مقصد کریں تو ایسی نشان پر عمارت زندگی کا سنگ بنیاد رکھیں۔ انہوں نے انسانیت کی سوکھی ہوئی کھیتی کو اپنے خون سے سینچ کر سرسبز و شاداب کیا۔ تلواروں کی چھاؤں میں پل کر جوان ہونے والے اپنی ہلالی اداؤں سے کربلا کی چٹیل میدان میں باطل کی مادی کثرت کو حق اظہیت سے شکست دے گئے حقیقت

سلام ۔ نواب میر محمد مہدی خاں صاحب جاگیردار مرحوم

صاد کر دیں مصطفیٰؐ جس پر کلام ایسا تو ہو
فاطمہؑ سنکر دعائیں دیں سلام ایسا تو ہو

مشتق اپنے نام سے حق نے کیا نام علیؑ
نام جس کا خود رکھے خالق امام ایسا تو ہو

دوش احمدؐ پر چڑھے کعبہ میں پیدا بھی ہوئے
جس کا مولد گھر خدا کا ہو امام ایسا تو ہو

امر تعالی اللہ دوش احمدؐ و پائے علیؑ
نائب پیغمبر عالی مقام ایسا تو ہو

ایک ہے واللہ نور احمدؐ و نور علیؑ!
ہو رسول ایسا خدا کا اور امام ایسا تو ہو

جا کے کوثر پر پئیں گے دست حیدرؑ سے شراب
ساقی و بادہ ہو ایسا اور جام ایسا تو ہو

سو گئے فرش نبیؐ پر شبان ابی بیع وہی
مل گیا خلد بریں قیمت ہیں کام ایسا تو ہو

جون نے رو کر رضا ی جنگ لی شبیرؑ سے
ہو گیا صدقے شہ دیں پر غلام ایسا تو ہو

رک گیا خنجر گلے پر ہل گیا عرش بریں!
خشک ہو ایسا گلا اور تشنہ کام ایسا تو ہو

سنتے ہیں مہدی فرشتے شوق سے تیرا کلام
شاہ کا مداح ہو ایسا۔ کلام ایسا تو ہو

بند مقصود کی سمت اشارہ فرمانے سے ذرہ بھی نہیں جھکا انتہا اور بے ۔۔۔ کے عالم میں ایک دم سے صلاح کر کی۔ صبح عاشور حسینیہ کے سرداروں بریر ہمدانی اور کمیل ہی تھی لیکن بریر کو دیکھ کر فرط انبساط میں عبدالرحمٰن سے نہ چھپا سکا اگر رہے ہیں عبدالرحمٰن کہتے ہیں بریر ان باتوں کو یہ وقت ہذا اس کا نہیں ۔۔۔ سے اطمینان قلب اور سکون نفس کا اظہار توکیجئے۔ جواب میں کہتے ہیں ۔ مجھ ۔۔۔ ہے قبیلے کا ہر فرد جانتا ہے ۔ میں نے کبھی ظرافت کو پسند نہیں کیا لیکن آج تو مسرت سے میرا کچھ عجیب حال ہے ۔ تصور انجام سے پھولوں نہیں سماتا زندگی کا سفر ختم ہونے کو ہے منزل مقصود قریب آ پہنچی ہے دیکھو جنت ۔۔۔ انتظار کھولے ہوئے بیٹھے ہمارا ۔۔۔

ہے لیٹ رہی ہے ۔ ہم میں اور جنت میں کتنا فاصلہ ہے کاش ہم ۔۔۔ مخالف کر دو ۔۔۔ ہو جاتی ۔۔۔ جنگ میں بشر بن عمرو سے کسی نے آکر کہا ہے کہ تیرے بیٹا بشر! تمہارا ۔۔۔ سرحد ۔۔۔ نے قید کر لیا ہے تم جا کر ۔۔۔ رہائی کی کوشش کرو ۔ بشر کا استقلال ۔۔۔ دیتے ہیں کہ اگر آج کے بعد مجھے زندہ رہنے کی خواہش ہوتی تو جنگ میں اپنے فرزند کا اسیر ہونا گوارا نہ کرتا۔ امام علیہ السلام کو جب یہ معلوم ہوتا ہے تو بشر کو بلا کر ۔۔۔ تم کو میری بیعت سے آزاد کرتا ہوں ۔ جاؤ اور اپنے فرزند کی رہائی کی فکر کرو ۔ لیکن بشر تو نوع بشر کو باطل کی قید سے رہا کرانا چاہتے تھے جو ہو سکے جنگل میں پھنسی ہوئی انسانیت کو آزاد دیکھنا چاہتے تھے ان کے پیش نظر تو ایک بلند مقصد تھا ۔ انہیں بیٹے کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی کیونکہ ان کی نظر میں ہر ماں کی گود میں قید کو شامل سمجھتے تھے نوع انسان آزادی کی زندگی بسر کر سکے اور یہی ان کی دلی تمنا تھی ۔ اور تکمیل تمنا کا وقت بھی آ پہنچا تھا بھلا وقت کیونکر چلے جانے دیتے ۔ چنانچہ انہوں نے ۔۔۔ ہیں اس کو اور ۔۔۔ کے حوالے کرتا ہوں کیونکہ وہی ۔۔۔ ہے ۔ ابن شان وفادار ۔۔۔ جواب میں عرض کرتے ہیں ۔ یہ بھلا کیونکر ممکن ہے مولا کہ میں آپ کو دشمنوں کے نرغے میں تنہا چھوڑ کر چلا جاؤں ۔ زہیر بن قین نے جو لشکر حسینی میں ۔۔۔ امام علیہ السلام کو ان الفاظ میں یقین رفاقت دلایا تھا

خدا کی قسم ! اگر ہم کو آپ سے جدا ہو کر اس دنیا میں زندگی گزارنے کیلئے کروڑ عمر عطا ہو ۔۔۔ کرتا تو ہم اس عطیہ کو ہرگز قبول نہ کرتے ۔۔۔ شب عاشور جب مظلوم کربلا نے اپنے خطبہ میں اصحاب و انصار سے ترک رفاقت کر کے چلے جانے کی تو اجازت دی تو سب سے پہلے مسلم بن عوسجہ ۔۔۔ جواب میں کہا تھا ۔ خدا کی قسم ۔۔۔ ہے کہ آپ کا ساتھ چھوڑ کر چلا جاؤں ۔ جب تک تو دستہ نیزہ میرے ہاتھ میں ہے برابر آپ کے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتارتا رہوں گا

کیوں کروں جب کہ یہ قتل ہونا تو صرف ایک مرتبہ کا ہے ۔ مگر اس کے بعد ہمیشہ قسمت میں تمام تقدیر نے وہ عظمت و توقیر لکھ دی ہے جو ہمیشہ کیلئے باقی رہنے والی ہے ۔ یہ ان وفا شعار حسین کے دہن سے نکلے ہوئے الفاظ کے چند آبدار موتی ہیں جنہوں نے دریائے خون میں ڈوب کر آئین وفا کی لاج رکھ لی ۔ حرابن ریاحی کو ملاحظہ ہو جس نے امیر شام کے لشکر کی افسری کو ٹھکرا دیا ۔ اپنی ترقیوں کی پرواہ نہ کی دولت و حکومت کو چھوڑ کر حمایت حق کے لئے حسینی پرچم تلے چلا آیا ۔ اور امام مظلوم سے عرض کیا

ان پر فخر کیا کرتا ہوں سامام زمانہ نے فرمایا تھا ۔ بالاخر دانی ۔۔۔ بن باوفا اصحاب بول ۔۔۔ عالی حوصلگی ... استقلال اور استقامت ... شجاعت و شہامت ، اطمینان قلب اور سکون نفس کی چند ایسی مثالیں ہیں جو اگرچہ ان ہی کے ساتھ ختم ہو گئیں لیکن اہل عالم کیلئے سرمایہ درس و نصیحت بن گئیں ۔

بستان کربلا!

از محترمہ ۔۔۔ بیگم صاحبہ مخلص تخلص

گویند گرم بود بیابان کربلا
یلدہ بہ چسان گذشت بسلطان کربلا
خرم نہال باغ نبی اندر آفتاب
تا یا چگونہ رفت بسیدان کربلا
آہ از دمی کہ ال حرم چشم خونفشاں
جمع آمدند گرد پریشان کربلا
فریاد از آن زمان کہ سید ابن کارزار
شد سرنگون ز اسب رجز خوان کربلا
چندان عطش کشید کہ از ضرب تیغ بلند
۔۔۔ زمانہ ز عطشان کربلا
اولاد حرب خندہ کنان در لب فرات
تا چرخ دود از دل مہمان کربلا
ابن سعد ز دولت امید وار
۔۔۔ امید جانان کربلا
فریاد آہ ! یوسف ختم پیمبران
جان در سپرد از کف گرگان کربلا
مخلص کمینہ خادم غلام حضرت است
سوزد در آتش چو شمع ز ہجران کربلا

سلام

کعبہ ہے حرم عباس کا

(از سید عباس حسین خان رضوی معصوم)

تصور ہے مرے سینہ میں ارمان کا
ہو ردا و وفائے آل احمد کیلئے
ابن شبیر حق ہیں شبیہ کرب و بلا
خون بھرا پرچم جو آتا ہے تصور میں مرے
تشنگی سے خشک ہیں لب خون اعدا کو مگر
لب کرتے ہیں حرم قبر نبی پر اس طرح
مرضی مولا نہ تھی ورنہ سپاہ شام کو
خون سے نقش وفا ڈالا ہے لوح عشق پر
جان نکل جاتی سکینہ کی جو ملتا قید میں!

پرچم حزن و الم ہے دلیل غم عباس کا
ہر قدم ہے راہبر نقش قدم عباس کا
زور حیدر سے ہو کیوں کر زور کم عباس کا
خون رلوا دیتا ہے مجھکو الم عباس کا
ترہے شمشیر و پیکر ساتھ تم عباس کا
خون آلود آ گئے ہے علم عباس کا
پھونک دینے کے لئے کافی تھا دم عباس کا
کربلا میں ہاتھ خود ہو کر قلم عباس کا
لطف ہیم باپ کا ناز و نعم عباس کا

عشق کے میدان میں جو باندھے ہیں احرام وفا
ان کو اے معصوم کعبہ ہے حرم عباس کا

اور اپنے نیزہ کو ان کے سینہ میں توڑتا رہوں گا اگر میرے پاس ہتھیار نہ بھی ہوں تو آپ کی نصرت میں دشمنوں پر پتھر پھینکوں گا میں آپ سے کسی صورت میں بھی جدا نہیں ہو سکتا آقا ! میرا دم تو آپ ہی کے پائے اقدس پر نکلے گا ۔ اس کے بعد سعید ابن عبداللہ نے شہید کربلا کی خدمت میں عرض کیا کہ مولا یہ تو ہم آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے آپ کو اس فرض کی ادائیگی ہے ۔۔۔ جو ہم پر آپ کے متعلق خدا کی طرف سے عاید ہوتا ہے ۔ اگر مجھے کوئی ستر مرتبہ قتل کر کے پھر سے زندہ کرتا جائے تب بھی میرے دل میں یہی تمنا رہے گی کہ ہر مرتبہ میری جان آپ ہی کے قدموں پر نثار ہو جائے ۔ اور آقا میں ایسا کرنے سے ۔۔۔

فرزند رسول ! میں ہی وہ گنہگار ہوں جس نے آپ کو اس بلا میں گرفتار کرا دیا ۔ اجازت دیجئے کہ میں ہی آپ کی نصرت میں سب سے پہلے جان نثار کر دوں ۔ مسلم بن عوسجہ کا تھا وفاداری دیکھئے آخری وقت ہے ۔ جسم زخموں سے چور چور ہیں گھوڑے سے گر کر تڑپ رہے ہیں دم توڑ رہے ہیں ۔ لیکن ایسے وقت میں بھی حبیب ابن مظاہر سے وصیت کرتے ہیں تو یہی کہ ۔ دیکھو حبیب ! فرزند رسول کی نصرت میں کوتاہی نہ کرنا ۔ اللہ اللہ مل گیا ہی دریا پار کر چشم فلک نے کبھی اس طرح حق کی حمایت کرنے والے وفا کیش کروڑ ہا کہ دیکھا ہو جو مرتے مرتے بھی اپنے آقا کے یہ سوال کرتے تھے تو ۔۔۔ یا رسول اللہ تب بھی تو حسین نے

قتیل کربلا

از جناب سید شہنشاہ حسین صاحب رضوی عابدی
حیدرآباد دکن

حسین ابن علی کا کارنامہ تاریخ میں عظیم الشان اور قابل فخر شاہکار ہے جو توحید الٰہی اور اعمال صالحہ کا ضامن اور امن پسندی پر مبنی تھا سبط رسول حق و انصاف اور بے نیازی و انسانیت پسندی کے اصول کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اس حقیقت پسندی کو کبھی جانے نہیں دیا تھا تہذیب و شائستگی اور شرافت و انسانیت کے اعلیٰ مقصد کو بچانے کے لئے راستہ کی ہر رکاوٹ کا بلند ہمتی اور مستقل مزاجی کے ساتھ مقابلہ کیا تھا آپ کی ذات اقدس میں اسلام کی وحدت کا ہر وقت احساس تھا اور آپ کی زندگی کے بلند نصب العین میں محمد کی تہذیب، معاشرت و تمدن اور روایات امتیازی خصوصیات کی حامل تھی سبط رسول اسلام کی وحدت اور انسانیت کا سرچشمہ تھے آپ نے اپنی اعلیٰ صفات اور بلند کردار سے توحید کو کربلا میں بچایا تھا اس بلند مقصد کے لئے انسانیت اور امن پسند حکمت عملی کا کافی ثبوت دیا تھا سمجھدار اور صاحب نظر کے لئے بڑی آزمائش کا وقت تھا بڑی خوفناک گھٹائیں اتنی کربلا پر چھا رہی تھیں آزمائش کی ان ساعتوں میں اسلام کے وفادار فرد نے اسلام کی بقا کی خاطر انتہائی دیانت پر پورے خلوص اور ذمہ داری کے کامل احساس کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے کر وہ راستہ صاف بتلایا جس پر گامزن ہونے کی ضرورت تھی حسین ابن علی نے وقت کی نزاکت اور زمانہ کے طرز کو پوری پوری طرح محسوس کیا تھا انتہائی قدر کے ساتھ رسالتمآب کی تعلیم کی موافقت میں باضابطہ کوشش کی تھی جس کے لئے بہت دشوار گزار منزلوں سے گزرنا پڑتا تھا حسین ابن علی بچپن سے رسالتمآب کے اصول کے حامی تھے اس کی سلامتی و بقا کے لئے ذمہ داریاں تھیں جس کا خود آپ کو خیال تھا کہ یہ مستحکم رہے اور اس میں کوئی لغزش موجود نہ رہے اس کے لئے طفلی ہی میں تاء سے عہد کر چکے تھے جب تک محمد کے بنیادی اصول کو روبہ عمل نہیں لایا جائے گا کوئی مسئلہ بھی خاطر خواہ حل نہ ہوسکے گا اور محض الزام تراشیوں سے مسائل حل نہیں ہوسکتے تھے حسین ابن علی نے ایسا راستہ نکالا جو انسانیت کی فلاح و بہبود کا باعث تھا اور اس کی حفاظت کے لئے جد و جہد کر رہے تھے اور اس موقف سے ذرہ برابر ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تھے ہر صبر آزما منزل پر ثابت قدم رہے اور عظیم خطرہ کی مدافعت کے لئے تیار ہوگئے۔ یزید کے اقدام نے حسین ابن علی کی ذمہ داریوں کو اور بڑھا دیا تھا ابوسفیان کے بیٹے معاویہ اور ان کے خاندان کی قوت کا ہمیشہ شام کے [illegible] پر انحصار رہا تھا [illegible] کہا جاتا ہے معاویہ نے یزید کو اپنا [illegible] بنایا تھا اور معزول معاویہ کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے یزید کے [illegible] لوگوں سے بیعت لے معاویہ اس [illegible] سنہ ۶۰ ہجری میں مدینہ [illegible] گیا تاکہ اہل حجاز سے یزید کی بیعت لے تاکہ اس کے باقی رکھنے کا راستہ ہموار ہو جائے یزید کی قیادت کے لئے انتہائی غیر معقول اور بے وقار کے سہارے باقی رکھنے کے منصوبے بنا رہا تھا حسین ابن علی نے کسی طور پر بھی بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور موقع پر صاف صاف اس امر کی طرف اشارہ کر چکے تھے اور معاویہ کو متنبہ کر دیا تھا اس پاکیزہ عمل کا صاف مطلب یہ تھا کہ اپنے آپ کو جان بوجھ کر یزید کے شکنجہ میں نہیں پھنسایا جاسکتا اور محمد کے سارے مفادات کو یزید کی قربان گاہ پر قربان نہیں کیا جاسکتا اس وقت معاویہ کے رجحانات سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ حسین سے اتحاد کو وابستہ رکھنا نہیں چاہتا تھا بنی امیہ نے اپنے مطلب کی خاطر آنحضرت کے خاندان کے افراد کے حقوق تک نظر انداز کر دئے تھے معاویہ کے اس تجویز کی ابن زیاد نے تائید کی اور عراق کے عمائد اور سرداروں سے یزید کے حق میں بیعت لی گئی تھی اور شامیوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا سنہ ۶۰ ہجری میں بنی امیہ کا قائد معاویہ رخصت ہوگیا باپ کی وصیت کے مطابق یزید تخت پر بیٹھا اس سے اسلام کو کاری ضرب لگی ایسا کرنا اس معاہدے کی خلاف ورزی تھا جو امام حسین سے کیا جاچکا تھا پھر بھی معاویہ کی احتیاط کا یہ تقاضہ تھا کہ اپنی زندگی میں ابھی سے یزید کی موافقت میں راہیں ہموار کرلی تھیں مگر اس مقصد کے لئے مدینہ کا سفر کچھ زیادہ امید افزا ثابت نہیں ہوا تھا ان واقعات کے پس منظر سے معاویہ کے قربانی کا صحیح طور پر اندازہ لگایا جاسکتا ہے یزید جو کچھ کر رہا تھا اس سے سابقہ پرانے احساسات و خیالات کی تردید نہیں ہوئی تھی بنائے اسلام نے اپنا فتوحات کے وقت امویوں سے جو اچھا سلوک کیا تھا اس کا صلہ امویوں نے یوں دیا قتل و غارتگری کے لئے زہرناک قوتیں اپنا کام کر رہی تھیں اور جو رخ اختیار کیا انکے پیش نظر ناپاک مقاصد تھے وہ آگ پھر بھڑک اٹھی جو ایک عرصہ سے اندر اندر دھیمے سلگ رہی تھی اور کسی نے مداخلت نہ کی ان کی بدولت پیچیدگیوں کے نئے سلسلے پیدا ہوتے گئے یزید کے زیر بحث بیعت کے مطالبہ بھی کوئی انوکھا پن نہیں تھا اس کا لب لباب اپنے اجداد کے قائم کئے ہوئے طرز پر تھا اور یہ چاہتا تھا کہ اپنی مخالف آوازکو

نذرانہ افسانے

(ڈاکٹر [illegible] پوری)

حسینؑ

مرحبا۔۔ اے فاطمہؑ کی گود کے پالے حسینؑ
تیرے ماتم میں نہ کیوں ہوں زخم دل آئے حسینؑ
تو نے لوح صبر سے توڑا۔ طلسم کفر کو
آفریں، صد آفریں اے کربلا والے حسینؑ

عباسؑ

عباسؑ ہو، ضیغم ہو، غضنفر ہو تم
دریائے شجاعت کے شناور ہو تم
خیبر کی طرح توڑ دیا باب یزید
حیدر کی قسم۔ ثانی حیدرؑ ہو تم

اکبرؑ

نگاہوں میں ہے طوفاں کی روانی
اداؤں میں قیامت کی نشانی!
جوانی ہے علی اکبرؑ کی۔ زہے
حسین ــــ رنگین ــــ عطائے آسمانی

قاسمؑ

اے جان حسن کے روح علیؑ کے نو ہمیز!
محتاج تھی سہرے کی ترے دختر اسلام
دوشیزۂ اسلام پہ قربان کیا دل
مٹنے کا نہیں دھر سے تا حشر ترا نام

عونؑ و محمدؑ

اے زینبؑ دلگیر کے دل۔ عون و محمدؑ
تیوروں میں چھپائے ہوئے جعفر کی جوانی
ماموں پہ فدا ہوگئے۔ دونوں کے بھیا
جب پیاس لگی۔ پی لیا تلواروں کا پانی

علی اصغرؑ

یہ تو ظاہر تھا تری چتون سے!
لوٹ کر اب نہ آئے گا رن سے
کٹ گئی اقتدار کفر کی رگ!
خون بہایا جو تری گردن سے

سکینہؑ

اے جان حسینؑ بن علیؑ۔ پیکر معصوم
کیوں روئے منور ہے تو ہاتھوں سے چھپائے
کرتے پہ ترے خون کے دھبے ہیں یہ کیسے؟
گوہر تجھے۔ آ۔ تیرا عزادار بنائے

کربلا

اجڑا اجڑا سا کربلا کا بن۔
بیٹھا بیٹھا سا دل جلوں کا من
اکھڑی اکھڑی سی سانس باطل کی
زخموں سے چور چور حق کا تن

کربلا والوں کا احسان

حیات ساز کے نغموں کو سوز و ساز دیا
ادائے زیست کو تم نے جمال ناز دیا
حیات خانہ ہے آباد۔ کربلا والو!
تمہارے دل نے ہر اک دل کو وہ گداز دیا

کھلا رہے وہ اپنے اجداد کے راستہ پر گامزن تھا اور اصول کے ساتھ سوچنے سمجھنے کی ذہنیت میں صلاحیت نہیں تھی یا تدار انسان اس کی مطالبہ تائید نہیں کر سکتا تھا حسینؑ نے بیعت کرنے سے برملا مخالفت کی تھی اور بیعت کو موت پر ترجیح دیتے تھے آپ کا نصب العین واضح تھا یزید کے ابراہہ عمل نے حسینؑ کے جذبۂ ایثار اور عزم کا صحیح اندازہ قائم کرنے میں اپنی بصیرت کے فقدان کا ثبوت دیا تھا ایک طرف حسینؑ ابن علیؑ کا عزم و استقامت تھا دوسری طرف یزید کی مضحکہ خیز قلابازیاں اور ثقافتی احساس برتری کے ساتھ بیعت کو قطعی کہہ دیا تھا اس کو حسینؑ نے مسترد کر دیا تھا یزید نے اپنے سسکتے ہوئے اقتدار کو زندہ باقی رکھنے کے لئے یہ جال پھیلایا تھا اور اپنے تسلط کی ریشہ دوانیوں میں مصروف تھا اور پوری شدومد کے ساتھ حق کا منہ بند کرنے اور آواز کو دبانے کی کوشش کی جا رہی تھی رجعت کی وحشیانہ قوتیں برسر پیکار تھیں اور یہ ہیجان اپنی انتہا پر پہنچ گیا تھا بنی امیہ خوب اچھی طرح محسوس کرتے تھے کہ یزید اپنے دائرہ اقتدار کو باقی رکھنا چاہتا تھا یہی وجہ تھی کہ بنی امیہ اپنے مفادات میں کوئی خاص فرق محسوس نہیں کرتے تھے اور ان کے بنیادی مقصد اور رجحانات بدستور اپنی جگہ قائم تھے اور انسانیت کے سینہ پر ان کے تسلط کا بوجھ بڑھتا جا رہا تھا اور حسینؑ ابن علیؑ پر ناروا اور پست قسم کے حملے کئے جو انسانیت شخصیت پر کسی طرح زیب نہیں دیتے تھے بنی امیہ نے اپنے مفاد کیلئے عصبیت کی بجھتی ہوئی آگ کو دوبارہ ہوا دی تھی ان کے خون میں صدیوں سے قبائلی عصبیت چلی آتی تھی اور رقابانہ مفاد کی نزاعات نے جذبات کے اسا... جو جانتے تھیں اور اپنی تہذیب ... کے ذور میں اکبر محمدؐ کی اولاد کو فنا کرنے کی سوچی سمجھی تجویز یزید ابن معاویہ کی قیادت نے ان کے جذبات ابھار کر تاریکی میں انہیں پہنچا دیا تھا اور اس کے معمولات

... عجیب نظریئے سے ... کر چکے تھے عمر بن سعد کے دل میں استفادہ دنیا کی چمک ... رہے تھے حکومت رے حاصل کرنے کی خاطر یزید کی امداد و مراعات پر تکیہ کئے تھا اور اس راہ پر گامزن ہونے کے لئے ابن زیاد کے اشارے سے تیار ہو گیا تھا ابن زیاد حاکم کوفہ نے اس کو ہر طرح تقویت پہنچائی قتل حسینؑ کے لئے ... اور اس نے ... میں لاکر قاتلوں کی ہمت افزائی کی تھی اس سازش میں یزید کے ذمہ دار افراد شریک تھے انہوں نے قتل و غارتگری لوٹ مار اور دیگر تخریبی تحریکات کو یزید کی بیعت کا نام لیکر کیا تھا اور خود داغ بد کردار اشخاص کے ہاتھوں سے جو اعمال سرزد ہوئے ہیں تفصیلات تاریخ ... کا قریب سے مطالعہ کرنے والا ہر شخص یہ جانتا ہے یزید اور اس کے ساتھی عمر ابن سعد، عبیداللہ ابن زیاد، حصین ابن نمیر، خولی، شمر ابن ذوالجوشن، ارزق، حرملہ بن کاہل وغیرہ وغیرہ نے باہمی سازشی کاروائیاں کی تھیں جن سے یہ کربلا میں اولاد پیغمبرؐ کا قتل عام ہوا تھا عبیداللہ ابن زیاد نے کوفہ کے دارالامارہ میں بیٹھ کر انہیں ہر طرح تقویت پہنچائی تھی یہ شخص فرزند زہراؑ کی حفاظت سے لاپروائی برتنے کا بدترین جرم کا مرتکب ہوا تھا اس سے یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ کارکنان یزید میں محمدؐ کے اصول اور تقاضوں کا احساس پیدا نہیں ہوا تھا وہ ابھی محمدؐ کی تعلیم کی نزاکت کو محسوس نہیں کر سکے تھے انسانیت کی رفتار ان کی نگاہوں سے اوجھل تھی ان میں دوست اور دشمن کی پہچان نہیں تھی اور یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ ان کی ذرا سی خودغرضی اور تھوڑی سی مفاد پرستی محمدؐ کے نواسہ کے لئے کتنے عظیم خطرات کا باعث بن گئی تھی اور انسانیت کے اصول کی پسپائی کر رہے تھے یہ حقیقت بھی چھپی ہوئی نہیں تھی یہ اپنی غلطی کی کسی طرح بھی تلافی نہ کر سکے اور پیرجاہ و اقتدار کے غلط فرسودہ اور خود غرضانہ تصورات

موجودگی میں چل سکا یہ تنے سہمے سے اپنے ماضی کا جائزہ لیتے تھے اور اپنی غلطیوں کا بھر پور احساس کرتے یزید نے ان کی رائے کو حاصل کر لیا تھا اور یہ سب ... کے ناکوں میں تھے اور یہ سب دولت کے بل پر بلاشبہ حاصل ہوئے تھے اور یزید کے ساتھ ساتھ اظہار ہمدردی کر رہے تھے اور یزید کی غلامی کو قبول کرنے کے لئے وہی پرانے حربے اختیار کئے گئے تھے ان تنگ نظروں نے جو غیر انسانی حکمت عملی اختیار کی تھی ان پر لاعلمی اور عدم واقفیت کی گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی اور تعلیمات رسالت کی نوعیت سے یہ حلقے قطعی بے بہرہ تھے تاثرات قلب پر بنی امیہ کا ہمیشہ کا اثر ان کی راہ میں حائل ہو گیا تھا حسینؑ ابن علیؑ کے قتل کیلئے عمداً کس طرح یزید نے حالات پیدا کئے تھے عمر ابن سعد سے حکومت رے کا وعدہ کیا تھا نیزہ کے چھتے ہوئے صحرا میں آخر وقت تک انہیں سینکڑوں دعوت فکر دئے رہے تھے مگر یزیدی حکومت میں ایک سکوت سا چھایا ہوا تھا حسینؑ ابن علیؑ نے اس فیصلہ کو کہ مدینہ واپس جانے دیا جائے یا یزید کے پاس بھیجدیا جائے اس ارشاد کو اموی سردار نے عجیب بے ڈھنگے زاویوں سے دیکھا تھا فرزند زہراؑ نے پیچیدہ مسئلہ کو بڑی عمدہ اور واضح صورت میں پیش کیا تھا مگر اس آخری موقع سے محروم کر دیا تھا ان لوگوں سے یہ توقع رکھنا فضول تھا کہ کسی غیرمعمولی ہمدردی کا اظہار کریں گے معیار تہذیب کو یک لخت نظر انداز کر کے حددرجہ ناشائستہ طریقہ اختیار کیا تھا ان کی بدتمیزی میں اضافہ ہو گیا تھا اپنی من مانی اونچ نیچ کرتے تھے ان کے ہتھکنڈوں کی روک تھام نہیں تھی اس حقیقت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں تاریخ کے ورق سیاہ ہیں سارے رجعت پرستوں کی طرف سے پیہم یہ کوشش کی گئی تھی حسینؑ کو قتل کیا جائے حسینؑ کے ساتھ کربلا میں جو کچھ ہوا وہ یزید کے اعمال کا شرمناک مظاہرہ تھا جو انسانیت کے لئے لعنت اور باعث ننگ تھا

جنہوں نے بے گناہ معصوم انسانوں کو قتل کیا جس پر ہر مہذب انسان کا سر ندامت سے جھک جائے گا حسینؑ نے انسانیت کے مفاد کی روشنی میں لائحہ عمل وضع کیا تھا اور انسانیت کی بجھتی ہوئی شمع کو روشن کر دیا حسینؑ ابن علیؑ نے جو قدم اٹھایا وہ محبت الٰہی میں تھا انکے لئے کٹھن گھڑیوں سے دوچار ہونا پڑا تھا پیروان محمدؐ چاہے وہ کتنے ہی محدود تعداد میں نہ ہوں وہ پر امن درس دے سکتے جو قیامت تک صفحۂ تاریخ پر باقی رہے گا قتل کربلا کے بلند مقصد نے انسانیت کو سیدھا اور صحیح راستہ بتایا تھا جس نے کربلا کی جلتی ہوئی زمین پر راہ رضا میں عظیم قربانیاں پیش کی تھیں علی اصغرؑ چھ ماہ کے فرزند کو اپنے ہاتھوں پر دم توڑتے پیش کیا تھا علی اکبرؑ کو سینہ پر برچھی کھاتے دیکھا تھا زینبؑ بہن کی نشانیوں عونؑ و محمدؑ کو خون میں تڑپتا دیکھا کڑیل جوان بھائی کے شانوں کو عبا کے دامن میں رکھا تھا جس سے حسینؑ کی کمر ٹوٹ گئی تھی آہ قاسمؑ کے جسم کے ٹکڑوں کو زمین نینوا پر بکھرا ہوا دیکھا تھا ہاشمی نوجوانوں اور انصار کے خون سے سینچ کر باغ انسانیت کی تعمیر کی تھی حسینؑ ابن علیؑ کے بلند کردار نے اپنی تہذیب و روایات کا قابل تقلید نمونہ چھوڑا جو مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے اور آپ کی بے لوث زندگی نے وہ نمایاں خصوصیات کربلا میں پیش کئے جو انسانیت کے لئے ایک نشان راہ کی حیثیت رکھتا ہے

عزاداران مظلوم کربلا کے لئے مرثیے اور نوحے

پیشگی قیمت آنے پر محصولڈاک معاف

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن
۱۱۴ رباعی ۴۴ سوز ۳۸ سلام ۹ مراثی ۳۰ نوحے
مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگردوز سوزخوانی کے مرثیے
وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک
۲۲۲ صفحہ کاغذ چکنا ہے ؛

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۰ سوز
۵۰ سلام ۷ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگردوز سوزخوانی کے
مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے ؛

ہلال محرم حصہ سوم ۔ ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام
۴۴ منتخبہ سوزخوانی کے جگرسوز مرثیے وفات رسول خدا
سے شہادت حبیب بن مظاہر تک صفحہ ۴۲۴ کہرہ

ہلال محرم حصہ چہارم ۔ تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی
۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت
امام حسین تک کے بہتین بکی سوزخوانی کے مرثیے
حجم صفحہ ۵۴۲ چکنا کاغذ کہرہ ہے ۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۔ ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز ۵ سلام
۵۷ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات
ہند تک کے بہتین بکا سوزخوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۴۰۶
چکنا کہرہ ۔

ہلال محرم حصہ ششم ۔ تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۲۴ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین
سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام
جنت البقیع کے منتخب و بکی مرثیے اور نوحے حجم
۵۱۶ صفحے چکنا ختم کہرہ ہے

خاص رعایت ۔ ہر دو حصہ پنجم و ششم کہرہ مجلد
مزید تعداد ۔ ہر چھ حصے کامل سٹ یکجائی خریدار
کو چکنا جس میں سوم کہرہ ہوگا ۔
کہرہ جس میں اول و دوم چکنا ہوگا ۔

ہلال ماتم ۔ سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے
صفحہ چکنا کہرہ ۔ دبستان جیس
فغان برجیس ۱۱ رباعی ۲ سلام ا خمسہ ۱۲ مرثیے
منبرخوانی صفحہ ۱۵۰ کاغذ کہرہ ۔

سفیر ماتم ۔ ا قصائد ، مرثیے صفحہ ۱۵ چکنا کاغذ
کہرہ ۔

سبع مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ
انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۲ کاغذ کہرہ

دہ سلام جس میں منتخب سلام ہیں ۔ ۱ر
شہید غم ۔ مراثی سوزخوانی صفحہ ۳۰

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات ماتم
و شعرائے محترم وفات رسول خدا سے شہادت
امام حسین تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۱۶۰ کاغذ
چکنا ہے کہرہ ۔

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ
صفحہ ۸۴ کہرہ مجلد ۔

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات
شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان
میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن
۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹ کاغذ چکنا ۔

حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا

حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے صفحہ ۳۰۰
کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجا

فکر مظلوم ۔ نوحہ جات ناصح مرحوم
۱۶۲ نوحے صفحہ ۳۱۳ کہرہ کاغذ مجلد ۔

فغان زہرا یعنی آہ جگرخراش
مجموعہ نوحہ جات مسدس جو نوحہ گوئی میں
یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے بہت زیادہ
دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۴۸ کاغذ چکنا

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۵ ۳۰ نوحے
صفحہ ۳۴۰ کاغذ کہرہ مجلد ۔

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب
مجاہد جدید الطبع ۱۲۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ
کاغذ چکنا ۔

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات فگن
حصہ اول ۱۲۰ نوحے ۱۲۶ صفحے چکنا کاغذ
تسکین فاطمہ حصہ دوم ۔ ۱۲۰ نوحے صفحہ ۱۱۲
چکنا کاغذ
تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات لائق مرحوم
حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ
حصہ دوم ۷۵ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا کہرہ

فریاد غم ۔ نوحہ جات صفا مرحوم ۱۵۴ نوحے صفحہ ۳۰۰
کاغذ چکنا مجلد ۔

طومار درد ۔ نوحہ جات قدر ۱۶۱ نوحے
صفحہ ۱۲۴ کہرہ کاغذ ۔ اس میں فارسی نوحے بھی
شامل ہیں

وسیلہ بخشایش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے
صفحہ ۵۸ چکنا کہرہ ۔

چودہ ساغر حصہ اول ۔ چودہ مشہور شعراء کے
۲۸ بہترین رقت آور نوحے صفحہ ۳۲

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ، حصہ سوم

افکار جعفری ۔ نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفری

سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر امانت خانی صفحہ ۴۰

اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم نیسان ۱۵ نوحے صفحہ ۴۶

معراج غم نوحہ جات علی ۷۰ نوحے صفحہ ۶۸ چکنا کہرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن

جزو ایمانی نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ
۲۵۶ نوحہ صفحہ ۲۵۶ چکنا ۔

پیام شہادت ۔ نوحہ جات حکیم تسمل
شوکت مرحوم کے بھتیجے ۴۴ نوحے صفحہ ۶۴

فغان کربلا ۔ نوحہ جات شوکت حضرت کے بھتیجے ۲۶ نوحے
صفحہ ۴۴ کاغذ کہرہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین
یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ
محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہوکر
بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید
تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسنین صاحب
کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانۂ آصفیہ
حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس
کتاب میں حضرت امام حسین اور تمام انصار حسینی
و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات
اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے
حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک
شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت
کاغذ چکنا سے کہرہ

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر
مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا
حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار
ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے
کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۳۳۶ صفحہ
قیمت
آخر ماہ ربیع الاول تک رعایتی قیمت

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت
احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب
کاغذ چکنا حصہ اول ہے ۔

اقوال اہل بیت نبی مختار
در ترجمہ جلد اول بحار الانوار
حجم صفحہ ۵ کاغذ چکنا ۔ ترجمہ مولوی سید
محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات ۔

رسالۂ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ
کاغذ کہرہ

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفاد آخرت
از لائق صاحب مرحوم صفحہ ۵

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد ناد علی ۔

منقبت و مناجات

جذبات عقیدت ۔ روپ کنواری
کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیر
خلوص انیس مشہور مناجات ۔
اب مدد کیجے دم امداد ہے
یا امیر المومنین فریاد ہے
اخلاص نفیس فرزند انیس نفیس کا مشہور مناجات
یا شاہ انس و جاں میری امداد کیجے
یا صاحب الزماں میری امداد کیجے

عریضۂ مقاصد ۔

نوائے سرور جس میں چند قصیدہ اور سلام ہیں ۔

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام
جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے
زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب
سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار
کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت ۔

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ر
سوانح شہید ثالث
تذکرۂ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ
قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ
چکنا کہرہ

حیات القا سوانحعمری جناب ابی طالب صاحب برقا بائی
نقشۂ ایران رنگین ساده
سوانح زندگی شاہ مدار
رہبر عراق و ایران مولفہ مولوی سید حیدری چشتی

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب اعلیٰ حضرت بیگم
اسد علی خاں بیگم صاحبہ
صفحہ تقریباً مکمل مقامات مقدسہ کی تصاویر آرٹ پیپر پر ہے
سفرنامۂ عراق از مولانا محمد مجتبیٰ صاحب
ایک بہترین قابل دید سفرنامہ

کتب خانہ حیدری کے جدید مطبوعات

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کا ظہور ہے

علائم الظہور

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ

(جس میں)

حضرت صاحب الزماں کے حالات دعائیں اور ظہور کی تمام علامتیں مفصلاً درج ہیں اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنے امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے حجم ۳۰۰ صفحہ طباعت دیدہ زیب کاغذ چکنا مجلد مع گرد پوش قیمت ۱۲/ آخر محرم تک ۸/ کی رعایت۔

قصائد اربعہ سید نعمت اللہ بخاریؒ مع ترجمہ اردو ۴/

اشاعۃ مذہب

(جو)

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ ہے

اور

جس میں تمام شیعہ عقائد درج ہیں جن کا جاننا ہر ایک شیعہ کے لئے لازمی ہے اس کے علاوہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمدؐ کے واقعات اور چار قصائد شاہ نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ بھی شامل ہیں

یہ ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک مومن کیلئے ضروری ہے حجم ۲۶۰ صفحہ کاغذ چکنا طباعت نفیس قیمت مجلد ۱۲/

ادعیہ

کتابیں جیبی تقطیع ایک ہی سائز جو ایک ہی جگہ جلد بندھوائی جاسکتی ہے یہ تمام کتابیں چکنے کاغذ پر طبع ہوئی ہیں۔

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون جس میں مہر نبوۃ اور نقوش وغیرہ مع تعقیبات و زیارات ائمہ ہدیٰ درج ہیں زیارت وارث مولائے طاہرین بلا ترجمہ ۳/

حدیث کسا ۔ مترجم اردو ۱۰۰ صفحہ ۳/

دعائے مشلول ۔ مترجم اردو ۲۴ ۳/

دعائے سیفی و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیرؑ وغیرہ بلا ترجمہ ۳۲ صفحہ۔ ۳/

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو حجم ۳۲ ۳/

دعائے کمیل ۔ مترجم اردو ۳۲ ۳/

دعائے سمات مترجم اردو ۴/

مجموعہ دعائے نور ۔ جس میں چودہ دعائیں ہیں مترجم اردو ۴۸ ۶/

دعائے ختم قرآن متوسط تقطیع ۱/

دعائے عافیت ۔ از صحیفہ کاملہ سجادیہ مترجم اردو۔ ۴/

دیگر کتب ادعیہ

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادِ علی ۴۸ ۴/

ارشاد المومنین مجرب دعائیں وغیرہ کا مجموعہ ۱۰۴ ۸/

قلب نگین ۔ زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مع اصل عربی ۲۶ ۳/

زیارت مخصوصہ حضرت زینبؑ جلی قلم ۲۴ ۳/

زیارت حضرت زینبؑ و حضرت سکینہؑ جلی قلم ۳/

دنیا کی مشہور کتاب علامہ مجلسی کی بحار الانوار حصہ ۱۰

اردو ترجمہ

جس میں علم و عقل کے متعلق حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے اقوال و ارشاد درج ہیں

ترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری ۵۵۸ صفحہ کاغذ چکنا قیمت ۱۲/

سیرت صدیقہ صغریٰ

حضرت زینب علیہا السلام

جتنے سوانح اس وقت تک شائع ہوئے ہیں ان سب سے زیادہ مستند اور مبسوط کتاب مصنفہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری حجم ۳۲۸ کاغذ چکنا قیمت ۲/

کارنامہ پہلوی

بطریق سفرنامہ

ایران جدید اور عہد رضا شاہ کی ایک بہترین مستند تاریخ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ ایران میں کیا کیا ترقیاں ہوئی ہیں۔ مصنفہ سید محمد حسین صاحب بلگرامی مرحوم ۳ ۱۳۳ ابواب ۲۶۴ صفحات دیدہ زیب کاغذ بہترین قیمت صرف چار روپیے۔

کیا آپ اپنے علمائے دینی کے حالات سے واقف ہیں۔

اگر واقف نہیں ہیں تو قصص العلماء حصہ اول جس میں علمائے شیعہ ایران و عراق کے معتبر مبسوط حالات آقا سید ابراہیم رح سے شیخ بہائی رح تک درج ہیں مطالعہ فرمائیے حجم (۳۲۲) صفحہ قیمت صرف (۱۲/)



جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ ۱۵ اس ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا۔

لہذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمایئے۔

اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپکا چندہ ختم ہوگیا آیندہ پرچہ بذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی قومی مذہبی فرض ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے آیندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمایئے اور وی پی واپس کرکے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالئے۔

واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید کہ آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہونگے۔

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶ — اخبار انتخاب حیدرآباد دکن — رجسٹرڈ نمبر انڈیا M ۲۶ آکو

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے شایع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار عالی M.526

ہفتہ وار — چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسینی

مہتمم: محمد حسین

۲۲ محرم ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۴ دے ۱۳۵۸ف م ۲۴ نومبر ۱۹۴۸ء یوم چہارشنبہ

جلد ۲ — نمبر (۲۰)

خاص عنایت

جدید خریداروں کو محرم نمبر ۱۳۶۸ھ و ۱۳۶۷ھ باتصویر و رجب نمبر با تصویر جو ہر پرچہ بجائے خود ایک شاہکار ہے۔ مفت دیئے جائیں گے۔

بوقت واحد یا ایک ماہ میں کتب خانۂ حیدری سے سو روپیہ کے کتب خریدنے یا مطبع حیدری میں سو روپیہ کی چھپوائی کا کام لینے والے یا ۸ خریدار مہیا کرنے والے حضرات کو ایک سال تک پرچہ بلاقیمت جاری کیا جائے گا۔

اخبار نہ پہونچے تو فوری اطلاع دیجئے

ترتیب

مطبع حیدری ... طلبیوں کو ... مجالس و عزا کے رقعے مطبع حیدری میں ... شائع کیا جاتا ہے

ـــــ از ـــــ

حضرت علامہ نجم آفندی

انساں کی سربلندی

تلوار کا رخ پسند کرنے والے — کونین کو دردمند کرنے والے
ہر عہد میں سر جھکیں گے چوکھٹ پہ تری — انسان کو سربلند کرنے والے

معرفت حسین کی

مفہوم عزا جاننے والے کم ہیں — تعلیم کو گردانے والے کم ہیں
شبیر ترے ماننے والے ہیں بہت — لیکن ترے پہچاننے والے کم ہیں

کلمۂ حق

ایمان کی زیب و زین کہنا ہی پڑا — اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمۂ حق ضبط کیا — پھر جمع کے یا حسین کہنا ہی پڑا

یا حسین

وہ شہیدان وفا جن سے ہوئی قوم کی زیب زمین — اہل عالم کہہ رہے تھے اپنی اپنی قوم کے
اک خاموشی سی آواز آئی یا حسین — یک بیک محفل میں سناٹا سا طاری ہو گیا

اشتراک عمل

یہ بزم وہ ہے جہاں رنگ اختلاف نہیں — غم حسین میں شامل ہیں ہندو و مسلم
مقام امن ہے یہ عرصۂ مصاف نہیں — سکون دل ہے حسینی علم کے سایہ میں

اداریہ

آزادیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ

لیکن کب ؟ آج بھی انگلستان، ممالک متحدہ امریکہ، سوویٹ روس اور فرانس سب ہی اپنے اپنے طرز حکمرانی کو جمہوری بتلاتے ہیں لیکن ان ممالک کے دساتیر میں بُعد المشرقین ہے۔ ممالک متحدہ امریکہ پر صدر حکومت کرتا ہے، انگلستان کا بادشاہ بقول محمد علی مرحوم "قالین کا شیر" ہے اور اس شیر کو دستوری اختیارات کا حامل کہا جاتا ہے۔ روس میں بڑی حد تک آمریت ہے اور فرانس کا تو یہ حال ہے کہ وہاں کوئی وزیر اعظم ایک ہفتہ سے زیادہ وزارت کے عہدہ جلیلہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ لیکن لطف کی بات تو یہ ہے کہ اس زبردست تضاد کے باوجود ہر ایک جمہوریت کا علمبردار ہے۔ ان اختلافات کی موجودگی میں یا تو یہ کہنا پڑے گا کہ یہ دعوے باطل ہیں یا پھر صحیح ہیں تو اس اعتبار سے کہ ان میں ہر ملک کا دستور وہاں کے حالات، تاریخی روایات اور عوام کے خیالات کا آئینہ دار ہے اور یہی جمہوریت ہے۔ مگر خدا بھلا کرے ابراہیم لنکن کا جس نے جمہوریت کی تعریف یوں کی تھی کہ جمہوریت عوام کی حکومت ہے۔ عوام کے ذریعہ اور عوام کے لئے۔ جب یہ اصول مسلمہ ہے تو اب دیکھنا پڑے گا کہ انگلستان کی دستوری بادشاہت، امریکہ کی جمہوری صدارت، روس کی اشتراکی آمریت اور فرانس کی نراجی حالت واقعاً آزادیٔ جمہور ہی کے نمائندہ ہیں یا یہ سب صرف کہنے کی باتیں ہیں اور حقیقت کچھ اور ہی ہے۔

امریکہ جو دنیا کی سب سے بڑی اور مستحکم جمہوریت سمجھی جاتی ہے، واقعات کی روشنی میں کچھ دوسری ہی چیز ہے۔ وہاں بھی حاکم طبقے محنت کش طبقوں کی محنت کی لوٹ کھسوٹ پر زندہ ہیں۔ وہاں کے سیاہ فام باشندے حکومت کی چوکھٹ پر قدم نہیں رکھ سکتے گو ان کی تعداد لاکھوں نفوس پر مشتمل ہے لیکن اس کا کیا علاج کہ انکی گرہ میں "پول ٹیکس" (POLL-TAX) ادا کرنے کی سکت نہیں! کیا کوئی یہ دعوےٰ کر سکتا ہے کہ امریکہ کے سفید فام شہری کے برابر ایک سیاہ فام باشندہ کو بھی معاشی، سماجی اور سیاسی حقوق حاصل ہیں اور وہاں مزدور اور مہاجن دونوں مساوی حقوق کے مستحق متصور ہوتے ہیں ؟ یہ کس قدر افسوسناک واقعہ ہے کہ امریکہ جیسے "جمہوری" ملک کی سینٹ میں کسانوں اور مزدوروں کا ایک نمائندہ بھی شریک نہیں!

اب انگلستان پر نظر ڈالئے جہاں قدامت پرست سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور مہاجنوں کی سیاسی برتری کا نام "عمالی حکومت" رکھا گیا ہے اور اس کا مقصد وہاں کے نظام سرمایہ داری کو برقرار رکھنے کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں۔ وہاں کی حکومت کے سامنے آج سب سے اہم سوال یہی ہے کہ سرمایہ دار طبقوں کے مفادات کو ترجیح دی جائے یا محنت کش طبقوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے پہلی صورت میں امریکہ کی "مارشل پلان امداد" سے محرومی قطعی بن جاتی ہے اور دوسری صورت میں تو ویلز کے کوئلہ کی کانوں اور مانچسٹر کے کارخانوں کے مزدور آستین چڑھاتے ہیں۔ آخر یہ کشمکش کیوں ہے ؟

[illegible]

کی قسمت کا لکھا کہا جا سکتا ہے اور اس کی تصدیق جرمنی کے مشہور فلسفی نیٹشے نے یوں کی ہے کہ حکومت وہ ہے جہاں عوام کے آہستہ آہستہ خودکشی کرنے کا نام زندگی رکھا گیا ہے۔ مگر ان عیبوں کو چھپانے کے لئے ہمیشہ یہی کہا گیا ہے کہ — "آزادیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ"!!

لیکن کب ؟ نئی دنیا اور مغرب کو چھوڑئیے، مشرق کی حالت کا اندازہ فرمائیے۔ چین تباہ ہے، جاپان غلام ہے اور ہندوستان و پاکستان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تو ابھی "دولت متحدہ" کے زیر سایہ ہیں اور شاید یہی کچھ حال لنکا اور برما کا بھی ہے! لیکن سوال پھر بھی پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ ابتری کیوں ہے ؟

جواب صاف و سادہ تو یہی ہے کہ اگر کوئی زبردستی کسی اجنبی دستور کو سر تھوپنے کی کوشش کرے تو ایسے دستور و حکومت دونوں کی ناکامی قطعی ہوا کرتی ہے اور ناکامی کی آغوش میں عوام پڑے بلکتے، فاقہ کرتے اور سسک سسک کر مر جاتے ہیں! سچ تو یہ ہے کہ کسی مملکت کیلئے صرف وہی طرز حکومت مفید ثابت ہو سکتا ہے جس میں عوام کی ذہنیت، ان کی نفسیات، ان کی تاریخی روایات اور اس مملکت کے حالات کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ اگر ان امور کا خیال نہ رکھا جائے تو پھر مغالطہ کا شکار سب ہی ہو جاتے ہیں اور سارا ملک بے چینیوں کا آماجگاہ بن جاتا ہے —

چنانچہ اس وقت حیدرآباد کے مستقبل کے بارے میں جہاں عام طور پر یہ سمجھا جا رہا ہے کہ یہاں جمہوری آزادی کا دور دورہ ہوگا وہاں بعض حقیقت پسند یہ سوال کر رہے ہیں کہ کیا یہاں بھی کوئی اسٹالن، ٹرومن، اٹیلی یا جنرل ڈیگال پیدا ہونے والا ہے ؟ اس اہم سوال کا جواب اس کے سوائے اور کیا ہو سکتا ہے کہ — "آزادیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ"!!

انتخاب کے معاونین سے!

ہم کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بعض ذی استطاعت معاونین جن میں امرا بھی ہیں اور عہدہ دار بھی "انتخاب" کی اجرائی سے اب تک جن کو تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو رہا ہے، چندہ کی رقم ارسال کرنے کی جانب متوجہ نہیں ہوئے ہیں حالانکہ اس عرصہ میں ہم نے متعدد مرتبہ یاددہانی بھی کی۔ مگر ملازم اخبار کو ہمیشہ غلط وعدوں سے واسطہ اور ہم کو نقصان کا منہ دیکھنا پڑا۔

ایک قومی اخبار سے ایسی بے اعتنائی لائق غور و فکر ہے۔ بہتر ہوتا اگر ملازم کو بار بار طلب کرنے کی بجائے خریداری کی نامنظوری کی اطلاع دیجاتی تاکہ ہم اس ناگوار فرض کو ادا کرنے پر اپنے آپ کو مجبور نہ پاتے۔ بہرحال اب ایسے معاونین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے چندے روانہ فرما کر ممنون فرمائیں اور اگر خریداری منظور نہیں تو اسکی اطلاع کسی پس و پیش کے بغیر دیں تاکہ ملازم اخبار کے جھوٹے وعدوں کی وفا کی امید پر اپنا وقت خراب نہ کرے۔

اگر اس اعلان کے باوجود ایسے خریدار حضرات اپنا چندہ ادا نہ فرمائیں گے تو ماہ صفر کا اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جائیگا۔ اور ظاہر ہے کہ اسکی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ اس لئے مناسب ہوگا کہ ایسے حضرات جو خریداری جاری رکھنا نہیں چاہتے قبل از قبل اطلاع دیں بالآخر اس قومی اخبار کی اجرائی کے مدنظر ہم سارے معاونین سے التجا کرتے ہیں کہ وہ چندہ کی ادائی کی طرف توجہ کر کے اپنے قومی اخبار پر احسان فرمائیں۔

— مدیر

بانیٔ عزاداری

از سید علی ظہیر علوی

جتنا ضروری زندگی قوموں کی اصلاح و ترقی ہے ؟ اتنا ہی ضروری ہے کہ ہم اپنے محسنوں کو یاد کریں۔ ان کے زرین کارناموں سے ان کی بلند شخصیت ان کی قربانیوں سے سبق حاصل کریں۔ ہمارا ایسا کرنا فی الحقیقت ان کی خدمت کا صلہ ہی نہیں ! بلکہ قوم کو حرکت دینے کا ذریعہ ہے۔ نیک سیرت بزرگوں کے واقعات زندگی کے لئے نشان منزل کا کام دیتے ہیں بصیرت کے لئے مشعل ہدایت ہوا کرتے ہیں اکابرین قوم کے نقوش قدم کی تقلید اور ان کی مثالوں کی تحسین کو متمدن دنیا اپنا فرض سمجھتی ہے۔

احسان فراموشی اور قدرناشناسی ہوگی اگر ہم اپنی قوم کے اس محسن کو فراموش کر دیں جس نے خود کو ہلاکت میں ڈال کر عزاداری شاہ کربلا کا فردوسی ورثہ ہمارے تک پہنچایا اور جس نے اپنی تمام راحتوں کو قربان کرکے ہمارے لئے مجالس حسینی کی ابدی نعمتوں سے مستفیض ہونیکا ماحول ہموار کیا۔

دنیا میں ہمیں دو قسم کے افراد ملتے ہیں ایک گروہ تو ہمیں حصول دنیا کی خاطر ٹھوکریں کھاتا اور فریب کی عمارت باندھ کر دنیا کی طلب میں در در سجدہ ریز نظر آتا ہے اور دوسرا گروہ دین کیلئے ترک دنیا کرکے خستہ حال میں گم دکھائی دیتا ہے۔ اول الذکر کو دنیا ہمیشہ ٹھکرا دیتی ہے۔ لیکن ثانی الذکر کی یہ کیفیت ہے اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ جبین آسائی کرنے پر بھی اس کے مطہر دامن کو اپنی کثافتوں سے آلودہ نہیں کر سکتی۔ میرا ممدوح بھی اسی گروہ کا ایک فرد ہے۔ دولت کے بجائے جو فقیرانہ بوریوں پر بیٹھ کر ملکوں کے خواب دیکھا کرتے ہیں۔ لیکن درویش صفت مرزا مہدی کے دست نظر اور بلندیٔ عرفان کا کیا کہنا جو اپنے لئے حدیث "الفقر فخری" کے دامن میں سکون زندگی کی تلاش کرتا ہے اور جس کا غنی ہو جاتا ہے کہ عمر بھر روپیہ پیسہ کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ آج میں صفحۂ قرطاس پر جس کی سیرت کے نقوش پیش کر رہا ہوں وہ قصر و ایوان کا رہنے والا ایک فقیر منش شہزادہ ہے۔ آیئے ذرا تفصیل سے اس مقدس ہستی کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں۔

مرزا مہدی نام۔ علی یاور خان خطاب۔ اقبال تخلص۔ لیکن بعض جگہ مہدی کو بھی بطور تخلص استعمال کیا ہے اور بعض نوحوں میں ہر دو تخلص ایک ساتھ ملتے ہیں۔ میرے ممدوح کا وطن مالوف ایران تھا۔ آپ کے آبا و اجداد کا تعلق دربار ایران سے بہت قریب رہا ہے جہاں انہیں کافی عزت و عظمت اور توقیر و وجاہت حاصل تھی آپ کے جد بزرگوار کا اسم گرامی مرزا مہدی اور خطاب علی ... خان تھا

والد بزرگوار کا نام نامی مرزا حسین علی اور تخلص محترم تھا جو باپ کے ارتحال کے بعد اپنے آبائی خطاب سے سرفراز کئے گئے اس زمانے میں ایرانی تہذیب و تمدن کے ہندوستان بھر میں ڈنکے بج رہے تھے۔ چنانچہ اہل ایران کے علم و فضل اور سیاسی نظم و نسق کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کے لئے شاہان ہند نے ایران کے قابل ترین افراد کو عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز کرکے اپنے درباروں میں جمع کر لیا تھا آپ کے جد مرزا حسین علی المخاطب بہ علی یاور خاں بھی تھے۔ جب ایران کے اس مایہ ناز سپوت نے اپنے عزیز وطن کو خیرباد کیا ہے تو فرمانروائے وقت نے اپنی دستخط سے جو پروانہ راہداری عطا فرمایا اس کو دیکھنے سے موصوف کی قدر و منزلت اور اس عالی مرتبت کے عظیم وقار کا اندازہ ہو سکتا ہے جو آجتک عاشور خانہ مرزا مہدی اقبال رحمۃ اللہ علیہ میں بجنسہ محفوظ ہے۔

ہندوستان پہنچکر آپ نے ریاست بنگال میں بود و باش اختیار کی۔ اس وقت حضرت نواب مرشد علی خاں رستم جنگ شجاع الدولہ کے ہاتھوں میں عنان حکومت تھی جنہوں نے اپنے نووارد مہمان کو سر آنکھوں پر بٹھایا۔ بنگال کی زرخیز زمین نے قدم چومے اہل ملک نے خوب آؤ بھگت کی اور کچھ عرصہ بعد شاہ بنگال نے علی یاور خان محترم کو اپنی صاحبزادی عالیہ حضرت شہزادی ... بیگم کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک کرکے اپنے خاندان میں ایک قابل ترین فرد کو داخل کر لیا۔ حضرت مرزا مہدی اقبال اعلی اللہ مقامہ انہی کے مبارک بطن سے متولد ہوئے افسوس ہے کہ سنہ ولادت معلوم نہ ہو سکا۔ دل گواہی دیتا ہے کہ مشکوئے معلی میں شہزادے کی ولادت پر مبارک سلامت کی خوب دھوم مچی ہوگی۔ سلامی کی توپوں نے بہجت و مسرت کا اعلان کیا ہوگا۔ ایوان شاہی میں ولادت کے جشن منائے گئے ہوں گے۔ قصیدے اور تاریخیں لکھی گئی ہوں گی بارگاہ شاہی سے خلعتیں سرفراز ہوئی ہوں گی۔ زر کثیر غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کیا گیا ہوگا۔ اس وقت کون جانتا تھا کہ محل کی ہما ہمی چوبداروں کی للکار۔ نقیبوں کی گرج ... دستار پیکر پوش لگائے ہوئے امرا عظام کی چہل پہل میں آنکھ کھولنے والا یہی شہزادہ ایک دن ان سب چیزوں کو ٹھکرا کر درویشانہ زندگی اختیار کرلیگا۔ غرض یہ کہ چوتھے یا پانچویں سال خاص اہتمام کے ساتھ شاہی محل میں شہزادے کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا آپ کی ذات جوہر قابل تھی مشہور اساتذہ اور اتالیقوں کے فیض صحبت نے خداداد ذہنیت پر سونے پہ سہاگے کا کام کیا چنانچہ بہت جلد ہی یہ شہزادہ علوم متداولہ عربی، فارسی، فقہ، حدیث، تفسیر، فلسفہ، منطق، علم کلام وغیرہ کے ساتھ ساتھ فنون سپہ گری میں بھی استعداد تامہ حاصل کرکے فارغ التحصیل ہو گیا۔

فلک کج رفتار کسی کو ایک حال میں نہیں رکھتا۔ ہر عروج را زوال ہی دنیا کا دستور اور فطرت کا اصول ہے یہی حال ریاست بنگال کا ہوا اور بمصداق ... اس گھر کو ... لگ گئی گھر کے چراغ سے ... علی ... خان نامی ایک ... کی ...

نوحہ !

سرکار مرزا مہدی اقبال اعلی اللہ مقامہ

اے شیعیان زہرا کرب و بلا حسینؑ است
ازخون خود بمیدان گلگون قبا حسینؑ است

مظلوم زیر لب آب تشنہ و گرسنہ
روز دہم شہید راہ خدا حسینؑ است

سر دار دو سرا ہست آن سر شہیدان
لیکن برائے امت خود سر جدا حسینؑ است

زنجیر پوش دید سجاد خویشتن را
آزاد ساز شیعہ خود ہم ز ما حسینؑ است

خود تشنہ ماندہ امروز فردا ز دست حیدر
کوثر دہ محبان با صد عطا حسینؑ است

ہر شیعی کہ گرید بہر حسین امروز
فردا بحال او ہم گریہ نما حسینؑ است

با وصف آنکہ خود ہست ساقی کوثر لیکن
خود تشنہ بہر احباب در کربلا حسینؑ است

اے شیعیان مدارید اندیشۂ قیامت
مشکل علی بفرد امشکل کشا حسینؑ است

در ظلمت صراط و از ظلمت گناہان
این ہر دو جا مثال بدر الدجی حسینؑ است

تصحیح: محرم نمبر صفحہ ۲۲ میں جناب ... صاحب مصنف فاتح کے سلام کا ایک شعر بجائے شہادت کے شہادت چھپ گیا ہے ناظرین اصلاح فرمالیں۔

[illegible]

سازش کا شکار بن گئی۔ جس کا نتیجہ سلطنت کی تباہی، دربار وقت کی معزولی اور افراد خاندان شاہی کے انتشار و پراگندگی کی بھیانک صورت میں ظاہر ہوا۔ حضرت اقبال اس انقلاب کے بعد ترک وطن کر کے حیدرآباد چلے آئے۔ دربار آصفی میں اس شاہزادے کی خوب خاطر تواضع کی گئی۔ مدارالمہام سلطنت نواب میر عالم مرحوم نے اپنا محل موسوم بہ شادی خانہ ایک شاہزادہ کی اقامت کے لئے نذر کیا اور حضرت اقبال بعد عزت و احترام اس میں ٹھیرائے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کی شادی نواب غیاث الدولہ نجم الملک کوتوال شہر اور نگ آباد کی صاحبزادی سے ہو گئی اور آپ کے مستقل طور پر حیدرآباد ہی میں متوطن ہو گئے۔ انسان اپنی زندگی میں کبھی ایسے لمحات سے بھی دوچار ہوتا ہے جس میں زندگی کی ساری دلکشیاں بے حقیقت اور رنگینیاں بے نظر آنے لگتی ہیں۔ اور دل میں دنیا کی ساری خواہشوں، تمناؤں اور آرزوؤں سے ایک بے نیازی سی پیدا ہو جاتی ہے قنوطیت کا یہ عالم انتہائی مایوسی اور یاس کا کرشمہ ہے یوں تو حضرت اقبال عالم شباب ہی سے اپنے دامن کو دنیا کے ہنگاموں سے بچانے اور اس کی رنگینیوں میں محو ہو جانے سے ہمیشہ بچتے رہے۔ لیکن انقلاب بنگال نے جذبہ تنفر از دنیا میں مزید جوش پیدا کیا اور اقبال خانہ نشین ہو کر فقیرانہ زندگی بسر کرنے لگے۔ کچھ دنوں شادی خانے میں رہنے کے بعد مسلمانوں کے وطن کی یادگار دبیر پورہ کو آباد کرنے چلے آئے اور ایک وسیع مکان خرید کر اسی میں رہنے سہنے لگے جس میں آج تک ان کا قائم کیا ہوا عاشور خانہ استادہ ہوا کرتا ہے۔ حضرت اقبال ابتدا ہی سے غم کے متوالے تھے۔ خانہ نشینی نے اس خمار کو اور بڑھا دیا۔ کوئی دنیاوی مشغلہ تو باقی نہ رہا تھا۔ بس دن رات کمرے میں بند کتابوں کی دنیا میں کھوئے رہتے البتہ وقت مقررہ پر تشنگان علم کو اپنے معلومات سے سیراب ہونے کا موقع دیتے۔ آپ کے حیدرآباد آنے سے قبل عشرہ محرم شریف ہی میں کہیں کہیں چند مجلسیں بصورت مرثیہ خوانی ہوا کرتی تھیں، اور یوم اربعین بھی اسی طرح مجالس کا انعقاد عمل میں آتا تھا۔ لیکن حضرت اقبال نے موجودہ طرز روضہ خوانی۔ ترتیب مجالس عزا اور ماتم و سینہ زنی کی بنا ڈالی اور اپنے مسکونہ مکان میں غرہ محرم سے آٹھویں ربیع الاول تک مجالس حسینی و ماتم برپا کرنے لگے علاوہ اس کے مخصوص تاریخوں میں ہر معصوم کی شہادت کی مجلسیں منعقد کر کے عامۃ المسلمین کو اس معصوم کے حالات زندگی و واقعات شہادت سے واقف و بہرہ ور فرمایا کرتے۔

حضرت اقبال نہ صرف ایک پابند صوم و صلوٰۃ و تہجد گزار۔ عالم و فاضل متقی و پرہیزگار اور صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے بلکہ ایک بلند پایہ خطیب اور اعلیٰ درجہ کے شاعر بھی تھے۔ اپنے گھر کی مجلسوں میں خود ہی ذکر فضائل و مصائب اور نوحہ خوانی فرمایا کرتے تھے۔ بلاتخصیص مذہب و ملت لوگ ہزاروں کی تعداد میں ان کو سننے آتے۔ جب وہ منبر پر جاتے تو ناممکن تھا کہ مجلس بے خود نہ ہو جائے۔ اس انداز سے مصائب سید الشہداؑ بیان فرماتے کہ ہر دل تڑپ اٹھتا اور ہر آنکھ بے اختیار ہو کر اشکوں کا سیلاب بہانے لگتی۔ اس وقت در و دیوار سے بھی رونے کی صدائیں آتیں۔ یہ ان کا روحانی مرتبہ تھا۔ صاحب گلزار آصفیہ حضرت اقبال کے متعلق صفحہ (۵۰۱) پر لکھتے ہیں۔ "اما روضہ خوانی و مرثیہ خواست علی الخصوص در مکان علی یاور خان اقبال تخلص کہ مشہور بہ مرزا مہدی بودند کہ نبیسہ مرشد علی خان بنگالی عالی خاندان در ایج بلاد امصار ہا ستہ ایشان در این کمال روضہ خوانی، واقعہ خوانی و بیان احوال امام شہید معصوم امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نظیر واحدی نہ آمد۔ ہر گاہ بالائے منبر آمد فاتحہ میخواند خلقت خدا از ہندو و مسلمان ہزار ہا مردم را لغیر بیان احوال بسیار رقت عظیم دست می داد۔ میخواستند کہ خود ہا را از دست خویش ہلاکت کنند تا بہ بیان چہ رسد۔ بیانش لا بیان طلاقت لسان و فصاحت زبان از ہزاران ہزار بلکہ خارج از بیان و اظہار بودہ قوت بیانیہ و انداز کلام مسلک شہوار فرد فرید منتخب روزگار بودہ حقاکہ نقصان بلدہ را از تغیر و فقیر مسلمان و ہنود بہمہ باد در عشر خانہ اش ملحوظ بعد

آپ کے عاشور خانے میں آج تک وہ علم موجود ہے جس میں امرا عظام و سلاطین اور حکام ذوی الاحترام نے اپنے خاص مہروں اور دستخطوں سے ان خوابوں کو درج کیا ہے جس میں انہوں نے حضرت اقبال کو چہار دہ معصومین انبیاء و مرسلین اور مخلوق سماوی کے روبرو ذکر سید الشہداء علیہ السلام کرتے ہوئے دیکھا تھا جسے سنکر ساری کائنات گریہ و زاری کر رہی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت اقبال کو امام زمانہ کی بارگاہ عرش پناہ سے نوحوں کی ایک بیاض عطا ہوئی تھی۔ کسی ایرانی مصور نے اس واقعہ کی شبیہ بھی بنائی ہے۔ جسکی زیارت یوم اربعین کو بعد مجلس کرائی جاتی ہے۔ حضرت اقبال نے عاشور خانہ قائم کر کے علم مبارک استادہ کئے اور روضہ ہائے کربلائے معلیٰ و نجف اشرف وغیرہ کے مشابہ چوبی روضہ بطرف کثیر تیار کروا کر عاشور خانے کو مزید زینت دی اس کے علاوہ آپ کے عاشور خانے میں حضرات ائمہ طاہرین اور متعدد انبیاء و مرسلین کی قلمی رنگین تصاویر بھی موجود ہیں جو ایرانی فنکاری کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ ان میں چار بڑی شبیہیں ہیں جن کی زیارت یوم عاشورا کرائی جاتی ہے۔ ایسی ہیں جن کی مثال ملنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ حضرت اقبال دیگر اوصاف کے علاوہ ایک عابد و زاہد اور متقی و پرہیزگار بزرگ تھے۔ آپ کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ زمانہ انقلاب سے تادم رحلت روپیہ پیسہ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اگر کسی کو کچھ دینا ہوتا تو حاضر الوقت ملازم یا عزیز کے ذریعہ دلوا دیتے اور جب کوئی نہ ہوتا تو دست پناہ سے اٹھا کر عطا کرتے۔ دنیا اور اہل دنیا سے حد درجہ مستغنی اور کنارہ کش تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے سننے کے اشتیاق میں مدارالمہام وقت نواب ارسطو جاہ تشریف لانیوالے تھے۔ جب مجلس کا مقررہ وقت ہو چکا اور لوگ بھی کافی جمع ہو گئے تو حسب طریقہ شاگرد کے اطلاع دینے پر حضرت اقبال اپنے کمرے سے برآمد ہوئے اور رسیدہ منبر پر رونق افروز ہو گئے آپ نے مدارالمہام وقت کا انتظار تک نہ کیا بلکہ مجمع سے فرمایا "میری مجلس میں جن کو آنا تھا وہ تو آ چکے مجھے کسی اور کے آنے یا نہ آنے کی پرواہ نہیں اور نہ میں ارسطو جاہ کی خاطر انوار مقدسہ کو جو میری مجلس میں موجود ہیں زحمت انتظار دے سکتا ہوں" اس کے بعد حسب عادت مجلس ختم کر کے عقیدت مندوں کو شرف قدم بوسی بخشتے ہوئے اپنے کمرے میں واپس چلے گئے یہ تک نہ پوچھا کہ ارسطو جاہ کب آئے اور کہاں بیٹھے۔ اس کا ارسطو جاہ کو تادم مرگ رنج و ملال رہا۔ بالآخر آپ ۱۹ رجب ۱۲۳۶ کو واصل حق ہوئے آپ کے ارتحال کے نہایت ہی عجیب واقعات ہیں جس وقت آپ کی روح اقدس قفس عنصری سے جانب خلد بریں پرواز کی تو مولوی محمد علی صاحب قبلہ نے جو دنیائے شیعیت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ہاتف غیبی کو حضرت اقبال کے رحلت کی خبر نشر کرتے ہوئے سنا۔ قبلہ موصوف فوراً روانہ ہوئے۔ راستہ تمام آپ کو گریہ و زاری کی دلخراش صدائیں آتی رہیں۔ جب آپ ایرانی گلی میں داخل ہوئے اور شریعت کدہ اقبال کے قریب پہنچے تو آپ نے نوری مخلوق کو مکان کی دیوار پر بیٹھے صحن مکان کا نظارہ کرتے ہوئے دیکھا اس کے علاوہ کسی امیر نے خواب میں دیکھا کہ شہر کی تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں خلائق کا ہجوم بے پناہ ہے۔ لوگ جوق در جوق ایرانی گلی کی طرف جا رہے ہیں۔ اس اثنا میں سڑک پر ہٹو بچو کا ایک شور بلند ہوا لوگ خود بخود دو رویہ سڑک کے کناروں پر کھڑے ہو گئے اتنے میں سامنے سے جلوس کے ساتھ ایک بزرگوار کی سواری گذری۔ انھوں نے جلوسیوں سے دریافت کیا تو کسی نے کہا۔ "تجھے معلوم نہیں؟ مرزا مہدی اقبال کا انتقال ہو گیا اور امام زمانہ مشایعت جنازہ کے لئے تشریف لیجا رہے ہیں" غرض آپ کے شاگردوں اور امرا سلطنت نے مل کر صحن مکان میں غسل و کفن کیا اور بموجب وصیت دامن "مولا علی" میں دفن کرنے لئے صندل شریف کے پیچھے پیچھے اپنے کندھوں پر لے چلے نماز جنازہ پڑھانے کے لئے مختار خان کے مقبرے کی وسیع میدان تجویز کر کے جنازہ اتار اگیا۔ ابھی کسی عالم و مولوی کا انتخاب بھی نہ ہونے پایا تھا کہ مجمع میں ایک

...حل سا پیدا ہو گئی اور لوگ خود بخود دور ہٹنے لگے اتنے میں ایک بزرگوار مجمع کو چیرتے ہوئے جنازہ کے قریب تشریف لائے اور بعد تکمیل امور شرعیہ نماز جنازہ پڑھنے کھڑے ہو گئے اس وقت اس بزرگوار کا مجمع پر اتنا رعب طاری تھا کہ سارے کا سارا مجمع صفیں باندھ کر چپ چاپ کھڑا ہو گیا۔ وارد بزرگوار نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر اسی طرح مجمع کو چیرتے ہوئے نظروں سے غائب ہو گئے۔ لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں سب کے سب حیران و ششدر تھے کہ آخر یہ ادا کون تھا۔ بالآخر یہ یقین کیا گیا کہ نماز جنازہ کی امامت کرنے والا بزرگوار امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہی تھا۔ تدفین کے بعد ارباب شعر نے اس واقعہ کی شہادت ... ایک محضر مرتب کیا اور اس پر اپنی دستخطیں ثبت کیں جو آج تک عاشور خانے میں محفوظ ہے۔

باقیات الصالحات میں اولاد ذکور سے دو فرزند چھوڑے۔ صدر کا یار جنگ ... مہدی صاحب خان قابل۔ اقبال کے بعد قبول تقریباً ایک سال زندہ رہے اور عین جوانی میں لاولد فوت ہوئے۔ قابل نے باوجود کمسنی کے انتہائی قابلیت کے ساتھ اس خدمت کو انجام دیا اور کافی مقبولیت حاصل کی چنانچہ حضرت اقبال کا عاشور خانہ اسی ہونہار فرزند کے نام سے آج تک مشہور ہے اسکے علاوہ آپ نے متعدد کتابیں بھی تصنیف کیں جو کتب خانہ آصفیہ کتب خانہ نواب سالار جنگ بہادر اور دیگر قدیم کتب خانوں میں موجود ہیں۔

حضرت اقبال نے جس ماحول میں آنکھیں کھولیں وہ ان کو شعر و سخن کی طرف مائل کرنے میں بے حد موزوں اور مددومعاون ثابت ہوا لیکن عشق اہل بیت نے میدان عشق میں اسپ فکر دوڑانے کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے آپ کے کلام میں جابجا عشق حقیقی کے جلوے نظر آتے ہیں ان کے کلام میں معنی آفرینی نازک خیالی محاورہ بندی ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اظہار خیال میں بے ساختہ پن سے سارے کلام میں ندرت استعارہ جدت تشبیہ کے نظارے رقص کرتے دکھائی دیتے ہیں محاورات اور تلمیحات کا خاص التزام ہے۔ انہوں نے اپنے کلام میں سوائے مدح اہل بیت کسی اور کی مدح نہیں کی معلوم ایسا ہوتا ہے کہ انکا کلام ایک ایسا موجیں مارتا ہوا دریا ہے جو ایک ہی دھارے پر چلا جا رہا ہے جن کے نوحوں میں ایک درد۔ ایک تڑپ۔ ایک سوز۔ ایک خاص حلاوت اور اثر ہے جو سننے والوں کو بیخود بنا دیتا ہے۔ گلزار آصفیہ میں انکے کلام کے متعلق لکھا ہے کہ۔ چون خان موصوف علی یاور خان اقبال بہ جنت خرامید سی و یک و شصت و شش ہزار ابیات از نوحہ و واقعہ و خطبہ و رباعیات و قصائد غرا و منقبت بطبع زاد خویش گذاشت۔ لیکن علامہ نقی رضوی بی اے سابقہ صدر مکلفی ... جو اسی خاندان کے ایک فرد ہیں مرقع سخن جلد دوم صفحہ ۱۹۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ان تین لاکھ چھیاسٹھ ہزار ابیات میں سے بڑا حصہ انقلاب و امتداد زمانہ کے ہاتھوں تلف ہو گیا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کا کلام پڑھنے اور سننے کے قابل ہے مجھے اس وقت چند چیزیں یاد ہیں جنہیں میں اکثر دہرایا کرتا ہوں۔ آپ بھی سن لیجئے

رباعی

زنّتہ مئے مہر علی ہستی من
خیال کنہ وجو ... ہستی من
بر و اطاعت حق طاعت علی اقبال
علی پرستی من شد خدا پرستی من

دیگر

علی آن جسم نبی لحمک لحمی اوست
ز ازل تا بہ ابد آمدہ ہنگامہ او
در نجابت چہ نویسم صفت او مہدی
بخدا می رسد از نور نسب نامہ او

دیگر

یا علی مہدی چہ گوید صفت اسپ ترا
پس ہم ان دو صفت اوست بر فرق پسا
بہ فلک رفتن او ہیچو دعائے نبوی
بہ زمین آمدنش آمدہ چون وحی خدا

نوحہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں

اے شیعیان مدار ید اندیشہ قیامت
مشکل علی کشاید مشکل کشا حیدر امت
در ظلمت مرا ... در ظلمت گنہ ہاں
این بیرو ... حال پدر ... الحج ... دست
زنجیر ... وید ... خویشتن را
آزاد و ساز شیعہ روز جزا حسین است
... شیعیان کہ اشک بچہ دست بتول است
بر فرق تن چاک چاک امام چو مرہم رسید
بچشم زمین جاری دریائے است فرات است
کہ خنجر ... حسین آن امام وزان ... دم
اور ایک شعر ملاحظہ ہو

سوئے کربلا سجدہ با می کنم
نماز حسینی ادا می کنم

بہر حال حضرت اقبال کا کلام ایک دریا ہے جسے کوزہ میں کیسے بند کیا جا سکتا ہے۔ اس پر تبصرہ وغیرہ کرنے کے لئے کئی کتابیں لکھنے کی ضرورت ہے۔ خدا مرحوم کے درجات عالی کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بحق محمد و آلہ الطاہرین۔

جھوٹ کا انسداد

انصاف و قانون کی دنیا میں، ہمیشہ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ جھوٹ بولنے والے کا جھوٹ کسی نہ کسی طرح معلوم ہو جائے، چنانچہ چین میں کسی وقت یہ دستور تھا کہ جن لوگوں پر جرم کا شبہ ہوتا تھا ان کو چاول چبانے کے لئے دے جاتے تھے اور جس وقت وہ چاول چبا لیتے تھے ان سے سوالات کئے جاتے تھے۔

اس کے بعد ان سے کہا جاتا تھا کہ چاول تھوک دو، اور جس کے چاول خشک نکلتے تھے اس کو مجرم سمجھا جاتا تھا

ہندوستان میں خیال کیا جاتا تھا کہ اگر تفتیش حال کے وقت کوئی مشتبہ شخص اپنے پاؤں کے انگوٹھوں کو حرکت دے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے

ایک ہندو راجا کا قصہ مشہور ہے کہ وہ جھوٹ پکڑنے کی یہ ترکیب کرتا تھا کہ تمام مشتبہ آدمیوں کو گرفتار کرا کے ایک کمرے میں دیوار کی طرف منھ کر کے برابر برابر کھڑا کر دیتا تھا اور ان سے کہا جاتا تھا کہ پاس کے کمرے میں ایک مقدس گدھا ہے اور اگر مجرم اس کی دم چھوئے گا تو وہ فوراً بولنے لگتا ہے اس کے بعد ہر شخص سے کہا جاتا تھا کہ وہ کمرے میں جا کر گدھے کی دم کھینچے اور پھر اپنے ہاتھ پیٹھ کی طرف کر کے جہاں کھڑا تھا وہیں آ کر کھڑا ہو جائے اس ترکیب سے پتہ چل جاتا تھا کہ مجرم کون ہے، کیونکہ گدھے کی دم میں کاجل لگا ہوتا تھا اور مجرم چونکہ ڈر کے مارے اسے نہ چھوتا تھا اس لئے اس کا ہاتھ صاف رہتا تھا

لڑائی سے پہلے پروفیسر ولیم مارسٹن (ہارورڈ یونیورسٹی) نے تجربات سے ثابت کیا کہ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو ایک خاص قسم کا دباؤ قلب کے شریانوں میں پیدا ہوتا ہے اور سانس میں بھی ہلکی سی تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۹۲۵ء میں لیونارڈ کیلر نے ایک آلہ جھوٹ پکڑنے کا ایجاد کیا جس کا نام (Keeler polygraph) تھا، جو جھوٹ بولتے وقت خون کے دباؤ، سانس کی حالت اور دوسرے نفسیاتی تغیرات کو فوراً بتا دیتا ہے جس شخص سے سوال کیا جاتا ہے اس کی نگاہ سے یہ آلہ غائب ہوتا ہے اور ہر آدھ منٹ کے بعد مشتبہ شخص سے سوال کیا جاتا ہے جس کا جواب اسے ہاں یا نہیں میں دینا پڑتا ہے اور اسی وقت یہ آلہ تمام دموی و نفسیاتی تغیرات کو ریکارڈ کر لیتا ہے۔

یہ آلہ اتنا کامیاب ثابت ہوا کہ اس کا نام سنتے ہی بہت سے مجرم اقبال جرم کر لیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا جھوٹ چھپ نہیں سکتا۔

دنیا کا قدیم ترین معاہدہ ہے جو ۱۳۰۰ برس قبل مسیح رامسیس ثانی (فرعون مصر) اور کیتھا رساد ... (Hittites) قوم کے بادشاہ کے درمیان ہوا تھا۔ یہ معاہدہ ایک نقرئی تختی پر نقش کیا گیا تھا اور اس کی شرائط یہ تھیں کہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کریں گے اور اگر کوئی حکومت ان میں کسی پر حملہ کرے گی تو دوسرا اپنے حلیف کی مدد کرے گا۔

موجودہ معاہدوں میں بھی یہی شرط ہوتی ہے، لیکن فرق یہ ہے کہ اس قدیم ترین معاہدہ کی حرف بحرف پابندی کی گئی تھی اور اب جدید معاہدات سے بچے نیا دیکھا ہی ...

حاجی حسین قلی اور دین بابی

— مقالہ دوازدہم

نوسلم حسین قلی نے منہاج الطالبین
میں بہائی دین کے احکام کو بہاء سے
کتاب الاحکام سے عیناً نقل کیا ہے کہ
ان کے پاس ایک سال انیس مہینے کا
ہے اور ہر مہینہ انیس دن کا ہوتا ہے۔ روزہ
کہ جو کہ طلوع آفتاب سے غروب تک
تک رکھا جاتا ہے۔ سال کے پہلے مہینہ کا
نام بہاء ہے اور اس کی پہلی تاریخ برج
حمل کی پہلی تاریخ یعنی ایران کی عید نوروز
کے مطابق ہے۔ دوسرے مہینوں کے نام
یہ ہیں۔ جلال۔ جمال۔ عظمت۔ نور۔ رحمت
کلمات۔ کمال۔ اسماء۔ عزت۔ مشیت۔
علم۔ قدرت۔ قول۔ مسائل۔ شرف۔
سلطان۔ ملک۔ بہائی دین میں ایام ہفتہ
کے نام یہ ہیں۔ جلال۔ جمال۔ کمال۔ فضال
عدال۔ استجلال۔ استقلال۔ نماز روزہ
کی ہے اور باقی احکام بھی سب اسلام
کے خلاف ہیں۔

اب میں ڈال گورکی کی یادداشت کا
خلاصہ لکھتا ہوں جس نے روس کے بادشاہ
کی طرف سے ایران میں جاکر بابی مذہب کی
بنیاد ڈالی اور اس کے بعد روسی سفارتخانہ
نے اس مذہب کی سرپرستی کی لیکن جب
روس میں بادشاہت کا خاتمہ ہوگیا اور
بالشویک حکومت قائم ہوگئی تو روس کو
ایران میں بابیوں کی مدد کی ضرورت نہ رہی
نتیجہ یہ ہوا کہ ایران کے بابی لوگ انگریز
کی طرف چلے گئے اور ۱۹۲۱ء میں بہاء صاحب
کا بیٹا عباس عبدالبہاء جو اس وقت
بہائیوں کا مذہبی رئیس تھا سر (K.B.E.) کا
خطاب پایا۔ بالشویکوں نے اپنی پارٹی کو
مضبوط کرنے کے لئے روس کی شاہی حکومت
کی رپورٹوں کو گورنمنٹ کے اسناد سے
نکال کر اشاعت کی ہے ان میں سے ایران
میں بابی اور بہائی مذہب کا بنانا بھی تھا
جو کہ سنہ ۱۹۲۴ء اور سنہ ۱۹۲۵ء کے مجلہ مشرق
میں ...

اس حصہ اس مقالہ کے عنوان کو
... دین بابی ... کیسے کہیہ
سکتے ہیں ... یادداشت مذکور کا مختصر
اردو ترجمہ یہ ہے۔

"میں کنیاز دال گورکی ۱۸۳۴ء
میں طہران میں علیحدہ ... میں
قانون اور علم السیاست اور فوجی کالج کا
کامیاب شدہ تھا۔ فارسی بھی سیکھا تھا
طہران کی روسی سفارت کے لئے مترجم
بن کر آیا تھا لیکن ایک اور مخفی کام
میرے سپرد کیا گیا تھا جس سے خود روسی
سفیر بھی ناواقف تھا۔ طہران پہنچتے ہی
مجھکو عربی سیکھنے کے لئے ایک معلم ملا
جس کا نام شیخ محمد تھا جو کہ لاریجان کے
قریہ اشک کا باشندہ تھا لیکن محلہ پامنار
کے عربی مدرسہ میں طالب العلم تھا
(روسی سفارت بھی محلہ پامنار ہی میں
واقع تھا) شیخ محمد حکیم احمد گیلانی کے
شاگردوں میں سے تھا جو بڑا عالم و
فاضل اور صوفی مشرب تھا۔ سفارتخانہ
کی اجازت سے روزانہ دو گھنٹے شیخ محمد
کے گھر میں جو کہ سفارت کے قریب کوچہ
وتفی میں واقع تھا عربی پڑھنے کیلئے
جاتا تھا۔ میں ایک برس کے بعد
شیخ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان بھی
ہوگیا اور ان سے خواہش کی کہ میرے
اسلام کی خبر سفیر کو نہ پہنچے ورنہ میرے
لئے جان کا خطرہ ہوگا۔ چار برس کی
مدت میں میری عربی دانی اور تقدس
اس درجہ بڑھی کہ شیخ صاحب مجھکو
اپنے فرزند کے مانند سمجھنے لگے اور
میری شادی اپنی بھانجی زلیخا نام سے
بھی کرادی ... مجھکو راتوں کو اپنے استاد
حکیم احمد گیلانی کے پاس لیجاتا تھا۔
جہاں تصوف کا بازار گرم اور بہت
سے طہرانی ان کے مرید تھے میں بھی
... ان میں سے

بیٹا اور ...
... راز ... اور ...
قسم کی خبریں ... پہنچاتے تھے ...
ضروری امداد کرتا تھا۔ غیر رمضان
میں ہفتہ میں دو رات احمد کے پاس
حاضر ہوتا تھا لیکن رمضان میں ہر رات
کو اس فاضل فیلسوف سے ہم سب
مرید استفادہ کرتے تھے حقائق اسلام
کے بارے میں اس کے تحقیقات میں
ہمیشہ غور کرتا تھا کہ کس طرح سے
میں بھی اسلام میں مزید اختلاف اور
تفرقہ ڈال دوں۔ پانچویں سال کا رمضان
ختم ہوگیا جبکہ مجھکو ایک بچہ پیدا ہوگیا
جو کہ بالکل میرے ہی شکل کا تھا۔
قرآن شریف سے اس کا نام علی نکالا
گیا اور اسی سال میں میرے بعض دوست ...

قحط بنگال کا ایک دردناک منظر

اس وقت ساری دنیا قحط کی
گرفت میں ہے اور یہ گرفت روز بروز
سخت ہوتی جا رہی ہے خود ہمارے
ملک کے بعض حصے اس دور ابتلا سے
گزر رہے ہیں ... بھی ...
نہ بچ سکیں لیکن وہ لوگ جن کو کھانے
کے لئے کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے قحط کے
حقیقی مفہوم اور اس کے جانگداز منظر
سے بے خبر رہتے ہیں۔

پچھلے قحط بنگال میں انسانیت
جس درد و کرب کے دور سے
گزر چکی ہے اس کی تاریخ تو شاید ...

اور وہ ... تھے اور خالی جیبوں پر
ہاتھ پھیرتے ہوئے خوشحال لوگوں کی
ٹانگوں سے لپٹ جاتے اور جب وہ
شان استغنا سے گزر جاتے تو نیم زندہ
مخلوق بے جان اور مردہ ہو کر کسی نالی
کے کنارے گر پڑتی اور لاش اٹھانے
والی گاڑی کا انتظار کرتی رہتی۔
"صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس
قحط میں کتنی جانیں ضائع ہوئیں زندگی
ارزاں تھی مگر چاول گراں۔ بے شمار
جسم جلا دئے گئے پھر بھی سینکڑوں جگہ
پڑے سڑتے رہے ...

افریقہ کی کوہستانی قبیلے

[illegible]

حسینؑ حق ہوا اور حق حسینؑ حق کی قسم

از سجاد حسین صاحب نگینہ

حسینؑ فاطمۂ زہرا کے دل کا چین حسینؑ   حسینؑ تاج رسالت کا زیب و زین حسینؑ
حسینؑ جسم ولایت کا نور عین حسینؑ   حسینؑ عرش معلے پہ ہے حسین حسینؑ

یہ کس کا نام مکرم زبان پر آیا
کہ ابر رحمت دو عالم آسمان پر چھایا

وضو ہو قلب و لسان کو تو لو حسینؑ کا نام   کرو جو پاک زبان کو تو لو حسینؑ کا نام
جگہ جو دل میں سناں کو تو لو حسینؑ کا نام   بھلا دو لطف جہاں کو تو لو حسینؑ کا نام

یہاں تو عیش کا سامان بہر ہے یارو
حسینؑ ایک شہنشاہ دو جہاں ہے یارو

حسینؑ کون خدا جس پہ ناز کرتا ہے   وہ جس کا عشق ہمیں بے نیاز کرتا ہے
خدائی درد کا افشائے راز کرتا ہے   حسینؑ بندہ کو بندہ نواز کرتا ہے

الوہیت کا خدائی تم حسینؑ اسرار
نبی کی پشت پہ ہو سجدہ خدا میں سوار

وہ نور ہے نہ کرو اس سے مال کی خواہش   جہان فانی و بے اعتبار کی خواہش
دکھا دو حق کی قسم حق کے پیار کی خواہش   مئے ولائے علیؑ کے خمار کی خواہش

یہ وہ شراب ہے جس سے ہے اولیا میں کمال
یہ وہ شراب ہے جس سے ہے انبیا میں کمال

نہ حور و جنت و غلمان حسینؑ سے مانگو   نہ کوئی عیش کا سامان حسینؑ سے مانگو
ہمیشہ عزت و ایمان حسینؑ سے مانگو   خدا کے واسطے قرآن حسینؑ سے مانگو

طلب وہ چاہیئے جس سے امامؑ خوش ہوں
وہ مانگے کہ خدا اور رسولؐ بھی خوش ہوں

حسینؑ محور صدق و صفا حسینؑ حسینؑ   حسینؑ مہر و انتقا حسینؑ حسینؑ
حسینؑ مرکز جود و سخا حسینؑ حسینؑ   حسینؑ موجب فضل علا حسینؑ حسینؑ

درود بھیجتے ہیں کل ملائکہ جس پر
درود بھیجتا ہے خود خدا جس پر

مسیحؑ کی وہ بشارت وہ ایک نیک عمل   تلاش کر نہ ہو مایوس حق ملیگا کل
وہ عشر خیز زمین کربلا کی وہ مقتل   ملا جو لا کہہ جفاؤں میں مبتلا گھائل

جناب فاطمہؑ کا نور عین حق کی قسم
حسینؑ حق ہوا اور حق حسینؑ حق کی قسم

بلا میں آئے ہر اک گھر لئے لٹ لینے کو   نبیؐ کا کام بگڑتا ہوا بنانے کو
ہزار درد سہے درد دل جتانے کو   الٹ کے رکھ دیا باطل کے کارخانے کو

ستم کی تیغ سے کٹوا دیا گلو اپنا
رگوں میں دین کے دوڑا دیا لہو اپنا

مرقع حسینؑ میں دیکھو نگینہ نے کیا دیکھا   کلام خالق اکبر کا مدعا دیکھا
حجاب نور محمدؐ اور مرتضےٰ دیکھا   علیؑ کے اوٹ میں سلطان انبیا دیکھا

مال دلبر یہ ہے جلوۂ خدا پایا
تمام پچھلے رسولوں کو جس پہ سجا پایا

تاریخ	وقت	نام بانی	کیفیت
۲۹	۸ بجے صبح	مرزا اکرم علی صاحب	درمیان دروازہ قریب ناگر کو لوانی
۲۹	" "	میر کفایت علی	مکان جناب علی صاحب سلطان پورہ
۲۹	" "	مرزا احمد تقی	مکان ملحقہ دارالشفاء
۲۹	[illegible]	سید محمد حسین	باغ مہدی بیگ

فہرست مجالس مرزا احمد آباد دکن

تاریخ	وقت	نام بانی	کیفیت
۲۳	۴ بجے عصر	فرزندان میر محمد باقر	منڈی میر عالم زہرا نگر
۲۳	۵ " "	لطیف نواز جنگ	الاوہ سرطوق مبارک دارالشفاء
۲۴	۶½ بجے شام	میر لیاقت علی خان	دیوڑھی باقر نواز جنگ حویلی قدیم
۲۳	۸ بجے شب	میر جعفر علی خاں	متصل دیوڑھی نواب عنایت جنگ بہادر
۲۳	" "	مرزا مہدی علی مرحوم خلف آقا جیرات علی	کوٹلہ عالیجاہ
۲۴	۹ بجے صبح	مرزا موسیٰ رضا بیگ تبریزی ملازم	ایرانی گلی بمکان مولوی علی جواد صاحب
۲۴	۵ بجے عصر	میر عباس علی نبیرۂ میر مومن صاحب قبلہ	کوچہ مرزا علی دارالشفاء
۲۴	۶½ " "	لطف حسین گتہ دار تعمیرات	قریب منزل بازار نور الامراء
۲۴	۶½ بجے شام	حاجی علی حسین خاں والا جاہی	بازار نور الامراء بیت الحیاء
۲۴	۷ بجے شب	سید فدا حسین	چھلہ مولا علی دریچہ رنگ علی شاہ
۲۴	۷½ بجے	صادق حسین ابن سید خواجہ حسین	اعلیٰ بن رو برو چھلہ مولا علی
۲۴	۸ بجے "	مرزا فضل علی وغیرہ حسب قیود	الاوہ سرطوق دارالشفاء
۲۵	۱۰ بجے دن	بادشاہ حسین ابن سید عبداللہ	ایرانی گلی
۲۵	۳ بجے عصر	گروہ سجادیہ	حسینیہ نواب عنایت جنگ مرحوم حویلی قدیم
۲۵	۶ بجے "	میر اصغر حسین خلف نواب آفتاب جنگ مرحوم	ایرانی گلی
[illegible]	"	محمد علی ابن محمد فتح علی	کھیت بالشی متصل دیوڑھی سلیمان یار جنگ
۲۵	" "	فرزندان سید ایجاد علی	دارالشفاء
۲۵	۶ بجے شام	سید محمد ہادی	اعجاز منزل دارالشفاء
۲۵	" "	باقر ابن حضرت مولوی فضل حسین صاحب قبلہ	دارالشفاء حمام باغ
۲۵	" "	محمد علی خاں	عقب رچوک دیوڑھی صوبہ سعید الدولہ مرحوم
۲۵	" "	میر جعفر علی خاں	متصل دیوڑھی نواب عنایت جنگ منڈی میر عالم
۲۵	[illegible]	ابراہیم مرزا خان	مکان شمو صاحب کوچہ کمل پوش
۲۶	۵ بجے عصر	میر ابراہیم علی رضوی	حویلی قدیم زبیا نگر
۲۶	۶½ بجے شام	میر شیخ محمد و حسین	کوٹلہ عالیجاہ متصل خونی الاوہ
۲۶	" "	میر جعفر علی خاں	متصل دیوڑھی نواب عنایت جنگ منڈی میر عالم
۲۶	۶½ بجے شام	سید محمد کاظم	عبادت خانہ دارالشفاء
۲۶	۷ بجے شب	سید اکبر علی خاں	روبرو مکان ایلچی بیگ منڈی میر عالم
۲۶	۸ بجے "	عنایت علی	بمکان میر ابو الحسن خاں دارالشفاء
۲۷	۴ بجے عصر	سید نور الحسن عابدی	الاوہ سرطوق مبارک
۲۷	۶½ بجے "	سید مظہر علی و سید اظہر علی	بمکان سید ایجاد علی مرحوم دارالشفاء (مجلس زنانہ)
۲۷	" "	سید مصطفیٰ موسوی	ایرانی گلی متصل تعزیہ کربلا
۲۷	۷ بجے شب	سید ابو تراب	الاوہ بیبیان بیرون دبیر پورہ
۲۷	" "	یعقوب علی داؤد علی	بمکان میر نور الدین حیدر صاحب دارالشفاء
۲۷	۸ بجے شب	مرزا قربان حسین عرف رشید	دیوڑھی مستقیم الدولہ بہادر
۲۷	بعد مغرب	میر احمد علی	بمکان سید محمد ہادی صاحب کوچہ ایرانی
۲۸	۸ بجے صبح	سید غلام محمد	دیوڑھی سرتاج جنگ مرحوم منڈی میر عالم
۲۸	۷ " شب	سید عباس حسین	دارالشفاء مقابل محکمہ جلدیہ
۲۸	" "	میر اصغر علی خاں	" الاوہ سرطوق مبارک
۲۸	" "	میر حسن علی	" " " " "
۲۸	[illegible] بجے "	قدیر علی	واحد منزل بازار نور الامراء
۲۹	۸ بجے صبح	سید عباس زیدی	پرانی حویلی
۲۹	۹ بجے صبح	مرزا صفدر علی نبیرۂ آقا نوازہ مرحوم	بمکان مرزا غلام اصغر کھیت بالشی
۲۹	[illegible]	میر ضیاء الدین حیدر	دارالشفاء

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

شہزادی الزبتھ کے ۱۴ نومبر کو رات کے ۹ بجکر ۱۴ منٹ پر لڑکا تولد ہوا۔ نومولود شہزادہ اور شہزادی موصوفہ بخیر و عافیت ہیں

لندن ۱۵ نومبر۔ شہزادی الزبتھ کے کھودات کے اکھنٹ کی رقت کے مطابق ۹ بجکر ۱۴ منٹ پر یہ لڑکا تولد ہوا نومولود اور شہزادی صاحبہ دونوں بخیر و عافیت ہیں۔ شہزادی الزبتھ کی عمر (۲۲) سال کی ہے موصوفہ تاج برطانیہ کی ولیعہد ہیں۔ شہزادی کی ولادت قصر بکنگھم میں ہوئی۔

نومولود شہزادہ تخت کا دوسرا وارث قرار دیا جائے گا۔ اور شہزادی الزبتھ کے بعد ہی سریر آرائے سلطنت ہوگا۔

قصر بکنگھم سے سرکاری طور پر علان کیا گیا کہ ہر رائل ہائی نس شہزادی الزبتھ کے بطن سے کل ۹ بجکر ۱۴ منٹ پر شہزادہ تولد ہوا۔ ہر رائل ہائی نس اور نومولود شہزادہ بخیر و عافیت ہیں۔ سر ان پرائیوٹ سکریٹری ملک معظم نے ولادت کی اطلاع فوراً ٹیلیفون کے ذریعہ وزیر داخلہ کو دی۔ انھوں نے سمندر پار کے تمام گورنر جنرلوں کو اس خصوص میں برقیہ کے ذریعہ آگاہ کیا۔ ملکہ معظمہ کو فوراً خوشخبری سنائی گئی۔ ملک معظم اور ڈیوک آف اڈنبرا کو بھی وضع حمل کی اطلاع دی گئی۔ قصر بکنگھم سے جاری شدہ سرکاری اعلامیہ پر ڈاکٹروں کے دستخط ثبت نہیں ہیں۔ ممکن ہے دستخط شدہ اعلامیہ بعد کو جاری کیا جائے۔

شہزادی الزبتھ کو مبارکباد دیہا ۔ ایک دن میں چار ہزار تار موصول ہوئے

لندن ۱۷ نومبر کل شہزادی الزبتھ کے ہاں لڑکے کی پیدائش پر کومٹ پوسٹ آفس میں شہزادی کے نام مبارکبادی کے چار ہزار تار موصول ہوئے۔ اس ڈاکخانہ میں اس سے قبل کبھی اتنی تعداد میں ایک دن میں موصول نہیں ہوئے تھے۔ شہزادی صاحبہ کے بچے کو سینکڑوں تحائف مختلف ممالک سے بھیجے گئے تحفہ لانے والوں میں شہزادہ ولیم گلاسٹر بھی تھے۔

شہنشاہ جاپان معزول نہیں ہوگا ٹوکیو

۱۷ نومبر شہنشاہ جاپان سے قریبی ربط رکھنے والے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس افواہوں میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ سات کروڑ جاپانیوں کے مقدس پیشوا، شہنشاہ ہیروہیتو تخت سلطنت سے دست بردار ہونے والے ہیں۔

اسلام

قاہرہ میں خوفناک دھماکہ سات اشخاص ہلاک اور (۲۲۱) زخمی

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق آج قاہرہ میں ایک خوفناک دھماکہ کے باعث ۷ اشخاص ہلاک اور (۲۲۱) زخمی ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ڈائنامنٹ پھٹ گیا جس سے ایک اخبار کی عمارت تباہ ہوگئی۔ اس سے زیادہ خوفناک دھماکہ پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اخبار کی عمارت میں چھپائی کے دو بڑے پریس بھی تباہ ہوگئے۔ ڈھائی لاکھ سے پانچ لاکھ پونڈ تک کے نقصان کا اندازہ ہے۔

ترکی کا اول درجہ کی طاقتوں میں شمار

واشنگٹن ۔ ۱۴ نومبر نیویارک ہیرالڈ ٹریبیون میں جنرل سیک برامنڈ نے ترکیہ کی جنگی سرگرمیوں پر ایک مقالہ لکھا ہے کہ ترک کمیونسٹوں سے سخت نفرت کرتے ہیں اور وہ اپنی جنگی سرگرمیوں کو تیز اور منظم کر رہے ہیں اور ان کی فوجی طاقت بڑھانی کا آپ کی وجہ سے ان کی طاقتوں میں اب شمار کی جانے لگی ہے کیونکہ ترکی کا ہر مرد اور ہر عورت فوجی سمجھی جاتی ہے اور وہ سب اپنی قوم کے لئے خدمت انجام دے رہے ہیں۔

مصری پارلیمان کا اجلاس

قاہرہ ۱۹ نومبر۔ مصری پارلیمان نے آج ایک قرارداد کے ذریعہ جلالت الملک سے کامل عقیدت اور خلوص کا اظہار کیا۔

دوسری قرارداد کے ذریعہ فلسطین پر کامل عرب صیانت کی تائید کی گئی اور عرب ممالک کو متفق و متحد ہو کر عرب لیگ میں پوری طرح شامل رہنے کی تاکید کی گئی۔

تیسری قرارداد میں سوڈان کے متعلق برطانوی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔

خدیو مصر اور شاہ ایران اپنی بیوی کو طلاق دی ہے

قاہرہ ۔ ۱۹ نومبر آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ فاروق نے بیگم فریدہ کو طلاق دے دیا ہے۔ یہ بھی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ ایران نے شہزادی فوزیہ کو طلاق دے دیا

پاکستان

مشرقی پاکستان میں خوفناک آتشزدگی

ڈھاکہ ۱۴ نومبر کل بعد دوپہر مشرقی بنگال کے بیکر ہیڈ کے نزدیک ...... کے رہائشی مکانوں میں آتشزنی ایک خوفناک واردات ہوئی۔ جسے بجھانے کے لئے فائر بریگیڈ ڈیڑھ گھنٹہ تک آگ کے شعلوں سے لڑتے رہے آگ بانس اور پھوس کی بنی ہوئی جھونپڑیوں میں لگی۔ جو کہ تمام جلکر خاک ہوگئیں۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ مقام واردات پر وزیراعظم اور دیگر افسران بھی پہنچ گئے تھے۔

پاکستان سے آنے والوں پر پابندی

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ گورنر جنرل ہندوستان نے آج ایک خصوصی دستور العمل کے تحت پاکستان کے ہر حصہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مسافروں کی آمد پر پابندی لگا دی ہے آیندہ اس دستور العمل کے تحت پرمٹ کے جاری شدہ کے دفتروں سے بغیر پرمٹ حاصل کئے کوئی شخص پاکستان کے کسی حصہ سے ہندوستان میں داخل نہ ہو سکیگا۔ اس دستور العمل کی خلاف ورزی کی پاداش میں ایک سال قید یا ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دیجائیگی۔

برطانیہ کے دوسرے وارث کی ولادت پر ۳۰ توپوں کی سلامی

کراچی ۱۵ نومبر برطانوی تاج کے دوسرے وارث کی ولادت پر آج صبح (۳۰) توپوں کی سلامی ہوئی۔ اور سرکاری دفاتر پر یونین جیک کے پرچم لہرائے گئے

مسٹر لیاقت علی خاں

کراچی ۱۹ نومبر مسٹر لیاقت علی خاں وزیراعظم پاکستان آیندہ ہفتہ میں ڈھاکہ (مشرقی بنگال) آرہے ہیں تاکہ ایک لاکھ روپیوں کا کیسہ حاصل کریں

پاکستانی گورنر جنرل قبائلی جرگے میں

قبائلیوں کو ہند کے خلاف ابھارنے کی کوشش بارابچنا ۱۹ نومبر آج پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے کرم ایجنسی کے نمائندے، پٹھانوں کے جرگے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

پٹھان پاکستان کے بازو ہے کشمیریوں میں کشمیر کا مسئلہ ہم سب کے لئے اہم ہے۔ پاکستان گورنمنٹ اس معاملہ میں کئی بار اپنے خیالات کا اظہار کر چکی

ہندوستان

جے پور میں دمدار ستارہ دیکھا گیا

جے پور - ۱۲ نومبر۔ آج صبح یورپ کی طرف ایک چمکدار دمدار ستارہ دیکھا گیا۔ اسکی چمکدار دم اوپر کی طرف تھی۔

کل مدراس میں بھی صبح الصباح دمدار ستارہ ۵ بجے صبح نظر آیا ہے اور بہت چمکدار ہے۔

جوناگڈھ میں خوفناک آتشزدگی۔

جوناگڈھ ۱۵ نومبر کل شب کے وسط میں جوناگڈھ کے بجلی گھر میں آگ لگ گئی جو آدھی رات گئے تک بجھائی نہ جا سکی۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہ ہو سکی بیان کیا جاتا ہے کہ اس آگ کے شعلے کافی دور سے دکھائی دے رہے تھے

بھاؤنگر میں دمدار ستارہ۔

بھاؤنگر ۱۴ نومبر بھاؤنگر میں آج پانچ بجے دمدار ستارہ دیکھا گیا ستارہ کی دم اوپر کی طرف تھی اور وہ کافی منور تھا۔

ایک دن میں ۱۴ قتل ۹ لوٹ مار کی واردات

انبالہ ۱۶ نومبر معلوم ہوا ہے کہ جبکہ نہ اور یوپی پنجاب ایسٹرن یونین میں جرائم کی رفتار میں کافی اضافہ ہو رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق ضلع تحصیل کے ایک گاؤں میں ایک دن میں ۱۴ اشخاص دن دھاڑے قتل کر دئے گئے اور مالیر کوٹلہ کے نزدیک ایک گاؤں میں ۹ مکان لوٹ لئے گئے اس قتل و غارت گری کے علاوہ ہر روز مویشیوں کے سرقہ کی ۱۰۰ وارداتیں ہو رہی ہیں

کلکتہ میں ریل گاڑی کو حادثہ ۱۲ ہلاک ۲۶ زخمی

کلکتہ ۱۶ نومبر کل صبح آسام میل لائن پر ریل گاڑی کو حادثہ پیش آیا تازہ ترین اطلاعات کے بموجب اس حادثہ میں بارہ اشخاص ہلاک اور چھبیس زخمی ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انجن اور دو ڈبوں کے پٹری سے اتر جانے کے باعث یہ واردات ہوئی یہ حادثہ کلکتہ سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر صبح ساڑھے نو بجے واقع ہوا۔ ہلاک ہونے والوں میں ریلوے کے دو عہدہ دار شامل ہیں۔ مجروحین میں ۱۲ کو فوراً دواخانہ پہنچایا گیا۔

کشمیر میں بھی دمدار ستارہ دیکھا گیا

سرینگر ۱۹ نومبر دمدار ستارہ جسے پہلے آسٹریلیان ہوا باز نے دیکھا تھا اور بعد ازاں کراچی، بمبئی اور بلوچستان میں دکھائی دیا تھا۔

دکن • ایک ہفتہ

دکن

لائق علی وزارت نے ایکسال میں فوج

پر چھ کروڑ روپیہ صرف کیا۔ فوجی حکومت کے ماہرین فینانس نے [illegible] موازنہ پر نظرثانی کرنے کے بعد [illegible] کی ایک اطلاع میں بتلایا گیا ہے کہ حیدرآباد کے سال رواں کے موازنہ میں جو [illegible] سابقہ وزارت نے مرتب کیا تھا [illegible] متفرقات کی مد کے تحت [illegible] رکھی گئی تھی اس کو فوج اور پولیس کی [illegible] خرچ کر دیا گیا۔ فوجی حکومت کے ماہرین فینانس نے موازنہ کی جانچ کی اس [illegible] انکشاف کیا ہے۔ لائق علی وزارت نے [illegible] اس لئے [illegible] کی تھی کہ [illegible] پابندی [illegible] کی ملازمت اور [illegible] فوج [illegible] کے تمام [illegible] یوں کی تحریک [illegible] ۱۹۴۷ء [illegible] اس مد کی تحت صرف دس لاکھ روپیہ [illegible] جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ صرف متفرقات کے مد کی وجہ سے موازنہ [illegible] کروڑ سے زائد کا خسارہ ہوا ہے حیدرآباد اپنے کفالتی موازنہ کے لئے مشہور ہے چنانچہ ۱۹۴۴ء سے اب تک جو سالانہ بجٹ ہوا کرتی تھی اس کا مجموعہ ۲۲ کروڑ تھا جو ایک سال کی حالیہ آمدنی کے برابر ہے ۱۹۴۵-۴۶ء میں پانچ کروڑ کی بچت ہوئی اور ۱۹۴۶-۴۷ء میں [illegible] کا اندازہ دو کروڑ تھا۔ اس کی بجائے بجٹ کے موازنہ میں خسارہ رہا۔ اس کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ گذشتہ دو سال میں فوج کے اخراجات چوگنا زیادہ بڑھا دیئے گئے۔ اور اسی زمانہ میں [illegible] کے اخراجات دگنے کر دیئے گئے۔ ماہرین [illegible] جو سال حال کے موازنہ کی نظرثانی کر رہے ہیں ان کا اندازہ ہے کہ گذشتہ ایک سال میں صرف فوج پر تقریباً ۲ کروڑ کی رقم صرف کی گئی ہے۔ جو حیدرآباد کی آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ ہے۔

اسٹیٹ کانگریس رکنیت کے فارم سے حضور نظام کی وفاداری کے حلف کو نظرانداز کرنے پر غور

کر رہی ہے حیدرآباد ۲۳ رنومبر ریاستی کانگریس کے ممبروں کی بھرتی کی اسکیم جو ۱۹ رنومبر کو شروع ہونے والی تھی ملتوی کر دی گئی ہے ... ریاستی کانگریس کے صدر سوامی رامانند تیرتھ نے ایک بیان میں کہا کہ ممبرشپ کے فارم میں [illegible] کی جائیں کیونکہ اسکے بنیادی [illegible] میں بعض ضروری تبدیلیاں کی جاری ہیں حیدرآباد کی تمام سیاسی جماعتوں کی ممبرشپ میں نظام کی وفاداری کا حلف لینا لازمی ہے ریاستی کانگریس اسے ختم کرنے پر غور کر رہی ہے سوامی رامانند تیرتھ نے مزید بتایا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی [illegible] حیدرآباد کانگریس کے مستقبل پر غور کر رہی ہے۔ [illegible] کوئی فیصلہ ہونے والا ہے۔ لہذا اس فیصلہ کے [illegible] روک لی گئی ہے۔

مسٹر منشی اپنا دفتر برخاست کرنے حیدرآباد آینگے

حیدرآباد ۱۹ رنومبر معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی ایجنٹ جنرل مسٹر کے۔ ایم منشی اپنا دفتر برخاست کرنے کے لئے ڈسمبر میں وارد حیدرآباد ہو رہے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر منشی حیدرآباد میں متعدد وداعی تقریبوں میں شرکت کریں گے۔

مسٹر جگ موہن ریڈی کی رکنیت عدالت العالیہ سے اصلی خدمت پر واپسی

حیدرآباد ۱۲ رد سے نظر نہ بایب صدر اعظم مسٹر پنگل وینکٹ راما ریڈی کے فرزند مسٹر جگ موہن ریڈی رکن عدالت العالیہ کی علیحدگی عمل میں آئی۔ مسٹر جگ موہن ریڈی اپنی اصلی خدمت معتمدی قانون پر واپس ہوئے

مسٹر احمد انصاری مشیر قانونی کی خدمت پر بحالی

حیدرآباد ۱۶ رنومبر مولوی محمد احمد صاحب انصاری جن کی فوجی حکومت کے احکام کے بنا پر علیحدگی عمل میں آئی تھی۔ وہ بجگہ فوجی گورنر دوبارہ مشیر قانونی مقرر ہوئے ہیں موصوف نے آج اپنی خدمت کا جائزہ بھی حاصل کر لیا ہے۔

روزنامہ جناح کی مسدودی حیدرآباد

۱۷ رنومبر روزنامہ جناح کی مسدودی کے سلسلہ میں حکومت کی جانب سے جو احکام جاری کئے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ یہ ہیں:۔ آپ کو قبل ازیں متنبہ کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود آپ نے آج کی اشاعت میں تمام غلافی میں گھرا پیدا کرنے والی خبر شائع کی کہ حالی سکہ کا بٹا ورن گرنا جا رہا ہے۔ لہذا بحکم ملٹری گورنر صاحب آپ کا اخبار موسومہ جناح یہ آج سے تا حکم ثانی مسدود رہیگا۔

مسدودی اخبارات [illegible]

[illegible] نامہ نگار خصوصی کی [illegible]

اطلاع مظہر ہے کہ کل رات بارہ بجے کے بعد تحت قاعدہ ۲۵ (۱) (۱) ۱ و ۱) قواعد تحفظ مملکت سرکار عالی انسپکٹر جنرل پولیس کے حکم سے حیدرآباد کے تمام آزاد رائے رکھنے والے اردو زبان کے اخبارات کی اشاعت مسدود کر دی گئی

مسدود شدہ اخبارات میں جمہور، زمزم وطن، نیم روز، ہندوستان شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انجمن مدیران جرائد کا ایک فوری اجلاس طلب کیا گیا ہے جس میں ایک احتجاجی قرارداد منظور کی جائیگی۔

یاد ہوگا کہ چند ہی دنوں قبل انقلاب مسدود ہوا تھا اور اسکے مدیر مسٹر مرتضیٰ مجتہدی کی ادارت میں اقدام جاری ہوا تھا اسکے بعد ہی مزید دو اخبارات جناح اور خورشید مسدود ہوئے تھے اور مدیر خورشید آفتاب جاری کرنے والے تھے۔

اسٹیٹ کانگریس میں شرکت کے شرائط

حیدرآباد۔ ۱۸ رنومبر۔ حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے آج کے اجلاس میں کانگریس کے ابتدائی ممبر بھرتی کرنے کے بارے میں کئی تجاویز پاس کیں۔ ان تجاویز کو ایک ریزولیوشن کی شکل میں تصدیق کے لئے آل حیدرآباد کانگریس کمیٹی کے عام اجلاس میں پیش کیا جائیگا (۱) رضاکار جماعت اور راشٹریہ سیوم سیوک سنگھ کا کوئی سابق عہدہ دار کانگریس کا ممبر نہیں بن سکتا۔ (۲) کوئی سرکاری ملازم یا سرکاری پنشن یافتہ کانگریس کا ابتدائی ممبر نہیں بن سکتا (۳) خطاب یافتہ افراد اپنے خطابات ترک کر لے پر کانگریس کے ممبر بن سکتے ہیں۔ کوئی شخص کانگریس اور کسی فرقہ وارانہ جماعت راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ رضاکار جماعت اتحاد المسلمین اور ہندو مہاسبھا وغیرہ کا بیک وقت ممبر نہیں بن سکتا۔

حیدرآباد میں دو مدارس نذر آتش

حیدرآباد ۱۳ رنومبر وہ روشن تھا جس کے متعلق سب سے پہلے اطلاع ملی تھی کہ [illegible] سے آج ۱۳ رنومبر صبح کے نو بجکر [illegible] نظامیہ سے دیکھا گیا۔ [illegible] ۱۰ درجہ اور [illegible] جنوب مشرق میں [illegible] درجہ پر تھا۔

[illegible]

اور تقریباً ۱۲ بجے [illegible] [illegible] مشتبہ [illegible] [illegible]

فوجی گورنر اور چیف ایڈمنسٹریٹر

اچانک دہلی کو روانگی حیدرآباد

۱۹ رنومبر حیدرآباد کے فوجی گورنر میجر جنرل جے۔ این چودھری، چیف سیول ایڈمنسٹریٹر مسٹر ڈی۔ بی۔ باکھلے۔ اور انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر اے دہبا اچانک [illegible] کے ہمراہ بذریعہ طیارہ نئی دہلی تشریف لے گئے توقع ہے کہ ۲۴ رنومبر تک واپسی عمل میں آئیگی۔ فوجی گورنر کی اور دو اعلیٰ عہدہ داروں کے ساتھ اچانک روانگی کو باخبر حلقے اہمیت دے رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں کا عام رجحان یہ ہے کہ یہ روانگی حیدرآباد کے انتظامی امور کے معاملہ کو کسی موزوں دستاویز سے بناتے کے سلسلہ میں ہے۔

صوبجات متحدہ کی کوتوالی کی آمد

حیدرآباد ۲۰ رنومبر معلوم ہوا ہے کہ کل لکھنؤ سے صوبجات متحدہ کی خصوصی جمعیت کوتوالی کی پانچ کمپنیاں خصوصی ٹرین کے ذریعہ سے حیدرآباد آئی ہیں۔ جن کی تعداد (۶۰۰) ہے

اسپیشل افسر نشریات کی سبکدوشی

حیدرآباد ۲۰ رنومبر مسٹر [illegible] اسپیشل نشریات کو سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے نام سے چندہ کی وصولی

حیدرآباد ۱۸ رنومبر رائچور سے اطلاع ملی ہے کہ گرو راؤ دیسائی نامی ایک شخص ساکن لکنور نے حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے نام پر بیچارے کسانوں اور بیوپاریوں سے تقریباً ایک ہزار کا چندہ وصول کر کے روپوش ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقامی ارباب کانگریس روپوش کی تلاش کر رہے ہیں

عزاداران مظلوم کربلا کے لئے مرثیے اور نوحے

ہیلی قیمت ۲ آنے ... محصول ڈاک معاف

مراثی

ہلال ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۱ رباعی ۱۴۷ سوز ۲۸ سلام ۹۰ مراثی ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے واقعہ رسول مقبول سے شہادت امام حسینؑ تک ۴۴۴ صفحہ کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۱۴۷ ۵۰ سلام ۷۷ رباعی خیام سے واپسی اہل حرم مدینہ منورہ تک کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے حجم ۴۳۴ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۹۸ رباعی ۶۰ سوز ۲۰ سلام ۴۳ منتخب سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول سے شہادت حبیب بن مظاہر تک صفحہ ۲۸۴ کہرہ ہے

ہلال محرم حصہ چہارم - تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۴۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسینؑ تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۵۱۴ چکنا کاغذ کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ پنجم - ۱۰۰ رباعی ۱۴۶ سوز ۵۰ سلام ۵۰ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بہترین سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۴۶۰ چکنا کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ ششم - تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۹۲ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و مبکی مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے چکنا کہرہ ہے

خاص تحفہ - ہر دو حصہ پنجم و ششم کہرہ مجلد مزید تحفہ ہر چہ کامل سٹ یکجائے خریدار کو چکنا جس میں سوم کہرہ ہوگا عہ ۵ کہرہ جس میں اول و دوم چکنا ہوگا - عہ ۵

ہلال ماتم ، سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے صفحہ چکنا کہرہ ... دیباچہ صفحہ ...

فغان بے حسین ۱۱ رباعی ۲ سلام ۱ خمسہ ۱۲ مرثیے منبر خوانی صفحہ ۱۸۱ کاغذ کہرہ ہے۔

سفیر ماتم ، ۱ قصائد ، مرثیے صفحہ ... چکنا کاغذ کہرہ ۳۰ ...

سبع مثانی - مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چوده انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۳ کاغذ کہرہ ہے

دو سلام جس میں منتخب سلام ہیں - ۱ ر

شہید غم - مراثی سوز خوانی صفحہ ۳۰ ...

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باب و شعرائے محترم وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک کے منتخب ۳۶۳ نوحے صفحہ ۱۹۶ کاغذ چکنا ہے کہرہ ہے

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ صفحہ ۸۴ کہرہ مجلد ہے۔

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا ہے

حصہ دوم - ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا ہے

حصہ سوم - چوتھا ایڈیشن ۱۲۹ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا ہے ہر سہ حصہ یکجا لے لیجیے

فکر منظوم - نوحہ جات ناجی مرحوم ۱۶۶ نوحے صفحہ ۳۱۳ کہرہ کاغذ ۱۲ مجلد ہے۔

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش مجموعہ نوحہ جات مشتاق جو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہمیشہ دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۲۴۸ کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبیؐ نوحہ جات حکیم جلی ۲۰۵ نوحے صفحہ ۳۲۴ کاغذ کہرہ ہے مجلد ہے۔

ساغر آل عبا - نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۲۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ہے۔

تسکین فاطمہؑ - مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول ۱۲۰ نوحے ۱۶۱ صفحے چکنا کاغذ ہے

تسکین فاطمہؑ حصہ دوم - ۱۲۰ نوحے ۱۶۲ صفحے چکنا کاغذ ہے

تسکین فاطمہؑ حصہ سوم کاغذ کہرہ ہے

بیاض اہل ماتم - نوحہ جات لائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۱۵۲ چکنا کاغذ ہے

حصہ دوم ۵ ، نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ، کہرہ ۶ ،

فریاد غم - نوحہ جات ضامن مرحوم ۱۵۴ نوحے صفحہ ۳۰۰ کاغذ چکنا ہے مجلد ہے

طومار درد - نوحہ جات قمر ۱۶ نوحے صفحہ ۱۲۴ کہرہ کاغذ ہے رسالہ میں فارسی نوحے بھی شامل ہیں

وسیلہ مغفرت - نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے صفحہ ... چکنا کہرہ ہے۔

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے ۲۸ بہترین رقت آور نوحے صفحہ ۳۲ ہے۔

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ہے حصہ سوم ہے

افکار جعفری - نوحہ جات قاسم علی صاحب جعفر ہے

سہرا غم - نوحہ جات امانت خانی صفحہ ۴۰ ہے

اوراق غم - نوحہ جات حکیم نیساں ... صفحہ ۶ ،

معراج غم نوحہ جات سجاد ... صفحہ ۴۸ چکنا ہر کہرہ ہے

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ ۲ ،

جزو ایمانی نوحہ جات حیدری بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے صفحہ ۲۵۶ چکنا ہے۔

پیام شہادت - نوحہ جات حکیم بسمل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۲ نوحے صفحہ ۲۴ ہے

فغان کربلا نوحہ جات شوکت حضرت کے بھتیجے ۲۶ ... کاغذ کہرہ ہے

نور العین ترجمہ ابصار العین ... یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن مولانا سید غلام حسنین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ اور تمام انصار حسینؑ و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا ہے کہرہ ہے۔

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ

ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۳۳۶ صفحہ قیمت ہے

آخر ربیع الاول تک رعایتی قیمت ہے

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و بے نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے۔

اقوال اہل بیت نبی مختار در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ۵۰ کاغذ چکنا ہے ترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات۔

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ہے

مثنوی لقمہ شیریں یعنی مفاد آخرت از لائق صاحب مرحوم صفحہ ۵۰ ہے

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد ناد علی - ۴ ر

منقبت و مناجات

جذبات عقیدت - روپ کنواری کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ ۴ ر

خلوص انیس مشہور مناجات -

اب مدد کیجیے وم امداد ہے

یا امیر المومنین فریاد ہے ۳ ر

اخلاص نفیس فرزند انیس نفیس کی مشہور مناجات

یا شاہ انس و جاں میری امداد کیجیے

یا صاحب الزمان میری امداد کیجیے ۳ ر

عریضہ مقاصد - ۲ ر

نوائے مسرور جس میں چند قصیدے در اسلام ہیں - ۲ ر

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۵ قیمت ہے۔

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ ر

سوانح شہید ثالث ۲ ر

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴ چکنا ، کہرہ ۴ ر

حیات القاسم سوانح عمری جناب قاسم ... ۴ ر

نقشہ لیوا رنگین ، ر سادہ ۴ ر

سوانح زندگی شاہ صدا ۱ ر

رہبر عراق و ایران ... حیدری ... - ۴ ر

عراق و ایران - سفرنامہ عالیجناب نواب میر اسد علی خاں ... کی صفحات ... تقریباً مقدس مقامات کی تصاویر ... سفرنامہ عراق از مولانا محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۴ ر

کتب خانہ حیدری کی

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا ظہور ہے

علائم الظہور

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ

جس میں

حضرت صاحب الزمان کے حالات دعائیں اور ظہور کی تمام علامتیں مفصلاً درج ہیں اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنے امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے حجم ۴۰۰ صفحہ طباعت دیدہ زیب کاغذ چکنا مجلد مع گرد پوش قیمت ۸؍ آخر محرم تک ۸ کی رعایت

قصائد اربعہ

سید نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ اردو ۴؍

اثنا عشریہ

جو

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ ہے

اور

جس میں تمام شیعہ عقائد درج ہیں جن کا جاننا ہر ایک شیعہ کے لئے لازمی ہے اس کے علاوہ حضرت صاحب الزمان کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمد کے واقعات اور چار قصائد شاہ نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ بھی شامل ہیں

یہ ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک مومن کیلئے ضروری ہے حجم ۲۶۰ کاغذ چکنا طباعت نفیس قیمت ۳؍ مجلد ۸؍

ادعیہ

کتابیں جیبی تقطیع ایک ہی سائز ... جا سکتی ہے یہ تمام کتابیں چھپے ۲ کاغذ پر طبع ہوئی ہیں

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون جس میں ... اور نقوش وغیرہ مع تعقیبات نماز ... ۱۲؍

زیارت وارث و زیارت طاہرین بلاترجمہ ۳؍

حدیث کسا۔ ترجمہ اردو ... ۱؍

دعائے مشلول۔ ترجمہ اردو ۳۲ ۳؍

دعائے یستشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے جوشن و مناجات حضرت امیر وغیرہ بلاترجمہ ۳۲ صفحہ ۳؍

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو حجم ۳۲ ۲؍

دعائے کمیل۔ مترجم اردو ۳۲ ۳؍

دعائے سباب مترجم اردو ۲؍

مجموعہ دعائے نور جس میں چودہ دعائیں ہیں ترجمہ اردو ۴۸ ۶؍

دعائے ختم قرآن توسط تقطیع ۱؍

دعائے عافیت۔ از صحیفہ کاملہ سجادیہ ترجمہ اردو ۲؍

دیگر کتب ادعیہ

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد ناد علی ۱۲؍

ارشاد المومنین مجربات وغیرہ کا مجموعہ ۱۰۴

قلب نگین۔ زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مع اصل عربی ۳؍

زیارت مفجعہ حضرت زینب جلی قلم ۲؍

زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ جلی قلم ۲؍

دنیا کی مشہور کتاب

علامہ مجلسی

بحار الانوار حصہ ۱۳

اردو ترجمہ

جس میں علم و عقل کے متعلق ... و آل محمد علیہم السلام کے اقوال ... درج ہیں

ترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب ... ۵۵۰ صفحہ کاغذ چکنا قیمت ...

سیرت صدیقہ صغری

حضرت زینب علیہا السلام

جتنے سوانح اس وقت تک شائع ہوئے ہیں ان سب سے زیادہ مستند اور مبسوط کتاب مصنفہ مولانا سید محمد ... صاحب جعفری حجم ۳۲۸ کاغذ چکنا قیمت ۴؍

کارنامہ پہلوی

بطرز سفرنامہ

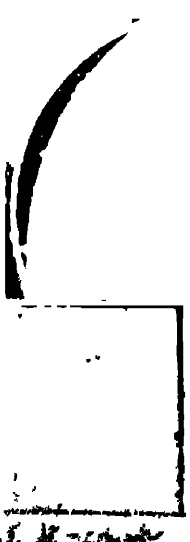
ایران جدید اور عہد رضا شاہ کی ایک بہترین مستند تاریخ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایران نے کیا کیا ترقیاں کی ہیں۔ مصنفہ سید ... حسین صاحب بلگرامی مرحوم ۱۳۲ ... ۱۴۶ ...

دیدہ زیب کاغذ بہترین قیمت صرف چار روپیے

کیا؟

آپ اپنے علماء دینی کے حالات سے واقف ہیں۔ اگر واقف نہیں ہیں تو قصص العلماء حصہ اول جس میں علمائے شیعہ ایران و عراق کے معتبر مبسوط حالات آقا سید ابراہیم ہ سے شیخ بہائی ؒ تک درج ہیں مطالعہ فرمایئے حجم (۳۲۲) صفحہ قیمت صرف (۸؍)

رجسٹرڈ نمبر ... ۲۶
اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر ... ۲۶۶



جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپ کا چندہ ۱۵ ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا۔

ہذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمایئے۔

اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپ کا چندہ ختم ہوگیا آئندہ پرچہ ذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے ... منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمایئے اور وی پی واپس کر کے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالیے۔ واضح ہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی و مذہبی ... جرم ہے امید کہ آپ ... کے مرتکب نہ ہونگے۔

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا M 5126

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۳۶۶)

ہفتہ وار آج

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر: شیخ ابوالقاسم حسنا
مہتمم: محمد حسین

جلد ۲ — ۹ صفر ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۱ بہمن ۱۳۵۸ ف م ۱۱ دسمبر ۱۹۴۸ء یوم شنبہ — نمبر (۲۱)

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۴ ر
دکن کے باہر دس روپیہ فی پرچہ ۸ ر
ایک سال سے کم کے لئے اخبار جاری نہ ہوگا

اجرت اشتہار

فی انچ کالم ... ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیے
اخبار نہ پہنچے تو فوری اطلاع دیجیے

آج

وقت نے انگڑائی لی ہے آج کل
چشمِ شاعر میں نمی ہے آج کل

آدمیت بھر رہی ہے سسکیاں
بربریت ہنس رہی ہے آج کل

گدگداتی تھی دلوں کو جو نظر
تیر و نشتر بن گئی ہے آج کل

تھی سراپا رنگ و بو جو زندگی
خون میں لتھڑی ہوئی ہے آج کل

کاش لفظوں میں بھی ہو سکتا بیاں
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے آج کل

زندگی کا ذکر کیا اس دور میں
موت بھی سہمی ہوئی ہے آج کل

کاش فرزندانِ آدم سن سکیں
روحِ آدم رو رہی ہے آج کل

دلِ شکستہ، آنکھ پُرنم اے خمار
نام اس کا زندگی ہے آج کل

خمار

اداریہ

صحافت اپنے وطن میں

صحافت کی آزادی کو جمہوریت کا جزو لاینفک کہا جاتا ہے اور اسکی افادیت سے انکار تو ممکن ہی نہیں ہے مگر اپنے وطن میں بدقسمتی سے خود جمہوریت کی تلاش گویا اندھیرے کمرے میں کالی بلی کو پکڑنے کی کوشش کا نام ہے کیونکہ یہاں کے سرمایہ دار سماج نے جب دولت کی پیدائش کے سارے ذرائع اور تقسیم دولت کے سارے وسائل اپنے قابو میں لے رکھے ہوں تو پھر یہ توقع کیسے کی جاسکتی ہے کہ اپنے قومی چھاپے خانے، اشاعت گھر، خبر رساں ادارے، اخبارات و رسائل اور دیگر صحافتی وسائل مہاجنوں کی گرفت سے نکل کر عوامی زندگی کے سدھارنے کی کوئی راہ ڈھونڈھ نکالیں گے جیسے کہ عہد جدید کے مشہور صحافی مسٹر اے۔ ای مینڈر (A. E. MANDER) نے اپنی مشہور کتاب "دشمن عوام صحافت" میں لکھا ہے:-

"میں پوچھتا ہوں کہ وہ کیا بنیادی عقائد و مقاصد ہیں جن کی اشاعت وحمایت اخبارات و رسائل کرتے ہیں، خصوصاً جب کہ صحافت کے مالکوں کی قسمت سرمایہ دار طبقوں سے وابستہ ہے اور ان کی ساری قوت سوسائٹی کی موجودہ غیر متوازن معاشی تنظیم کو برقرار رکھنے میں کارفرما ہے!"

شاید اسی لئے اپنے وطن کے سارے اخبار و رسائل اپنے سرورق کی دلفریبیوں اور رنگینیوں کو راجہ بہادروں، خان بہادروں، نوابوں، عہدہ داروں اور جاگیردار مہاجنوں کی تصویروں کے سہارے برقرار رکھنے میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں، جس کی داد غریب وفاقہ کش طبقوں کو بہرحال دینی ہی پڑتی ہے حالانکہ ان کی اصلیت بغیر خط کے لفافہ کی سی ہے۔ لیکن اخبار والے رسالوں کے مالکوں کی منافع خوری اور نظام سرمایہ داری کے قیام کی فریبی سعی کو خراج تحسین ادا کرنے والے طبقوں میں اب ہملٹن فائی (Hamilton Fyfe) جیسے اہل نظر بھی پیدا ہونے لگے ہیں جن کا کہنا ہے کہ صحافت کا مقصد عوام کے اذہان کو سماج کی کسی بنیادی تبدیلی کی طرف متوجہ کرنا کبھی نہیں رہا۔ اس تلخ صداقت کو لینن نے یوں بیان کیا تھا کہ سرمایہ داری نے عوام کے اجسام ہی کو نہیں بلکہ دماغوں اور روحوں کو بھی غلام بنا رکھا ہے اور ایسے غلامانہ ماحول میں عوامی فلاح و بہبود کے مسائل پر کسی ایماندارانہ بحث کی توقع صحافت سے غیر متوقع ہے۔

ظاہر ہے کہ جب تمام وسائل صحافت پر سرمایہ داروں اور مہاجنوں کا قبضہ ہو تو ایسی صحافت کی آزادی کا مطلب ان ہی طبقوں کے خیالات کی اشاعت اور ان ہی کے حقوق کی حفاظت کے علاوہ کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا اور اس طرح محنت کش طبقوں کی اپنے فطری حقوق سے محرومی پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے، البتہ فکر و عمل کے ایسے آتشکدہ میں غریبوں کی نگاہ کسی ایسے خلیل کی تلاش میں حیران ضرور رہتی ہے جو دولت کے ذرائع پیدائش کو اجتماعی و مشترکہ قرار دے تاکہ عوامی خوشحالی اور انسانی فلاح و بہبود کی کوئی صورت نکل آئے۔ عوام کی یہ تشنہ لبی جیسا کہ فی زمانہ دیکھا جاسکتا ہے کوہ قاف کی پریوں سے لطف اٹھانے پر مائل ہے جہاں کبھی کہتے ہیں کہ دیومالائی دیوتاؤں کا قبضہ تھا مگر اب تو موروثی اقتدار بھی باقی نہیں ہے۔ اب وہ مزدوروں، کسانوں اور دوسرے محنت کش طبقوں کی ایک ایسی ریاست ہے جہاں حکومت عوام کی ہے اور ان ہی عوامی اداروں پر جمہوریت کا انحصار بھی ہے۔ اسی لئے وہاں سارے وسائل صحافت عوامی ہیں جس کی آزادی پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد یا مسلط نہیں ہے۔

مگر اپنے وطن میں تو آج تک بھی صحافت کو منافع بلکہ "سود در سود" کے اصول پر چلایا اور اسی مقصد کے واسطے سے جہالت و افلاس جیسی بیماریوں کو پھیلایا جاتا ہے۔ یہاں کے ارباب صحافت کو ابھی صرف لارڈ میکالے کے پسندیدہ انداز کا علم عام کرنا خود لارڈ میکالے سے زیادہ بہتر طریقہ پر آتا ہے اسی لئے یہاں خستہ حالی، ریاکاری، ہر قابل نفرت برائی، طرح طرح کی بیماری کے علاوہ جھریاں پڑی ہوئی میلی صورتوں، جھکی ہوئی کمروں اور ننگے ہاتھ پاؤں کے ڈھیر لگتے ہیں؛ اور ان ہی ڈھیروں کی نگہبان صحافت شاہراہوں پر پڑی چیختی ہے اور چلاتی ہے۔ صرف چھ یا بارہ پیسوں کے لئے۔!! پھر اگر ایسی صحافت کے پروردہ فکر انسان محو خواب رہ کر اپنی خودکشی پر مسکراتے ہیں تو اس میں حیرت کی بات کیا ہے؟ لیکن ابھی وقت ہے کہ قوم کے ذی اثر اور ذمہ دار افراد اپنی خود ساختہ فکری چار دیواریوں سے باہر نکل آئیں، عوامی مسائل کو عوام ہی کی بہتری کے لئے حل کریں تاکہ قومی زندگی کا ایوان مستحکم معاشی بنیادوں پر کھڑا کیا جاسکے۔ اگر یہ کام قومی صحافت کے سرمایہ پرست فیصلوں کے بس کی بات نہیں ہے تو پھر اچھا یہی ہے کہ وہ محنت کش طبقوں کو ان کی موجودہ حالت پر چھوڑ دیں تاکہ اپنے طور پر یہ تباہ حال بندگان خدا اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور اپنی قومی صحافت کو اپنی مرضی کے مطابق بنالیں۔ اس مسئلہ کے اصولی طور پر حل کرنے کے لئے یہ بھی لازم قرار پاتا ہے کہ اپنے وطن کی صحافت کے تاریک گوشوں کو دشمن عوام خس و خاشاک سے پاک کر دیا جائے۔ یہ کام حکومت کا ہے کہ وہ اخبارات و رسائل کی اجرائی کے اجازت نامے کافی احتیاط سے جاری کرے —— اور صحافت کا فرض یہ ہے کہ وہ حکومت کو عوام کی مرضی کے مطابق حکمرانی پر آمادہ اور ایسی حکومت کی اطاعت پر عوام کو تیار کرے۔ اس اصولی فرض شناسی سے قطع نظر کر کے اگر صحافت کسی مخصوص طبقہ یا فرقہ کے گن گانے میں وقت اور قوت ضائع کرتی رہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسے ملک میں ایک سے زیادہ چیمبرلین کا کوئی شیک تو پیدا ہو سکتے ہیں لیکن عوام سکھی نہیں رہ سکتے۔

رپورٹ مدرسہ عالیہ جعفریہ

مدرسہ عالیہ جعفریہ نوگانوہ سادات مراد آباد کا قیام سنہ ۱۹۳۹ء میں عمل میں آیا۔ اس طرح اس ادارہ کو تقریباً دس سال سے اپنی قوم کی خدمت کرنے کا فخر حاصل ہے۔ اس مدرسہ کی سالانہ رپورٹ ہر سال شایع ہوتی ہے چنانچہ سنہ ۱۹۴۹ء کی رپورٹ اسی ہفتہ وصول ہوئی ہے جس میں مدرسہ کی خصوصیات کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سالانہ آمدنی اور خرچ کی تفصیل بھی رپورٹ میں درج ہے حقیقت تو یہ ہے کہ قلیل آمدنی کے باوجود مدرسہ روبہ ترقی ہے اور اس کی کامیابی کے لئے صدر مدرسہ مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ قابل مبارکباد ہیں جن کی توجہ سے مدرسہ کی زندگی وابستہ ہے۔ رپورٹ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک قلیل مدت میں مدرسہ نے قابلِ قدر ترقی کی ہے۔ ہم ارباب نظم و نسق کو اس کار نیک پر لائق صد ستائش جانتے ہیں۔ خدا کرے کہ مدرسہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین ثم آمین۔

دکن کا ایک ہفتہ

نواب علی یاور جنگ بہادر سے جامعہ عثمانیہ کا چارج لے لیا

حیدرآباد ۱۰ نومبر نواب علی یاور جنگ بہادر نے آج جامعہ عثمانیہ کی وائس چانسلری کا جائزہ حاصل فرمایا۔ (اورینٹ)

کھاتوں کے انجماد کے سلسلہ میں معتمد فینانس کو اختیارات

حیدرآباد ۲۰ نومبر۔ میجر جنرل جے۔ این۔ چودھری فوجی گورنر ریاست حیدرآباد نے دو اعلانات جاری کئے ہیں جن کے ذریعہ معتمد صاحب فینانس حکومت سرکار عالی کو ریاست کی تمام بنکوں میں بعض افراد کے کھاتوں کی جانچ پڑتال اور ان کے انجماد کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ کھاتوں کے انجماد کے اختیار سے متعلق جو اعلان جاری ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

ہرگاہ عالیجناب فوجی گورنر صاحب کو بعد اطمینان یہ ضروری معلوم ہوا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کی مختلف بنکوں میں بعض افراد کے کھاتوں کو مفاد عامہ کے تحت منجمد کرلیا جانا ضروری ہے اور ہرگاہ کہ فوجی گورنر یہ ضروری متصور فرماتے ہیں کہ معتمد فینانس کو اس کا مجاز گردانا جائے کہ وہ ایسے اشخاص کے کھاتوں کے انجماد کا حکم صادر کرسکیں لہٰذا فوجی گورنر اس خصوص میں اپنے حاصلہ سارے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے یہ حکم صادر کرتے ہیں اور ذریعہ ہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ معتمد صاحب فینانس ممالک محروسہ سرکار عالی کی کسی بنک میں بھی کسی بھی شخص کے کھاتے کے انجماد کا حکم دے سکتے ہیں اور ان کے ایسے حکم کی صورت میں بنک کا یہ فرض ہوگا کہ وہ منجمد کردہ کھاتوں سے متعلق معتمد فینانس کی ہدایات سے ہٹ کر کوئی اور کاروبار نہ کرے۔

معتمد فینانس کو ریاست کی کسی بنک میں بھی بعض افراد کے کھاتوں کی جانچ پڑتال کے اختیار سے متعلق ایک دوسرا اعلان جاری ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ریاست کی ہر بنک کا یہ فرض ہے کہ وہ معتمد فینانس کے آگے وہ کھاتے اور ان سے متعلق وہ ساری تفصیلات پیش کردے کہ جن کے پیش کرنے کا وہ بغرض تنقیح حکم دیں۔

مخصوص خفیہ پولیس کا قیام

حیدرآباد ۲۰ نومبر معلوم ہوا ہے کہ نظامت خفیہ پولیس بلدہ کی خدمت تخفیف کردی جارہی ہے اور اس کے بجائے ایک مخصوص قیام عمل میں آرہا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ خفیہ پولیس بلدہ کی اس نئی خدمت پر مدراس کے مسٹر نگاریڈی کا تقرر عمل میں آنے والا ہے۔

طاعون حیدرآباد ۲۰ نومبر محلہ کوکا کی قریب حسینی علم بلدہ حیدرآباد میں بتاریخ ۲۳ اردی ۱۳۵۸ف مرض طاعون کے مریض پائے گئے۔ اس لئے محلہ مذکور متاثرہ قرار دیا گیا ہے۔

مزید جمعیت کوتوالی۔ حیدرآباد ۲۰ نومبر انڈین یونین کے بعض علاقوں سے کوتوالی کی مزید جمعیت حیدرآباد لائی گئی ہے۔

انتقال۔ حیدرآباد ۲۰ نومبر مولوی سید مقبول حسین صاحب ایڈوکیٹ کا انتقال ۱۹ اردی کو ایک مختصر سی علالت کے بعد ہوا فاتحہ سوم ۲۱ اردی بعد عصر بمقام مسجد فصیح جنگ میں معظم جاہی مارکٹ منعقد کی گئی۔

شعیب اللہ خاں کا قتل۔ حیدرآباد ۲۰ نومبر شعیب اللہ خان کے قتل کے مقدمہ میں مزید تحقیق ہورہی ہے ایک مفرور ملزم کی تلاش جاری ہے ابھی اس کا تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا یہ مقدمہ عدالت خاص میں چلے یا عدالت عام میں۔ اس کا تصفیہ انسپکٹر جنرل کی نئی دہلی سے واپسی کے بعد ہوگا۔

دفتر نظامت نو آبادی برخاست کردیا جائیگا

حیدرآباد ۲۰ نومبر کہا جاتا ہے کہ حکومت نے دفتر نظامت نو آبادی کی برخاستگی کا فیصلہ کرلیا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس محکمہ کے ملازمین کو انکا مفوضہ سارا کام ۱۵ دسمبر تک مکمل کرلینے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ ختم ماہ تک یہ محکمہ برخاست کردیا جاسکے۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل خفیہ پولیس۔ حیدرآباد ۲۲ نومبر مسٹر راست منین مہتمم مدراس پولیس کو حیدرآباد کا ڈپٹی انسپکٹر جنرل خفیہ پولیس مقرر کیا گیا ہے۔ موصوف ایک ہفتہ میں اپنی اس خدمت کا جائزہ لینے والے ہیں مسٹر جی بی نگاریڈی مہتمم پولیس ورنگل کو شہر حیدرآباد کا مہتمم خفیہ پولیس مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر والی اے مناسوامی ایر (مدراس پولیس) ورنگل کے مہتمم پولیس ہورہے ہیں۔

صدر مہتممہ کی خدمت کی برخواستگی۔

حیدرآباد ۲۲ نومبر تین سال قبل صدر مہتممہ مدارس نسواں کی جو خدمت قائم کی گئی تھی وہ برخواست کردی گئی ہے اب تمام مدارس نسواں و مہتممات مدارس نسواں صدر مہتمم تعلیمات کے تحت ہوں گی مسز اکرم صدر مہتممہ کو ان کی سابقہ خدمت پر واپس کردیا گیا ہے۔ اور وہ مہتممہ مدارس نسواں ہوں گی۔

حیدرآباد کے لئے اجناس خوردنی کا کوٹہ

حیدرآباد ۲۲ نومبر حیدرآباد کو ماہ دسمبر کے کوٹہ کے طور پر ایک ہزار ٹن چاول اور پانچ ہزار ٹن گیہوں وصول ہوا ہے۔

مسٹر محمود رضوی مددگار ناظم جنگلات نے خودکشی کرلی۔ حیدرآباد ۲۲ نومبر مسٹر محمود رضوی وظیفہ یاب مددگار ناظم جنگلات نے آج صبح سویرے تقریباً ساڑھے چار بجے ایک پستول سے خودکشی کرلی بیان کیا جاتا ہے کہ دماغی توازن کی عدم برقراری اور مالی مشکلات اس خودکشی کا باعث بنے ہیں۔

آتشزدگی۔ حیدرآباد ۲۲ نومبر آج صبح معظم جاہی مارکٹ کے قریب گنشہ روڈ پر ایک سگریٹ کی دوکان آگ لگ گئی تقریباً ۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔

بیرونی طلبا انٹرمیڈیٹ امتحانات میں بزبان انگریزی جوابات دے سکتے ہیں

جامعہ عثمانیہ کا پریس نوٹ۔ حیدرآباد ۲۲ نومبر بیرونی مسلم جامعات کے جو طلبا جامعہ ہذا کے زائد امتحانات انٹرمیڈیٹ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی میں شریک ہورہے ہیں انہیں اپنے جوابات انگریزی میں دینے کی اجازت بالفعل با امید منظوری مجاز دیجاتی ہے بشرطیکہ ان کے مضامین اختیاری وہی ہوں جن پر نظام کالج کے طلباء شریک ہورہے ہیں۔

حیدرآباد کے نئے نائب کمشنر پولیس

۲۲ نومبر بمبئی کے نائب کمشنر پولیس مسٹر نیڈی ناگروالا جو کہ گاندھی جی کے قتل کے مقدمہ کی تحقیقات کے فرائض انجام دے رہے تھے اب حیدرآباد کے نائب کمشنر پولیس مقرر ہوئے ہیں مسٹر میر لائق علی اور مولوی قاسم رضوی پر عائد کئے ہوئے الزامات کی تحقیقات بھی ان کے فرائض میں داخل ہونگی

معاہدہ انتظامات جاریہ میں توسیع کیلئے حکومت ہند سے اعلیٰحضرت کی خواہش

نئی دہلی ۲۰ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے حکومت ہند سے ریاست کی دفاع اور مواصلات کے حالیہ انتظامات کو جاری رکھنے کی خواہش کی ہے نظام نے گذشتہ سال جس معاہدہ جاریہ پر دستخط کئے تھے اس کی مدت اس مہینے کے اختتام پر ختم ہونے والی ہے۔

پروگرام کے مطابق حیدرآباد کی مجلس دستور ساز اکتوبر میں تشکیل پاجائے گی۔ حیدرآباد ۲۲ نومبر اورینٹ پریس آف انڈیا باور کرتا ہے کہ موجودہ پروگرام کے مطابق حیدرآباد کی مجلس دستور ساز اکتوبر ۱۹۴۹ء میں تشکیل پاجائے گی۔ ریاست کے تمام اضلاع میں خانہ شماری شروع ہوچکی ہے اس کام کے لئے فی الوقت کسی نئے عملہ کی بھرتی نہیں کی گئی ہے بلکہ مال اور دیگر محکمہ جات کا زائد عملہ اس کام پر مامور کیا گیا ہے چونکہ نظم و نسق کی بنیادی مقام رکھنے والے جو بھی عہدہ دار ہیں رجوع بکار نہیں ہوئے ہیں اس لئے توقع ہے کہ دسمبر ۱۹۴۸ء سے کام تمام اضلاع میں تیزی کے ساتھ شروع ہوجائے گا فہرست رائے دہندگان مئی ۱۹۴۹ء تک مکمل ہوجائے گی یہ فہرست مقامی چار زبانوں اردو تلنگی کنڑی اور مرہٹی پر مشتمل رہے گی خانہ پری ان چاروں زبانوں میں کی جائے گی اس سے قبل یہ فہرستیں ہر منطقہ کی مقامی زبان میں ہوا کرتی تھیں۔

فوجی گورنر کی باریابی۔ حیدرآباد ۲۳ نومبر معلوم ہوا ہے کہ فوجی گورنر میجر جنرل جے۔ این۔ چودھری دہلی کو روانگی سے قبل حضور نظام کے حضور میں باریاب ہوئے۔ سمجھا جاتا ہے کہ معاہدہ انتظام جاریہ جو ۲۹ نومبر کو ختم ہوتا ہے اس کی مدت میں مزید توسیع کے بارہ میں تبادلہ خیال معلوم کیا گیا۔ یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ عارضی حکومت کے قیام کے متعلق بھی تبادلہ خیالات ہوا۔

فریب

از کرم مشہدی اکبر آبادی

روزانہ جس وقت میں ڈاکٹر کے پاس جایا کرتا تھا اسی وقت ایک بوڑھی عورت بھی اکثر آیا کرتی تھی۔ جس روز ذرا سے دیر ہو جاتی اس روز میں ڈاکٹر سے گفتگو کا سلسلہ اتنا طویل کر لیتا کہ وہ آجاتی۔ وہ مجھے اس طرح مریض کا حال بیان کیا کرتی تھی کہ مجھے دن بھر اسی کا خیال رہتا اور اس کے آنسو میرے دل کی سوزش کو اور بھی مشتعل کر دیا کرتے۔ مجھے اس سے دلچسپی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے بیٹے کو اور مجھے اسی ڈاکٹر کے زیر علاج تقریباً ایک مہینہ ہو گیا تھا۔ اور وہ تھی بھی تو رادھے کمہار کی ماں۔ رادھے کا گھر ڈاکٹر کے یہاں جاتے ہوئے ہمارے مکان سے پچیس تیس قدم کے فاصلہ پر تھا۔ بچپن میں ہم ساتھ ساتھ کھیلے تھے لیکن اب رسم و رواج نے ہمارے درمیان ایک آہنی دیوار حائل کر دی تھی۔

"ڈاکٹر! رادھے کو کیا ہو گیا؟" میں نے سوالیہ انداز میں پوچھا اور ڈاکٹر نے ایک مریض کے حالات سنتے ہوئے جواب دیا "کچھ نہیں ٹائیفائیڈ کا اثر ہے۔" جیسے میرے بدن میں سنسناہٹ سی ہونے لگی۔ جیسے میں نے بجلی کا تار چھو لیا ہو اور کرنٹ میرے ریشہ ریشہ میں دوڑ رہا ہو۔ میں نے کچھ دیر بعد پوچھا "لیکن ڈاکٹر! ایک مہینہ ہو گیا ابھی تک کوئی افاقہ ـــ" اور ڈاکٹر ہنس دیا "ابھی تو صرف بارہ روپیے کا بل ہے" اور اس نے ڈری ڈری نظروں سے تاکتے ہوئے بات بدلتے ہوئے کہا۔ "روشن! روشن جمنا داس جی کو بارہ روپے دے دیجئے؟ میں ایک کوٹ کا کپڑا لے آیا تھا" اور کمپاؤنڈر نے پیمانہ میں پانی انڈیلتے ہوئے جس میں وہ پہلے برائے نام سفوف اور ایک دوا کے دو تین قطرے ڈال چکا تھا کہا "کل سیٹھ جی مجھ سے بھی کہہ رہے تھے شاید [illegible]" "اچھا تو شام کو ہم سے لیکر دے آنا" ڈاکٹر نے نعمات کاٹتے ہوئے کہا اور مجھے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے مجھے کسی نے آگ کے سامنے بٹھا دیا ہو یا میرے روئیں روئیں پر چراغ جلا ہوا۔ اور مجھے پسینہ آنے لگا۔ مجھے رادھے کی ماں دوکان میں [illegible] ہوتی ہوئی نظر آئی وہی مایوس سا چہرہ حلقے پڑی ہوئی آنکھیں اور سوکھے ہوئے اعضا اور [illegible] سے مریض سی معلوم ہوتی تھی۔ شوہر کے مرنے کے بعد سے افلاس کی [illegible] کی وجہ سے وہ روز بروز بوڑھی ہوتی جا رہی تھی اور شاید کوئی بھی آج بھی [illegible] سال کو ماننے کے لئے تیار نہ ہو کہ اس کے شوہر کی عمر کا تیس سال کا تفاوت اس کے لئے موت کا پیام ہو گیا۔ اور یہ بیچاری زندہ درگور بھی کیونکہ دوبارہ شادی تو [illegible] کر سکتی۔ اس نے رکتے رکتے دکھیاری ماں کی طرح اپنے جوان مریض بیٹے کا حال کہا اور ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے نسخہ میں کچھ دوا زیادہ لکھ دی یہ سوچ کر اس دوا سے [illegible] زائد ہو جائے حالانکہ اسے علم تھا کہ سوائے پانی کے دو [illegible] شامل کی جاتی ہیں اور اطمینان دلاتے ہوئے کہا "اب وہ اچھا ہو جائے گا" اور [illegible] معلوم اچھا کے ساتھ ساتھ [illegible] رادھے کی ماں کو کیا موہوم سا خیال آگیا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ ڈاکٹر نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا "دیکھو تم کہتی ہو اس نے آج باتیں بھی کی ہیں۔ کل سے اس کا بخار بھی کم ہو گیا ہے۔" جیسے کسی کو بہلا رہا ہو۔ رادھے کی ماں کی پلکوں پر دو آنسو کے قطرے تھرتھرانے لگے جیسے کسی کے ظلم کی فریاد کر رہی ہو۔ میرے سامنے رادھے پڑا کراہ رہا تھا۔ اس کا بھرا بھرا جسم ہڈیوں کا پنجر رہ گیا تھا اور اس کی آنکھیں ڈراؤنی ہو گئی تھیں میں نے پوچھا "رادھے اب کیسے" اور میں چونک پڑا۔ ڈاکٹر دوسرے مریضوں سے جلدی جلدی حال [illegible] "ہاں!" کہہ کر کے ٹال رہا تھا۔ میری نظر رادھے کی ماں پر پڑ گئی۔ اس نے پھٹی ہوئی دھوتی کے آنچل میں بندھی ہوئی گانٹھ کھول کر ایک روپیہ دو آنہ نکالے نم آلود [illegible] نظروں سے دیکھتے ہوئے کمپاؤنڈر کے حوالے کر دئے۔ "یہ کل اور آج کا" ـ یہ کہتے کہتے اس کی آواز گلے میں اٹک سی گئی۔ نہ معلوم اسے مریض بیٹے کا خیال آ گیا یا رگھوپت بنیئے کے تقاضے کا۔

دوسری صبح جب میں ٹہلنے جا رہا تھا گاؤں کے چراغ ایک ایک کر کے گل ہوتے جا رہے تھے۔ جس وقت میں رادھے کے گھر کے سامنے سے گزرنے لگا میں نے [illegible] عورتوں کے رونے کی آواز سنی۔ بھلوا کے چاک کے پاس دو تین بڈھے بیٹھے ناریل پی رہے تھے اور ان میں کچھ گفتگو ہو رہی تھی۔ میرا دل کسی موہوم خیال سے ایکبار زور سے دھڑکا پھر اس کے گرد ٹھنڈا ٹھنڈا دھواں سا چھانے لگا۔ میں سب کچھ سمجھ گیا رادھے کی زندگی کا چراغ بھی آسمان کے تاروں کے ساتھ ساتھ خاموش ہو چکا تھا۔ شاید ہمیشہ کے لئے اور وہ زندگی کے ظلم و فریب سے بے خبر آرام کی نیند سو رہا تھا لیکن اس کی ماں کا آخری سہارا ابھی ٹوٹ چکا تھا مجھے ایسا محسوس ہوا وہ اب بھی زندہ ہوگا۔ یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ دور سے کوئی گدھوں کو ہنکاتا آ رہا تھا۔ اور وہ پاس آتا گیا میں نے دیکھا وہ میرے ٹہلنے کے وقت حسب معمول کھیت لئے گنگناتا ہوا آ رہا تھا اور میں چونک پڑا۔ وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ میں ایک جگہ ٹھٹھکے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا اور میں موت کی ایک ہیبت ناک مہمل شکل تصورات میں بناتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر مجھے خیال آیا میں بھی بیمار ہوں۔ ذہن کے گوشوں سے خیالات ابھر ابھر کر منڈلاتے چلے آتے تھے اور میں انھیں جتنا ذہن سے نکال دینے کی کوشش کرتا تھا اتنے ہی صاف ہوتے چلے جاتے تھے۔ نہ جانے کیوں ڈاکٹر کے یہاں جا کر میری نظریں رادھے کی ماں کو تلاش کرنے لگیں۔ میرے بتلانے پر ڈاکٹر بھی اظہار تاسف کرنے لگا اور مجھے اس سے نفرت سی ہونے لگی۔ موت کے بعد ہمدردی کرنا شاید کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بہت سے لوگوں کا یہی رویہ ہے کہ زندگی میں جبر کرتے ہیں اور ستم رسیدہ موت کے بعد لفظی ہمدردی۔ کیا یہ صحیح ہے؟

برف سے کھانا پکانا

گرمی سے دھات کو پگھلانا، کھانا پکانا، جراثیم فنا کرنا، اس وقت تک عام معمول رہا ہے لیکن اب یہ تمام کام تباہی ٹھنڈک سے ہوا کریں گے اور اس حیثیت سے نقطۂ انجماد اور نقطۂ غلیان [illegible] ایک ہی اثر رکھتا ہے۔ یہ ہے انگلستان کے ایک ماہر سائنس پروفیسر [illegible] کے پروفیسر [illegible] دوران تجربہ میں گوشت کا ایک ٹکڑا ٹھنڈے پانی میں رکھا [illegible] کی [illegible] پہونچائیں یہاں تک کہ پانی جم گیا اور گوشت کا ٹکڑا نکال کر دیکھا تو وہ بالکل پکا ہوا تھا۔ اسی طرح اس نے ایک مچھلی کو بھون کر دکھایا۔

ایک سارس برف باری کے زمانہ میں [illegible] جکڑ رہ گیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پتھر کا بنا ہوا ہے، اس کو اٹھا کر ایک گیس کے کارخانے میں لے گئے اور وہاں گرمی پہونچائی تو پھڑپھڑا کر اڑ گیا۔

امریکہ کے ایک سائنس دان [illegible] کا بیان ہے کہ اس نے ایک چوہے کو اسی طرح برف میں جما کر تین دن کے بعد نکالا اور جب اسے گرمی پہونچائی تو وہ پھر زندہ ہو گیا۔ ڈاکٹر [illegible] نے یہی تجربہ آدمیوں پر کرنا چاہا تو دو سو درخواستیں موصول ہوئیں اور ان میں سے [illegible] ایک [illegible] لکھنے والا منتخب کیا گیا لیکن پولیس نے اس تجربہ کی اجازت نہیں دی۔

روسی سائنس دانوں کا خیال ہے کہ وہ لوگ جو قطب شمالی تک پہونچنے کی کوشش میں منجمد ہو کر ہلاک ہو گئے ہیں وہ پھر گرمی پہونچا کر زندہ کئے جا سکتے ہیں۔ اگر ان کے جسم مل جائیں۔

پند پر دیوار

نصف دنیا دو قسم کے انسانوں سے آباد ہے ایک وہ جن کو کچھ کہنا ہے لیکن نہیں کہہ سکتے اور دوسرے وہ جن کو کچھ نہیں کہنا، لیکن برابر کہے جاتے ہیں۔

جب آدمی غلطی پر ہوتا ہے اور اس کا اعتراف نہیں کرتا تو ہمیشہ اس کو غصہ آ جاتا ہے۔

بڑے آدمیوں کی کمزوریاں، معمولی آدمیوں کے لئے بڑی تسکین بخش ہوتی ہیں۔

دنیا میں کوئی عورت بدشکل نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اپنے آپ کو خوبصورت ثابت کرنے کے فن سے وہ نا آشنا ہو۔ خدا کا یقین انسان کی شرافت کا نہایت پاکیزہ ثبوت ہے لیکن خود انسان کی ہستی، خدا کے وجود کا کوئی معقول ثبوت نہیں۔

مارک ٹوین نے ایک بار اپنی بیوی کے نام کا خط [illegible] پڑھے بغیر لفافہ پر یہ لکھ کر اسے دے دیا "یہ دیکھنے کے لئے کہ اندر کیا ہے میں نے غلطی سے لفافہ کھول لیا"

لباس نہ ہو تو تمام آدمی برابر ہیں۔ یہ ہے سب سے بڑی حقیقت عریانی!

ایک کہتا ہے "یہ بات پرانے زمانہ سے ہوتی آئی ہے اس لئے اچھی ہے" اور دوسرا کہتا ہے "یہ بات نئے زمانہ کی ہے اس لئے بہتر ہے" حالانکہ دونوں غلط کہتے ہیں۔

قند پارسی

جوانمردی عباس میرزا

شاهزاده شجاع کسی را که اراده بقتلش داشت عفو کرد

از محمد مهدی صاحب برق کربلا معلّی

مدتی بود که شخصی بنام سعادت قلیخان و برادرش در حوالی اردبیل علم طغیانی برداشته و در قلعه صفی آباد مکان گرفته امنیت را از راها سلب کرده بودند هر روز برادران و یاران سعادت قلیخان با جمعی تفنگچی و نوکر در شوارع کمین کرده مسافرین و کاروانها را غارت میکردند و جمعی را بقتل میرسانیدند روزی نبود که در راههای سراب و اردبیل چند نفر بی گناه بدست آن راهزنان خطرناک بقتل نرسیده و شبی نمیگذشت که تعدادی مال التجاره و یا اثاثیه کاروانها مورد یغمای آن راهزنان واقع نشود.

نفوذ و قدرت سعادت قلیخان هر روز بیشتر شده هر وزده آدم کش یاغی ملحق میگشت و در عملیات وی شرکت میکرد.

آمد و رفت در این راهها آدم کشی و غارت و جدال اتفاق می افتاد که دیگر کسی جرأت عبور از آن راهها را نداشت و مسافری که میخواست باردبیل یا سراب بیاید یا از اردبیل و سراب بجای دیگر برود ناچار بود برای حفظ جان و مال خود از بیراهه های کوهستانی صعب العبور با زحمات طاقت فرسا بگذرد و شاید جان خود را از شر سواران سعادت قلیخان و راهزنان قلعه صفی آباد محافظت نماید قلعه صفی آباد در نظر مردم قلعه اسرار آمیز و وحشت زائی بود و که حتی از شنیدن اسم آن دل شجاعان بوزه در میآمد چند دفعه از طرف حکومت اردبیل و مرند عده سرباز برای دفع فتنه سعادت قلیخان و فتح قلعه صفی آباد اعزام شدند ولی کاری از انها ساخته نشد بلکه بیشترشان در آن بیابان هولناک بخاک و خون خفتند و جمعی نیز با تمام و خیزان از آن مهلکه خود را نجات دادند

مردم از شنیدن اخبار وحشت زا و قتل و غارت متوالی راهزنان قلعه صفی آباد بجان آمده قریب یکصد نفر پیاده به تبریز آمدند و بعمارت ارک رفته جلو شاهزاده عباس میرزا ولیعهد را گرفتند عباس میرزا همینکه مطالب آنها را شنید خیلی خشمگین شد و عبدالله خان ارجمند فرمانده یکی از افواج لایق آذربایجان را خواسته باو دستور داد که فوری خود را آماده عزیمت باردبیل بنماید و گفت که من در این اردوکشی شخصاً شرکت خواهم کرد.

یک ساعت دیگر عباس میرزا در حالیکه لباس سفر برتن داشت سوار اسب از جلو ارک حرکت کرد و عبدالله خان ارجمند و فوج او دنبال سر ولیعهد بسوی اردبیل روانه شدند عده از شاکیان نیز در التزام موکب عباس میرزا بودند و عده در تبریز ماندند هنگامیکه موکب ولیعهد نزدیک قلعه صفی آباد رسید دستور داد فوج در آنجا اردو زدند و شب را استراحت کردند ولیعهد در چادر مخصوص خود شب را بفکر طرح نقشه حمله بقلعه بود و فردا صبح زود پس از آنکه افراد فوج از اثر صدای شیپورها از بالش خود را آماده حرکت کردند عباس میرزا دستور حمله بقلعه صفی آباد را داد و عبدالله خان را مامور فتح قلعه نمود ولیعهد و جمعی دیگر در محل اردو باقی ماندند و عبدالله خان با پانصد نفر سواران رشید بسوی قلعه که تا محل اردو هشت کیلومتر فاصله داشت حرکت کرد با سرعت تمام پیش میرفت سعادت قلیخان و همراهانش که بوسیله ماموران و جاسوسان خود روز پیش از آمدن این فوج اطلاع حاصل کرده بودند شبانه قلعه را محکم کرده در بازوهای قلعه تفنگچی گذاشته و آماده مقاومت بودند.

عبدالله خان با سواران خود راههای صعب العبور کوهستانی را می پیمود تا آنکه سواد قلعه چون دیو مهیبی اندوه‌منوار شد بعضی از سربازان از مشاهده هیولای هول انگیز قلعه بخود لرزیدند اما عده آنها کم بود و بیشتر این افراد از شجاع ترین سربازان بودند که با شادی و شجاعت باستقبال مرگ میرفتند عبدالله خان با همان سرعت پیش میرفت تا بپای قلعه رسید ناگهان صدای شلیک از برجهای قلعه بلند شد و چند نفر از همراهان عبدالله خان بخاک و خون درغلطیدند عبدالله خان توجهی بتلفات افراد خود نداشت و با دقت تمام اطراف قلعه را نگاه کرد و قلعه و بخارهای که برای گشودن قلعه بنظرش مناسب رسید در بزرگ قلعه بود که آن قلعه بسبب غیر از این در راهی دیگر بخارج نداشت این در از چوبهای بسیار محکم و خیلی قوی و ضخیم ساخته شده و دارای پاشنه های آهنی بود که شکستن آن بهیچ وجه ممکن نمیشد و فقط با سوزاندن آن ممکن بود بقلعه راه یافتن عبدالله خان با سواران خود جلو در قلعه رفتند و دستور داد عده گونی باروت را که همراه داشتند زیر پایه در قلعه بریختند در قلعه چوب سخت و محکمی بود که گشودن آن امکان نداشت و بهمین سبب سعادت قلیخان پس از گرفتن قلعه هیچ وقت بفکر نیفتاد که در قلعه را آهن پوش کند یا بسنگ تبدیل نماید.

سواران عبدالله خان در پناه دیوار قلعه جمع شده و از هدف شلیک گلوله دور بودند عبدالله خان که نقشه خود را تنظیم کرده بود خواست هرچه زودتر اجرا کنند دستور آتش داد و به ایشان خود گفت زود باشید باروت را آتش کنید اما آتش کردن باروت از نزدیک خطرناک بود و می بایست با فتیله باروت را آتش بزنند ولی هرچه گشتند فتیله را که قبلاً درست کرده و با خود آورده بودند نیافتند عبدالله خان پشت سرهم تکرار میکرد زود باشید فتیله بگذارید آتش کنید.

وقتی فهمید فتیله در اردو مانده است عصبانی شد و گفت چرا فتیله را جا گذاشته اید همین الان باید فتیله درست کنید پس یکی از افسران خود که صمد بیگ نام داشت گفت صمد بیگ این چه بدبختی است چرا فتیله را جا گذاشته اید. صمد بیگ گفت من الان میروم فتیله را تا یکساعت دیگر میاورم عبدالله خان گفت فتیله همین الآن با لباسهای خودمان درست میکنیم صمد بیگ گفت خیر ممکن است ولی تا فتیله خشک نشود محترق نخواهد شد و فتیله را که الآن درست کنیم تر و دیر خشک میشود.

عبدالله خان گفت درست است ولی تا شما بروی و برگردی ممکن است سعادت قلیخان کار ما را بسازد در این وقت یکی از سواران بنام عباس پیش آمد و گفت قربان من بدون فتیله باروت را آتش میکنم شما دور بشوید من جان خودم را حاضرم فدا کنم و انجام وظیفه کنم در همین وقت صدای شلیک شدیدی از روزنه های قلعه بلند شد چند نفر از سواران عبدالله خان هدف گلوله شدند صمد بیگ فریاد زد دور شوید دور شوید آتش کردم عبدالله خان و همراهانش قدری دورتر رفتند و هر دقیقه یکی از آنها هدف گلوله میشد عباس قبای کرباسی خود را بیرون آورده قدری باروت لابلای آن ریخت و کبریت بآن زده قبا را که مشتعل شده بود روی باروت های پای در قلعه پرت کرد ولی دست راست او در اثر اشتعال قبا و باروت سوخت و صورتش هم شکل نیمه سوز شده فریاد کنان دور شد اطراف در قلعه میدیدید صدای اشتعال باروت و دود غلیظ آن بلند شد و بفاصله چند دقیقه از در کوه پیکر قلعه شعله های مهیب رنگارنگ برخاست ساکنین قلعه بعد از ساکت شدن شعله آتش از قلعه بیرون آمدن و قدری نبرد کردن بالاخره همه تسلیم شدند و جملگی صلاح خود انداختن عبدالله خان قاصدی بخدمت ولیعهد فرستاد و فتح قلعه را اطلاع داد ولیعهد شخصاً سوار اسب شده با عده سوار با عجله خود را بقلعه رسانید

سعادت قلیخان و برادرانش خود را زیر پای اسب ولیعهد انداختند و تقاضای عفو نمودند عباس میرزا گفت من قول میدهم که تمام شما را عفو کنم مطمئن باشید ولیعهد وارد قلعه شده تمام سردابهای آن قلعه را گردش نمود و اموال بسیاری از آنجا حمل کرده روانه شهر شد بعد از آنکه وارد شهر شدند جمیع اسرار را تحویل شرع دادند و شرع همه را حبس نمود و راه مسافرین در امن و امان شد.

ــ مرحمت فرموده آبونه دوره ی دوم مجله را ارسال دارید. ــ ماخوذ

علی رضوی

گھٹن

(بسلسلہ سابقہ انتخاب جلد ۲ شمارہ ۱۸)

لیکن میں تو کہہ رہا تھا آج مجھے گھر سے چلے ایک سال ہو چکا ہے۔ گو میں بھی چوبیس سال تک گھر ہو بنا رہا۔ وہی گھر جو ایک بنا سنورا جھوٹ ہے اور جس سے کئی چھوٹے بڑے دھوکے پیدا ہوئے ہیں میرے اقامت خانہ کی خیال آفرین تنہائی میں یہ دھوکوں کے سائے کہاں سے گھس پڑے ؟ ایک تو بکل رو رہا ہے۔ یہ سایہ وہ ہے جو اپنی زندگی دوسرے کی فلاح و بہبود کی مبہم امید کے ہاتھ فروخت کرتا رہا ہے۔ اپنے "بیٹے" سے زیادہ "غیر" پر بھروسہ کرکے تباہ ہو جانے والا سایہ۔ میں جانتا ہوں کہ نوح کی پدرانہ شفقت پر خدائی احکامات غالب ہیں اور ہمیشہ رہے گا پھر آج تک آخر کیوں جان بوجھ کر یہ سایہ زندگی جیسے عطیہ کو قربان کرتا چلا آ رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پیغمبر نہ ہوتے ہوئے بھی اسمٰعیل جیسے فرزند پیدا ہو سکتے ہیں۔

ایک اور خوفناک چہرے کا سایہ۔ صرف شکم زادہ دولت کے نغموں اور خوشبوؤں۔ رونے اور ہنسنے والا مشین! ایک بے قیمت "مین" جو باپ، شوہر اور فرزند کے لئے خودکشی کرتا رہا ہے۔ یہ سایہ بیٹے کو زود نیل کی آغوش میں دینے پر ہمیشہ پس و پیش کرتا رہا ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ اگر مدد خداوندی شامل حال نہ ہوتا تو موسیٰ پر کیا گزر جاتی ؟ کچھ بھی سہی! لیکن مجھ سے روزو کر فرعون کی روح نے کہا ہے کہ جو رود نیل میں بہایا نہیں جاتا وہ نیل ہی میں غرق کر دیا جاتا ہے۔ پھر میری روح نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ ایسے تمام سائے اور مادر فرعون توام ارواح ہیں! اب ایک اور سائے نے تو بڑھ کر میرے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا ہے مجھے یاد آ رہے ہیں ہابیل و قابیل۔ میری نظروں کے سامنے ایک عمیق و تاریک کنواں ہے۔ اور اس کنوئیں کی گہرائی میں بازار مصر! بہرحال میں نے ان سایوں کی محبت کے پیچھے صرف اغراض و مقاصد، دزنا جائز توقعات کے چلتے پھرتے پیکر دیکھے ہیں ایک اپنے مقاصد کے لئے دوسرے کو آلہ کار بناتا اور کہتا ہے کہ یہ تو سب کی بھلائی کے لئے ہے۔ شاید ہر اونچی کوٹھی کی چوکھٹ پر جبہ سائی بھی سب کی بھلائی کے لئے ہے! وہی بھلائی جس کے دوش بدوش دروغ اور دھوکے جنم لیتے ہیں۔ وہی بھلائی جو اونچی اونچی ڈیوڑھیوں کے "سنگ در" پر اپنی بے بضاعتی کے اندوہناک گیت سنا سنا کر ہمدردیاں اور تحائف ہیں انسانی "عظمت" کو پیش کر کے رعایتیں و وظیفے حاصل کرتی ہے۔ یہ سب تیل بٹنے کے منتظر بلکہ بیلوں کی تقسیم کے وقت ایک دوسرے پر آستین چڑھا کر ٹوٹ پڑنے والے متاع و جاگیر کی وراثت سے نکال پھینکنے کے لئے ایک دوسرے کو ناجائز اولاد بولنے والے اپنے ماں باپ کی حرام کاریوں کی زندہ نشانیاں، ایوان زندگی کے در و دیوار کس آب و تاب سے آویزاں ہیں! سب دیکھ رہے ہیں۔ آخر متروکہ کی مسرت کے خیال سے اچھل پڑنے اور قوت بازو پیدا کرنے کی سازش کا کیا نام رکھا جا سکتا ہے۔ مگر "مرم سازش" اب مراثے ہے شاید اسی لئے اس سازش میں شرکت نہ کرنے والے کے لئے ناخلف کی اصطلاح عام ہو چکی ہے مگر جھکی ہوئی کمر پہ ہاتھ رکھ کر اکڑنے والے سائے کیلئے بھی تو کوئی اصطلاح ہونی چاہئے !!

اسی طرح زندگی ایک گردش بے سود میں مصروف ہے جیسے چکی گھوم رہی ہو لیکن اناج کو پیسنے کی بجائے جوں کا توں گرا رہی ہو میں نے پھر ایک بار روکھی ہنسی سے اپنے آپ کو بہلانے کی کوشش کی مگر بھلا وا زہرخند بن گیا۔ وہی زہرخند جس سے میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔

لیکن میں تو کچھ اپنے بارے میں کہہ رہا تھا کہ اقامت خانہ کی خیال آفرین تنہائی میں سینہ پر ہاتھ باندھے۔ جیسے مکڑی کے جالے میں کوئی مکھی پھڑپھڑاتی ہے، ٹہلتا رہا اسی طرح قدم بقدم چل کر وہاں اپنے تجربے کی پیمائش نہ جانے کتنی بار کر چکا ہوں اور اس وقت بھی معلوم نہیں کتنی دیر ٹہلتا رہا کہ سارا جسم ٹانگوں پر لوجھ بن کر رہ گیا ہے۔ میں نے چار پائی پر بیٹھے بیٹھے ایک گہرا سانس لیا اور کوشش کی کہ ماضی کا ناگوار یاد میرے حافظے سے محو ہو جائے مگر نہ جانے کیوں خیالات شکستہ جہاز کے منتشر تختوں کی طرح ماضی و حال کے سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں اور مجھے چند مختلف احباب کے

مشورے ہمرے کی تاریک فضا میں ایک سکوت افزا بھنبھناہٹ بن کر صاف سنائی دیتے رہے ہیں کہ میں عوام کی صف سے علیحدہ ہو کر بلند پروازی کے لئے بیتاب رہنما سراسر عاقبت ہے۔ اگر ایک بار شادی ہو جائے تو ساری کائنات دھری کی دھری رہ جائے اور میں ایک بار شادی کو کاغذی پھولوں کا ہار سمجھتا ہوں جو کسی آتشدان کی بجائے مرد کی گردن میں ڈال دیا جاتا ہے۔ میرے نقطہ نظر سے تو بیوی اور شوہر ہمارے ضابطہ معاشرت کی صرف اصطلاحات ہیں جن کا اس دنیا میں کوئی مفہوم و مطلب ہی نہیں پھر وجود کا کیا سوال ؟ ایسا بھلا وجود اپنے شاندار ماں باپ کا "خاندانی خون" ہی تو ہیں۔ یہ متمدن و مہذب خاندانی خون اپنے اسلاف کے نظام زندگی کے "سنگ بنیاد" نفع اندوزی پر بے غرضانہ عزم لیکر زندگی کے پرخلوص بلند عمارت کا منور مینار کس طرح تعمیر کر سکتا ہے یہ شاندار خاندانی خون صدیوں سے صرف منافع کے لئے جوش میں آ رہا ہے اور منافع کی ہڈی پر لپکنے کے لئے اکسا تا رہا ہے۔ اسی طرح جہاں نشاط کار کا تصور محض منافع ہو وہاں ایک بار شادی طرفین کے پوشیدہ جذبۂ نفع اندوزی کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے لیکن یہ مہذب و متمدن خون کیا ہوتا ہے۔ یہ ایک نئی کہانی ہے۔ (باقی آئندہ)

مغربی عورت کا نظریۂ جمال

جب ۱۹۱۰ء میں ہونٹوں، گالوں اور کانوں میں سرخی پیدا کرنے کیلئے غازہ وغیرہ کا استعمال عام نہ ہوا تھا، تو مغرب کی شریف و بلند طبقہ کی عورتیں آپ جانتے ہیں کیا کرتی تھیں! وہ اپنے گال پر خود ہی تھپڑ لگایا کرتی تھیں، اپنے کان مروڑتی تھیں اور سانس کو حد تک روکتی تھیں کہ دم گھٹنے لگے۔ ان ترکیبوں سے خون کا دوران چہرہ پر زیادہ ہو جاتا تھا اور رخسار وغیرہ سرخ ہو جاتے تھے۔

غازہ اور گلگونہ کا رواج صرف بدچلن عورتوں اور ایکٹرسوں تک محدود تھا اور اگر شریف عورتیں ان کا استعمال کرتی بھی تھیں تو بہت چھپ کر کہ کسی کو پتہ نہ چلے چنانچہ بعض ایسی دوکانوں میں جو عورتوں کے بال وغیرہ بنانے کے لئے مخصوص تھیں یہ چہرے پر نقاب ڈال کر چوری چھپے جاتیں جہاں ان کے چہروں کو پہلے گرم پانی کی بھاپ دیجاتی اور پھر گلگونہ ملا جاتا بعض کے بال صاف کرنے کے لئے استرے کا استعمال بھی عورتوں میں تھا لیکن نہایت خفیہ طور پر۔

اس زمانہ میں عطریات بھی وجود میں نہ آئے تھے اور بالوں کو صرف صابون سے یا پانی میں سوڈا ملا کر دھو لیتے تھے۔ بھویں بھی نابرابر اور الجھی ہوئی رہتی تھیں اور پلکوں کو صرف لعاب دہن سے تر کرکے سنوار لیا جاتا تھا کیونکہ اس (Cosmetics) کا رواج اس وقت نہ تھا بہرحال یہ زمانہ وہ تھا جب آرائش نے فنی حیثیت اختیار نہ کی تھی مصنوعی چیزوں کی مدد سے تزئین کو معیوب خیال کیا جاتا تھا ناخن گول تراشے جاتے تھے عورت کا گھٹنا اگر کبھی کھل جاتا تھا تو مرد نفرت سے منہ پھیر لیتے تھے اور چہرے کی نمی کو صرف شبنم کی مدد سے قائم رکھا جاتا تھا لیکن اس کے چند سال بعد ہی زبردست انقلاب پیدا ہوا اس کی داستان بہت زیادہ حیرتناک ہے۔

۱۹۳۸ء میں ۲۸۱۳۹ کارخانے عورتوں کے لئے صرف غازہ و گلگونہ تیار کرنے کیلئے وجود میں آئے جنہوں نے ۱۶ لاکھ پونڈ چہرہ کا پوڈر ۲۳ لاکھ پونڈ کریم اور ۱۸ لاکھ پونڈ سے زیادہ (Cosmetics) تیار کیا اور آب پانچ کروڑ پونڈ (۶۵ کروڑ روپیہ) سالانہ اس پر صرف ہوتا ہے۔ یہ اعداد و شمار صرف برطانیہ کے ہیں امریکہ کے حالات اس سے زیادہ دلچسپ ہیں امریکہ کی تین کروڑ عورتیں (۱۴ سال سے زیادہ کی عمر کی) سالانہ ۷۳ کروڑ پونڈ غازہ وغیرہ پر صرف کرتی ہیں۔ اس رقم میں ۹ کروڑ پونڈ صرف بالوں کی تزئین و آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ ڈھائی کروڑ کے قریب امریکہ کی وہ عورتیں ہیں جو لازماً ناخنوں کو رنگتی ہیں اور ڈیڑھ کروڑ وہ عورتیں ہیں جو عطریات چھڑکے بغیر باہر نہیں نکلتیں۔

انگلستان میں ہزاروں دوکانیں تزئین و آرائش کی قائم ہیں اور ۶۰ سال سے لیکر ۷۰ سال عمر کی لاکھوں عورتیں روزانہ یہاں سے نکلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ بالوں میں خم پیدا کرنے کے لئے جو ... ماہ سے زیادہ ... تک رہ سکتا ہے ... روپیہ صرف کرواتی ہیں ... چہرے کی تکمیل کیلئے ... زیادہ ... میلان ... سوال

ایک شعبدہ گر سائنس داں

دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں میں غالباً پروفیسر منٹگومری لو ہی تنہا ایسے عالم ہیں جنہوں نے عام انسانی زندگی کو پرلطف اور آرام دہ بنانے کے لئے سب سے زیادہ ایجادیں کیں۔

پروفیسر لو کو اس طرح کی چھوٹی چھوٹی اختراعات و ایجادات کا بہت شوق ہے جو ہماری روز کی زندگی میں زیادہ کارآمد ثابت ہوں مگر پروفیسر کی شہرت کا انحصار زیادہ تر ان ایجادوں پر ہے جو لاسلکی اور انجنوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

پروفیسر لو کی بعض چھوٹی چھوٹی ایجادیں بہت دلچسپ ہیں ایک بار انہوں نے ایک ایسا سگریٹ ایجاد کیا جو موٹر چلاتے وقت پیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ دیکھ کر کہ معمولی سگریٹ کی راکھ موٹر چلاتے وقت ہوا کے جھونکو سے آنکھوں میں چلی جاتی ہے انہوں نے ایک عرق طیار کیا جو تمباکو میں ملا دیا جاتا ہے اور جس سے سگریٹ کی راکھ ہوا کے تیز جھونکوں سے بھی منتشر نہیں ہوتی۔ سگریٹ جلتا جاتا ہے مگر راکھ اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے اور لطف یہ ہے کہ تمباکو کے ذائقہ پر اس عرق کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

انہوں نے اپنے کتوں کے بلانے کیلئے ایک خاص سیٹی ایجاد کی تھی آدمی اس کی آواز قطعی نہیں سن سکتا تھا لیکن کتا سن لیتا تھا۔

ان کی ایک اور دلچسپ ایجاد یہ تھی کہ موٹر خانے کے دروازے صرف ہارن کی آواز سن کر خودبخود کھل جاتے تھے۔ دروازوں کے اس پراسرار طور پر کھلنے کی وجہ یہ تھی کہ دروازوں میں ایک چھوٹا سا آلہ نصب تھا جس میں وائلن کا ایک باریک تار کھنچا ہوا تھا جب موٹر کا ہارن ایک خاص طریقے سے بجایا جاتا تو اس تار میں لرزش پیدا ہوتی اور اس لرزش سے متاثر ہوکر بجلی کے ایک بٹن پر دباؤ پڑتا اور دروازے کھل جاتے اور موٹر خانے میں داخل ہوتے وقت موٹر سے اتر کر دروازہ کھولنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایسے دروازے لگائے تھے جو صرف روشنی پڑنے سے کھل جاتے اور اس کی ترکیب یہ تھی کہ ہر دروازہ میں سلینیم (Selenium) سے بھری ہوئی ایک نلکی لگا دی تھی اور سلینیم کا قاعدہ یہ ہے کہ جب اس پر روشنی پڑتی ہے تو وہ برقی رو میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

انہوں نے ہی سب سے پہلے آواز کے فوٹو لینے کا آلہ ایجاد کیا یہ آلہ سماعت پیما (Audiometer) کہلاتا ہے۔ اس آلہ میں ایک بہت ہی پتلا اور حساس کی دھات کا پردہ ہوتا ہے اور اس سے ملا ہوا ایک چھوٹا سا آئینہ جس سے روشنی کی ایک باریک شعاع نکلتی ہے اور اس کے مقابل فوٹو لینے والے کاغذ پر پڑتی ہے جب مشین کھول دی جاتی ہے تو کاغذ آگے کی طرف کھسکنے لگتا ہے۔ اگر اس وقت بالکل خاموشی ہوتی ہے تو روشنی کی شعاع بالکل حرکت نہیں کرتی اور فوٹو کے کاغذ پر صرف ایک سیدھی لکیر بن جاتی ہے۔ لیکن اگر اس وقت کوئی آواز ہوتی ہے تو کاغذ کی حرکت کے ساتھ ساتھ وہ شعاع بھی حرکت کرنے لگتی ہے اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے نشان اس کاغذ پر بن جاتے ہیں۔

لندن کی زمین دوز ریلوے میں پہلے اس قدر شور پیدا ہوتا تھا کہ مسافر ایک دوسرے کی آواز نہیں سن سکتے تھے پروفیسر لو نے اپنے اسی آلہ کے ذریعہ سے ان پرزوں کا پتہ چلایا جو حرکت کے وقت شور پیدا کرتے تھے چنانچہ پرزوں کے اس نقص کو دور کر دیا گیا۔ اور اب لندن کی زمین دوز ریلوے میں بیٹھ کر آدمی جیب گھڑی کی آواز بھی سن سکتا ہے۔

پروفیسر لو نے گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں لاسلکی کے ذریعہ اڑنے والے ہوائی جہازوں کے بارے میں بھی تجربات کئے تھے۔ اس سے قبل پر خود اور دوسرے ماہرین سائنس بھی اس قسم کے طیارے ایجاد کرنے کی فکر میں تھے مگر کامیابی نہ ہوئی تھی لیکن پروفیسر لو اپنی دھن کے پکے تھے اور آخر کار انہوں نے ایسا طیارہ ایجاد کیا جیسا وہ چاہتے تھے۔

جب ان کا بنایا ہوا ہوائی جہاز میدان میں پہنچا کر کھڑا کر دیا گیا اور پروفیسر لو کنٹرول کرنے والی مشین کے پاس جاکر کھڑے ہو گئے جیسے ہی پروفیسر لو نے کنٹرول کی وائرلس مشین کو ایک بٹن دبایا طیارہ نے حرکت کرنا شروع کی پہلے وہ تیزی سے دوڑنے لگا اور چند لمحوں کے بعد وہ ہوا میں معلق ہوگیا مگر وہ طیارہ تھوڑا ہی سا اونچا ہوا تھا کہ دفعتاً نیچے گر کر تباہ ہو گیا اگرچہ پروفیسر لو کا یہ تجربہ ناکام رہا مگر اس تجربے سے بلا طیارچی کے اڑنے والے طیاروں کی ایجاد کی امیدیں قوی تر ہو گئیں۔

پروفیسر لو نے گزشتہ جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد بھی ہوائی حملوں اور ہوائی مدافعت کے بارے میں اپنے تجربات جاری رکھے کیونکہ آپ کو فضائی جنگ کی اہمیت کا کافی اندازہ تھا چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے لکھا تھا کہ آئندہ جنگ میں فضائی حملوں کو روکنے کیلئے زہریلی گیس کے استعمال کا بہت خطرہ ہے یہ زہریلی گیسیں زمین سے کئی ہزار فٹ اونچی بلندی پر بادل کی طرح چھا جائیں گی ان بادلوں کے نیچے رہنے والوں کو تو اس گیس سے کوئی خطرہ نہ ہوگا مگر جو طیارچی ان بادلوں سے ہوکر گزریگا تو وہ مر جائیگا اس کے علاوہ فضا میں وائرلیس کی گرم لہریں بھی بھیجی جائیں گی یہ لہریں فضا میں پہونچ کر اتنی گرم ہو جائیں گی کہ طیاروں کو تباہ کر دیں۔

اس قسم کے اور امکانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے آخر میں لکھا ہے کہ حال ہی میں ڈنمارک کے ایک سائنسداں نے حکومت ڈنمارک کے سامنے سائنٹفک مدافعت کی ایک اسکیم پیش کی ہے۔ اس اسکیم کی رو سے فوج میں سپاہیوں کی ضرورت باقی نہ رہ جائے گی بلکہ صرف چند سائنسداں پورے ملک کی حفاظت کر سکیں گے۔ تمام سرحدی مقامات پر کیمیاوی اور برقی لہریں پیدا کرنے والی اور زہریلی گیس پیدا کرنے والی مشینیں لگا دی جائیں گی اور دشمن کی فوج جیسے ہی ملک کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گی یہ مشینیں اس کو تباہ کر دیں گی اس طرح ملک کے لاکھوں نوجوانوں کی جانیں محفوظ رہیں گی جو ہر مرتبہ جنگ میں کام آتے ہیں۔

پروفیسر لو کا خیال ہے کہ کچھ دنوں بعد کارخانوں میں مزدوروں کی حاجت نہ رہ جائے گی بلکہ کارخانوں سے دور بیٹھ کر وائرلیس کے ذریعہ بڑے بڑے کارخانوں کی مشینوں کو چلایا جاسکے گا۔

پروفیسر لو آجکل غذا کی کمیابی کے مسئلہ کو حل کرنے میں مصروف ہیں آپ کا خیال ہے کہ اگر دنیا کے ان خطوں کو گرم کیا جاسکے جہاں سال کے زیادہ حصے میں برف باری ہوتی رہتی یا جہاں ٹھنڈک کی شدت کی وجہ سے غلہ پیدا نہیں ہو سکتا تو دنیا میں غذا کی کمی کے مسئلہ کو بہت آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے اور قطبین اور اس کے قریب کے خطوں کو اسی طرح گرم کرنے کے بعد لاکھوں مربع میل زمین کاشت کیلئے حاصل کیجا سکتی ہے پروفیسر لو کا خیال ہے کہ لاسلکی بجلی کی گرم لہریں اس کام کو انجام دے سکتی ہیں چنانچہ آپ نے اس بارے میں مختلف تجربات کئے ہیں۔ اور آپ دو فٹ دور لوہے کی کیل کو ان لہروں سے گلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

زوال بصارت کا نیا علاج

امریکہ کی ایک تازہ اختراع نے جس کا تعلق عمل جراحی سے ہے وہاں کے اندھوں کے مستقبل کو بہت روشن کر دیا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ اب وہاں ان کی تعداد بہت کم ہو جائے گی

آپ نے یہ تو سنا ہی ہوگا کہ جن لوگوں کے جسم کا خون زیادہ ضائع ہو جاتا ہے ان کے جسم میں دوسرے آدمیوں کا تازہ خون پہونچا کر بچا لیا جاتا ہے اور اس کے لئے صحیح و توانا لوگ اپنا خون ہسپتالوں میں جاکر دے آتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت اس سے کام لیا جائے۔

بالکل یہی صورت اندھوں کے علاج کی اختیار کی گئی ہے یعنی وہ لوگ جو مادرزاد نابینا نہیں ہیں یا جن کے آنکھ کے ڈھیلے بالکل غائب نہیں ہیں بلکہ صرف آنکھ کے سامنے کا شفاف پردہ خراب ہو گیا ہے ان کا یہ پردہ بدل دیا جاتا ہے۔ اور یہ پردہ جس کو قرنیہ (Cornea) کہتے ہیں ان لوگوں کی آنکھوں سے حاصل کیا جاتا ہے جو مرنے کے قریب ہیں تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ اگر کسی شخص کی موت سے قبل یہ جھلی نکال لی جائے تو اس کو دوسری آنکھ میں لگایا جاسکتا ہے یہ جھلی نکالنے کے بعد ۲۰ گھنٹے تک استعمال کے قابل رہتی ہے اور اسوقت ۸۰ شفاخانے وہاں ایسے قائم ہو چکے ہیں جہاں یہی عمل جراحی کیا جاتا ہے۔ خون دینے والوں کی طرح وہاں کے اکثر ہسپتالوں کے مریضوں نے اجازت دیدی ہے کہ اگر وہ مرنے والے ہوں تو موت سے قبل ان کی آنکھ کا یہ پردہ نکال لیا جائے۔ اور اندھوں کے کام میں لایا جائے۔

طبی

اقوال حکما

بسلسلہ انتخاب نمبر ۱۷

۳۰ - سفرجل یعنی بہی کے کھانے سے دل اور معدہ کو تقویت ہوتی ہے۔ اور دل میں شجاعت و جوانمردی پیدا ہوتی ہے
حضرت علی علیہ السلام

۳۱ - اے لوگو رات کا کھانا کھایا کرو کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا آتا ہے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۲ - مجامعت کے بعد پیشاب کرڈالنا چاہیئے۔ ورنہ کسی لاعلاج مرض میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔ (شریعت الاسلام)

۳۳ - سب لوگوں میں برا وہ شخص ہے۔ جو اکیلا کھانا کھائے اپنی لونڈی کو مارے اور حلق لگائے۔
سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۴ - کھانا ٹھنڈا کرکے کھایا کرو۔ کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں رہتی۔
سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۵ - سب سالنوں کا سردار گوشت ہے (نبی اکرم)

۳۶ - رنجیدہ شخصوں اور غمگینوں کا مرض ہے اس میں مرض کی تکلیف بالعموم زیادہ معلوم محسوس ہوا کرتی ہے۔ (ابن ابی صادق)

۳۷ - ایک دوا دو دواؤں کے مرکب سے و دو دواؤں کا مرکب تین دواؤں کے مرکب سے بہتر ہے۔ یعنی جہاں تک ہو تھوڑی دواؤں کی ترکیب کو ترجیح دینی چاہیے اور اندھا دھند بہت سی دوائیں نہ تجویز کرنی چاہییں (بقراط)

۳۸ - جو شخص صبح کو کھانا کھا کر اپنے پیٹ میں کسی قسم کا بوجھ محسوس نہیں کرتا ہے یعنی جس شخص کی غذا خوب اچھی طرح ہضم ہو جاتی ہے اس کو فالج اور وجع المفاصل کی طرف سے بے فکر ہو جانا چاہیئے (ارسطو)

۳۹ - موسم سرما میں تھوڑی سی ہینگ جو بدبو نہ ہو کھاتے رہنے سے جوڑوں کا درد اور پسلیوں کی مرض کا خوف بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ (ارسطو)

۴۰ - مرض استسقا میں پیشاب لانے والی دوائیں و مدرات (منفتحات سدہ کھولنے والی دوائیں) بار بار استعمال کرنا لازم ہے اور دوائیں دینا جن سے پانی کے اسہال دست آئیں اور اس طریقہ کو پے در پے اور بتدریج ہر دسویں روز عمل میں لانا لازم ہے (بقراط)

نسوانی

بسلسلہ انتخاب نمبر ۱۷

حقوق نسواں

عورت حق مہر کی مالک ہے۔ اگر مرد نے اپنی عورت سے چار ماہ تک کنارہ کشی کی اور اپس میں اتفاق نہ ہو۔ ایسا کرے تو چار ماہ کے بعد عورت بالکل آزاد ہو جاتی ہے اور طلاق وارد ہو جاتی ہے
اسلام دنیا کا سب سے پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کی حق رسی کی عزت اور منزلت کے دربار میں مردوں کے برابر جگہ دی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جناب دایہ حلیمہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتیں۔ تو آپ ان کو اپنی چادر مبارک بچھا دیتے تھے
اور جب جناب سیدہ معصومہ بتول بنت رسول مقبول صلعم تشریف فرما ہوتیں تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعظیم و عزت کی خاطر اٹھ کھڑے ہوتے اور سر پر بوسہ دیتے تھے آپ ہر ایک مستورات سے عزت سے پیش آتے اور حسن سلوک فرماتے عورتیں عموماً نہایت دلیری کے ساتھ آپ سے مسائل دریافت کرتی تھیں۔ آپ کسی قسم کی ناگواری نہیں فرماتے تھے۔ چونکہ عورتیں عموماً نازک مزاج۔ نازک طبع اور ضعیف القلب ہوتی ہیں ان کی خاطر داری کا بہت خیال رکھتے تھے اہل عرب عورتوں کو وراثت سے محروم رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ وراثت اس کا حق ہے جو تلوار چلائے مگر قرآن شریف نے حکم دیا۔ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ خدا تم کو تمہاری اولاد کی نسبت حکم دیتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملے آنحضرت صلعم نے حضرت سعد کے بھائی کو بلا کر فرمایا کہ سعد کے متروکہ سے دو تہائی ان کی بیٹیوں کو اور آٹھواں حصہ انکی بیوی کو دو۔ جو بچ رہے وہ تمہارا حق ہے۔ الغرض اسلام مستورات کے حقوق وراثت قائم رکھنے سے انسے اچھا سلوک اچھا برتاؤ۔ خوش خلقی۔ محبت و پیار اور عزت سے رہنے کو حکم دیتا ہے۔ تاکہ زندگی خوش حال رہے۔

باقی آئندہ

صحت و تندرستی کے جواہر پارے

جیلانی

صحت و تندرستی! جس کو حضرت غالب نے "ہزار نعمت" سے تعبیر کیا ہے اگر پوچھئے تو انسان کے حق میں اللہ تعالی کی بخشی ہوئی نعمتوں میں سے سب سے بڑی اور قابل قدر نعمت ہے جسکی شکر گزاری ہم پر واجب ہے اور اسکی بہتری کی ہر ممکن کوشش کرنا ہمارا ضروری فرض ہے کیونکہ صحت ہی کی حالت میں ہم اپنے کاموں اور فرائض کو اچھی طرح انجام دے سکتے ہیں بیماریوں میں سے بڑی حد تک نجات پاتے ہیں اور سکھ چین پاتے ہیں وہ لوگ بدقسمت ہیں جو اس نعمت سے محروم ہو جاتے ہیں اس لئے کہ جب کسی انسان سے یہ نعمت چھن جاتی ہے تو اس کی زندگی ایڑیاں رگڑنے اور تکلیف جھیلنے میں گذرتی ہے۔ وہ نہ دنیا کے کسی کام کے لائق باقی رہتا ہے اور نہ دین کے مال و دولت کے لعل و جواہرات خزانے اور محل جو بہت کچھ بڑے ہوتے ہیں وہ بھی ایسے شخص کے لئے کوئی قیمت نہیں رکھتے اور ایک تندرستی کی نعمت کو کھو کر وہ سب کچھ کھو دیتا ہے اور اس طرح دنیا کی تمام لذتوں اور خوشیوں کو ہمیشہ کے لئے ترستا رہتا ہے۔ اس قسم کی زندگی ... ہوتی ہے جو نہ صرف خود اس کے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی ایک وبال سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔

قدرت تو اس بارے میں بڑی فیاض واقع ہوئی ہے کیونکہ وہ عام طور پر انسان کو تندرست ہی پیدا کرتی ہے مگر ہم ہیں کہ اپنی بے پروائی سے یہ مصیبتیں خود پیدا کر لیتے ہیں اور اس صحت جیسی پیاری چیز کو نہایت بیدردی اور بے دردی سے برباد کرتے ہیں۔ ہم اگر فطرت کے سادہ اور اصلی قانون پر عمل کریں اور غلط طریقہ اختیار نہ کریں تو صحت کی یہ بربادیاں ختم ہو جائیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ لوگ روپئے پیسوں، کپڑوں اور اس قسم کی دوسری چیزوں کی تو بڑی فکر کرتے ہیں لیکن مالی تندرستی اور زندگی کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے بلکہ اس کی طرف سے اتنی غفلت اور اتنی بے پروائی برتتے ہیں۔ بہرحال اگر اب بھی ہم اپنی حالت کا رخ بدل دیں۔ اور زندگی کے اندر تبدیلی پیدا کر لیں تو جسم کی کھوئی ہوئی طاقت اور مٹی ہوئی صحت کو بھی ہم دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی خیال کے پیش نظر ہم یہاں صحت کی چند ضروری باتوں کو آپ کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ آپ میں سے ہر شخص ان پر عمل کرکے فائدہ اٹھائے اور اپنی صحت کو سدھارنے کی کوشش کرے۔ تندرستی کا اصل دار و مدار اچھی غذاؤں پر ہے لیکن ضرورت سے زیادہ کھانا بیماریوں کو دعوت دینا ہے۔ ایسی غذائیں جو جلد ہضم ہو جائیں ... پیدا کریں نہیں کھانی چاہئیں بلکہ مفید، سادہ اور ہلکی غذائیں مناسب مقدار میں استعمال کرنی چاہئیں اس سے بھوک درست ہوتی ہے اور جسم میں طاقت آتی ہے بلکہ جو غذا زیادہ بہتر ہوتی ہے اسی لئے بچے ہیں ہم صحت کے لئے غیر مفید ہوتے ہیں ورزش صحت کے لئے دوسری ضروری چیز ہے اور جسم کی اس حرکت میں بڑی برکت ہے موسم جب عمدہ اور مناسب ہو تو بچوں کے لئے کھلی ہواؤں میں ٹہلنا دوڑنا کودنا پھاندنا، اچھلنا اور ایک ٹانگ کی چھلانگ وغیرہ لگانا بہت فائدہ پہنچانے والا اور ضروری ہے اسی طرح بازوؤں کو حرکت دینا، اوپر کی جانب پھیلانا اور انہیں ہر سمت میں پھرانا چاہئے وہ گیند اچھالنے یا ورزش کرنے یا ... کی اور صورتوں میں بدن کو مضبوط اور چست بناتے حوصلوں اور امنگوں کو ابھارتے اور زندگی میں ایک نئی روح پھونکتے ہیں۔

جو لوگ زیادہ کھاتے پیتے ہیں یا اپنے وقت کا زیادہ حصہ پڑے پڑے بسر کرتے ہیں وہ کاہل اور سست بن جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ورزش ایک بوجھ ہو جاتی ہے لیکن جو آدمی محنتی ہوتے ہیں ان کو ورزش اچھی معلوم ہوتی ہے حد سے زیادہ ورزش کرنے سے جسم کے نازک کل پرزے جواب دیتے ہیں۔

صحت کے لئے آرام بھی ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن آرام کا حقیقی لطف اور نیند کا اصلی مزہ وہی اٹھاتے ہیں جو محنت کی دولت سے مالامال ہیں۔ صحیح معنوں میں آرام حاصل کرنے سے جسم کی گئی ہوئی طاقت واپس آتی اور سستی دور ہوتی ہے اور آرام کی زیادتی سے طاقت گھٹتی اور جسم میں کمزوری آتی ہے۔

باقی آئندہ

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

ٹوکیو اور لندن کے درمیان ہوائی سروس

لندن ۲۱ر نومبر ٹوکیو اور لندن کے درمیان ہوائی سروس کا آغاز ہو چکا ہے اس سروس میں پہلی مرتبہ آج لندن سے لارڈ پیتھک لارنس تین ہفتوں کی چھٹیاں منانے کیلئے ٹوکیو گئے ہیں۔

امریکہ میں سردی سے ہلاکتیں۔

لندن ۲۱ر نومبر بی۔ بی۔ سی کی اطلاع کی بموجب امریکہ میں اس سال سردی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ کئی مقامات میں پارہ صفر سے بھی گر گیا ہے آج تنہا سردی کی وجہ سے (۱۳) آدمی ہلاک اور ہزاروں مویشی مرگئے ہیں۔ اکثر مقامات میں مواصلات کا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے۔

امریکہ میں ایک نئے دمدار ستارہ کا ظہور

ہوم ناونش ۲۲ر نومبر ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ) کے پاپڈن اسٹیشن سے ایک نیا دمدار ستارہ کا مشاہدہ کیا گیا جس کو ۱۹۴۷ء کا نام دیا گیا ہے یہ ستارہ آنکھ سے نہیں دیکھا جاسکتا تھا اس کا فوٹو لیا گیا۔ ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے شام مشرقی افق پر اس کا فوٹو لیا گیا۔

ڈنمارک اپنی ہوائی طاقت میں زبردست اضافہ کر رہا ہے۔

لندن ۲۲ر نومبر بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار کے بموجب ڈنمارک اپنی ہوائی فوج کی طاقت میں زبردست اضافہ کر رہا ہے حال ہی میں اس نے امریکہ سے دو سو طیارے خریدے تھے وہ اب سلطنت کو ایک سو جیٹ طیاروں کا آرڈر دے رہا ہے۔ جو آئندہ ماہ تک اس کو پہنچ جائینگے۔

دنیا کے سب سے طاقتور آدمی کا ماسکو میں انتقال

ماسکو ۱۱ر نومبر سوویٹ یونین کے رستم دوراں نے ۴۶ برس کی عمر میں آج انتقال کیا ان کا وزن ۲۱۹ اسٹون یعنی ۳۰۴ پونڈ تھا۔ اور یہ دنیا کے مشہور پہلوان تھے۔ ان کا نام ایون زائکن تھا ان کی غذا کچا گوشت تھی اور یہ دنیا کے سب سے زیادہ طاقتور آدمی مانے جاتے تھے ان کو سارا مشرقی یورپ اچھی طرح جانتا تھا اور ان کی طاقت کا مداح تھا ان کا سب میں بڑا مظاہرہ یہ تھا کہ ایک مرتبہ وہ زمین پر لیٹ گئے تھے۔ اور ان کے اوپر سے ایک لاری گزار دی گئی تھی۔ کسی بہت مضبوط کندے کے بیچ میں ایک تا ہے کے کھمبے کو توڑ سکتے تھے۔ اور ایک لوہے کی پٹی کو چکر کی شکل میں موڑ سکتے تھے۔

براہ کرم چندہ جلد عنایت کیجئے

اسلام

شاہ فاروق کی سابق ملکہ قصر عابدین سے رخصت ہو گئیں۔ دولڑکیاں شاہ فاروق اور ایک مطلقہ ملکہ کے ساتھ رہینگی۔

قاہرہ ۱۲ر نومبر شاہ فاروق جنہوں نے اپنی ۲۷ سالہ ملکہ فریدہ کو طلاق دیدی ہے بڑی اور منجھلی صاحبزادیوں کو اپنے ساتھ ہی رکھیں گے سب سے چھوٹی شاہزادی جس کی عمر ۵ سال ہے مطلقہ ملکہ کے پاس رہیں گی۔ بڑی لڑکی کی عمر ۱۰ سال اور منجھلی کی ۸ سال ہے سابق ملکہ اب بیگم ذوالفقار کے نام سے یاد کیجائیں گی جمعرات کو سابق ملکہ قصر عابدین سے اپنے پدر محترم کی قیام گاہ کو روانہ ہو گئیں جہاں موصوفہ قاہرہ میں خصوصی رہائش گاہ کے انتظامات ہونے تک قیام کریں گی۔

طلاق کی نسبت سابق ملکہ مصر فریدہ کا بیان۔

قاہرہ ۲۱ر نومبر سابق ملکہ مصر فریدہ نے قصر عابدین سے رخصت ہونے کے بعد آج نمائندہ البلاغ سے کہا کہ شاہ فاروق اور ان کی جدائی میں کوئی اختلافات مضمر نہیں ہیں بلکہ انہوں نے آپس کی مصالحت اور رضامندی سے جدا ہونے کا تصفیہ کیا ہے ملکہ جو اب خانم ذوالفقار کے نام سے موسوم ہوں گی یہ بھی فرمایا کہ وہ مصر کو بیحد عزیز رکھتی ہیں۔ اور وہ زیادہ تر قاہرہ میں ہی رہیں گی تاکہ شہزادیوں کی دیکھ بھال ہو سکے۔ خانم ذوالفقار نے فرمایا کہ وہ دریائے نیل کے کنارے ایک جدید مکان کی تعمیر کا ارادہ بھی رکھتی ہیں اور وہ اپنی باقی زندگی کو مصری خواتین کی فلاح و بہبود کے کام کے لئے وقف کردینگی۔

ہز ہائینس آغاخان کا پچیس لاکھ کا عطیہ

لندن ۲۴ر نومبر اسلامک کلچرل سوسائٹی نے قائد اعظم میموریل کالج کے قیام کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں (۵۰) لاکھ کا فنڈ جمع کرنے کا تصفیہ کیا ہے۔ اس فنڈ میں ہز ہائینس آغاخان نے ۲۵ لاکھ کا عطیہ دیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس میموریل کالج میں اور دوسرے مضامین کے علاوہ عربی کی تعلیم دیجائیگی۔ اس میموریل کالج کے قیام کے سلسلہ میں ہز ہائینس کے علاوہ مسٹر چرچل اور وائس چانسلر جامعہ سندھ کو بھی رکنیت قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

پاکستان

گورنر جنرل پاکستان کی اپیل کہ فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔

کراچی ۲۰ر نومبر پاکستان میں فوجی بھرتی کی تنظیم جوش و خروش سے شروع کردی گئی ہے آج پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے صوبہ سرحد کے دورے سے واپسی پر اہل پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کی حفاظت کیلئے زیادہ سے زیادہ فوج میں بھرتی ہوں آپ نے سرحدی پٹھانوں سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کی فولادی فصیل ثابت ہوں گے۔ ڈھاکہ میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے بھی لوگوں کو فوج میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھرتی ہونے کی اپیل کی ہے۔

پچاس ہزار قبائلیوں کی بھرتی کشمیر کے محاذ کیلئے۔

کراچی ۲۲ر نومبر۔ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے انکشاف کیا ہے کہ کشمیر کے محاذ کیلئے (۵۰) ہزار قبائلیوں کی فوجی بھرتی کے سلسلہ میں تمام انتظامات مکمل کرلئے گئے ہیں۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ ان قبائلیوں کو پچھلے چند مہینوں سے ان کے گھروں کے قریب جدید ملٹری جنگ کی تعلیم دی جارہی ہے۔ قبائلیوں کی یہ فوج پاکستان کی فوج کی امدادی دستوں کا کام دے گی۔

پاکستان میں کپڑے کی درآمد۔

کراچی ۲۶ر نومبر اعلان کیا گیا ہے کہ کراچی کی بندرگاہ پر ۸ لاکھ گز سوتی کپڑا پہنچ چکا ہے اور ابھی روس، چیکوسلواکیہ، جاپان اور ہندوستان سے بڑی مقدار میں کپڑا آنے کی امید ہے۔

سیلون اور کراچی کے درمیان ہوائی سرویس

بمبئی ۲۶ر نومبر کولمبو اور کراچی کے درمیان ۳ر دسمبر سے ہفتہ واری ہوائی سرویس شروع کیجارہی ہے۔ اس ہوائی راستہ پر بمبئی اور ترچناپلی دو درمیانی اسٹیشن ہوں گے۔

ہندوستان

مسٹر کے ایم منشی ایجنٹ جنرل ہند برائے حیدرآباد کو ۱۵ر نومبر کو برخاست کردیا گیا۔ حکومت ہند کا ان کی خدمات کیلئے خراج تحسین۔

نئی دہلی ۱۸ر نومبر۔ حکومت ہند کے ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مسٹر کے۔ ایم۔ منشی ایجنٹ جنرل ہند برائے حیدرآباد جنہوں نے عہدہ پر پہلے اپنا استعفا پیش کیا تھا جس کو موجودہ حالات میں حکومت ہند نے ۱۵ر نومبر ۱۹۴۸ء سے منظور کرلیا ہے۔ مسٹر کے۔ ایم۔ منشی نے اعزازی طور پر ایجنٹ جنرل کا عہدہ قبول کیا تھا جبکہ حیدرآباد اور ہندوستان کے تعلقات ایک نازک صورت اختیار کرلئے تھے۔ آپ نے ملک کی خدمت کے جذبہ کے تحت ذاتی منفعت کو پس پشت ڈال کر حیدرآباد کے مسئلہ کو کامیابی سے سلجھایا ہے۔ حکومت ہند آپ کے احساس خدمت کو جس کے تحت آپنے یہ عہدہ قبول کیا اور اپنے مفوضہ کام کو خوش اسلوبی سے انجام دیا قدر کی نظر سے دیکھتی ہے اور آپ کے کارگزاری کے ریکارڈ کو ملک کی خدمت کا نمونہ سمجھتی ہے۔

بمبئی میں زبردست طوفان۔ مواصلات اور سربراہی بجلی کے انتظامات درہم برہم

نئی دہلی ۲۲ر نومبر بمبئی کی ایک اطلاع میں بتلایا گیا ہے کہ ایک زبردست طوفان باد و باراں کی وجہ سے یہاں کے تمام مواصلات درہم برہم ہوگئے ہیں اور شہر کو بجلی کی سربراہی منقطع ہو گئی ہے بعض اہم ادارے جن میں آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن شامل ہے ان کو متبادل طریقوں سے بجلی سربراہ کی جارہی ہے۔

۴۲ لاکھ ٹن غذائی اجناس کی درآمد

نئی دہلی ۲۳ر نومبر اس ہفتہ کے اختتام تک ہندوستان میں باہر سے درآمد کی ہوئی غذائی اجناس کی مقدار ۵۸۰۰۰ ٹن ہے جس میں ۳۲۰۰۰ ٹن گیہوں اور ۱۶۸۰۰ ٹن چاول شامل ہے اس سال کے شروع سے اب تک درآمد کئے ہوئے اجناس کی مقدار ۲۴۴۰۰ ٹن ہے۔

بمبئی میں طوفان کی تباہ کاریاں

نقصان کی تفصیلات بمبئی ۲۵ر نومبر (۴۸) گھنٹوں کے طوفان سے بمبئی میں جو تباہی ہوئی اس کی تفصیلات اب حاصل ہوئی ہیں مرنیوالے (۲۰) اور مکانات کے انہدام سے (۲۴۴) اشخاص ہلاک ہونے کو تو الی کے دو جوان لاپتہ ہیں۔ (۱۳) مکانات منہدم اور ۳۰ کی چھتیں بیٹھ گئیں (۷) دخانی جہاز اور (۱۲) دخانی کشتیاں غرق ہو گئیں ۹۹ چھوٹے ڈوب گئے

بیگم نواب شاہ یار جنگ بہادر کی وفات

بیگم نواب شاہ یار جنگ بہادر نے بتاریخ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۸ھ مطابق ۲۵ نومبر یوم پنجشنبہ بمقام بیگم پیٹھ رحلت فرمائی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔
آپ کی تجہیز و تکفین کوہ مولا پر عمل میں آئی جہاں آپ کا خاندانی مقبرہ ہے ۔
بیگم صاحبہ موصوفہ نواب فتح علی خان بہادر والی بیگن پلی کی دختر نیک اختر تھیں اور نواب شاہ یار جنگ بہادر سے ماہ ذالحجہ ۱۳۰۲ھ میں بیاہی گئی تھیں ۔ آپ کے دو فرزند اور دو صاحبزادیاں ہوئے ۔ جن میں نواب مہدی جنگ بہادر مرحوم والی اسٹیٹ قرار پائے تھے ۔ بیگم صاحبہ موصوفہ اپنی خاندانی امارت کے باوجود سادہ مزاجی اور غریب پروری کے لئے بہت مشہور تھیں ۔ خدا ئے متعالم آپ کو جوار رحمت میں جگہ اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین !

اس سانحہ ارتحال پر ہم نواب سید محمود علی خان بہادر ، نواب سید مسعود علی خان بہادر اور نواب سید مقصود علی خان بہادر صاحبزادگان نواب مہدی جنگ بہادر مرحوم کی خدمت میں بالخصوص اظہار تعزیت کرتے ہیں جن کے لئے بیگم صاحبہ موصوفہ کی ہستی بحیثیت بزرگ خاندان ایک نعمت تھی ۔

فہرست مجالس عزا حیدرآباد دکن

تاریخ	وقت	نام ذاکر	سکونت
۹	۸ بجے صبح	فرزندان حضرت صائم	مسجد جعفری کوٹلہ عالیجاہ
۹	۴ بجے شام	میر سبحان علی	دیوڑھی نواب سر تاج جنگ مرحوم منڈی میر عالم
۹	۸½ بجے شب	مرزا غلام علی اصغر	بمکان مولوی تصدق حسین صاحب مرحوم جام باغ
۹	بعد مغرب	سید برکات علی زیدی	کوچہ ایرانی
۹	۱۱ بجے شب	میر محسن علی صاحب خلف سید حسین علی شاہ	یاقوت پورہ کوچہ کمبل پوش
۱۰	۴ بجے عصر	لیاقت علی	سلطان پورہ جام باغ بمکان سید آقا رضا صاحب
۱۰	۶ بجے عصر	فخر نواز جنگ	علی یاور منزل بازار نور الامراء
۱۰	۶½ بجے شام	میر مدا علی	نقشہ کربلائے معلی کوچہ ایرانی
۱۰	۶½ بجے عصر	میر تقی علی	بیت الزہرا جام باغ دار الشفاء
۱۰	۷ بجے شام	میر محمد باقر رضوی	عبادت خانہ دار الشفاء
۱۰	۸ بجے شب	حامد حسین ذاکر	بارگاہ پنجہ شاہ ولایت
۱۰	۹ بجے شب	مرزا جواد علی بیگ	بیرون دبیر پورہ الاوہ بتیاں
۱۱	۸ بجے صبح	سید واحد علی وغیرہ	بمکان حضرت صائم کوٹلہ عالیجاہ
۱۱	۹½ بجے صبح	غلام حسین خاں	قریب مسجد جعفری کوٹلہ عالیجاہ
۱۱	بعد نماز مغرب	محمد علی خاں	روبروئے دیوڑھی شہاب جنگ اندرون یاقوت پورہ
۱۱	" "	اسمعیل جعفر	عبادت خانہ دار الشفا
۱۱	۸ بجے شب	فیاض علی خاں	کوچہ داراب جنگ یاقوت پورہ
۱۱	۸ بجے "	محمد شاکر علی	بازار نور الامراء روبروئے حدید بجلی گھر
۱۲	عصر	مرزا نقی علی	بالائے شاہ علی بنڈہ متصل چاہ آقا فرہاد
۱۲	عصر	میر احمد حسین خان	منڈی میر عالم روبروئے مکان ایلچی بیگ
۱۲	۷ بجے شام	شیخ زوار حسین عطر فروش	منڈی میر عالم روبروئے گھڑیال
۱۲	۸ بجے شام	مرزا تصدق حسین	عبادت خانہ دار الشفاء
۱۲	"	سید ہادی علی خاں	الاوہ ملا رضوی مکان ایلچی بیگ
۱۳	۷ بجے شام	مرزا غلام حسین بیگ	اعجاز منزل دار الشفاء
۱۴	۸½ " "	ابو الحسن	کوٹلہ عالیجاہ احاطہ بہرام الدولہ
۱۴	۴ بجے عصر	میر سکندر علی عرف حسن	کوچہ خطیب مکان ۳۳
۱۴	۶½ بجے شام	سید علی جعفری وغیرہ	دیوڑھی باقر نواز جنگ حویلی قدیم
۱۴	۸ بجے شب	سید مصطفٰے موسوی	متصل نقشہ کربلا ایرانی گلی
۱۵	۶ بجے عصر	اکبر عابدی	حسینیہ نواب عنایت جنگ منڈی میر عالم
۱۵	۶ بجے شام	سید سجاد علی رضوی	متصل محکمہ بلدیہ دار الشفاء
۱۵	۶½ " "	میرزا علی حسین بیگ	آصف نگر اندرون فصیل عقب مسجد
۱۵	۷ بجے شب	میر شمشیر حسین خان	کوچہ ایرانی متصل نقشہ کربلا
۱۶	۸ بجے صبح	سید رفیع الدین نثار	الاوہ بتیاں عقب درگاہ کمیل و الماس شاہ صاحب
۱۶	۹ بجے "	میر محمود علی	کوٹلہ عالیجاہ مسجد جعفری
۱۶	۴ بجے عصر	میر محمد علی شفیق متولی	حصار عاشور خانہ بادشاہی
۱۶	" " "	مرزا محمد علی بیگ وکیل	کوچہ خطیب
۱۶	۵ بجے عصر	محمود مرزا	یاور منزل حسینی محلہ
۱۶	۶½ " شام	سید حیدر رضا جعفری	دیوڑھی باقر نواز جنگ حویلی قدیم
۱۷	۹ بجے صبح	حکیم سید کرم علی	دار الشفاء متصل دفتر بلدیہ
۱۷	۸ بجے "	سید محمد ہادی باقری	قادر منزل کھیت بالشتی
۱۷	۹ بجے "	میرزا علی جواد معتمد انجمن رضوی	ایرانی گلی (مخصوص)
۱۷	۹ بجے "	سید باقر حسینی	کوچہ گرونا
۱۷	½ بجے "	سید مرتضٰی [illegible]	متصل ناکہ کالی کمان
۱۷	۱۱ بجے دن	شمشیر علی خان	کوچہ ایرانی بمکان سید عباس علی خان جاگیردار

بقیہ کالم (۲)

تاریخ	وقت	نام ذاکر	سکونت
۱۸	صبح	محمد امیر علی	سلطان پورہ نزد مسجد کھڑکی و الماس شاہ صاحب
۱۸	بعد مجلس تجلی	میر فضل علی خاں	دیوڑھی شفاء الملک پنجہ شاہ کوچہ گرونا
۱۸	۲½ بجے دن	منور علی و قنبر علی	عشر خانہ دار الشفاء
۱۸	۴ بجے شام	سید آقا رضا	سلطان پورہ جام باغ
۱۸	½۴ بجے "	فرزندان کشمیری صاحب	حویلی قدیم مکان آرایش ۵
۱۸	۵ بجے عصر	اہلیہ کیپٹن مرزا کاظم علی بیگ مرحوم	عبادت خانہ دار الشفاء
۱۸	۶½ بجے شام	سید سجاد حسین	بمکان ہادی علی صاحب دار الشفاء
۱۸	۸½ بجے شب	گروہ اصغری	حسینیہ میر سلطان علی صاحب مرحوم جام باغ
۱۸	۸½ " "	اقبال حسین	کھیت بالشتی روبروئے مکانات آرایش
۱۹	½۴ بجے صبح	میر دلاور علی	کوٹلہ اکبر جاہ بمکان محمد حنیف صاحب
۱۹	عصر	مرزا بہرام علی بیگ	سانچہ توپ کنگ کوٹھی مبارک
۱۹	۵ بجے عصر	مرزا مہدی علی	دیوڑھی شجاع الملک کوچہ مرغ خانہ
۱۹	سر شام	سید سجاد علی	دیوڑھی صوبہ اعتبار چوک
۱۹	۷ بجے شام	سید سعد اللہ قادری مدیر روزنامہ سلطنت ۔ چاپل بازار کاچی گوڑہ	
۱۹	بعد مغرب	سید عباس حسین خاں و مرزا اکبر علی ۔ عبادت خانہ دار الشفاء	
۱۹	۸ بجے شب	سید اصغر حسین خاں	دیوڑھی شفاء الملک کوچہ گرونا ۔
۱۹	۸½ "	سید چراغ علی	متصل محکمہ بلدیہ دار الشفاء
۱۹	بعد مجلس گروہ جعفری	سید احمد یار علی خلف محمد یار جنگ مرحوم ۔ کوچہ چاہ نگر مکان ۵۰۳	
۱۹	۹½ بجے شب	سید شبیر علی عابدی	دیوڑھی سید جمشید علی خاں حویلی قدیم
۲۰	۵ بجے صبح	سید شہر یار حسین	محلہ الاوہ بی بی بعد مجلس الاوہ بی بی ۔
۲۰	" " "	مہدی عابدی	ایرانی گلی بمکان سید محمد مہدی صاحب مرحوم
۲۰	۸ بجے صبح	ہادی ترابی عقیل ترابی فرزندان رشید ترابی ۔ بازار نور الامراء	
۲۰	۱۰ بجے دن	سید اصغر حسن نجفی فرزند قبلہ و کعبہ اعلی اللہ مقامہ ۔ کوٹلہ عالیجاہ حسینی کوٹھی	
۲۰	۱۲ بجے دن	مرزا محمد مہدی و سید ضمیر حسین رضوی ۔ الاوہ سطر ق دار الشفاء	
۲۰	" "	شرکاء گروہ [illegible]	حسینیہ نواب عنایت جنگ بہادر منڈی میر عالم
۲۰	½۴ بجے عصر	سید غلام حسین [illegible]	مسجد اثنا عشری
۲۰	۵ بجے عصر	سید نسیم علی ابن سید [illegible] صاحب ۔ بمکان زنجیر حویلی قدیم ضریح امام ضامن	
۲۰	بعد مغرب	سید محمد مہدی	بمکان سید مومن علی صاحب کوچہ ایرانی ۔ ختم

عزاداران مظلوم کربلا کے لئے مرثیے اور نوحے

پیشگی قیمت آنے پر محصولڈاک معاف

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں اڈیشن ۱۱۴ رباعی، ۲۷ سوز، ۸۳ سلام ۸۹ مراثی ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک ۴۴۴ صفحہ کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز ۵۰ سلام ۸۰ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۶۰ سلام ۴۲ منتخبہ سوزخوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت حبیب بن مظاہرؑ تک ۳۴۴ کہرہ

ہلال محرم حصہ چہارم ۔ تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عونؑ و محمدؑ سے شہادت امام حسینؑ تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم ۵۲۴ چکنا کاغذ کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۔ ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام ۵۷ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم ۴۶۰ چکنا کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ ششم ۔ تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک ور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و سکی مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے چکنا ختم کہرہ ہے

خاص رعایت ۔ ہر دو حصہ پنجم و ششم کہرہ مجلد تھا۔ ہر چھ حصے کامل سٹ یکجائی خریدار کو چکنا جس میں سوم کہرہ ہوگا ۵ کہرہ جس میں اول دوم چکنا ہوگا ۔

ہلال ماتم ، سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے ۵۱۶ چکنا کہرہ ۔ دیگر برجیس ۔

فغان برجیس ۱۱ رباعی ۲ سلام اخمسہ ۱۲ مرثیے منبرخوانی ۱۸۰ کاغذ کہرہ

سفیر ماتم ، ۱ قصائد ، مرثیے ۶۰۰ چکنا کاغذ کہرہ ۔

سبع مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص پسند کے چودہ انتخابی مرثیے ۴۹۲ کاغذ کہرہ

دہ سلام جس میں منتخب سلام ہیں ۔ ۱

شہید غم ۔ مراثی سوزخوانی ۳۱

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باتم و شعرائے محترم وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے ۲۶۴ کاغذ چکنا ہے کہرہ ۔

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ جید ۵ نوحوں کا مجموعہ ۸۴ کہرہ مجلد ۔

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا ۔

حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰۲ کاغذ چکنا

حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۷۹ نوحے صفحہ ۳۰۴ کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجائی

فکر منظوم ۔ نوحہ جات ناصح مرحوم ۱۶۶ نوحے ۳۱۳ کہرہ کاغذ مجلد ۔

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش مجموعہ نوحہ جات حسرت جو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے سارے دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۲۴۸ کاغذ چکنا

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم جلی ۳۰۵ نوحے ۳۳۴ کاغذ کہرہ مجلد ۔

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ۔

تسکین فاطمہ ۔ مجموعہ نوحہ جات نگین حصہ اول ۱۲۰ نوحے ۱۴۶ صفحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۔ ۱۲۰ نوحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات لبیق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے ۳۵۲ چکنا کاغذ حصہ دوم ۵۰ نوحے ۱۳۲ چکنا ۸ کہرہ

فریاد غم ۔ نوحہ جات صبا مرحوم ۱۵۴ نوحے صفحہ ۳۰۰ کاغذ چکنا مجلد ۔

طومار درد ۔ نوحہ جات قدر ۶۱ نوحے ۱۲۴ کہرہ کاغذ اس میں فارسی نوحے بھی شامل ہیں۔

وسیلۂ بخشش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے ۵۰ صفحہ چکنا ۸ کہرہ

چودہ ساغر حصہ اول چودہ مشہور شعرا کے ۲۰ بہترین رقت آور نوحے ۳۲

چودہ ساغر حصہ دوم ۳۲ حصہ سوم

افکار جعفری ۔ نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر

سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر امانت خانی ۲۰۰

اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم نیسان ۱۵ نوحے

معراج غم نوحہ جات عدل ۶۸ چکنا کہرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے ۲۵۶ چکنا ۔

پیام شہادت ۔ نوحہ جات حکیم شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۹۴ نوحے ۲۹۴

نغمات اکبر ۔ نوحہ جات شعور حضرت کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے ۲۴۴ کاغذ کہرہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسینؑ یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہوکر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسنین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۲ صفحات قیمت کاغذ چکنا کہرہ

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار آیۃ اللہ ۔ نجم الملۃ

ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ نہایت دیدہ زیب حجم ۳۳۶ صفحہ قیمت

آخر تاریخ رعایتی قیمت

عزت ! سعادت ترجمہ معراج السعادۃ احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و نظیر کتاب ۔ کاغذ چکنا حصہ اول ہے ۔

اقوال اہل بیت نبی مختار در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم ۵۰۵ کاغذ چکنا لے مترجم مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات ۔

رسالۂ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفاد آخرت از لائق صاحب مرحوم ۵۵ صفحہ ۸

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادعلی ۔

منقبت و مناجات

جذبات عقیدت ۔ روپ کنواری کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ

خلوص انیس مشہور مناجات ۔ اب مدد کیجے دم امداد ہے یا امیر المومنین فریاد ہے

اخلاص نفیس از نفیس نفیس کی مشہور مناجات یا شاہ انس و جاں میری امداد کیجئے یا صاحب لزماں میری امداد کیجئے

عریضۂ مقاصد ۔

نوائے سرور جس میں صد قصیدہ اور سلام ہیں ۔

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت

سوانح حضرت زید شہیدؑ چکنا کاغذ ۱۰

سوانح شہید ثالث

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴ چکنا کہرہ

حیات القا سوانح عمری جناب ۔۔۔ صاحب ۔۔۔

نقشۂ ایوان رنگین ۔ سادہ

سوانح زندگی شاہ مدار

رہبر عراق ایران مولانا موسیٰ صاحب جدید ایڈیشن

عراق و ایران سفرنامہ عالیجناب نواب میر اسد علی خاں بہادر ۔۔۔ ۲۵۰ تقریباً مقامات مقدسہ کی تصاویر ۔

سفرنامۂ عراق از جناب محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۔۔۔

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزماں علیہ السلام کا ظہور ہے

علائم الظہور

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ

جس میں

حضرت صاحب الزماںؑ کے حالات دعائیں اور ظہور کی تمام علامتیں مفصلاً درج ہیں اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنے امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے حجم ۳۰۰ صفحہ طباعت دیدہ زیب کاغذ چکنا مجلد مع گرد پوش قیمت ۸/ آخر محرم تک ۸ رکی رعایت

سید نعمت اللہ بخاریؒ

قصائد اربعہ

مع ترجمہ اردو ۴/

کتب خانہ حیدری کے جدید مطبوعات

اشاعۃ بدعیہ

جو

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ ہے

اور

جس میں تمام شیعہ عقائد درج ہیں جن کا جاننا ہر ایک شیعہ کے لئے لازمی ہے اس کے علاوہ حضرت صاحب الزماںؑ کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمدؐ کے واقعات اور چار قصائد شاہ نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ بھی شامل ہیں

یہ ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک مومن کیلئے ضروری ہے حجم ۲۶۰ کاغذ چکنا طباعت نفیس قیمت ۳/ مجلد ۸/

ادعیۃ

کتابیں جیبی تقطیع ایک ہی سائز ہیں ایک ہی جگہ جلد بندھوائی جاسکتی ہے یہ تمام کتابیں چکنے کاغذ پر طبع ہوئی ہیں۔

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون جس میں مہر نبوۃ اور نقوش وغیرہ مع تعقیبات زیارات ائمہ ہدی درج ہیں زیارت وارث صوالح طاہرین با ترجمہ ۳/

حدیث کسا۔ مترجم اردو ۱۰۰ صفحہ ۳/

دعائے مشلول۔ مترجم اردو ۲۴ صفحہ ۳/

دعائے لیستشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیرؑ وغیرہ بلا ترجمہ ۳۲ صفحہ۔ ۳/

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو حجم ۳۲ صفحہ ۳/

دعائے کمیل۔ مترجم اردو ۳۴ صفحہ ۳/

دعائے سبا۔ مترجم اردو ۴/

مجموعہ دعائے نور۔ جس میں چودہ دعائیں ہیں مترجم اردو ۴۸ صفحہ ۶/

دعائے ختم قرآن متوسط تقطیع ۱/

دعائے عافیت۔ از صحیفہ کاملہ سجادیہ مترجم اردو ۔ ۴/

دیگر کتب ادعیہ

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب درج ہے دعائے ناد علی صفحہ ۴۰ ۴/

ارشاد المومنین مجربات ائمہ وغیرہ کا مجموعہ صفحہ ۱۰۴

قلب نگین۔ زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مع اصل عربی صفحہ ۱۶ ۳/

زیارت مفجعہ حضرت زینبؑ جلی قلم صفحہ ۲۴ ۔ ۳/

زیارت حضرت زینبؑ و حضرت سکینہؑ جلی قلم ۳/

دنیا کی مشہور کتاب

علامہ مجلسیؒ کی

بحار الانوار حصہ اول

اردو ترجمہ

جس میں علم و عقل کے متعلق حضرت محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے اقوال و احادیث درج ہیں

ترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری

۵۵۰ صفحہ کاغذ چکنا قیمت ۔

سیرت صدیقہ صغریٰ

حضرت زینب علیہا السلام

جتنے سوانح اس وقت تک شائع ہوئے ہیں ان سب سے زیادہ مستند اور مبسوط کتاب مصنفہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری حجم ۳۲۸ کاغذ چکنا قیمت

کارنامہ پہلوی

بطریق سفرنامہ

ایران جدید اور عہد رضا شاہ کی ایک بہترین مستند تاریخ اس کتاب کو دیکھنے کا بعد معلوم ہوگا کہ ایران میں کیا کیا ترقیاں ہوئی ہیں۔ مصنفہ سید نور حسن صاحب بلگرامی حجم ۱۳۲ با جاب مطابع

دیدہ زیب کاغذ بہترین قیمت صرف چار روپیہ۔

کیا؟

آپ اپنے علماء دینی کے حالات سے واقف ہیں۔ اگر واقف نہیں ہیں تو قصص العلماء جلد اول جس میں علمائے شیعہ ایران و عراق کے معتبر مبسوط حالات آقا سید ابراہیم سے شیخ بہائی تک درج ہیں مطالعہ فرمائیے حجم (۳۲۲) صفحہ قیمت صرف ۸/

۲۶۶
رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ
اخبار انتخاب حیدرآباد دکن
M آئی 26
رجسٹرڈ نمبر انڈیا



جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ اس ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا۔
لہذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمایئے۔
اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ ختم ہوگیا آئندہ پرچہ ذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی قومی مذہبی فرض ہوگا۔
اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کرکے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالیے۔
واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید کہ آپ جرم کے مرتکب نہ ہوں گے۔

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر انتخاب ہفتہ وار حیدرآباد دکن سے شائع ہوا

رجسٹرڈ نمبر سرکار انڈیا M5126

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۲۶۶)

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مہتمم
محمد حسین

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسنا

جلد ۲ — یکم ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۸ھ مطابق یکم اسفندار سنہ ۱۳۵۸ف م یکم جنوری سنہ ۱۹۴۹ء یوم شنبہ — نمبر (۲۲)

خاص عنایت

جدید خریداروں کو محرم نمبر سنہ ۶۶ و سنہ ۱۳۶۸ با تصویر و رجب نمبر با تصویر جو ہر پرچہ بجائے خود ایک خاص نمبر ہے ۔ مفت دیئے جائیں گے ۔ بوقت واحد یا ایک ماہ میں کتب خانہ حیدری سے سو روپیہ کے کتب خریدنے یا مطبع حیدری میں سو روپیہ کی چھپوائی کا کام لینے والے یا ۸ خریدار مہیا کرنے والے حضرات کو ایک سال تک پرچہ بلاقیمت جاری کیا جائے گا ۔

چندہ اخبار

سالانہ آٹھ روپیہ فی پرچہ ۴ ر
ممالک غیر سے دس روپیہ پر ایک ۸ ر
ایک سال سے کم کیلئے اخبار جاری نہ ہوگا

اجرت اشتہار

فی انچ کالم ۔ ۔ ۔ ایک روپیہ
چندہ اخبار و اجرت اشتہارات پیشگی وصول ہونی چاہیئے
اخبار نہ پہنچے تو فوری اطلاع دیجیے

سلام

از جناب حسن علی سیوجی صاحب فغاں

کتنی غیور امتِ خیر الانام ہے — کہتی ہے اے حسین ترے سر کا کام ہے
دیکھا حسین سی جذبہ کا نام ہے — گردن پہ تیغ ہے بھی تو سجدے سے کام ہے
ہاں ہاں حسین کا بڑا عالی مقام ہے — تاریخ سرنگوں ہے جہاں پہ وہ نام ہے
لرزاں یزید تخت پہ ہے چپ امام ہے — زینب علی کے لہجے میں گرم کلام ہے
بچوں کا قتل ہتک حرم امتناع آب — قانونِ حق میں ایسی سیاست حرام ہے
میں روضۂ حسین کو کعبہ کہوں تو کیا — جانِ حرم جہاں ہو وہ بیت الحرام ہے
زینب نے چوما رسن کو بازو کو شاہ نے — اے بیکسی یہ کیسا پیام و سلام ہے
زانوئے شاہ کے ولد حر خوش نصیب — ایسے میں موت آئے تو جینا حرام ہے
خونِ عدو سے کام نہ اپنے لہو سے کام — عباس کی لڑائی کو پانی سے کام ہے

روزانہ وقتِ عصر میں روتا ہوں اے فغاں
ہر شام میرے واسطے غربت کی شام ہے

ترتیب

بسبب پلیگ دفتر میں چوہا گرنے کی وجہ سے دفتر ۱۰ روز تک بند رہا اس لئے اخبار دیر سے شایع ہوا امید کہ ناظرین معاف فرمائیں ۔

اداریہ

غریبی کا مقام

زندگی کے بحرِ ناپیداکنار میں انسان ایک دوسرے سے اس طرح ملتے ہیں جس طرح شہتیریں چھت بننے کے لئے ملتی ہیں لیکن ایک دوسرے سے ناواقف رہتے ہوئے — البتہ "معمار" ان کی یکجائی کی قوت کے راز سے خوب واقف ہوتا ہے۔ مگر آج جب کہ معمار کی نیت میں فتور دیکھ کر سارے انسان شکوک و شبہات اور ہیجان و اضطراب کا شکار بنے ہوئے ہیں، بے اطمینانی کی امواج بلند سے بلند تر ہو کر اٹھ رہی ہیں اور تخریب اپنی پوری قوت سے سارے تعمیری حقایق پر حملہ آور ہے، غریبی کی قدر و قیمت واقعاً خندۂ دنداں نما ہو سکتی ہے کیونکہ زندگی کا ایوان اب صرف جھوٹ، فریب، دھوکے، دغا اور چاپلوسی کے کھوٹے سکوں کا خزانہ بن چکا ہے اور یہاں مکر و حیلے ہی کا جھوٹا سکہ چلتا ہے۔ ظاہر تو ظاہر ہے کہ جس کی کھنک کمزور ہے اس کو خزانہ کی چار دیواری میں مایوس و محبوس رہنا ہوگا۔ یہاں تک کہ اتلاف کا حکم شرف صدور لائے!!

غریبی کی یہ قیمت اس انسانی نظامِ اخلاق نے متعین کی ہے جس نے انسان کو کل کا عمل آج پیش کرنا تو نہیں سکھایا البتہ کل کا رزق آج اور ابھی طلب کرنا ضرور سکھایا ہے۔ اب یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ فاقہ کے خوف پر غالب آنے، شکم سیری کی ہوس بجھانے، لباس کی فراوانی پر تسکین پانے اور کسبِ معاش کے لئے دوڑتے پھرنے کی حالت ہی لائق ستائش ہے اور اسی لئے فکرِ معیشت کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ پھر ایسے میں حشر کا دغدغہ کیوں توجہ کے قابل سمجھا جائے؟ اور کیوں مسائلِ معاش کے بتخانہ کا پجاری حقایقِ معاد کے کعبہ کا طواف کرے؟؟

اس زر پرستانہ مسلکِ حیات کی اہمیت کا احساس اور بھی شدید ہو جاتا ہے جب حقایقِ معاد کا عارف خود اپنی اجرت یا "نذرانہ" کے تعین سے پہلے اظہارِ حقایق پر رضامند نہیں ہوتا — اور محراب و منبر کی ویرانی کچھ اور بھی بڑھ جاتی ہے جب آمر کی جیب ہلکی ہوتی ہے۔ پھر وہ وعظ و بیان اور ذکر و فکر جو قوم کے ملا و مولوی کے ذرائع معاش کی وسعت کے لئے عام ہوں، ظاہر ہے کہ حقایقِ معاد کے اعلان سے زیادہ آمر کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اس طرح کسی کی ذاتی ملکیت کی طویل قطار اور بنکوں کے کھاتوں کی خاموش جھنکار ہی اس ناخوشگوار بحث کا فیصلہ بن جاتے ہیں!!

یہ فیصلہ غلط ہی سہی مگر ہے تو اٹل — اور ایسے ہی اٹل غلط فیصلوں کی تکذیب کے لئے زندگی غریبی کا سہارا لیتی ہے، کبھی صلیب پر چڑھ کر اور کبھی دریائے فرات کے کنارے اپنے خون میں لت پت نہا کر — اور ایسی غربت ایک گنج گراں مایہ ہے جو اپنی عنایت سے امارت کا جسم تو تنومند کر دیتی ہے لیکن حکمرانی کی روح اپنے لئے محفوظ کر لیتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ امارت وہ بھیک ہے جس کو غربت ہی نے بخشش کے عنوان سے دے ڈالا ہے کیونکہ غربت عطا کرنے والی عادت کا نام ہے اور امارت عطیہ قبول کرنے والی عامیانہ گداگری سے عبارت۔ اس دعوے کی دلیل غربت کی وہ خودداری ہے جو اپنا سرِ تسلیم کہیں خم نہیں کرتی اور امارت تو خودداری کے افلاس میں متواتر سر جھکا جھکا کر عزت بیچنے کی تمنا کرنے کا نام ہے جو اپنی کم ظرفی کی بنا پر اپنے ہی خالق سے منحرف ہو کر علمِ بغاوت بلند کرنا چاہتی ہے، اور شاید یہ نہ جانتے ہوئے کہ دینے والی قوت ہی چھین لینے والی قوت بھی بن سکتی ہے!!

مگر زندگی میں غریبی کے مقام کو نہ پہچاننے والے اب محض رکھیل کہ اس دنیا میں اشیاء کے بے جا تصرف و استعمال، انسان پر ظلم و تشدد اور کہنہ و بوسیدہ طریقۂ زندگی کی بیخ کنی ہمیشہ غربت ہی نے کی ہے۔ فرعون و یزید کی امارت کو موسیٰ و حسینؑ کی غربت ہی نے پچھاڑا ہے — اور یہ امارت کی شرمساری کے لئے بہت کافی ہے۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ غربت ہی نے فطرت اور تہذیب کے دوراہے پر بھٹکتی ہوئی زندگی کی رہبری کی ہے، ایک صراطِ مستقیم پر چل پڑنے کے لئے جو اپنے ہر راہرو سے صرف قوانینِ فطرت کی پابندی چاہتی ہے۔ پھر صراطِ مستقیم بھی وہ جس پر خدا اور انسان اور خالق و مخلوق کے درمیان دوروئیہ درختوں کی آمائش اور ہر طرفہ پہل پہل آڑے نہیں آسکتی۔ اور زر و سیم نصاب نہیں بن سکتے۔ سچ ہے غربت ہی وہ قوت و طاقت ہے جس نے انسان کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا، چلنا اور آگے بڑھنا سکھایا ہے — اور زمانہ مسیحائی سے کبھی خالی نہیں رہا۔ لیکن اس دنیائے رنگ و بو میں ایسی سچائیوں اور صداقتوں کا پرچار کرنے والے انسانوں کو ہمیشہ قیدِ تنہائی کی سزا دی جاتی ہے اور نت نئے الزاموں سے رسوا کیا جاتا ہے۔

مگر صداقت چھپائے نہیں چھپتی اور وقت روکے نہیں رکتا۔ یہ دنیا دیکھتی ہی رہ جائے گی کہ امارت کے پرچم سرنگوں ہو جائیں گے اور حسنِ سیرت کی روح سرائی عام ہو جائے گی جس کا سرچشمہ غربت ہے — اور یہ سرچشمہ بقول شاعرِ مشرق.....

"اللہ کی دین ہے جسے دے"

سلام

از آفتاب امانت خانی

سنیں جو گریۂ زہراؑ بیاں بدل ڈالیں
غمِ حسینؑ میں طرزِ فغاں بدل ڈالیں

نہ ہو جو شعر میں مقصد کوئی۔ وہ شعر نہیں
نظر نہ آئے جو مقصد بیاں بدل ڈالیں

حسینیت کے نہ ہو رنگ میں کبھی ہرگز
زمینِ شعر کے کچھ آسماں بدل ڈالیں

خطوط لکھ کے بلاتے ہیں شکوہ نہ کوئی
جو زر کو دیکھ کے اپنی زباں بدل ڈالیں

درخت سے سرِ شبیرؑ گر ہو آویزاں
تو ساکنانِ شجر آشیاں بدل ڈالیں

الٰہی حکم سے چھوٹا وہ حرملہ کا تیر
ملائکہ رخِ تیرِ رواں بدل ڈالیں

ہنسی وہ نزع میں اصغرؑ کی خنجر دیکھیں
لباسِ زندگی جاوداں بدل ڈالیں

جو دیکھیں سجدۂ آخر حسینؑ کا با فخر
ادائے مدحِ خدا قدسیاں بدل ڈالیں

اشتہار محکمہ عدالت دیوانی منصفی بیڑ واقع بہمن ۱۳۵۸ف

نمبر مقدمہ عطیہ ۲۲/۲ بابتہ ۱۳۵۷ف

باجلاس عالیجناب نواب سید علی خان صاحب منصف عدالت بیڑ

مقدمہ

درخواست نارائن راؤ عطائے صداقت نامہ وراثت

بمقدمہ ہذا میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ مسمی نارائن نے درخواست پیش کی ہے کہ متوفی جگنا تھ بالکشن کا وارث و قائم مقام ہوں۔ اس لئے صداقت نامہ ضد تمسک بنک حصص عثمان شاہی میل عطا ہو۔ اس لئے ذریعہ اشتہار ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ متوفی مذکور کے نسبت وارث ہونے کا کسی کو ادعا ہے تو اندرون تاریخ پیشی ۲۴ اسفندار ۱۳۵۸ف بوقت ۱۱ بجے دن حاضر ہو کر عذرداری پیش کرو۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ ہوگی۔

منتظم عدالت

ایٹم بم سے زیادہ مہلک ایجاد

ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم کے گرائے جانے اور ان دونوں شہروں کے خاک سیاہ ہو جانے کا واقعہ پچھلی جنگ کا خاص واقعہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ ایٹم بم کے نام سے کانپنے لگے اور سمجھنے لگے کہ ایٹم بم کا راز اسی کو معلوم ہے اور کثرت سے اسی کے پاس موجود ہے، ساری دنیا کو اسی طرف سے خوف زدہ بنا دیا لیکن یہ بھی اتفاق ہے کسی کو ایک چیز کا خیال نہیں رہ سکا۔ اس نے سوچا تک نہیں کہ کیا ایٹم بم کو اس سے زیادہ ترقی دیا جا سکتا ہے اور آپ یہ سن کر حیرت کریں گے کہ پچھلے سال ڈیڑھ سال کے اندر ایٹم بم اس قدر ہولناک چیز ہو گیا ہے کہ ہیروشیما اور ناگاساکی کے بم کے سامنے کھلونے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ایٹم بم کی ایجاد نے دنیا کی تمام سلطنتوں کو سخت فکر مند بنا دیا ہے اور ہر ملک اپنی جگہ سوچ رہا ہے کہ اس اندیشہ سے کیونکر نجات مل سکتی ہے اور باوجود کوشش کے اس وقت تک اقوام عالم نہ ایٹم بم کی ساخت کو ممنوع قرار دے سکیں اور نہ اس کا توڑ ایجاد کر سکیں، لیکن اگر بفرض محال ایسا ہو بھی جائے اور ایٹم بم بنانے کے تمام ذرائع مسدود ہو جائیں تو بھی سوال یہ ہے کہ کیا انسان اب بھی کرہ میں حفاظت سے رہ سکتا ہے؟ افسوس ہے کہ اس کا جواب آپ کو نفی میں ملے گا۔

اس وقت دنیا کی بعض قوتوں کے پاس ایسے ایسے کیمیاوی، حیاتیاتی اور فضائی تعمیر کے آلات پائے جاتے ہیں کہ ان سے نہ صرف روئے زمین کے تمام انسان بلکہ حیوانات و نباتات بھی آن کی آن میں صفحہ ہستی سے مٹائے جا سکتے ہیں۔ یہ آلات صرف امریکہ کی تنہا ملکیت نہیں ہیں بلکہ بہت سی قومیں ان کو طیار کر رہی ہیں اور زیادہ آسانی کے ساتھ کیونکہ ایٹم بم کیلئے جس سامان کی ضرورت ہوتی ہے وہ بہت قیمتی و کمیاب ہے مگر اس کو نہایت معمولی اور ارزاں دھاتوں اور چیزوں سے ایک معمولی صنعتی کارخانہ میں بھی طیار کیا جا سکتا ہے۔ اس دنیا کے مہلک ترین آلۂ حرب کے وجود کا حال کسی قوم نے ظاہر نہیں کیا لیکن اس دوران میں بعض لوگوں کی تقریروں میں اس کی طرف کھلا ہوا اشارہ پایا گیا ہے۔ ۱۹۴۶ء میں امریکہ کے ایک ذمہ دار شخص نے ظاہر کیا کہ: "امریکہ کے پاس ایک ایسا خفیہ حیاتیاتی (Biological) آلۂ حرب ہے جو ایٹم بم سے کہیں زیادہ ہلاکت آفریں ہے۔" اس نے یہ بھی کہا کہ امریکہ کے سائنس دانوں نے کیلی فورنیا کی یونیورسٹی میں ایک ایسا آلۂ حرب ایجاد کیا ہے کہ بڑے سے بڑے شہر کی تمام آبادی کو چشم زدن میں ختم کر سکتا ہے۔ اس کے ایک ہفتہ بعد ایک مشہور سائنس دان نے ظاہر کیا کہ امریکہ کے پاس اس قسم کے تین خفیہ آلات حرب ہیں اور پھر معلوم ہوا کہ ان کی تعداد پانچ ہے۔ دوران جنگ میں اور اس سے پہلے بھی دنیا میں خبر مشہور ہوئی تھی کہ جرمنی نے ایک ایسی شعاع دریافت کر لی ہے جس کے پڑتے ہی انسان ہلاک ہو جائے گا اور اس کا نام Death Ray ہے۔ اسی کے ساتھ یہ افواہ بھی پھیلی کہ مہلک بیماریوں کے جراثیم پھیلانے والے بم بھی طیار کئے جا رہے ہیں۔ لیکن ان خبروں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ جرمنی، جاپان، امریکہ، برطانیہ اور کناڈا میں جراثیم پھیلانے والے بموں کے متعلق تحقیق جاری تھی اور امریکہ کے ایک سائنس دان نے صاف صاف بتلا دیا تھا کہ (Botulinus Toxin) کی ایک گرین مقدار ستر لاکھ آدمیوں کو آناً فاناً ہلاک کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز Psittacosis Virus ہے جو شہر کے شہر کو دم زدن میں موت کی نیند سلا سکتی ہے اور لطف یہ کہ نہایت معمولی کارخانوں میں معمولی چیزوں سے طیار ہو سکتی ہے اور اس کے زہر سے نہ صرف انسان بلکہ حیوانات و نباتات بھی تباہ ہو سکتے ہیں۔
ایک طرف امریکہ ان تیاریوں میں مصروف ہے اور دوسری طرف روس فضائی شعاعوں (Cosmic Rays) کو مسخر کرنے کی فکر میں ہے تاکہ ان کی مدد سے وہ بستیوں کی بستیاں تباہ کر سکے اور اسی کے ساتھ ایٹم بم بھی بڑی زبردست قوت کے طیار کر رہا ہے۔ یہی حال برطانیہ اور دوسرے ملکوں کا بھی ہے جن کی تمام علمی کوششیں صرف جنگی آلات کی ساخت میں صرف ہو رہی ہیں۔ آئندہ دنیا میں ایک اور جنگ کا ہونا بالکل یقینی ہے اور اسی کے ساتھ یہ بھی اٹل حقیقت ہے کہ اس جنگ کے بعد کرۂ ارض بالکل تباہ ہو جائے گا اور اگر کچھ لوگ بچ رہے تو وہی ہوں گے جو اب بھی عہد وحشت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

سنہ ۱۹۵۲ء کی ڈائری کا ایک ورق (ایٹم بم کی برکات)

مستقبل کے ایک مورخ کی نوٹ بک سے

۲۵ فروری سنہ ۱۹۵۲ء کو ساڑھے تین بجے صبح، ایک شخص جونس نامی جو نیویارک کے زیریں حصہ میں رہا کرتا تھا دفعتاً بیدار ہوا اس حال میں کہ اس کا جی بری طرح متلا رہا تھا۔ چند منٹ تک اس کی یہی حالت رہی، اس کے بعد جب وہ پھر اپنے بستر پر لیٹا تو اس نے دیکھا کہ نہایت گہرا کہر کھڑکی کے راستہ سے کمرے میں داخل ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر اسے تعجب ہوا کیونکہ رات کو جب وہ سونے گیا تھا تو فضا بہت صاف تھی اور ہوا کافی تیز تھی۔

۳ بجکر ۴ منٹ۔ نیویارک کا پورٹ کمشنر سمندر کے کنارے پہونچا کیونکہ اس کے گھبرائے ہوئے ماتحتوں نے بیسیوں ٹیلیفون کئے کہ گودی کی عمارت کو سمندر کی ایک بہت بڑی موج نے مسمار کر دیا ہے۔ ہر چند کہر بہت گہرا تھا لیکن گودی کی تباہی صاف نظر آ رہی تھی۔ قیاس کیا گیا کہ غالباً دور سمندر میں کسی جگہ زلزلہ آیا تھا اور اس کی وجہ سے ایک زبردست لہر نے گودی سے ٹکرا کر اسے تباہ کر دیا۔ کمشنر جب اپنے موٹر کی طرف واپس جانے لگا تو اسے بھی استفراغ کا دورہ پڑا۔ اسی وقت ڈاکٹر ہیرام نے اپنی تجربہ گاہ میں دیکھا کہ اس کے تین ریڈیو میٹر (شعاع پیما) کی سوئیاں ڈائل سے بالکل علیحدہ ہو گئی ہیں۔ اس نے جلدی جلدی تمام پرزوں کی جانچ کی اور اپنی بیوی کو ٹیلیفون کیا کہ فوراً شہر سے باہر چلی جائے۔ بعد اس نے پولیس، افسر بلدیہ اور فوج کے مرکزوں کو فون کیا لیکن کسی نے خاص توجہ سے نہ سنا۔ ۵ بجے صبح تک افسر بلدیہ کا دفتر اخباروں کے نمائندوں، ریڈیو انجینیروں اور عام لوگوں سے بھر گیا۔ ان کے چہرے زرد تھے، اور عجیب طرح کا اضمحلال ان پر طاری تھا اور ماہرین ریڈیو اپنی اپنی رائے بیان کر رہے تھے۔

ہوا یہ کہ نیویارک بندرگاہ پر سمندر کے نہایت گہرے حصہ میں ...... ایک ایٹم بم پھوٹا۔ لیکن نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بم کسی آبدوز کشتی نے سمندر کی تہ میں دبا دیا تھا یا اوپر سے پھینکا گیا تھا۔ بہرحال وہ ۳ بجے صبح کو پھوٹا اور کروڑوں ٹن پانی اچھل کر ایک میل بلکہ اس سے زیادہ بلندی تک پہونچا۔ پانی کا ہر ہر قطرہ مہلک شعاعیں لئے ہوئے تھا اور چونکہ یہ بم ایسے وقت پھوٹا جب ہوا ۱۰ میل فی گھنٹہ کے رفتار سے نیویارک کی طرف چل رہی تھی اس لیے ایک گھنٹہ کے اندر ہی اندر یہ ہلاکت آفریں قطرے کہر کی صورت میں تمام شہر پر چھا گئے۔ ۵ بجکر ۵ منٹ: افسر بلدیہ نے تخلیۂ نیویارک کی کارروائی شروع کر دی اور تمام نشرگاہوں سے تخلیہ کے احکام جاری ہونے لگے لیکن کچھ دیر بعد نشرگاہیں بھی خاموش ہو گئیں کیونکہ یہاں کے کام کرنے والے خود بھی بھاگ نکلے۔ دوسرے محکمہ والے بھی اپنے اپنے کام چھوڑ بیٹھے لیکن آگ بجھانے والے، پولیس کے ملازم، قومی گارد، سپاہی اور ماہرین سائنس آخر وقت تک اپنے اپنے کام میں لگے رہے جب تک کہ تابکار شعاعوں نے مہلک حد تک ان کو نہیں گھیر لیا۔ بم پھوٹنے کی خبر ہونے کے دس منٹ بعد ڈاکٹر ڈانووک نے افسر بلدیہ کو بتایا کہ "تابکار شعاعوں کی ہلاکت آفرین قوت اتنی زبردست ہے کہ جو شخص تین گھنٹے سے زیادہ یہاں رہے گا وہ یقیناً ہلاک ہو جائے گا۔ ہر چند یہ موت فوری نہ ہوگی، ہو سکتا ہے کہ نو دن بلکہ ۶ ہفتہ تک موت نہ آئے اور تین دن تک کوئی خاص علامت بیماری کی بھی نہ ظاہر ہو، لیکن آخرکار ہلاکت یقینی ہے۔ جن لوگوں پر زیادہ اثر ہوگا۔ ان کو استفراغ شروع ہوگا اور چار دن کے اندر اندر مر جائیں گے۔"

وہ لوگ جو شہر کو جلد چھوڑ دینگے ان کے بال ہفتہ کے اندر اندر گر جائیں گے یا کچھ بخار ہو جائے گا، اور اس کے بعد ممکن ہے وہ اچھے ہو جائیں۔

ڈاکٹر نوڈک نے پیشینگوئی کرنے کے بعد خود بھی مرگیا، لیکن اس کا کہا حرف بحرف صحیح نکلا اور بہت آدمی ... ہفتہ کے اندر ختم ہو گئے جو ڈاکٹر نوڈک نے بتائی تھی تخلیہ شہر کے سلسلہ میں جو مصیبت ... وہ اس کے علاوہ تھی۔ ہزاروں آدمی ریلوے اسٹیشنوں ... ہو گئے ... موٹروں کے ... واپس آتی تھیں ... زیادہ ہلاک ہوئے۔

جس وقت بم ... قریب کے علاقہ میں ... لاکھ آدمی ... قریبا چار لاکھ ... ہفتہ کے اندر ہی اندر ہلاک ہو گئے اور جو بچ رہے وہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوئے۔ بعض حصے ہوئے شہر کے دوسرے حصوں میں بھی بکثرت لوگ متاثر ہوئے وہ بھی آخر کار ہلاک ہو گئے۔ بعض آبادیاں جو بم پھٹنے کی جگہ سے ۱۵ میل دور تھیں، وہ بھی کافی متاثر ہوئیں۔

بم کے مہلک اثرات سے بچانے کا محکمہ برابر کام کرتا رہا لیکن بعد کو ڈاکٹر نوڈک کو اس کے عملہ کو بھی تخلیہ کا حکم دیدیا کیونکہ وہ بھی متاثر ہو چلا تھا۔ بم پھٹنے کے دو ہفتہ بعد ڈاکٹر نوڈک کے بال گرنے لگے ۱۵ تاریخ دن کے بعد اس کا وزن کم ہونے لگا اور بخار آگیا چار ہفتہ کے بعد اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا، رنگ بالکل زرد ہو گیا اور ۲۵ پونڈ وزن گھٹ گیا۔ لیکن مختلف تدبیروں کے بعد وہ بچ گیا اسی طرح ملازمین ایک بچہ کیدار میں بھی پیدا ہوئیں لیکن وہ ۲۳ دن کے بعد مر گیا۔

تخلیہ نیویارک میں ایک ہفتہ صرف ہوا، لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بم کے مہلک اثرات کے علاوہ محض تخلیہ کے اضطراب کی وجہ سے کتنی جانیں ضائع ہوئیں۔ خدا جانے کتنے دریا میں ڈوب کر مرے کتنے کچلے گئے اور کتنوں کو لوٹ مار کے سلسلہ میں گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ ۲ مارچ کو ایک جماعت ماہرین کی پھر لوٹ کر نیویارک آئی تاکہ جو قیمتی کاغذات اور دستاویزیں یہاں رہ گئی تھیں انہیں ڈھونڈے، لیکن مکانوں کی دیواریں، فرش، شہر کی سڑکیں اور گھروں کا فرنیچر اب بھی مہلک شعاعوں کا کافی اثر باقی تھا اس کے بعد موسم بہار اور گرمی میں مہینوں تک شہر کے ہر ہر گوشہ کو سمندر کے پانی سے دھویا گیا لیکن کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوا کیونکہ ان مہلک شعاعوں کے اثرات دور کرنے کے لیے کوئی دوا مفید ثابت نہ ہوئی کروڑوں روپیہ کی مشنری بیکار گئی کیونکہ اس پر جو اثر ان شعاعوں کا ہوا وہ کسی طرح دور نہ ہو سکتا تھا۔

اس کے بعد ایک سال تک نیویارک ویران اور سنسان حالت میں پڑا رہا، تب کہیں جا کر وہ دوبارہ بسنے کے قابل ہو سکا۔ پھر لطف یہ کہ جو اٹم بم ہوٹا تھا وہ بالکل اسی قسم کا تھا جو جاپان میں استعمال کیا گیا۔ اور اگر یہ بم اور زیادہ مہلک قسم کا ہوتا جیسا کہ زیر غور ہے، تو خدا معلوم یہ تباہیاں اور کتنی شدید وسیع ہوتیں۔

ایں ماتم سخت است کہ گویند جواں مرد

میری بھانجی زہرا بیگم اہلیہ سید محمد جعفر صاحب پرنسپل آرٹ اسکول نے بتاریخ ۹ر ربیع الاول ۶۸ھ روز شنبہ بعمر ۳۰ سال انتقال کیا۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ مرحومہ دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ کر اس دار فانی سے رخصت ہو چکی ہیں امید کہ مومنین سورۂ فاتحہ سے مرحومہ کی روح کو شاد فرمائیں گے۔ (مدیر)

انتقال — نواب سید جمشید علی خاں صاحب جو حیدرآباد کے ایک قدیم گھرانے کے چشم و چراغ تھے ... کو انتقال کر گئے خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے اور متعلقین کو صبر عطا فرمائے۔

کربلا

از سید شہنشاہ حسین صاحب رضا [illegible] آبادی

فرات کے کنارے اسلام کی تمنا کو خراب کرنے کا ذمہ دار یزید ابن معاویہ تھا ... نے اس کے شعور پر ... اسلام کے حقیقی نصب العین کو فراموش کر دیا تھا ... شخص محمد کا بہت بڑا دشمن تھا جو اسلام کے درمیان مختلف ... پیدا کر رہا تھا ... اختلافات پیدا ہو ... یزید کے اجداد ابو سفیان نے اپنے ... کا اظہار کیا تھا اور خاص طور پر محمد کو جن رنگین الفاظ اور جملوں سے یاد کیا انکو آسانی سے فراموش نہیں کیا جا سکتا یزید نے اس کے احساس کو ابھار دیا تھا اس کے دل میں تعصب و تنگ نظری کی بہت سی چنگاریاں تھیں جو کربلا میں شعلہ بن کر بھڑکیں جن سے عرب کا رہا سہا امن و سکون خاکستر ہوا جیسے یزید نے اپنے ترکش سے نکال کر حسینؑ کی جانب پھینکے اور وہ نہایت تنگ دلی کا مظاہرہ کر کے طنز و تضحیک کا نشانہ بنایا یزید ابن معاویہ میں جو جذبہ کام کر رہا تھا وہ قابل غور ہے اس کو سمجھنے کے بعد گہری نظر سے دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یزید کے پاس تدبر اور استدلال کی قوت موجود نہیں تھی حسین ابن علی کے خلاف اپنی بے بنیاد نفرت کا اظہار کر رہا تھا بیعت کے مسئلہ نے بہت نمایاں حیثیت اختیار کر لی تھی اور یزید اس امر کے زبردست حصے لے رہا تھا اور اپنی مخالفت کے راستہ میں اتنا آگے بڑھ گیا کہ تھی امید کو حسینؑ سے بدظن کر دیا اور جو عوام محمد سے عقیدت رکھتے تھے انہیں دشمن بنا یا گیا یزید کا مطالبہ حسین ابن علیؑ نے منظور نہیں کیا اور اس کو بنیاد ٹھہرا کر مصالحت و مفاہمت کی گفتگو یزید کے نمایندوں نے کربلا میں ناکام بنادی اور حسینؑ کے خون بہانے کو اہمیت دی یہ دشمنی عقلی نہیں بلکہ جذباتی تھی نفرت اور دشمنی کی اندھی قوت یزید کو حسینؑ کے خلاف آمادہ کئے ہوئے تھی جس کے اثرات اسلام کی آزادی کو زبردست نقصان پہونچا رہے تھے حسین ابن علیؑ نے نینوا میں جو آزادی کا نصب العین پیش کیا وہ اسلام کے لیے بہت مفید تھا۔ انصاف پسند اور دور اندیش قائد محمدؐ کی تحریک کو زبردست فائدہ پہونچا رہا تھا محمدؐ کی روشن کی ہوئی شمع آل محمدؐ کے خون سے کربلا میں منور و تعمیر ہو رہی تھی اسلام کے مستقبل کے نفاذ کے لیے حسینؑ ابن علیؑ نے اپنا اور اپنے جگر کے ٹکڑوں کا خون فدا کر دیا مگر بنی امیہ کے وہ ماحول کی عدم تربیت کسی طرح گوارا نہیں کی حسینؑ کا نصب العین ایک تھا آپ کی تربیت محمدؐ کے عملی طریقہ پر ہوئی تھی اسلام کی روایات اور محمدؐ کی تہذیب اور میراث کی حفاظت کرنا اور امتیازی خصوصیات کو باقی رکھنا فرض تھا جس سے کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا اور شاندار نوعیت کا عمل کیا جس سے اسلام کامیاب ہوا کربلا میں حسینؑ ابن علیؑ آزادی چاہتے ہیں اور اسلام کی عظمت اور دوسروں کی غلامی سے نجات آپ کا نہایت محبت آمیز پرخلوص ایثار کربلا میں تھا وہ آزادی اور وسیع النظری کی تخلیق یادگار سرزمین کربلا پر کی تھی۔

انتقال ۱۳ر صفر رات کو مرزا ابراہیم علی سابق منصف علاقہ نواب سالار جنگ بہادر حال معتمد ... حسین ... حرکت قلب بند ہو نے سے انتقال ہوا

مجالس عزاء

فخر الواعظین عمدۃ الذاکرین مولانا حضرت سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی پروفیسر سلطان المدارس لکھنو ۲۷ صفر المظفر تا ۷ ربیع النور ۱۳۹۰ ہجری مطابق ۲۹ [illegible] تا ۱۰ [illegible] بر [illegible] مجالس سید الشہداء بمقام محل یا ور منزل بازار نور الامراء پڑھینگے روزآنہ مجلس ۹ بجے صبح شروع ہوگی ۔ (بانی نواب محمد افضل علی خاں)

ولادت فرزند رسول حضرت حسن امام مقبول

اولاد دنیا میں ایک نعمت عظمیٰ ہے اور فخر اعلیٰ ہے جس طرح اولاد ایک بہترین نعمت ہے اسی طرح اولاد کی محبت ایک بڑی محبت ہے اولاد ہی سے ماں باپ کا نام ہوتا ہے اور دنیا و آخرت میں کام ہوتا ہے حضرت خاتم النبیین محمد صلعم کو صلبی اولاد تو ہوئی لیکن مشیت ایزدی سے وہ سب زندہ نہ رہی بجز اکلوتی بیٹی جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے یہی وہ محترم بیٹی تھی جس سے دنیا میں نسل رسول کا سلسلہ قائم ہوا جناب فاطمہ کا سوائے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کوئی کفو نہ تھا جناب سیدہ کے عقد کے بعد ۱۵ ماہ رمضان المبارک ۳ھ کو مدینہ طیبہ میں بطن جناب سیدہ سے وہ فرزند پیدا ہوا جو والدین کے جانب سے نورانی تھا اور ایسا طیب و طاہر تھے کہ جنکی ولادت کے وقت ملائکہ مقربین دولت سرائے سیدہ پر حاضر تھے اور روقت ولادت جناب ختمی مرتبت دیدار کے منتظر تھے ۔ جوں ہی ولادت باسعادت واقع ہوئی آنحضرت صلعم کا چہرہ بشاش ہوگیا ملائکہ آسمان نے خدمت نبوی میں ہدیہ تہنیت پیش کیا ۔ رسول خدا کو امام حسن سے زیادہ الفت تھی امام حسن علیہ السلام کے ساتھ جناب ختمی مرتبت صلعم کو ایک غیر معمولی محبت تھی ۔ رات میں سینہ پر سلانا دن میں کاندھے پر چڑھانا ۔ محض مقتضائے محبت نہ تھا بلکہ تبلیغ رسالت تھی ۔ حضرت حسن علیہ السلام ہر دل عزیز اور مقبول زمن تھے اور ان کے فضائل اور مراتب بچپن ہی سے سب پر روشن تھے ۔ حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلعم کو کفار مکہ کا خوف نہ تھا وہ مکہ سے ہجرت پر مجبور نہ تھے اگر وہ چاہتے تو صرف زبان ہلا دینے سے ابوجہل اور اس کے ساتھی سب فی الفور تباہ ہو جاتے ۔ لیکن رسول نے ایسا نہیں کیا بلکہ بشریت کے عالم میں رات کے وقت مکہ سے ہجرت فرمایا اور ایک غار میں پوشیدہ ہوگئے اور مکہ کی سکونت ترک کرکے مدینہ منورہ میں رہنے لگے ۔ معاویہ کے دور حکومت میں دنیا طلبی اور جاہ پرستی کا شباب تھا اور حق کی طرف لوگوں کا خیال نہایت کم تھا مسلمان زبان سے دین اسلام کا کلمہ پڑھتے تھے لیکن انکا عمل اسلام کی بیخ کنی کر رہا تھا ۔ امام حسن کے گوشہ نشینی نے حقیقی اسلام کو اپنی خانہ میں محفوظ کر لیا ۔ جس نقش تصویر اسلام کو بدل نہ سکے گو دنیا طلبی کا سلسلہ جاری رہا ۔ آج دنیا میں ہر قوم کے روشن خیال لوگ امام حسن کو پیغمبر خدا صلعم کے جائز جانشین سمجھتے ہیں اور معاویہ کو غاصب اور ظالم تصور کرتے ہیں ۔ امام برحق حسن علیہ السلام ۱۵ ماہ رمضان المبارک ۳ھ کو بمقام مدینہ منورہ پیدا ہوئے اور ۲۸ صفر ۵۰ھ کو بعمر [illegible] شہید ہوکر جنت البقیع میں دفن ہوئے انکو فرزند رسول سے اسقدر عداوت تھی کہ شہید کے جنازے پر تیر برسائے گئے ۔ پھر ۸ شوال ۱۳۴۴ھ میں ابن سعود نجدی نے قبر مطہر کو بے حرمت کر دیا ۔ اور روضہ مبارک ڈھا دیا خدایا ایسے ظالموں کو مغضوب کر اور تباہ و مجنون کر ۔

(سید ابو الحسن فطنی)

کھاتے وقت پڑھنا مضر ہے

بعض آدمی کھانا کھاتے وقت اس لیئے پڑھنے میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ اس مصروفیت کی وجہ وہ غذا کو خوب چباتے رہیں گے اور بغیر چبائے جلد جلد نہیں نگل لیں گے ۔ لیکن ان کو یہ خبر نہیں کہ وہ ایک خرابی سے بچنے کے لیئے دوسری اس سے بھی زیادہ خرابی مول لیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اچھے کھانے کی خوشبو، ذائقہ اور ان کا نظارہ یہ سب چیزیں ہماری بھوک میں تحریک پیدا کرتی ہیں اور ہضم غذا پر نہایت اچھا اثر ڈالتی ہیں اسکے برعکس کتاب پڑھنے اور کھانے سے دلچسپی نہ لینا ایسی چیزیں ہیں جو ہضم میں فتور پیدا کیا کرتی ہیں صحیح ہضم کے لیئے سب سے زیادہ ضروری چیز یہ ہے کہ آدمی خوش دلی سے کھائے ۔ ایسے بہت کم لوگ ہوسکتے ہیں جو کتاب [illegible] رہیں اور اپنے کھانے کا لطف بھی اٹھاتے رہیں ۔

انتقال ۲۳ صفر مولوی علیم الدین حسین صاحب وکیل ساکن دارالشفاء جو ۵ ربیع الاول کو نہایت خلوص سے مجلس سالانہ منعقد کیا کرتے تھے کا انتقال ہوا خدا مرحوم کو مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

علامہ نونہروی کی آمد ۲۸ صفر آج علامہ سید ابن حسن صاحب نونہروی حیدرآباد تشریف لائے اور آج ہی سے مومنین کو اپنے عالمانہ و فاضلانہ مواعظ سے مستفید فرما رہے ہیں ۔

زائرین مقامات مقدسہ عراق و ایران ملاحظہ فرمائیں

ہر زائر کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شہر یا ضلع سے پلگرم پاس حاصل کرے اس کے بعد چیچک کے ٹیکے کو لیرا انجکشن ڈبل دوز اور پلیگ انجکشن معہ تینوں کے سارٹیفکٹوں کے حاصل کرے مذکورہ بالا کاغذات حاصل ہو جانے کے بعد عراق یا ایران جانے کی غرض سے بمبئی تشریف لائے ۔ مذکورہ بالا کاغذات حاصل کئے بغیر جو شخص بھی بمبئی آئیگا اوسے مذکورہ کاغذات کے حاصل کرنے کیلئے بمبئی سے اپنے شہر یا ضلع جاکے مذکورہ ضروری کاغذات حاصل کرنے ہونگے یہ اسلیئے عرض کیا گیا کہ گذشتہ ماہ مبارک رمضان کے بعد سے ابتک اکثر حضرات زائرین اجتماعی و انفرادی حیثیت سے مذکورہ ضروری کاغذات اپنے شہر یا ضلع سے حاصل کئے بغیر عراق و ایران جانے کیلئے بمبئی تشریف لائے اور ریل و مرام حضرات کو بمبئی سے اپنے شہر یا ضلع واپس جانا پڑا اکررا و موکدا عرض ہے کہ حضرات زائرین مقامات مقدسہ عراق و ایران اپنے شہر یا ضلع سے پہلے پلگرم پاس (Pilgrim Pass) حاصل فرمائیں اس کے بعد چیچک کے ٹیکے کو لیرا انجکشن ڈبل دوز اور پلیگ انجکشن معہ تینوں سارٹیفکٹوں کے حاصل فرمائیں ۔ جب مذکورہ چاروں کاغذات حاصل ہو جائیں اوسوقت خادم کو اپنی روانگی سے مطلع فرمائیں اور جواب کا انتظار فرمائیں جواب موصول ہونے پر بمبئی کا ارادہ فرمائیں ۔ عراق و ایران کے دوران سفر میں خرچ کا تخمینہ پہلے درجہ کے زائرین فی نفر ۳ سے ۴ ہزار روپیئے ہوائی جہاز کے ذریعہ اسکا دوگنا دوسرے درجہ کے زائرین فی نفر ۲ سے ۳ ہزار روپئے ۔ تیسرے درجہ کیلئے ۸۰۰ سے ۱۰۰۰ روپیئے ۔

خادم الحاج شیخ محمد جعفر صدر الافاضل

معین الزائرین امین منزل ۔ ایپ بلڈنگ نزدیک جے جے اسپتال ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳

تصحیح انتخاب نمبر ۲۰ مورخہ ۲۲ محرم کے صفحہ ۳ پر بجائے سید علی اظہر علوی کے سید علی ظہیر لکھا گیا ہے مومنین صحت فرمالیں ۔

دین بابی اور دال گورکی

مقالہ سیزدہم

(یادداشتہائے دال گورکی کا مختصر اردو ترجمہ یہاں تک پہونچا تھا کہ دال گورکی مجتہد بننے کے لئے شیخ عیسیٰ لنکرانی کے نام سے کربلا پہونچا جہاں ایرانی ملاؤں کا بڑا مرکز تھا اور سید کاظم رشتی کے درس کا ایک شاگرد بن گیا جہاں سید علی محمد شیرازی بھی شاگردوں میں سے تھا اور دونوں کی دوستی اور راز داری ہوگئی تھی۔ اب باقی کے حالات خود شیخ عیسیٰ لنکرانی کی زبان سے ملاحظہ کیجئے)

ایک دن سید کاظم کے صحن میں ایک تبریزی طالب العلم نے دریافت کیا صاحب الامر مہدی کہاں ہے؟ سید نے جواب دیا مجھے کیا معلوم شاید اسی محفل میں تشریف رکھتے ہوں اور میں ان کو نہیں پہچانتا ہوں سید علی محمد بھی محفل میں حاضر تھا اور وہ چرس اور ریاضت کی وجہ سے متکبر اور جاہ طلب بھی ہوگیا تھا۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ اس کو مہدی بناؤں۔ اس کے بعد میں اس کے سامنے بہت ادب سے بیٹھا اور احترام سے بات کرکے اس کہتا رہا۔ اے مہدی صاحب الزمان! مجھ پر رحم اور تفضل کر، خصوص اس کے چرس پینے کے بعد لیکن شروع میں وہ انکار کرتا رہا تھا اور میں اصرار کبھی اس ایک آسان مسئلہ کا سوال کرتا تھا اور وہ چرس کے نشہ میں بیہودہ جواب دیتا تھا تو اسی وقت میں کہتا تھا کہ الحق تو باب علم اور مہدی ہے۔ میں تمہارے دامن سے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ ایک دن میں اس کے گھر جاکر اس سے قرآن کے سورہ عمہ پر تفسیر لکھنے کی خواہش کی۔ اس نے قبول کیا اور چرس کا حقہ پی کر قلم ہاتھ میں لیا چرس کے نشہ میں بڑا تیز لکھتا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ سید میرے مقصد کے لئے بہتر ہی ہے۔ ہرچند متلون اور سست طبیعت تھا، چرس اور ریاضت دونوں میرے موید تھے۔ عمہ کی تفسیر کو میرے ہاتھ میں دیا۔ میں نے اس میں اصلاح کی کوشش کی پھر بھی اس سے صحیح معنی نہیں نکلتے تھے۔ میں اس کی لکھی ہوئی تفسیر یہ کہکر واپس نہیں کیا کہ "آپ کا خط مبارک میرے پاس یادگار رہے"۔ اپنی صحت کی ہوئی اس کو دیا لیکن چرس کی وجہ سے اس کی ہمت نہیں تھی کہ پھر اس کو پڑھے۔ اس کو شک بہت تھا اور دعویٰ مہدویت سے ڈرتا تھا مجھ سے کہا میرا نام مہدی نہیں ہے میں نے کہا میں آپ کو یہی نام دیتا ہوں۔ طہران کی طرف جانے میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میری مدد سے پورا ایران آپ پر ایمان لائے۔ ضرورت یہ ہے کہ آپ شک و خوف کو دور کریں۔ آپ کی ہر بات کو لوگ باور کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ بہن کو بھائی پر حلال کردیں۔ سید صاحب غور سے سنتے تھے اور اس کا جی چاہتا تھا کہ کوئی نہ کوئی دعویٰ کرے لیکن ہمت نہیں تھی۔ میں نے اس کی ہمت بڑھانے کے لئے بغداد جاکر شیرازی شراب کے کچھ بوتلیں لائیں اور اس کو پلاکر ہمت بھی دلایا۔ اس کے بعد اس کو اپنا راز بھی سمجھا دیا کہ اگر وہ دعویٰ کرے اس کے لشکروس کے ساتھ ہیں۔ آخر میں راضی ہوکر ایران کی طرف روانہ ہوگیا سنہ ۱۸۴۴ء میں بوشہر سے مجھ کو دعوت نامہ لکھا تھا کہ وہ نائب مہدی اور باب علم ہے۔ میں نے اس کے دعویٰ کی قبولی میں لکھا کہ آپ خود مہدی ہیں۔ اور میں ایمان لایا ہوں۔ اس طور سے سب سے پہلا شخص جو اس پر ایمان لایا شیخ عیسیٰ لنکرانی تھا جو اس کا ہم حقہ اور ہم پیالہ تھا اسی وقت میں نے مشہور کردیا کہ مہدی صاحب الزمان ظاہر ہوگیا اور یہ وہی تھا جو ناشناس طور پر سید کاظم رشتی کے

درس میں حاضر ہوا تھا۔ اس کے بعد مجھ کو خطوط [redacted] جو اپنے کو شامی بنا لئے ہیں انگریز ہیں اور میرے سب حالات سے بھی واقف ہوگئے ہیں اور میری ایک مخفی رپورٹ بھی ان کے ہاتھ میں آگئی ہے لہذا میں فی الفور عراق سے ایران کو چلا گیا اور وہاں سے روس پہونچا اور وہاں میرے حسن خدمت پر روس مجھ کو ایران کے لئے سفیر بنا کر بھیجا۔ اور میں سنہ ۱۸۴۵ء میں طہران پہونچا۔ وہاں پر دوبارہ میرے پرانے دوست مرزا حسین علی، مرزا یحییٰ وغیرہ میرے پاس آنے لگے۔ طہران میں مجھ کو معلوم ہوگیا کہ علی محمد جو مکہ میں دعویٰ کرکے شیراز پہونچا وہاں اس کی بہت توہین ہوئی یہاں تک کہ ماں باپ نے بھی اس کو گھر سے نکالا اور شہر بدر ہوکر اصفہان پہونچا تو اسی وقت میں نے اس کی سفارش وہاں کے حاکم کو لکھا کہ یہ سید میرا دوست اور صاحب کرامت ہے اس کی حفاظت کیجئے۔ حاکم نے بھی سید کی حفاظت کی لیکن سید کی بدقسمتی سے حاکم مر گیا اور اس کو آذربائیجان پہونچایا گیا۔ میں نے مرزا حسین علی اور مرزا یحییٰ کے ذریعہ سے طہران میں گڑبڑ مچایا میں مستقیماً اقدام نہیں کرسکتا تھا اس وجہ سے کہ میرا سیاسی وظیفہ نہیں تھا اور میرا رقیب انگریزی سفیر طہران میں موجود تھا اور سید کا طہران میں آنا بھی میرے لئے مناسب نہیں تھا کیونکہ ممکن تھا کہ محاکمہ میں میرے راز کو فاش کردے لہذا مجھ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کو طہران سے دور ہی تلف کردوں اور اس کے بعد گڑبڑ مچا دوں۔ محمد شاہ کے پاس گیا اور پوچھا یہ سید جو مہدویت کا دعویٰ کیا ہے سچا ہے کہ جھوٹا؟ شاہ نے فرمایا ولیعہد کو لکھا ہوں اس کے بارہ میں تحقیقات کرنے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ولیعہد کے پاس علماء جمع ہوکر اس سے سوالات کئے تھے وہ بالکل جواب میں عاجز ہوکر دعویٰ سے دست بردار ہوکر توبہ نامہ لکھ کر دیا۔ مجھے اس خبر سے مایوسی ہوگئی میری محنت بیکار گئی لہذا شاہ کے پاس جاکر عرض کردیا کہ ایسے جھوٹوں کو تباہ کرنا چاہئے۔ اس اثناء میں محمد شاہ مر گیا اور اس کا جانشین ناصر الدین شاہ کے حکم سے سید کو تبریز میں دار پر چڑھایا گیا اور سپاہیوں کو اس پر گولی چلانے کا حکم ہوا۔ اتفاق سے گولی سے رسی ٹوٹ گئی اور وہ زمین پر آکر ایک پاخانہ میں جاکر چھپ گیا اور جب لوگ اس کے پکڑنے کو گئے تو بہت توبہ آتا بہ اور استغاثہ کرنے لگا۔ ضرور اس وقت شیخ عیسیٰ لنکرانی پر بھی لعنت بھیجتا تھا کہ مہدی ہونے کا خیال اس کے دل میں ڈال دیا۔ لیکن اس کی عاجزی بیکار گئی۔ دوبارہ لٹکایا گیا اور گولیوں سے مار ڈالا گیا۔

جب طہران میں مجھ کو سید کے مارے جانے کی خبر ملی تو میں مرزا حسین علی اور دوسروں کے ذریعہ سے طہران میں آشوب برپا کیا اور کچھ لوگ متعصب نے ناصر الدین شاہ پر گولی چلانے مستعد ہوگئے اور بعض گرفتار ہوگئے۔ ان میں میرے محرم راز لوگ مرزا حسین علی وغیرہ بھی تھے۔ میں نے بہت سی محنت سے ان کو چھڑایا یہاں تک کہ میں اور سفارت کے لوگ گواہی دیئے کہ یہ لوگ بابی نہیں ہیں میں نے ان کو بغداد بھیج کر کام کے دستور سے آگاہ کیا اور بہت روپیہ ان کے ہاتھ میں رکھا۔ پھر سید کی لکھی ہوئی تحریریں بھی ان کو بھیجدیں۔ میری سفارت کا ایک خاص شغل الواح بنانا اور بغداد بھیجنا تھا۔ اس کے وزارت خارجہ میں بابیوں کے الواح تیار ہوکر ولایات میں تقسیم ہوتے تھے مختلف طور سے ہم ایران میں جہال کو بابی بناکر بغداد کو روانہ کرتے تھے جب دو بھائیوں میں اختلاف ہوگیا تو ہمارا رقیب (انگریز) یحییٰ صبح ازل کی سرپرستی کرنے لگا لیکن ازل میں بڑھنے کی لیاقت نہیں تھی حسین علی بھی بے علم تھا۔ ہمارے بھیجے ہوئے الواح میں جاہلانہ تصرفات کرتا تھا لیکن جہال کو کیا معلوم ہوتا تھا۔ جو بہائی ہوتا ہم اس کو ہر قسم کا فائدہ پہونچاتے تھے۔ ملاؤں سے ہم کو بہت فائدہ پہونچتا تھا کہ وہ جس کے دشمن ہوتے اس کو بابی کہتے تھے اور ہم بھی

طبی

اقوال حکماء

بسلسلہ انتخاب نمبر ۲۱

(۱) ہر بیماری سے نجات صحت درندوں کی طرح پیٹ بھر کر غذا نہیں کھاتی۔ بلکہ بیشتر پیاسی ان کی معدہ کا علاج چڑیوں کی تدا کھا کر تھوڑی غذا کھا کر کیا اور تندرست بنالو۔ (بقراط)

(۲) جالینوس سے کسی نے دریافت کیا کہ انسان کے لئے مہلک کیا ہے۔ اس نے جواب دیا جب وہ نیک و بد میں امتیاز نہ کر سکے۔

جالینوس

(۳) فکر دل کو غارت کرتا ہے اور غم دل کیلئے مرض ہے غم گزشتہ حالات سے متعلق ہوتا ہے اور فکر آئندہ ہونے والے واقعات سے تعلق رکھتا ہے۔ غم سے بچو کہ وہ جان کا دشمن ہو۔

جالینوس

(۴) جن لوگوں نے شہد اور روٹی اپنی غذا مقرر کی ہے اور وہ اس میں کچھ مخلوط نہیں کرتے ان کی صحت کبھی نہیں بگڑتی (حکیم ارسطو)

(۵) طبیعت اعضاء کے مزاج کو خوب جانتی ہے اور ہر ایک عضو کی طرف ویسی ہی غذا بھیجتی ہے جو اس کے مناسب حال ہو لیکن ایسا صحت کی حالت ہی میں ہوا کرتا ہے جب اس میں فرق آجائے گا تو مرض سمجھو۔ جالینوس

(۶) بالچھڑ کا استعمال کیا کرو کیوں کہ وہ قوت باہ پیدا کرتی ہے۔ (سرور کائنات) بروایت انس ابن مالک

(۷) جب تک سات گھڑی دن نہ گزر جائے استسقاء کے مریض کو غذا نہ دینی چاہئے۔ اور یہ پرہیز اس کے پانی کو خشک کرنے کیلئے نہایت نفع بخشتی ہے۔ (ابن سرابیون)

(۸) دق میں خالص اور تازہ دودھ پلانا بہترین علاج ہے اور سب سے افضل عورت کا دودھ ہے۔ اس کے بعد گدھی کا۔ بقراط

(۹) پانی بالخصوص برف یعنی تخموں کے ساتھ بخار کی حرارت اور عفونت کو زائل کرتا، پیشاب جاری کرتا اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ نیز سردہ و لعابات کے ساتھ پیاس کو تسکین دیتا اور صفراوی بخار کو بالخاصہ نفع دیتا ہے۔

(سرور عالم بروایت جوزی مرفوعاً) باقی آئندہ

نسوانی

بسلسلہ انتخاب نمبر

حقوق نسواں

اسلام کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ وہ شادی بیوگان کی تاکید حکم دیتا ہے فانکحوا الایامیٰ بیوہ عورتوں کی شادی کر دو اگر کوئی نوجوان عورت یا نابالغ لڑکی ادھیڑ عمر میں بیوہ ہو جائے تو ہندو دھرم نکاح ثانی کی اجازت نہیں دیتا اس کو تمام عمر رانڈ بنے دیتا ہے اگر وہ عفیفہ ہے پاک دامن ہے تو وہ اپنی جوانی جذبات انسانی سے گھٹ گھٹ کر برباد کر دیگی ہیضہ مرض ہسٹریا یعنی اختناق الرحم کی مرض میں مبتلا ہو جائیں گی اور دیوانہ ہو جائیں گی۔ اگر وہ صاحب عصمت رہی تو تمام عمر ذلت و خواری میں زندگی گذرے گی۔ یہ اسلام کو فخر ہے کہ اس نے جوان عورت کو بیوہ ہونے کی حالت میں نکاح ثانی کی اجازت دی اس لئے اسلام شادی بیوگان کا سخت حامی و مددگار ہے۔ عرب کے لوگ شادی بیوگان نہیں کرتے تھے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود اسکو عملی جامہ پہنایا اور بیوگان سے نکاح کیا سب سے پہلی بیوہ حضور انور صلعم کی بیوہ شہزادی خدیجہ تھی۔

اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ مسئلہ طلاق و خلع جاری ہے جب زوجین کا نباہ نا ممکن ہو ہمیشہ کا تکرار و قضیہ ہو۔ خانگی ہو مرد یا عورت زبان دراز لڑاکے ہوں اگر عورت فاحشہ ہو عورت امراض متعدی میں گرفتار ہو یعنی آتشک و سوزاک میں مبتلا ہو یا عورت آوارہ گرد فضول خرچ اور اپنے خاوند کی تابعدار نہ ہو کسی طرح بھی اصلاح زوجین نہ ہو سکتی ہو تو اسلام مجبوراً طلاق کی اجازت دیتا ہے اسلام کا ایک امتیازی مسئلہ ہے جو تمدن و معاشرت اور خوشحالی زوجین کے واسطے نہایت ضروری ہے مرد کو اختیار ہے کہ عورت کو طلاق دیکر آزاد کر دے اگر عورت مظلوم ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ وہ مرد سے خلع کرالے یا حاکم سے تنسیخ نکاح کرالے جبریہ نکاح ناجائز ہے۔ طلاق کے واسطے اسلام میں تین ماہ مقرر ہیں کہ ہر ایام ماہواری کی طہارت کے بعد مرد اپنی عورت کو طلاق دیتا جائے باقی آئندہ

صحت و تندرستی کے جواہر پارے

صبائی

بسلسلہ انتخاب نمبر (۲۱)

ان باتوں کے علاوہ جسم، کپڑے اور مکان وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا خیال بھی ضروری ہے اور مکانوں میں خالص تازہ ہوا دھوپ اور روشنی پہنچنے کا کافی انتظام چاہئے۔ وہ کمرے اور کوٹھڑیاں جہاں گرد اور گندگی کی بھرمار ہو اور جہاں ہوا اور روشنی کافی طور سے نہ پہنچتی ہو ہماری رہائش کے لئے نہ صرف نامعقول ہیں بلکہ بیحد نقصان کا باعث ہیں سونے کے کمرے جہاں ہم اپنی زندگی کا بیشتر حصہ گزارتے ہیں خاص طور پر صاف ستھرے اور ہوادار ہونے چاہئیں۔ اس لئے کہ صحت کی تباہی زیادہ تر ایسی ہی جگہوں کو ہوتی ہیں جہاں گندگیاں پڑی ہیں اور جہاں آس پاس کی فضا زہریلی گیسوں سے بھری پڑی ہوتی ہے۔

جسم کو درست حالت میں رکھنے کیلئے غسل کا روزمرہ معمول سب سے اچھا طریقہ ہے اس عادت کے بیماریاں جو زندگی کو گھٹاتی ہیں بہت کم ہوتی ہیں۔ بدن کی گندگی پسینہ کی شکل میں باہر آتی ہے جلدوں سے چمٹ کر کپڑوں میں جذب ہوتی رہتی ہے۔ جو کپڑے کو گندگی کے ساتھ بدبودار کر دیتے ہیں۔ اس خیال سے جسم کو برابر دھوتے اور کپڑوں کو بدلتے رہنا چاہئے۔ نشیلی چیزوں مثلاً افیون، گانجا، اور چرس وغیرہ کے استعمال سے بھی ہمیشہ بچنا چاہئے اور اخلاق کو بگاڑنے والی حرکتوں سے دور رہنا چاہئے کیونکہ ان باتوں سے صحت و طاقت کو بہت جلد زوال آتا ہے اس سلسلہ میں ہندوستانی ہیلتھ کراس سوسائٹی نے بھی بعض قاعدے مقرر کئے ہیں جن کو آسانی کے خیال سے یہاں سلسلہ وار درج کیا جاتا ہے۔

(۱) روزانہ غسل کیا کرو اور بدن کو صاف ستھرے سے خشک کر لو۔

(۲) سوتے وقت اپنے دانتوں کو خوب اچھی طرح صاف کر لیا کرو۔

(۳) اپنے ناخن برابر کترواتے رہو اور انہیں میل کچیل سے پاک رکھو۔

(۴) کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ اور منہ دھو لو۔

(۵) غذا میں تازہ پکے ہوئے اور زود ہضم کھانے کھاؤ تازہ پھلوں اور سبزیوں کا کثرت سے استعمال کرو۔ جوش دیئے ہوئے دودھ کا روزانہ استعمال کرو اور غذاؤں کو خوب اچھی طرح چبا چبا کر کھاؤ

(۶) کھانے پینے کی ان چیزوں کو مثلاً پھل جو کھلی پڑی ہوں اور جن پر مکھیوں کی فوج چھاپہ مارتی ہو ہرگز بھولے سے بھی نہ کھاؤ پیو۔

(۷) کھانے کے آدھا گھنٹہ پیشتر یا کھانے سے ایک گھنٹہ بعد صاف اور خالص پانی کافی مقدار میں پیو۔ کھانے کے ساتھ ساتھ یا درمیان میں پانی پینا صحت کیلئے مضر ہے۔

(۸) روزانہ گھر سے باہر کوئی اچھا اور سفید کھیل کھیلا کرو۔ اور ہمیشہ منہ کی بجائے ناک کے ذریعہ سانس لیا کرو۔

(۹) اندھیری جگہوں میں جہاں روشنی کافی نہ آتی ہو لکھنا پڑھنا مناسب نہیں ہمیشہ اچھی اور کھلی ہوئی روشنی میں لکھنا پڑھنا چاہئے تاکہ آنکھوں کی روشنی کو صدمہ نہ پہونچے اور قدرت کی بخشی ہوئی روشنی چشمہ کی محتاج نہ بنے۔

(۱۰) سوتے وقت اپنے کمرے کی کھڑکیاں اور اپنا منہ کھلا رکھو۔ اور مچھروں کے حملے سے بچنے کے لئے مچھر دانی کا استعمال کرو۔

(۱۱) رفع حاجت یا پاخانہ جانے کا ایک خاص وقت مقرر رکھو اس پابندی اور مقررہ عادات سے قبض کی شکایت جو تمام بیماریوں کی جڑ ہے کبھی نہیں ہوتی۔

(۱۲) کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت دونوں ہی حالت میں اپنے جسم کو سیدھا رکھو

(۱۳) جب کبھی کھانسی یا چھینک آئے یا تھوکنے یا ناک صاف کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کسی صاف کپڑے یا رومال سے کام لو۔ (۱۴) زمین پر ہر جگہ ادھر ادھر تھوکتے نہ پھرو بلکہ

اظہار تشکر و امتنان

بمبئی کا طوفان جو حقیقتاً مہیب اور غلبۂ خداوندی کا نمونہ تھا اگرچہ زیادہ دیر تک نہیں رہا اسپر کروڑوں کا نقصان ہوا اور نہ معلوم کتنی جانیں ضائع ہو گئیں ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ معلوم ہونے کے بعد حضرات مجتہدین و علماء حجاج و زائرین احباب اور اعزاء کیجانب سے خیریت دریافت کرنے کی غرض سے خطوط کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا کہ جس کے ختم ہونیکا امکان معلوم نہیں ہوتا۔ اپنی بے بضاعتی کیوجہ سے فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے مجبوراً اخبارات کے ذریعہ عزت افزائی اور ذرہ نوازی فرما مستفسرین خیریت کی خدمت میں عرض ہے کہ مذکورہ بالا طوفان کی زد سے یہ حقیر مع جملہ مومنین بہمہ حیثیت محفوظ و مصئون رہے بحمدہ وسنہ تعالیٰ اور بہ فیوض و برکات ائمۂ اطہار علیہم السلام وللّٰہ الحمد والشکر۔

یہ حقیر جملہ حضرات مستفسرین کا صمیم قلب سے مشکور و ممنون ہے۔

خادم احقر شیخ محمد جعفر علی محمد زائرانتل معین الزائرین آفس ۹۵ امین بلڈنگ ابراہیم رحمت اللہ روڈ بمبئی ۳۔

انتقال

بیگم صاحبہ محل نواب مغفور و بخشندہ شوکت جنگ حسام الدولہ مرحوم والدہ نواب کاظم جنگ بہادر و نواب جعفر نواز جنگ بہادر دختر نواب شمشیر جنگ اولیٰ کا رات کے ۲ بجے انتقال ہوا جمعہ کو بعد نماز ظہر میر مومن صاحب میں تدفین عمل میں آئی مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت نیک بی بی تھیں۔ خدا مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مومنین سے استدعا ہے کہ مرحومہ کی روح کو سورۂ فاتحہ سے شاد کریں۔

عاجز ہوں بہت مورد آفات نہ کر
انصاف نہ کر رحم کر اے میرے رحیم

عصیاں پہ کبھی کوئی مکافات نہ کر
اک پل کو بھی موقوف عنایات نہ کر

سلام

وہ کون ہے جسے مشکل کشا نہیں ملتا
زبان احمد مرسل کلام رب دیکھو
اگر کتاب پکاروں کتاب کہتی ہے
قسم خدا کی حقیقت میں ہیکہ وہ ہیں
بتاؤ مقصد تخلیق عشق کیسا ہوگا
تڑپ وہ دے کہ زیارت نصیب ہو یا رب
غلط کہو یہ جو یعقوب روئیں سو جمیل
چھٹا حسین سے قربت میں آہ وہ بھائی
چلے پکارنے مقتل میں شاہ تشنہ گلو
ستم یہ صاحب لولاک کے عزیزوں پر
تلاش کرتی ہے پہلو میں گاہ جھولے میں
نگاہیں وہ فدیہ امام اور رشام وہ عترت

تلاش کیجئے واللہ کیا نہیں ملتا
علی بغیر کسی کو خدا نہیں ملتا
بغیر آل نبی راستہ نہیں ملتا
اگرچہ ایک سے اک دوسرا نہیں ملتا
حسین سا کوئی درد آشنا نہیں ملتا
گل ریاض شہ کربلا نہیں ملتا
حسین کیلئے رونے ہیں کیا نہیں ملتا
کسی کو ایسا کوئی باوفا نہیں ملتا
جو انوا گئے گلگوں قبا نہیں ملتا
کہ سر چھپانے کو بھی آسرا نہیں ملتا
رباب کو وہ پسر چاند سا نہیں ملتا
کسی نبی کا بھی یہ سانحہ نہیں ملتا

منصبدار دولت آصفیہ سید سجاد حسین نگہت مصنف تسکین غم وغیرہ

اس مجلس عزا بہ تعیینہ وفات انیجا بیاکہ ماتم سبط شہید است بتاریخ ۵ ربیع المنور ۱۳۶۸ یوم چہارشنبہ ساعت چہار نیم عصر بپابندی وقت مجلس عزا منعقد است امید کہ مومنین تشریف آوردہ عزوشرف و ماعیان را ممنون فرمایند مجلس بلا انتظار ساعت پنج شروع خواہد شد ذکر از مولانا سید آقا صاحب بیان خواہند فرمود

الداعیان

شیخ ابو القاسم و فرزندان اولادکان مطبع و کتبخانہ حیدری و اخوان

انتخاب کمیت یار مقابل سکان

سالنامہ حیدری و حیدری جنتری

بابتہ ۱۳۶۸ھ

باتصویر

نمبر (۲۳)

ہر سال محرم سے بہ تعداد کثیر ۲۳ سال سے شائع ہو رہی ہے اور اسقدر مشہور ہے کہ اب تعریف کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ اس سال کا سالنامہ ایک ہفتہ میں تیار ہو جائیگا۔ اسمیں بیمثل اشعار۔ تاریخی واقعات حالات مشاہیر روزمرہ کی ضروریات کے علاوہ نیک و بد ایام قمر در عقرب تحویل سیارگان نوروز سعد آثار وغیرہ۔ **اعلیحضرت** سلطان العلوم شہریار دکن برار خلداللہ ملکہ آیۃ اللہ آقا سید حسین بروجردی مجتہد اعظم نواب محمد افضل علیخاں بہادر نواب حسین جنگ بہادر کے تصاویر بھی شامل ہیں۔ **مومنین کیلئے** یہ ایک سالانہ مذہبی تحفہ ہے۔ **یاد رکھئے** کہ آج تک ایسی عظیم الشان تقویم اور سالنامہ شائع نہیں ہوا ہی اسی وجہ سے ہر شخص اس کا مداح و ثناخواں ہے۔ طباعت عمدہ زیب سالنامہ مع جنتری قیمت کاغذ چکنا ۸/ مع کھدرہ کاغذ ۸/ صرف جنتری تاریخ کی حد تک ۱۲/ کتب خانہ حیدری حصہ بازار سے طلب فرمائیے

عالمِ اسلام ۔ پاکستان ۔ ہندوستان
ایک ہفتہ

اٹلی بطور تاوان روس کو ۳۳ جہاز دے رہا ہے۔ لندن ۱۵ دسمبر۔ روس کے ایک اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ اٹلی نے بطور تاوان جو جنگی جہاز روس کو دینے تھے وہ ان کا پہلا حصہ عنقریب روانہ کر رہا ہے جس کا معاہدہ صلح کی رو سے شروع ہو چکا تھا۔ اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ ۲ روز پہلے اٹلی اور روس میں معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے جس کی رو سے اٹلی نے روس کو بطور تاوان ۳۳ جہاز دینے منظور کر لئے تھے۔ یہ جہاز پانچ اقساط میں رومانیہ اور بلغاریہ کی وساطت سے روس کے حوالے کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ پچاس کروڑ ڈالر صنعتی اشیاء کی شکل میں وصول کئے جائیں گے۔

برازیل کی تاریخ میں سب سے بڑا سیلاب۔ ۴۰۰ آدمی ہلاک اور ہزاروں بے خانماں ہو گئے۔ ریوڈی جنیرو۔ ۱۸ دسمبر۔ دریائے پانامیا میں زبردست سیلاب آ جانے کی وجہ سے قادی اور یہاں سے ۱۴۰ میل دور لیوپولڈینیا نامی ایک ضلع میں ۴۰۰ آدمی اس سیلاب کی وجہ سے ہلاک اور ہزاروں بے خانماں ہو گئے۔ اس علاقہ میں ٹائیفائیڈ پھیل گیا ہے اور ہوائی جہاز غذا اور دوائیں پہنچانے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ سیلاب نے سڑکوں اور ریل کی پٹڑیوں کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ سیلاب برازیل کی تاریخ کا سب سے بڑا سیلاب ہے جو کچھ دن پہلے شروع ہوا تھا جس کی وجہ سے دو چھوٹے گاؤں غرق ہو گئے۔

پرتگالی ہند ہمیشہ پرتگال کے قبضہ میں رہیگا۔ گوا کے گورنر کا اعلان۔ لزبن ۱۸ دسمبر۔ آج پرتگالی ہند کے گورنر بذریعہ طیارہ گوا روانہ ہو گئے۔ روانگی سے پہلے انہوں نے اعلان کیا کہ پرتگالی ہند ہمیشہ پرتگالی رہیگا۔ میں پرتگال کے مستقبل سے پوری طرح مطمئن ہوں جس میں ہمارا محبوب پرتگالی ہند بھی شامل ہے۔

شہزادی الزبتھ کے نومولود شہزادے کا نام چارلس آف ایڈنبرگ ہوگا۔ لندن ۱۷ دسمبر۔ شہزادی الزبتھ کے لڑکے کا نام پرنس چارلس آف ایڈنبرگ تجویز کیا گیا ہے۔ شہزادے کا مکمل نام ... (طلب) آرتھر جارج ہوگا۔

ایرانی کابینہ کی از سر نو تشکیل۔ تعلیمات اور صحت عامہ۔ طہران ۱۲ دسمبر۔ ایرانی وزیراعظم محمد سعید مراغی جنہوں نے ایک ماہ قبل وزارت عظمیٰ کا چارج حاصل کیا تھا۔ آج اپنی کابینہ کی از سر نو تشکیل کی ہے۔ ڈاکٹر محمد سجاد وزیر تعلیمات کو ڈاکٹر منوچہر اقبال کی جگہ وزیر شہر اسرع مقرر کیا گیا ہے۔ اور آغا الاکبر کو وزیر صحت نامزد کیا گیا ہے۔ صدر رشید تالون یونیورسٹی کو وزیر تعلیمات مقرر کیا گیا ہے۔

طالب علم کسی سیاسی ادارہ سے تعلق نہ رکھیں۔ مصری حکومت کا اعلان۔ قاہرہ ۱۳ دسمبر۔ آج ایک فوجی اعلان شائع کیا گیا ہے جس کی رو سے تمام طالب علموں کو کسی بھی سیاسی ادارہ سے تعلق رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

فلسطین کے انتظام کیلئے برطانیہ کا شرق اردن کو ایک کروڑ پونڈ کا عطیہ۔ عمان۔ آج رات یہاں معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ شرق اردن کو ایک کروڑ پونڈ کا قرضہ دینے والا ہے تاکہ وہ فلسطین کے شامل کئے ہوئے علاقہ کا انتظام سنبھال سکے۔ فلسطین کا شرق اردن میں الحاق گزشتہ ہفتہ میں شرق اردن کی کابینہ نے منظور کر لیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ اس قرضہ کے بارہ میں اس وقت گفت و شنید ہوئی جب کہ گزشتہ دو ہفتوں میں شرق اردن کے وزیر مالیہ سلیمان النبسی لندن آئے ہوئے تھے۔ آج رات بیان کیا گیا ہے کہ شرق اردن کے دس فیصد کی بناء پر مصر اور شام نے جو احتجاج کیا ہے اس پر شرق اردن کی حکومت متعجب ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ایک عراقی وفد وزیر مواصلات مسٹر جلال بابیں کی صدارت میں مصر جا رہا ہے جہاں وہ مصری حکومت اور شاہ فاروق کو شرق اردن کے حقیقی ارادوں سے آگاہ کرے گا۔

سب سے اہم انتخاب آپ کا مذہبی قومی پرچہ ہے اس کی اشاعت میں سعی کرنا آپ کا فرض ہے۔

مشرقی پاکستان سے اناج لیجانے والوں کو گولی مار دینے کا حکم۔ ڈھاکہ ۱۷ دسمبر۔ بنگال کی حکومت نے چند سرحدی اضلاع سے دھان اور دوسرے اناج کی ناجائز برآمد کو روکنے کیلئے احتیاطی تدابیر کو زیادہ سخت کر دیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص ہندوستان میں چوری چھپے غلہ برآمد کرتے دیکھا جائے تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ مشرقی بنگال کے وزیر خوراک مسٹر ایس۔ ایم افضل نے سرحدی اضلاع کا دورہ کیا اور لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اناج کی برآمد کے امتناع کو کامیاب بنانے کیلئے حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ اور پاکستان کے حدود سے ہندوستان کی طرف اناج کی ناجائز برآمد کو روکنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں۔

پاکستان کے ہوائی بیڑہ کیلئے پولینڈ کے ۳۰ ہوا باز۔ کراچی ۱۸ دسمبر۔ پرتاب کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ لندن سے پولینڈ کے ۳۰ سے زائد ہوا باز آفیسر ایک خاص ہوائی جہاز میں کراچی پہنچ گئے ہیں یہ انگلستان میں پولینڈ کی رسلیشنٹ کورکے ممبر تھے اور انہوں نے پاکستان ایئر فورس میں ملازمت کرنا قبول کیا ہے۔

حکومت پاکستان نے ریاست بہاولپور کی فوجوں کا چارج لے لیا۔ کراچی ۱۹ دسمبر۔ پاکستان سرکار نے ریاست بہاولپور اور ریاست قلات کی فوجوں کا چارج لے لیا ہے۔ پاکستانی فوج کے سابق گورنر ماسٹر جنرل میجر جنرل گرویر کو بہاولپور کی فوجوں کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ بہاولپور سرکار نے پاکستان سے درخواست کی ہے کہ ریاستی پولیس کو منظم کرنے کیلئے ایک افسر کو بطور انسپکٹر جنرل پولیس بھیجا جائے۔ بلوچستان کی ریاستوں میں سے مکرانی اور خاران کی لیبی کورکی طرف پاکستان سرکار نے سب سے پہلے توجہ ...

ریاستوں کو ختم کیا جائے۔ جے پور ۱۳ دسمبر۔ آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر مسٹر کے سی مدلیا نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ہونے والے جے پور کانگریس کے اجلاس میں ریزولیشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ تمام ریاستوں کو ختم کر کے صوبوں میں مدغم کر دیا جائے تاکہ سارے ہندوستان بھر میں صرف ایک قسم کی حکومت ہو۔

مشرقی پنجاب میں غذا کی زبردست کمی۔ بمبئی اور کلکتہ سے اجناس کی درآمد۔ شملہ ۱۳ دسمبر۔ مشرقی پنجاب کی فوری اپیل کی بناء پر حکومت ہند کے وزیر غذا نے بمبئی اور کلکتہ سے خصوصی ٹرینوں کے ذریعہ غذائی اجناس بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ کئی خصوصی ٹرینیں اب تک ۱۵ ہزار ٹن اجناس لے کر مشرقی پنجاب پہنچ چکی ہیں۔

پٹیالہ میں ۲۷ عہدیداروں کی وظیفہ پر علیحدگی۔ پٹیالہ ۱۵ دسمبر۔ پٹیالہ یونین کے راج پرمکھ نے ۲۷ گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ عہدیداروں کو وظیفہ پر علیحدہ کر دیا ہے ان عہدیداروں میں مانیر کوٹلہ ریاست کے بڑے وزیر کرنل صاحبزادہ ممتاز علی خاں اور چند ریاست کے بڑے وزیر میجر جنرل بلدیو سنگھ شامل ہیں۔

حکومت ہند امریکہ سے جنگی ہوائی جہاز خرید رہی ہے۔ نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ سے جنگی ہوائی جہاز خریدنے کے لئے گفت و شنید کر رہی ہے اور اس نے اس سلسلہ میں امریکن سفیر مقیم ہند مسٹر ہنری گریڈی سے بھی بات چیت کی ہے۔ حکومت ہند اپنے جنگی ہوائی بیڑے کو مضبوط بنانے کے لئے اپنے تین سو ہوا بازوں کو امریکہ روانہ کر رہی ہے۔ یہ ہوا باز فروری کے پہلے ہفتہ میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔

ٹاٹا کمپنی کا گاندھی نیشنل میموریل فنڈ میں ۱۵ لاکھ کا گرانقدر عطیہ۔ جمشید پور ۱۴ دسمبر۔ ٹاٹا کے لوہے اور فولاد کی کمپنی نے گاندھی نیشنل میموریل فنڈ میں پندرہ لاکھ روپے کا گرانقدر چندہ دیا ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔ مرکز ۵، ر ۳ لاکھ روپے بنگال ۲۵، ۱ لاکھ روپے بہار ۰۰، ۵ لاکھ روپے ... ۱۰۰، ۲ لاکھ روپے

[illegible]

دکن کا ایک ہفتہ

بعض الاونس بند کر دئے گئے۔ حیدرآباد ۱۸ دسمبر پے کمیشن نے اپنی رپورٹ میں جن الاونس کی اجرائی کی سفارش کی ہے مثلاً الاونس گرانی، معتمدی، اسٹنوگرام الاونس، کرایہ مکان وغیرہ علی حالہ برقرار اور جاری رہیں گے۔ البتہ ان الاونس کے علاوہ دیگر الاونس جن پر کلفر ثانی کے لئے آخر ماہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۸ء تک جو بہ لحاظ دی گئی تھی اس کے منقضی ہو جانے سے تا حکم ثانی ان کی اجرائی نہ ہو گی۔

زیر حراست تحصیلدار۔ حیدرآباد ۱۸ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حسب ذیل تحصیلداروں کو زیر حراست رکھا گیا ہے (۱) عبدالعزیز صاحب کا نلی (۲) محمد مکی صاحب (۳) شہسوار علی صاحب مددگار مہتمم حراست میں۔ حیدرآباد ۱۸ دسمبر مولوی محمد خاں صاحب مددگار مہتمم ابکاری کو بعض شکایات کی بنا پر زیر نگرانی و حراست لیا گیا ہے۔

منتقلہ عہدہ داروں کو ڈیپوٹیشن الاونس حیدرآباد ۱۸ دسمبر جیسا کہ سیول اڈمنسٹریٹر صاحب کے احکام بصیغہ فینانس نشان (۴۷۳) کی رو سے مدراس اور دیگر ہمسایہ صوبوں سے منتقلہ جملہ گزیٹیڈ عہدہ داروں کو ۲۵ فیصد ڈپوٹیشن الاونس اور نان گزیٹیڈ عہدہ داروں کو ۴۰ فیصد الاونس دئے جانے کی منظوری صادر کی گئی۔

اول تعلقدار ناندیڑ کی معطلی حیدرآباد ۱۸ دسمبر مولوی سید شہاب الدین خاں صاحب اول تعلقدار ناندیڑ کو بعض شکایات کی بنا پر بہ تنسیخ رخصت معطل کیا گیا ہے دوران معطلی میں ربع تنخواہ بطور گزارہ ایصال کی جائے گی۔

نواب شہید یار جنگ بہادر کی واپسی حیدرآباد ۱۸ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ نواب شہید یار جنگ بہادر مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہو کر بلدہ واپس ہو چکے ہیں۔

سکندرآباد میں بم پھٹنے کی واردات حیدرآباد ۲۰ دسمبر آج ضلع سکندرآباد میں ایک دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا پولیس نے اس گھر کی تلاشی لی اور چند بم برآمد ہوئے گھر کا مالک جو ریاستی فوج میں ملازم ہے گرفتار کر لیا گیا ہے مزید انکشافات کی توقع ہے۔

مشاہرۂ خاص کی مسدودی حیدرآباد ۱۸ دسمبر اول تعلقداران اضلاع کو جو مشاہرۂ خاص ۵۰ روپیہ ماہوار ادا کیا جاتا ہے وہ تا حکم ثانی مسدود کر دیا گیا۔

نشانات تجارت ہند تسلیمی۔ حیدرآباد ۱۸ دسمبر حکومت حیدرآباد نے حکومت ہند اور ریاست ہائے متحدہ شیو رز ناگر ور انگو میں کو لیا ہے کہ چونکہ وجہ سے نشانات تجارت کے بارے میں عمل سادات کے تحت سمجھوتے کرتے ہیں لہذا جس نشان تجارت کی رجسٹری حیدرآباد دکن میں عمل میں آئی ہو وہ نہ صرف ہند بلکہ ریاست ہائے متحدہ کے صدر میں بھی رجسٹر شدہ تصور کیا جائے گا۔ اسی طرح ہندوستان اور ریاست ہائے مذکور میں رجسٹر شدہ نشانات تجارت حیدرآباد میں بھی رجسٹری شدہ متصور ہوں گے۔

لفٹننٹ کرنل غلام معین الدین کی رہائی حیدرآباد ۱۸ دسمبر لفٹننٹ کرنل غلام معین الدین کو جنہیں پولیس کارروائی کے فوری بعد گرفتار کر لیا گیا تھا کل رہا کر دیا گیا۔

اقربا نوازی کی روک تھام۔ کمیشن مشاہرات و ملازمت نے اپنی رپورٹ میں جسے ۵ اردی بہشت ۱۳۵۷ف کا بارگاہ خسروی سے شرف منظوری عطا ہوا تھا۔ یہ سفارش پیش کی تھی کہ ہر محکمہ کا اعلیٰ عہدہ دار سینیارٹی کے لحاظ سے ملازمین سرکار کی فہرست مرتب کرے اور یہ فہرست محکمہ کے تمام ملازمین میں گشت کرائی جائے تاکہ اقربا نوازی یا کسی فرد کے حقوق کی پامالی کا کوئی موقع باقی نہ رہے۔ لیکن سابقہ حکومت نے اس سلسلہ میں احکام خسروی کو روبہ عمل لانے کیلئے کوئی عملی اقدام نہیں کیا تھا۔ اب عالیجناب ملٹری گورنر بہادر نے تمام محکمہ جات کے نام احکام جاری فرمائے ہیں کہ سینیارٹی لسٹ کی ترتیب کا کام شروع کر دیا جائے۔

جوڈیشل کمیٹی تحلیل کر دی گئی حیدرآباد ۲۱ دسمبر اورینٹ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکومت نے یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے جوڈیشل کمیٹی کی تحلیل کا حکم صادر کر دیا ہے۔

ضلع ناندیڑ کیلئے ۶ لاکھ کی امداد۔ حیدرآباد ۲۲ دسمبر حیدرآباد کی حکومت نے ضلع ناندیڑ میں تقاوی کے طور پر (۶) لاکھ روپیہ منظور کئے ہیں سابقہ حکومت کے زمانہ میں اس ضلع کو غنڈوں نے پوری طرح تباہ و تاراج کر دیا۔

حضور نظام کی آمدنی کا نصف حصہ خزانۂ سرکاری میں داخل کرنے کا فیصلہ نئی دہلی ۲۳ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ نظام حیدرآباد اپنے اخراجات میں نصف کے قریب کمی کر رہے ہیں ریاست کی زمین کا ۴۳ فیصدی حصہ یا تو نظام کی ذاتی ملکیت ہے یا مختلف جاگیرداروں کی ملکیت ہے اور نظام کو ان زمینات سے ایک کروڑ (۳۰) لاکھ روپیہ کی آمدنی ہے اور (۷۰) لاکھ کے لگ بھگ انہیں وظیفہ ملتا ہے گویا کہ انہیں کل دو کروڑ روپیہ ملتا ہے۔ لیکن حال ہی میں ان سے خرچ کم کرنے کیلئے کہا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ نظام نے غور و خوض کرنے کے بعد وظیفہ کی رقم کو ایک کروڑ کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن زمینوں کی تمام آمدنی ریاستی خزانہ کے سپرد کر دی جائے گی۔ خیال ہے کہ بہت جلد ہی اس امر کا اعلان ہو جائے گا۔

مسٹر شعیب اللہ خاں مرحوم کی بیوہ کیلئے وظیفہ تا حیات۔ حیدرآباد ۲۸ دسمبر اپنی اس پالیسی کے تحت کہ مصیبت زدوں کو ہر طرح کی ممکنہ امداد پہنچائی جائے۔ حیدرآباد کی حکومت نے مسٹر شعیب اللہ خاں مرحوم مدیر امروز کے پسماندگان کے لئے مالی امداد منظور کی ہے۔ مرحوم کی بیوہ تا حیات ماہانہ ایک سو اور ان کے برادر نسبتی جو ان کے کام میں مدد دیا کرتے تھے اور جنہیں معذور کر دیا گیا ہے تا حیات ماہانہ پچاس روپیہ وظیفہ پائیں گے۔

عہدہ داران پولیس کی

معطلی۔ حیدرآباد ۲۸ دسمبر بعض شکایات کی بناء پر پولیس کے حسب ذیل عہدہ داروں کو تحقیقات کی تکمیل تک معطل کر دیا گیا ہے مولوی محمد ابراہیم صاحب مددگار مہتمم پولیس جمعیت مولوی ... صاحب مددگار مہتمم بالدہ

۲۴ دسمبر۔ آج ساڑھے ۱۰ بجے بیگم پیٹھ ہوائی اسٹیشن پر پنڈت جواہر لال نہرو حیدرآباد تشریف لائے۔

۲۵ دسمبر۔ آج جامعہ عثمانیہ کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں ایل ایل ڈی کی ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری پیش کی گئی۔

۲۶ دسمبر۔ آج ۱۲ بجے بیگم پیٹھ ہوائی اسٹیشن سے پنڈت جواہر لال نہرو بنگلور تشریف لے گئے۔

بے خانماں افراد کے لئے امدادی قرضے غیر خالصہ علاقوں کی رعایا کو بھی امداد ملے گی۔ حیدرآباد ۳۰ دسمبر باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تمام ضرورت مندوں اور مصیبت زدہ لوگوں کو حکومت کی امداد کے دائرے میں لانے کی غرض سے یہ طے کیا گیا ہے کہ اضلاع کیلئے جو تقاوی قرضے منظور کئے گئے ہیں انہیں غیر خالصہ علاقوں مثلاً جاگیرات سمستانوں اور پائیگاہ ہو لمتہ کے باشندوں کے لئے بھی قابل حصول بنایا جائے اضلاع کی طرح ان علاقوں میں بھی زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ دونوں طبقوں کو یہ امداد دی جا سکے گی۔ غیر خالصہ علاقوں میں کاشتکاروں کو دئے جانے والے تقاوی قرضے سیول اڈمنسٹریٹر صاحب جاگیرداروں سے اور جاگیرداران جاگیری باشندوں سے وصول کریں گے۔ غیر زراعت پیشہ لوگوں کو دئے جانے والے قرضوں سے متعلق جو قواعد منظور کئے گئے ہیں ان کی رو سے سیول اڈمنسٹریٹر صاحب کو اپنے اپنے علاقوں میں کسی شخص کو ایک ہزار روپے تک کا قرضہ عطا کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ایک ہزار سے زائد کے قرضہ کے لئے حکومت کے رکن آبادکاری کی منظوری حاصل کرنی پڑے گی یہ قرضے سات سال کی مدت میں قابل ادا ہوں گے اور ان پر ۲ فیصد کی شرح سے

عزاداران مظلوم کربلا کے لئے مرثیے اور نوحے

پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن
۱۱۴ رباعی ۲۴ سوز ۳۸ سلام ۸۹ مراثی ۳۰ نوحے
مشہور اساتذہ کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے
وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک
۴۴۴ صفحہ کاغذ چکنا ہے ۸

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز
۵۰ سلام ۸۰ مرثیے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوز خوانی کے
مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے ۸

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۶۰ سوز ۵۰ سلام
۴۲ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول خدا
سے شہادت حبیب ابن مظاہرؓ تک صفحہ ۳۲۴ کہرہ ۵

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی
۶۰ نوحے شہادت عونؑ و محمدؑ سے شہادت
امام حسینؑ تک کے بیمثل بکی سوز خوانی کے مرثیے
حجم صفحہ ۵۴۰ چکنا کاغذ کہرہ ۵

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۴۶ سوز ۵ سلام
۵۷ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات
ہند تک کے بےمثل بکی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحہ ۴۶۰
چکنا کہرہ

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے
۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی اہل حرم
بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ
سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام
جنت البقیع کے منتخب و بکی مرثیے اور نوحے حجم
۵۱۶ صفحے چکنا ختم کہرہ

خاص عبا ۔ ہر دو حصہ پنجم و ششم کہرہ جلد
جدید تعاً ۔ ہر حصے کا مکمل سٹ یکجائے خریدار
کو چکنا جس میں سوم کہرہ ہوگا
کہرہ جس میں اول دوم چکنا ہوگا ۔

ہلال ماتم سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے
صفحہ چکنا کہرہ ۔ دنیا برجیس

فغان برجیس ۱۱ رباعی ۴ سلام ا خمسہ ۱۲ مرثیے
منبر خوانی صفحہ ۱۸۰ کاغذ کہرہ ۔

سفیر ماتم ۱۰ قصائد ۷ مرثیے صفحہ چکنا کاغذ
کہرہ ۱۲

سبع مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چند
انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۲ کاغذ کہرہ

دہ سلام جس میں منتخب سلام ہیں ۔ ۱

شہید غم ۔ مراثی سوز خوانی صفحہ ۳۰

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باقر
وشعرائے محترم وفات رسول خدا سے شہادت
امام حسینؑ تک کے منتخبہ ۳۶۲ نوحے صفحہ ۱۶۶ کاغذ
چکنا ہے کہرہ

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ
صفحہ کہرہ مجلد

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات
شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان
میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن
۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹ کاغذ چکنا

حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحہ ۳۰ کاغذ چکنا

حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۴۹ نوحے صفحہ ۳۰
کاغذ چکنا ہر حصہ یکجائے

فکر منظوم ۔ نوحہ جات نامی مرحوم
۶۲ نوحے صفحہ ۳۱۳ کہرہ کاغذ ۱۲ مجلد

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش
مجموعہ نوحہ جات مستعد جو نوحہ گوئی میں
یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے ہر جگہ
دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۲۴۸ کاغذ چکنا

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے
صفحہ ۲۲۴ کاغذ کہرہ مجلد

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد نواز صاحب
سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ
کاغذ چکنا

تسکین فاطمہؑ ۔ مجموعہ نوحہ جات نگین
حصہ اول ۱۲۰ نوحے صفحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہؑ حصہ دوم ۔ ۱۲۰ نوحے
چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات لائق مرحوم
حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ
حصہ دوم ۵۷ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا کہرہ

فرط غم ۔ نوحہ جات ضیا مرحوم ۱۵۴ نوحے صفحہ ۳
کاغذ چکنا مجلد

طومار درد ۔ نوحہ جات قیصر ۱۶۱ نوحے
صفحہ ۱۲۲ کہرہ کاغذ اس میں فارسی نوحے بھی
شامل ہیں

وسیلہ بخشائش نوحہ جات غیور مرحوم ۵۰ نوحے
صفحہ چکنا کہرہ

چودہ ساغر حصہ اول ۔ چودہ مشہور شعرا کے
۲۸ بےمثل رقت آور نوحے صفحہ ۳۲

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ حصہ سوم

افکار جعفری ۔ نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر

سرمایۂ غم ۔ نوحہ جات باقر امانت خانی صفحہ ۴۰

اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم نیسان ۱۵ نوحے صفحہ

معراج غم نوحہ جات سجاد ۶۸ نوحے صفحہ ۶۸ چکنا کہرہ

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ
۲۵۶ نوحے صفحہ ۲۵۶ چکنا

پیام شہادت ۔ نوحہ جات حکیم تسمل
شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۴ نوحے صفحہ ۲۶

فغان کربلا ۔ نوحہ جات شعور حضرت شوکت کے بھتیجے ۲۴ نوحے
صفحہ کاغذ کہرہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسینؑ
یہ نایاب کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ
محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہوکر
بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید
تصدق حسین صاحب قبلہ ابن مولانا سید غلام حسنین صاحب
کنتوری نایاب شراہ مہتمم کتب خانۂ آصفیہ
حیدر آباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس
کتاب میں حضرت امام حسینؑ اور تمام انصار حسینی
وشہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات
اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے
حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک
شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۰ صفحات قیمت
کاغذ چکنا کہرہ

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر
مختصر وجامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا
حسب فتوی سرکار اصفہانی و سرکار
ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ
ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے
کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۳۳۶ صفحہ
قیمت

آخر زمانہ تک زمانے قیمت

عروج السعادت ترجمہ معراج السعادت
احادیث اخلاق میں ایک بےمثل و نظیر کتاب
کاغذ چکنا حصہ اول ہے ۔

اقوال اہل بیت نبی مختار
در ترجمہ جلد اول بحار الانوار
حجم صفحہ ۵۸۰ کاغذ چکنا لے ترجمہ مولوی سید
محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات ۔

رسالۂ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ
کاغذ کہرہ

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفاد آخرت
از لائق صاحب مرحوم صفحہ ۵۸

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب
در خواص و فوائد نادعلی ۔

منقبت ومناجات

جذبات عقیدت ۔ روپ کنواری
کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ

خلوص انیس ۔ مشہور مناجات ۔
اب مدد کیجے دم امداد ہے
یا امیر المومنین فریاد ہے

اخلاص نفیس فرزند انیس نفیس کا مشہور مناجات
یا شاہ انس وجاں میری امداد کیجئے
یا صاحب الزماں میری امداد کیجئے

عریضۂ مقاصد ۔

نوائے مسرور جس میں چند قصیدے اور سلام ہیں ۔

سیرت صدیقہ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام
جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے
زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب
سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار
کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰

سوانح شہید ثالث

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ
قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴
چکنا کہرہ

حیات القاسم مولوی جناب ابو طالب صاحب بقا بائی

نقشہ لیلی رنگین سادہ

سوانح زندگی شاہ مدار

رہبر عراق وایران مولفہ موسالنا حیدری حشمتی ۔

عراق و ایران ۔ سفرنامہ عالیجناب نواب میر
اسد علی خاں رئیس جگن پلی صفحات
صفحہ ۲۵ تقریباً کیفیات مقامات مقدس کی تصاویر مزید ہیں
سفرنامۂ عراق از مولف محمد مجتبیٰ صاحب
ایک بہترین قابل دید سفرنامہ

کتب خانہ حیدری کے مجلد مطبوعات

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا ظہور ہے

علائم الظہور

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ

(جس میں)

حضرت صاحب الزمان کے حالات و غایب اور ظہور کی تمام علامتیں مفصلاً درج ہیں اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنے امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے حجم ۳۰۰ صفحہ طباعت دیدہ زیب کاغذ چکنا مجلد مع گرد پوشش قیمت ۱۰/ آخر محرم تک ۸/ کی رعایت

قصائد اربعہ

سید نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ اردو ۴/

عقائد

(و علامات)

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ ہے

اور

جس میں تمام شیعہ عقائد درج ہیں جن کا جاننا ہر ایک شیعہ کے لئے لازمی ہے اس کے علاوہ حضرت صاحب الزمان کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمدؐ کے واقعات اور چار قصائد شاہ نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ بھی شامل ہیں

ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک مومن کیلئے ضروری ہے حجم صفحہ ۲۶ کاغذ چکنا طباعت نفیس قیمت مجلد ۸/

ادعیہ

کتابیں جیبی تقطیع ایک ہی سائز جو ایک ہی جگہ جلد بندھوائی جاسکتی ہے یہ تمام کتابیں چکنے کاغذ پر طبع ہوئی ہیں۔

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون
جس میں مہر نبوۃ اور نقوش وغیرہ مع تعقیبات و زیارات ائمہ درج ہیں ۱۲/

زیارت وارث معہ طاہرین بلا ترجمہ ۳/

حدیث کسا۔ مترجم اردو ۱۶ صفحہ ۲/

دعائے مشلول - مترجم اردو صفحہ ۲۴ ۳/

دعائے یستشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیرؑ وغیرہ بلا ترجمہ ۳۲ صفحہ ۳/

دعائے صباح و تعقیبات
نماز پنجگانہ مترجم اردو حجم صفحہ ۳۲ ۳/

دعائے کمیل - مترجم اردو صفحہ ۳۲ ۳/

دعائے سمات مترجم اردو ۴/

مجموعہ دعائیں اور - جس میں چودہ دعائیں ہیں مترجم اردو صفحہ ۴۸ ۶/

دعائے ختم قرآن متوسط تقطیع ۱/

دعائے عافیت - از صحیفہ کاملہ سجادیہ مترجم اردو ۴/

دیگر کتب ادعیہ

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد دعائیں صفحہ ۴۸ ۴/

ارشاد المومنین مجرب دعائیں وغیرہ کا مجموعہ صفحہ ۱۰۴ ۸/

قلب نگین - زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مع اصل عربی صفحہ ۱۶ ۳/

زیارت مفجعہ حضرت زینبؑ جلی قلم صفحہ ۲۴ ۳/

زیارت حضرت زینبؑ و حضرت سکینہؑ جلی قلم ۳/

دنیا کی مشہور کتاب

علامہ مجلسی کی

بحار الانوار حصہ اول کا

اردو ترجمہ

جس میں علم و عقل کے متعلق حضرت محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے اقوال و احادیث درج ہیں

مترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری

۵۵۰ صفحہ کاغذ چکنا قیمت ۶/ روپیہ

سیرت صدیقۂ صغریٰ

حضرت زینب علیہا السلام

جتنے سوانح اس وقت تک شائع ہوئے ہیں ان سب سے زیادہ مستند اور مبسوط کتاب مصنفہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری حجم صفحہ ۳۲۸ کاغذ چکنا قیمت ۸/

کارنامہ پہلوی

بطریق سفرنامہ

ایران جدید اور عہد رضا شاہ کی ایک بہترین مستند تاریخ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ ایران میں کیا کیا ترقیاں ہوئی ہیں۔ مصنفہ سید محمد حسین صاحب بلگرامی مرحوم ۱۳۲ ابواب صفحہ ۲۶۴ طباعت دیدہ زیب کاغذ بہترین قیمت صرف چار روپیے۔

کیا؟

آپ اپنے علماء دینی کے حالات سے واقف ہیں۔ اگر واقف نہیں ہیں تو **قصص العلماء** حصہ اول جس میں علمائے شیعہ ایران و عراق کے معتبر مبسوط حالات آقا سید ابراہیم رحمۃ اللہ سے شیخ بہائی رحمۃ اللہ تک درج ہیں مطالعہ فرمائیے (۳۲۲) صفحہ قیمت صرف ۸/

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ ۲۶۶
اخبار انتخاب حیدرآباد دکن
رجسٹرڈ نمبر انڈیا 26 آکی M



جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ ۱۵ ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا۔

لہٰذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمائیے۔

اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کا چندہ ختم ہوگیا آیندہ پرچہ ذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی قومی مذہبی فرض ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کرکے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالئے۔ واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید کہ آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہونگے۔

مطبع جنبشی میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے شایع ہوا

جسٹرڈ نمبر بہار انڈیا M5126

رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ (۳۹۶)

ہفتہ وار

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر — شیخ ابوالقاسم حسامؔ

مہتمم — محمد حسین

جلد ۲ — ۱۷ ربیع المنور سنہ ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۷ اسفندار سنہ ۱۳۵۸ ف م ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء یوم دوشنبہ — نمبر (۲۴)

ترتیب

رباعیات

علامہ نجم آفندی

اُس کے لئے ہیں ایک سپید اور سیاہ
مرجھا گئے کچھ پھول چمن میں کھل کر
انسان کی زندگی کو شرماتے ہیں
پھولوں میں نہ جھگڑا ہے کوئی اور نہ فساد

مانا کہ دماغ عقل برساتا ہے
میرے لئے اے کارکنان قدرت

تبدیل فضائے بزم عالم نہ کرو
مہمان ہو مہمان کی حد سے نہ بڑھو

کیسے کیسے ورق دلوں کے اولٹے
اے لمحۂ آزمائش و دورِ عمل

ہنس ہنس کے ذرا فروغ تدبیر نہ دیکھ
تیری ہی طرف ہے یا زمانہ کی طرف

آئی لب فطرت پہ کبھی آہ نہ واہ
یا ہوگئی دنیا میں کوئی قوم تباہ
خوش خوش آتے ہیں خوش چلے جاتے ہیں
کھلتے ہیں مہک دیتے ہیں مرجھاتے ہیں

حکمت سے زمیں زیر نگیں لاتا ہے
دل لاؤ جو تاج و تخت ٹھکراتا ہے

اس جنت ارضی کو جہنم نہ کرو
دنیا کا نظام امن برہم نہ کرو

اولٹے واللہ اور اچھے اولٹے
کن کن چہروں سے تو نے پردے اولٹے

دنیا کو سمجھ کے اپنی جاگیر نہ دیکھ
تصویر کے رخ کو دیکھ تصویر نہ دیکھ

اداریہ

اردو جنم بھومی میں انگریزی؟

قطب شاہی عہد سے آج تک حیدرآباد اردو کی ترویج توسیع اور سربلندی کے لئے مسلسل کوشاں رہا ہے۔ اردو زبان کے ابتدائی ادب کی اسی سرزمین پہ تخلیق ہوئی ـــــ سلطان قلی قطب شاہ، ملا وجہی، ابن نشاطی، ولی اور سراج نے اپنی فنکارانہ صلاحیتوں اور حسن کارانہ اعجاز سے اسی زبان میں ادب کے شاہکار پیش کئے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب شمالی ہند کے اہلِ زبان بھی اسں کو بولی ٹھولی سے زیادہ اہم نہیں جانتے تھے اور اپنے سارے کاروبار فارسی میں انجام دیتے تھے۔ دکن سے اردو کے گہرے ربط کی کھلی دلیل جامعہ عثمانیہ کا قیام بھی ہے، جہاں اردو کی ترقی کے لئے نئی نئی راہیں بنائی گئیں ـــــ اور اسی بنا پہ پنڈت جواہرلال نہرو نے ۲۶ رڈسمبر ۱۹۴۸ء کو جامعہ کے طلباء کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا کہ جامعہ عثمانیہ کے مقامی زبان میں طریقۂ تعلیم کو رواج دینے کی جرأت لائق ستائش ہے اور وہ دن دور نہیں کہ ہندوستان کی دوسری جامعات جامعہ عثمانیہ کے تجربوں کو مشعل راہ بنائیں گی اور سامراجی زبان کا جوا بھی اتار پھینکیں گی۔

غرض حیدرآباد نے ہر دور میں اردو ادب اور اردو زبان کی خدمت کو اپنا قومی فرض سمجھا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوستان کے ادبی مراکز کے درہم برہم ہونے پر اکثر ادیبوں اور شاعروں نے اسی "بلدۂ شعر و ادب" کا رخ کیا اور اپنی زندگیاں یہیں بسر کر دیں ـــــ لیکن افسوس ہے کہ چند دنوں قبل اکثر محکموں کے ارباب حل و عقد نے یہ حکم نادری جاری فرمایا ہے کہ تمام تر دفتری کاروبار انگریزی میں ہوں اور اُن ملازمین کو علیحدگی کا یقین دلایا جا رہا ہے جو ایک غیر زبان میں دفتری کارروائیاں انجام نہیں دے سکتے اس سلسلہ میں حیدرآباد کی دفتری تاریخ شاہد ہے کہ اردو زبان میں اتنی وسعت اور لچک موجود ہے کہ یہ نہ صرف سرکاری امور بلکہ علمی مسائل بھی پیش کر سکتی ہے اور اس کا دامن اتنا کوتاہ نہیں کہ تنگی کی شکایت کی جا سکے ـــــ پھر کیا وجہ ہے کہ دفاتر میں اردو پر انگریزی کو ترجیح دی جا رہی ہے؟ اس وقت وجہ کی تلاش میں خود گم ہونے کی بجائے یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان حقیقی قومیت کے سانچے میں اُس وقت تک نہیں ڈھل سکتا جب تک کہ اس کی زبان ایک نہ ہو ـــــ اور جس کی اہمیت کو راج کماری امرت کور نے بھی یوں بیان کیا ہے کہ:-

"میری قطعی طور پر یہ رائے ہے کہ ہندی اردو کو یعنی اس آسان زبان کو جو کم و بیش تمام ہندوستان میں بولی جاتی ہے، ہندوستان کی راشٹر بھاشا بنانے کے لئے قدم اٹھانا چاہیئے"۔

پھر اپنی قومی زبان کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے راج کماری امرت کور نے "انگریزی پسند" قومی حلقوں پر یہ بات بھی واضح کر دی کہ:-

"انگریزی زبان اگرچہ ہندوستان اور باقی دنیا کے درمیان ایک رشتے کا کام دے سکتی ہے، دے گی اور اسے دینا ہی چاہیئے لیکن یہ عوام کی زبان کبھی نہیں بن سکتی"۔

چونکہ راج کماری امرت کور موجودہ حکومت کی وزیر بھی ہیں اس لئے اُن کی رائے کو ہم سرکاری خیالات کی موثر ترجمانی پر محمول کر سکتے ہیں اور اسی بنا پر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اردو یا ہندوستانی ہماری قومی اور ملکی زبان ہے جو ہمیں اپنے بزرگوں سے ترکے میں ملی ہے ـــ اور ہماری قومی غیرت کا تقاضہ ہے کہ ہم اس کی حفاظت کریں۔

اسی طرح اگر ارباب مقتدر اپنی قومی فرض شناسی کو نہ بھولیں تو دفتری کاروبار آسان اردو میں انجام پا سکتے ہیں۔ اردو زبان بولنے، لکھنے اور دفتری تجاویز اردو میں صادر کرنے سے اُن کی انگریزی دانی پر کوئی حرف نہیں آئے گا بلکہ یہ واضح ہوگا کہ ان میں بھی غیرت قومی زندہ ہے۔ ان کو اپنی قومی زبان سے محبت ہے اور وہ اپنی زبان پر کسی اور زبان کو ترجیح دینا قومی وقار کے خلاف سمجھتے ہیں ـــــ اس کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم انگریزی ادب کے مخالف ہیں۔ لیکن غیر زبانوں کے سیکھنے، برتنے اور ان کے ادبیات کا مطالعہ کرنے کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ ہم اپنی زبان کو فراموش کر دیں یا اس کو حقیر سمجھنے لگیں۔ کوئی زندہ و بیدار قوم اپنی زبان و ادب پر دوسری زبان کو فوقیت نہیں دیتی اور نہ اپنے نجی معاملات میں غیر زبان کو استعمال کرنا فخر سمجھتی ہے۔ زندہ اقوام کی غیرت یہ بے مائگی گوارا نہیں کر سکتی کہ اپنی قومی زبان کے ہوتے ہوئے کسی دوسری زبان کو منہ لگائے۔ یہ ہماری ذہنی غلامی کی علامت نہیں تو اور کیا ہے کہ ہم اپنی زبان کے ہوتے ہوئے اس سے عناد برتیں اور اس پر ایک بدیسی سامراجی زبان کو ترجیح دیں۔ جیسا کہ بنگال کے مشہور لیڈر مسٹر سرت چندر بوس نے کہا ہے کہ انگریزی تمدن کی پہلی تجلی نے ہم پر اتنا مضبوط قبضہ پا لیا ہے کہ ہم انگریزی میں سوچنا، بولنا اور خواب دیکھنا قابل فخر سمجھتے ہیں حالانکہ ہمارا یہ انداز فکر و تکلم کوئی بیداری کی دلیل تو نہیں!

اسی لئے ہندوستان کے ہر آزادی پسند اور غیور شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنی قومی زبان کو زندگی کے ہر شعبہ میں نافذ کر دے ـ اور سرکاری دفاتر کے ارباب حل و عقد بھی اس طرف متوجہ ہوں تاکہ آنے والی نسلوں پہ انگریزی کا بھوت سوار نہ ہو اور وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی قومی زبان کے استعمال پر فخر کریں اور اس کی تشہیر و تبلیغ، توسیع و استحکام کو اپنا قومی فرض اور وظیفۂ حیات جانیں ـــ اب رہ جاتا ہے سوال اس اردو ادب کے مستقبل کا جو بلا امتیاز مذہب و ملت ہندوستانی قوم کی پچھلی فکری زندگی کی تاریخ ہے، سو اس کی حفاظت تو ساری قوم ہی کا فرض ہے کیونکہ وہ ہندوستانی قوم کی ایک ایسی متاع ہے جس کے جمع کرنے میں سب ہی مشغول تھے ـــ غالب بھی تھے اور چکبست و پریم چند بھی ـــ پھر دنیا کی ہر چیز کی طرح زبانوں میں بھی صرف بقائے انسب ( ) کا قانون جاری ہے اور عامیانہ لہجوں میں بھی انسب ہی کا ذخیرہ موجود رہتا ہے جو کسی قوت کے بل بوتے پر نابود نہیں کیا جا سکتا۔

ولادت باسعادت جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سب سے اول نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور یہ نور اصلاب طاہرہ و ارحام مطہرہ سے ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کی پشت مبارک میں پہنچا وہاں سے یہ نور دو حصوں میں منقسم ہوا۔ ایک نور تو حضرت عبداللہ کی پشت مبارک میں منتقل ہو گیا جس سے انوار نبوت ظاہر ہوئی اور دوسرا حصہ نور حضرت ابی طالب کی طرف منتقل ہوا جس سے انوار امامت جلکی یعنی سیدنا حضرت علی المرتضیٰ پیدا ہوئے (اصول کافی ص۲۶۹)

جب عرب اور تمام دنیا میں کفر و شرک فسق و فجور۔ بت پرستی و گمراہی کی اس قدر تاریکی چھا رہی تھی۔ اس وقت دنیا میں یک بیک ہدایت کا آفتاب عالمتاب طالع و درخشاں ہوا یعنی سب نبیوں کے سردار۔ سب مصلحین کے سالار۔ خاتم الانبیاء دین و دنیا کی رحمت۔ گنہگاروں کے شفیع۔ یتیم حضرت عبداللہ جگر گوشہ بی بی آمنہ فخر خاندان بنی ہاشم دعائے خلیل و بشارت مسیح شاہ حرم۔ فخر الاولین و آخرین سیدنا محمد مصطفےٰ واحمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوموار کے دن بقول شیعہ جمعہ ۱۷ اور بقول سنی ۱۲۔ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجری مطابق ۲۹ر اگست ۵۷۰ء عام الفیل بعہد نوشیرواں بادشاہ عادل کے زمانہ عدالت و حکومت میں اس دنیا و جہاں میں جلوہ افروز ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل اور نوید مسیحا۔

زینت عالم شہ فرخندہ فر پیدا ہوا
رونق کون و مکاں خیر البشر پیدا ہوا
کیوں نہ ہو نام خدا نام نبی ہے آپ کا
وہ احد ہے تو یہ احمد ہو کر پیدا ہوا
حکم ہے اس کا دو عالم میں سلیماں کے دو چند
جو لئے مہر نبوت دوش پر پیدا ہوا
آفتاب حشر کی تابش سے کیا ڈر ہمیں ندیم
چتر سر ظل ہما بالائے سر پیدا ہوا

آپ نجیب الطرفین قریشی الہاشمی ہیں حضور انور صلعم کے آبا و اجداد مکہ معظمہ کے سردار و حاکم رہے جناب کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ بنت وہب ابن مناف ہیں پیدائش کے ساتویں روز آپ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب نے تمام سرداران قریش کی دعوت کی۔ اور آپ کو سب کے سامنے لا کر کہا کہ یہ لڑکا فخر خاندان اور ممدوح خلایق ہوگا۔ اس لئے جناب کا نام محمدؐ سرا اظہار رکھا گیا۔ آپ کے اسمائے گرامی احمد جمالی نام اور محمود ہے۔ حاشر طٰہٰ۔ یٰسین۔ مزمل۔ مدثر۔ رحمتہ للعالمین خاتم النبیین۔ رسول اللہ نبی خطاب والقاب ہیں۔

ایام طفولیت

جب جناب دو ماہ کے بھی نہ ہوئے تھے کہ جناب کے والد ماجد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔ اپنی والدہ ماجدہ کا سات روز دودھ پینے کے بعد ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودھ پلایا اس کے بعد دائی حلیمہ کے سپرد ہوئے تاکہ شہر مکہ معظمہ کے باہر وسیع میدان۔ پر فضا مقام میں پرورش پائیں۔ آپ کی برکت سے دائی حلیمہ کے گھر میں خوش حالی و سرسبزی ہو گئی اور چھ سال تک قبیلہ بنی سعد میں دائی حلیمہ کے پاس رہے۔ چھٹے سال کی عمر میں جناب بی بی آمنہ صاحبہ نے بھی وفات پائی۔ اس طرح ماں باپ کا سایہ سر سے گذر گیا۔ آں حضرت صلعم کے دادا حضرت عبدالمطلب متولی مکہ معظمہ ہر طرح نگرانی کرتے تھے اور اپنی تمام اولاد سے زیادہ چاہتے تھے۔ (روضتہ الاحباب جلد اول ص۹۵۔ تاریخ اسلام جلد ۲ ص۳۱)۔

ب۔ آٹھویں سال کی عمر میں آنحضرت صلعم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور جناب حضرت ابو طالب اپنے حقیقی چچا۔ والد حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام کے سپرد ہوئے۔ اسی سال نوشیرواں عادل ہرمز شاہ ایران۔ حاتم طائی سخی نے بھی وفات پائی حضرت ابو طالب نے بڑی محبت اور بڑی حفاظت سے آپ کو پالا۔ اپنے تمام فرزندوں پر جناب کو ترجیح دیتے تھے اور جناب کو اپنے ہمراہ کھلاتے تھے آنحضرت صلعم کا بستر خود بناتے جب کبھی باہر جاتے آں حضرت صلعم کو ہمراہ لے جاتے روضۃ الاحباب جلد اول ص۹۰۔ تاریخ اسلام جلد دوم ص۳۴۔ ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر محبت رکھتے تھے کہ آپ کے مقابلہ میں اپنی بچوں کی پروا نہیں کرتے تھے سوتے تو آنحضرت کو ساتھ لیکر سوتے (سیرت النبی ص۱۶۵)

دعا طفولیت

مکہ معظمہ میں قحط سالی پڑی قریش کے لوگوں نے حضرت ابو طالب سے کہا کہ آپ بھتیجے سے پانی کے واسطے دعا کرائیے آں حضرت صلعم نے انگلی سے آسمان کی جانب اشارہ کیا۔ چاروں طرف سے بادل گھر آئے اور پانی برسنے لگا جب قحط دور ہوا تو حضرت ابو طالب نے ایک قصیدہ مدح میں کہا اس کا یہ شعر ہے۔

و ابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

یعنی سفید رنگ گورا گورا پانی مانگتا اپنے منہ سے جو یتیموں کے جائے پناہ اور بیوہ عورتوں کی عصمت ہے تاریخ الانبیاء ص۲۲ اصول کافی ص۲۸۴)

(ج) آپ کی عمر ۱۲ سال کی تھی کہ حضرت ابو طالب ملک شام میں تجارت کرنے گئے اور حضور انور علیہ السلام کو بھی ہمراہ لے گئے شہر بصرہ کے قریب بحیرہ راہب نامی نے توریت وانجیل سے آپ کی نبوت کی علامت پہچان کر اور جناب کی خرق عادت و معجزات دیکھکر ایمان لایا اور نبوت کی شہادت دی۔ سات شخص یہودی روم سے حضور انور صلعم کو قتل کرنے کے واسطے آئے تھے تو بحیرہ راہب نے حضرت ابو طالبؑ سے عرض کی کہ جناب علیہ السلام پیغمبر آخر الزماں ہونگے تمام دین منسوخ ہو جائیں گے۔ براہ مہربانی آپ انکو شام کے ملک میں نہ لے جائیے کیونکہ یہودی ان کے سخت دشمن ہیں۔ آپ وہیں سے واپس ہوئے (روضتہ الاحباب جلد دوم ص۱۰ و مشکوٰۃ جلد ۴ باب معجزات۔ حیات القلوب جلد دوم ص۱۲۱)

(د) سترھویں سال کی عمر میں آنحضرت صلعم اپنے چچا بزرگوار حضرت عباس کے ہمراہ یمن تشریف لے گئے۔

ہ۔ بی بی خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح

جب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچیس سال کے جوان ہوئے تو تمام ان باتوں سے جو کہ جوانوں میں پائی جاتی ہیں بالکل پاک اور منزہ اور اعلیٰ اخلاق حمیدہ سے آراستہ و پیراستہ تھے جب آپ کو کھیل تماشے میں بلایا جاتا تو آپ ہرگز شریک نہ ہوتے آپ صاف فرما دیتے کہ میں کھیل کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ آپ کی صداقت اور امانت کی یہاں تک شہرت تھی کہ آپ کا نام ہی محمدؐ امین پڑ گیا۔ وہ تمام اشعار جو کفار نے آنحضرت صلعم کی ہجو میں کہے ہیں آج تک ان میں بھی امین اور مامون کا لفظ موجود ہے۔ ہر مہم میں لوگ آپ کی طرف رجوع لاتے اپنی گراں بہا امانتیں حضور کے پاس رکھ جاتے جب چاہتے واپس لے سکتے تھے۔ آں حضرت صلعم چالیس سال کا مل زمانہ طفولیت سے لے کر عالم شباب تک مکہ معظمہ میں رہے اور اہل مکہ آپ کے چال و چلن پر کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ اس امانت و دیانت کی شہرت کا نتیجہ یہ ہوا رفتہ رفتہ اس کی خبر مکہ معظمہ کے ایک مشہور رئیسہ عورت بی بی خدیجہ کو پہنچی۔ اس نے آں حضرت صلعم کو اپنے مال تجارت کا محافظ بنایا آنحضرت صلعم مال تجارت لے کر شام کو تشریف لے گئے جب شہر بصرہ میں پہنچے اس وقت نسطورا راہب نے جو بحیرہ راہب کی جگہ گدی نشین تھا آپ کی نبوت و رسالت کی شہادت دی۔ جب آنحضرت صلعم مال تجارت فروخت کر کے بہت سا فائدہ اٹھا کر مکہ میں تشریف لائے۔ بی بی خدیجہ آپ کی امانت و دیانت و صداقت کو دیکھکر عاشق ہو گئیں اور آپ سے شادی کر لی حضرت ابو طالب نے بی بی خدیجہ کا حق مہر پانسو طلائی درہم یا ساڑھے بارہ اوقیہ سونا یعنی بیس جوان اونٹوں کی قیمت اپنے پاس سے ادا کر دی اس وقت آنحضرت صلعم کی عمر ۲۵ سال تھی۔ اور بی بی خدیجہ صاحبہ کی عمر بقول ابن عباس اٹھائیس سال اور بقول مورخین چالیس سال تھی حضرت ابو طالب نے خطبہ پڑھا اور ایک اونٹ ذبح کر کے ولیمہ پکایا اور لوگوں کو کھلایا۔ بی بی خدیجہ کی لونڈیوں نے دف بجائی خوشی کی حضرت ابو طالب نے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا ادا کیا (روضتہ الاحباب جلد دوم ص۱۰۶ و تاریخ اسلام جلد ۲ ص۳۲ حیات القلوب جلد ۲ ص۱۳۴ طبری فارسی جلد ۴ ص۲۴۵) ملک عرب میں کثرت ازدواجی کا عام رواج تھا اور ۳۱ بکو

عیسے نہیں کیا جاتا تھا۔ مگر آنحضرت صلعم نے ان سے کوئی نامہ نہ اٹھایا جب تک جناب بی بی خدیجۃ الکبریٰ صلوات اللہ علیہا رہیں۔ آنحضرت صلعم نے دوسری شادی ہرگز نہ کی۔ حضور انور علیہ اسلام نے رسم جاہلیت کو عملی طور پر سب سے اول مٹایا کہ ایک بیوہ شہزادی عرب سے نکاح کیا عرب نکاح بیوگان کو برا سمجھتے تھے۔

نوٹ:۔ علامہ شیخ طوسی اور علامہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ مجتہدین شیعہ کے نزدیک بی بی خدیجہ باکرہ تھیں۔ نجات المطلوب جلد ۲ صفحہ ۱۹۱۔

ملکی و قومی ہمدردی

عثمان بن حارث جو عیسائی ہو گیا تھا اپنے اہل وطن اور قوم کے ساتھ دغا بازی کر کے مکہ کو اہل یونان کے سپرد کرنے کی کوشش کی مگر جناب سرور عالم صلعم نے اپنے تن من دھن سے کوشش کر کے اپنے وطن کو غلامی سے چھڑایا۔

حجر اسود پر جھگڑا

جب آنحضرت صلعم کی عمر شریف پینتیس برس کی ہوئی تو قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی سب مل کر پتھر لانے لگے۔ آنحضرت صلعم بھی پتھر لانے میں شریک ہوئے جب حجر اسود کے رکھنے کی باری آئی تو بنوہاشم بنوامیہ بنومخزوم و بنوزہرہ وغیرہم میں مخالفت پیدا ہوئی۔ بلکہ بنوعبدالدار نے اتفاق کیا جب تک ہم سب لوگ قتل نہ ہوں گے ہرگز دوسرے قبیلہ کو حجر اسود نہ رکھنے دیں گے جب یہ فساد ظاہر ہوا تو ولید بن المغیرہ نے سب لوگوں کو منع کر کے یہ قرار دیا کہ جو کوئی شخص باب بنی شیبہ سے اول آئے وہی منصف ہو۔ چنانچہ سیدنا محمد رسول اللہ صلعم سب سے اول تشریف لائے امین آئے کی پکار ہوئی آنحضرت صلعم نے اپنی چادر مبارک کندھے سے اتار کر زمین پر بچھادی اور دست مبارک سے حجر اسود کو اٹھا کر چادر میں رکھا اور فرمایا کہ ہر قبیلے سے ایک ایک شخص چاروں گوشے چادر کے پکڑ کر اٹھائے اور دیوار تک لائے۔ سب لوگ کونے پکڑ لائے۔ آنحضرت صلعم اپنے مبارک ہاتھ سے حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا سب قبیلے خوش ہو گئے۔ (تاریخ الانبیاء صفحہ ۲۲ و تاریخ اسلام وغیرہ و روضۃ الاحباب جلد ا صفحہ ۔ تاریخ طبری فارسی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷)۔

ب۔ بیت اللہ کے اندر ایک کنواں تھا اس میں سے ایک سانپ بہت بڑا وقت طلوع آفتاب دیوار پر بیٹھتا تھا اور سب لوگ اس کو دیکھ کر خوف کھاتے تھے سوا آنحضرت صلعم کی برکت سے ایک دن عقاب اس کو اٹھا لے گیا کہ سب لوگوں کا خوف جاتا رہا (تنقیح الاذکیا فی احوال الانبیاء جلد ۲ صفحہ ۲۸)۔

(ج) آنحضرت صلعم نے زید بن حارثہ غلام زرخرید جناب خدیجۃ الکبریٰ کو آزاد کر کے عرب میں حریت کی شان قائم کی۔

بت پرستی سے نفرت

چونکہ جناب مقدس رسول اور پاک نبی سیدنا محمد رسول اللہ صلعم معصوم تھے اس لئے وہ بت پرستی کو قدرتاً متنفر رہے آپ نے اپنی بیوی جناب خدیجۃ الکبریٰ سے فرمایا اے خدیجہ میں کبھی لات اور عزیٰ کی پرستش نہ کروں گا۔ بی بی خدیجہ عرض کرتیں لات کو جانے دیجئے اور عزیٰ کو جانے دیجئے۔ لات و عزیٰ دو بت تھے جن کی پوجا اہل عرب سونے سے پہلے کر لیتے تھے (مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۲۲)۔

غار حرا

مکہ معظمہ سے تین میل پہاڑ کوہ حرا پر ایک گنبد نما بڑا پتھر رکھا ہے اس میں ایک غار ہے اس کو غار حرا کہتے ہیں۔ حضور انور صلعم بخیال عبادت تنہائی و خلوت و یاد الٰہی اکثر غار حرا میں تشریف لے جاتے تھے اور وہیں دو دو چار چار شب متواتر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ماہ رمضان و ماہ رجب وہیں گذارتے (ابن خلدون مترجم کتاب ثانی صفحہ ۔ تاریخ الاسلام صفحہ ۔ جلد دوم) جناب رسول اللہ صلعم فطرتاً پیدائشی نبی تھے اس لئے شرک و بت پرستی سے بچے رہے اور نبوت سے اول بت پرستی کی تکذیب و برائی شروع کر دی تھی (مسند احمد حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۲۲)

ب۔ جب حضرت اڑتیس برس کے ہوئے تو آپ کو نور نظر آنے لگا اور غیب کی آوازیں سننے لگے۔ دل میں شوق گوشہ نشینی و خلوت کا ہوا کوہ حرا پر تشریف لے جاتے اور بیت اللہ کو دیکھا کرتے اور ذکر حق میں مشغول رہتے (تنقیح الاذکیا فی احوال الانبیاء جلد دوم صفحہ ۔ سطر اخیر مطبوعہ نولکشور و روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۔ وقائع سال چہلم)۔

قرآنی شہادت

راہب اور کاہن یہود و نصاریٰ نے جو بشارات محمدی صلعم اپنی کتب الہامی توریت و انجیل و زبور میں پڑھتے تھے تو وہ گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تھے کہ یا الٰہی نبی آخر الزماں جلد پیدا کر تاکہ ہم ان پر ایمان لائیں۔ جب پیشگوئیوں کا وقت قریب آیا تو اہل کتاب خوش ہوتے تھے وہ بشارات ہیں۔

قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ توریت اور زبور اور انجیل میں سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے پیغمبر آخر الزماں ہونے کی صاف بشارات موجود ہیں جن میں کچھ شک و شبہ نہیں رہتا گو پرانا اور نیا عہدنامہ تحریف کیا گیا ہے اور ہر زمانہ میں تغیر و تبدل ہوتا چلا آیا ہے لیکن تاہم یہود اور عیسائی اصلیت کو نہ مٹا سکے۔ قرآن شریف گواہی دیتا ہے۔ ترجمہ

وہ اہل کتاب جو ان رسول امی پڑھے (محمدؐ) کی پیروی کرتے ہیں جن کی بشارت کو اپنے ہاں توریت انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انکو اچھے کام کرنے کو کہتے اور برے کام سے انکو منع کرتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کیلئے حلال اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں اور احکام سخت کے بوجھ جو ان لوگوں کے سروں پر لدے ہوئے تھے اور پھندے جو ان پر پڑے ہوئے تھے ان سب کو ان پر سے دور کرتے ہیں تو جو لوگ اس پیغمبر (محمدؐ) پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی اور ان کو مدد دی اور جو نور ہدایت ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کے پیچھے ہوئے یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (پ ۹۔ الاعراف ع ۱۸)

اے پیغمبر لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف بھیجا ہوا آیا ہوں یہ کتاب توریت جو مجھ سے پہلے نازل ہو چکی ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر کا تم کو خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے اور ان کا نام ہوگا۔ (احمدؐ) پھر وہ احمد (جن کا دوسرا نام محمدؐ ہے) بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزے لیکر آئے وہ لگے کہنے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ (پ ۲۸۔ الصف۔ النصف ع ۱)

رائے پور سی پی کا چہلم

رائے پور کا چہلم امسال بھی اپنی سابقہ خصوصیات کے ساتھ بلکہ زیادہ بلند معیار پر ہوا خصوصیت سے سرکار صدر الملت مولانا سید محمد مجتبیٰ صاحب قبلہ مجتہد دام ظلہ پرنسپل مدرسہ عالیہ جعفریہ و سرپرست دائرۃ الاشاعۃ نوگانوہ کے مواعظ جو سات آٹھ روز سے ہوتے ہیں نہایت شاندار اور پر اثر ہوئے جن سے ہر طبقہ کے لوگ خوش ہو کر جاتے تھے۔ ۲۰ صفر کی شب کو محلہ مومن پارہ میں تعزیہ کے شاندار جلوس نے گشت کی اور دن میں بروز چہلم تعزیہ کا جلوس شہر کے نمایاں اور مشہور مقامات سے گشت کرتا ہوا کربلا تالاب پہنچا جس میں ہر مذہب و ملت کے مجمع کا اندازہ دس ہزار تھا جو حسینیوں کے شور ماتم اور دلنشیں نوحہ خوانی سے حیرت میں تھا زنجیر کا ماتم لاؤڈ اسپیکر کا انتظام جس پر نوحہ خوانی اور حامیان حسینیت و واقعہ کربلا سے متعلق تقریریں اور مشاہیر عالم کے اقوال کو مجمع کے سامنے پڑھ کر پیش کرنا اس جلوس کی اہم خصوصیات تھیں ۲۱ صفر کی شب میں مسجد مومن پارہ کے سامنے زیر انتظام انجمن اکبریہ حسب معمول سابق وہ عظیم الشان اور یادگار جلسہ ہوا جس میں بہترین ناظموں کے علاوہ مختلف مذاہب و خیالات کے حضرات کی تقریریں بھی ہوا کرتی ہیں امسال اس کے صدر رائے پور کے مشہور پلیڈر ایم بہادری صاحب تھے اور مقررین میں کنہیا لال صاحب ورما ٹھاکر پیارے لال سنگھ صاحب سابق پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی رائے پور جناب ناظر صدر اور حضرت ممدوح صدر الملت دام ظلہ کی گراں قدر تقریریں روح جلسہ تھیں۔ م

۴ چہلم سے دو تین روز قبل رائے پور کے مشہور و بلند نام کن شہنشاہ عزاداری۔ فدائے اتحاد خاں بہادر حاجی ملا کیکا بھائی مرحوم کا انتقال ہو چکا تھا جن کے متعلق اسی جلسہ میں

میر محمد علی رضوی

۳۱ دسمبر

۳۱ دسمبر کا سورج غروب ہو رہا تھا اور دن بھر کے اجالے کی دشمن شوخ و شریر تاریکی اپنی کالی زلفوں سے کھیلتی ہوئی بڑھی چلی آ رہی تھی۔ میں ایک اندھیرے نگر کا رہنے والا تاریکی میں تاریکی کو تحلیل ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا لیکن خاموش اور مطمئن ــــ کیونکہ میں رہتا ہی ہوں ایک ایسے اندھیرے نگر میں جہاں سارے انسانی اجسام چلتی پھرتی لاشیں ہیں اور روحیں چلتی پھرتی لاشوں کے سایے پھر یہاں تاریکی میں تاریکی تحلیل ہو تو اس میں حیرت کی بات ہی کیا ہے؟

یہ شوخ و شریر تاریکی ۳۱ دسمبر کی وہ سرد رات تھی جس میں سارے زندہ انسان موٹے موٹے لبادوں میں بید کی طرح کانپ رہے تھے اور چیخ رہے تھے سردی! سردی!! ــــ حالانکہ انگیٹھیاں ان کی شبستانوں کو گرم کر رہی تھیں مگر یہ کانپ رہے تھے اور چیخ رہے تھے۔ میں خاموش اور مطمئن بیٹھا یہ تماشا دیکھ رہا تھا کہ یکایک یوں محسوس ہوا گویا سرد تاریک رات انسانی عظمت کو تھر تھر کانپتا ہوا دیکھ کر فاتحانہ انداز میں مسکرانا چاہتی ہو۔ میں اٹھ کھڑا ہوا شدید سرد رات کا برف جیسے ٹھنڈے پانی کے غسل سے مضحکہ اڑانے کے لئے ــــ گنگناتا ہوا ؎

زخاکِ خویش طلب آتشے کہ پیدا نیست
تجلیٔ دگرے درخور تقاضا نیست

مگر شوخ و شریر سرد رات شاید اس خیال سے برابر مسکراتی رہی کہ میں بھی گرم لبادہ کے کفن میں اپنا جسم لپیٹ کر اپنی قبر میں گھس جاؤں گا جسے سب گھر کہتے ہیں۔

شوخ و شریر سرد رات کی ہنسی برداشت نہ کرتے ہوئے میں طویل حمام کے بعد اپنے معمولی لباس میں باہر نکل پڑا اور ٹھنڈے ٹھنڈے تاروں بھرے آسمان کو دیکھ کر گنگنایا ؎

پرانے ہیں یہ ستارے فلک بھی فرسودہ
جہاں وہ چاہیئے مجھ کو کہ ہو ابھی نوخیز!

تو میں طویل حمام کے بعد اپنے معمولی لباس میں باہر نکل پڑا۔ اندھیرے نگر کی ساری سڑکیں ویران پڑی تھیں اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں کسی بستی میں نہیں بلکہ قبرستان میں چل رہا ہوں جہاں تاریکی اور سردی کی حکمرانی ہے۔ میں تیز تیز چلتا ہوا اور اندھیرے نگر کی سڑکوں کو روندتا ہوا بہت دور ایک ویرانے میں نکل گیا ــــ جب کہ تارے بھی نظروں سے اوجھل ہو رہے تھے اور تاریکی کچھ اور گہری ہو چلی تھی۔ مجھے یہ بے پناہ تاریکی سیاہ کفن میں لپٹی ہوئی لاش کے سایہ کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ لیکن متحرک! میں نے کسی قدر حیرت آمیز دلچسپی سے سایہ کی طرف دیکھتے ہوئے دریافت کیا ــــ "کون ہو تم؟"

سایہ نے جواب دیا کہ وہ شوخ و شریر تاریک سرد رات کی روح ہے، جس کی سردی کا میں نے ٹھنڈے پانی کے غسل سے مضحکہ اڑایا تھا۔ میں نے شوخ و شریر تاریک سرد رات کی روح سے دریافت کیا کہ وہ مجھ سے آخر کیا چاہتی ہے؟

اس نے کہا ــــ "آؤ! کچھ باتیں کریں"

میں نے کہا ــــ "میرے پاس اتنا وقت نہیں!"

یہ سن کر شوخ و شریر تاریک رات کی روح اور بھی تاریک ہو گئی اور کہا کہ وہ بہت غمگین ہے۔ جب میں نے غمگینی کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ اس میں ایک سال کی انسانی بداعمالیاں حلول کر گئی ہیں اور وہ ان سے نجات کی طلب گار تھی۔ میں نے دریافت کیا۔ "تو میں کیا کر سکتا ہوں؟" اس نے کہا کہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ کیا اس نئے سال کے لئے انسانوں نے مل جل کر کوئی ایسا لائحہ عمل مرتب کیا ہے جس سے کچھ اچھی توقعات وابستہ کی جا سکیں؟

میں نے کہا کہ ہاں! آنے والے سال کے لئے اندھیرے نگر کے کھیت یہ تہیہ کر چکے ہیں کہ وہ اپنا سارا اناج اپنے خرمنوں میں یوں چھپا لیں گے جیسے ماں اپنی گناہ کی اولاد کو چھپاتی ہے ــــ اور کارخانے ایک ایسی منظم ہڑتال کا منصوبہ بنا چکے ہیں کہ زندگی سے حرکت کا تصور محو ہو جائے۔ سیاسی انجمنوں کا نئے سرے سے انتخابات لڑانے کا ارادہ ہے تاکہ قومی ترجمانی کے لئے مسند شاہی بچھائی جا سکے۔ ادیبوں اور شاعروں نے عزم کر لیا ہے کہ وہ سب مل کر بیداری کا ایسا صور پھونکیں گے جو سونے والوں کے لئے لوری کا کام دے۔ اور سونے والے اپنے قومی رہنماؤں کے کہنے یا صرف گناہ سے بچنے کے لئے سوتے ہی رہیں گے بستر بدل جائیں تو کیا، انسان تو سوتا ہی رہے گا! پھر حکومتیں یہ ٹھان چکی ہیں کہ اسلحہ کی تخفیف کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ جست، لوہے اور کوئلے کی کانیں کھود دیں گی ــــ اور پھر قیام امن کی مساعی کو آگے بڑھانے کے لئے امن شکنی تو نہیں البتہ جنگ کریں گی! مگر . . . .

سرد تاریک رات نے میرا قطع کلام کرتے ہوئے پوچھا۔ "لیکن تم کیا کرنے والے ہو؟"

میں نے جواب دینے کی بجائے اپنے اطراف نظر ڈالی اور دیکھا کہ تارے جھلملا جھلملا کر ڈوب رہے ہیں اور ۳۱ دسمبر کا دم ٹوٹ رہا ہے۔ میں گہری فکر میں غرق ہو کر رہ گیا اور دیر تک سوچتا بھی رہا کہ آخر تاریک سرد رات کو کیا جواب دیا جائے ــــ لیکن یکایک پرند چہچہانے لگے۔ ٹھنڈی ہوا درختوں سے سرگوشیاں کرنے لگی اور نئے سال کی امیدوں سے معمور سورج افق پر نمودار ہوا۔ یہ دیکھ کر شوخ و شریر تاریک رات نے نور کے نقاب میں اپنا چہرہ چھپا لیا اور بھاگ کھڑی ہوئی۔ میں بھی ویرانے سے پلٹ کر چلا، مگر اندھیرے نگر کی طرف نہیں۔ بلکہ ایک نئے راستہ پر۔ میں جانتا ہوں کہ سب مجھے اس راستہ پر جانے سے روکیں گے لیکن میں ساری رکاوٹوں کو ٹھکراتا ہوا اپنے راستہ پر گامزن ہو جاؤں گا جو میرے سامنے ہے، اور جس کا پہلا سنگ میل نئے سال کے سورج کی وہ پہلی کرن ہے جو مشرق سے طلوع ہو کر انسانیت کو منور کرنے کے لئے پھیلتی جا رہی ہے۔ بڑھتی جا رہی ہے۔

محرم میں ہوا کیا

نوشتہ سیدی و مولائی حضرت مولانا حسینی شاہ صاحب نظامی مدظلہ حیدرآباد دکن

مجھے یاد نہیں آتا کہ دنیا میں آج کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو محرم میں کیا ہوا معلوم نہ ہو۔ یہودی ہوں کہ عیسائی، مسلمان ہوں کہ ہندو، جین ہوں کہ پارسی، سب جانتے ہیں کہ محرم میں کیا ہوا۔ مگر کوئی کم کوئی زیادہ، کوئی بالتفصیل تو کوئی بالاجمال، کوئی اسباب و علل سے واقف، کوئی عواقب و نتائج سے آگاہ اور کوئی ان تمام سارے حالات و واقعات ایک ایک کر کے جانتا ہے۔ ادھر محرم کا چاند نظر آیا اور ادھر محرم یاد آگیا، بستی سونی ہوگئی، شہر پر اداسی چھاگئی اور آبادی سنسان نظر آنے لگی۔ پھر وہ انسان جس کے پہلو میں دل ہی نہیں بلکہ دل میں درد، درد میں اثر ہے۔ چاند جو ہوگا مگر ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے آخر یہ کیوں؟

جب تک ہندوستان پر مسلمان حکمران رہے توپوں کی سلامی سے، شہنائی اور نوبت کی گونج سے اور مبارک سلامت کی مسرت بیز صداؤں سے ہر نئے چاند کا خیر مقدم کیا جاتا تھا۔ مگر جہاں اسلامی سال نو کا چاند نظر آیا کہ ایک ماتمی رنج و الم کی گھٹا چھاگئی۔ اور ہر طرف اداسی سی پھیل گئی۔ توپیں چلتی تو تھیں مگر اظہار غم و الم کے لئے وقفہ وقفہ سے شہنائی بجتی تو تھی مگر سوز و گداز کے سروں میں اور مبارک سلامت کے بجائے صرف الم مظلوم کی آوازیں سنی جاتی تھیں۔

وہ مکان جن میں رونا دھونا نحس متصور ہوتا تھا۔ وہ محل جہاں گریہ و زاری بدشگون سمجھی جاتی تھی، جہاں گریہ کے نام سے چشم و ابرو پر بل پڑ جاتے تھے۔ آج اس چاند کے ساتھ سیاہ خانہ نظر آتا ہے۔ حسینی کی آواز پر ٹوٹا جا رہا ہے جہاں کل تک جنگ و تہنیت بجتی تھی۔ آج وہاں سوز سنی جارہی ہے۔ امیر ہوں کہ فقیر، حاکم ہوں کہ محکوم۔ مسلمان اگر ہیں تو سب کے سب کسی کی یاد میں چشم نم ہیں۔ رسول کے فدائی بزم ماتم سجائے، رات دن مصروف آہ و بکا رہتے اور عزاداری میں اپنا محرم گزار دیتے ہیں۔ اللہ والے درویش تک اپنی جھونپڑی میں ٹمٹماتا ہوا چراغ جلائے کسی محبوب کی یاد میں روتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے دل ہیں تو رنجیدہ، سوز و گداز۔ آنکھیں ہیں تو وقف گریہ اور زبانیں ہیں تو وقف ذکر۔ آخر محرم میں ہوا کیا؟

سننا ہی چاہو تو دل تھام لو اور سنو! محمد کا بھرا گھر اجڑ گیا۔ محمد کا خاندان مٹا دیا گیا۔ محمد کا خاندان برباد ہوگیا۔ ستمگروں نے دعوت دے کر خاندان رسالت کو بلایا۔ جنگل میں گھیر لیا۔ انہیں فاقوں مارے۔ بوند پانی کو ترسایا۔ نوجوانوں کو تہ تیغ کیا۔ نوجوانوں کو تیروں سے چھلنی کیا۔ مٹی دینے کے بدلے لاشوں کو پامال کروایا۔ ان کے گھر لوٹے، خیمے جلائے، زیور اتارے، چادریں چھین لیں اور رسن بستہ کر کے نبی زادیوں کو بے پردہ شہر بشہر تین مہینوں تک پھرایا۔ یہ سب ہوا آخر کس پر؟ یہ ستم توڑے گئے کس پر؟ یہ جفائیں ہوئیں کس پر؟ [illegible] ترسایا تھا کس کو؟ فاقوں رکھا تھا کس کو؟ [illegible] نونہالوں کو مار کر

کن کن کو یوں ستایا جس پر ان ناگفتہ بہ مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے؟

سمجھا تھا کہ اگر کوئی مسلمان تو یہ سوال نہ کرے گا۔ مگر تعجب کی کوئی انتہا نہ ہوئی جب کہ پوچھنے والا مسلمان ہی ہے اور خیر سے حج بھی کر کے آچکا ہے۔ یا تو ہمارا وہ [illegible] یا یہ سوال کرنے والا اسلام سے بے خبر ثابت ہوا۔ جی نہیں۔ نہ ہمارا دعا غلط ہے اور نہ ہی سائل نامسلمان ہے۔ سائل یہ پوچھتا ہے کہ اس گئے گزرے سانحہ کا تعلق آج کے مسلمان سے کیا ہے؟ اس واقعہ کا ہمیں کیوں اثر لینا چاہئے؟

سنو بھائی سنو۔ یہ اس ہستی کا ماتم ہے جس کو آسمان کا ہر ستارہ جانتا ہے۔ ہر دم جانتا ہے۔ زمین کا ہر ذرہ جانتا ہے۔ یہ اس شخص کا ماتم ہے جس کو حجاز کی جانتا ہے اور مدینہ جانتا ہے۔ بطحا جانتا ہے اور یثرب جانتا ہے۔ یہ اس کا ماتم ہے جس کو عرب جانتا ہے۔ عجم جانتا ہے۔ ہند جانتا ہے اور چین جانتا ہے۔ یہ اس کا غم ہے جو مشرق و مغرب میں معروف اور شمال و جنوب میں مشہور ہے۔ یہ اس کی بزم عزا ہے جو کعبہ کا کعبہ اور قبلہ کا قبلہ ہے۔ یہ گریہ و زاری اس کے لئے ہو رہی جس نے جان دے کر اسلام کو زندہ کیا جس نے آبرو دے کر دین کی آبرو بچالی۔ جس نے سر دے کر اسلام کا بول بالا کر دیا۔ یہ اس کی عزاداری ہے جس کی عزاداری ہم پر فرض ہے۔ یہ اس کا ماتم ہے جس پر ماتم کرنے کی تاکید آئی ہے۔ یہ اس کا غم ہے جس کے غم میں رسول روئے۔ فرشتے روئے، اجنہ روئے، اولیا روئے، ابرار روئے، علما روئے اور فقہا روئے۔ رونے والوں کے دامن یہاں پر تر ہوتے ہیں۔ اور وہاں جنت میں ان کے گھر ہوتے ہیں۔

یہ اس کا ماتم ہے جو مظلوم تھا، بیکس تھا، بے بس تھا، مسافر تھا، غریب تھا، بھوکا تھا، پیاسا تھا۔ یہ اس کا ماتم ہے جس کی مظلومی پر مسلمان زار زار اور نامسلمان متاثر، ملائکہ متاثر، جنات متاثر، انبیا متاثر، آسمان متاثر، زمین متاثر، آفتاب متاثر۔ اور ہمارے پیغمبر متاثر۔ پھر ہم انسان ہو کر اس سانحہ پر روئیں نہیں اور متاثر نہ ہوں تو کیا انسان کہلانے کا مستحق ہوں!

اس عزاداری کی مقبولیت کو دیکھو تو ہاں ایام بنی امیہ کے تراسی (۸۳) سال اس کے دبانے، اس کے مٹانے اور اس کی پامالی میں بسر ہوئے مگر یہ عزاداری جوں کی توں رہی۔ بعد بنی عباس سارا زور اس کے استیصال میں ختم ہوا۔ اس کے خلاف جہاد کئے گئے۔ اس کے انسداد کی ترغیب و تحریص دی گئی۔ اور ترغیب کے سارے مدارج طے کر دئیے گئے۔ فتوے نکالے گئے اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں عزادار پیوند خاک کر دئیے گئے مگر عزاداری بند نہ ہونی تھی نہ ہوئی۔ یہ عزاداری کچھ ایسی ہو [illegible] نظر آتی ہے کہ دبانے سے ابھر آتی اور مٹانے سے بڑھتی جاتی اور مرنے کے بعد زندہ ہوتی ہے۔ بھلا صداقت کے آنسو کہیں تھم سکتے ہیں؟ اور ایمان سوز و گداز سے کہیں بجھ بھی سکتا ہے؟ اور پیغمبر کا فرمانا کہ یہ غم ہر سال تازہ ہوتا رہے گا اور یہ ماتم تا قیامت ہوا کرے گا، کہیں غلط ہو سکتا ہے۔

اس عزاداری کی مقبولیت سمجھ میں تو آگئی مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ آخر وہ کون ہے؟ جس کا ماتم سال کے سال تازہ ہو رہا ہے!

یہ وہ کون ہے جس کی یاد ایمانی قلوب کو بے چین کئے دیتی ہے؟

سلام

از جناب نواب میر عباس حسین خاں بزم

وظیفہ یاب ناظم عدالت

کام آئی الفت رخسار حیدر قبر میں / بن گئی میرے لئے پھولوں کا بستر قبر میں

آسماں سے ہے نزول رحمت اکبر قبر میں / چین سے سوئیں نہ کیوں [illegible] اور قنبر قبر میں

کیا زمیں کی تاب و طاقت کیا مجھے کرتی فشار / قدر سے خود ڈرنے لگی آئے جو حیدر قبر میں

جس نے چیرا عہد میں اژدر عدو [illegible] / اون کو پونچینگے فنا کے بعد اژدر قبر میں

نور کے جلوہ سے روشن ہوگیا تاریک گھر / آئے حیدر یا کہ اترا ماہ انور قبر میں

پنجتن والا ہوں میں بعد فنا لے گی مجھے / رحمت حق صورت آغوش مادر قبر میں

کب میں رہتا ہوں نجف جاؤں گا سیدھا بعد دفن / دیکھ لیں احباب مٹی ہٹا کر قبر میں

میں ہوں عاصی بخشدے رحمت سے اپنی یا غفور / دفن کرنا سیہ میرے سینہ پہ لکھ کر قبر میں

بولی بانو چین جب آتا مجھے اے میرے لال / دفن ہو جاتی جو تیرے ساتھ اصغر قبر میں

بزم کو بھی ایسے ہی راحت سے رکھنا اے کریم / جیسے ہوں آرام سے سلمان و بوذر حشر میں

وہ کون ہے جس کے لیے یہ آہ و زاری محرم کی کی جاتی ہے وہ کون ہے جس کے نام میں یہ اثر ہے کہ اپنے پرائے سب ہی پوچھتے ہیں، بتاؤں وہ کون ہے وہ محسن قوم ہے۔ وہ محسن ملت ہے۔ وہ محسن انسان ہے بلکہ وہ محسن عالم ہے۔ وہ محسن قوم یوں ہے کہ اس نے جان دیکر اپنی قوم کو ابھارا تھا۔ وہ محسن ملت یوں ہے کہ اس نے مردہ دین کو اپنی قربانی سے زندہ کیا۔ وہ محسن انسان یوں ہے کہ اس نے انسان کو زندہ کیسے رہنا ہے دکھا دیا۔ وہ محسن عالم یوں ہے کہ اس نے استبدادیت کے مٹانے کا عملی درس دیا۔ وہ اپنی قوم کا امام بھی وہ اپنی ملت کا امام بھی۔ وہ بنی آدم کا پیشوا بھی۔ وہ عالم کا رہنما بھی۔ وہ بین الملی انسان بھی وہ عملی انسان بھی وہ حامل کتاب بھی وہ ام الکتاب بھی وہ قرآن صامت بھی وہ قرآن ناطق بھی۔ وہ انبیا کا وارث بھی وہ امام ائمہ بھی وہ آخرین نبی کی آخرین نشانی بھی۔ وہ ختم نبوت کا آخرین اعجاز بھی۔ وہ محبوب خدا بھی، وہ محبوب محبوب بھی وہ سید الشہدا بھی۔ وہ غریب الغربا بھی۔ وہ بنائے لا الٰہ بھی اور وہ روح محمد رسول اللہ بھی۔

اس پر بھی اگر پوچھتے ہو کہ وہ کون ہے؟ تو او سنو ملک عرب کا تو نام سنا ہوگا۔ عرب کا ایک شہر مکہ ہے۔ اس مکہ کے وسط میں حضرت ابراہیمؑ کا بنا ہوا خانہ خدا ہے اور وہی ہم مسلمانوں کا کعبہ ہے اسی کعبہ کے سردار حضرت عبدالمطلب تھے ان کے کئی فرزند ہوئے۔ ان میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوطالب دونوں ماں جائی تھے۔ عبداللہ کے اکلوتے فرزند محمد رسول اللہ ہمارے اور سارے عالم کے پیغمبر تھے اور ابوطالب کے چوتھے فرزند علی تھے محمد روحی فداہ نے علیؑ کو گود لیا۔ پالا پوسا۔ تعلیم دی۔ تربیت دی ان کے خلوص۔ وسعت علم۔ شجاعت اور جانثاروں کو دیکھ کر اپنی پیاری بیٹی فاطمہ زہراؑ کو علیؑ کے عقد میں باندھا۔ علی و فاطمہ کے دو کوہر شب چراغ حسنؑ و حسینؑ اور دو صاحبزدیاں زینبؑ و کلثومؑ ہوئیں۔ نانا ان نواسوں کو اپنی جان سے زیادہ چاہتے اور ان بچوں کو اپنے بچے فرماتے تھے۔ خدا کی عبادت کے وقت بھی یہ نواسے دوش پیغمبر سے اترتے نہ تھے۔ یہ پیار۔ یہ محبت یہ الفت تاریخ میں اذکی مانی جاتی ہے اور ان دونوں میں چھوٹے نواسے حسینؑ پیارا اور زیادہ پیارا تھا۔ آخر ان کی چہیتی ساری عمر ہونا کا جنت سدھارے اور دکھیا بیٹی فاطمہؑ ان بچوں کی ماں بھی غم و الم سہتے سہتے دو ہی چھ مہینوں کے اندر باہر دنیا سے رخصت ہو گئیں اب رہ گئے یہ نونہال اور ان کے معصوم باپ۔ یہ بھی آخر سن ۴۰ھ میں بحالت نماز شہید کر دیئے گئے۔ اور صرف دو بھائی دو بہنیں رسولؐ کی نشانیاں رہ گئیں۔

سنہ ۶۰ھ میں اموی بادشاہ معاویہ بن ابی سفیان کی ایما سے۔ بڑے نواسے حسنؑ کو زہر دیکر سلا دیا گیا تو اب رہ گئے اکیلے حسینؑ۔ انہی حسینؑ نے نبی کی آخرین یادگار کو کلمہ گویوں نے یزید بن معاویہ کے حکم سے بمقام کربلا انہیں اور ان کے بال بچوں کو آب و دانہ سے ترسا ترسا کر محرم سنہ ۶۱ھ میں شہید کیا ان کی لاشوں کو پامال کروایا اور ان کی مخدرات کو بے پردہ اور رسن بستہ اونٹوں پر سوار کروا کے کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام پھرایا گئے یہی تھا جو محرم میں ہوا۔

اسی دلگداز سانحہ پر اہل ایمان سال سال رویا کرتے ہیں اور اسی حادثہ جانکاہ پر محرم کے محرم عزاداریاں ہوا کرتی ہیں۔ حسینؑ نے خود تو بڑی ہنسی خوشی سے اسلام کے لیئے اپنی جان دی مگر ادھر رسولؐ کو رلایا۔ علیؑ کو رلایا۔ فاطمہؑ کو رلایا حسنؑ کو رلایا۔ فرشتوں کو رلایا انسان اور اجنہ کو رلایا اور دنیا بھر کو رلایا۔ ان کی محبت ہر دل میں۔ ان کا عشق ہر سینہ میں ان کا سوز ہر جگر میں اور ان کی یاد ہر قلب میں ہے ان کے ذکر میں ہر زبان۔ ان کی یاد میں ہر انسان اور ان کے غم میں ہر آنکھ گریاں اور ہر سینہ بریاں ہے۔ ہر لب پر حسینؑ حسینؑ اور ہر دل میں حسینؑ حسینؑ آج تک بھی ہے صرف ان کے دوست اور محب ہی نہیں، بلکہ معاند بھی نام حسینؑ لیا ہی کرتے ہیں۔ یہی وہ حسینؑ ہیں جو محبوب القلوب ہیں۔

مدحتِ آلِ نبیؐ سے کام ہے

از مداح حضرت قائمؑ سید محمد کاظم صائم

مدح آلِ نبیؐ سے کام ہے
مدح حیدرؑ رطب صبح و شام ہے
سر میں ہے سودائے عشق مصطفےٰؐ
اے معین مصطفےٰؐ شاہ نجف
مرتضیٰؑ کے خانۂ دل کا چراغ
جذب دل لے چل در شبیرؑ پر
ہے جو زہراؑ کا گل باغ امید
جان ہیں حیدرؑ تن اسلام کے
دیکھے سر دنیا عروج اسلام کو
کیا تنا زلف و رخ حیدرؑ کی ہو
المدد مشکل کشائے دوجہاں
کیوں نہ چھلکے بادۂ حب علیؑ
میکدہ میں لونگا ساقی سے وہی
شکر حق ہوں زائر شاہِ نجف

ابتدا اچھی ہے نیک انجام ہے
ہم کو ذکر غیر سے کیا کام ہے
دل میں ہے الفت زباں پر نام ہے
کندہ لوح دل پہ تیرا نام ہے
مہر روئے شاہ تشنہ کام ہے
واں سے راہ خلد بس دو گام ہے
ہاں وہ ذات شاہ تشنہ کام ہے
ذات احمدؐ بانی اسلام ہے
یہ حسینؑ ابن علیؑ کا کام ہے
نور کی ہے یہ سحر وہ شام ہے
مشکل آساں کرنا تیرا کام ہے
دل یہ صہبائے ولا کا جام ہے
میرا جس ساغر پہ کندہ نام ہے
اپنا اے صائم بخیر انجام ہے

العطوائ

اللہ کے محبوب کے ہمدم ہیں علیؑ
جس کے کہ ہے بازوئے پیمبرؐ مضبوط
اور سارے رسولوں سے مقدم ہیں علیؑ
معبود کے وہ آیۂ محکم ہیں علیؑ

حسینؑ

ماں فاطمہؑ سی باپ علیؑ سا پایا
کیا رتبہ شبیرؑ بیاں ہو صائم
اور خلق بھی خلق حسنؑ سا پایا
نانا بھی جو پایا تو نبیؐ سا پایا

طبّی

اقوالِ حکما،

بہ سلسلۂ انتخاب نمبر ۲۴

(۵۰) نرم اور ملائم کمربند ہونے سے کمر کو باندھنا اور اس پر مداومت کرنا۔ ... کو بیجان میں لاتا ہے۔ (چرک)

(۵۱) جو شخص کنجشک نر (چڑے) کھانے پر مداومت کرے اور پیاس لگنے پر دودھ پیا کرے اُسکی منی کی پیدائش اور جماع کی قوت میں بے حد ترقی ہو جائے گی۔ (سویدہ)

(۵۲) جب جماع مناسب وقت پر کیا جاتا ہے تو نفع مند ثابت ہوتا ہے۔ ذہن کو صاف کرتا اور غصہ اور جنون کو تسکین دیتا ہے خصوصاً اگر عاشق معشوق کے ساتھ جماع کرے تو عشق کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (شیخ الرئیس)

(۵۳) جس شخص کی صحت کو بھوک نے خراب کیا ہو اس کی اصلاح نہایت آسان ہے۔ لیکن جو شخص بسیار خوری کی وجہ سے بگڑا ہو اسکا درست ہونا سخت دشوار ہے۔ (افلاطون)

(۵۴) خیارا ور کشنیز سبز کا مداومت کے ساتھ کھانا عصبی قوت کو کمزور کر دیتا ہے (قران اعظم)

(۵۵) ایک شخص سرورِ دو عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو انڈا کھایا کر۔ (بروائت حضرت علی علیہ السلام)

(۵۶) بوڑھے آدمی کے لئے دو چیزیں سب سے زیادہ مضر ہیں ایک ماہر باورچی اور ایک حسین و جمیل بیوی کیونکہ وہ زیادہ کھائیگا تو بیمار ہوگا اور جماع زیادہ کرے گا تو اور بھی بوڑھا ہو جائیگا۔ (ثابت بن قرہ طرانی)

(۵۷) مومن کی شان یہی ہے کہ وہ کم غذا کھائے (سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(۵۸) حائضہ۔ مریضہ کم عمر اور بوڑھی عورت سے جماع نہ کرنا چاہیئے۔ (چرک)

(۵۹) مٹی کھانے سے نگاہ کمزور اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ گندہ ذہنی پیدا ہوتی ہے اور دانت گرنے لگتے ہیں۔ (اسحق بن سلیمان)

(۶۰) پاکیزہ ہلکی اور خوشگوار غذا ہی سب سے بہتر ہے۔ (اسحق بن قریش)

(۶۱) میں زبان کے مزے کے لئے کچھ نہیں کھاتا۔ (مہاتما گاندھی)

(۶۲) اگر حکیم لوگوں سے دور بھاگتا ہو تو اس کی تلاش کرو اور اگر وہ لوگوں کی تلاش میں نظر آئے تو اس سے خود دور بھاگو۔ (افلاطون)

نِسوانی

بسلسلۂ انتخاب نمبر (۲۴)

حقوقِ نسواں

اگر پہلے مہینہ میں رجوع کرلیا اور زوجین کی موافقت ہوگئی۔ تو بلا نکاح ثانی رجوع کرسکتا ہے۔ اگر دوسرے ماہ میں طلاق دے تو وہ طلاق بائن ہے۔ بلا نکاح ثانی عورت نہیں آسکتی۔ تیسرے طلاق تیسرے ماہ میں طلاق مغلظ ہے اس کے بعد مرد عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔ جب تک وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرلے پھر اس سے طلاق لے۔ اگر اسکا ارادہ ہو تو پہلے مرد سے نکاح کرسکتی ہے اور یہ مرد کے واسطے سزا ہے کہ ہمیشہ کے واسطے عورت گئی اور تین ماہ کی عدت اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ شائد پہلے دو مہینوں میں زوجین کی موافقت ہو جائے اور نیک لوگ ان کی مصالحت کرادیں۔ اب غیر مذاہب کے لوگ خاص یوروپین بھی طلاق کے فوائد کو جان گئے ہیں۔ یوروپ کی عدالتوں میں آئے دن طلاق کے مقدمات دائر ہوتے رہتے ہیں اسلامی اصول و قانون طلاق سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ہندو دھرم جس میں طلاق بالکل نہیں۔ اب اس مسئلہ طلاق کی طرف جھک آئے ہیں۔ جو حقوق طلاق مرد کو حاصل ہیں وہی حقوق خلع عورت کے ہیں۔ اگر عورت بانجھ ہو۔ اولاد نہ ہو تو مرد کو اجازت ہے کہ دوسرا نکاح کرلے اور اولاد پیدا کرے۔ اور اگر مرد عنین و ناکارہ ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ قاضی یا حاکم کے پاس جاکر اپنا نکاح فسخ کرالے اسلام میں عورت پر کوئی تشدد و جبر نہیں۔ وہ ہر حالت میں آزاد ہے۔ زوجین کی خوش حالی و فارغ البالی سرسبزی۔ دنیا میں آزادانہ و خوش زندگی ان کی محبت۔ اتفاق و اتحاد پر منحصر ہے۔ جن مرد و عورت میں ہمیشہ جوت بیزار رہتا ہو وہ گھر دوزخ ہے اور کبھی آباد نہیں ہوتا۔

صبیانی

سچائی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صلعم کے پاس ایک حبشی نے آکر عرض کی کہ یا حضرت مجھے نصیحت فرمائیے مجھ میں بہت سی برائیاں ہیں جن کو میں ایک دم نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر کسی ایک برائی کو چھوڑ دینے کا حکم فرمائیں تو میں اس کو فوراً ترک کر دوں گا۔ حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہمیشہ سچ بولا کرو۔ حبشی ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کر کے چلا گیا رات کو جب وہ حسب عادت چوری کرنے کے لئے نکلا۔ تو اس کو خیال آیا کہ اگر حضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ تو رات کہاں تھا۔ تو اس وقت میں کیا جواب دوں گا۔ سچ بولنے کا وعدہ کر چکا ہوں۔ اس لئے مجبوراً بھری مجلس میں چوری کرنے کا واقعہ بیان کرنا پڑے گا۔ جس سے لوگوں میں ذلت ہوگی۔ اس لئے وہ خوف سے کہ بھری مجلس میں چوری کرنے کا اقرار کرنا پڑے گا۔ وہ اس رات چوری کرنے نہیں گیا دوسرے دن شراب خانے کی طرف سے گذرا تو اس کی طبیعت للچائی۔ لیکن فوراً خیال آیا کہ حضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ تو آج دن کو کہاں تھا۔ تو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ میں شراب خانہ میں تھا۔ جس کی وجہ سے تمام مجلس میں میری بے عزتی ہوگی۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ ایسی بے عزتی سے تو شراب خانہ میں نہ جانا ہی اچھا ہے اور فوراً وہاں سے لوٹ آیا۔ اس کے بعد اس کو مختلف قسم کی برائیاں کرنے کا خیال آتا۔ لیکن خیال کے بعد ہی حضرت صلعم کی ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت اور اپنا وعدہ بھی یاد آجاتا اور دل میں سوچنے لگتا کہ میں نے ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کرلیا ہے۔ اگر کوئی برا کام کروں اور حضرت صلعم مجھ سے دریافت فرمائیں تو تمام لوگوں میں مجھے سچ بولنا پڑے گا۔ اور وہ لوگ مجھے بری نظروں سے دیکھیں گے۔ اسی خیال سے کئی دفعہ وہ بہت سے برے کاموں سے بچتا رہا اور رفتہ رفتہ اسے معلوم ہو گیا کہ سچ بولنے کی ایک عادت نے اسے بہت سی برائیوں سے بچا دیا۔ تب وہ حضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سچے دل سے تمام برے کاموں سے توبہ کرلی۔

سچ سے فائدہ

ایک لڑکا تھا جب اس کی عمر سات سال کی ہوئی تو اس کے باپ کا انتقال ہوگیا۔ جب اس کی عمر ۹ سال کی ہوئی تو اس کی ماں کا بھی انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد حکومت کی طرف سے حکم جاری ہوا کہ جس کے پاس درہم نکلیں گے وہ قید کرلیا جائے گا وہ لڑکا سچ بولنے کا عادی تھا۔ سپاہی اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ اے لڑکے تمہارے پاس کتنے درہم ہیں اس نے کہا کہ ہمارے پاس تیس عدد درہم ہیں پولیس نے کہا کہ اے لڑکے تم کو معلوم نہیں ہے کہ جس کے پاس درہم نکلیں گے وہ قید کیا جائے گا۔ لڑکے نے کہا کہ جی ہاں حضور معلوم تو ہے۔ پولیس نے کہا کہ تو تم اس طرح کیوں بولتے ہو لڑکے نے کہا کہ ہم کو جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ پولیس نے کہا کہ واقعی یہ سچا لڑکا ہے اس کو انعام دیا جائے اور اس کو قید نہ کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد لڑکے کو انعام دیا گیا۔

عالم

چین کی مرکزی کونسل کی کمیونسٹوں سے التجا صلح کیلئے آمادہ ہوجائیے تاکہ ملک اور چین جنگ کے مصائب سے نجات دلائیے

۱۱ر جنوری حکومت چین کی اعلیٰ ترین مرکزی کونسل "یوان" نے آج (۵۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ایک یادداشت کمیونسٹوں کے نام روانہ کی ہے اس یادداشت میں کمیونسٹوں سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ جنرل اسموچیانگ کائی شک کے سال نو کے پیام کو قبول کرلیں اور حکومت سے صلح کرکے امن قائم کرنے پر آمادہ ہوجائیں۔ یوان نے کمیونسٹوں سے اپیل کی ہے کہ چینی عوام کی خواہشات کا احترام کریں اور ان کو جنگ کی مصیبتوں سے بچالیں۔

(بقیہ حیدرآباد کی خبریں)

اعلیٰحضرت نے جاگیرداری کو ختم کرنا منظور کرلیا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اعلیٰحضرت اپنی ریاست میں جاگیرداری کو ختم کرنا منظور کرلیا ہے اس مقصد کے لئے اعلیٰ حضرت جلدی ایک فرمان جاری کریں گے توقع کی جاتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں جاگیرداروں کی چیرہ دستیاں ختم ہوجائیں گی اور کمیونزم کا خطرہ بھی دور ہوجائے گا یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ فیصلہ اعلیٰحضرت نے خود کیا ہے۔

جاگیرداری کو ختم کرنے کے لئے اعلیٰحضرت کی منظوری سے فوجی اڈمنسٹریشن ایک اسپشل آفیسر مقرر کرے گی۔

سرکاری ملازمتیں ۱۲½ فیصد کے تناسب سے دیجائے گی

حیدرآباد۔ ۱۱ر اسفندار۔ اورینٹ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سرکاری ملازمتوں پر تقررات کے متعلق حکومت حیدرآباد نے اپنی حکمت عملی کا تعین کرلیا ہے سمجھا جاتا ہے کہ اس متعینہ پالیسی کے تحت آئندہ سے مسلمانوں کو ساڑھے بارہ فیصد (۱۲½) کے تناسب سے ملازمتیں دی جائیں گی ہریجنوں کے لئے بھی یہی تناسب مقرر کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت حیدرآباد نے اس سلسلہ میں تمام معتمدین اور صدور محکمہ جات کے نام گشتی جاری کی ہے جس میں انھیں اس مقررہ تناسب کی سختی سے پابندی کی ہدایت دی گئی ہے اور اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر ساڑھے بارہ ۱۲½ فیصد کے تناسب کی تکمیل کیلئے ہریجن دستیاب نہ ہوں تو اس کمی کی پابجائی کیلئے دیگر غیر مسلموں کا تقرر عمل میں لاجائے۔

دنیا کا اسلام

طہران میں شدید برف باری

طہران ۱۰رجنوری۔ طہران میں شدید برف باری کی اطلاع ملی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہزاروں آدمی آج کل برف باری کے سبب بے خانماں ہوگئے برف باری تیرہ انچ موٹی چادروں نے شہر کے بے شمار گھروں کو ڈھانک دیا ہے۔

اسرائیلی طیاروں کی بمباری (۱۰۲) مصر کے شہری ہلاک ہوگئے

واشنگٹن ۱۰رجنوری۔ یہاں مصری سفیر کامل عبدالرحیم کے بیان کے مطابق اسرائیلی طیاروں کی وجہ سے (۱۰۲) شہری اس وقت مارے گئے جبکہ انھوں نے موقوفی جنگ کے چند ہی گھنٹوں کے بعد مصری خطوط کے بھی متقامات پر بمباری کی۔

قاہرہ میں زبردست دھماکہ سارا شہر دھل گیا۔ دو آدمی ہلاک اور ۲۲ زخمی ہوگئے

قاہرہ ۱۳رجنوری۔ قاہرہ میں کورٹ آف اپیل کی عمارت میں آج ایک زبردست دھماکہ واقع ہوا۔ بہت سی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور پولیس کے گارڈ مجروح ہوگئے بعد کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ دو آدمی اس دھماکہ میں ہلاک ہوگئے اور ۶۶ اشخاص مجروح ہوئے مجروح ہونیوالوں میں زیادہ پولیس کے سپاہی شامل ہیں معلوم ہوا ہے کہ کورٹ آف اپیل کی عمارت میں یہ دھماکہ ایک "سوٹ کیس بم" کے پھٹنے سے واقع ہوا۔ دھماکہ اسقدر شدید تھا کہ کم و بیش سارا شہر دھل گیا۔

بقیہ کالم (۴)

بمبئی کرانیکل کے ایڈیٹر اور مشہور جریدہ نگار مسٹر عبداللہ بریلوی کا انتقال پر ملال

بمبئی۔ ۹رجنوری سید عبداللہ بریلوی۔ ایڈیٹر "بمبئی کرانیکل" کا آج رات آٹھ بجکر ۴۵ منٹ پر حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوا۔ عبداللہ بریلوی کو دو مرتبہ قلب کے حملے ہوئے تھے سانڈرہال میڈیکل ہال موصوف کیلئے ناکارہ ثابت ہوا موصوف بمبئی جرنلسٹ یونین کی طرف سے گورنر جنرل کے استقبالی جلسہ کی صدارت کرنے والے تھے

ہفتہ پاکستان

کشمیر میں لڑائی کے اختتام سے متعلق حکومت کا اعلامیہ

کراچی۔ یکم جنوری۔ آج پاکستان کی وزارت دفاع کے ایک اعلامیہ میں یکم جنوری کی آدھی رات کو گیارہ بجکر ۵۹ منٹ پر کشمیر اور جموں کی لڑائی کے اختتام کا اعلان کیا گیا ہے اس اعلامیہ میں جو حکومت ہندوستان کے شائع کردہ اعلامیہ کے مماثل ہے توقع ظاہر کی گئی ہے کہ یہ فیصلہ ہندوستان اور پاکستان کو ایک دوسرے سے قریب تر کردے گا۔

گورنر جنرل پاکستان کو ڈاکٹر آف لاز کا اعزازی طیلسان ڈھاکہ یونیورسٹی کی کونسل

نے یہ طے کیا کہ ہزاکسلنسی خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری پیش کی جائے یہ رسم اس وقت ادا کی جائے گی جب گورنر جنرل پاکستان اس ماہ مغربی بنگال کے دورے کے لئے آئیں گے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد حسین کو مشرقی بنگال کا نائب وزیر مقرر کیا گیا

ڈھاکہ۔ ۱۱رجنوری۔ معلوم ہوا ہے ڈھاکہ یونیورسٹی کے شعبہ بین الاقوامی تعلقات کے صدر ڈاکٹر محمد حسین کو مشرقی بنگال کے وزیراعظم کے تحت نائب وزیر کے عہدہ پر مستقل کیا جارہا ہے۔

کراچی کی آتشزدگی کی تفصیلات ایک کروڑ کی مالیت کا نقصان

کراچی۔ ۱۳رجنوری۔ کراچی میں آج دوپہر میں جو مہیب آتشزدگی واقع ہوئی اس کی تفصیلات کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ مسلسل تین گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد کراچی کے پورے آتش فرو عملے نے پولس اور مقامی آدمیوں کی مدد سے آگ پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کی۔ نقصانات کا اندازہ ایک کروڑ روپے کیا گیا ہے آتشزدگی کا سبب ابھی تک نہ معلوم ہوا۔

دو ہفتے قبل بھی کراچی میں آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا تھا اور ۲۵ لاکھ کی مالیت کو نقصان پہنچا تھا۔

ہندوستان

کشمیر میں لڑائی بند کردینے کے احکام کی پوری پوری تعمیل کی گئی

نئی دھلی۔ ۲رجنوری۔ آج وزارت دفاع کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ رات کو گیارہ بجکر ۵۹ منٹ پر کشمیر اور جموں کے محاذ پر لڑائی بند کردینے کے احکام کی پوری پوری تعمیل کی گئی۔

بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرحدی مقامات پر مکمل سکون پایا جاتا ہے اور کسی واقعہ کی اطلاع نہیں ملی ہے۔

مس تارا پنڈت کی شادی

آج صبح انند بھون میں ہندوستان کی سفیر متعینہ روس مسز وجے لکشمی پنڈت کی دوسری صاحبزادی اور وزیراعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو کی بھانجی مس تارا پنڈت کی شادی مسٹر گوتم سہگل کے ساتھ عمل میں آئی۔ مسٹر گوتم سہگل مسرز برڈ اینڈ کو میں ایک شاخ کے منیجر ہیں۔ شادی کی تقریب ہندو رسوم کے مطابق سیدھے سادھے طریقہ پر عمل میں آئی۔

ریاست سروہی کا نظم و نسق حکومت بمبئی کے سپرد کردیا گیا

نئی دھلی۔ ۱رجنوری آج کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ حکومت بمبئی کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ریاست سروہی کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لے۔ سروہی ایک چھوٹی سی ریاست ہے جو ادے پور کے جنوب مغرب میں واقع ہے اس ریاست کا رقبہ تقریباً (۲۰۰۰) مربع میل ہے اور آبادی ۲۳۴۰۰۰ کے قریب ہے حکومت بمبئی مرکزی حکومت کی جانب سے سروہی کے نظم و نسق کا خود انتظام کرے گی۔

سر اکبر حیدری کے لئے ۱۴ دن کا سرکاری سوگ

شیلانگ جنوری حکومت آسام کے معتمد اعلیٰ مسٹر پی۔ یل۔ مہتا نے آج اعلان کیا کہ سر اکبر حیدری مرحوم گورنر آسام کا سرکاری سوگ ۱۴ دن تک منایا جائیگا جو ۲۸ر دسمبر سے شروع ہوا ہے۔

دھلی میں شدید سردی کی وجہ ۵ آدمی ہلاک ہوگئے

نئی دھلی۔ ۱رجنوری گذشتہ دو روز میں دھلی میں شدید سردی کی وجہ پانچ آدمی جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے اکڑ کر ہلاک ہوگئے۔

دکن کا ایک ہفتہ

حیدرآباد ہائی کورٹ کے نئے چیف جسٹس کی آمد حیدرآباد ۲ رجنوری۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے وظیفہ یاب رکن رائے بہادر گنگا ناتھ جھا جی کا تقرر عدالت العالیہ کی خدمت میرمجلسی پر منظور ہوا ہے۔ آج حیدرآباد پہنچے اور اپنی خدمت کا جائزہ دوسرے روز حاصل کئے۔

محصول پیشہ جات کا نفاذ حیدرآباد ۳ رجنوری۔ بہ نفاذ ان اختیارات کے جو سرکار عالی کو تحت آئین مجالس بلدیہ و قصبات حاصل ہیں قواعد متعلقہ محصول پیشہ جات عوام کی اطلاع کے لئے شائع کئے گئے۔ اگر کسی شخص کو قواعد ہذا سے متعلق کوئی عذر ہو تو وہ آج کی تاریخ سے اندرون ایک ماہ تحریری عذرات بہ محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغہ حکومت مقامی پیش کرے اس مدت کے گزر جانے کے بعد کسی عذر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ قواعد محصول پیشہ کے نام سے موسوم ہوں گے اور محصول ہر ایسی کمپنی یا ہر ایسا شخص ان قواعد کے نفاذ پذیر سال کی کسی ششماہی میں اندرون حدود مجلس بلدی یا قصبہ مجموعی طور پر (۶۰) یوم یا اس سے زیادہ مدت تک تجارتی کاروبار کوئی پیشہ یا فن یا دھندہ انجام دیا ہو۔ یہ محصول دو مساوی ششماہی اقساط میں ہر فصلی سال کے ماہ دے و تیر واجب الادا ہوگا۔ جب کوئی شخص یا کمپنی ایک سے زیادہ پیشہ یا فن یا دھندہ کاروبار کرتا ہو تو اس کمپنی یا اس شخص کی ہر حیثیت کے لئے علیحدہ علیحدہ محصول عائد کیا جائے گا۔ تمام ملازمین وظیفہ یابان سرکار و تمام ملازمین وظیفہ یابان مجالس صرف خاص مبارک و پائیگاہان سمستانات و جاگیرات ادائی محصول سے مستثنیٰ رہیں گے بشرطیکہ وظیفہ یابان اپنی ملازمتوں سے سبکدوشی کے بعد کوئی کاروبار یا پیشہ یا دھندہ و تجارت نہ کریں یا کوئی اور قسم کے عہدے (خواہ وہ خانگی ہوں یا پبلک) رکھتے ہوں۔ محصول پیشہ کی انتہائی شرح پر تعلق پیشہ یا کاروبار حسب ذیل رہے گی (۱) بیرسٹرس۔ ایڈوکیٹس اور وکلاء سرکاری یا خانگی پریکٹس کرتے ہوں (۱۰۰) ماہانہ روپیہ (۲) وکلاء مشمولہ درجہ اول (۳۰) روپیہ (۳) مختاران عام و پیروکاران (۳۰) تیس روپیہ (۴) کرنی، گودام، مطبع، تیل نکالنے، روئی بنانے کی مشین اور دیگر پریس کے مالک (۲۰۰) روپیہ (۴) کاروبار بشکل کمپنی انجام دینے کی صورت میں (۱۰۰) ایکسو روپیہ (۶) بنکرس قرض دہندگان۔ صراف۔ مرتہنان (۲۰۰) دوسو روپیہ (۷) مستاجرین آبکاری، تھوک و چلر فروش تاجران، نیلام کنندگان جہاز و کشتی۔ کمیشن ایجنٹ (۱۰۰) ایکسو روپیہ (۸) دلالان از تمسکات گیرندگان کے کاروبار کرنے والے (۵۰) روپیہ (۹) کلینکس۔ نرسنگ ہوم۔ خانگی ہسپتال (۲۰) روپیہ (۱۰) خانگی ڈاکٹر (۵) روپیہ اطباء یونانی وید و ہومیوپیتھ (۵۰) پچاس روپیہ (۱۰) آرکیٹکٹس وسیل انجینئرز (۲۰۰) روپیہ (۱۲) مالکان مارکٹ۔ مارکٹ قائم کرنے والے ادا تعہد داران محصول راہ روی (۲۴) روپیہ (۱۳) مالکان ہوٹل، طعام خانجات قیام گاہان و بلیئرڈ سیلون (۱۰۰) ایکسو روپیہ (۱۴) مدیران اور مالکان اخبارات (۵۰) روپیہ پیشہ و فن کاران مصورین۔ اداکاران رقاصان۔ ماہران موسیقی۔ مالکان و منتظمین سرکس یا سینما یا تماشا گاہ (۲۴) روپیہ (۱۶) جانوران اور گاڑیوں کے کاروبار کرنے والے اور اصطبل و کرایہ کی گاڑیوں کے مالکان (۱۲) روپیہ (۲۷) اہل حرفہ (۱۲) روپیہ (۱۸) دندان سازی و اطبائے علاج حیوانات (۱۲) روپیہ (۱۹) معمار اور پیمائش کنندگان (۱۲) روپیہ۔

فوجی گورنر کے سامنے رسم حلف حیدرآباد ۴ رجنوری۔ بلارم ریزیڈنسی میں فوجی گورنر کے سامنے رسم حلف کے بعد نئے میرمجلس رائے بہادر گنگا ناتھ جھا نے آج عدالت العالیہ میں میرمجلسی کے عہدہ جلیلہ کا جائزہ حاصل فرمایا۔

نئے میرمجلس کی تنخواہ حیدرآباد ۳ رجنوری۔ عدالت العالیہ کے نئے میرمجلس رائے بہادر گنگا ناتھ جھا کو (۳) ہزار دوسو پچاس روپیہ کلدار تنخواہ ملے گی۔ اس کے علاوہ سرکاری موٹر اور رہائشی مکان بھی ملیگا۔

مولوی خلیل الزماں صاحب حیدرآباد ۳۰ راسفندار۔ عدالت العالیہ کے سابق میرمجلس مولوی خلیل الزماں صاحب عدالت العالیہ کی رکنیت پر واپس ہوئے۔

حیدرآباد کی دو ہزار بیوہ عورتوں کو پنشن حیدرآباد ۲ رجنوری۔ حیدرآباد کی فوجی حکومت نے اضلاع بیدر، گلبرگہ، عثمان آباد کی سیول حکومت کو اس امر کی اجازت دی ہے کہ دو ہزار عورتوں کو پنشن دی جائیں۔ باقی بارہ اضلاع میں ایکسو عورتوں کو پنشن ملیں گی۔

اعلیحضرت بندگانعالی کے شاہی خرچ کا مسئلہ حیدرآباد ۴ رجنوری معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ صرف خاص کے مسئلہ کے ایک مناسب حل اور حضور نظام کے لئے ان کے مرتبہ اور اعزاز کے لحاظ سے کافی و مناسب شاہی خرچ کے تعین کے ذریعہ ریاست میں مالیاتی یکسانیت پیدا کرنے کا سوال ہندوستانی اور فوجی حکومتوں کے زیر غور ہے۔

حضور نظام کو ریاستی موازنہ سے (۵۰) لاکھ روپیہ کا سالانہ شاہی خرچ مل رہا ہے اور ضلع اطراف بلدہ میں ان کی صرف خاص کی جائداد سے ۲ ½ کروڑ کی آمدنی حاصل ہو رہی ہے ایک ایسے وقت میں جبکہ ریاست کے غریبوں کے لئے زیادہ آسایش مہیا کرنے اور قومی تعمیری سرگرمیوں کے لئے خاص کر اس فضول خرچ کے مد نظر جو ہندوستان کے خلاف جنگی تیاریوں کے لئے لائق علی حکومت کی جانب سے عائد کیا گیا تھا روپیہ کی ضرورت ہے۔ انڈین یونین محسوس کرتی ہے کہ حضور نظام کو ایک مقررہ شاہی خرچ دیا جائے اور یہ کہ ان کی صرف خاص کی جائدادوں کو دیوانی کے نظم و نسق کے تحت لے لیا جائے۔

یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایک کروڑ روپیہ شاہی خرچ کے طور پر مقرر کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ صرف خاص کی جائدادوں کے بارے میں حکومت مذکورہ اور حضور نظام کے مابین ایک معاہدہ مرتب کیا جاسکتا ہے اس خصوص کی تفصیلات زیر غور ہیں۔

اعلیحضرت بندگانعالی کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی سکندرآباد ۵ رجنوری اخبار انڈین اکسپریس کا خصوصی نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ ہز اگزالٹیڈ ہائی نس حضور نظام کی موجودہ حیثیت میں اس وقت تک کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جب تک کہ حیدرآباد میں ایک عوامی حکومت قائم نہ ہو جائیگی ایک سرکاری ترجمان نے یہ بتایا ہے کہ فوجی حکومت امن و امان اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے حیدرآباد میں قائم کی گئی تھی نہ کہ ریاست کی سیاسیات میں مخل ہو۔

نائب وزیر اعظم ہندوستان سردار ولبھ بھائی پٹیل حیدرآباد آنے والے ہیں حیدرآباد ۶ رجنوری۔ واقف کار حلقوں میں استفسارات کرنے پر ظاہر ہوا ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان فروری کے دوسرے ہفتہ میں حیدرآباد آئیں گے حیدرآباد سے سردار جی بنگلور جائیں گے جہاں آپ ۱۹ رفبروری کو پہنچیں گے۔

حیدرآباد کے نئے انسپکٹر جنرل پولیس کی آمد حیدرآباد ۹ راسفندار مسٹر بی۔ بی۔ ایس جیٹلے ریاست حیدرآباد کے انسپکٹر جنرل پولیس مقرر ہوئے ہیں اپنے اس عہدہ کا جائزہ لینے کے لئے موصوف آج حیدرآباد وارد ہو چکے ہیں مسٹر اے۔ ڈی۔ پانڈے رخصت بیماری پر جارہے ہیں۔

عزاداران مظلوم کربلا کے لئے مرثیے اور نوحے

پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

مراثی

ہلال محرم یعنی شمشیر ماتم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۱۱۴ رباعی ۲۴ سوز ۳۸ سلام ۸۹ مراثی ۳۰ نوحے مشہور اساتذہ کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک ۲۲۴ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۴۹ سوز ۹۰ سلام ۷۹ نوحے تاراجی خیام سے واپسی اہل حرم مدینہ منورہ تک کے منتخب جگر دوز سوز خوانی کے مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۴۰ سوز ۹۰ سلام ۴۹ منتخبہ سوز خوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسول سے شہادت حبیب بن مظاہر تک صفحے ۴۱۲ کہرہ ۵۔

ہلال محرم حصہ چہارم تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت امام حسین تک کے بہترین مبکی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحے ۵۰۴ چکنا کاغذ کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام ۷۵ مرثیے تاراجی خیام سے زندان شام ملاقات ہند تک کے بہترین مبکی سوز خوانی کے مرثیے حجم صفحے ۴۶۰ چکنا کہرہ ہے۔

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدین سے شہادت حضرت امام حسن عسکری اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و مبکی مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے چکنا ختم کہرہ ہے

خاص رعایت - ہر دو حصہ پنجم و ششم کہرہ مجلد مزید رعایت - ہر چھ حصے کامل سٹ یکجائی خریدار کو چکنا جس میں سوم کہرہ ہوگا ۳۰ کہرہ جس میں اول و دوم چکنا ہوگا ۲۵

ہلال ماتم ۳۰ سلام ۳۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے صفحے چکنا کہرہ - دنیا برجیس ۳ رو

فغان برجیس ۱۱ رباعی ۲ سلام ۱ خمسہ ۲۰ مرثیے منبر خوانی صفحے ۱۸۰ کاغذ کہرہ ۔

سفیر ماتم - اقصائد، مرثیے صفحے ۱۶۰ چکنا کاغذ کہرہ ۱۲ آنہ۔

سبع مثانی - مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ انتخابی مرثیے صفحے ۴۹۲ کاغذ کہرہ ہے

وہ سلام جس میں منتخب سلام ہیں۔ ۱ ر

شہید غم - مراثی سوز خوانی صفحے ۳۰

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باتم و شعرائے متقدم وفات رسول خدا سے شہادت امام حسین تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحے ۲۶۰ کاغذ چکنا ہے کہرہ ۸ر

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ صفحے ۸۴ کہرہ مجلد ہے۔

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحے ۲۹۰ کاغذ چکنا ۸ر

حصہ دوم - ۲۱۶ نوحے صفحے ۳۰۴ کاغذ چکنا ۸ر

حصہ سوم - چوتھا ایڈیشن ۱۴۹ نوحے صفحے ۳۰۰ کاغذ چکنا ۸ر ہر سہ حصہ یکجائی ۱ر

شکر منظوم - نوحہ جات نامی مرحوم ۱۹۶ نوحے صفحے ۳۱۳ کہرہ کاغذ ۱۲ مجلد ہے۔

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش مجموعہ نوحہ جات منتخبہ نوحہ گوئی کے یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے سب دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحے ۲۴۸ کاغذ چکنا ہے

ساغر آل نبی نوحہ جات نجلی ۲۳۵ نوحے صفحے ۳۴۴ کاغذ کہرہ ۸ر مجلد ۱۲ر

ساغر آل عبا - نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۰ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات فگین حصہ اول ۱۲۰ نوحے ۱۷۶ صفحے چکنا کاغذ ہے

تسکین فاطمہ حصہ دوم - ۱۲۰ نوحے صفحے ۱۶۰ چکنا کاغذ ہے

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کہرہ ہے

بیاض اہل ماتم - نوحہ جات آیق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحے ۳۵۲ چکنا کاغذ ہے

حصہ دوم ۵۰ نوحے صفحے ۱۳۲ چکنا ۸ر کہرہ ۶ر

فرط غم - نوحہ جات ضامن مرحوم ۱۵۴ نوحے صفحے ۳۰۰ کاغذ چکنا ہے مجلد ہے

طومار درد - نوحہ جات فرد ۱۶۱ نوحے صفحے ۱۴۴ کاغذ کہرہ اس میں فارسی نوحے بھی شامل ہیں

وسیلہ بخشایش نوحہ جات غبتور مرحوم ۵۰ نوحے صفحے ۸۰ چکنا ۸ر کہرہ ۶ر

چودہ ساغر حصہ اول - چودہ مشہور شعرا کے ۲۸ بہترین رقت آور نوحے صفحے ۳۲ ہر

چودہ ساغر حصہ دوم صفحے ۳۲ ہر حصہ سوم ۲ر

افکار جعفری - نوحہ جات میر قاسم علی صاحب جعفر ۲ر

سر ماتم - نوحہ جات باقر امانت خانی صفحے ۲۰۸ ہر

اوراق غم - نوحہ جات حکیم نیسان ۱۵ نوحے صفحے ۶۰ ر

معراج غم نوحہ جات عل ۱۲۷ نوحے صفحے ۹۸ چکنا ۶ر کہرہ ہر

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسن ۲ ر

جزو ایمان نوحہ جات مہدی بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے صفحے ۲۵۶ چکنا ہر -

پیام شہادت - نوحہ جات حکیم شبل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۳۶۳ نوحے صفحے ۲۹۶ ہے

فغان آل نبی نوحہ جات شوکت حضرت مرحوم کے بھتیجے ۲۶۰ نوحے صفحے کاغذ کہرہ ۔ ۸ر

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن علامہ سید غلام حسنین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسین اور تمام انصار حسینی و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شایع نہیں ہوئی حجم ۲۲۰ صفحات قیمت کاغذ چکنا ہے کہرہ ہے

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا حسب فتوی سرکار اصفہانی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۲۳۶ صفحہ قیمت ہے

آخر ربیع الاول تک رعایتی قیمت ہے

عروج السعادۃ ترجمہ معراج السعادۃ احادیث اخلاق میں بے مثل و نظیر کتاب کاغذ چکنا حصہ اول ہے۔

اقوال اہل بیت نبی مختار در ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحے ۵۰۰ کاغذ چکنا ہے ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات۔

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ۴ر

مثنوی لقمہ شیریں یعنی مفاد آخرت از لایق صاحب مرحوم صفحے ۵۰ ۸ر

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد ناد علی - ۴ر

منقبت و مناجات

جذبات عقیدت - روپ کنواری کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیر ۴ر

خلوص انیس مشہور مناجات - اب مدد کیجئے دم امداد ہے یا امیر المومنین فریاد ہے ۳ر

اخلاص نفیس فرزند انیس نفیس کی مشہور مناجات یا شاہ انس و جاں میری امداد کیجئے یا صاحب الزماں میری امداد کیجئے ۳ر

عریضہ مقاصد - ۲ر

نوائے سرور جس میں چند قصیدہ در اسلام ہیں۔ ۲ر

سیرت صدیقہ صغری حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحے ۳۲۵ قیمت ہے۔

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰ر

سوانح شہید ثالث ۴ر

تذکرہ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحے ۴۴ چکنا ۶ر کہرہ ۴ر

حیات ما لقا سوانح عمری جناب ماہ لقا بائی ۴ر

نقشہ ایوان رنگین ۸ر سادہ ۴ر

سوانح زندگی شاہ مدار ۱ر

رہبر عراق و ایران مولفہ موسیٰ حیدری جعفری ۴ر

عراق و ایران - سفرنامہ عالیجناب نواب میر اسد علی خاں رئیس بیگن پلی صفحات صفحے ۱۴۰ تقریباً یکصد مقامات مقدس کی تصاویر آرٹ پیپر پر ۸ر

سفرنامہ عراق از علامہ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ۔۔۔۔ ۴ر

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا ظہور ہے

علائم الظہور

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ

— جس میں —

حضرت صاحب الزماں کے حالات زندگی اور ظہور کی تمام علامتیں مفصلاً درج ہیں اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنے امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے حجم ۳۰۰ صفحہ طباعت دیدہ زیب کاغذ چکنا مجلد مع گرد پوش قیمت ے ۸/ آخر محرم تک ۸ / کی رعایت

سید نعمت اللہ بخاری

قصائد اربعہ

مع ترجمہ اردو ۴/

کتب خانہ جیدری کے چند مطبوعات

عقائد شیعہ

— جو —

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ ہے

اور

جس میں تمام شیعہ عقائد درج ہیں جن کا جاننا ہر ایک شیعہ کے لئے لازمی ہے اس کے علاوہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمد کے واقعات اور چار قصائد شاہ نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ بھی شامل ہیں

یہ ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک مومن کیلئے ضروری ہے حجم ۲۶ صفحہ کاغذ چکنا طباعت نفیس قیمت ۳ مجلد ۸/

ادعیہ

کتابیں جیبی تقطیع ایک ہی سائز جو ایک ہی جگہ جلد بندھوائی جا سکتی ہے یہ تمام کتابیں چکنے کاغذ پر طبع ہوئی ہیں۔

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون
جس میں مہر نبوۃ اور نقوش وغیرہ مع تعقیبات و زیارات وغیرہ درج ہیں ۱/
زیارت وارث معہ ائمہ طاہرین بلا ترجمہ ۳/
حدیث کسا۔ مترجم اردو ۱۶ صفحہ ۲/
دعائے مشلول۔ مترجم اردو صفحہ ۲۲ ۳/
دعائے یستشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ بلا ترجمہ ۳۲ صفحہ ۴/

دعائے صباح و تعقیبات
نماز پنجگانہ مترجم اردو حجم صفحہ ۳۲ ۳/
دعائے کمیل۔ مترجم اردو صفحہ ۳۲ ۳/
دعائے سبات مترجم اردو ۴/
مجموعہ دعائے نور۔ جس میں چودہ دعائیں ہیں ترجمہ اردو صفحہ ۴۸ ۶/
دعائے ختم قرآن متوسط تقطیع ۱/
دعائے عافیت۔ از صحیفہ کاملہ سجادیہ مترجم اردو ۔ ۴/

دیگر کتب ادعیہ
اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب درخواص و فوائد ناد علی صفحہ ۴۸ ۴/
ارشاد المومنین مجربات عملیات وغیرہ کا مجموعہ صفحہ ۱۰۴
قلب نگین۔ زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مع اصل عربی صفحہ ۱۶ ۳/
زیارت مفجعہ حضرت زینب جلی قلم صفحہ ۲۴ ۳/
زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ جلی قلم ۳/

دنیا کی مشہور کتاب

علامہ مجلسی کی

بحار الانوار حصہ اول کا

اردو ترجمہ

جس میں علم و عقل کے متعلق حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے اقوال و احادیث درج ہیں

مترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری

۵۵۸ صفحہ کاغذ چکنا قیمت نے زر

سیرت صدیقہ صغریٰ

حضرت زینب علیہا السلام

جتنے سوانح اس وقت تک شائع ہوئے ہیں ان سب سے زیادہ مستند اور مبسوط کتاب مصنفہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری حجم صفحہ ۳۲۸ کاغذ چکنا قیمت ے

کارنامہ پہلوی

بطرز سفرنامہ

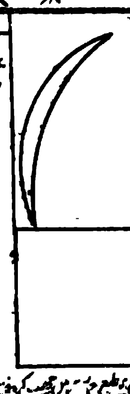
ایران جدید اور عہد رضا شاہ کی ایک بہترین مستند تاریخ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ ایران میں کیا کیا ترقیاں ہوئی ہیں۔ مصنفہ سید محمد حسین صاحب بلگرامی مرحوم ۱۳۳ ابواب صفحہ ۲۶۴ طباعت دیدہ زیب کاغذ بہترین قیمت صرف چار روپیئے۔

کیا؟

آپ اپنے علماء دینی کے حالات سے واقف ہیں۔ اگر واقف نہیں ہیں تو قصص العلماء حصہ اول جس میں علمائے شیعہ ایران و عراق کے معتبر مبسوط حالات آقا سید ابراہیم رحمۃ سے شیخ بہائی رحمۃ تک درج ہیں مطالعہ فرمائیے حجم (۳۲۲) صفحہ قیمت صرف (۸/)

۲ ۶
اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ

M آکی 26
رجسٹرڈ نمبر انڈیا



جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپ کا چندہ ۱۵ ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا۔
لہذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمائیے۔
اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپکا چندہ ختم ہوگیا آیندہ پرچہ ذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی قومی مذہبی فرض ہوگا۔
اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کرکے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالیئے۔
واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید ہے آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہوں گے۔

یہ پرچہ مطبع ... میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے شائع ہوا

رجسٹرڈ سرکار عالی M 5124

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

مدیر
شیخ ابوالقاسم حسامؔ

مہتمم
محمد حسین

جلد ۲ — ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۸ ھ م ۱۳ فروری سنہ ۱۳۵۸ ف ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۹ء یوم جمعہ — نمبر (۲۴)

رموز و اسرار (رباعیات)

نجم آفندی

حل ہو گئیں ساری مشکلیں کیا کہنا
ٹوٹیں وہ جمود کی سلیں کیا کہنا
ہڑتال فساد لوٹ آگ اور لہو
یہ علم و عمل کی منزلیں کیا کہنا

ہر سمت نظر میں جوئے خوں آتی ہے
سرگشتہ جستجوئے خوں آتی ہے
تہذیب و زباں تجارت و قوم و وطن
ان لفظوں سے آج بوئے خوں آتی ہے

قومی جذبہ جو رونما ہوتا ہے
جن حب وطن کا سر چڑھا ہوتا ہے
اللہ رے تعصب کی دریدہ دہنی
انسان کی انسان غذا ہوتا ہے

افلاس پہ مامور نظر آتا ہے
مرکز سے بہت دور نظر آتا ہے
دستور بدل گیا حکومت بدلی
مزدور بدستور نظر آتا ہے

انسان کی جنس خام کہلاتے ہیں
ناقابلِ احترام کہلاتے ہیں
سیدھے سچے جری جفاکش مزدور
کیا ظلم ہے یہ عوام کہلاتے ہیں

ترتیب

اداریہ

قومی زندگی اور شاعری

ہم اسی شمارہ میں وہ رپورٹ شائع کر رہے ہیں جس کا عنوان ہے "... سائل حال کے مقابلے" اس اشاعت کا مقصد ایک طرف تو پچھلی تہذیب کی محفلوں کی یاد کو تازہ کرنا ہے اور دوسری طرف ایک ایسے الزام سے کو خلاصی حاصل کرنا ہے جس کو رپورٹ کی آخری چند سطروں میں بڑی بیباکی کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے کہ اپنی مملکت کے سارے قومی اخبار جنگ زرگری میں مبتلا ہیں ۔ یہ درست ہے کہ "جیون نرتکی خوب بن سنور کے" دہن منڈوے میں ناچ رہی ہے اور آج بھی فرعون کے دربار میں باریاب ہونے کی وہی ایک صورت قائم ہے کہ اپنے بازو کو سنہری بازوبند سے آراستہ کر لیا جائے ۔ مگر ان حقایق کے اعتراف کے ساتھ ساتھ یہ سوال بھی اٹھایا جائے کہ قومی زندگی کی تشکیل میں ہمارے شاعروں نے کتنا حصہ لیا اور لے رہے ہیں تو یہ اعتراف کرنا ہی پڑے گا کہ یہ میدان ان کے لئے ان کی اپنی ہتھیلی سے کچھ زیادہ وسیع نہیں ۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ کسی سچی بات کی تلخی سے تو زیادہ اس کا اظہار کڑوا ہوتا ہے، یہ کہے بغیر نہیں رہا جاتا کہ شاعری محض گل و بلبل کی داستان یا شمع و پروانہ کی حکایت، عشق و عاشقی کے دلخراش تذکرے، اور کسی میٹھی لکڑی کو پیٹ سینے ہی کا نام نہیں ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ الفاظ کے آثار چڑھاؤ، بندش کی چستی اور برجستگی کے ساتھ ایک بازی گر کی طرح کھیلا جائے لیکن شاعری کا مفہوم اتنا وسیع و معنی خیز ہے کہ اس کو الفاظ کی تیلیوں کے زرین قفس میں بند کر کے نہیں پیش کیا جا سکتا ۔ پھر بھی اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ شاعری انسانی جذبات و احساسات خیالات و معلومات کو منظم طریقہ سے موثر الفاظ میں ظاہر کرنا ہے اسی لئے اس میں جذبات کا خلوص اور طرز ادا کی سنجیدگی لازم ہے ۔ اگر کوئی ان اصول کو نظر انداز کر کے اور قافیہ و ردیف کی رعایتوں سے غلط فائدہ اٹھا کے گندگی اچھالنے کی کوشش کرے تو ایسی جسارت کو فکری گمراہی سے موسوم کیا جائے گا ۔ پھر اس صداقت کو بھولنا بھی ٹھیک نہیں ہے کہ کسی قوم کی بیداری میں جو عناصر کام کرتے ہیں ان میں شاعری وہ اہم عنصر ہے جو مردہ قلوب میں زندگی اور زندگی میں تڑپ پیدا کرتا ہے ۔ اسی لئے اس کی اہمیت سے انکار کے لئے کوئی گنجایش نہیں ۔ اس کے علاوہ کسی قوم کے عروج و زوال، تہذیب و تمدن، اخلاق و عادات کا پتہ اس کی اپنی شاعری ہی سے لگایا جاتا ہے اس لئے ہر شاعر کا پہلا فرض یہی ہے کہ وہ اپنی قومی زندگی میں اپنے مقام کو پہچان لے اور مقام کی تلاش ظاہر ہے کہ بہت آسان ہے کیونکہ ہندوستان کی رامائن اور مہابھارت، ایران کا شاہنامہ اور یونانی ہومر کی الیاڈ و سلام مشرق اور ادب کے وہ مرقع ہیں جن میں کذب و صداقت کی پیکار کو جذبات کی پاکیزگی کے ساتھ محفوظ کیا گیا ہے ۔ آخر فردوسی نے اہل فارس کے لئے شاہنامہ کیوں لکھا اور میر انیس نے اپنی شاعرانہ فکر کے لئے واقعہ کربلا ہی کا انتخاب کیوں کیا؟ مرثیہ اس لئے کہ قومی زندگی کا ایک نصب العین ہو اور اس کے حصول کے لئے مثالی کردار نمونہ بن کر قومی زندگی کی شیرازہ بندی کرے

... مقصد کی تفسیر کے بعد یہ بات واضح کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ ہماری قومی زندگی ... اس کی ... میں بڑی حد تک حصہ لیتی ہے ۔ چنانچہ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے ایک ... عروج ... پہنچنے کے لئے ... اور علامہ اقبال ... اقوام میں بھی بیداری کی روح پھونک دیتا ہے ۔ ... شاعر کا ... ہوئی قوم کے جذبات ... احساسات پیدا کر کے زندہ اقوام کی صفوں میں لا ... کھڑا کرتا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ افراد کی جماعت میں ایک مرکزیت کی روح پھونک کر ساری قوم کو صحیح معنوں میں ایک کر دیتا ہے ۔ پھر بھی یہ امر بڑی حد تک بحث طلب رہ جاتا ہے کہ ہماری قومی زندگی سے ہمارے شاعر کس قدر قریب ہیں اور ان کے پیش نظر واقعی کوئی مقصد ہے بھی یا نہیں ؟ اگر ہمارے قومی شاعر کسی مقصد سے واقف نہیں ہیں تو پھر ان کو میکسم گورکی کا فیصلہ ذہن نشین کر لینا ہوگا ۔ وہ کہتا ہے :

"ماضی کے بت کو پوجنے، حال کی برائیوں کو چھپانے اور مستقبل پر تاریکی کا پردہ ڈالنے والے شاعر اگر اپنے دلکش مشغلہ سے دست کش نہ ہوں تو زمانہ ان کو زندگی سے بہت جلد سبکدوش کر دے گا"

گورکی نے گویا ایک کھلا اعلان کیا ہے کہ شاعر قید زمان و مکان سے آزاد ہے وہ صرف ماضی کا سہانا سپنا ہی نہیں بلکہ مستقبل کا پیغمبر بھی ہے ۔ وہ حال کی تلخیوں سے راہ فرار اختیار نہیں کرتا بلکہ رہنمائی کرتا ہے ۔ کیا سچ مچ ہمارے قومی شاعر بھی کسی ایسے ہی بلند مقصد سے متعارف ہیں جس پر پیغمبری و رہنمائی کا اطلاق ہو سکے ؟

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارے قومی شعرا اپنی قوم کے ہر معمولی انسان کو دوسری اقوام کے معمولی انسان کی طرح ایک شرابی، ایک بارا ہوا جواری، ناکام کشمکش، دنیا کا ٹھکرایا ہوا، مفلوک الحال، مفلس و قلاش، گرسنہ و برہنہ نہیں پاتے ۔ کیا ان کو معمولی انسانوں کی زندگی سے کھیلنے والے یزید اب دکھائی نہیں دیتے ؟ ہم سمجھتے ہیں کہ ایک سچے شاعر کی عظمت و بزرگی کی دلیل اس کا اپنا وطن ہے جو زندگی کے تلخ تجربات کی منزل سے گذرتے ہوئے جو کچھ دیکھتا اور سنتا ہے وہی پیچھے آنے والے قافلوں کے حوالے کر کے صاف کہدیتا ہے کہ زندگی کی رنگین بزم آرائیاں اور سخن طرازیاں واقعی سلسل سفر، مسلسل بھوک پیاس اور ساتھ کے قافلہ کی شہادت سے کوئی ربط نہیں رکھتیں ۔

اس گفتگو کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہمارے قومی شاعروں کی طرف سے قوم بے پرواہ ہو جائے کیونکہ کچھ زیادہ مدت نہیں ہوئی کہ ہم عبور کر چکے ہیں جو اپنی مجازی شاعری سے واقعیت پسندی کا رجحان اپنی قوم میں پیدا کر رہا تھا ۔ ہم نے اپنی بے اعتنائیوں سے مقصد کو کھو دیا ہے جن کی فکر نے زندگی کے مقصد کو اپنی گرفت میں لے کے صرف اس لئے اپنی مضبوط گرفت ڈھیلی کر دی کہ قوم کا اجتماعی شعور بہت پیچھے ہے اور وہ خود آگے نکل چکا ہے ۔ سچ تو یہ ہے ہماری قوم میں اب مشہور اور مشہور ترین ایسے شاعر ہیں جنہوں نے انسانی جذبات اور محسوسات کی عظمت کو ... کی نظروں سے پہچانا ہے ۔ ہم پوچھتے ہیں بزم سخن کی گرماگرمی میں مشاعرہ کے ہر شعر پر واہ واہ کرنے والوں کے علاوہ کبھی مستقل کے دل کے ان زخموں کو بھی دیکھا ہے جو ہمیشہ ہرے ہی رہتے ہیں ۔ مشاعرہ کی بیت پر تڑپ اٹھنے والوں نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ اس لاغر و ناتوان شاعر کی ساری زندگی آخر کیوں مجسم تڑپ بن کر رہ گئی ہے ؟ یہ سب کہیں صرف اس لئے تو نہیں کہ مست و بیخود اور مجسم بن سونے کے صنم خانوں کا نگہبان بنا دیا گیا ہے ۔ اگر یہی وجہ قطعی ہے تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ مسرت و درد کے دل نے ہم اور مجسم تڑپ ہی قوم کی زندگی ہے کیونکہ ان ہی دو شاعروں نے شاعری اور زندگی ...

…بلا کو پہچانا ہے ۔ اور یہ عرفان اسی وقت ممکن ہے جب ماضی کی پرستش کرنے کے بجائے اس کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائے ۔ حال کی برائیوں کو چھپانے کے بجائے ان کا کھلے بندوں اعتراف کر لیا جائے ۔ مستقبل پر تاریک پردہ ڈالنے کے بجائے اس روشنی کی طرف توجہ کی جائے جہاں مستقبل کا تصور محض واہمہ نہیں بلکہ حقیقت ہے ۔ حقیقت یہی کہ ہر قوم میں بیماریوں سے قریش ہزاروں ایسے انسان ہیں جن کا کوئی تیماردار نہیں ۔ فاقوں کی مصیبت سے لاکھوں جاں بلب ایسے آدمی ہیں جن کا کوئی پوچھنے والا نہیں عریانی کے عذاب سے کروڑوں پناہ مانگنے والے ۔ ایسے آدم کے بیٹے اور حوا کی بیٹیاں ہیں جن میں تن ڈھانکنے کی استطاعت نہیں اور اُن کی عریانی کو اب شاید ان کی قبریں ہی مستور کر سکیں گی ۔

بہرحال اب ہمارے قومی شاعروں کو بھی انسانیت ' تہذیب اور سماجی شعور کے تقاضوں ہی کی طرف متوجہ ہونا ہے اور قومی زندگی کے لئے اپنے وجود کو لازم ثابت کر دکھانا ہے تو ان کو چاہیئے کہ وہ آسمان کے نہیں بلکہ زمین کے ستاروں کو مخاطب کر کے ان کو بتائیں کہ ؎

پکارتا ہے افق سے لہو شہیدوں کا
کہ ایک ہاتھ سے کھلتی نہیں گلے کی رسن!

یہ وہی رسن ہے جو یزید کے جانشینوں کو ورثے میں ملی ہے ۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے قومی شاعر رسن میں بندھے ہوئے بھوکے پیاسے گلوں کو چھڑانے کی کوئی صورت ڈھونڈھ نکالتے ہیں اُس کی ان گرہوں کی نزاکتوں میں کھو کر رہ جاتے ہیں جن میں انسانیت کا دم گھٹ رہا ہے اور انسان بیکسی کی حالت میں دم توڑ رہا ہے ۔

مگر ان ناسازگار حالات سے گھبرانا نہ تو ہمارا شیوہ ہے اور نہ اُس قوم کا ہو سکتا ہے جس کا ماضی ایک حرم ہی کی غریب و سادہ و رنگین داستان سے عبارت نہیں بلکہ کربلا کی المناک واقعیت سے بھی عبارت ہے ۔ وہ کربلا جس کی یاد سے ہمارا اور ہماری قوم کا حال مالامال ہے ۔ اسی داستان سے تو قوم پہچانی جاتی ہے ۔ پھر اتنے بہتر موقف کے باوجود اگر مستقبل کو نہ سنوارا جا سکے اور اپنی قوم کے کچھ گرے افراد کا کوئی معقول انتظام نہ ہو سکے تو سمجھ لیجئے کہ ہمارے قومی شاعر اپنی قابلیت کے پٹاروں سے الفاظ کے زہریلے ناگ نکال نکال کے اپنے نغموں کے سحر کو آزماتے رہے اور جب ان نغموں کا بندھا ہوا طلسم ٹوٹ جائے گا تو قوم میں ایسا جمود محسوس ہوگا گویا قوم کی ایک ایک فرد کو سانپ سونگھ گیا ہو ۔ اُس وقت سب بے چین ہو جائیں گے لیکن موقع اور وقت گذر جانے کے بعد کف افسوس ملتے رہنا کوئی دانائی نہیں ۔

ہم اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا انداز گفتگو کسی قدر تلخ ضرور ہے ۔ لیکن یہ احساس فرض کی مجبوری ہے اور وقت کا تقاضہ بھی ۔ ہم ہرگز گوارا نہیں کر سکتے کہ ہر روش کو سراہا جائے اور ہر روا و ناروا بات پر واہ واہ کی جائے ۔ مگر اس موقع پر ہم اُن اشخاص کی خدمات کا اعتراف کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے جو مسائلوں کو عنوان بنا کر اپنی قوم اور قومی شاعروں کو یکجا کر دیتے ہیں تاکہ ہر شاعر اپنا پیام اپنی قوم تک پہنچا سکے اور قوم ایسے پیاموں سے بقدر ہمت استفادہ کر سکے ۔ اور قومی ہمت کی بلندی تو غالب کے اُس پیام سے ظاہر ہے جو آج بھی ہماری قوم کی نظروں کے سامنے ہے ۔ وہ کہتے ہیں ؎

زحیدرم من و تو ، ز ما عجب نبود
گر آفتاب سوئے خاوراں بگرداند

وتنے ہی بلند حوصلہ کے ساتھ اگر ہمارے قومی شاعر اپنی قوم کے نام کو پہنچائیں تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ دنیا بہت جلد ایک ایسی مشعل قوم سے متعارف ہو جائے گی جس کا مستقبل بھی ایک ایسے رخ کا مخیل کا احاطہ ہے جو ساری انسانیت کو بچانے کے ڈھنگ سے واقف کرا دیتا ۔

شانِ علیؑ

از :۔ سید علی محمدی نقوی الواسطی خیال

علیؑ کا مرتبہ خدا یا رسولِ حق جانے
علیؑ کا رتبہ اعلیٰ ہے عقل سے باہر
علیؑ کے رتبہ کو دوشِ رسول پر دیکھو
علیؑ ہی ارفع و اعلیٰ وہ شان کو سمجھو
ذرا کہے کو خدا کے کبھی سنا تو کرو

خدا کی ذات و نبیؐ کو علیؑ ہی پہچانے
کسی کی کیا سمجھ میں تو مرتبہ جانے
علیؑ کی ذات کو خیبر کی جنگ سے پرکھو
علیؑ کے حق کو ذرا تم غدیر سے پرکھو
ذرا کہے کو نبیؐ کے فکر کیا تو کرو

ہٹاؤ تم نہ کبھی اہل کی جگہ نا اہل
ذرا خیال کی باتوں کو سن لیا تو کرو

اشتہار حاضری مدعا علیہ مرتبہ از محکمہ عدالت منصفی تعلقہ دیگلور واقع ہ رفروری سنہ ۵۸ء

نمبر مقدمہ (۱۸) بابتہ سنہ ۱۹۵۸ء باجلاس مولوی سید منظور المحسن صاحب منصف ایل ایل بی منصف تعلقہ دیگلور

رجسٹر نمبر (۹) صیغہ دیوانی

مدعی

وٹھابائی زوجہ نلاد مراد ساکنہ پرگل جاگیر

بنام

مدعی علیہم

وٹھابائی زوجہ گنگا ریاد وغیرہ ساکنہ پرگل جاگیر

دعوے

دخلیابی اراضیات

بنام سید قادر علی خاں صاحب ولد عبدالغفور خاں صاحب قوم مسلمان عمرہ ۵ سال پیشہ جاگیردار ساکن پلہ حیدرآباد محلہ گوشہ محل کنٹہ قریب چیشن ۔

ہرگاہ کہ تمہارے نام جو اطلاعنامہ جاری کیا جاتا ہے اس کی تعمیل سے بچنے کے لئے روپوش ہو مقدمہ بالا میں تمہاری حاضری بغرض جواب دہی مقدمہ تاریخ پیشی ۲۳ فروری سنہ ۵۸ء مقرر ہے لہذا اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرو ورنہ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آئے گی ۔

ناظم عدالت

انتقال مرزا علی یاور صاحب یاور فرزند مولوی میر سجاد حسین صاحب اشہر مرحوم برادر مولوی علی جواد صاحب جواد وکیل ساکن کوچہ لیراتی کا ایک عرصہ کی علالت کے بعد انتقال ہوا ۔ مرحوم ایک نیک مومن تھے ۔ خداوند عالم مرحوم کے درجات عالی فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ۔ امید کہ مومنین فاتحہ سے روح مرحوم کو شاد فرمائیں گے ۔

بتاریخ ۱۶ ربیع الثانی یوم شنبہ صبح آٹھ بجے مرحوم کا فاتحہ چہلم دیرانی گلی میں بمکان مرحوم مقرر ہے امید کہ مومنین شرکت سے روح مرحوم کو شاد فرمائیں ۔

قند پارسی

اینهمه از پی آنست که زر میخواهد

نشه که این کوتیه ... که زر میخواهد
لشکر و کشور و اقبال و ظفر میخواهد
آن وزیری که بسی عاقل و دانا باشد
مخلص شاه و هوا خواه رعایا باشد
مرد عاقل که صعودی همه را چون تیر رود
همه با همه تقا به دم شمشیر رود
... صاحب ... در علوم ... او
... کار با همه از شیخ و برهمن داده
تا جری که ... دیگر دندان را
وقت سودا ... شد گهر ایمان را
تا مغلی کو همه در فکر فروغ است و حصول
مردمان را همه خواهد بخدا و برسول
کیمیا گر که ... رنج بر دور عالم
خویشتن را بگداز د ز تف آتش غم
آن طبیبی که تراکیب و معاجین زند
هردم صبح بقا را ... نظر اندازد
خوشنوا ... که ... روز کند مشق جنون
... صاد ... باشد خون
نازنینی که بود نادره حسن و جمال
گر کند خون دل عشاق با مید وصال
شاعری کو همه دم مدح و ثنا می گوید
گاه اگر مدح کند گاه هجا می گوید
خالصه این خفت و خواری غم و درد و محن
بر له ما این تاته کند طرح دگرگونه سخن

تاج و تیغ و قلم و زین و کمر میخواهد
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
کار او با همه کس رفق و مدارا باشد
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
گاه مردی و شجاعت زپی تیر رود
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
در لباس معتکف و زنار بگردن وارد
این همه از پی آنست که زر میخواهد
از حنیفی به ... سینه بجالد نان را
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
گاه اندیشه معقول کند گه منقول
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
سازد از آتش دل در نفسی کوزه و دم
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
بعبارات حکیمانه سخن پردازد
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
گردش ... و سرش از تپش گردون
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
گر کند ناز و تغافل ز ره غنج و دلال
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
روز و شب نیک و بد شاه و گدا میگوید
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد
در غریبی گذشته و یاد نیاورد ز وطن
اینهمه از پی آنست که زر میخواهد

آنکه شیران را کند روبه مزاج | احتیاج است احتیاج است احتیاج
مفلسی هرجا بود ... تمام | ماهی بی فلس میباشد حرام
چون نگردد حال بر مفلس زشرم قرضخواه | میپرد از دیدن خورشید رنگ از روی ماه
قرض از حساب رفته برون ... | چیزی بقرض خواه بغیر از حساب من
چنان پرست دل تنگم از تهیدستی | که تن ز صحبت دل ... ز ... ... است
بپر ز رنگ رخ من از پیام قرضخواه | سنگ مینای دلم گردد سلام قرضخواه
از غم افلاس او قاتم به بیهوشی گذشت | چون چراغ مفلسان عمرم بخاموشی گذشت
آمد بر من چو برکفم زر پنداشت | چون دید که زر نداشتم ره بگذاشت
ز حلقه گوش او مرا شد معلوم | کانجا که زر است گوش میباید داشت
غنیمت است اثر صحبت تهیدستان | مرا که صندل درد سر است سایه بید
بسان شیشه خالی که بگذارند بر طاقش | بود بی آبرو مفلس اگر بالانشین باشد
سعی مفلس کجا ... | آدمی بی برگ تیر بی پر است
بر ... بسکه بی برگی هجوم آورده است | در گره مانند واقف فغان ارکم ما
کی بگوش من رسد بانگ سلام قرضخواه | میرود هوشش از سرم گویی چو نام قرضخواه
گر بعهد ما عزیزی در شمار آید زر است | ور یتیمی را کسی امروز پرسد گوهر است
کی سبک میگشتم ار با خویش زر میداشتم | کوه می بودم اگر زر در کمر میداشتم
کی اعتبار دارد هر کس که زر ندارد | بر سر نمیتوان ز دکلاهی کاغذی را
کسی مباد اسیر شکنجه افلاس | که آدمی بسر دار میرود زنا داری
قرض از مرتبه مردمی انداخت مرا | بسکه این راه گران بود سبک ساخت مرا
ای زر تو خدا نه ولیکن همه را | ستار عیوب و قاضی الحاجاتی
آخر شب ... برون آید ز شرم کاستن | خویش را در مفلسی منما با هل روزگار

چون نور چشم همه کس جا دارد | و یکسو زری هر که مهیا دارد
اشراف کسی که اشرفیها دارد | زر گر پسری چه خوش چه نکو گفت
یا اصل نجابت از پدر می باید | گویند باد ... هنر می باید
بالفعل درین زمانه زر می باید | اینها همه در زمان سابق بودند
وز زرده ... آید و بی شرم ... | خواهی که دل دلبر تو گرم شود
زر بر سر فولاد نهی نرم شود | زاری مکن و زور مکن زر بفرست
چون گل اوقات من از خون جگر میگذرد | نیست جز دست تهی حاصلم از گلشن دهر
در آسمان خانه ما یک ستاره نیست | از بسکه مفلسی با گرفته اوج
چونکه خالی شد کسی در گردش دستی ... | مفلسان را کس نمی پرسد ز جا ...
بره پیماز کفش تنگ صحرا تنگ میگردد | ز دست تنگ ... دنیا تنگ میگردد
... ستاره ... باید خود را | غریبی ... انگشت نما
در چمن ... | حقیقت تنگدستی مایه دیوانگی است
... | ... شد چه کند
... | ... ز عقل گفت
علاج ... آن بود که زر ... | ... کسب زر ...

امیر معزی گوید

گفتم مرا سه بوسه ده ای ماه دلستان | گفتا که ماه بوسه کرا داد در جهان
گفتم فروغ روی تو افزون بود ز شب | گفتا بشب فروغ دهد ماه آسمان
گفتم بهر مهی دو شب از من نهان شوی | گفتا که ماه نیز چه باشد دو شب نهان
گفتم بیک مکانت نبینم همی قرار | گفتا که مه قرار نگیرد به یک مکان
گفتم که از خط تو فغان است خلق را | گفت از خسوف ماه بود خلق را فغان
گفتم نشان آبله بر روی تو چراست | گفتا بود بر آینه بر روی مه نشان
گفتم عجب بود که در آغوش گیرمت | گفتا که پس عجب نبود ماه در کنار
گفتم که بر کف تو نهاده است جام می | گفتا که با ستاره بود ماه را قران
گفتم قران ماه و ستاره بهم کجاست | گفتا به بزمگاه وزیر خدایگان
گفتم که مملکت نبود تا ... عدو | گفتا که کالبد نبود زنده جز بجان
گفتم که چیست خون عدو بر حسام او | گفتا که بر بنفشه پراگنده ارغوان
گفتم چه وقت غاشیه او کشد ظفر | گفتا چو اسب باد تک آرد بزیر ران

اعتذار - کمپوزیٹر کی مسلسل علالت اور کاتب کی بیماری کی وجہ سے اخبار بہت دیر سے شائع ہو رہا ہے امید ہے ناظرین معاف فرمائیں ۔

[illegible]تی

اقوال حکما

سلسلہ انتخاب نمبر (۲۳)

[illegible] حکمت [illegible]

[illegible] کی وقت [illegible] اصحت دیکھا [illegible] ہے اور جو لوگ اس کے [illegible] سے روشناس کرایا جاتا ہے [illegible]

(۶۴) طبیب کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ امراض کی حالت و کیفیت کی تحقیق کرے اور پھر علاج بالضد کے اصول پر اس کا ازالہ کرے۔ (جالینوس)

(۶۵) جو شخص فن طب کا شوق و ارادہ رکھے میں اسے یہ حکم دیتا ہوں کہ مریضوں کا علاج نرمی اور حسن خلق سے کرے۔ (بقراط)

(۶۶) جس قاعدہ پر میں بڑی سختی سے عامل ہوں وہ یہ ہے کہ بغیر تیز بھوک لگے میں ہرگز کچھ نہیں کھاتا۔ خواہ گھنٹہ کچھ ہی بجا رہا ہو۔ (سٹر فورڈ)

(۶۷) علم تشریح کا عالم خدا پر کامل ایمان رکھتا ہے۔ (ابن رشد)

(۶۸) سقراط کی انگشتری پر یہ قول منقوش تھا جس کی نفسانی خواہش عقل پر غالب آجائے گی وہ رسوا ہوگا۔

کمزور و ضعیف ہونے کے باوجود بد پرہیزی کرنے والے شخص کے حق میں لاغری موٹاپے سے بہتر ہے کیونکہ موٹے آدمی تکلیف اور بھوک وغیرہ کی برداشت نہیں کر سکتے۔ (جالینوس)

(۶۹) انسان کا بدن ایک مکان ہے اور حفظ صحت اس کی عمارت ہے جس طرح مکان بغیر بنیادوں اور ستونوں کے نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح انسان کا بدن بھی بغیر حفظ صحت کے نہیں رہ سکتا۔ (حکیم ابو الحسن بن سنان طبیب)

(۷۰) جو حکیم اپنے علاج میں اپنے اوپر اعتماد کریگا وہ خواہ کیسا ہی تجربہ کار اور ماہر کیوں نہ ہو۔ خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اسی لئے مشورہ بہترین مددگار ہے۔ (رحمانی طبیب)

(۷۱) جب مفید دوا سے بھی کوئی مرض پیدا ہو جائے تو تجربہ کار طبیب بھی اس کے علاج سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (دیبان طبیب)

نسوانی

پردہ نسواں

سلسلہ انتخاب نمبر (۲۳)

اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے مستورات کی عصمت و پردہ کے قانون بنائے ہیں۔ انکی عزت کو بچایا ہے کسی قوم میں سوائے اسلام کے [illegible] اسلام کا ایک امتیازی مسئلہ ہے پردہ مستورات فسق و فجور سے بچاتا ہے انکی عصمت اور پاک دامنی کو قائم رکھتا ہے انکو آوارہ گردی بیجا اختلاط میل جول۔ بے حیائی و فحش غیر محرم مردوں سے ملاقات کو روکتا ہے۔ قرآن شریف اسلام کی مقدس کتاب کا حکم ہے۔ اے بی بیو اپنے گھروں میں بیٹھی رہو۔ اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار مردوں کو دکھاتی نہ پھرو اور نماز کو ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا فرمان مانتی رہو (پ ۲۱ سورہ احزاب۔ وقرن فی بیوتکن) اسلام نے مستورات کو ہر غیر محرم سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اگر پردہ کا سسٹم اٹھا دیا جائے اور مسلمان اپنی عورتوں کو کھلم کھلا آزاد چھوڑ دیں۔ اور تھیٹر سرکس سینما میلہ۔ اکھاڑہ عام جلسوں میں شرکت کی اجازت دے دیں اور مغربی یوروپین تہذیب برتیں تو قوم برباد و تباہ ہو جائے۔ بد اخلاقیاں ظاہر ہوں۔ بے حیائی کا بازار گرم ہو جائے اغوا کے مقدمات زیادہ ہوں نسل کمزور و منقطع ہو جائے غیرت و حمیت اٹھ جائے اولاد مشکوک پیدا ہو فتنہ و فساد اور قتل و غارت شروع ہو جائے تعزیرات ہند کے دفعات ۴۹۴ و ۴۹۸ کا دور دورہ ہو اسلام ایک دام مارگی اور وحشی مذہب ہو جائے نہیں اسلام اپنے پاک و ستھرے اصول کو پیش کرتا ہے۔ مستورات کو پردہ و شرم و حیا کی دیوی بناتا ہے لاجناح علیھن فے اباءھن ولا ابناءھن الخ (پ ۲۲ احزاب) عورتوں کو اپنے باپ دادا۔ چچا پھوپھا کے سامنے آنے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے نہ اپنے غلام لونڈیوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ ہے۔ م۔

صبیانی

اندھا شاعر

وہ ایک نوجوان شاعر تھا! اس کے کلام میں وطن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ پیدائشی اندھا تھا لیکن اس کا دل وطن پرستی کے جذبات سے روشن تھا۔ وہ ستار نواز اول درجہ کا تھا۔ ستار پر جب وہ گاتا تو نوجوانوں کا خون اپنے ملک کے لئے کافی جوش میں آجاتا تھا۔ اسکاٹ لینڈ میں اس کی کافی شہرت تھی۔ لوگ اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ واقعی جو شخص اپنے وطن سے محبت کرے۔ وطن کے رہنے والے دیوتا سمجھتے ہیں وطن سے محبت کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔

ایک دفعہ کسی پڑوسی ملک نے اسکاٹ لینڈ پر حملہ کر دیا بدقسمتی سے دشمن طاقتور تھا۔ جنگ کی گھاتیں جانتا تھا۔ اسکاٹ لینڈ والوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ انھوں نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ اتفاق سے نابینا شاعر اپنا ستار لے کر میدان میں جا پہنچا۔ اسے یہ معلوم کر کے بڑا افسوس ہوا کہ اسکاٹ لینڈ کی فوج میدان جنگ سے پیٹھ دکھا رہی ہے اس نے ایک حب الوطنی میں ڈوبا ہوا گیت گانا شروع کر دیا تو نوجوانوں میں قیامت کا جوش پیدا ہو گیا اور وہ سر دھڑ کی بازی لگا کر دشمن کا مقابلہ کرنے لگے تھوڑی ہی دیر کے بعد لڑائی کا رخ بدل گیا۔ دشمن پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اندھا شاعر دردناک آواز میں گیت گائے جا رہا تھا کہ اچانک ایک گولی اس کے سینے میں آ کر لگی وہ درد سے بیتاب ہو کر زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا بیہوشی کے عالم میں اس نے اپنی ستار کے تار ایک ایک کر کے توڑتے ہوئے کہا "میرے دلنواز ستار! تیرا گانا آزاد باشندوں کے لئے ہے غلام لوگوں کے لئے نہیں"۔ ان الفاظ کے دوہراتے ہی اس نے جان دیدی۔ لیکن اسکاٹ لینڈ کی فوج نے ایسا زوردار حملہ کیا کہ دشمن کو اسکاٹ لینڈ چھوڑ سے بھاگتے ہی بنی۔ اندھے شاعر کا نام اس کی وطن پرستی اور آزاد پسندی کا [illegible]

عجیب خبریں

دنیا کا سب سے اونچا انسان

رنگون میں ایک ایشیا ۲۷ سالہ [illegible] ہے جو دنیا کا سب سے اونچا انسان قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برابر لمبائی کا کسی شخص نے دعویٰ نہیں کیا اس کا قد ۹ فٹ اور ۸ انچ ہے ایک ڈچ باشندہ اس سے ذرا پست ہے جس کا قد ۹ فٹ ساڑھے تین انچ کا ہے۔

۹۰ سالہ بوڑھی میم کی ۲۸ سالہ حبشی ڈرائیور سے شادی

روس انجیر [illegible] ایک ۹۰ سالہ بوڑھی بیوہ امریکن عورت جس کا نام ایڈر نا مہ نکلس ہے جو اپنے ۲۸ سالہ حبشی موٹر ڈرائیور کے ساتھ شادی کر لی ہے مقامی ججوں نے اس کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا مگر اب حبشی وزیر نے اس شادی کی تصدیق کر دی ہے جب حسب ضابطہ جوڑے نے شادی کی درخواست کی تھی۔ اس وقت بوڑھی مسز نکلس نے اخباری نمائندوں کو بتایا تھا کہ یہ شادی عشق نہیں بلکہ ایک سودا بازی ہے ڈ نامی حبشی نے میری خدمت کی ہے میں اپنی موت کے بعد اسے اپنی جائداد کا مالک بنانا چاہتی ہوں۔ یہ شخص میرا باورچی اور موٹر ڈرائیور رہا ہے۔

ایک سادھو نے ۲۱ دن تک خود کو قبر میں بند رکھا

راکسول۔۔۔۔ ایک ۲۶ سالہ سادھو کو دیکھنے کے لئے ہزاروں آدمی آج کل یہاں آرہے ہیں جو گجرات سے آیا ہوا ہے۔ اس سادھو نے حال ہی میں ایک عجیب کرامت کا مظاہرہ کیا ہے اور ۲۱ دن تک ایک بند قبر میں رہ کر کے بعد باہر نکل آیا ہے۔

سادھو نے اپنے اس عمل سے قبل مقامی عہدہ داروں کو اس سے مطلع کیا تھا جنھوں نے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے۔ یہ شخص یہاں ٹھاکر داس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور گانا خوب بجاتا ہے۔

سال حال کے مسالمے ۱۳۶۸ھ

از امیر حمید الہی

نوٹ:- اس رپورٹ کی اشاعت کا مقصد قومی خدمت کے سوا کچھ اور نہیں۔ لیکن رپورٹ میں بعض ایسے مسائل بھی شامل ہیں جن سے ادارہ مختلف الخیال ہے اور انشاء اللہ اگر حالات اجازت دیں تو کسی آئندہ اشاعت میں ایسے مسائل پر اظہار خیال کیا جائیگا۔ (ادارہ)

"سال حال کے مسالمے"

طرح:- "عمر بھر کی زندگی دو دن کے مہمان لے گئے"

۲۴ صفر ۱۳۶۸ھ یوم چہارشنبہ کو "حسینیہ" نواب عنایت جنگ بہادر میں ٹھیک ۱۰½ بجے شروع ہوا سامعین کافی تعداد میں شریک رہے۔ یہ مسالمہ نہایت کامیاب رہا اور سامعین کی حسن سماعت نے ذوق شاعری کو پورا پورا قائم رکھا جس کی وجہ اکثر شعرائے سلام خراج تحسین حاصل کرتے رہے ہم بانیان مسالمہ کی سعی جمیلہ اور اہتمام مسالمہ کی داد دیتے ہیں ہمیں توقع ہے کہ آئندہ سال بھی بانیان مسالمہ اپنے مسالمہ کی خصوصیات کو قائم رکھنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں گے۔ حسب ذیل شعرا نے اپنے سلام کے اچھے اچھے شعر پیش کئے:-

نعمان۔ صفا۔ بیدار۔ عابد رضوی۔ سعید شہیدی۔ اختر۔ خاور نوری۔ عالی۔ ثاقب۔ طالب اسدی۔ بعدازاں شاعر اہلبیت حضرت نجم آفندی نے اپنے مخصوص انداز فکر اور خاص طرز ادا اور جوش عقیدت کے ساتھ نہایت کامیاب سلام گوش گزار سامعین فرمایا جس کی داد ہر گوشہ محفل سے سامعین دیتے رہے۔ دو شعروں کا انتخاب خالی از لطف نہ ہوگا۔

شاعر اہل بیت

لے گئے اصغر کو رکھ کر لاش اکبر کی حسینؑ
ایک قرآں دے گئے اور ایک قرآں لے گئے
آتے آتے رہ گیا عونؑ و محمدؑ کا شباب
چاندنی لوٹا گئے دونوں ملا ملال لے گئے

۲۸ صفر ۱۳۶۸ھ یوم پنجشنبہ

طرح:- مدحت شبیرؑ سے بخشش کے ساماں ہو گئے

ہم اس مخصوص مسالمہ کے متعلق اہل ذوق و ارباب بصیرت کی توجہ کے لئے چند حالات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس مسالمہ میں اکثر ذوق سلیم رکھنے والے حضرات جہاں شرکت فرما کر اپنا کلام پیش فرماتے وہیں ہم نے یہ بھی دیکھا اور بڑا ہی تعجب ہوا کہ سلام جس میں فضائل و مصائب اہل بیت اور انسانی بلندیوں کا ذکر کیا جاتا ہے وہاں "ہو گئی" "ہو گئے" اور "خاں" "ہو گئے" ایسے رکیک الفاظ سے اس متبرک محفل میں عفونت پھیلائی جا رہی تھی ہمارا معروضہ صاحب محفل کی خدمت میں صرف اس قدر ہے کہ ایسے اصحاب کو مدعو نہ فرمائیں تو مناسب ہے۔ کہتا ہوں کہ سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے اور یہ بھی سن کر بڑا تعجب ہوا مدحت اہلبیت کے ساتھ اوروں کی بھی تعریف کی گئی یہ درست ہے کہ کوئی صاحب محفل کسی شاعر سے اپنی تعریف کا خواہاں نہیں ہوتا لیکن کیا کیا جائے ان ناعاقبت اندیش شعرا کو جن کے پیش نظر اہل بیت کے مراتب نہیں رہتے۔ ہم کو توقع ہے کہ ہمارا نوجوان طبقہ جو آپ کے نقش قدم کو اپنا رہبر منزل بنانا چاہتا ہے کہیں وہ اپنے غلط جذبات کی تقلید میں غلط راستہ پر گامزن نہ ہو۔

یکم ربیع الاول ۱۳۶۸ھ یوم شنبہ

اس غیر طرحی مسالمہ میں انتہائی قلیل تعداد میں شعرا شریک تھے۔ اسکے باوجود اچھے اچھے سلام سننے میں آئے ہم نے اس ادارہ کے ان گذشتہ مسالموں کو بھی سنا ہے جس میں شعرا و سامعین بکثرت شرکت فرماتے تھے جنکی کامیابی دل پر نقش ہے لیکن نہیں معلوم اب کیا حالات ہیں کہ یہ مسالمہ صرف تکمیل ضابطہ کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس مقدس نام کی غلطیاں یعنی اختلافات جو خلد تھا مسموع ہیں ان کو دور فرما کر حسب سابق کامیابی مسالمہ کی سعی فرمائی جائے کیونکہ اس مقدس عمل اور مدحت اہل بیتؑ سے آپکی اور ہماری دونوں کی عاقبت درست ہو سکتی ہے۔

۳۰ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ یوم دوشنبہ

طرح:- "وہ کس قیامت کا اثر ماتم شبیرؑ ہے"

یہ مسالمہ حضرت ناجی صاحب قبلہ مرحوم کی یاد میں کیا جاتا ہے۔ موصوف دکن کے مایہ ناز ہستی گزرے ہیں۔ اصناف سخن پر حاوی اور مشرقی علوم پر کامل عبور رکھتے تھے یہ اس گھر کا (۳۹) واں مسالمہ ہے مسال ایک قلیل عرصہ میں مصرع طرح نکالا گیا اور پھر دوبارہ بدلا گیا لیکن اس کے باوجود مسالمہ نہایت کامیاب رہا بالخصوص حضرت نجم آفندی کا سلام اعلیٰ مضامین اور خاص بلندیوں کا حامل رہا جس کے چند شعر ناظرین کی خدمت میں پیش ہیں

پاؤں عابدؑ کا نئی راہ کی تعمیر میں ہے
پاؤں وہ پاؤں جو الجھا ہوا زنجیر میں ہے
نہ یہ قرآں میں نہ قرآن کی تفسیر میں ہے
روح احساس و عمل اسوۂ شبیرؑ میں ہے
ایک میں اہ عمل میں وہ حسنؑ ہو کہ حسینؑ
صبر میں بھی ہے وہی کاٹ جو شمشیر میں ہے
کچھ خبر بھی ہے تجھے قوم بنانے والے
کتنا معصوم لہو قوم کی تعمیر میں ہے

۵ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ یوم چہارشنبہ

یہ مسالمہ بھی حیدرآباد کے قدیم مسالموں میں شمار کیا جاتا ہے اس مسالمہ کی طرح (حب حیدرؑ بھی ہے دل میں اور غم شبیرؑ بھی) اس مسالمہ کے بانی مولوی علیم الدین صاحب مرحوم جو مسالمہ سے آٹھ یوم قبل انتقال فرما گئے اپنی مسلسل کوشش سے ہر سال کامیاب بناتے تھے مسالمہ میں کثیر شعرا مدعو رہتی ہیں چنانچہ اس سال بھی سامعین اور شعرا کی بڑی تعداد شریک تھی حسب ذیل شعرا نے اچھے شعر گوش گزار سامعین فرما کر خراج تحسین حاصل کیا

نعمان۔ صفا۔ سعید شہیدی۔ عالی۔ ارتم۔ حیدر۔ خاور رضوی۔

مستند اساتذہ میں علامہ نجم آفندی نے اپنے مخصوص انداز میں جو سلام گوش گزار سامعین فرمایا جس کا انتخاب بغرض استفادہ شعرا پیش کیا جاتا ہے۔

دہر میں پیغمبریؐ اسوۂ شبیرؑ بھی
زندگی تھی جب بھی یہ زندگی تعمیر بھی
قوم خالص چلے حرؑ کے ارادہ کی قسم
بڑھ گیا آگے تو پیچھے ہٹ گئی تقدیر بھی
آیۂ تطہیر کیا اعلان تھا تطہیر کا
اذن لے کر گھر میں آتا آیۂ تطہیر بھی
ظلم اس پر بھی ہوا ہے حرملہ کے ہاتھ سے
ظلم کی فریاد محشر میں کرے گا تیر بھی
جب ہوئی قتل سیدؑ پیغمبرؐ پہ تکبیر میں کہیں
گھٹ گیا اس دن سے زندہ نعرۂ تکبیر بھی

۷ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ یوم جمعہ

تشنہ لب سبط حسینؑ ہیں جام شہادت کیلئے

اس مسالمہ کے بانی راز عابد ایک نوجوان شاعر ہیں۔ یہ اپنا مسالمہ انتہائی خلوص اور جذب کامل کے ساتھ ہر سال ۷ ربیع الاول مکان فاضل صاحب موعود دارالشفاء کرتے ہیں اس مسالمہ میں شعرا بکثرت رہتی ہیں چنانچہ اس سال (۱۰۲) شعرا مدعو تھے یہ مسالمہ ۱۱ بجے شب شروع ہوا اور صبح ۵ بجے ختم ہوا۔ اس مسالمہ کے متعلق انتہائی مسرت کے ساتھ یہ بود داد پیش کی جا رہی ہے۔ چائے کے وقفہ کے بعد جب دوبارہ مسالمہ کا آغاز ہوا تو تا اختتام مسالمہ ایسے ایسے سلام سننے میں آئے جس کا تعلق زبان سے زیادہ سماعت سے تھا۔ ذوق سماعت اور محویت کا یہ عالم تھا کہ ختم مسالمہ تک سامعین اپنے مقام سے اٹھ نہ سکے ایک سلام کے بعد یہ رائے قائم کی جا رہی تھی کہ شاید اس کے بعد اس سے اچھا سلام نہ سنا جائیگا لیکن ایک شاعر کے بعد دوسرا شاعر محفل کو اپنا رہا تھا اور محفل ایک دوسرے سے کھینچی جا رہی تھی یہ سلسلہ بوقت ختم مسالمہ علامہ نجم آفندی صاحب تک جاری رہا۔

حسب ذیل شعرا نے بڑے اچھے اچھے شعر پیش کئے تھے۔
فغانؔ۔ بیدارؔ۔ صفاؔ۔ سعیدؔ شہیدی۔ شادؔ زیدی۔ عابدؔ رضوی۔ راز عابدی۔ طالبؔ رزاقی۔ ثاقبؔ صاحب اسا تذہ میں شاعر اہل بیت حضرت نجم آفندی کے چند شعر بغرض استفادہ پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک کا گھر چاہیئے قرآن و عترت کیلئے
تنگ دل حق نے دعا کر دل کی وسعت کیلئے
یہ تیرا ذوق شہادت اے حسین ابن علیؑ
زیر خنجر بھی جگہ کر لی عبادت کے لئے
از رہے شان شہادت بیعت کا رد حسینؑ
پھر نہ آیا آج تک پیغام بیعت کے لئے
اے خدا شامل ہو میری التجاؤں میں درود
یہ ستارہ بھیجتا ہوں بام قدرت کے لئے

اس روداد کو ہم علاوہ اخبار ہفتہ انتخاب کے دوسرے قومی پرچوں میں بھی طبع کروانا چاہتے تھے جیسا کہ بعض بعض احباب کا مشورہ تھا لیکن ہم اس حقیقت کو بے نقاب کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اخبار جو قوم کے نام پر بکتا ہے جو صرف جاگیر دار آئمہ کی پرستش اور امرائے عظام کی مزاج داری کرتا ہے وہ کیوں مسالمے کی روداد شائع کرتا مسالموں میں کوئی خطاب یافتہ شاعر تھے نہ جاگیر دار۔ ہم خوش ہیں کہ ایسی محفل جس کا تعلق غریب امام تشنہ کام کی مقدس ہستی سے ہو اس کی روداد ایسے اخبار میں شائع ہوتی بھی تو ممکن تھا شہید کربلا کی روح کو اذیت ہوتی۔ اس طرح اپنی مخصوص مجلسی محفلوں کی روداد کی اشاعت کے لئے "انتخاب" کو منتخب کرنا پڑا جو طبقاتی امتیازات سے بچتے ہوئے قومی خدمت کئے جا رہا ہے۔

آغا مشن لکھنؤ کے رسائل کی قیمتوں میں کمی

بعض حضرات مدت سے مطالبہ کر رہے تھے کہ مشن کے مطبوعات میں رعایت کیجئے چنانچہ ہم نے مجلس انتظامیہ میں اس مسئلہ کو پیش کیا اور اس نے ان کتابوں میں رعایت کی اجازت حاصل کر لی جو زمانہ جنگ سے قبل چھپی تھیں قبل از جنگ کی شائع شدہ کتابوں میں ۱/۴ ۱۲ فیصدی کی رعایت ایک مہینے کے لئے کر دی گئی ہے۔ مومنین اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ مقامی تاجران کتب کو حسب دستور ۲۲ فیصدی کمیشن دیا جائے گا۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

چوروں کا باضابطہ ادارہ

جارج ڈگبی نے اپنی سیاحت چین کے سلسلہ میں ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کیا ہے لکھتا ہے کہ ایک دن شنگھائی کے ضلع شنگسے میں بسلسلے ٹینس ٹورنامنٹ کچھ انگریز مقیم تھے اور جیتنے والوں کو چاندی کی کچھ چیزیں انعام میں دی جانے والی تھیں شام کو جب تقسیم انعام کا وقت آیا تو معلوم ہوا کہ وہ چیزیں سب غائب ہیں اور باوجود تلاش کے کہیں نہ ملیں۔

میزبان نے اپنے ملازم سے پوچھا کہ "تم نے امسال چوروں کا ٹیکس ادا کر دیا ہے یا نہیں؟" اور جب اسے معلوم ہوا کہ ٹیکس تمام ایک ایک پائی ادا ہو چکا ہے تو اس نے کہا کہ چوروں کے پریسیڈنٹ کو بلایا جائے

ایک گھنٹہ کے بعد پریسیڈنٹ آیا۔ یہ اچھی خاصی شریفانہ صورت کا ایک معمر انسان تھا جو سفید لمبی قبا اور ٹوپی پہنے ہوئے تھا اور اس کو دیکھ کر کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ چور یا چوروں کا سردار ہو سکتا ہے۔ میزبان نے اس سے سارا واقعہ بیان کیا اور اس نے چرائی ہوئی چیزوں کی فہرست معلوم کر کے وعدہ کیا کہ کل شام تک یہ چیزیں آپ کو واپس مل جائیں گی۔"

میں یہ سن کر حیران رہ گیا اور اپنے میزبان سے دریافت کیا کہ یہ کیا قصہ ہے اور یہ شخص کیونکر چور کو گرفتار کر سکے گا اس نے کہا کہ یہ شخص چوری کے معاملہ میں "اسکاٹ لینڈ یارڈ" سے زیادہ مفید کار آمد ہے کیونکہ چین میں جس طرح تمام پیشہ وروں کے جتھے ہیں اسی طرح گداگروں اور چوروں کے بھی ہیں اور ان کا ایک سردار ہوتا ہے جو ان پر حکومت کرتا ہے چونکہ چین میں سماجی نظام بہت پیچیدہ ہے اور وہاں اشیاء کی طلب و فراہمی بالکل متوازن ہے اس لئے وہاں چوری کو برداشت نہیں کیا جا سکتا اور اس کے انسداد کی یہ تدبیر اختیار کی گئی کہ وہ افراد جو بھوکے یا بیکار ہونے کی وجہ سے چور بن سکتے ہیں ان سب کی سوسائٹی بنا دی گئی ہے اور ایک پریسیڈنٹ مقرر کر کے اسے ذمہ دار بنا دیا گیا کہ سوسائٹی کا فرد چوری نہ کرے اور پبلک نے اس بات کی ذمہ داری لی کہ وہ سوسائٹی کے تمام افراد کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک فنڈ قائم کر دے گی چنانچہ چین کے ہر شہر میں یہ سوسائٹیاں قائم ہیں اور شہر کا ہر باشندہ ایک مقررہ رقم بطور ٹیکس کے ادا کرتا ہے چنانچہ میں بھی سالانہ ۸ شلنگ (چھ روپیہ) ادا کرتا ہوں اور تھوڑی سی رقم ادا کرنے کے بعد مجھے چوری کی طرف سے اطمینان حاصل ہے جس گھر کا ٹیکس ادا ہو جاتا ہے اس کے دروازہ پر چوروں کی سوسائٹی کی طرف سے ایک خاص نشان بنا دیا جاتا ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اب ایک سال تک اس گھر میں چوری کا امکان نہیں ہے۔"

دوسرے دن شام کو میں اپنے میزبان کے ساتھ چائے پی رہا تھا کہ چوروں کا سردار آیا اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے جو ایک نوجوان شخص کے گلے میں رسی ڈالے ہوئے گھسیٹتے چلے آ رہے تھے سردار نے تمام مسروقہ چیزیں واپس کیں اور کہا کہ "اب اس شخص کو سزا دی جائے گی آپ لوگ بھی دیکھئے" یہ سنتے ہی سب نے مخالفت کی لیکن میرے میزبان نے کہا کہ آپ لوگ اس معاملہ میں دخل نہ دیں اور جو اصول ان کے مقرر ہیں انھیں برتنے دیجئے آپ لوگ اگر دیکھنا پسند نہ کریں تو چلے جائیے مگر مجھے تو یہاں زندگی بسر کرنا ہے اور ان کے کہنے پر چلنا پڑیگا یہ سن کر اکثر وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور سردار نے چور کو ایک بنچ سے باندھ کر اس کے کپڑے اتارے اور دو مضبوط آدمیوں نے دونوں طرف سے بانس کی مضبوط چھڑیاں پنڈلیوں سے لیکر شانے تک اتنی زور زور سے مارنا شروع کیں کہ کھال ادھڑ گئی اور خون کے فوارے بہنے لگے اس سزا کو چور بغیر کسی فریاد کے خاموشی سے برداشت کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بیہوش ہو گیا اور اس طرح یہ دردناک سین ختم ہوا۔

صدی کی چوتھی دہائی

آپ تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو معلوم ہوگا کہ ہر صدی کی چوتھی دہائی (۴۰ سے ۵۰ تک کی) ہمیشہ منحوس ثابت ہوئی ہے یعنی ہر صدی کا پہلا حصہ جب ختم ہونے کو ہوتا ہے تو ضرور دنیا میں بے چینی پیدا ہوتی ہے سنہ ۱۵۴۰ء میں کیتھولک چرچ کے خلاف پروٹسٹنٹ چرچ کی جنگ شروع ہوئی اور یہ آگ سارے یورپ میں پھیل گئی۔ انگلستان اس وقت مذہبی بغض و عناد اور مذہبی سازشوں کا مرکز تھا اور ہزاروں آدمی بغاوت کے الزام میں سولیوں پر چڑھائے گئے اور یہ بد امنی اور بے چینی ہنری ہشتم کے عہد حکومت کے اختتام تک قائم رہی۔

سنہ ۱۶۴۲ء میں یورپ میں خانہ جنگیاں شروع ہوئیں یہاں تک کہ سنہ ۴۹ء چارلس اول قتل کیا گیا۔ اس لڑائی نے ملک کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور آپس کے اختلافات اس قدر شدید ہو گئے کہ بھائی سے بھائی جدا ہو گیا۔ یہی وہ زمانہ تھا جب جرمنی میں تیس سالہ جنگ جاری تھی۔

سنہ ۱۷۴۰ء میں فریڈرک اعظم شاہ پروشیا نے سلیشیا اور بوہیمیا کے خلاف جنگ شروع کی اور اسی کا نتیجہ تھا کہ اس کے خلاف ہفت سالہ جنگ کا آغاز ہوا اور فریقین میں سخت خونریزی ہوئی۔

سنہ ۱۸۴۰ء میں برطانیہ اور آئرلینڈ کی اقتصادی حالت اس قدر خراب ہو گئی کہ لوگ بھوکوں مرنے لگے قحط کساد بازاری غربت و افلاس نے سارے ملک کا نظام درہم برہم کر دیا۔ سنہ ۱۸۴۸ء میں پہلا بین الاقوامی انقلاب پیرس میں شروع ہوا جو اٹلی، جرمنی، آسٹریلیا، ہنگری اور بوہیمیا تک پھیل گئی۔

سنہ ۱۹۴۰ء میں جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے اور اس کے خراب نتائج سے اب بھی دنیا دوچار ہے۔

اہل چین کی چاء نوشی

اہل چین کے تمام مشاغل تفریح میں چاء نوشی کو بڑی اہمیت حاصل ہے یہاں تک کہ اس نے ایک فن لطیف کی سی حیثیت اختیار کرلی ہے جس کے حاصل کرنے کے لئے بڑے سلیقہ و اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے

چین کے ہر حصے میں چاء بنانے اور پینے کے قاعدے الگ الگ ہیں لیکن اس کی اہمیت ہر جگہ ایک سی ہے۔ یہاں تک کہ اس فن کے متعلق وہاں ایک قدیم کتاب "چاچنگ" بھی پائی جاتی ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم چین میں اس مشغلہ نے اب سے زیادہ کہیں زیادہ زبردست فنی حیثیت اختیار کرلی تھی۔

یوں تو چین کے ہر حصے میں چاء نوشی کی فنی حیثیت مسلم ہے لیکن فوکین میں اس کی مکمل نمائش کی کوئی حد نہیں۔ جہاں کے "چاء خانے" بھی اپنی تعمیر کے لحاظ سے خصوصیت خاصہ رکھتے ہیں۔

چین، منگولیا اور تبت ہر جگہ مہمان نوازی کا اہم ترین اصول یہ ہے کہ مہمان کے آتے ہی سب سے پہلے اس کے سامنے چاء پیش کی جائے گی اور یہ رسم صرف گھروں تک نہیں ہے بلکہ سرکاری دفاتر کارخانوں اور عام دکانوں میں بھی یہی رسم جاری ہے۔ اگر میزبان اتنا غریب ہے کہ وہ چاء کا بندوبست نہیں کرسکتا تو وہ گرم پانی کا پیالہ ہی چاء کہہ کر سامنے پیش کردے گا۔

چین کے جنوب مشرق میں کوئی شہر ایسا نہیں جہاں سینکڑوں چاء خانے نہ پائے جائیں۔ ان کی تعمیر بھی دوسرے مقامات کے چاء خانوں سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ تو شب و روز کھلے رہتے ہیں لیکن بہت تڑکے اور دوپہر کے وقت ان میں بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ یہ چاء خانے کئی کئی منزل کے ہوتے ہیں اور جو شخص جتنا مقتدر ہوتا ہے اتنی ہی اونچی منزل میں بیٹھ کر چاء پیتا ہے اور اتنی ہی قیمت زیادہ ادا کرتا ہے (گو چاء ہر منزل میں ایک ہی ہوتی ہے) سب سے اوپر کی منزل میں سب سے زیادہ قیمت ادا کرنا پڑتی ہے کیونکہ یہاں تفریح کے لئے آرکسٹرا بھی ہوتا ہے۔

ہر شخص چاء خانہ میں داخل ہوکر ایک چھوٹی سی میز کا انتخاب کرکے بیٹھ جاتا ہے اور خادم فوراً آکر پوچھتا ہے کہ کس قسم کی چاء چاہئے (عموماً یہاں آٹھ قسم کی چاء ہوتی ہے) اس کے بعد ایک بڑا ڈھکنے دار پیالہ مع پرچ کے لایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی پیالی (بڑے پیالہ میں خشک پتی چاء کی ہوتی ہے) اس کے بعد دوسرا خادم کیتلی لیکر آتا ہے اور گرم پانی چاء کی پتی پر ڈال دیتا ہے جب رنگ آجاتا ہے تو پینے والا پیالے کو اٹھاتا ہے اور اس سے چھوٹی پیالی میں چاء انڈیلتا ہے لیکن یہ کام آسان نہیں ہے کیونکہ پیالہ میں گرفت کے لئے دستہ نہیں اسی کے ساتھ چاء انڈیلتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ دوسرے ہاتھ سے ڈھکنے کو اس پر اس طرح سادھا جائے کہ چاء کا پانی تو پیالی میں آجائے لیکن پتیاں نہ آنے پائیں۔ اگر گرم پانی کی زیادہ ضرورت ہوتی تو پیالہ کے ڈھکنے کو علیحدہ کردیا جاتا ہے اور کیتلی بردار بغیر کہے اس میں اور پانی ڈال دیتا ہے۔

چاء خانوں میں تنہا کوئی نہیں جاتا کیونکہ چاء کے ساتھ باتیں کرنے کو بھی جی چاہتا ہے اور اس کے لئے کسی دوست کا ساتھ ہونا ضروری ہے جس کے لئے میزبان چاء انڈیلتا ہے اور مہمان اس خلوص و محبت کے اعتراف میں اپنی ایک انگلی میز پر ٹیڑھی کردیتا ہے گویا اس طرح وہ جھک کر سلام کر رہا ہے۔

صوبہ فوکین کے شمال میں یہ فن بہت ترقی یافتہ ہے حتی کہ یہاں سو سو ڈالر فی پونڈ کی قیمتی چاء بھی فراہم ہوسکتی ہے یہ قیمتی چاء ایک ایک اونس کی چھوٹی چھوٹی ڈبیوں میں ملتی ہے اور تحفۃً احباب و اعزہ کو بھیجی جاتی ہے جب کوئی نہایت ہی معزز دوست آتا ہے تو اس چاء سے اس کی تواضع کی جاتی ہے لیکن بعض امراء اپنے آپ کو اسی چاء کے عادی بنالیتے ہیں اور آخر کار بالکل تباہ ہوکر رہ جاتے ہیں۔

اس چاء کے پینے کے ظروف بھی خاص ہوتے ہیں اس کی پیالی چینی کی نہیں بلکہ مٹی کی ہوتی ہے اور انگشتانہ سے زیادہ بڑی نہیں ہوتی۔ مٹی کی پیالی اس لئے استعمال کی جاتی ہے کہ اس میں چاء کی خوشبو بس جاتی ہے اور لطف دوبالا ہوجاتا ہے، چانڈو کی نے کی طرح یہ پیالی جتنی پرانی ہوتی ہے اتنی ہی اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بعض شوقین بہت پرانی پیالیوں کی قیمت دو دو سو ڈالر تک ادا کرنے کے لئے طیار ہوجاتے ہیں ان پیالیوں کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اگر محض گرم پانی ڈال کر پیا جائے تو بھی اس میں چاء کا مزہ پیدا ہوجاتا ہے۔

یہ چاء تلخ ہوتی ہے لیکن اس کے پینے کے بعد ایک خاص قسم کی لذت و خوشبو حلق میں پیدا ہوجاتی ہے جو کافی دیر تک باقی رہتی ہے اور اسی کیفیت کے لئے بعض امراء اپنی ساری دولت تباہ کرڈالتے ہیں۔ ایک مبتدی کے لئے تو اس چاء میں کوئی لذت نہیں پائی جاتی لیکن جب رفتہ رفتہ وہ اس کا عادی ہوجاتا ہے تو پھر وہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ زندگی کی لذت عبارت ہے اسی چاء سے گویا یوں سمجھئے کہ یہ چاء ایک قسم کی کوکین ہے کہ منہ لگ جانے کے بعد اس کا چھٹنا ممکن نہیں۔

یہاں کے پرانے چاء نوش اتنے ماہر ہوتے ہیں کہ صرف ایک گھونٹ پی کر بتا سکتے ہیں کہ چاء کس قسم اور کتنی قیمت کی ہے۔ کہاں کی پیداوار ہے اور کس موسم میں چنی گئی ہے نیز یہ کہ اس کی طیاری میں دریا، چشمہ یا کنویں میں سے کہاں کا پانی استعمال کیا گیا ہے۔

چاء کی تین خصوصیتیں ہر شوقین چاء پینے والے کے سامنے رہتی ہیں۔ رنگ مزہ اور خوشبو اور یہاں کی چاء دانیوں پر انھیں تین خصوصیات کا بیان نہایت خوشنما تحریر میں درج ہوتا ہے۔

اکثر و بیشتر مہمان خود ہی پانی کو جوش دیتا ہے کیونکہ نوکر نہیں سمجھ سکتے کہ قیمتی چاء کے لئے پانی کتنا ابلنا چاہئے کہ اس کی یہ تینوں خصوصیات باقی رہیں۔

چی کیانگ اور کیانگسو صوبوں میں بجائے سیاہ چاء کے سبز چاء کا استعمال زیادہ ہے لیکن پینے اور پلانے کا طریقہ ایک ہی سا ہے اور پیالیوں میں گرفت کے لئے دستہ کہیں نہیں پایا جاتا۔ یہاں کے چائے خانوں کی دیواریں عموماً سفید ہوتی ہیں جن پر سیاہ پالش کی ہوئی لکڑی کے بیل بوٹے قائم کئے جاتے ہیں۔ یہ چاء خانے جھیلوں کے اندر چھوٹے چھوٹے جزیروں کی صورت میں پائے جاتے ہیں اور مختلف قسم کے رنگین پلوں کے ذریعہ سے ان تک پہنچتے ہیں۔

ان چاء خانوں میں خلوت خانے بھی ہوتے ہیں جہاں شور و شغب سے علیحدہ لوگ ہر قسم کی باتیں کرسکتے ہیں۔

نین شین میں مزدوروں کے لئے ایک بہت بڑا قدح چاء سے بھر دیا جاتا ہے اور وہ اس میں پیالہ ڈبو کر چاء نکالتے ہیں۔

پیکنگ میں بعض لوگ نلکیوں کے ذریعہ سے چاء لیٹ کر پیتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چاء کی پیالی کے ساتھ ہی چانڈو پینے کا سامان بھی رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ لیٹے ہی لیٹے چانڈو اور چاء دونوں ایک ساتھ پیتے رہتے ہیں۔

تحائف نادرہ

(سید محمد نذیر حیدر جعفری چھوٹا امام باڑہ سیتاپور)

(۱) دکھ درد میں کسی کی مدد کرنا اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ (۲) رحم نہ کرنے والے پر رحم نہ کیا جائے گا۔ (۳) حریص کی چشم دنیا کی نعمتوں سے اس طرح سیر نہیں ہوسکتی ہے جس طرح شبنم سے کنواں نہیں بھر سکتا۔ (۴) چھپا کر خیرات غصہ کو فرو کرتا ہے۔ (۵) امانت میں ایمانداری کرنا روزی کو کھینچ لاتا ہے۔ (۶) اس شخص کی حالت قابل افسوس ہے جس کا ناصح دشمن ہو۔ (۷) گناہوں سے زیادہ خوف ناک دنیا کی کوئی شے نہیں ہے۔ (۸) خلق اور قرابت کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا عمر کو دراز کرتا ہے۔

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

ایٹم بم کا وزن صرف بیس پونڈ ہوگا

لندن ۱۹ جنوری۔ کل یہاں پروفیسر ... نے [redacted] کا ... میں تقریر کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ ایٹم بم کا وزن صرف ۲۰ اور ۳۰ پونڈ کے درمیان ہے اور وہ سائز میں ایک چال کے برابر ہوتا ہے آپ نے مزید بتایا کہ دنیا میں اس قدر چیز موجود ہیں جن سے دس ہزار ایٹم بم بن سکتے ہیں۔

چیانگ کو آخر عوام کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑا! بیرونی امداد کے خواہاں چیانگ نے غیر مشروط طور پر لڑائی بند کر دی

نانکنگ ۔ ۱۹ جنوری۔ آج شام میں چیانگ کائی شک کی قومی حکومت نے ایک مختصر اعلامیہ شائع کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ فوری لڑائی بند کر دی جائے گی۔ یہ اقدام غیر مشروط طور پر ہوگا اور اس کے بعد کمیونسٹوں کے مندوب اور حکومتی مندوبین کے مابین امن کی گفت و شنید شروع ہوگی اس اقدام سے ۲۰ سالہ سیول وار کا خاتمہ ہوتا ہے۔

امریکن ہوائی جہاز کا خوفناک حادثہ

لندن ۔ ۱۸ جنوری کل امریکہ کا ایک اڑن قلعہ برطانیہ سے آئس لینڈ کو روانہ ہوا لیکن دھند کی وجہ سے اسے اسکاٹ لینڈ میں حادثہ پیش آیا اور وہ جہاز ٹکرا کر گر گیا۔ اس جہاز میں ۲۰ امریکن فوجی سوار تھے جو تمام ہلاک ہو گئے۔

پٹرول کے بغیر چلنے والی موٹر کار

برطانیہ میں پٹرول کے بغیر چلنے والی ایک موٹر کار ایجاد ہوئی ہے جو موٹر سازی کی صنعت میں ایک انقلاب برپا کر دیگی یہ موٹر کار بجلی سے چلتی ہے اور ۵۰ میل کے لئے بجلی کا خرچ ۵ آنے ۶ پائی ہے اس موٹر کار کو ایجاد کرنے والے اس کو وسیع پیمانہ پر بنانے کے لئے تین بڑی برطانوی کمپنیوں آسٹن، نف فیلڈز اور برٹش فورڈ سے بات چیت کر رہے ہیں۔

نائب وزیر اعظم فرانس کی ہلاکت

پیرس ۔ ۲۲ جنوری۔ کل رات حکومت فرانس کے نائب وزیر اعظم موسیو ... پر چند نامعلوم اشخاص نے گولی چلا دی نتیجہ کے طور پر موصوف ہلاک ہو گئے۔

اسلام

ایران اور امریکہ میں خفیہ معاہدہ

ماسکو ۔ ۱۸ جنوری۔ کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" نے طہران کے سرکاری حلقوں کے حوالہ دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اور ایران میں خفیہ معاہدہ ہو گیا ہے جس سے ایران نے اپنے ملک کے تمام فوجی ہوائی اڈے امریکہ کے حوالے کر دیئے ہیں اس کے بدلے میں امریکہ اپنے خرچ پر ایرانی فوج کو جدید ترین اسلحہ مہیا کر دیگا

ہندوستان میں ایران کے نئے سفیر مسٹر موسیٰ اسفندیاری

نئی دہلی ۲۴ جنوری۔ ہز ایکسلنسی مسٹر موسیٰ اسفندیاری ایران کے نامزد کردہ سفیر برائے ہندوستان نے گورنر جنرل ہند کی خدمت اپنے سرکاری کاغذات پیش کئے یہ رسم کل دوپہر کو گورنمنٹ ہاؤز میں ادا کی گئی۔

مصری افواج کا یہودی علاقہ سے تخلیہ

تل ابیب ۔ ۲۲ جنوری اقوام متحدہ کی اطلاعات کے اندازے کے مطابق کوئی ۳، ۴ ہزار مصری سپاہی جو علاقہ فالوجہ میں تین ماہ سے محصور تھے یہودی راستوں کے ذریعہ آئندہ ہفتہ پورے فوجی اعزازات کے ساتھ تخلیہ کریں گے۔

یہ تخلیہ رہوڈز کے اسرائیلی اور مصری گفتگوؤں کا نتیجہ ہے اس کی نگرانی ممالک متحدہ کے فوجی لفٹننٹ کرنل ای ۔ ایل لیرٹ کریں گے اور یہ تخلیہ آئندہ ہفتہ تک پانچ روزہ وقفے کے دوران میں عمل میں آئے گی۔

شاہ ایران پر ایک اخبار نویس نے گولی چلا دی

طہران ۔ ۵ فروری ایک حملہ آور نے (جو ایک اخبار نویس مسمی فخری ہے) کل سہ پہر شاہ محمد رضا پہلوی شاہ ایران پر گولی چلا دی۔ جس کی وجہ سے شاہ موصوف خفیف سے زخمی ہوئے حملہ آور پر مجمع نے حملہ کر دیا جسے شدید زخمی ہوتے ہوئے مجروح دواخانہ کر دیا گیا جہاں وہ سر سے خون بہہ کر فوت ہو گیا۔

پاکستان

کشمیر کے علاقے سے قبائلیوں کی واپسی حکومت پاکستان کا اعلان

قبائلی اس یقین کے بعد واپس جا رہے ہیں کہ ان کی واپسی استصواب عامہ میں سہولت پیدا کرے گی۔

راولپنڈی ۲۶ جنوری آج یہاں سرکاری طور پر اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی مغربی صوبے سے جو قبائلی کشمیر میں داخل ہو گئے تھے انہیں اپنے مکانات کو واپس چلے جانے کی ترغیب دی جا رہی ہے پاکستان کے مرکزی ہیڈ کوارٹر نے آج اس کا اعلان کیا ہے کہ کل راولپنڈی سے قبائلیوں کا پہلا گروہ روانہ ہو گیا یہ جماعت ہزاروں قبائلیوں پر مشتمل تھی۔ حکومت پاکستان نے بتایا ہے کہ اس نے یہ اقدام کشمیر کے محاذ پر لڑائی کو مکمل طور پر بند کر دینے کی خاطر کیا ہے۔ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ قبائلی اس یقین کے بعد واپس جانے تیار ہوئے ہیں کہ انکی واپسی کشمیر میں جلد از جلد استصواب عامہ کے منعقد کرنے میں سہولت پیدا کرنے کا باعث ہوگی۔

پاکستانی ڈاک کے ۵۰ تھیلے شعلوں کی نذر

امرتسر ۔ ۲۵ جنوری ریلوے اسٹیشن پر آگ لگ جانے کی وجہ سے پاکستانی ڈاک کے ۵۰ تھیلے جل گئے ہیں جو امرتسر سے لاہور کی سمت جا رہی تھی۔ آگ کا سبب اب تک معلوم نہیں ہو سکا۔

سات کروڑ روپیہ کا سونا ہندوستان پاکستان کو دے گا

کراچی ۔ ۲۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کو اسکے حصہ کا کل سات کروڑ روپیہ کا سونا ریزرو بینک آف انڈیا سے ملے گا۔ اس میں سے ۲ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ کا سونا پاکستان پہلے ہی وصول کر چکا ہے اور باقی بتدریج وصول کرتا رہیگا جس مقدار میں یہ سونا وصول کریگا اسی مقدار کے مطابق ریزرو بینک آف انڈیا پاکستان میں اپنے نوٹ بنا لے گا۔

ہندوستان

گاندھی گھاٹ پر صرفہ

گاندھی گھاٹ کی تعمیر پر (۵۰۰، ۲۰۵) روپیہ صرف ہوا ہے یہ گھاٹ دریا کے کنارے پر ... ۵۰۰ فٹ ...

مشرقی تہذیب کی آخری شمع گل ہو گئی! سر تیج بہادر سپرو کی وفات

الہ آباد ۔ ۲۰ جنوری۔ سر تیج بہادر سپرو نے آج رات ۱۱ بجکر ۳۵ منٹ پر اس دار فانی سے کوچ کیا۔ موصوف ۲ ۱/۲ سال سے علیل تھے وقت وفات ان کے پاس بیٹیوں اور اہل خاندان کے علاوہ کئی دوست احباب بھی موجود تھے ان کی عمر ۷۴ سال کی تھی پسماندگان میں ۳ بیٹے اور ۲ بیٹیاں ۲۴ پوتے اور ۷ پرپوتے ہیں۔

یوپی کے ۴۳ ہزار مدرسین مستعفی ہو گئے

لکھنؤ ۔ ۲۰ جنوری صوبہ یوپی کے ڈسٹرکٹ بورڈ مدارس کے ۴۳ ہزار مدرسین نے اپنی خدمت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وجہ اس کی کم تنخواہ بتائی جاتی ہے اس کا اعلان آج مدرسین کی ایسوسی ایشن کے معتمد نے کیا۔

الونس گرانی میں اضافہ ۱۵ کروڑ کے بار کا باعث ہوگا نئی دہلی۔

۲۰ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کا اعلان کہ ملازمین کو الونس گرانی میں (۱۰) روپیہ کا اضافہ ہوگا حکومت پر ۱۵ کروڑ روپیہ سالانہ کا بار پڑتا ہے یہ اضافہ نہ صرف (۲۵۰) روپیہ سے کم تنخواہ داروں کو ہی دیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسی قسم کا اضافہ صوبائی حکومتیں بھی اپنے اپنے علاقہ کے حالات کے پیش نظر کریں گی۔

جوناگڑھ کی ریاست جوناگڑھ

۲۰ جنوری آج ریاست جوناگڑھ کو باقاعدہ طور پر سوراشٹر یونین میں شامل کر دیا گیا۔ سوراشٹر گورنمنٹ کے چیف سکریٹری مسٹر وی ۔ ایشور نے باضابطہ طور پر ریاست کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ریاستی نظم و نسق کیلئے مسٹر پی شاہ کو تحصیل افسر مقرر کر دیا۔ ریاستی خزانہ کے ڈیڑھ کروڑ روپے ...

دکن کا ہفتہ

حیدرآباد میں عنقریب ایک عارضی حکومت کا قیام

سرسی۔ وی رام موروتی سابق وزیر اعظم اوڈیسہ حیدرآباد کے وزیر اعظم ہوں گے۔

بارڈولی ۔ ۱۸ر جنوری ۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد میں عنقریب ایک عارضی حکومت کا قیام عمل میں آئے گا۔ سرسی۔ وی رام موروتی سابق وزیر اعظم اوڈیسہ اس وزارت کے وزیر اعظم ہوں گے موصوف ریاست میں دستور ساز اسمبلی کے انتخابات تک نظم و نسق کو چلاتے رہیں گے۔

پناہ گزینوں کے امدادی فنڈ میں ۵ ہزار کا عطیہ

حیدرآباد ۔ ۱۷ر اسفندار ۔ نواب حمایت نواز جنگ بہادر امیر پائیگاہ خورشید جاہی نے پناہ گزینوں کی امداد اور نوآبادکاری کے فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

بلدیہ کے مزدوروں کا مظاہرہ

حیدرآباد ۔ ۲۱ر جنوری ۔ آج شام کے ۴ بجے موسیٰ ندی میں تقریباً دو ہزار بلدیہ کے مزدور اکٹھے ہو کر ایک بڑے جلوس کی شکل میں پتلی باؤلی کے راستے سے ہوتے ہوئے سلطان بازار و ناراین گوڑہ کی طرف آگے بڑھ گئے بلدیہ مزدور یونین کی جانب سے جنرل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اسی کے تحت آج ہڑتال شروع کی گئی ہے۔ جلوسی ہاتھوں میں بڑے بڑے پوسٹر لئے ہوئے تھے جن پر یہ فقرے درج تھے "۴۵ روپے تنخواہ دو" "۴۵ روپیہ گرانی الونس دو" "بلدیہ مزدور یونین زندہ باد" لال باوٹا زندہ باد

عام تعطیل حیدرآباد ۔ ۲۴ر اسفندار ۔ مہاتما گاندھی کی برسی کی وجہ سے بتاریخ ۳۰ر جنوری ۱۹۴۹ء م ۳۰ر اسفندار ۱۳۵۸ف بروز یکشنبہ کل ریاست حیدرآباد میں عام تعطیل قرار دی گئی ہے۔

دیہات کو واپس جانے والے پناہ گزینوں کی امداد بیس ہزار روپے کی منظوری

حیدرآباد ۔ ۲۴ر اسفندار ۱۳۵۸ف ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسلم پناہ گزینوں کی اضلاع کو واپسی کے لئے [illegible] بیس ہزار روپیہ کی گنجائش رکھی گئی [illegible]

محکمہ نوآبادکاری پناہ گزیناں کی نگرانی میں اور مرکزی مجلس نوآبادکاری کی امداد سے اب تک سینکڑوں پناہ گزینوں کو واپس روانہ کیا جا چکا ہے اور ان کے ٹکٹ کا انتظام مفت کیا گیا ہے۔ مجلس مذکور ایسے غریب پناہ گزینوں کی فہرست تیار کر رہی ہے جن کی مفت ٹکٹ کے ذریعہ مدد کی جانی چاہئے۔ یرہ گڈہ کیمپ کے کیمپ افسر بھی اس کیمپ کے مقیمین کی فہرست تیار کر رہے ہیں۔ مرکزی مجلس نوآبادکاری پناہ گزیناں ارکان کے پاس پہنچ کر اس قسم کی سہولتوں کی درخواست کی جانی چاہئے تاکہ محکمہ نوآبادکاری ریلوے کے ارباب اقتدار کو توجہ دلا کر مفت ٹکٹوں کا انتظام کر سکے۔

رہائی حیدرآباد ۔ ۲۶ر اسفندار ۔ مولوی یوسف الدین حسین صاحب انصاری صدر مجلس عمل تعلقہ ویکاآباد ۲۰ر اسفندار کو رہا کر دیے گئے موصوف کو ۳ ماہ قبل گرفتار کیا گیا تھا اور ضلع کی جیل میں نظربند تھے۔

ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ

حیدرآباد ۔ ۲۶ر اسفندار ۔ نواب سالار جنگ بہادر نے "دکن نیوز" اور دیگر (۲۱) ارباب صحافت کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ عدالت فوجداری میں دائر کیا تھا۔ آج اس کی عدالت فوجداری بلدہ میں پیشی مقرر تھی۔ یہ مقدمہ عدالت العالیہ سے اس تجویز کے ساتھ عدالت فوجداری بلدہ واپس کیا گیا ہے کہ جن ناظم صاحب کے اجلاس سے مقدمہ کی درخواست کی گئی تھی وہ وظیفہ پر علیحدہ ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں ان وجوہ کی بنا پر جو بیان کئے گئے ہیں استغاثہ مقدمہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ [illegible] درخواست گزار بجواب استقال مقدمہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتے لہٰذا حکم ہوا کہ

درخواست انتقال جمہور تا [illegible] نقل عدالت فوجداری میں واپس کردی جائے بعض مدیران جرائد پر سمن تعمیل نہ ہونے سے ۱۵ر فروردی کے لئے مقدمہ ملتوی کیا گیا اور اجلاس دوم عدالت فوجداری بلدہ کو پانچ سو مچلکہ اور ضمانت کی تجویز ہوئی۔

جمہوریت کی دوبارہ اجرائی [illegible]

۲۶ر جنوری ۔ روزنامہ جمہوریت دکن جسے پولیس ایکشن کے بعد حکومت نے مسدود کر دیا تھا معلوم ہوا ہے کہ بہت جلد اجرائی عمل میں آئے گی۔ واضح رہے کہ اسی اخبار نے پولیس ایکشن کے بعد کسی اپنے مستقبل پالیسی کو برقرار رکھ کر دوبارہ پھر کسی نام سے اجراء ہو رہا ہے۔

غنڈوں کی گرفتاریاں

حیدرآباد ۲۶ر جنوری ۔ جنگاں گاہ کی آئی ہوئی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مقامی حکومت نے ان تمام غنڈوں اور سماج دشمن عناصر کو جو ۱۷ر ستمبر کے بعد مسلمانوں پر مظالم ڈھائے تھے گرفتار کر کے ان کو سرانجام عبرتناک سزائیں دیجا رہی ہیں۔

سلطان بازار کو باپو بازار بنانے کی تجویز

حیدرآباد ۔ ۲۹ر اسفندار ۔ شہر پارٹی کی مجلس عاملہ نے بتاریخ ۲۵ر جنوری کے بعد غور و خوض ایک تحریک منظور کی ہے۔ اور سرودو اسٹیٹ کانگریس کے گروپ اس خصوص میں مشورہ بھی کیا گیا تجویز یہ ہے کہ بابائے قوم مہاتما گاندھی کی یادگار میں سلطان بازار کو باپو بازار کے نام سے موسوم کیا جائے اور حکومت سے پارٹی اپیل کی ہے کہ وہ فوری اس نام کی تبدیلی کی اجازت دے

گاندھی جی کی برسی کے موقع پر ناخوشگوار حادثات

حیدرآباد ۳۰ر اسفندار ۔ آج جبکہ شہر حیدرآباد گاندھی جی کی پہلی برسی کے احترام میں سوگوار تھا۔ ایک نہایت [illegible] حادثہ پیش آیا [illegible]

شاہ علی بنڈہ کے ایک [illegible] ندی کنارے مختلف ذریعوں سے جو مہاجرین قیام پذیر تھے ان کو ایک گالی دینے کی وجہ سے پناہ گزینوں کے تمام مظاہرے ان سے ناراض ہو گئے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کو مختلف جماعتیں شہر میں دوکانوں کو بند کروا رہی تھیں۔ ایک جماعت ندی کے کنارے کے مہاجرین کے علاقہ سے بھی گزری جہاں چند مہاجرین نے اپنی جھونپڑیوں میں چھوٹی چھوٹی دوکانیں لگا رکھی تھیں ان دوکانوں کو بند کرنے کے لئے کہا گیا لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہاجر نے انکار کیا جس کی وجہ سے آپس میں تلخ گفتگو ہوئی۔ اس معمولی واقعہ کی وجہ سے یہ افواہ مشہور ہو گئی کہ مہاجرین نے دو لڑکوں کو خوب پیٹا اور ان کو جیل بھیج دیا ہے اس پر ایک بڑا مجمع ڈیڑھ بجے کے قریب مہاجرین کے شیڈ پہنچا اور چند مہاجرین کو جن میں سے کچھ عورتیں بھی تھیں زد و کوب کی اور دو قطعات کو آگ لگا دی گئی۔

افضل گنج میں فساد

حیدرآباد ۳۱ر اسفندار ۔ شہر میں کل دو آتشزدگی کے واقعات کے بعد پوری رات مکمل طور پر امن رہا لیکن صبح اس امن میں پھر خلل واقع ہوا اطلاع ملی ہے کہ اس کی ابتداء افضل گنج کے سوتر اسٹانڈ کے قریب ہوئی۔ گولی گوڑہ چمن افضل گنج وغیرہ میں بھی دوکانات اور ہوٹلوں کو لوٹا گیا پولیس اور ملٹری مقام واردات پر پہنچ گئی اور حتی الامکان مجمع پر قابو پانے کی کوشش کی۔

حالیہ فسادات کے دو زخمی فوت ہو گئے

حیدرآباد ۔ ۳۱ر اسفندار ۱۳۵۸ف کل دوپہر موسیٰ ندی کے کنارے پر جو دو اشخاص ملٹری کی فیرنگ کی وجہ سے زخمی ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ رات دواخانہ عثمانیہ میں انتقال کر گئے۔

عزاداران مظلوم کربلا کے لئے مرثیے اور نوحے

پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

مراثی

[illegible] سلام ۹۰ مراثی ۳۰ نوحے

مشہور اساتذہ کے منتخب مجموعے سوزخوانی کے مرثیے

بعد رحلت [illegible] سے شہادت امام حسین تک

[illegible]

ہلال محرم [illegible] ایڈیشن [illegible]

[illegible] سے واپسی اہل حرم

مدینہ منورہ تک کے منتخب مجموعے سوزخوانی کے

مرثیے ۱۴۸ صفحے کاغذ چکنا ہے

ہلال محرم حصہ سوم ۸۹ رباعی ۴۰ سوز ۵۰ سلام

۲۴ منتخب سوزخوانی کے مرثیے [illegible]

سے شہادت جناب [illegible] تک صفحے ۳۲ کاغذ کرہ

ہلال محرم حصہ چہارم [illegible] ۱۰۰ مراثی

۶۰ نوحے شہادت عون و محمد سے شہادت

امام حسین تک کے مجلس کی سوزخوانی کے مرثیے

جم صفحے ۵۲۰ چکنا کاغذ مجلد کرہ ہے

ہلال محرم حصہ پنجم ۱۰ رباعی ۴۹ سوز ۳۰ سلام

۵۰ مرثیے تاریخی شام سے زندان شام ملاقات

مدینہ تک کے مجلس کی سوزخوانی کے مرثیے جم صفحے

چکنا کاغذ کرہ

ہلال محرم حصہ ششم تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے

۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہ سے واپسی اہل حرم

مدینہ منورہ تک و شہادت امام زین العابدین

سے شہادت حضرت [illegible] اور [illegible]

جنت البقیع [illegible] مرثیے اور نوحے جم

صفحے ۵۱۶ چکنا [illegible] کرہ ہے

خاص [illegible] ہر دو حصہ [illegible]

جدید [illegible]

[illegible]

کرہ جس میں اول و دوم چکنا ہوگا [illegible]

ہلال [illegible] سلام ۳۳ مرثیے جناب [illegible]

[illegible]

فغان برجیس ۱۱ رباعی ۲ سلام [illegible]

سوزخوانی صفحے ۱۸۰ کاغذ کرہ

سفینۂ ماتم ۸ قصائد مرثیے [illegible] چکنا کاغذ

کرہ

سبع مثانی ۔ مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ

انتخابی مرثیے صفحے ۴۹۲ کاغذ کرہ

دو سلام [illegible] منتخب سلام میں

[illegible] مراثی سوزخوانی [illegible]

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باتشریح

و شعر ہائے محرم [illegible] رسول خدا سے شہادت

امام حسین تک کے مجموعہ ۳۶۳ نوحے صفحے ۲۶۴ کاغذ

چکنا سپید کرہ

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ

صفحے کرہ مجلد

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات

شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان

میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن

۱۹۴ نوحے صفحے ۲۹ کاغذ چکنا

حصہ دوم ۔ ۲۱۶ نوحے صفحے [illegible] کاغذ چکنا

حصہ سوم ۔ چوتھا ایڈیشن ۱۴۹ نوحے صفحے ۳۰

کاغذ چکنا ہر سہ حصہ یکجائے [illegible]

فکر منظوم ۔ نوحہ جات نامی مرحوم

۶۶ نوحے ۳۱۳ صفحے کرہ کاغذ ۱۲ مجلد

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش

مجموعہ نوحہ جات [illegible]

[illegible]

[illegible] نوحے صفحے ۴۸ کاغذ چکنا

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم [illegible]

صفحے کاغذ کرہ مجلد

ساغر آل عبا ۔ نوحہ جات سجاد [illegible]

جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحے

کاغذ چکنا

تسکین فاطمہ مجموعہ نوحہ جات [illegible]

حصہ اول ۱۴۰ نوحے ۱۶۲ صفحے چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ دوم ۔ ۱۴۰ نوحے

چکنا کاغذ

تسکین فاطمہ حصہ سوم کاغذ کرہ

بیاض اہل ماتم ۔ نوحہ جات آیتی مرحوم

حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحے ۲۵۲ چکنا کاغذ

حصہ دوم ۷۰ نوحے صفحے ۱۳۲ چکنا کاغذ کرہ

فریاد غم ۔ نوحہ جات [illegible] مرحوم ۱۵۲ نوحے

کاغذ چکنا مجلد

طومار درد ۔ نوحہ جات قنبر ۶۱ نوحے

صفحے کاغذ ۸ [illegible] فارسی نوحے بھی

وسیلۂ بخشش نوحہ جات [illegible] مرحوم ۵۰

صفحے چکنا کرہ

چودہ ساغر حصہ اول ۔ چودہ مشہور شعرا کے

۲۸ مجلس رقت انگیز نوحے صفحے ۳۲

چودہ ساغر حصہ دوم صفحے ۳۲ حصہ سوم

افکار جعفری ۔ نوحہ جات [illegible] جعفر

ساغر غم ۔ نوحہ جات [illegible] خاں صفحے

اوراق غم ۔ نوحہ جات حکیم [illegible] صفحے

معراج غم نوحہ جات [illegible] صفحے چکنا کاغذ

حسن سبز قبا نوحہ جات [illegible]

جزو ایمان نوحہ جات ہندی بیگم صاحبہ

۲۵۶ نوحے صفحے ۲۵۶ چکنا

پیام شہادت ۔ نوحہ جات حکیم [illegible]

شوکت مرحوم کے بھتیجے ۱۴۴ نوحے صفحے

فغان [illegible] نوحہ جات [illegible]

صفحے کاغذ کرہ

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسین

یہ نادر کتاب [illegible] علامہ شیخ

محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہوکر

بحد مقبول [illegible] کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید

تعجب [illegible] غلام حسنین

[illegible] کتب خانہ اصفہانیہ

حیدرآباد دکن نے [illegible]

کتاب میں حضرت [illegible] انصار

و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات

اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے

حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج

تک شایع نہیں ہوئی جم ۴۴۲ صفحات قیمت

کاغذ چکنا سپید کرہ

مختار المسائل

مسائل فقہیہ میں اس کتاب سے بہتر

مختصر و جامع رسالہ آج تک شایع نہیں ہوا

حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار

ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ

ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے

کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب جم ۳۳۶ صفحے

قیمت

[illegible]

معراج السعادۃ ترجمہ معراج السعادۃ

[illegible]

[illegible]

اقوال اہل بیت نبی مختار

[illegible] ترجمہ جلد اول بحار الانوار

جم صفحے ۵۵۰ کاغذ چکنا [illegible] ترجمہ [illegible]

[illegible] صاحب سابق ناظم تعلیمات

رسالہ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ

کاغذ کرہ

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفاد آخرت

از آیتی صاحب مرحوم صفحے ۹۶

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب

در خواص و فوائد نادعلی ۔

منقبت و مناجات

جذبات عقیدت ۔ روپ کنواری

کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیر

خلوص انیس مشہور مناجات ۔

اب مدد کیجے دم امداد ہے

یا امیر المومنین فریاد ہے

اخلاص نفیس و زمزمۂ نفیس کا مشہور مناجات

یا شاہ اشرف جاں میری امداد کیجے

یا صاحب الزماں میری امداد کیجے

عریضۂ مقاصد

نوائے سرور مشہور قصیدہ [illegible]

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام

جتنے سوانح اب تک شایع ہوئے ہیں سب سے

زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید [illegible]

سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار

کاغذ چکنا صفحے ۳۲۵ قیمت

سوانح حضرت زید شہید چکنا کاغذ ۱۰

سوانح شہید ثالث

تذکرۂ خود و دسی نوشتہ حکیم سید [illegible]

قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحے

چکنا کرہ

حیات القلوب [illegible]

نقشہ ایوان رنگین [illegible]

سوانح زندگی شاہ مدار [illegible]

[illegible]

عرفان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کتب خانہ جعفری کے چند مطبوعات

قیامت

قریب آرہی ہے
قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزماں علیہ السلام
کا ظہور ہے

علائم الظہور

ایک مشہور فارسی کی کتاب کا ترجمہ
جس میں
حضرت صاحب الزماں کے حالات و عائیں
اور ظہور کی تمام علامتیں مفصلاً درج ہیں
اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک مومن کے لئے
ضروری ہے تا کہ وہ اپنے امام حی کے
حالات اور علامات ظہور سے واقف
ہے حجم ۳۰۰ صفحہ طباعت دیدہ زیب
کاغذ چکنا مجلد مع گرد پوش قیمت للعہ
آخر محرم تک ۸ ر کی رعایت

قصائد اربعہ سید نعمت اللہ بخاریؒ مع ترجمہ اردو ۴ ر

عقائد اثنا عشریہ

جو
ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ ہے
اور
جس میں تمام شیعہ عقائد درج ہیں جن کا
جاننا ہر ایک شیعہ کے لئے لازمی ہے
اس کے علاوہ حضرت صاحب الزماںؑ
کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمدؐ
کے واقعات اور چار قصائد
شاہ نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ بھی
شامل ہیں
یہ ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک
مومن کیلئے ضروری ہے حجم ۲۶ کاغذ چکنا
طباعت نفیس قیمت ۳ مجلد ۸ ر

ادعیہ

کتابیں جیبی تقطیع ایک ہی سائز جو ایک ہی جلد میں
جا سکتی ہیں یہ تمام کتابیں چکنے کاغذ پر طبع ہوئی ہیں

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون
جس میں اعمال نبوۃ اور اعمال شش و غیرہ
مع تعقیبات زیارۃ آئمہ و بعض دعائیں ہیں
زیارت وارث مع اطاہرین با ترجمہ ۳ ر
حدیث کسا۔ ترجمہ اردو ۱۶ صفحہ ۶ ر
دعائے مشلول۔ ترجمہ اردو ۲۲ ۳ ر
دعائے سیستشیر و دعائے اویس قرنی
و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیرؑ
وغیرہ با ترجمہ ۳۲ صفحہ ۳ ر
دعائے صباح و تعقیبات
نماز پنجگانہ ترجمہ اردو حجم ۳۲ صفحہ ۳ ر
دعائے کمیل۔ ترجمہ اردو ۳۲ ۳ ر
دعائے [illegible] ترجمہ اردو ۴ ر
مجموعہ دعائے نور۔ جس میں چودہ
دعائیں ہیں ترجمہ اردو ۲۸ ۶ ر
دعائے ختم قرآن متوسط تقطیع ار
دعائے عافیت۔ از صحیفہ
کاملہ سجادیہ ترجمہ اردو ۴ ر

دیگر کتب ادعیہ
اسرار الغرائب ترجمہ منظر الغرائب
در خواص و فوائد ناد علی ۴ ر
ارشاد المومنین مجربات عملیات
کا مجموعہ ۱۰ ر
قلب نگین۔ زیارت امین اللہ
کا منظوم ترجمہ مع اصل عربی ۳ ر
زیارت مفجعہ حضرت زینبؑ
جلی قلم ۳ ر
زیارت حضرت زینبؑ
وحضرت سکینہؑ جلی قلم ۳ ر

دنیا کی مشہور کتاب

علامہ مجلسی
بحار الانوار جلد ۱۳
اردو ترجمہ
جس میں امام مہدیؑ کے متعلق حضرت محمدؐ
وآل محمد علیہم السلام کے اقوال و احادیث
درج ہیں
ترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری
۵۰۰ صفحہ کاغذ چکنا قیمت ۵

سیرت صدیقہ صغریٰ

حضرت زینب علیہا السلام
جتنے سوانح اس وقت تک شائع
ہوئے ہیں ان سب سے زیادہ مستند
اور مبسوط کتاب مصنفہ
مولانا سید محمد حسین صاحب
جعفری حجم ۳۲۸ کاغذ چکنا
قیمت عہ

کارنامۂ پہلوی

بطرز سفر نامہ
ایران جدید اور عہد رضا شاہ کی ایک
بہترین مستند تاریخ اس کتاب کے دیکھنے سے
معلوم ہوگا کہ ایران میں کیا کیا ترقیاں ہوئی
ہیں۔ مصنفہ سید محمد حسین صاحب
بلگرامی مرحوم ۱۴۲ ابواب [illegible]

دیدہ زیب کاغذ بہترین قیمت صرف چار روپیہ۔

کیا؟ آپ اپنے علماء دینی کے حالات سے واقف ہیں۔ اگر واقف نہیں ہیں تو قصص العلماء حصہ اول
جس میں علمائے شیعہ ایران و عراق کے معتبر مبسوط حالات آقا سید ابراہیم جزائری
سے شیخ بہائی تک درج ہیں مطالعہ فرمائیے حجم (۳۲۲) صفحہ قیمت صرف (۸ ر)

جب اس چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپ کا چندہ ۱۵ ماہ
کے اختتام پر ختم ہو گا۔
لہٰذا آخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمائیے۔
اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپکا چندہ ختم
ہو گیا آئندہ پرچہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول
کرنا آپکا اخلاقی و مذہبی فرض ہوگا۔
اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو
مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کر کے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالئے۔
معلوم رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی و مذہبی و قانونی جرم ہے امید کہ آپ اس
جرم کے مرتکب نہ ہوں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایم ۱۲۶ اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار ۲۶۷

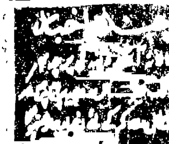
مطبع جلیلہ میں چھپ کر دفتر انتخاب چھتہ بازار حیدرآباد دکن سے شائع ہوا

رجسٹر سرکار [illegible]

چھتہ بازار حیدرآباد دکن

ہفت وار اخبار

(۲۶۲) [illegible]



مدیر —— مہتمم

شیخ ابوالقاسم حسامؔ

محمد حسین

جلد (۲) ۱۱ [illegible] جمادی الاول ۱۳۶۵ھ ۱۳۵۵ اردی [illegible] ۸ [illegible] یوم سہ شنبہ — نمبر (۵)

رباعیات

رموز و اسرار

ملا نجم آفندی

کس زعم نے ہے دماغ گھیرا تیرا
اس راہ پہ جا کبھی نہ اس پھیر میں آ
منہ کس نے ہے آشتی سے پھیرا تیرا
دنیا میں بہت ہوا ہے میرا تیرا

دولت یوں ہی دنیا کی ہوا کھاتی ہے
میرے تو نصیب کا دیا بجھ ہی گیا
جاتی ہے کہیں سے اور کہیں آتی ہے
لو تیرے چراغ کی بھی تھراتی ہے

یوں بات نہ اب تلخ نوائی سے بدل
تقدیر سے آگیا زمانہ تیرا
اے دوست نہ طرز دلربائی سے بدل
لے تو ہی برائی کو بھلائی سے بدل

دل کوئی نہ اپنی چشم نم سا دیکھا
کچھ جھونپڑیاں جلی ہوئی کچھ لاشیں
احساس مسرت کو بھی غم سا دیکھا
یہ ہم نے تماشائے اہم سا دیکھا

ہارے ہوئے ہیں تجھ سے زمانے والے
نغمات سے ہے گردش دوراں عاجز
حیران ہیں تیری تھاہ نہ پانے والے
شاباش ہوا کے رخ پہ جانے والے

ترتیب

کچھ "انتخاب" کے بارے میں

ناظرینِ انتخاب اس اداریہ کو ضرور پڑھیں

ادب میں جدید رجحانات کو جو مقبولیت حاصل ہو رہی ہے وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ ان ہی حالات و رجحانات کے ساغروں میں "انتخاب" نے مذہب اور قدیم افکار کی شراب کو جس انداز سے بھی ہوا پیش کیا اور آج بھی پیش کر رہا ہے۔ اس اہم اور کٹھن فرض کو پچھلے دو سالوں میں جس حسن و خوبی سے انجام دیا گیا اس کا فیصلہ ... پر ادا کیا گیا۔ لیکن اس فرض کی ادائی کے دوران میں جس صورت حال سے دوچار ہونا پڑا اس کے بارے میں کچھ اپنے قارئین سے ہمیں کہنا ہے۔

"انتخاب" کے اجرا کو دو سال ہو رہے ہیں اور اس مدت میں ادارہ کو تقریباً تین ہزار روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے۔ اس نقصان کی جزوی تفصیل یہ ہے کہ مختلف مقامات پر روانہ کئے ہوئے تقریباً پورے دو سو وی۔پی واپس لینے پڑے اور اس کالی بلا سے نجات ملی ہی نہ تھی کہ کاغذ کے نرخ گراں ہونے لگے۔ ادھر اخراجات برابر بڑھتے رہے اور مقامی خریداروں سے مجبوراً بر وقت ادائی چندہ کی اپیل کرنی پڑی۔ اس مہم کو بڑی کوشش اور پوری سرگرمی سے سر کیا گیا لیکن جب رجسٹرات کی جانچ پڑتال کی گئی تو پتہ چلا کہ ایک سو کے قریب ایسے خریدار بھی ہیں جن کی طرف دو سال اور ایک سال کے چندے واجب الادا ہیں۔ اس فہرست میں قابل ذکر اپنے ہی ملک کے اکثر امرا و عمائد شامل ہیں اگر وہ آئندہ اشاعت تک چندہ ادا نہ کریں تو ان کے نام آئندہ اشاعت میں شائع کئے جائیں گے۔

اب پچھلے نقصانات اور تلخ تجربوں نے ہر قدم بڑی احتیاط سے اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ چونکہ ناموافق حالات میں مایوس و ناامید ہونا کبھی ہمارا شیوہ نہیں رہا اس لئے ہم اپنی قومی معاشی حیثیت کے پیش نظر ایک ایسی مفید تبدیلی کو روبکار لا رہے ہیں جس سے ہمارے مقصد کو تقویت پہنچے گی اور قوم کے ہر فرد کے لئے یہ ممکن ہو سکے گا کہ وہ آسانی کے ساتھ "انتخاب" کا خریدار بن جائے۔

یہ تبدیلی "انتخاب" کو ہفتہ وار کی بجائے ماہنامہ بنانے سے متعلق ہے جس کی ابتدا یکم رجب ۱۳۵۸ھ سے ہوگی۔ اس تغیر کے ساتھ ساتھ حالات حاضرہ کے تحت ترتیب میں بھی حسب ضرورت تبدیلیاں کی جائیں گی اور علی العموم حسب ذیل عنوانات مستقل ہوں گے۔

عنوانات	صفحات	عنوانات	صفحات
(۱) شذرات	۴	(۷) نسوانیات	۲
(۲) ادب	۶	(۸) بچوں کے لئے	۲
(۳) تاریخ	۴	(۹) فارسی ادبیات	۲
(۴) حکایات و افسانے	۴	(۱۰) طبی معلومات	۲
(۵) منظومات	۲	(۱۱) ترجمہ نور الابصار	۸
(۶) مذہب	۲	(۱۲) فہرست کتب	۸

اس ماہنامہ کا حجم کم از کم تین جزو ہوگا اور حسب ضرورت اضافہ بھی کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر ماہ ادبی ایک کتاب اور کتب خانہ حیدری کی فہرست نادرات بھی شائع ہوگی جس میں ادبیات عالیہ کی معلومات پیش کی جاتی رہیں گی انشاء اللہ تعالیٰ یہ ایک شاہکار مستند شعبہ پیش ہوگا ہم اس امر کی حتی الامکان کوشش کریں گے کہ ماہنامہ کا سرورق کسی معروف شخصیت کی تصویر سے مزین ہوا کرے۔

اس رسالہ کے حسابات رجب اور محرم سے شروع کئے جائیں گے اور درمیان کے خریداروں کو شہور مذکور کے قبل یا بعد کے رسائل بیک وقت حوالے کر کے حسابات کی یکسوئی کر لی جائے گی۔ مثلاً اگر کوئی ماہنامہ کی خریداری شوال سے قبول کرے تو ایسی صورت میں رجب کی ابتدائی اشاعت سے پوراسٹ حوالے کر کے رجب ہی سے خریداری کا آغاز شمار کیا جائے گا۔ اس ماہنامہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کمی کی وجہ کچھ تو موجودہ مسائل معیشت کی پریشانی ہے اور کچھ کاغذ کی ارزانی تو اس ارزانی کی استقامت ہر گھڑی معرض خطر میں ہے۔

"انتخاب" ہفتہ وار کے ایسے خریدار جن کا چندہ پیشگی وصول ہو چکا ہے، ماہنامہ کی پہلی ششماہی کے چندہ کے طور پر محفوظ کر لیا جا کر ماہنامہ کی اجرائی کر دی جائے گی۔ جدید خریداروں سے چندہ پیشگی وصول کیا جائے گا۔ اس لئے جو حضرات ماہنامہ کی خریداری منظور کرنے کی خواہش رکھتے ہوں، اگر قبل از قبل ہی اطلاع دیں تو زیادہ بہتر ہے تاکہ رجب کا پہلا خصوصی شمارہ بر وقت ارسال کر دیا جا سکے۔ کم از کم رجب میں پانچسو خریدار فراہم ہونا ضروری ہے تاکہ پرچہ جاری ہو سکے اس لئے جو حضرات خریدار ہونا چاہیں وہ جلد از جلد اپنا نام نوٹ کرا لیں۔

بالآخر ہم اپنے معزز قارئین پر اس امر کو بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ "انتخاب" کی پچھلی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی توسیع اشاعت میں وہ کھلے دل سے حصہ لیں تو ماہنامہ جاری رکھا جا سکے گا ورنہ صرف ہماری مساعی اپنے ہی بل بوتے پر اس اہتمام و ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

اب سالار جنگ ہم میں نہیں

مملکت حیدرآباد کے مشہور و معروف رئیس نواب میر یوسف علیخاں بہادر سالار جنگ ثالث نے یکم جمادی الاول ۱۳۶۸ھ کو چار بجے دن کے اپنے قصر میں چار دن کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ ۲ جمادی الاول کو صبح کے نو بجے دیوڑھی میں مجلس اور نماز کے بعد دائرہ میر مومن میں ۱۱ بجے تدفین عمل میں آئی جہاں نواب صاحب معز کا خاندانی قبرستان ہے بیان کیا جاتا ہے کہ نواب صاحب تین دن سے تنفس کی زیادتی سے پریشان تھے اور آپ کو بلغم میں خون آرہا تھا۔ لیکن اس کے باوجود آپ جاگیری امور کے مسائل کو سلجھانے میں مصروف رہا کرتے تھے۔ چنانچہ انتقال سے پہلے آپ نے اسی نوعیت کے کام کی صحت و تکمیل کے بعد حوائج ضروری سے فراغت حاصل کی۔ مگر باتھ روم سے واپس آتے ہی نظام تنفس شدت سے بگڑ گیا اور معاً قلب کی حرکت بند ہوگئی۔ جوں ہی یہ خبر عام ہوئی لوگ جوق در جوق آپ کی دیوڑھی پر جمع ہونا شروع ہوئے سارے شہر میں ایک بے چینی پھیل گئی۔ لوگ رہ رہ کے ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ ایسا اچانک موت کا تصور بھی محال تھا بھر سالار جنگ کتنے تندرست تھے اور اچانک کیسے مرگئے، سمجھ میں نہیں آتا۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اب نواب سالار جنگ ہم میں نہیں رہے۔

اعلیٰحضرت بندگان عالی کو جیسے ہی اطلاع ملی، نواب صاحب موصوف کی دیوڑھی پر رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر نواب تراب یار جنگ بہادر نواب ظہیر یار جنگ بہادر اور دوسرے امرائے عظام موجود تھے۔ اس موقع پر حضور پر نور ارشاد فرمایا کہ گذشتہ محرم میں نواب صاحب مرحوم کو اپنی صحت کے متعلق خصوصی توجہ کرنے ارشاد شاہانہ ہوا تھا۔ سلطان العلوم نے مرحوم کی قیمتی نوادرات کو کسی عجائب گھر میں محفوظ کرنے کی استدعا پر ارشاد فرمایا کہ نواب صاحب کے قریبی عزیز اگر معروضہ پیش کریں تو موجودہ حکومت کے پاس بھیجا دیا جائیگا۔ جہاں تک عام خیال کا تعلق ہے، سب ہی سمجھ رہے ہیں کہ اب نواب مرحوم کے جائز وارثوں میں نواب تراب یار جنگ، نواب ساجد یار جنگ اور صاحبزادگان نواب تراب یار جنگ و نواب ساجد یار جنگ اور دوسرے اقربا کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے ایک ایسے عجائب گھر کی تاسیس جس سے نواب مرحوم کو بھی دلچسپی تھی۔ ان ہی وارثوں کی توجہ سے ممکن ہوسکتی ہے۔

نواب مرحوم میر تراب علیخاں بہادر مختار الملک سر سالار جنگ اول کے پوتے اور نواب میر لائق علیخاں بہادر سالار جنگ ثانی کے اکلوتے فرزند تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب اویس قرنی تک پہنچتا ہے۔ آپ بتاریخ ۱۴ شوال ۱۳۰۶ھ یوم جمعہ بمقام پونہ پیدا ہوئے اوائل عمری میں آپ کے والد اور عم بلند اور نواب منیر الملک بہادر انتقال کرگئے جسکی وجہ سے حضرت غفران مکاں کی الطاف خسروانہ آپ پر مبذول ہوئیں اور مدرسہ عالیہ میں تعلیم و تربیت کا انتظام ہوا۔ ۱ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ کو سالار جنگ کے خطاب سے سرفراز فرمائے گئے۔ ماہ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ آپ کا اسٹیٹ نگرانی میں دیا گیا اور ماہ رجب ۱۳۳۰ھ میں حضرت ظل سبحانی نے وزارت عظمیٰ و مدار المہامی عطا فرمائی ڈھائی سال تک اس خدمت کو انجام دے کر نواب صاحب مرحوم مستعفی ہوگئے۔ ۱۳۴۸ھ میں آپ نے مصر و شام اور عراق و ایران کا سفر کیا۔ تین مرتبہ آپ نے یورپ کا سفر بھی فرمایا۔ پہلی مرتبہ ۱۳۳۲ھ میں، دوسری مرتبہ ۱۳۵۳ھ میں اور تیسری مرتبہ ۱۳۵۵ف۔ آپ کو قدیم کتب اور مصنوعات جمع کرنے کا بیحد شوق تھا آپ نے عجائبات کا جو بیش بہا ذخیرہ فراہم کیا ہے وہ انتہائی گرانقدر اور لاجواب ہے آپ بڑے علم پرور اور جوہر شناس تھے۔ جود و سخا میں آپ کی نظیر مشکل ہی سے مل سکے گی۔ حیدرآباد کے اکثر شریف زادے آپ سے وابستہ تھے۔ لیکن افسوس اب وہ قدح ہے اور نہ وہ ساقی، لیکن مینخانے کے شیدائی چیں ہیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کہاں ان کی گذر بسر ہوگی۔ مگر اس سلسلہ میں ہم خدائے کریم سے مستدعی ہیں کہ وہ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کو متعلقین کو صبر جمیل ساتھ ساتھ توقع ہے کہ نواب مرحوم کے وابستگان کی نگہبانی قریبی عزیز ہونے کی بناء پر نواب تراب یار جنگ بہادر اور ساجد یار جنگ بہادر فرمائیں گے اور نواب عسکر یار جنگ اور نواب کاظم نواز جنگ بہادر بھی مرحوم کے وابستگان کی استعانت سے دریغ نہ فرمائیں گے

صاحب سیف و قلم سالار جنگ — رفت آں سوئے ارم سالار جنگ
ایں ندا آمد بگو — رفت نزد حیدر م سالار جنگ

حلمیؔ

۱۳ — ۵ — ۶۸

ہے قصر بہشت میں سالار جنگ — ہے دامان حیدر میں سالار جنگ
کہا ابن مریم نے حلمیؔ سے مجھے — کہ۔ ہے باغ سرور میں سالار جنگ

۱۹ — ۶ — ۴۹

از حلمی افندی شاعر قوم

کہن سال ہونے تک ملت العمر تقابصارت کے طریقے

اچھی کہن سال عمر ہونے تک بصارت باقی رکھنے کا بہترین و آسان طریقہ یہ ہے کہ پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن میں ہر روز خالص تیل سرسوں کا غسل سے قبل پہونچایا جائے اعصاب چشم کو اس تیل سے تقویت اور رونق ہوتی ہے۔ اگر اس عمل کی پابندی کی جائے تو زمانہ پیری میں عینک لگانے کی ضرورت نہ ہوگی۔

ہر روز پیر مع تلوہ کے پانچ منٹ تک تیل کی مالش کرانا بہترین عادت ہے اسی عمل سے آنکھوں کی تیز بصارت زمانہ پیری تک باقی رہتی ہے دماغ میں ٹھنڈک گہری نیند اور نزلہ زکام سے شفا ہو جاتی ہے۔

ہر روز بوقت صبح بقائے بصارت کے لئے یہ عادت کرلیجئے کہ منہ میں خوب پانی اس طرح بھر کر رخسارے پھول جائیں آنکھیں خوب کھول کر دھوئیے پندرہ یا اٹھارہ بار یہی عمل کیا جائے اس سے ایسے امراض چشم اچھے ہو جاتے جیسے کہ کمزوری نظر یا خونہ شب کوری اور آنکھیں تندرست رہتی ہیں۔

خالص مصفیٰ تیل روزانہ دو قطرہ آنکھ میں ٹپکا لیا کرو اس سے آپ امراض چشم سے محفوظ رہینگے اور بقیہ زندگی تک آپ کی نظر اچھی رہیگی۔

بعد طعام ہر مرتبہ منہ دھونے کے موقع پر آنکھیں اور پیشانی دھونے کی عادت ڈالنا ہو اس سے آنکھیں تندرست اور روشنی اچھی ہو جائیگی۔

انسان کے پاس آنکھیں نہایت قیمتی جواہر ہیں لہذا ہر شخص کو قواعد بالا پر بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ (مترجم وحید الدین حیدر صاحب)

صحت بخش پھل و ترکاریاں

جسم میں نمکیات معدنی اور حیاتین بالخصوص فراہم کرنے کی غرض سے اور آنتوں میں کھردراپن پیدا کرنے کے لئے پھل اور ترکاریاں استعمال کیجاتی ہیں تاکہ وہ اپنا فعل بخوبی بجا لاسکیں ... تمام ہری ترکاریاں خاص کر پالک گوبھی گاجر اس مقصد کے لئے اچھے ہوتے ہیں۔

ٹماٹے۔ گاجر اور سیم بھی حیاتین کے بہترین ذرائع ہوتے ہیں۔ اب رہا پھل انمیں ایسا معدنی ہوتا ہے اور حیاتین بافراط ہوتی ہیں۔ نارنگی۔ دانہ انگور۔ لیموں۔ عام طور پر ان میں حیاتین قسم (ج) بکثرت ہوتی ہیں۔ کھجور۔ انجیر۔ جنبیریاں اور کشمش ایسے اشخاص کے لئے بکثرت حیاتین کا ذریعہ ہوتی ہیں جن کو قبض رہا کرتا ہے۔

طبی

(اقوال حکماء)

بسلسلہ انتخاب نمبر ۲۴

(۷۲) جس زندگی میں صحت و عافیت نہ ہو اس میں کوئی بھلائی متصور نہیں ہو سکتی۔

(ابوالوفا بورجانی)

(۷۳) جعلی لذت وہ شفا ہے جس کے بعد انسان بیمار نہیں ہوتا۔ (فیلسوف جالینوس حکیم)

(۷۴) حکیم کا طریقہ یہ ہے کہ وہ خوب کافی غور کر لینے کے بعد سوچ سمجھ کر جواب دیتا ہے۔ (ابوعبداللہ مصری حکیم)

(۷۵) جو معالج مرض کی ابتداء اور اس کی کیفیت نہ پہچانے طبیب نہیں ہے۔

(حکیم ابوسہل نیلی نیشاپوری)

(۷۶) شریف آدمی کے ساتھ کھانا کھانے سے کھانے کی لذت بڑھ جاتی ہے۔

(حکیم عبداللہ ارموی)

(۷۷) جس شخص کی عمر چالیس سال کی ہو اسے ہر سال ایک نیا مرض ہوگا۔ اور ۵۰ سال کی عمر میں ہر ماہ اور ساٹھ سال کی عمر میں ہر روز اور ۷۰ سال کی عمر میں ہر گھڑی۔ (امام ابوزید لوقانی)

(۷۸) بعض امراض ایسے ہیں جن میں ہر جگہ ایک طبیب کی خدمات کی ضرورت ہے جو ہر وقت موجود رہے اور ان علامات و کیفیت کا خاص خیال رکھے جو طبیب کی ضرورت کے مطابق اعانت اور علاج کا راستہ بتاتی ہیں۔ (حکیم ابوسعید علی الطبیب)

(۷۹) مریض کے علاج پر اس بات کو مقدم رکھو کہ زمانہ مرض میں مرض بڑھنے کے ساتھ اس کی قوت کو محفوظ رکھ سکو۔ (عسکری)

(۸۰) جس شخص نے نہار منہ شراب پی۔ بھوک میں جماع کیا اس نے اپنی موت آپ بلالی۔

(حنین بن اسحق)

(۸۱) شریف النفس انسان بجز علم و حکمت کے کسی اور چیز سے مانوس نہیں ہو سکتا۔

(حبیش طبیب)

(۸۲) امیر کامانی نے جب ثابت بن قرۃ حرانی کو اپنے ہاں ملازم رکھا تو اس نے امیر سے کہا میری وصیت یہ ہے کہ دو چیزوں سے احتیاط کرنا نشہ کی حالت میں کھانا کبھی نہ کھانا اور حمام میں جماع ہرگز نہ کرنا۔ (ابوالقاسم بیہقی)

بشنوی

از ... پوری

شراب خواری علاوہ فسق و فجور۔ چوری۔ زنا۔ ڈاکہ۔ جوسہ بازی۔ شطرنج۔ بھنگ چرس افیون دیگر منشی اشیا کے شراب ام الخبائث تمام گناہوں اور برے کاموں کی ماں ہے اور تمام جور و ستم۔ زنا کاری بے حیائی کا سرچشمہ ہے۔ عربوں میں زمانہ جاہلیت میں گھر گھر میکدہ تھا اپنے معصوم شیر خوار بچوں کو شراب کی گھٹی پلائی جاتی تھی۔ جوا۔ شراب پیرا ہونٹوں کی ہار جیت ہوتی۔ اونٹ کاٹتے اور کباب بھون کر کھاتے۔ سامنے فاحشہ عورتیں فحش گانے بجاتیں۔ شراب فروشی کی دکانیں شب و روز کھلی رہتیں۔ اور شراب ہی سے مہمان نوازی کی جاتی۔ اسلام نے مخلوق خدا خاص کر عرب پر احسان کیا کہ شراب کو قطعی حرام کر دیا۔ شراب پینے والا۔ لانے والا۔ پلانے والا اور بیچنے والا قطعی جہنمی قرار دیا گیا۔ شراب دماغ معدہ۔ جگر اور دل کو خراب کرتی ہے شراب انسان کو پاگل بنا دیتی ہے شراب شرابی کو نالیوں میں گراتی ہے کتوں سے منہ چٹواتا ہے شرابی میں حلال و حرام کا فرق نہیں رہتا۔ ماں بہن بیٹی۔ بہو۔ بیوی کی تمیز نہیں رہتی نماز اور عبادت الٰہی سے محروم کرتا ہے فتنہ و فساد جھگڑا کرتا ہے اس واسطے اسلام نے اس کو حرام کر دیا جس کو اب یورپ میں منع کر رہے ہیں اور سب کی ٹمپرنس سوسائٹیاں قائم ہیں۔ وہ شراب تو تیرہ سو سال سے پیشتر کا حرام ہو چکا ہے۔ جو مسلمان شراب پیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

لاجواب جلد سازی

چھتہ بازار سے کام لیکر آزمائش فرمائیے آپ کو حیدرآباد دکن میں ایک ہی چھوٹا سا واحد کارخانہ ملیگا۔ جہاں امرائے عظام و معززز وکلا و دفاتر و مدارس کا کام ... ثت سے ہوتا ہے۔ پروپرائٹر۔ مہدی

صَبانی

ختم ہونے والی دنیا

ہماری دنیا کس طرح ختم ہوگی اور اس کے متعلق کس نے کیا کیا پیشین گوئی کی ہے۔

امریکہ میں ایک پادری ریونڈ ڈی لاتک نے ایک خواب دیکھا اور یہ پیشن گوئی کی کہ دنیا اس طرح ختم ہوگی کہ جیسے ایٹم بم نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہو اس قسم کی پیشین گوئیاں پہلے بھی ہوئی ہیں۔ ہر نسل اور ہر قوم کی قدیمی روایات میں دنیا کے خاتمہ کی کوئی نہ کوئی صورت بتائی گئی ہے اور قانون قدرت بھی یہی ہے کہ جو چیز پیدا ہوئی ہے مٹ کر رہی ہے۔

باشندگان پیرو کا عقیدہ ہے کہ دنیا پہلے سیلاب سے تباہ ہوئی تھی اور اب جو تباہی آئے گی وہ چاند گہن اور سورج گہن کے باعث ہوگی اس میں سورج غائب ہو جائے گا اور چاند زمین پر گر پڑیگا۔ زمین سے آگ لگ جائے گی یا ایسی خشک سالی ہوگی کہ سب مر جائیں گے

بدھ مذہب والوں کا عقیدہ ہے کہ جب ایک چٹان جو سولہ فٹ لانبی اور سولہ فٹ چوڑی ہوگی گھستے گھستے آم کے برابر رہ جائے تو دنیا کا ایک دور ختم ہوتا ہے اور دنیا سیلاب کے نذر ہوتی ہے۔

جناب مسیح علیہ السلام سے سوال ہوا کہ دنیا کے ختم ہونے کی علامت کیا ہے تو آپ نے جواب دیا۔ "جنگ اور افواہ جنگ۔ قحط اور دبائیں زلزلے دیندار وں پر مظالم جھوٹے نبوت کے دعوے اور تباہیاں"۔

یوحنا نے دنیا کے مٹنے کی حالت اس طرح بیان کی ہے: "ایک سخت زلزلہ آیا اور سورج سیاہ بادلوں کے کمبل کی طرح ہو گیا۔ چاند خون کے رنگ کا ہو گیا۔ آسمان کے ستارے زمین پر گر پڑے اور پہاڑ اور جزیرے اپنی جگہ سے ہٹ گئے"۔ باقی آئندہ)

عجیب خبریں

اتنی بوڑھی عورت کہ عمر بھی یاد نہیں

برطانیہ کی ایک بوڑھی عورت مس اسبیلا کو اپنی عمر بھی یاد نہیں ہو سکتا کہ اس کی عمر ۱۱۴ یا ۱۱۹ سال ہو وہ صرف یہ جانتی ہے کہ وہ ولیم چہارم کے عہد میں لندن کے شہر میں پیدا ہوئی تھی سنہ ۹... میں پنشن کمیٹی نے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ اس کی عمر ۷۵ سال سے زائد ہے اور اسے پنشن ملنا شروع ہو گیا تھا اس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ انگلستان میں گزارا ہے اس وقت اسکی صحت بہت اچھی ہے اور ... اگست ۱۹۴۳ء کو اس نے اپنا دن منایا ہے۔

دو لڑکیاں مرد بن گئیں

کیپ ٹاون ۲۵ جنوری دو بہنوں نے یہاں کاروبار شروع کیا ایک نے جنوبی افریقہ کے ریلوے میں اور دوسرے نے گیرج ورکشاپ میں اس جوڑے کی پرورش لڑکیوں کی طرح ہوتی رہی اور اب وہ کیپ ٹاون کے ہسپتال میں کئی اپریشنوں کے بعد اپنی اصلی جنس میں تبدیل ہو گئی ہیں یعنی وہ لڑکے بن گئے ہیں ان میں سے ایک دیوڈ لڑکی عمر ۱۹ سال ہے اور دوسرے کی عمر ۱۸ سال۔

لندن میں عصمت دری کی وارداتیں تین گنا بڑھ گئی ہیں

لندن۔ ۷ فروری انگلینڈ اور ویلز میں گذشتہ ۱۲ ماہ کے دوران میں نوجوان لڑکیوں پر مجرمانہ حملوں کے ۵۷۶ واقعات ہوئے یعنی ایک دن میں اوسطاً ۲ واقعات جن میں جرائم پیشہ عورتوں پر ناشائستہ حملوں کے ریکارڈ میں چار سو کا اضافہ ہو گیا ہے لندن میں صورت حال اتنی نازک ہے کہ کمشنر پولیس نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا کہ سب سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ جنگ کے بعد جنسی جرائم میں اضافہ ہو گیا ہے۔ گذشتہ ۱۲ ماہ میں اس قسم کے جتنے واقعات ہوئے ہیں ان میں سے ایک تہائی لندن میں ہوئے عصمت دری کی وارداتوں میں تین گنا اضافہ ہو گیا۔

تیسری جنگ کے آلات حرب

اس میں شک نہیں کہ تیسری عالمگیر جنگ اگر چھڑ گئی تو نوع بشر کی ہلاکت کے لئے جرثومہ استعمال کیا جائیگا۔ حربہ مذکور ممکن ہے آغاز جنگ میں استعمال نہ ہو بلکہ اس وقت ہو جبکہ معرکہ آرائی کسی سخت منزل پر پہونچ جائے۔ اخلاقی اجازت کا تذکرہ تو حماقت ہے کیا خود جنگ خلاف اخلاق امر نہیں ہے۔ کیا گذشتہ جنگ میں جو جوہری بم کا استعمال آئین جنگجوئی کے مطابق تھا؟ اس سے بالکلیہ قتل عام ہوگی۔ جس میں متحارب غیر متحارب ہر دو مرد و زن اور بچے شیر خوار شمول تھے

آج جو لوگ طلب جنگ کے خیالات رکھتے ہوئے ہیں ان کا بھروسہ جوہری بموں پر ہے بالخصوص ریاستہائے متحدہ کے پاس ان مہلک بموں کا ایک ذخیرہ ہے۔ جوہری بم کی تیاری میں نہایت خطیر مصارف عائد ہوتا خالی از اشتباہ نہیں ہے۔ بہت بڑے کارخانوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جو خام مال اس غرض کے لئے مطلوب ہوتا ہے وہ بآسانی دستیاب نہیں ہوتا ہے علاوہ ازیں ہر ایک شخص تیاری جوہری بم کے راز سے واقف نہیں ہے ہم کو مان لینے دیجئے کہ جوہری بم سائنسدانان سوویٹ یونین کے پاس نہیں ہے جن کو مغربی دنیا نے عالمگیر دشمن نمبر ۱ بتلایا ہے اور اگر ریاستہائے متحدہ چند بم سوویٹ یونین کے کلیدی شہروں پر گرا دیئے تو روسیوں کے حواس درست ہو جائینگے۔

لیکن وہ یہ بھولے ہوئے ہیں کہ جوہری بم پہلے ہی سے ایک پرانی شئے ہو چکی ہے اور اس کے بجائے جرثومہ جنگ کا حربہ نمبر ۱ بن چکا ہے اس حربہ کی فراہمی کسی ملک میں با فراط ہو سکتی ہے حقیقت یہ ہے کہ جراثیمی حربے بیشتر ممالک کے دار التجاریب میں پہلے سے موجود ہیں جو انسان حیوان اور اشجار کو ایسے پیمانہ سے ہلاک کر سکتے ہیں۔ جس کا حصول جوہری بم کبھی ممکن نہیں ہے اسکا سرعت کے ساتھ کبھی تفوق ہو نہیں سکتا ہے سائنسدانوں نے جراثیمی جنگ آرائی کے لئے ایک فہرست قبل ازیں مرتب کر لی ہے۔ جس میں (۳۰) قسم کے امراض کے اسما درج ہیں فہرست مذکور میں سب سے پہلے جمی طوطی یا طوطا بخار کا حیاتین اور ربا ٹولینس زہر درج ہے ہر دو بالائے ہوا سے بیماری پھیلانے کے لئے اور تو ڑپیو ڑ سازوں کے ہاتھوں جن کی تعداد آئندہ جنگ میں لازماً بہت زیادہ رہیگی۔ غذائی آمیزش کے ذریعہ سے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ایک اونس بالوٹولینس زہر سے کروڑوں انسان ہلاکت پذیر ہو سکتے ہیں اور طوطا بخار حیاتین کا ایک قطرہ ٹیکا دینا ۲ کروڑ انسانوں کو متاثر کر دینے کے لئے کافی ہے اور زہروں کی تیاری کے لئے بڑے کارخانوں کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ نہ سامان نہ اس قسم کا خام مال مطلوب ہوتا ہے جس کا حصول دقت طلب ہو اس تیاری کے کام میں ایک متنفس کا کافی

ضرورت ہوتی ہے کہ کیم ایک عدد آلہ قیمتی چند صد یا ونڈ ایک فرد ہو جو زہ ہا مرغ اور چند سائنسدانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیشتر ممالک سے ممکن نہیں ہے جوہری بم تیار نہ ہو سکے۔ لیکن جراثیمی حربے چھوٹے چھوٹے ملک تیار کر سکتے ہیں جو بہ مقابلہ جوہری بم قطعاً مہلک تر ہوتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ ان کے استعمال کی ضرورت بالائے ہوا سے داعی نہ ہو۔ انسان پر حملہ اکل و شرب کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہے دشمن کا ایک کارندہ رسد آب یا گرد آرد کو آغشتہ کر کے چند ساعت میں کروڑوں کو خاک ہلاکت میں ملا سکتا ہے۔ واقعاً بعض امراض ایسے ہوتے ہیں۔ جن سے بذریعہ ٹیکہ اندازی حفاظت ہو سکتی ہے۔ لیکن ٹیکہ کا اثر اوس وقت نہیں ہو سکتا ہے جب کہ ساری فضا پر جراثیم چھا چکے ہوں۔ علاوہ برایں ارباب سائنس ایسے امراض پیدا کرنے کی ترکیبیں کر رہے ہیں جو طاعون و ہیضہ سے زیادہ خطرناک ہیں۔ مثلاً امریکہ کی مجلس رفقائے حکومت کے سامنے یہ بیان کیا گیا تھا کہ ایسی مہلک گیاسیں تیار کیجا رہی ہیں جن کو منسوجات جسم انسانی میں نفوذ پذیر ہونے سے روکنے کے لئے دس فیٹ دبیز دیوار پختہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ گیاسین ریڈیم کے سریع النفوذ اشعاع سے زہر کے ساتھ سیراب ہوکر جوہری بھٹی میں تیار ہو رہی ہیں۔

جراثیمی حربوں کے خلاف بہت کچھ لیں ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ جہاں اوس کا آغاز ہو گیا تو گوناگوں وباؤں کا پٹارہ کھل پڑیگا جو تمام دنیا کو بڑپ کر جائیگا۔ حال میں اقوام متحدہ کی مجلس عامہ کو یہ رائے دیگئی تھی کہ جراثیمی کارزار کا فی الفور سد باب شروع کر دیا جائے تا کہ معرکہ آرائی میں استعمال جرثومہ ممنوع قرار دیا جا سکے۔ لیکن جرثومہ کا استعمال روکدینا اور جوہر کا استعمال روا رکھنا تمسخر جذبات ہے۔ جنگ و جدال کا سارا کاروبار ہی فی زمانہ مجنونانہ ہے آئندہ کوئی فتح ہونے گی نہیں۔ نسل انسانی جس واحد طریقہ سے ہلاکت سے محفوظ ہو سکتی ہے وہ گاندھی جی کا طریقہ عدم تشدد ہے۔ یا گاندھی یا موت۔ آج اقوام کے سامنے جو انتخاب ہے وہ یہی ہے۔ از بمبئی کرانیکل مترجمہ وحید الدین حمید

”بے ثباتی دنیا“

کر لے اب بھی وقت ہے کچھ ذکرِ حی لا یموت
کم نہیں ہے موت کے سکتہ سے یہ تیرا سکوت
اس سے بڑھکر چاہیے کیا بے ثباتی کا ثبوت
پردہ داری میکند در طاق کسریٰ عنکبوت
بوم نوبت می زند بر گنبد افراسیاب

فاعتبروا یا اولی الابصار

حلمی آفندی

کچھ سال حال کے مسالموں کی رپورٹ سے متعلق

باقر رضوی (عثمانیہ)

نوٹ:
ہم نے پچھلے شمارے میں "سال حال کے مسالموں" کے متعلق ایک رپورٹ شائع کی تھی جو کسی اسرار صاحب کی لکھی ہوئی تھی۔ اب کی دفعہ اسی رپورٹ پر تبصرہ شائع کیا جا رہا ہے جو کسی باقر صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ ادارہ خوب جانتا ہے یہ دونوں نام رکھاوٹ کے ہیں اور ڈٹ کر مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اسی لئے ہم بھی اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ رپورٹ بیدار صاحب نے ہمارے حوالے کی تھی اور زیر اشاعت تبصرہ عباس رضوی صاحب کی طرف سے وصول ہوا ہے۔

اب ان واقعات کی روشنی میں ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ اسلوب کے اعتبار سے رپورٹ اور تبصرہ ایک ہی حمام کے ننگے دکھائی دیتے ہیں۔ وہاں کوئی ابھارا جا رہا تھا اور یہاں ابھرے ہوئے کو ڈبو کر کسی اور کو اچھالنا مقصود ہے۔ چونکہ ہم ... شخصیت اور اس کے علمی مرتبہ سے ناواقف ہیں۔ اس لئے کچھ کہنا پسند نہیں کرتے لیکن باقر صاحب نے اپنے نام کے ساتھ "عثمانیہ" لکھ کر ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم ان کے انداز انتقاد پر کچھ کہیں ——— جہاں تک اصول نقد کا تقاضہ تھا کہ وہ رپورٹر کی شخصیت پر بحث کرنے کی بجائے شعراء کے کلام کے نمونے پیش کرتے اور ان کا موازنہ کر کے فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑ دیتے۔ لیکن باقر صاحب ایسا کیوں نہ کر سکے، وہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ وہ موضوع سے زیادہ رپورٹر سے الجھنے پر اپنے آپ کو مجبور پا رہے تھے یہاں تک کہ وہ یہ بھی بھول گئے کہ غیر جانبداری کے اصول کی پابندی رپورٹر سے زیادہ نقاد پر عائد ہوتی ہے۔ پھر بھی یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ اپنے مشتعل ہونے میں ایک حد تک حق بجانب ہیں اور رپورٹ واقعی جانبداری سے خالی نہیں تھی۔

اس قصہ کو مختصر کرتے ہوئے ہم اپنے قارئین کے سامنے اصول موازنہ شاعری کے چند نکات پیش کرتے ہیں تاکہ وہ مباحث کی بھول بھلیوں میں پریشان نہ ہوں۔ اور جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ شاعری کا تعلق فنون سے ہے اور فن کی تکمیل تین اہم شرائط پر منحصر (۱) موضوع فن سے مکمل واقفیت (۲) موضوع فن سے قلبی خلوص۔ (۳) پھر علم اور خلوص کے اظہار پر اتنی قدرت کہ فن کار اپنے فن کی طرف اگر پوری انسانیت کو نہیں تو کم از کم ایک بڑی جماعت کو متوجہ کر لے۔ ان ہی اصولوں پر جب مسالموں کے شعراء پر نظر کی جاتی ہے تو سب کے ہنر نمایاں ہو جاتے ہیں اور کوئی بات بحث طلب رہ ہی نہیں جاتی کیونکہ اصولی طور پر وہ اپنے موضوع کو زندگی پر منطبق کرنے میں ناکام سے نظر آتے ہیں ——— (ادارہ)

گزشتہ شمارے میں ایک رپورٹ "سال حال کے مسالمے" کے عنوان سے شائع ہوئی رپورٹ پڑھنے سے پہلے ادارہ کے دیئے ہوئے نوٹ کے یہ الفاظ پڑھ کر ہمیں بے حد مسرت ہوئی کہ اس رپورٹ کی اشاعت کا مقصد قومی خدمت کے سوا کچھ نہیں" لیکن رپورٹ جانبداری اور مبالغے سے بھری ہوئی ہے تاہم ادارہ پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ ادارہ کے نوٹ میں یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ "رپورٹ میں بعض مسائل ایسے بھی شامل ہیں جن سے ادارہ مختلف الخیال ہے۔"

رپورٹ پڑھنے کے بعد ہم یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ کس زاویہ نگاہ سے لکھی گئی ہے۔ رپورٹ میں کبھی کسی پر تنقید نہیں کی جاتی اور نہ رپورٹر اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کرتا ہے بلکہ واقعات کو من و عن لکھ دیا جاتا ہے۔ لیکن مسالموں کی رپورٹ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی فرض کے لئے نہیں بلکہ ٹھیکہ داری کے فرض کو ادا کرنے کے لئے لکھی گئی۔ اسی بنا پر سنجیدہ غور کرنے والا اس کو دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ محض کسی ایک شخصیت کو ابھارنے کے لئے یہ رپورٹ لکھی گئی۔ اگر کسی کو ابھارنا ہی منظور تھا تو اس کے اشعار پر تبصرہ کیا جاتا اور الگ مضمون لکھا جاتا لیکن رپورٹ کو اس مقصد کے حصول کا آلۂ کار بنانا صرف دیانت داری کا گلا گھونٹنا ہی نہیں بلکہ سراسر ظلم بھی ہے۔

اس سے کوئی مطلب نہیں کہ رپورٹ کا لکھنے والا کون ہے لیکن اتنا ضرور دیکھنا ہے کہ یہ دیانت داری سے نہیں لکھی گئی ہے یہ کہتے ہوئے ہمیں بے حد ملال ہوتا ہے کہ بعض تنگ نظر اور نا فہم ان متبرک قومی محفلوں کو پارٹی بندیوں کے ذریعہ بدتمیزی کا اڈہ بنا رہے ہیں ان مجالس کو جن کا تعلق امام غریب علیہ السلام سے ہے کسی ایک شاعر کی میراث سمجھتے ہوئے غلط بیانی سے کام لینا ظلم نہیں تو پھر کیا ہے؟ ان محفلوں میں ہر وہ شاعر قابل تحسین اور داد لینے کا حق رکھتا ہے جو محنت اور خلوص کے ساتھ اپنے سچے جذبات منظوم شکل میں پیش کرے اور ہر اچھے شعر کو خواہ وہ کسی کا ہو پیش کرنا ایک دیانت دار رپورٹر کا فرض ہے۔ جہاں رپورٹر نے ہر مسالمے کی روئداد میں دو دو تین تین شعر کسی ایک ہی شاعر کے پیش کئے ہیں وہاں ان کو لازم تھا کہ دوسرے شعراء کے بھی اچھے شعر پیش کرتے اور اگر رپورٹ کی طوالت کا خیال پیش نظر تھا تو کسی کا شعر پیش ہی کرتے دراصل رپورٹ کا مقصد ہماری قوم کے بیرون ملک رہنے والوں کو یہاں کے قومی محفلوں اور ان میں حصہ لینے والے فن کاروں سے روشناس کروانا ہے تو اس مقصد کے لئے ایسے شعراء کا تذکرہ ضروری تھا جن کا کلام بہت اچھا تھا اور بیرونی ادبی حلقے ان سے واقف بھی نہ تھے۔ اگر یہ بھی فرض کیا جائے کہ جن کے شعر پیش کئے گئے ان سے رپورٹر متاثر تھے تو بھی رپورٹر کے متاثر ہونے سے رپورٹ پر کوئی اثر نہیں پڑتا یہاں تو محفل کے تاثرات پیش کرنے پڑتے ہیں۔

حضرت نجم کے مستند استاد فن اور اعلیٰ درجے کے شاعر ہونے سے انکار کو ہم ادبی کفر سمجھتے ہیں۔ اور اگر حضرت نجم کے مقابلے میں کوئی دوسرا مستند اور اچھا شاعر محفل لیجائے تو اس سے نجم صاحب کا مقام متاثر نہیں ہوتا اور نہ ہمیں اس حقیقت پر پردہ ڈال کر نجم صاحب جیسے عالی ظرف اور مستند شاعر سے عوام کو بدگمان کرنے کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ امسال علیم الدین صاحب مرحوم اور راز صاحب کے مسالموں میں ہوا حضرت فغاں کے کلام نے ساری محفل کو تڑپا دیا اور ایک ہلچل سی پیدا ہو گئی۔ ساری کی ساری محفل نے متفق ہو کر کہا کہ امسال فغاں صاحب نے سب سے اچھا کلام سنایا۔ علیم الدین صاحب مرحوم کے مسالمے میں دکن کے مایہ ناز شاعر حضرت علی منظور نے خود جن سے تقریباً سارے ادبی حلقے واقف ہیں منبر پر تشریف لانے کے بعد فرمایا کہ "حضرت فغاں کے بعد سلام سنانا بیکار ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ سلام پڑھوں لیکن بعض احباب کے بے حد مجبور کرنے پر سنا رہا ہوں"۔ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے اور طوالت کے خوف کے ساتھ فغاں صاحب کا یہ ایک شعر پیش کرتے ہوئے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ گزشتہ رپورٹ میں پیش کرنے کے قابل نہ تھا؟

کس قدر معصومیت نے ظلم کو پسپا کیا
سرنگوں نکلا کماں سے حرملہ کا تیر بھی

چنانچہ راز کے مسالمے میں بھی یہی ہوا۔ جناب فغاں کے بعد حضرت علی منظور اور نواب تراب یار جنگ بہادر سعید جیسے مستند اور حق پسند شعراء نے اپنا کلام سنانے سے انکار کر دیا نواب صاحب نے فرمایا کہ "فغاں صاحب پر مسالمہ ختم ہو گیا" اور حقیقت میں فغاں صاحب کے بعد کسی کا کلام محفل سے اتنی داد نہ لے سکا۔ اس کے علاوہ صفا، ثاقب، سعید اور رخاور نے بھی اچھے اچھے شعر پیش کئے یوں تو سارے مسالموں کے متعلق گزشتہ رپورٹ میں جو کچھ بھی لکھا گیا وہ حقیقت پر مبنی نہیں لیکن صرف نواب تراب یار جنگ بہادر سعید والے مسالمے میں رپورٹر کی کمزوری نمایاں ہو گئی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخصی تعلق سے متاثر ہو کر اس مسالمے کو نظر انداز کیا گیا

گجر تو چگان" اور خواں" جیسے محفل میں عفونت پھیلائی گئی تو مسلمان، شیعان سے منسوب بھی کیا گیا اور عفونت کی ذمہ داری بانی مسالمہ پر نہیں بلکہ آپ ہی کی برادری کے ایک شاعر پر ہے۔ نواب صاحب جس حسن خلوص سے یہ مجالس منعقد فرماتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اگر اس مسالمے کو اس کے کامیاب ترین مسالموں میں شمار کیا جاتا تو بیجا نہیں۔ تیسرا ربیع الاول کے مسالمہ یادگار حضرت ناجی" میں فغاں صاحب کے اس لافانی شعر پر داد ہی نہیں ڈالی گیا بلکہ اس کا اظہار بھی شاید ناگوار تھا ہم اس شعر کو ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور صاحبان فکر و نظر سے انصاف کے متمنی ہیں

سے "لار ہے ہیں شہ دین لاشہ پہ لاشہ رن میں"
آج معمار ازل دین کی تعمیر میں ہے"

اور صفا صاحب کا بھی یہ شعر ملاحظہ ہو سے

رات کا ذکر ہی کیا، رات گئی بات گئی
صبح عاشور تو مصروف خدمت شبیر ہیں ہے

بہرحال اس قسم کی کئی باتیں ایسی ہیں جن کو عمداً نظر انداز کر دیا گیا ہے ہم کہاں تک گنوائیں امید کہ آئندہ اس قسم کی رپوٹیں لکھنے سے احتراز کیا جائیگا۔

چونکہ یہ محفلیں حسین علیہ السلام سے منسوب ہیں لہٰذا ہم ان ہی کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے کسی قسم جانبداری سے کام نہیں لیا ہے۔

اس لئے کسی کی دل آزاری یا لڑائی جھگڑا مقصود نہیں۔

ع "ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں"

حیدرآباد کے اخبار اور مدیروں کے نام

اردو روزنامے

(۱) آواز	مسٹر احمد عبدالقادر
(۲) دکن گزٹ	مسٹر عابد حسین صدیقی
(۳) ہمدرد	مسٹر نقش عالمی
(۴) حمایت دکن	مسٹر میر نظام الدین خان شمسی
(۵) حیدرآباد	مسٹر سید محمود قادری
(۶) انصاف	مسٹر سید احمد اللہ قادری
(۷) کامران	مسٹر مرزا غلام مصطفیٰ بیگ
(۸) خورشید	مسٹر حمید اقبال
(۹) منزل	مسٹر سید اظہر حسین رضوی
(۱۰) مشرق	مسٹر محمد منیر الدین
(۱۱) معین	مسٹر سید جعفر اللہ جعفری
(۱۲) مبصر	مسٹر صفدر اقبال
(۱۳) مشیر دکن	مسٹر واسدیو راؤ
(۱۴) مستقبل	مسٹر عظیم الدین
(۱۵) نئی زندگی	پروفیسر جے۔ ین شرما
(۱۶) انتظام گزٹ	مسٹر سید وقار احمد
(۱۷) پیام	مسٹر اختر حسن
(۱۸) صحیفہ	مسٹر محمد طاہر علی
(۱۹) صبح دکن	مسٹر سید احمد عارف
(۲۰) سلطنت	مسٹر سید سعد اللہ قادری
(۲۱) تیر دکن	مسٹر فیض الدین۔
(۲۲) تنظیم	مسٹر سید علی اشرف

ہفتہ وار اخبارات

(۱) عظیم تر حیدرآباد	مسٹر عزیز احمد
(۲) الصفہ	مسٹر عبدالحمید خاں
(۳) طلوع موج	ڈاکٹر طبی آر تہرا
(۴) حیات نو	مسٹر مصلح الدین
(۵) آفتاب	شیخ ابوالقاسم
(۶) جے ہند	مسٹر نماشو ایم
(۷) مزدور	مسٹر سید اللہ بخش
(۸) منادی	مولوی خواجہ حسن نظامی
(۹) مملکت	مسٹر میر حسن الدین
(۱۰) رہنما	مسٹر بی۔ لیس راؤ
(۱۱) راجیشور	مسٹر ٹھاکر من موہن سنگھ
(۱۲) ساز نو	مسٹر سید احمد علی حسینی
(۱۳) سید الاخبار	مسٹر صمصام شیرازی

ماہانہ رسالے

(۱) ایوان	مسٹر سید مختار احمد
(۲) الحق	مسٹر صفوۃ الرحمان
(۳) درس القرآن	مسٹر امام بیگ رونق
(۴) داستان	مسٹر احمد مکی
(۵) دکن لا رپورٹ	مسٹر ونایک راؤ
(۶) قلزار	مسٹر احمد مکی
(۷) حکیم دکن	حکیم محمد ظفر الدین ناصر
(۸) ہندوستان ادب	مسٹر جی ایم خاں
(۹) انشاد	مسٹر سید یوسف الدین ملتانی
(۱۰) ملاپ	مسٹر وحید الحق
(۱۱) شراب	مسٹر امام الدین فدا
(۱۲) ندائے دکن	حافظ عبدالسبحان
(۱۳) سویرا	مسٹر غوث محی الدین
(۱۴) صحت عامہ	حکیم لعیق احمد نعمانی
(۱۵) شباب	مسٹر عبدالرزاق بسمل
(۱۶) شوکت اسلام	حاجی کرمان محمد بشیر الدین
(۱۷) سب رس	ڈاکٹر ایس ایم گیو زور
(۱۸) روح ترقی	حافظ محمد مظہر
(۱۹) تہذیب	مسٹر محمود جنیدی
(۲۰) تارے	مسٹر مسلم ضیائی
(۲۱) واعظ	مسٹر محبوب عندلیب
(۲۲) زراعت	مسٹر محمد منیر الدین

خوش آئند تقریر

ملک فرانس کی مجلس ملی میں ایم ڈی تن ٹھکائی صاحب نے ۴۵ منٹ تک تیزی کے ساتھ تقریر فرمائی جس میں بارہ ہزار الفاظ کہے تھے بدوران تقریر تحسین و آفرین کے نعروں سے تین بار تقریر رکنے کی نوبت آئی۔

بار اول جبکہ انہوں نے جوہری طاقت کی ناگہانی ضرورت کو دنیا کی آنکھوں کے سامنے حقیقی جوہری آنکھوں کی قوم کا دخانی پردہ ہونے کی حیثیت سے امریکہ کے میلان کا بیان کیا۔

بار دوم جبکہ انہوں نے یہ کہا کہ تمام دنیا میں کروڑوں انسانوں کو چاہیے کہ امتناع جوہری بم کے لئے جو کہ امن پسند شہریوں کے فنا کی غرض سے ہے اپنی آواز استعمال کریں۔

بار سوم جبکہ انہوں نے یہ اعلان کیا کہ سوویٹ لوگ خاموشی کے ساتھ پہلے سے مشغول منفعت ہیں اور جملہ اقوام کی امن صیانت کے لئے بالمستقل قائم ہیں۔

سب سے زیادہ تحسین و آفرین تھا تقریر پر اوس وقت ہوئی جب کہ انہوں نے اپنا رزولیوشن بے اسلحگی پڑھا اور بہ امیدی ہر کی کہ مجلس عمومی امن کے بارہ میں پائدار امداد دیگی

مترجمہ جناب وحید طلوین صاحب
از اخبار ہتھوہ مدراس

اطلاع

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی ممبری

مرکزی کمیٹی کانفرنس ہذا میں خالی جگہوں کے لئے جدید ممبروں کی نامزدگی کا حق دستور العمل کی دفعہ نمبر ۱۵ فقرہ (الف) کے روسے جملہ صوبہ کانفرنسوں انجمن ہائے ملحقہ ادارت ماتحت اور ممبران مرکزی کمیٹی کو ہے اور ان سے استدعا ہے کہ براہ کرم وہ ایسی نامزدگیاں جلد از جلد صدر دفتر کانفرنس کو ارسال فرمادیں تاکہ نامزد شدہ حضرات کے نام انتخاب ممبری کے لئے مرکزی کمیٹی کے آئندہ جلسہ میں پیش کئے جاسکیں

ممبری عمومی کانفرنس ہذا سنہ ۱۹۴۹ء کے لئے ممبر سازی کا کام شروع ہو گیا ہے اور چنانچہ جملہ حضرات مومنین و مومنات سے استدعا ہے کہ وہ بہ ادائی چار آنہ (۴؍) فیس سالانہ حسب دفعہ ۵ فقرہ (ب) دستور العمل۔ ممبر عمومی میں نیز دیگر مومنین و مومنات کو ممبر بنانے میں اور اپنی ممبری کی رسید۔ کانفرنس کے مقامی آرگنائزروں سے۔ یا براہ راست صدر دفتر کانفرنس سے جلد از جلد حاصل فرماکر اپنے اخلاقی تمدن معاشی اور مذہبی حقوق کی کما حقہ حفاظت کے لئے اپنے کل ہند مرکزی ادارہ کو مضبوط تر بنائیں۔

مجاریہ صدر دفتر کانفرنس ہذا نمبر ۱۲۵ چک (الہ آباد ۳)

حسب الحکم آنریری جنرل سکریٹری۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس

آنریری جنرل سکریٹری کا پروگرام دورہ

فخر قوم سید کلب عباس صاحب آنریری جنرل سکریٹری کانفرنس اپنے دورہ لکھنؤ سے ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء گیارہ بجے دن میں واپس تشریف لائے ہیں۔ اور آپکا قیام تقریباً ۵ یوم تک صدر مقام الہ آباد میں رہیگا اس کے بعد موصوف ۲۶ و ۲۷ فروری سنہ ۴۹ء کو بسلسلہ تشکیل نگران کمیٹی وقف کوراجہاں آباد، کانپور، فتحپور اور خاص جہاں آباد تشریف لے جائیں گے اسی سلسلہ میں افتتاح امام باغ صنعتی اسکیم کی غرض سے جہاں آباد میں مختلف مقامات کا معائنہ فرمائینگے۔ اس سفر کی واپسی پر موصوف پھر تقریباً ۵ یوم تک جہاں آباد میں مقیم رہیں گے۔

جبکہ بعد آپ مسٹر کوٹ شیعہ کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں ۵ و ۶ مارچ ۱۹۴۹ء کو قصبہ مبارکپور

عہد حاضر کا قارون

امریکہ

سونے کا ذخیرہ

آپ کو شاید یقین نہ آئے لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس وقت امریکہ کے پاس ۲۲ ارب ڈالر کا سونا ہے اور کنکریٹ کے گہرے تہ خانوں میں محفوظ ہے۔ ان تہ خانوں کی چھتیں ایسی بنائی گئی ہیں کہ ان پر بم کا اثر بھی نہیں ہو سکتا اور ان کے آہنی دروازے بائیس بائیس ٹن وزن کے ہیں۔

اگر یہ قارونی دولت تمام دنیا میں تقسیم کر دی جائے تو کیا ہو اسے کوئی نہیں جان سکتا لیکن امریکہ اس دولت کے صرف کے متعلق اپنا ایک خاص خیال رکھتا ہے اور وہ یہ کہ دنیا کو ایک بار اس وقت سے زیادہ اقتصادی خطرہ میں پڑنا ہے اور اس وقت امریکہ اس دولت کے ذریعہ سے افراط زر کا قحط زدگی (.....) کا مقابلہ کرے گا۔

سنہ ۳۳ء سے سنہ ۳۶ء تک کامل تین سال امریکہ نے اتنی زبردست خریداری سونے کی کی ہے کہ دنیا میں جتنا سونا اسے مل سکا زیادہ سے زیادہ قیمت دیکر لے لیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کناڈا، افریقہ، آسٹریلیا اور چین کی معدنوں سے جتنا سونا نکالا جا سکتا تھا وہ نکالا جانے لگا اور امریکہ نے اس کو مول لیکر اپنے تہ خانوں میں بھر دیا۔

یہ سونا ایک سائز کی اینٹوں میں ڈھال لیا گیا ہے۔ ہر اینٹ کا وزن ۲۷½ پونڈ (تقریباً تیرہ سیر) اور قیمت تین ہزار پونڈ (تقریباً ۴۰ ہزار روپے) ہے۔ سونے کا بہت بڑا ذخیرہ فورٹ ناکس (کنٹکی) میں ہے۔ جہاں یہ اینٹیں چودہ تہ خانوں میں محفوظ ہیں اور ہر تہ خانہ کی حفاظت کیلئے علاوہ زبردست فوجی پہرہ کے برقی رو، آگ اور گیس اور خطرہ سے خبردار کرنے کے خاص آلات لگائے گئے ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ امریکہ نے سونا اس لئے جمع کیا ہے کہ وہ بہت قیمتی دھات ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ ۲۹ دھاتیں اور ہیں جو سونے سے زیادہ قیمتی ہیں۔ مثلاً ریڈیم ہی کو لے لیجئے کہ اس کی ایک اونس (ڈھائی تولہ) مقدار ایک من (۲۸ من) اس سے زیادہ قیمتی ہے اصل سبب یہ ہے کہ سونے کو ساری دنیا میں دولت منعی کا معیار قرار دیا گیا ہے اور کاروبار پر اسی کے اتار چڑھاؤ کا اثر پڑتا ہے۔

زر پرستی کی ابتدا

امریکہ میں سونا جمع کرنے کا خبط سب سے پہلے پریسیڈنٹ روزولٹ کو ہوا۔

جس وقت روزولٹ صدر ہوا تھا اس وقت امریکہ کی اقتصادی حالت اچھی نہ تھی اور ڈالر (امریکی سکہ) کی تجارتی پوزیشن درست کرنے کے لئے اس نے سونے کی قیمت بڑھا دی۔ مقصود یہ تھا کہ سونے کی قیمت بڑھ جانے سے چیزوں کی قیمت بڑھ جائے گی۔ اور اقتصادی حالت سدھر جائیگی۔ برطانیہ سنہ ۳۱ء ہی میں سونے کی قیمت بڑھا چکا تھا۔

پھر یہ مقصود تو امریکہ کا پورا ہوا لیکن اسی کے ساتھ کچھ اور باتیں بھی پیدا ہو گئیں۔ سونے کی قیمت بڑھ جانے سے یہ ہوا کہ سونے کی معدنی پیداوار بہت بڑھ گئی اور معدنوں میں اتنے وسیع پیمانہ پر کام ہونے لگا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ جہاں جہاں سونے کے پائے جانے کا امکان تھا وہاں زمین کو کھود کھود کر کھوکھلا کر دیا گیا۔ ایک طرف افریقہ و روس چین و آسٹریلیا وغیرہ میں نئی معدنوں کی جستجو ہونے لگی۔ دوسری طرف ہندوستان کے رئیسوں کا جمع کیا ہوا سونا بھی تجوریوں سے نکل کر بازار میں آ گیا۔

چنانچہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ سنہ ۳۲ء سے لیکر سنہ ۳۶ء تک ایک ارب ۲۸ کروڑ پونڈ قیمت کا سونا مشرق بعید کے ملکوں کا باہر آ گیا۔

پھر یہ سونا کہاں گیا؟ تقریباً سب کا سب امریکہ پہونچ گیا کیونکہ وہ طے کر چکا تھا کہ جتنا سونا مل سکے گا وہ سات پونڈ فی اونس کے حساب سے خریدے گا۔ یہی قیمت برطانیہ نے بھی مقرر کی تھی لیکن امریکہ کے مقابلہ میں وہ بہت تھوڑی مقدار خرید سکا۔

جب روزولٹ صدر ہوئے ہیں تو امریکہ میں سونے کا ذخیرہ ۴ ارب ڈالر تھا سنہ ۳۴ء تک اس کی مقدار آٹھ ارب ڈالر تک پہونچ گئی اور دوسری جنگ کے اختتام تک سولہ ارب ہو گئی لیکن امریکہ کی یہ ہوس ختم نہ ہوئی اور خریداری بدستور جاری رہی یہاں تک کہ سنہ ۴۷ء میں اسکی مقدار ۲۲ ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ تمام دنیا کا دو تہائی سونا امریکہ پہونچ گیا لیکن یہ بھوک پھر بھی رفع نہیں ہوئی اور خریداری ہو رہی ہے

سونے کی گرانی کا اثر بازار پر

سنہ ۳۶ء میں برطانیہ و امریکہ کے ماہرین اقتصاد میں سونے کی اس زبردست فراہمی کی وجہ سے بےچینی پیدا ہوئی کیونکہ اس کا اثر بازار پر بہت خراب پڑ رہا تھا اس لئے انھوں نے فیصلہ کیا کہ اس سونے کو تہ خانوں میں بند کر کے رکھ دیا جائے اور بازار میں اس کو نہ لایا جائے لیکن یہ طریقہ بھی کچھ مفید ثابت نہ ہوا کیونکہ ایک طرف قلعوں اور تہ خانوں کی تعمیر و حفاظت کا صرف بڑھ گیا اور دوسری طرف امریکہ کو سود کی رقم بینک کو زیادہ ۵٫۰۰۰ ادا کرنا پڑی کیونکہ بینک ہی سے روپیہ قرض لے لیکر سونا خریدا گیا تھا۔ روزولٹ کی پالیسی یہ تھی کہ سونا جمع کرنے کے بعد اسے پھر بازار میں گراں فروخت کیا جائے گا اور اگر اس پالیسی پر عمل کیا جاتا تو سونے کی فراہمی میں کمی بھی ہو جاتی اور اسے تہ خانوں میں بند کرنے کی بھی ضرورت لاحق نہ ہوتی۔

بہرحال اس میں شک نہیں کہ امریکہ کو سونے کی ضرورت بھی نہیں اور اس کی حفاظت کے مصارف بھی بہت زیادہ ہیں تاہم خریداری بدستور جاری ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ امریکہ ڈرتا ہے اگر وہ اپنا جمع کیا ہوا سونا بازار میں لے آیا اور وہ ارزاں قیمت پر فروخت ہونے لگا تو غذائی اشیاء کی قیمت گھٹ جائے گی اور کاشتکار طبقہ تباہ ہو جائے گا۔ دوسری طرف دنیا میں سونے کی تمام معدنوں کا کام بند ہو جائیگا اور تمام صنعتی اداروں اور کمپنیوں کے حصص کی قیمت گر جائے گی۔

یہ ایک حد تک صحیح ہے اور امریکہ اس خیال سے اپنا جمع کیا ہوا سونا بازار میں نہیں لا سکتا لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب وہ سونا خریدنا بند کیوں نہیں کرتا یعنی جو سونا اس کے پاس محفوظ ہو اسے فروخت نہ کرے لیکن آیندہ اس کی خریداری سے تو باز رہے لیکن وہ یہ بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا نتیجہ اور زیادہ خراب ہوگا کیونکہ اگر امریکہ نے سونے کی خریداری بند کر دی ..... تو اس کا بھاؤ اور زیادہ گر جائے گا اور پھر وہی اقتصادی دشواریاں پیدا ہو جائیں گی۔

امریکہ سونے کے جال میں

بہرحال امریکہ کو سونا خریدنے کی جو ہوس پیدا ہوئی تھی وہ اب ایک ایسے مرض کی صورت اختیار کر چکی ہے جس کا علاج بظاہر نظر نہیں آتا۔

اس کا جو اثر برطانیہ اور دوسرے ملکوں پر پڑ رہا ہے اس کی تفصیل تو دشوار ہے لیکن مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ برطانیہ کا رتی رتی سونا امریکہ پہنچ گیا ہے اور آسٹریلیا سے جتنا سونا برطانیہ آتا تھا وہ بھی امریکن ڈالر کی خریداری کے لئے امریکہ بھیج دیا گیا۔

پچھلے سال آسٹریلیا نے ۹۱۰۰۰ اونس ایک کروڑ پونڈ کی مالیت کا برطانیہ بھیجا تھا لیکن اب ہر ماہ ۴۰ ہزار اونس کا اضافہ اس میں ہوتا جا رہا ہے۔ آسٹریلیا برطانیہ کو دیتا ہے۔ برطانیہ امریکہ کے ہاتھ فروخت کرتا ہے اور امریکہ اسے زمین میں دفن کر دیتا ہے۔

دنیا کا ایک ہفتہ

عالم

برطانیہ مسلح افواج پر ۷۸ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ صرف کر رہا ہے

لندن ۲۸ فروری مسٹر آرتھر ہینڈرسن وزیر ہوائیہ نے سنہ ۱۹۴۹ء کے موازنہ کے ساتھ اپنی ایک یادداشت شائع کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ جنگ سے بچاؤ کی تیاری میں روز افزوں اضافہ کر رہا ہے۔ وزیر ہوائیہ نے یہ انکشاف کیا کہ مستقبل قریب میں طیاروں کی اڑان کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ موصوف نے کہا کہ فرانس، بلجیم اور ہالینڈ کے ساتھ برطانیہ کے مشترکہ دفاع کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے تاکہ ہوائی حملوں کے وقت ایک جیسے ساز و سامان اور یکساں طریقوں کو کام میں لایا جائے گا۔

روس مغربی طاقتوں سے سفارتی تعلقات توڑ لیگا۔ لندن ۵ مارچ

لندن ۵ مارچ ماسکو سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر مولوٹوف کو وزارت خارجہ سے ہٹائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ روس کی خارجی پالیسی میں بھاری تبدیلی ہو رہی ہے۔ اب مولوٹوف اپنی سرگرمیاں کونسل آف منسٹرز کے ڈپٹی چیرمین کی حیثیت تک ہی محدود رکھیگا۔ نیز ماسکو میں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ اب وہ زمانہ گذر چکا ہے جب اتحادیوں کے ساتھ کانفرنس وغیرہ میں مولوٹوف جیسے چالاک و بدیہہ آدمی کی ضرورت تھی۔ یہ قیاس آرائی بھی کی جا رہی ہے کہ اب اکیلا ویشنسکی ہی تمام خارجہ امور کا کام چلا سکتا ہے اس کے علاوہ ماسکو میں غیر سفارت خانوں، جاسوسی اداروں سے زیادہ اہمیت نہیں دیجاتی ہے اس لئے برطانیہ و فرانس میں یہ قیاس آرائی بھی ہو رہی ہے کہ روس مغربی طاقتوں سے تمام سفارتی تعلقات منقطع کرے گا۔ اور اسی کے نتیجے کے طور پر مولوٹوف کی اتنی ضرورت نہیں رہیگی جتنی کہ مغربی اتحادیوں کے ساتھ بات چیت کے سلسلے میں ہوا کرتی۔

ملایا میں ایک انگریز افسر ہلاک

سیلون کو ملایا کے دہشت پسندوں نے آج یہاں ایک انگریز افسر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا یاد رہے۔ ملایا کی تین طاقتور پارٹیوں نے انگریزوں کے خلاف عام قتل و غارت کا اعلان کیا ہوا ہے۔

اسلام

ایران کے تمام فوجی علاقوں میں مارشل لا کا نفاذ۔ طہران ۲۰ فروری

ایران کی پارلیمنٹ نے ملک میں آئینی تبدیلیوں کے لئے آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کی قرارداد پاس کی ہے ۱۶ جولائی کو انتخابات شروع ہو جائیں گے۔ آج رات تمام فوجی علاقوں میں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے ۱۲ فروری کو ملت نے حسب ضرورت وزیر جنگ کو عدم تعاون کے اختیارات دئے تھے۔

عربی اور اسرائیلی گفت و شنید صلح ٹوٹ گئی

ریڈ ہوڈز ۵ مارچ اسرائیلی حکومت اور ٹرانس جورڈن میں صلح کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ آج معرض تعطل میں پڑ گئی۔ مسٹر روون شیلوہ قائد وفد آج صبح تل ابیب محکمہ خارجہ کو گفت و شنید کی رپورٹ دینے آئے ہوئے ہیں۔ پانچ روز تک گفتگو جاری رہنے کے بعد آج ٹوٹ گئی ہے۔ اسرائیلی ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ گفت و شنید کے ٹوٹنے کی وجہ یہ ہوئی کہ عرب نمائندہ نے اسرائیلی نمائندے سے بالمشافہ گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ دمشق سے آئے ہوئے پیغام میں کہا گیا ہے کہ شام نے ڈاکٹر رالف بنچ اقوام متحدہ کے مصالحت کنندہ کی دعوت التوائے جنگ کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

عربی زبان میں اذان دینا ترکی میں جرم قرار دیا گیا ہے

انقرہ ۲۷ مارچ جب پارلیمنٹ میں بحث ہو رہی تھی تو ۲ اشخاص نے اٹھ کر عربی زبان میں اذان دینی شروع کر دی۔ ان کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ اور بعد میں ان کو ۳ ماہ قید کی سزا دی گئی۔ پندرہ سال سے ترکی میں ایک قانون رائج ہے جس کی رو سے عربی زبان میں اذان دینا ممنوع ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ماہنامہ انتخاب کی خریداری کے لئے جلد آرڈر دیجئے۔

پاکستان

پاکستان کے بجٹ میں ۹۹ لاکھ روپئے کی بچت کا اندازہ

کراچی ۲۸ فروری آج پاکستان پارلیمنٹ میں آئندہ آنیوالے سال کا بجٹ پیش کیا گیا اس میں اندازہ لگایا گیا کہ آئندہ سال کے دوران میں گورنمنٹ کو ۱۳۱٫۲۲ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوگی اور ۱۳۰٫۲۳ کروڑ روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ گویا ۹۹ لاکھ روپیہ کی بچت کی امید ہے

ڈیرہ غازی خان کو صوبہ سرحد میں ضم کر دیا جائیگا

یکم مارچ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی حکومت مغربی پنجاب کا ضلع ڈیرہ غازی خان، بلوچستان یا صوبہ سرحد میں ملا رہی ہے۔

اب ۱۰ مارچ تک پاکستان کیساتھ کھلی تجارت کرنیکا اعلان۔ سرسوں کا تیل، ماچس اور لیمپوں کے لئے لائسنس ضروری نہیں ہوگا

نئی دہلی ۲ مارچ۔ ایک سرکاری پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ سرکار پاکستان سے تجارت کے سلسلہ میں برآمد کرنے کیلئے بہت سی ایسی چٹھیاں آ رہی ہیں کیونکہ بہت سے ایسے لوگ بھی لائسنس لینے کی درخواست دے رہے ہیں جن کا تجارت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ کئی ایسے لوگ جنھوں نے اس سے قبل تجارت نہیں کی۔ محض اس لئے درخواستیں دے رہے ہیں کہ شاید ان کو بھی تجارتی پابندیوں کے تحت لائسنس مل جائیں۔ لہذا ان حالات میں تجارت پر برا اثر پڑتا ہے چنانچہ ہند سرکار نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بہت سی اشیاء کی آزاد تجارت کی اجازت دی جائے۔ آغاز میں سرکار نے سرسوں کے تیل اور ماچس دوہری لیس لیمپوں کی مشرقی پاکستان کو ایکماہ کے لئے برآمد کی اجازت دے دی ہے اور یہ چیزیں مغربی پاکستان کو بھی بھیجی جاسکیں گی۔

ماہنامہ انتخاب ایک نفیس بکار آمد پرچہ ہوگا

ہندستان

مغربی بنگال کے مالیہ میں ۲ کروڑ ۳۳ لاکھ کا خسارہ

۲۲ فروری۔ صوبائی مقننہ میں آج مسٹر نلنی رنجن سرکار وزیر مال مغربی بنگال نے ۵۰-۱۹۴۹ء کا موازنہ پیش کرنے کے بعد مجموعی سالانہ خسارہ ۲ کروڑ ۳۳ لاکھ کے خسارہ کا اعلان کیا۔

حکومت ہند کا موازنہ یک نظر

آئندہ سال کی آمدنی ۳۱۷٫۴۴ کروڑ روپیہ

آئندہ سال کا خرچ ۳۲۲٫۵۳

آئندہ سال کا خسارہ ۱۴٫۷۰

کلکتہ کی پولیس نے ۳۶ بم برآمد کئے

کلکتہ ۲۷ فروری۔ آج یہاں اطلاع ملی ہے کہ ہفتہ کے روز جیوز کے قریب دریائی ریت سے پولیس نے ۳۶ بم برآمد کئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے لیکن ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔

ٹراونکور کو صوبہ مدراس میں ضم کر دیا جائے

ترپنڈرم ۲۳ فروری۔ مسٹر کرز و صدر ٹراونکور اسٹیٹ مسلم لیگ نے نائب وزیر اعظم ہند و مدیا ستی منسٹر مسٹر وی پی مینن کو تار کے ذریعہ ٹراونکور کو صوبہ مدراس میں ضم کرنے کا مشورہ دیا ہے

حیدرآباد کی مایہ ناز خاتون بلبل ہند، گورنر یو۔پی مسز سروجنی نائیڈو کا انتقال

لکھنؤ ۲ مارچ۔ آج یو۔پی کی گورنر مسز سروجنی نائیڈو نے ½۳ بجے شب گورنمنٹ ہاؤس لکھنؤ میں دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرمایا۔ بوقت وفات موصوفہ کی عمر ۷۰ سال کی تھی سروجنی نائیڈو آزاد ہندوستان کی وہ پہلی عورت تھیں جنھیں ایک صوبہ کا گورنر منتخب کیا گیا تھا انہوں نے ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۷ء کو اپنے عہدہ کا جائزہ لیا تھا بوقت وفات ان کے بستر مرگ کے قریب ان کا کوئی رشتہ دار موجود نہ تھا۔ ۲ مارچ کو بطور تعزیت تمام دکانیں حیدرآباد کو تعطیل دیگئی اور ۳ مارچ کو نعش الہ آباد لائی گئی۔

رجب سے ماہنامہ انتخاب بپابندی شائع ہوگا

دکن کا ایک ہفتہ

خطوط اور پارسلوں کی رجسٹری فیس میں اضافہ۔ حکومت نے ڈاک کے ذریعہ روانہ کئے جانے والے خطوط اور پارسلوں کی رجسٹری کی فیس میں اضافہ کی منظوری دی ہے چنانچہ یکم اسفندار بہشت ۱۳۵۸ف مطابق یکم مارچ سنہ ۱۹۴۹ء سے رجسٹری کی فیس ۳ آنے کی بجائے ۴ آنہ ہوگی۔

سر سلطان احمد کی باریابی۔ حیدرآباد ۲۴ فروری سر سلطان احمد نے کل صبح (۱۱) بجے حضور نظام سے ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ملاقات (۹۰) منٹ تک جاری رہی۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل کی ۲۶ فروری کو حیدرآباد میں تشریف آوری ۲۶ فروری کی صبح کو بذریعہ طیارہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم تشریف لائے اعلیٰحضرت اور ولیعہد بہادر ملٹری گورنر وغیرہ نے استقبال کیا دوسرے روز ۱۰ بجے شہر کا معائنہ فرمایا شہر کے معائنہ کے بعد اعلیٰحضرت سلطان العلوم سے کنگ کوٹھی مبارک میں ۲۰ منٹ تک ملاقات رہی کنگ کوٹھی سے بلارم ریزیڈنسی تشریف لے گئے۔ پھر جامعہ عثمانیہ میں سردار پٹیل نے تقریر فرمائی اور جامعہ کی طرف سے ڈاکٹر آف لا کی ڈگری پیش کی گئی۔ شام کو فتح میدان سے تقریر نشر کی گئی ۲۸ فروری شام کو ہوائی طیارے کے ذریعہ بنگلور تشریف لے گئے۔

نواب میر یوسف علیخاں بہادر سالارجنگ ثالث کا انتقال پرملال ۳ مارچ حیدرآباد کے نامی گرامی امیر ابن امیر نواب میر یوسف علی خان بہادر سالارجنگ ثالث نے کل غروب آفتاب سے قبل ساڑھے چار بجے کے اندرون شہر اپنے پیلس میں چار پانچ دن کی علالت کے بعد انتقال فرمایا اور بطور تعزیت ۳ مارچ کو تمام دفاتر کو تعطیل دی گئی۔

تین عدالت ہائے خاص کی برخاستگی حیدرآباد یکم اردی بہشت ضبط ملٹری گورنر بہادر انسداد رشوت ستانی کے سلسلہ میں قائم شدہ تین صوبائی عدالت ہائے خاص یعنی عدالت خاص صوبہ اورنگ آباد عدالت خاص صوبہ گلبرگہ عدالت خاص صوبہ ورنگل کو یکم اردی بہشت ۱۳۵۸ف سے برخاست کر دیا گیا۔

تخفیف تعطیلات حیدرآباد یکم اردی بہشت حسب سفارش مجلس تحقیقاتی حکومت نے حسب ذیل مراسم عام تعطیلات کی حسب ذیل مرتبہ فہرست منظور فرمائی گئی ہے یہ تعطیلات فوری نافذ العمل ہوں گی۔ (۱) عشرہ شریف (۶) یوم ۶ محرم سے ۱۲ محرم تک (۲) کرسمس ایک یوم (۳) سال نو عیسوی ایک یوم (۴) یازدہم شریف ایک یوم (۵) آتش سنکرات ایک یوم (۶) فاتحہ حضرت امام حسن مجتبیٰ ایک یوم (۷) دوازدہم شریف (۸) فاتحہ علیا مادر دکن ایک یوم (۹) ہنومان جینتی ایک یوم (۱۰) جماشیوراتری ایک یوم (۱۱) ہولی دو ہولی دو دیوم (۱۲) انگادی ایک یوم (۱۳) سری رام نومی ایک یوم (۱۴) فاتحہ خلیفہ اول ایک یوم (۱۵) سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت بندگانعالی ایک یوم (۱۶) عرس حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ ایک یوم (۱۷) ولادت جناب امیر علیہ السلام ایک یوم (۱۸) شب معراج ایک یوم (۱۹) یادگار اعلان خود مختاری ایک یوم (۲۰) شب برات ایک یوم (۲۱) فاتحہ سیدۃ النساء الیوم (۲۲) یادگار تخت نشینی ایک یوم (۲۳) فاتحہ خلیفہ چہارم ایک یوم (۲۴) شب قدر دو یوم (۲۵) عید الفطر تین یوم (۲۸) گنیش چوتھ ایک یوم (۲۹) اننت چتور روشنی ایک یوم (۳۱) عید الضحٰی تین یوم (۳۲) دسہرہ دو یوم (۳۳) فاتحہ خلیفہ سوم ایک یوم (۳۴) دیوالی دو یوم (۳۵) سورج گہن ایک یوم (۳۶) سالگرہ ملکہ معظم یہ تعطیل ہر سال دریعہ جریدہ غیر معمولی دیجاتی ہے۔

اسٹیٹ نواب سالارجنگ حیدرآباد ۶ اردی بہشت نواب سالارجنگ بہادر کے روشن باغ واقع سرورنگر پر بھی مہر لگا دیئے جاکر یونین پولیس کے پہرے قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ناظم کورٹ آف وارڈز ناظم بھی شہر کی دیوڑھی کو آئے تھے۔ اسٹیٹ کے ملازمین تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے دیوڑھی میں جمع ہیں۔

اسٹیٹ نواب سالارجنگ کے نظم و نسق کی نگرانی کے سلسلہ میں ایک اسپشل افسر کے تقرر کا فیصلہ۔ حیدرآباد ۶ اردی بہشت سمجھا جاتا ہے کہ نواب سالارجنگ اسٹیٹ کے نظم و نسق کی نگرانی اور اس کے انتظام کے سلسلہ میں حکومت حیدرآباد ایک اسپشل افسر کے تقرر سے متعلق غور کر رہی ہے اس قسم کے فیصلہ کی عنقریب توقع کی جا رہی ہے۔ خصوصی افسر کے تقرر کے بعد انتظامات اس وقت تک جاری رہیں گے جب کہ حکومت تمام جاگیرات کے نظم و نسق کو اپنی نگرانی میں لے لے دستور العمل نظم و نسق جاگیرات حیدرآباد پر جو ترمیمات ہوئی ہیں اس پر حکومت غور کر رہی ہے۔

نواب سالارجنگ بہادر کی دیوڑھی پر مہر لگا دیئے گئے حیدرآباد ۳ اردی بہشت کل رات سالارجنگ دیوڑھی میں جو اصحاب گئے تھے ان میں قابل ذکر صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر اور راجہ دھنراج گیر جی رجونت بہادر ہیں۔ مسٹر ہیم سیشاوری رکن مال حیدرآباد گورنمنٹ محکمہ مال کے دیگر عہدیداران کے ساتھ کل رات سالارجنگ دیوڑھی گئے اور تمام قیمتی اشیاء کو اپنی نگرانی میں لے کر تمام کمروں اور گودیوں کو مہر لگا دی تاکہ کوئی غیر متعلق شخص اس تک رسائی حاصل نہ کر سکے یونین کی فوج اور پولیس کا پہرہ دیوڑھی میں متعین کر دیا گیا۔

اسٹیٹ کانگریس کے جدید انتخابات دو ماہ کے اندر ہو جائیں گے حیدرآباد ۹ اردی بہشت تنظیمی امور پر بات چیت ہو چکی ہے کہ حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کے جدید انتخابات دو ماہ کے بعد منظور ہو جانے والے ہیں۔

ڈکیتی کی واردات حیدرآباد ۹ اردی بہشت یہاں کی اطلاع منظر ہے کہ ایلور میں ڈکیتی کی ایک واردات ہوئی ڈاکو رائفل اور تلواروں سے مسلح تھے انہوں نے مسٹر پنڈھاری ناتھ ناتک کے مکان سے پچاس ہزار روپے مالیت کے جواہرات اور نقد رقم اڑالی۔

مسٹر جعفر حسین اور مسٹر گجنا تھ راؤ سائرہ فدلے بھاترہ کا دورہ کرکے لوگوں کی شکایات کا ارتفاع کیا۔

حکومت حیدرآباد کا ۱۳۵۸ف کا موازنہ دو کروڑ کا خسارہ حیدرآباد ۱۰ اردی بہشت حکومت حیدرآباد کے موازنہ ۱۳۵۸ف میں متوقع آمدنی از محاصل (۲۳) کروڑ (۲۷) لاکھ (۲۷) ہزار منتقل از مد محفوظ (۷۲) لاکھ (۴۴) ہزار اس طرح جملہ آمدنی (۲۳) کروڑ (۹۹) لاکھ (۷۱) ہزار ہے۔ مصارف (۲۶) کروڑ ایک لاکھ (۹۵) ہزار خسارہ (۲) کروڑ (۲) لاکھ (۲۴) ہزار۔ تعلیمات کے لئے (۲) کروڑ (۶۲) لاکھ (۹۲) ہزار طبابت وصحت عامہ (۹۸) لاکھ (۹۹) ہزار۔ زراعت (۲۲) لاکھ علاج حیوانات (۱۲) لاکھ۔ امداد باہمی (۱۸) لاکھ (۳۱) ہزار مجالس بلدیہ و آرائش (۶۰) لاکھ (۲) ہزار عمارات و شوارع ایک کروڑ (۵۳) لاکھ (۷۰) ہزار۔ آبپاشی (۶۵) لاکھ (۸۴) ہزار صنعت و حرفت (۱۷) لاکھ (۵۶) ہزار۔ انسداد قحط (۶۰) لاکھ (۹۶) ہزار یہ فوجی حکومت کا مرتبہ موازنہ ہے جو لائق علی وزارت کے موازنہ کی از سرنو ترمیم کے بعد منظور کیا گیا۔

حیدرآباد کا موازنہ ــ بہ یک نظر

آمدنی	ــــ ۲۳۹۹۵۷۱ کروڑ
خرچ	ــــ ۲۶۰۱۱۹۵ کروڑ
زائد آمدنی از محاصل	ــ ۲۳۹۴۲۵۷۰ کروڑ
خسارہ	ــــ ۱۵۰۱۳۲ کروڑ

برائے اطلاع عوام الناس تحریر ہے کہ موضع منگاپور رجسٹری تحت سنگاریڈی کا مالی نواب زکی علی خاں خلف نواب سبقت یار جنگ مرحوم میرے پاس رہن بالقبض ہے کوئی

عزاداران مظلوم کربلا کے لئے مرثیے اور نوحے

پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

مراثی

ہلال محرم حصہ اول پانچواں ایڈیشن ۲۵ رباعی ۸ سوز ۸ سلام ۹ مراثی ۳۰ نوحے شعرائے سابقہ کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے از وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک ۲۲۴ صفحہ کاغذ چکنا ۱۲؍

ہلال محرم حصہ دوم چوتھا ایڈیشن ۱۰۰ رباعی ۲۶ سوز ۹۰ سلام ۸۸ مرثیے از راہی خیام سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک کے منتخبہ جگر دوز سوزخوانی کے مرثیے حجم ۴۱۲ صفحے کاغذ چکنا ہے۔

ہلال محرم حصہ سوم - ۹۸ رباعی ۶۰ سوز ۷۰ سلام ۲۴ منتخبہ سوزخوانی کے جگر سوز مرثیے وفات رسولؐ سے شہادت حبیب بن مظاہرؓ تک صفحہ ۲۱۴ کہرہ ۔

ہلال محرم حصہ چہارم - تکملہ حصہ سوم ۱۰۰ مراثی ۹۰ نوحے شہادت عونؑ و محمدؑ سے شہادت امام حسینؑ تک کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم ۵۴۰ صفحہ چکنا کاغذ کہرہ ۔

ہلال محرم حصہ پنجم - ۱۰۰ رباعی ۶۴ سوز ۵۰ سلام ۸۸ مرثیے از راہی خیام سے زندان شام ملاقات ... کے بہترین سوزخوانی کے مرثیے حجم صفحہ ... چکنا ... کہرہ ۔

ہلال محرم حصہ ششم - تکملہ حصہ پنجم ۸۳ مرثیے ۶۲ نوحے وفات حضرت سکینہؑ سے واپسی اہل حرم بمدینہ منورہ تک اور شہادت امام زین العابدینؑ سے شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ اور انہدام جنت البقیع کے منتخب و مسلسل مرثیے اور نوحے حجم ۵۱۶ صفحے چکنا کہرہ ۔

خاص رعایت - ہر دو حصہ پنجم و ششم کہرہ ... ہلال محرم کا کل سٹ یکجا خریدار کو چکنا جس میں سوم کہرہ ہوگا ... کہرہ جس میں اول و دوم چکنا ہوگا ۔

ہلال الم سلام ۳ مرثیے جناب کامل مرحوم کے شاہکار ... کہرہ ... ۔ زینب بر جسیں ...

فغان بر جسیں ۱۱ رباعی ۲ سلام ۱ خمسہ ۱۳ مرثیے منبر خوانی صفحہ ۱۵۰ کاغذ کہرہ ۔

سفیر ماتم ۱۷ قصائد ، مرثیے صفحہ ... چکنا کاغذ کہرہ ...

سبع مثانی - مرزا دبیر کے خاص بستہ کے چودہ انتخابی مرثیے صفحہ ۴۹۲ کاغذ کہرہ ۔ دو سلام جن میں منتخب سلام ہیں ۔ ۱؍

شہید غم - مراثی سوزخوانی ... چکنا ...

نوحے

فغان محرم یعنی مجموعہ نوحہ جات باتم وشعرائے محترم وفات رسول خدا سے شہادت امام حسینؑ تک کے منتخبہ ۳۶۳ نوحے صفحہ ۱۹۲ کاغذ چکنا ہے کہرہ ...

عزائے ماہ محرم ۱۱۰ چیدہ نوحوں کا مجموعہ صفحہ ... کہرہ مجلد ...

جام شہادت حصہ اول مجموعہ نوحہ جات شوکت مرحوم کے نوحوں کی جو شہرت ہندوستان میں ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے چوتھا ایڈیشن ۱۹۴ نوحے صفحہ ۲۹۰ کاغذ چکنا ...

حصہ دوم - ۲۱۶ نوحے صفحہ ... کاغذ چکنا ...

حصہ سوم - چوتھا ایڈیشن ۱۴۹ نوحے صفحہ ... کاغذ چکنا ... ہر سہ حصہ یکجا ...

فکر منظوم - نوحہ جات ناجی مرحوم ۱۶۶ نوحے صفحہ ۳۱۳ کہرہ کاغذ ۱۲ مجلد ...

فغان زہرا یعنی آہ جگر خراش مجموعہ نوحہ جات صف شکن جو نوحہ گوئی میں یکتائے روزگار ہیں اور جن کے نوحے سارے دکن میں مشہور ہیں ۲۰۳ نوحے صفحہ ۲۴۸ کاغذ چکنا ...

ساغر آل نبی نوحہ جات حکیم حلمی ۲۰۵ نوحے صفحہ ۳۲۴ کاغذ کہرہ ... مجلد ...

ساغر آل عبا - نوحہ جات سجاد نواز صاحب سجاد جدید الطبع ۱۶۹ نوحے ۲۸۸ صفحہ کاغذ چکنا ...

تسکین فاطمہؑ - مجموعہ نوحہ جات نکہت حصہ اول ۱۲۰ نوحے ... صفحے چکنا کاغذ ...

تسکین فاطمہؑ حصہ دوم - ۱۲۰ نوحے ... چکنا کاغذ ...

تسکین فاطمہؑ حصہ سوم کاغذ کہرہ ...

بیاض اہل ماتم - نوحہ جات لائق مرحوم حصہ اول ۱۰۳ نوحے صفحہ ۲۵۲ چکنا کاغذ ...

حصہ دوم ۷۵ نوحے صفحہ ۱۳۲ چکنا ۸ ، کہرہ ...

فرط غم - نوحہ جات صفا مرحوم ۱۵۴ نوحے صفحہ ... کاغذ چکنا ... مجلد ...

طومار درد - نوحہ جات فقرد ۹۱ نوحے صفحہ ۱۳۲ کہرہ کاغذ ۸ ، ہر سال ... خاص نوحے بھی شامل ہیں

وسیلۂ بخشائش نوحہ جات ... مرحوم ۲۵۰ صفحہ چکنا ۸ ، کہرہ ۶؍

چودہ ساغر حصہ اول - چودہ مشہور شعرا کے ۲۸ بہترین رقت آور نوحے صفحہ ۳۲ ... ۔

چودہ ساغر حصہ دوم صفحہ ۳۲ ... حصہ سوم ...

افکار جعفری - نوحہ جات قاسم علی صاحب جعفر ۲؍

سرمایۂ غم - نوحہ جات قرامانت خاں صفحہ ۲۰۸ ...

اوراق غم - نوحہ جات حکیم نیساں ۱۰۵ نوحے صفحہ ... ۶؍

معراج غم نوحہ جات رقعی ... نوحے صفحہ ۶۸ چکنا ... کہرہ ...

حسن سبز قبا نوحہ جات حضرت امام حسنؑ ۲؍

جزو ایمان نوحہ جات حیدری بیگم صاحبہ ۲۵۶ نوحے صفحہ ۲۵۶ چکنا ...

پیام شہادت - نوحہ جات حکیم بسمل شوکت مرحوم کے بھتیجے ۴۶ نوحے صفحہ ... ۔

**فغان ... ** نوحہ جات شوکت حضرت ... کے بھتیجے ۲۲۰ نوحے صفحہ ... کاغذ کہرہ ...

نور العین ترجمہ ابصار العین فی انصار الحسینؑ یہ نادر کتاب بزبان عربی من تصانیف علامہ شیخ محمد بن شیخ طاہر سماوی نجف اشرف میں طبع ہو کر بیحد مقبول ہوئی کتاب مذکور کا ترجمہ مولانا سید تصدق حسین صاحب قبلہ ابن مرحوم غلام حسنین صاحب کنتوری طاب ثراہ مہتمم کتبخانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن نے سلیس اردو میں کیا ہے اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ اور تمام انصار حسینؑ و شہدائے کربلا کے علیحدہ علیحدہ مفصل واقعات اور صحیح حالات درج ہیں شہدائے کربلا کے حالات میں اس سے بہتر کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی حجم ۲۲۰ صفحات قیمت کاغذ چکنا ... کہرہ ...

مختار المسائل

مسائل فقہ میں اس کتاب سے بہتر مختصر و جامع رسالہ آج تک شائع نہیں ہوا حسب فتویٰ سرکار اصفہانی و سرکار ناصر الملۃ و سرکار نجم الملۃ ہر مومن کے گھر میں ایک جلد رہنا ضروری ہے کاغذ چکنا طباعت دیدہ زیب حجم ۲۳۶ صفحہ قیمت ... آخر تاریخ ... تک رعایتی قیمت ...

عروج السعادۃ ترجمہ معراج السعادۃ احادیث اخلاق میں ایک بے مثل و بے نظیر کتاب ہے کاغذ چکنا حصہ اول ہے ۔

اقوال اہل بیت نبی مختار ترجمہ جلد اول بحار الانوار حجم صفحہ ... کاغذ چکنا ... ترجمہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات ۔

رسالۂ ذہبیہ فی اسرار علوم الطبیہ کاغذ کہرہ ۴؍

مثنوی لقمۂ شیریں یعنی مفاد آخرت از لائق صاحب مرحوم صفحہ ... ۸؍

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب در خواص و فوائد نادعلی ۔ ۴؍

منقبت و مناجات

جذبات عقیدت - روپ کنواری کا مشہور قصیدہ در مدح حضرت امیرؑ ۴؍

خلوص انیس مشہور مناجات ۔ اب مدد کیجے دم امداد ہے یا امیر المومنین فریاد ہے ۳؍

اخلاص نفیس فرزند انیس نفیس کی مشہور مناجات یا شاہ انس و جاں میری امداد کیجئے یا صاحب الزماں میری امداد کیجئے ۳؍

عریضۂ مقاصد ۔ ۲؍

نوائے سرور جس میں چند قصیدے اور سلام ہیں ۲؍

سیرت صدیقۂ صغریٰ حضرت زینب علیہا السلام جتنے سوانح اب تک شائع ہوئے ہیں سب سے زیادہ مستند اور مبسوط مصنفہ مولوی سید محمد حسین صاحب سابق ناظم تعلیمات و مترجم ترجمہ بحار الانوار کاغذ چکنا صفحہ ۳۲۸ قیمت ...

سوانح حضرت زید شہیدؑ چکنا کاغذ ۱۰؍

سوانح شہید ثالث ۴؍

تذکرۂ فردوسی نوشتہ حکیم سید شمس اللہ قادری نہایت مستند تذکرہ ہے صفحہ ۴۴ چکنا ... کہرہ ...

حیات القائم سوانح جناب ... ۴؍

نقشۂ ایران رنگین ۸؍ سادہ ۴؍

سوانح زندہ شاہ مدار ۱؍

رہبر اقوام ایران مؤلفہ موسیٰ آقا حیدر بادکوبی ۴؍

عراق و لبنان سفرنامہ عالیجناب نواب مسیح الدولہ اسد علی خاں ... صفحات ۲۰۸ تقریباً ... مقدس مقامات کی تصاویر ... سفرنامہ عراق از علامہ محمد مجتبیٰ صاحب ایک بہترین قابل دید سفرنامہ ... ۴؍

قیامت

قریب آرہی ہے

قیامت سے پہلے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا ظہور ہے

علائم الظہور

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ

(جس میں)

حضرت صاحب الزمان کے حالات و علامتیں اور ظہور کی تمام علامتیں مفصلاً درج ہیں اس کتاب کا مطالعہ ہر ایک مومن کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنے امام حی کے حالات اور علامات ظہور سے واقف رہے حجم ۳۰۰ صفحہ طباعت دیدہ زیب کاغذ چکنا مجلد مع گرد پوش قیمت للعہ

علائم الظہور بمع عقائد الشیعہ یکجا لینے پر عہ رکی رعایت۔ سید نعمت اللہ بخاری

قصائد اربعہ

مع ترجمہ اردو ۴ر

کتب خانہ حیدری کے جدید مطبوعات

عقائد الشیعہ

(جو)

ایک مشہور فارسی کتاب کا ترجمہ ہے

اور

جس میں تمام شیعہ عقائد درج ہیں جن کا جاننا ہر ایک شیعہ کے لئے لازمی ہے اس کے علاوہ حضرت صاحب الزمان کے ظہور کی علامتیں اور رجعت آل محمد کے واقعات اور چار قصائد شاہ نعمت اللہ بخاری مع ترجمہ بھی شامل ہیں

یہ ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر ایک مومن کیلئے ضروری ہے حجم ۲۶ کاغذ چکنا طباعت نفیس قیمت ۳ مجلد ہے پیشگی قیمت آنے پر محصول ڈاک معاف

ادعیہ

کتابیں جیبی تقطیع ایک ہی سائز کی ہیں ایک ہی جگہ جلد ہو جاسکتی ہے یہ تمام کتابیں چکنے کاغذ پر طبع ہوئی ہیں۔

نور العیون ترجمہ ضیاء العیون جس میں مہر نبوۃ اور نقوش وغیرہ مع تعقیبات زیارت ائمہ بھی درج ہیں ۱ر

زیارت وارث مع ائمہ طاہرین بلا ترجمہ ۳ر

حدیث کسا۔ مترجم اردو ۱۶ صفحہ ۲ر

دعائے مشلول۔ مترجم اردو ۲۲ صفحہ ۳ر

دعائے یستشیر و دعائے اویس قرنی و دعائے مجیر و مناجات حضرت امیر وغیرہ بلا ترجمہ ۳۲ صفحہ ۳ر

دعائے صباح و تعقیبات نماز پنجگانہ مترجم اردو حجم ۳۰ صفحہ ۲ر

دعائے کمیل۔ مترجم اردو ۳۲ صفحہ ۳ر

دعائے سبب۔ مترجم اردو ۴ر

مجموعہ دعائے نور جس میں چودہ دعائیں ہیں ترجمہ اردو ۴۰ صفحہ ۶ر

دعائے ختم قرآن متوسط تقطیع ۱ر

دعائے عافیت۔ از صحیفہ کاملہ سجادیہ مترجم اردو ۴ر

دیگر کتب ادعیہ

اسرار الغرائب ترجمہ مظہر العجائب درخواص و فوائد ناد علی ۳۲ صفحہ ۴ر

ارشاد المومنین مجرب عائیں وغیرہ کا مجموعہ ۱۰ صفحہ ۸ر

قلب نگین۔ زیارت امین اللہ کا منظوم ترجمہ مع اصل عربی ۸ صفحہ ۱ر

زیارت مفجعہ حضرت زینب جلی قلم ۲۴ صفحہ ۳ر

زیارت حضرت زینب و حضرت سکینہ جلی قلم ۳ر

دنیا کی مشہور کتاب

علامہ مجلسی کی

بحار الانوار حصہ ۱۵

اردو ترجمہ

جس میں علم و عقل کے متعلق حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے اقوال و احادیث درج ہیں

ترجمہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری

۵۵۰ صفحہ کاغذ چکنا قیمت ۶

سیرت صدیقہ صغریٰ

حضرت زینب علیہا السلام

جتنے سوانح اس وقت تک شائع ہوئے ہیں ان سب سے زیادہ مستند اور مبسوط کتاب مصنفہ مولانا سید محمد حسین صاحب جعفری حجم ۳۲۸ کاغذ چکنا قیمت للعہ

کارنامہ پہلوی

بطرز سفرنامہ

ایران جدید اور عہد رضا شاہ کی ایک بہترین مستند تاریخ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوگا کہ ایران میں کیا کیا ترقیاں ہوئی ہیں۔ مصنفہ سید محمد حسین صاحب بلگرامی حجم ۱۳۲ باب ۲۴ صفحہ طباعت

دیدہ زیب کاغذ بہترین قیمت صرف چار روپئے۔

کیا؟ آپ اپنے علماء دینی کے حالات سے واقف ہیں۔ اگر واقف نہیں ہیں تو قصص العلماء حصہ اول جس میں علمائے شیعہ ایران و عراق کے معتبر مبسوط حالات آقا سید ابراہیم جز سے شیخ بہائی تک درج ہیں مطالعہ فرمائیے حجم (۳۲۲) صفحہ قیمت صرف (۸ر)

۲۶۶
اخبار انتخاب حیدرآباد دکن رجسٹرڈ نمبر سرکار آصفیہ
M 926 رجسٹرڈ نمبر انڈیا



جب یہ چاند میں سبزی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپ کا چندہ ۱۵ ماہ کے اختتام پر ختم ہوگا۔

لہٰذا اخر ماہ تک چندہ بھیجکر ممنون فرمائیے۔

اور جب اس چاند میں سرخی آجائے تو سمجھ لیجیے کہ آپکا چندہ ختم ہوگیا آیندہ پرچہ بذریعہ وی پی (وصول طلب) روانہ کیا جائیگا جس کا وصول کرنا آپکا اخلاقی قومی مذہبی فرض ہوگا۔

اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو قبل از روانگی وی پی ہم کو مطلع فرمائیے اور وی پی واپس کر کے ہمیں مزید مشکلات میں نہ ڈالئے۔

واضح رہے کہ وی پی واپس کرنا ایک اخلاقی مذہبی قانونی جرم ہے امید کہ آپ اس جرم کے مرتکب نہ ہوں گے۔

مطبع حیدری میں چھپ کر دفتر انتخاب حیدرآباد دکن سے شائع ہوا